سلسلہ اشاعت حدیث 10

مِشکوٰۃ المصابیح

للشیخ الامام ولی الدین ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب العمری التبریزی رحمہ اللہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ

"اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جس نے ہم سے حدیث سنی، پھر اسے یاد کر کے دوسروں تک پہنچایا"

(جامع الترمذی، حدیث: 2656)



ترجمہ و فوائد الحدیث

مولانا سید محمد عبدالاول الغزنوی رحمۃ اللہ علیہ

حکم الحدیث

الشیخ علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

مکتبہ محمدیہ



رحمۃ للعالمین ﷺ

تالیف لطیف

قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری رحمہ اللہ

(۱۸۶۷ء-۳۰مئی ۱۹۳۰ء)

سیرۃ النبی ﷺ ایک سدا بہار موضوع ہے۔قرآن مجید نے "ورفعنا لك ذكرك" کی جو صدا بلند کی اُس کا فیضان ہر اعتبار سے قیامت تک جاری رہے گا۔آیات قرآنیہ میں آپ ﷺ کی سیرت کے متنوع پہلوؤں کو آشکارا کیا گیا ہے۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پاکیزہ زندگیاں بھی آپ ﷺ کی سیرت کا انعکاس ہیں۔اس طرح کائنات میں یہ واحد سیرت ہے کہ جس کا تسلسل ایک معجزہ نما اثر رکھتا ہے۔آپ ﷺ کی سیرت کے موضوعات کا تنوع بھی سیرت کا ایک روشن باب ہے۔

قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری رحمہ اللہ ریاست پٹیالہ کے ایک قصبہ منصور پور میں پیدا ہوئے آپ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ صلاحیتوں کے باعث اس ریاست میں جج اور قاضی کے منصب پر فائز ہوئے۔وسعت مطالعہ اور تقویٰ وطہارت نے ان کی شخصیت کو ایک عجیب جاذبیت عطا کی تھی۔ان کی یہ علمی تمنا تھی کہ وہ سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر مختصر، متوسط اور مطول تین کتب تحریر کریں۔ان کی مختصر سیرت کا نمونہ "مہر نبوت" ہے جس میں آپ ﷺ کی نبوی زندگی کی تفصیلات کو اجمالاً پیش کیا گیا ہے۔متوسط کتاب سیرت "رحمۃ للعالمین ﷺ" کی صورت میں سامنے آئی جو برصغیر میں گلستان سیرت کا گل سرسبد ہے۔اس کی پہلی جلد ۱۹۱۲ء میں دوسری ۱۹۲۱ء میں اور تیسری مصنف کی وفات کے بعد ۱۹۳۳ء میں شائع ہوئی جس کا دیباچہ ان کے ہم نام سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ کے قلم سے لکھا گیا۔

"رحمۃ للعالمین ﷺ" ایک طرف مستند معلومات سیرت کا انسائیکلوپیڈیا ہے تو دوسری طرف تقابل ادیان کا مطالعہ ہے جس سے صراط مستقیم کا تعین ہوتا ہے۔عقیدہ وعمل کی درستی اور اسوۂ حسنہ ﷺ کا حقیقی شعور حاصل کرنے کے لیے اس کتاب سیرت سے نمایاں مدد ملتی ہے۔اس کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ برصغیر پاک وہند کہ متعدد ناشرین نے اس کی طباعت کی سعادت حاصل کی ہے۔

اس عظیم شاہکار کی ایک اور مستند اشاعت "مکتبہ محمدیہ لاہور" نے شائع کی ہے۔

اللہ تعالیٰ ناشر کی اس کوشش کو مقبول اور قارئین کے لیے نافع بنائے آمین یارب العالمین۔

پروفیسر عبدالجبار شاکر رحمہ اللہ
ڈائریکٹر دعوۃ اکیڈمی انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح

مشکوٰۃ المصابیح

للشیخ الامام ولی الدین ابی عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الخطیب العمری التبریزی رحمہ اللہ

جلد چہارم

ترجمہ و فوائد الحدیث

مولانا سید محمد عبد الاول الغزنوی رحمہ اللہ

مع حکم الحدیث

الشیخ علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

تخریج الحدیث

الشیخ جمال عیتانی حفظہ اللہ

تسہیل ترجمہ و حواشی

حافظ عبد الخبیر اویسی حفظہ اللہ

پروفیسر ابو انس محمد سرور گوہر حفظہ اللہ

ناشر

مکتبہ محمدیہ

تنانی سٹریٹ الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور 0300-4826023

نام کتاب

مشکوٰۃ المصابیح مترجم

طابع	--------------	عبدالرحمان عابد
طبع اول	--------------	اپریل 2009ء
طبع دوم	--------------	فروری 2011ء
طبع سوم	--------------	اپریل 2012ء
تعداد	--------------	1100

اسٹاکسٹ

مکتبہ اہلِ حدیث امین پور بازار فیصل آباد
Ph: 041-2629292,2624007

اسلامی کتب خانہ ڈاکخانہ بازار، چیچہ وطنی ضلع ساہیوال
0346-7467125,0301-4085081

مکتبہ محمدیہ قذافی سٹریٹ الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور
Mob.: 0300-4826023
E-mail:maktabah_muhammadia@yahoo.com & maktabah_m@hotmail.com

فہرست مضامین ﴿جلد چہارم﴾

كِتَابُ الْآدَاب

كِتَابُ الرِّقَاق

كِتَابُ الْفِتَن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الْاٰدَابِ

آداب کا بیان

بَابُ السَّلَامِ (سلام کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٤٦٢٨ - (١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ طُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهٗ قَالَ اِذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى اُولٰٓئِكَ النَّفَرِ وَهُمْ نَفَرٌ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ جُلُوْسٌ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ فَاِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَذَهَبَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوْا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَكُلُّ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ اٰدَمَ وَ طُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدَهٗ حَتَّى الْاٰنَ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٦٢٢٧ و مسلم الحديث رقم (٢٨ ـ ٢٨٤١) واحمد فی المسند ٢/ ٣١٥)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا ❶ کیا' ان کی لمبائی ساٹھ ٦٠ گز تھی جب ان کو پیدا کیا تو فرمایا کہ جا اور اس جماعت کو سلام کر اور وہ فرشتوں کی جماعت بیٹھی ہوئی تھی، اور سن وہ تجھے کیا جواب دیتے ہیں تو وہی تیرا اور تیری اولاد کا جواب ہوگا تو آدم علیہ السلام گئے اور کہا سلام ❷ ہے تمہارے اوپر، فرشتوں نے کہا سلام ہے تجھ پر اور رحمت اللہ تعالیٰ کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس زیادہ ❸ کیا فرشتوں نے لفظ ورحمۃ اللہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص بھی جنت میں داخل ہو گا تو وہ آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوگا اور اس کی لمبائی ساٹھ (٦٠) گز کی ہوگی پس ہمیشہ پیدائش کم ہوتی رہی پیچھے آدم علیہ السلام کے اب تک۔ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یہ حدیث بھی اپنے ظاہر پر محمول ہے جیسے دوسری احادیث بھی اپنے ظاہر پر محمول ہیں اور جیسے دوسری احادیث صفات اور اس کے ظاہری معنی پر ہمارا ایمان ہے اسی طرح ہمارا اس پر بھی ایمان ہے اور ہم اس میں تاویل نہیں کرتے' سلف کا یہی مذہب ہے۔
❷ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ السلام علیک کہنا اور جواب میں وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ سیدنا آدم علیہ السلام کی سنت ہے اور جو سلام علیک چھوڑ کر بندگی یا مجرا یا آداب یا کورنش کرے تو وہ حقیقت میں ناخلف ہے کہ اس نے اپنے قدیمی خاندان کی راہ چھوڑی بلکہ جس نے آدم علیہ السلام کا طریقہ چھوڑا تو وہ آدمی نہیں ہے۔ ❸ یعنی آدم علیہ السلام کے سلام کے جواب میں رحمۃ اللہ کے الفاظ زیادہ کیے۔

٤٦٢٩ - (٢) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے

سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَىُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتُقْرِئُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ۔ (متفق عليه) (البخارى الحديث رقم ٦٢٣٦ ومسلم الحديث رقم (٦٣ - ٣٩) وابوداؤد الحديث رقم ٥١٩٤ والنسائى الحديث رقم ٥٠٠٠ وابن ماجه الحديث رقم ٣٢٥٣ واحمد فى المسند ٢/ ١٦٩)

رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کون سی خصلت اسلام کی بہتر ہے آپ نے فرمایا کھانا کھلانا ❶ اور ہر جاننے والے اور انجان کو سلام کہنا۔ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ کھلانا طعام کا معلوم ہوا کہ احسان کرنا خواہ مال سے ہو خواہ زبان سے وہ اسلام کا خلاصہ ہے اور معلوم ہوا کہ مسلمان سے سلام کرنے میں آشنائی ضروری نہیں خواہ آشنا ہو خواہ اجنبی، سلام کرنا افضل ہے۔

٤٦٣٠ - (٣) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ يَعُوْدُهُ اِذَا مَرِضَ وَيَشْهَدُهُ اِذَا مَاتَ وَيُجِيْبُهُ اِذَا دَعَاهُ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهُ وَيُشَمِّتُهُ اِذَا عَطَسَ وَيَنْصَحُ لَهُ اِذَا غَابَ اَوْشَهِدَ (لَم اَجِدْهُ فِى الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِىْ كِتَابِ الْحُمَيْدِىِّ) وَلٰكِنْ ذَكَرَهُ صَاحِبُ الْجَامِعِ بِرِوَايَةِ النَّسَائِىْ۔ (مسلم بلفظ ((حق المسلم على المسلم ست)) الحديث رقم (٥- ٢١٦٢) والبخارى فى صحيحه بلفظ ((حق المسلم على المسلم خمس)) الحديث رقم ١٢٤٠ ومسلم فى المصدر السابق الحديث رقم (٤- ٢١٦٢) والنسائى واللفظ له الحديث رقم ١٩٣٨ والدارمى الحديث رقم ٢٦٣٣ واحمد فى المسند ٢/ ٦٨)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں (۱) جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے (۲) جب وہ مرے تو اس کے جنازہ پر حاضر ہو ❶ (۳) اور جب وہ اس کو دعوت دے ❷ تو اس کی دعوت کو قبول کرے (۴) اور جب اس سے ملاقات ہو تو اس کو سلام کہے (۵) جب اس کو چھینک آئے تو اس کا جواب دے (۶) اور خیر خواہی کرے اس کی جبکہ وہ غائب ہو یا حاضر۔ میں نے یہ حدیث صحیحین میں نہیں پائی اور نہ حمیدی کی کتاب میں، لیکن جامع الاصول والے نے نسائی کی روایت کے ساتھ اس کو ذکر کیا ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس کے جنازہ پر یعنی نماز وغیرہ کے لئے۔
❷ جب کہ بلائے اس کو یعنی کھانا کھلانے کے لئے یعنی اگر کوئی مانع نہ ہو مثل مزامیر وغیرہ کی اور دعوت فخر اور ریا کے لئے نہ ہو۔

٤٦٣١ - (٤) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَاتُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا اَوَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى شَىْءٍ اِذَا

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہ داخل ہو گے تم بہشت میں یہاں تک کہ ایمان لاؤ اور نہ ایمان لاؤ گے یہاں تک کہ آپس میں دوستی کرو

فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ۔ (رواه الترمذی) (مسلم الحديث رقم (٩٣ ـ ٥٤) وابوداؤد الحديث رقم ٥١٩٣ والترمذی الحديث رقم ٢٨٦٦ وابن ماجه الحديث رقم ٣٦٩٢)

اور کیا نہ بتلاؤں میں تم کو ایک چیز کہ جس وقت تم اس کو کرلو گے تو آپس میں محبت کرنے لگو گے ❶ تم اپنے درمیان سلام کو عام کرو۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ سلام سے اس لیے محبت حاصل ہوتی ہے کہ یہ دعائے خیر ہے اور یہ معمول کی بات ہے کہ آدمی اپنے خیر خواہ کو دوست جانتا ہے تو وہ خود بھی اس سے محبت کرتا ہے ہر چند سخاوت اور احسان بھی محبت کا سبب ہے لیکن یہ تمام عالم کے مسلمانوں سے نہیں ہو سکتی اور سلام آسان بات ہے۔

٤٦٣٢ - (٥) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَ الْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٦٢٣٢ ومسلم الحديث رقم (١ ـ ٢١٦٠) وابوداؤد الحديث رقم ٥١٩٩ والترمذی الحديث رقم ٧٠٣ والدارمی الحديث رقم ٢٦٣٤ والمؤطا الحديث رقم ١ من باب العمل فی السلام)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ سوار ❶ پیدل چلنے والے کو اور چلنے والا بیٹھنے والے کو اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کہیں۔'' (بخاری مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ تواضع کے لیے بسبب اس کے کہ رفعت دی ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو بسبب سواری کے اس کو فروتنی ہی کرنی چاہئے اور تھوڑے زیادہ کو تواضع کے لیے اور زیادہ کے اکرام کے لیے۔

٤٦٣٣ - (٦) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحديث رقم ٦٢٣١ وابوداؤد الحديث رقم ٥١٩٨ والترمذی الحديث رقم ٢٧٠٤ واحمد فی المسند ٢/ ٣١٤)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چھوٹا بڑے پر اور چلنے والا بیٹھنے والے پر اور تھوڑے زیادہ پر سلام کہیں۔'' (بخاری)

٤٦٣٤ - (٧) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى غِلْمَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٦٢٤٧ ومسلم الحديث رقم (١٥ ـ ٢١٦٨) وابوداؤد الحديث رقم ٥٢٠٢ والترمذی الحديث رقم ٢٦٩٦ وابن ماجه

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چند لڑکوں کے پاس سے گذرے تو آپ نے ان کو سلام کہا۔ ❶ (بخاری، مسلم)

الحدیث رقم ۳۷۵۰ والدارمی الحدیث رقم ۲۶۳۶)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے نبی ﷺ کی تواضع وانکساری کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے جس چیز کو آج ہم لوگ معیوب سمجھتے ہیں اس چیز کو آپ ﷺ نے کس طرح اپنایا۔

۴۶۳۵ - (۸) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاتَبْدَؤُا الْیَهُوْدَ وَلَا النَّصَارٰی بِالسَّلَامِ وَاِذَا لَقِیْتُمْ اَحَدَهُمْ فِیْ طَرِیْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ اِلٰی اَضْیَقِهٖ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (۱۳۔ ۲۱۶۷) وابوداؤد الحدیث رقم ۵۲۰۵ والترمذی الحدیث رقم ۲۷۰۰ واحمد فی المسند ۲/ ۲۶۶)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم یہود اور عیسائیوں سے سلام کہنے میں پہل ❶ نہ کرو اور جب تم ان میں سے کسی کو راستہ میں ملو تو تم اس کو تنگ راستہ ❷ کی طرف مجبور کر دو۔“ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یہود و نصاریٰ کو از خود سلام کرنا تو حرام ہے اور اگر وہ سلام کہے تو جواب میں کہے وعلیکم یعنی تم پر وہ ہے جس کے تم لائق ہو اور اگلی دونوں احادیث میں اس کا صاف بیان ہے اور تنگ راستہ میں دبانا اس لیے فرمایا کہ جب ان لوگوں نے راہ حق کو چھوڑا تو ذلت کے لائق ہوئے۔ ❷ راہ تنگ۔ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا ہمارے اصحاب کا اس حدیث کی رو سے یہی قول ہے کہ ذمی کافر راستہ کے درمیان میں نہ چلنے پائے بلکہ ایک کونے پر تنگ راہ پر چلے اور ہجوم نہ ہو تو مضائقہ نہیں ہے مگر تنگ کرنے سے یہ مطلب نہیں کہ اس کو گڑھے میں گرا دے یا دیوار کا دھکا پہنچائے۔

۴۶۳۶ - (۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ عَلَیْکُمُ الْیَهُوْدُ فَاِنَّمَا یَقُوْلُ اَحَدُهُمْ اَلسَّامُ عَلَیْكَ فَقُلْ وَعَلَیْكَ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۶۲۵۷ ومسلم الحدیث رقم (۸۔ ۲۱۶۴) وابوداؤد الحدیث رقم ۵۲۰۶ والدارمی الحدیث رقم ۲۶۳۵ والموطا الحدیث رقم ۳ من باب العمل فی السلام واحمد فی المسند ۲/ ۹)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم سے یہود سلام کہتے ہیں تو یقیناً ان میں سے ہر ایک کہتا ہے تم پر موت ہو، تو اس کے ❶ جواب میں تم کہو ”تجھ پر موت ہو“۔ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ نووی رحمہ اللہ نے کہا اختلاف کیا ہے علماء نے کافروں کے سلام کرنے میں، ہمارا مذہب یہ ہے کہ کافروں کو سلام کہنے میں پہل کرنا حرام ہے اور جو وہ کہیں تو جواب میں صرف وعلیکم کہا جائے جیسا کہ باب کی احادیث سے ثابت ہوتا ہے اور یہی قول ہے عام علماء اور سلف کا اور ایک طائفہ کا یہ قول ہے کہ اہل کتاب کو ابتداء سلام کہنا جائز ہے اور یہی منقول ہے عبداللہ بن سلام ابو امامہ اور ابن ابی محیریز سے اور شاید ان صحابہ رضی اللہ عنہم کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث نہ پہنچی ہو جس میں ابتداء کہنے سے روکا ہے یا ان کے نزدیک حدیث میں نہی محمول ہو تنزیہ پر اور جس جماعت میں مسلمان اور کافر دونوں ہوں تو اس جماعت کو سلام کہنا درست ہے لیکن اس میں نیت مسلمانوں کی کرے۔

۴۶۳۷ - (۱۰) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ عَلَیْکُمْ اَهْلُ الْکِتَابِ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم سے اہل کتاب سلام کہیں تو ان کے جواب میں تم

فَقُوْلُوْا وَ عَلَيْكُمْ۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ٦٢٥٨ ومسلم الحدیث رقم (٦۔ ٢١٦٣) وابو داؤد الحدیث رقم ٥٢٠٧ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٦٩٧ واحمد فی المسند ٣/ ٩٩)

(صرف) وعلیکم کہو۔'' (بخاری' مسلم)

٤٦٣٨ - (١١) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِسْتَأْذَنَ رَهْطٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُلْتُ بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ يَاعَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُّحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْاَمْرِ كُلِّهِ قُلْتُ اَوَلَمْ تَسْمَعْ مَاقَالُوْا قَالَ قَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَلَيْكُمْ وَلَمْ يَذْكُرِ الْوَا وَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ اِنَّ الْيَهُوْدَ اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اَلسَّامُ عَلَيْكَ قَالَ وَعَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَاِيَّاكِ الْعُنْفَ وَالْفُحْشَ قَالَتْ اَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا قَالَ اَوَلَمْ تَسْمَعِيْ مَاقُلْتُ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيُسْتَجَابُ لِيْ فِيْهِمْ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ لَا تَكُوْنِيْ فَاحِشَةً فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ۔ (البخاری الحدیث رقم ٦٤٠١ وفی الحدیث رقم ٦٠٣٠ ومسلم الحدیث رقم (١٠۔ ٢١٦٥) والترمذی الحدیث رقم ٢٧٠١ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٦٨٩ الشطر الثانی والاول الحدیث رقم ٣٦٩٨ والدارمی الحدیث رقم ٢٧٩٤ واحمد فی المسند ٦/ ٣٧)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ یہودیوں کی ایک جماعت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی اجازت مانگی' پس انہوں نے کہا السام علیکم' پس میں نے کہا بلکہ تم پر موت اور لعنت' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نرم ہے اور نرمی کو ہر کام میں دوست رکھتا ہے میں نے کہا کیا آپ نے اس چیز کو نہیں سنا جو انہوں نے کہا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے کہا اور تم پر اور ایک روایت میں ہے تم پر' اور اس میں واؤ کا ذکر نہیں ہے۔ (بخاری' مسلم) اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا موت ہے تم پر' آپ نے فرمایا اور تم ہی پر' تو ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا تم پر موت ہے اور تم پر اللہ کی لعنت ہے اور تم پر اللہ کا غضب ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھہر اے عائشہ! تو نرمی کر اور سختی اور بے حیائی کی باتوں سے بچتی رہ' ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کیا آپ نے اس چیز کو نہیں سنا جو یہودیوں نے کہا ہے آپ نے فرمایا کہ کیا تو نے اس چیز کو نہیں سنا جو میں نے کہا ہے میری دعا ان کے حق میں قبول کی جاتی ہے اور ان کی دعا میرے حق میں قبول نہیں کی جاتی اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ ہو تو اے عائشہ! بے حیائی کی باتیں کرنے والی' اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نہیں ❶ دوست رکھتا بے حیائی کو اور وہ بے حیائی جو کہ تکلف کے ساتھ ہو۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی تم نے گالی کے بدلے کیوں گالی دی اور بڑھ کر لعنت کیوں کی اللہ تعالیٰ کو یہ پسند نہیں آ تا قربان آپ کے علم اور کرم کے ۔ فَيَا رَبِّ صَلِّ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى نَبِيِّكَ خَيْرَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ۔

٤٦٣٩ - (١٢) وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيْهِ أَخْلَاطٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُوْدِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ۔ (متفق عليه) (البخاري الحديث رقم ٦٢٥٤ ومسلم الحديث رقم ١١٦-١٧٩٨ والترمذي الحديث رقم ٢٧٠٢ واحمد في المسند ٥/ ٢٠٣)

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس پر گذرے اس میں ملے جلے لوگ، مسلمان، مشرک، بت پرست اور یہود بھی تھے، تو آپ نے ان کو سلام کہا ❶ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس مجلس میں ملے جلے لوگ ہوں یعنی ان میں مسلمان بھی ہوں تو مسلمانوں کے قصد سے ان پر سلام کرنا سنت ہے۔

٤٦٤٠ - (١٣) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ بِالطُّرُقَاتِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالَنَا مِنْ مَّجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيْهَا قَالَ فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيْقَ حَقَّهُ قَالُوْا وَمَا حَقُّ الطَّرِيْقِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذٰى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ۔ (متفق عليه) (البخاري الحديث رقم ٦٢٢٩ ومسلم الحديث رقم (١١٤-٢١٢١) وابوداؤد الحديث رقم ٤٨١٥ واحمد في المسند ٣/ ٤٧)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم راستوں میں بیٹھنے سے بچو، بعض صحابہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہمارے لیے بیٹھنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں، ہم اس میں باتیں کرتے ہیں آپ نے فرمایا اگر تم انکار کرو ❶ مگر بیٹھنا ہے تو راستہ کا حق ادا کرو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! راستہ کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ❷ بند کرنا آنکھوں کا اور دور ❸ کرنا ایذا کا اور جواب دینا سلام کا اور لوگوں کو نیک باتوں کا حکم کرنا اور بری باتوں سے منع کرنا۔ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اول تو راستہ میں بیٹھنا ضروری نہیں اور اگر کچھ ضرورت ہو تو راستہ کا حق ادا کرے جو حدیث میں مذکور ہے۔ ❷ بند کرنا آنکھوں کا یعنی اجنبی عورت اور لوگوں کے عیوب سے آنکھ کو نیچے جھکانا۔ ❸ اور دور کرنا ایذا کا یعنی اینٹ پتھر اور کانٹا اور اس کے علاوہ جو بھی تکلیف دینے والی چیز ہو اس کو راستہ سے ہٹا دینا تا کہ راہ چلتے مسافر تکلیف سے بچ جائیں۔

٤٦٤١ - (١٤) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَإِرْشَادُ السَّبِيْلِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ عَقِيْبَ حَدِيْثِ الْخُدْرِيِّ هٰكَذَا...... (ابوداؤد الحديث رقم ٤٨١٦)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں ❶ اس قصہ میں اور فرمایا بتلانا ❷ راستہ کا۔ اس کو ابوداؤد نے پیچھے حدیث ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے اس طرح روایت کیا ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جو مضمون کہ اوپر کی حدیث میں گزرا۔ ❷ بتلانا راہ کا یعنی بھولے ہوئے کو یا نہ جاننے والے کو۔

٤٦٤٢ - (١٥) وَعَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اس قصہ میں کہ

وَسَلَّمَ فِیْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَتُغِيثُوا الْمَلْهُوْفَ وَتَهْدُوا الضَّالَّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ عَقِیْبَ حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ هٰكَذَا وَلَمْ اَجِدْهُمَا فِی الصَّحِیْحَیْنِ۔

(ابوداؤد الحدیث رقم ٤٨١٧)

آپ نے فرمایا اور فریاد رسی کرنا مظلوم کی اور راستہ بتلانا بھولے ہوئے کو۔ ابوداؤد نے پیچھے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے اسی طرح سے روایت کیا ہے اور میں نے ان دونوں احادیث کو صحیحین میں نہیں پایا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

٤٦٤٣ - (١٦) عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوْفِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهُ وَيُجِيْبُهُ اِذَا دَعَاهُ وَيُشَمِّتُهُ اِذَا عَطَسَ وَيَعُوْدُهُ اِذَا مَرِضَ وَيَتْبَعُ جَنَازَتَهُ اِذَا مَاتَ وَيُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ۔ (رواه الترمذی والدارمی) (الترمذی الحدیث رقم ٢٧٣٦ وابن ماجه الحدیث رقم ١٤٣٣ والدارمی الحدیث رقم ٢٦٣٣ واحمد فی المسند ٢/ ٦٨)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان کے مسلمان پر چھ پسندیدہ حق ہیں جب اس سے ملے تو سلام کہے اور جب وہ اس کی دعوت کرے تو اس کی دعوت کو قبول کرے ❶ اور جب وہ چھینکے تو یرحمک ❷ اللہ کہے اور جب بیمار ہو تو اس کی تیمار داری کرے اور جب وہ مر جائے تو اس کے جنازہ پر جائے اور دوست رکھے اس کے لئے اس چیز کو جس کو وہ اپنے لیے دوست رکھتا ہے۔'' (ترمذی' دارمی)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی کھانا کھلانے کے لئے یا کسی اور کام کے لئے۔ ❷ چھینک کا جواب دینا اس وقت ضروری ہے جب چھینکنے والا الحمدللہ کہے اس حدیث میں جتنے حقوق مذکور ہیں وہ تمام آسان ہیں مگر آخری کام اور وہ یہ کہ جو اپنے لئے چاہے تو اپنے مسلمان بھائی کے لیے بھی وہی چاہے' یہ نہایت مشکل کام ہے اور شاید اولیاء اللہ ان تمام کاموں اور حقوق پر عمل کرتے ہوں خصوصاً چھٹے کام پر افسوس ایک وہ دور تھا کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لئے وہ چاہتا جو اپنی ذات کے لئے چاہتا اور ایک آج کا دور ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا دشمن ہے اور یہی چاہتا ہے کہ اپنے سوا کسی کی بھلائی نہ ہو اور واقع ہی یہ کام تو بہت مشکل ہے کہ جو اپنے لئے چاہے وہی دوسرے بھائی مسلمان کے لئے چاہے مگر اتنا تو ضروری ہے کہ اگر یہ نہ ہو سکے تو اپنے بھائی مسلمان کا ضرر نہ چاہے اور اس کے نقصان کے درپے نہ ہو۔

مرا بخیر تو امید نیست بد مرساں

٤٦٤٤ - (١٧) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ عِشْرُوْنَ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ فَرَدَّ

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو اس نے السلام علیکم کہا تو آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا پھر وہ بیٹھ گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے لئے دس نیکیاں لکھی گئیں پھر ایک اور آدمی آیا اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ آپ نے اس کو جواب دیا پھر وہ بیٹھ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے لئے بیس

عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ ثَلٰثُوْنَ۔ (رواه الترمذی وابو داؤد) (ابو داؤد الحدیث رقم ٥١٩٥ والترمذی الحدیث رقم ٢٦٨٩ والدارمی الحدیث رقم ٢٦٤٠ الحدیث رقم ٥١٩٦)

نیکیاں لکھی گئیں پھر ایک اور آدمی آیا اس نے کہا السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ تو آپ ﷺ نے اس کو جواب دیا پھر وہ بیٹھ گیا آپ نے فرمایا اس کے لیے تیس نیکیاں ہیں۔ (ترمذی' ابوداؤد)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

٤٦٤٥ - (١٨) وَعَنْ مُعَاذِبْنِ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ وَزَادَ ثُمَّ اَتٰى اٰخَرُ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ فَقَالَ اَرْبَعُوْنَ وَقَالَ هٰكَذَا تَكُوْنُ الْفَضَائِلُ۔ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد الحدیث رقم ٥١٩٦)

سیدنا معاذ بن انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے پہلی حدیث کے موافق معانی روایت کرتے ہیں اور اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں پھر ایک اور شخص آیا اس نے کہا السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ و مغفرتہ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ چالیس نیکیاں لکھی گئیں اور فرمایا اسی طرح ❶ سے ثواب زیادہ ہوتا جاتا ہے۔'' (ابوداؤد)

فوائد الحدیث: ❶ اسی طرح سے الخ اس حدیث میں سلام کہنے والے کے ثواب کا ذکر ہے اور اگر سلام کہنے والا السلام علیکم کہے اور جس کو سلام کہا ہے وہ جواب میں ورحمۃ اللہ کو زیادہ کرے یا سلام کہنے والا السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہے اور جس پر سلام کہا ہے' وہ جواب میں ورحمۃ اللہ کے ساتھ وبرکاتہ زیادہ کرے تو اس کا بھی یہی ثواب ہے اور یہ جو فرمایا اسی طرح ثواب زیادہ ہو جاتا ہے یعنی جس قدر سلام کرنے والا الفاظ بڑھاتا جائے گا ثواب بڑھتا جائے گا۔ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا سلام کہنا سنت ہے اور اس کا جواب دینا واجب ہے لیکن یہ وجوب بطریق کفایہ ہے یعنی اگر مجلس میں چند آدمیوں نے جواب دے دیا تو سب کی طرف سے جواب ہو جائے گا اور اگر کسی نے جواب نہ دیا تو سب گنہگار ہوں گے اور بہتر یہ ہے کہ اس طرح کرے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر اس کے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ' پھر السلام علیکم فقط اور السلام علیکم کہنا بھی درست ہے اور پہلے ہی سے علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہنا بہتر ہے اور علیکم السلام بھی کہنا درست ہے اور صرف علیکم جائز نہیں ہے البتہ وعلیکم میں دو اقوال ہیں اور سلام اللہ تعالیٰ کا نام ہے تو معنی السلام علیکم کے یہ ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہو یا سلام کے معنوں میں سلامتی کے ہے یعنی سلامت ہو انتہی مختصر۔

٤٦٤٦ - (١٩) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاللّٰهِ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ۔ (رواه احمد والترمذی وابو داؤد) (ابو داؤد الحدیث رقم ٥١٩٧ والترمذی الحدیث رقم ٢٦٩٤ واحمد فی المسند ٥/ ٢٥٤)

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب لوگوں میں سے وہ شخص ہے کہ جو سلام سے ابتداء ❶ کرے۔'' (احمد' ترمذی' ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے ملے تو اس کے سلام کا منتظر نہ رہے بلکہ خود پہلے سلام کرے خواہ وہ ادنیٰ ہو یا اعلیٰ یا اس کے برابر کمال ایمان کا یہی شیوہ ہے۔

٤٦٤٧ - (٢٠) وَعَنْ جَرِيْرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِنَّ۔ (رواه احمد)

(احمد فی المسند ٤/ ٣٥٧)

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عورتوں پر گذر ہوا تو آپ نے ان کو سلام ❶ کہا۔ (احمد)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پس سلام کہا ان پر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اجنبی عورت کو سلام کہنا اور اس کو جواب دینا درست ہے جو کام شریعت کے موافق ہو اس میں کسی فتنہ کا ڈر نہیں اور صحابہ رضی اللہ عنہم ہمیشہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو سلام کہتے رہے اور وہ ان کے سلام کا جواب دیتی تھیں اور جبرائیل علیہ السلام نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو سلام کہلا بھیجا۔

٤٦٤٨ - (٢١) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ يُجْزِئُ عَنِ الْجَمَاعَةِ اِذَا مَرُّوْا اَنْ يُّسَلِّمَ اَحَدُهُمْ وَيُجْزِئُ عَنِ الْجُلُوْسِ اَنْ يَّرُدَّ اَحَدُهُمْ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مَرْفُوْعًا وَرَوٰى اَبُوْ دَاوٗدَ) قَالَ رَفَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَهُوَ شَيْخُ اَبِيْ دَاوٗدَ۔

(ابو داؤد الحدیث رقم ٥٢١٠ والبیهقی فی الشعب الحدیث رقم ٨٩٢٢)

سیدنا علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کفایت کرتا ہے سلام جماعت کی طرف سے جس وقت کہ گذریں اور ان میں سے ایک کا سلام کفایت کرتا ہے بیٹھنے والوں سے یہ کہ ان میں سے ایک شخص جواب دے۔ (بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق ❶ مرفوع کے (ابوداود) اور ❷ کہا ابوداود نے مرفوع بیان کیا اس کو حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے اور یہ حسن بن علی ابوداود کے شیخ ❸ ہیں۔

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے نہ کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا۔ ❷ اور یعنی موقوفا۔ ❸ شیخ ہیں یہ حسن بن علی بن ابی طالب الحدیث کا حاصل یہ ہے کہ سلام کہنا سنت کفایہ ہے اور جواب سلام کا فرض کفایہ ہے اگر جماعت میں سے ایک آدمی بھی سلام کہے گا یا ایک آدمی بھی جواب دیدے گا تو سب کے ذمہ سے یہ حق ساقط ہو جائے گا۔

٤٦٤٩ - (٢٢) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا لَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ وَلَا بِالنَّصَارٰى فَاِنَّ تَسْلِيْمَ الْيَهُوْدِ الْاِشَارَةُ بِالْاَصَابِعِ وَتَسْلِيْمَ النَّصَارٰى الْاِشَارَةُ بِالْاَكُفِّ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ۔ (الترمذی الحدیث رقم ٢٦٩٥ واحمد فی المسند ٢/ ٤٩٩)

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے غیر کے ساتھ مشابہت کرے تم یہود کے ساتھ مشابہت نہ کرو اور نہ ہی نصاریٰ کے ساتھ اور یہود کا سلام کرنا انگلیوں کے ساتھ اشارہ کرنا ہے اور نصاریٰ کا سلام کرنا ان کا ہتھیلیوں کے ساتھ اشارہ کرنا ہے۔ (ترمذی) اور کہا اسناد اس کی ضعیف ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

٤٦٥٠ - (٢٣) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا لَقِيَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی مسلمان

عَلَيْهِ فَإِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ أَوْ جِدَارٌ أَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِيَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ۔ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد الحديث رقم ٥٢٠٠)

سے ملے تو اسے چاہیے کہ اس پر سلام کہے' اگر ❶ حائل ہو درمیان ان دونوں کے درخت یا دیوار یا پتھر اور پھر اس سے ملے تو اسے چاہیے کہ وہ سلام کہے۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: دو میں سے ایک سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اگر حائل ہو یعنی اس قدر مفارقت میں بھی سلام مستحب ہوتا ہے اور اس میں کمال مبالغہ ہے سلام کے مستحب ہونے اور اس کی رعایت میں۔

٤٦٥١ - (٢٤) وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلْتُمْ بَيْتًا فَسَلِّمُوْا عَلَى أَهْلِهِ وَإِذَا أَخْرَجْتُمْ فَأَوْدِعُوْا أَهْلَهُ بِسَلَامٍ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ مُرْسَلًا) (البيهقي في شعب الايمان الحديث رقم ٨٨٤٥)

سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ جب ❶ داخل ہو تم گھر میں پس سلام کہو اپنے گھر کے لوگوں پر اور جب نکلو تم گھر سے پس رخصت کرو اپنے اہل کو ساتھ سلام کے روایت کی بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق ارسال کے۔

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو مستحب ہے یہ کہ کہے ''اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ'' تا کہ جو ملائکہ کو وحی وہاں ہوں ان کو سلام پہنچے اور ظاہر یہ ہے کہ ایداع یہاں بمعنی تو دیع کے ہے وداع سے یعنی رخصت کرو ساتھ سلام کے اور بعض حنفیہ کے نزدیک وداع کے سلام کا جواب مستحب ہے اس لئے کہ یہ دعا اور وداع ہے کذا قال العلی اور شیخ نے لمعات میں کہا ہے کہ لفظ اودعوا ایداع سے یعنی ودیعت رکھو اپنے اہل کے پاس سلام کو یعنی جب سلام کہا تم نے وقت نکلنے کے تو گویا کہ ودیعت رکھا تم نے سلام کی خیر و برکت کو گھر والوں کے پاس اور اس کو آخرت میں لو گے جیسے کوئی ودیعت اپنی کسی کے پاس رکھتا ہے اور پھر لے لیتا ہے۔

٤٦٥٢ - (٢٥) وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَابُنَيَّ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُوْنُ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ۔ (رواه الترمذی) (الترمذي الحديث رقم ٢٦٩٨)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے میرے بیٹے جس وقت تو اپنے اہل پر داخل ہو تو ان کو سلام کہہ' یہ سلام تجھ پر اور تیرے گھر والوں پر برکت کا سبب ہوگا۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

٤٦٥٣ - (٢٦) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ۔ (الترمذي الحديث رقم ٢٦٩٩)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سلام کلام سے پہلے ❶ ہے۔'' (ترمذی) اور کہا یہ حدیث منکر ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی پہلے سلام کرے پھر کلام کرے۔

٤٦٥٤ - (٢٧) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ نَقُوْلُ اَنْعَمَ اللّٰهُ بِكَ عَيْنًا وَّاَنْعِمْ صَبَاحًا فَلَمَّا كَانَ الْاِسْلَامُ نُهِيْنَا عَنْ ذٰلِكَ۔(رواه ابو داؤد)

(ابو داؤد الحدیث رقم ٥٢٣١)

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم دور جہالت میں کہا کرتے تھے ❶ کہ تیری وجہ سے اللہ تعالیٰ آنکھوں کو ٹھنڈا کرے اور صبح کے وقت تو نعمتوں میں رہے' پھر جب اسلام آیا تو ہمیں اس سے منع کر دیا گیا۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند میں انقطاع ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ملاقات کے وقت۔

٤٦٥٥ - (٢٨) وَعَنْ غَالِبٍ قَالَ اِنَّا لَجُلُوْسٌ بِبَابِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ بَعَثَنِيْ اَبِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِئْتِهِ فَاَقْرِئْهُ السَّلَامَ قَالَ فَاَتَيْتُهُ فَقُلْتُ اَبِيْ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ فَقَالَ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَبِيْكَ السَّلَامُ۔ (رواه ابوداؤد) (ابو داؤد الحدیث رقم ٥٢٢٧ واحمد فی المسند ٥/ ٣٦٦)

غالب سے روایت ہے کہ ہم حسن بصری کے دروازہ پر بیٹھے ہوئے تھے اچانک ایک آدمی آیا اور کہا مجھے میرے باپ نے میرے دادا سے حدیث بیان کی کہا مجھے میرے باپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا' میرے باپ نے کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا اور آپ سے میرا سلام کہہ' میرے دادا نے کہا میں آپ کے پاس آیا اور میں نے کہا کہ میرا باپ آپ کو سلام کہتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ پر ❶ اور تیرے باپ پر سلام ہو۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب کسی کو کسی کا سلام پہنچایا جائے تو وہ سلام پہنچانے والے کو یہی جواب دے۔

٤٦٥٦ - (٢٩) وَعَنْ اَبِي الْعَلَاءِ الْحَضْرَمِيِّ اَنَّ الْعَلَاءَ الْحَضْرَمِيَّ كَانَ عَامِلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اِذَا كَتَبَ اِلَيْهِ بَدَاَ بِنَفْسِهٖ۔ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد الحدیث رقم ٥١٣٤)

ابو العلاء حضرمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک علاء حضرمی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے عامل تھے اور علاء رضی اللہ عنہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف خط ❶ لکھتے تو اپنی طرف سے شروع کرتے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی یوں لکھتے "مِنَ الْعَلَاءِ الْحَضْرَمِيِّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم" اور آپ کا بھی یہی معمول تھا چنانچہ آپ کے وہ خطوط جو آپ نے بادشاہوں کو لکھے ہیں وہ اس پر شاہد ہیں۔

٤٦٥٧ - (٣٠) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَتَبَ اَحَدُكُمْ كِتَابًا فَلْيُتَرِّبْهُ فَاِنَّهٗ اَنْجَحُ لِلْحَاجَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ۔ (الترمذی الحدیث رقم ٢٧١٣ وابن ماجه

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی شخص خط لکھے تو اسے چاہیے کہ وہ اس پر مٹی ڈال دے کیونکہ یہ اس کی ضرورت کو پورا کرنے والی ہے۔" (ترمذی) اور کہا یہ حدیث منکر ہے۔

الحدیث رقم ٣٧٧٤)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

٤٦٥٨- (٣١) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ كَاتِبٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ ضَعِ الْقَلَمَ عَلٰى أُذُنِكَ فَإِنَّهُ أَذْكَرُ لِلْمَآلِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي إِسْنَادِهِ ضُعْفٌ۔ (الترمذی الحدیث رقم ٢٧١٤)

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک لکھنے والا تھا تو میں نے سنا آپ فرماتے تھے کہ قلم کو اپنے کان پر رکھ اس لیے کہ یہ مطلب کو بہت یاد دلاتا ہے۔ (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اس کی میں ضعف ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

٤٦٥٩- (٣٢) وَعَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَعَلَّمَ السُّرْيَانِيَّةَ (وَفِي رِوَايَةٍ) إِنَّهُ أَمَرَنِي أَنْ أَتَعَلَّمَ كِتَابَ يَهُودَ وَقَالَ إِنِّي مَا آمَنُ يَهُودَ عَلٰى كِتَابٍ قَالَ فَمَا مَرَّ بِي نِصْفُ شَهْرٍ حَتّٰى تَعَلَّمْتُ فَكَانَ إِذَا كَتَبَ إِلٰى يَهُودَ كَتَبْتُ وَإِذَا كَتَبُوا إِلَيْهِ قَرَأْتُ لَهُ كِتَابَهُمْ۔ (رواه الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ٢٧١٥)

انہی (سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ میں سریانی زبان سیکھوں ❶ ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم کیا کہ میں یہود کی خط و کتابت سیکھو اور فرمایا کہ مجھے یہود کی کتابت پر اطمینان نہیں ہوتا' زید نے کہا کہ مجھے آدھا مہینہ بھی نہیں گذرا تھا کہ میں نے ان کی کتابت سیکھ لی' تو جب آپ یہود کی طرف لکھتے (خط) تو میں لکھتا اور جب وہ آپ کی طرف لکھتے تو میں آپ کے لیے ان کو پڑھتا۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ حکم کیا مجھے مدینہ کے گرد یہودی بہت رہتے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی خط و کتابت اکثر رہتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہودیوں کو بلا کر لکھاتے پڑھاتے تھے سو آپ کو خطرہ محسوس ہوا کہ کہیں یہ لوگ عداوت کی وجہ سے خط لکھنے پڑھنے میں تفاوت نہ کریں تو اس لیے سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ خط لکھنا پڑھنا سیکھ لو انہوں نے پندرہ روز میں سب سیکھ لیا پھر وہی لکھا پڑھا کرتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عربی کے علاوہ دوسری زبانوں کا لکھنا پڑھنا سیکھنا درست ہے بشرطیکہ اس میں کچھ دین کا فائدہ ہو۔

٤٦٦٠- (٣٣) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ إِذَا انْتَهٰى أَحَدُكُمْ إِلٰى مَجْلِسٍ فَلْيُسَلِّمْ فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ ثُمَّ إِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ فَلَيْسَتِ الْأُولٰى بِأَحَقَّ مِنَ الْآخِرَةِ (رواه الترمذی وابو داؤد) (ابو داؤد الحدیث رقم ٥٢٠٨ والترمذی الحدیث رقم ٢٧٠٦ واحمد فی المسند ٢/ ٢٣٠)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس وقت ❶ تم میں سے کوئی شخص کسی مجلس میں پہنچے تو اسے چاہیے کہ سلام کہے اور اگر اس کا دل وہاں بیٹھنے کو چاہے تو بیٹھ جائے پھر جب واپس جانے کے لیے کھڑا ہو تو اسے چاہیے کہ سلام کہے اس لیے کہ پہلا سلام دوسرے سلام سے زیادہ تر نہیں ہے۔ (ترمذی' ابوداؤد)

الحدیث رقم ٣٧٧٤)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سلام کرنا سنت ہے وقت چلنے کے بھی جیسے کہ سنت ہے وقت ملاقات کے اور ایسے ہی جواب بھی دونوں کے واجب ہیں اور بعض محققین نے لکھا ہے کہ سلام چلتے وقت کا اور جواب اس کا مستحب ہے۔

٤٦٦١ - (٣٤) وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاخَيْرَ فِيْ جُلُوْسٍ فِي الطُّرُقَاتِ اِلَّا لِمَنْ هَدَى السَّبِيْلَ وَرَدَّ التَّحِيَّةَ وَغَضَّ الْبَصَرَ وَاَعَانَ عَلَى الْحَمُوْلَةِ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ) وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ جُرَيٍّ فِيْ بَابِ فَضْلِ الصَّدَقَةِ۔ (البغوی فی شرح السنة الحدیث رقم ٣٣٣٩)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کہ راستوں پر بیٹھنے میں بھلائی نہیں ❶ ہے اس شخص کے لیے کہ جو راستہ بتائے اور سلام کا جواب دے اور نظر کو نیچا رکھے اور بوجھ لدوانے پر مدد کرے۔ (روایت کیا اس کو بغوی نے شرح السنہ میں) اور ذکر کی گئی حدیث ابی جری کی باب فضل صدقہ میں۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اول تو راستہ میں بیٹھنا بہتر نہیں اور اگر کوئی ضرورت ہو تو راہ کا حق ادا کرے جیسے کانٹا کیڑا وغیرہ دور کرنا اگر راہ میں گڑھا ہو یا کنواں ہو تو اس کو بھر دے یا اس کے اردگرد کوئی باڑ (رکاوٹ) لگائے تاکہ کوئی مسلمان اندھیرے میں اس میں گر نہ جائے۔ دوسری حدیث میں بیٹھنا نہیں چھوڑتے تو راستہ کا حق ادا کرو انہوں نے عرض کیا راستہ کا حق کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آنکھ نیچے رکھنا اور کسی کو ایذا نہ دینا اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا اور بری بات سے منع کرنا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٤٦٦٢ - (٣٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ وَنَفَخَ فِيْهِ الرُّوْحَ عَطَسَ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ بِاِذْنِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَبُّهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ يٰاٰدَمُ اذْهَبْ اِلٰى اُولٰٓئِكَ الْمَلَائِكَةِ اِلٰى مَلَاءٍ مِّنْهُمْ جُلُوْسٌ فَقُلْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ قَالُوْا عَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى رَبِّهٖ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ بَنِيْكَ بَيْنَهُمْ فَقَالَ لَهُ اللّٰهُ وَيَدَاهُ مَقْبُوْضَتَانِ اِخْتَرْ اَيَّتَهُمَا شِئْتَ فَقَالَ اِخْتَرْتُ يَمِيْنَ رَبِّيْ وَكِلْتَا يَدَيْ رَبِّيْ يَمِيْنٌ مُبَارَكَةٌ ثُمَّ بَسَطَهَا فَاِذَا فِيْهَا اٰدَمُ وَذُرِّيَّتُهٗ فَقَالَ اَيْ رَبِّ مَا هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ ذُرِّيَّتُكَ فَاِذَا كُلُّ اِنْسَانٍ مَكْتُوْبٌ عُمْرُهٗ بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَاِذَا فِيْهِمْ رَجُلٌ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور ان میں روح پھونکی ان کو چھینک آئی انہوں نے الحمد للہ کہا اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اس کی حمد کی تو ان سے ان کے رب نے کہا اے آدم! اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے تو ان فرشتوں کی طرف جا وہاں فرشتوں کی جماعت بیٹھی ہوئی تھی ان کو السلام علیکم کہہ تو (آدم علیہ السلام نے) السلام علیکم کہا انہوں نے (جواباً) کہا تجھ پر سلام اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو پھر اپنے رب کی طرف لوٹے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ تیرا تحفہ ہے اور تیری اولاد کا تحفہ ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا جبکہ اس کے ہاتھ بند ❶ تھے تو ان دونوں میں سے جسے چاہے پسند کر لے انہوں نے کہا میں نے اپنے رب کا دایاں ہاتھ پسند کیا اور میرے پروردگار کے

اَضْوَئُهُمْ اَوْ مِنْ اَضْوَئِهِمْ قَالَ یَارَبِّ مَنْ هٰذَا قَالَ ابْنُكَ دَاوُدَ وَقَدْ كَتَبْتُ لَهٗ عُمُرَهٗ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً قَالَ یَارَبِّ زِدْ فِیْ عُمُرِهٖ قَالَ ذٰلِكَ الَّذِیْ كَتَبْتُ لَهٗ قَالَ اَیْ رَبِّ فَاِنِّیْ قَدْ جَعَلْتُ لَهٗ مِنْ عُمُرِیْ سِتِّیْنَ سَنَةً قَالَ اَنْتَ وَذَاكَ قَالَ ثُمَّ سَكَنَ الْجَنَّةَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اُهْبِطَ مِنْهَا وَكَانَ اٰدَمُ یَعُدُّ لِنَفْسِهٖ فَاَتَاهُ مَلَكُ الْمَوْتِ قَالَ لَهٗ اٰدَمُ قَدْ عَجِلْتَ قَدْ عَجِلْتَ قَدْ كُتِبَ لِیْ اَلْفُ سَنَةٍ قَالَ بَلٰی وَلٰكِنَّكَ جَعَلْتَ لِابْنِكَ دَاوُدَ سِتِّیْنَ سَنَةً فَجَحَدَ فَجَحَدَتْ ذُرِّیَّتُهٗ وَنَسِیَ فَنَسِیَتْ ذُرِّیَّتُهٗ قَالَ فَمِنْ یَوْمَئِذٍ اُمِرَ بِالْكِتَابِ وَالشُّهُوْدِ۔ (رواہ الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ٣٣٦٨)

دونوں ہاتھ دائیں اور برکت والے ہیں' پھر اس کو کھولا تو اس میں آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد تھی' تو آدم علیہ السلام نے کہا اے میرے رب! یہ کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تیری اولاد ہے تو اس وقت ان کی آنکھوں کے درمیان ان کی عمریں لکھی ہوئی تھیں' ان میں ایک آدمی بہت زیادہ روشنی والا تھا' آدم نے کہا اے میرے رب! یہ کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تیرا بیٹا داؤد ہے' میں نے اس کی عمر چالیس سال ❷ لکھی ہے' کہا اے میرے رب! اس کی عمر کو زیادہ کر دے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ میں نے اس کے لیے لکھ دی ہے' انہوں نے کہا اے میرے رب! میں اپنی عمر میں سے ساٹھ سال اس کو دیتا ہوں' اللہ تعالیٰ نے فرمایا تیری مرضی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر آدم علیہ السلام جنت میں رہے جب تک کہ اللہ نے چاہا پھر جنت سے اتارے گئے اور آدم علیہ السلام اپنی عمر شمار کرتے رہے تو پھر ان کے پاس ملک الموت روح قبض کرنے کے لیے آیا تو آدم علیہ السلام نے کہا تو نے آنے میں جلدی کی' میری عمر ہزار برس لکھی گئی ہے' فرشتہ نے کہا تحقیق تم نے اپنے بیٹے داؤد کو اس میں سے ساٹھ برس دیئے ہیں آدم علیہ السلام نے انکار کیا تو ان کی اولاد بھی انکار کرتی ہے' آدم علیہ السلام بھول گئے ان کی اولاد بھی بھولتی ہے' آپ نے فرمایا کہ اس دن سے لکھنے اور گواہ بنانے کا حکم دیا گیا ہے۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے دو ہاتھ ہیں اور معلوم ہوا کہ وہ دونوں صفات ہیں ذات کی صفات میں سے اور دونوں جارحہ نہیں ہیں جیسا کہ مشبہ کا قول ہے مثبتین صفات سے یا جیسا جہمیہ کا قول ہے منکرین صفات سے اور معطلین سے اور جو لوگ یدین کو بمعنی قدرت کہتے ہیں ان کے رد کو فقط اتنا ہی کافی ہے کہ اجماع کیا ہے علماء نے کہ قدرت ایک ہے اور تثنیہ اس کا صحیح نہیں ان کے نزدیک بھی جو اثبات صفات کرتے ہیں باقی رہے وہ لوگ جو صفات کی نفی کرتے ہیں وہ تو قدرت کی بھی نفی کرتے ہیں اور دلالت کرتا ہے اس پر کہ لفظ یدین سے قدرت مراد نہیں ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے ابلیس سے فرمایا تجھے کس نے باز رکھا کہ تو اس کو سجدہ کرے جس کو میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا تو اس میں صاف اشارہ ہے اس مضمون کی طرف جو واجب کرتا ہے سجدہ کو پس اگر یدین سے قدرت مراد ہوتی تو شیطان کہتا کہ آدم کو مجھ پر کیا فضیلت ہے میں اور وہ دونوں قدرت سے بنے ہیں۔ ❷ یہ حدیث بظاہر سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کے

مخالف ہے جو مشکوۃ کے ابتداء میں باب الایمان بالقدر کی تیسری فصل میں گزری کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل عمر داؤد علیہ السلام کی چالیس سال تھی اور ساٹھ سال آدم علیہ السلام نے اپنی عمر میں سے ان کو دے دیئے اور گزشتہ حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اصل عمر داؤد علیہ السلام کی چالیس برس تھی اور ساٹھ سال آدم نے اپنی عمر میں سے ان کو دیئے تو علماء نے کہا ہے کہ ان دونوں احادیث کے درمیان جمع اس طرح ممکن ہے کہ کہا جائے کہ پہلے آدم علیہ السلام نے اپنی عمر سے چالیس سال ان کو دیئے پھر بیس سال اور بڑھا دیئے اور یہ بھی کچھ بعید نہیں ہے کہ ملک الموت آدم علیہ السلام کے پاس دو بار آئے ہوں پہلی بار تو اس وقت جب کہ آدم علیہ السلام کی عمر سے ساٹھ سال باقی رہ گئے تھے اور جب انہوں نے انکار کیا تو پھر دوسری بار آئے جب انکی عمر چالیس سال رہ گئی اس خیال سے کہ اب وعدہ یاد آ گیا ہوگا پھر دوسری بار انکار کیا اور اللہ مستعان ہے اور ظاہر یہ ہے کہ راوی کو شک ہو گیا اور اس نے تردد کیا عدد کے چالیس یا ساٹھ ہونے میں کبھی چالیس سال کو اصل عمر قرار دیا اور ساٹھ ہونے میں کبھی چالیس سال کو اصل عمر قرار دیا اور ساٹھ سال کو ہبہ کبھی ساٹھ سال عمر اور چالیس سال کو ہبہ واللہ اعلم (ملا علی قاری)

٤٦٦٣ - (٣٦) وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ مَرَّ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا۔ (رواه ابو داؤد و ابن ماجة والدارمی) (ابوداؤد الحدیث رقم ٥٢٠٤ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٧٠١ والدارمی فی ٢/ ٢٦٣٧)

سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم عورتوں کی جماعت سے گذرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر سلام کہا۔ ❶ (ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن لغیرہ ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ اجنبی عورت کو سلام کرنا جائز ہے۔

٤٦٦٤ - (٣٧) وَعَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّهٗ كَانَ يَاْتِي بْنَ عُمَرَ فَيَغْدُوْ مَعَهٗ اِلَى السُّوْقِ قَالَ فَاِذَا غَدَوْنَا اِلَى السُّوْقِ لَمْ يَمُرَّ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَلٰى سَقَّاطٍ وَلَا عَلٰى صَاحِبِ بَيْعَةٍ وَلَا مِسْكِيْنٍ وَلَا عَلٰى اَحَدٍ اِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ قَالَ الطُّفَيْلُ فَجِئْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَوْمًا فَاسْتَتْبَعَنِيْ اِلَى السُّوْقِ فَقُلْتُ لَهٗ وَمَا تَصْنَعُ فِي السُّوْقِ وَاَنْتَ لَا تَقِفُ عَلَى الْبَيْعِ وَلَا تَسْاَلُ عَنِ السِّلَعِ وَلَا تَسُوْمُ بِهَا وَلَا تَجْلِسُ فِيْ مَجَالِسِ السُّوْقِ فَاجْلِسْ بِنَا هٰهُنَا نَتَحَدَّثُ قَالَ فَقَالَ لِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَا اَبَا بَطْنٍ قَالَ وَكَانَ الطُّفَيْلُ ذَا بَطْنٍ اِنَّمَا نَغْدُوْا مِنْ اَجْلِ السَّلَامِ نُسَلِّمُ عَلٰى مَنْ لَقِيْنَاهُ۔ (رواه مالك والبيهقی فی شعب الايمان) (الموطا الحدیث رقم ٦ من باب السلام والبيهقی فی

طفیل بن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس صبح کو آتے اور ان کے ساتھ بازار کی طرف جاتے، طفیل نے کہا کہ جب ہم بازار کی طرف جاتے تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کسی بساطی، کسی بیچنے والے اور کسی مسکین کے پاس سے نہ گذرتے مگر یہ کہ اس پر سلام کہتے، طفیل نے کہا کہ میں ایک دن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو وہ مجھے اپنے ساتھ بازار لے جانے لگے تو میں نے ان سے کہا کہ تم بازار میں کیا کرو گے؟ حالانکہ نہ تم بیچنے والے پر ٹھہرتے ہو اور نہ تم اسباب کا پوچھتے ہو جو کہ وہ بیچتے ہیں اور نہ چکاتے ہو اس کو اور نہ بیٹھتے ہو بازار کی مجالس میں، تم ہمارے ساتھ یہاں بیٹھ کر باتیں کرو طفیل نے کہا کہ مجھے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، اے بڑے پیٹ والے! راوی نے کہا اور طفیل بڑے پیٹ والے تھے ہم تو سلام کہنے کے لیے جاتے ہیں ❶ ہم جس شخص کو

شعب الایمان الحدیث رقم ۸۷۹۰)

بھی ملتے ہیں اس کو سلام کہتے ❷ ہیں۔(مالک' بیہقی نے شعب الایمان میں)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ہم جاتے ہیں یعنی بازار کو۔ ❷ سلام کہتے ہیں یعنی اس میں ثواب حاصل ہوتا ہے۔

٤٦٦٥ - (٣٨) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَتٰى رَجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِفُلَانٍ فِيْ حَائِطِيْ عَذْقٌ وَاِنَّهُ قَدْ اٰذَانِيْ مَكَانُ عَذْقِهِ فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ بِعْنِيْ عَذْقَكَ قَالَ لَا قَالَ فَهَبْ لِيْ قَالَ فَبِعْنِيْهِ بِعَذْقٍ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ لَافَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَارَاَيْتُ الَّذِيْ هُوَ اَبْخَلُ مِنْكَ اِلَّا الَّذِيْ يَبْخَلُ بِالسَّلَامِ۔ (رواه احمد و البيهقي في شعب الايمان) (احمد فی المسند ۳/ ۳۲۸ والبیهقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ۸۷۷۱)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! فلاں ❶ شخص کا میرے باغ میں کھجور کا ایک درخت ہے اور اس کے درخت نے مجھے بڑی تکلیف دی ہے ❷ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پاس کسی کو بھیجا کہ تو اپنا کھجور کا وہ درخت مجھے فروخت کر دے' اس نے کہا میں نے فروخت نہیں کرنا آپ نے فرمایا کہ مجھے ہبہ ❸ کر دے' اس نے کہا میں ہبہ بھی نہیں کرتا' آپ نے فرمایا تو مجھے وہ درخت فروخت کر دے اس کے بدلہ میں تجھے جنت میں کھجور کا درخت ملے گا اس نے کہا نہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ سے بڑھ کر بخیل شخص میں نے نہیں ❹ دیکھا مگر وہ آدمی جو سلام کرنے میں بخل کرتا ہے۔(احمد' اور بیہقی نے شعب الایمان میں)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے لیکن صحیح سند سے تابع موجود ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی نام لیا اس کا۔ ❷ یعنی وہ وقت بے وقت باغ میں آتا ہے۔ ❸ ہبہ کر اگر بیچنے میں عار ہے تو یونہی بخش دے تاکہ میں ہبہ کر دوں باغ والے کو۔ ❹ نہیں یعنی سلام کا جواب نہ دینے والا البتہ تجھ سے بھی زیادہ بخیل ہے کہ تھوڑے سے کام پر بہت ثواب حاصل نہیں کرتا۔ علماء نے کہا کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سفارش کے طور پر فرمایا تھا نہ کہ حکم کے طور پر ورنہ وہ خلاف ارشاد کیوں کرتا اور وہ آدمی مسلمان تھا اور اس پر دلیل یہ ہے کہ آپ نے فرمایا تجھے ان کے عوض جنت میں درخت ملے گا مگر اس میں شک نہیں کہ وہ غلیظ الطبع تھا۔

٤٦٦٦ - (٣٩) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَادِئُ بِالسَّلَامِ بَرِيْءٌ مِّنَ الْكِبَرِ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) (البیهقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ۸۷۸۷)

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: سلام کا ابتداء کرنے والا تکبر سے پاک ہے۔ (بیہقی شعب الایمان میں)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

بَابُ الْاِسْتِیْذَانِ

اجازت حاصل کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٤٦٦٧ - (١) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ اَتَانَا اَبُوْ مُوْسٰی قَالَ اِنَّ عُمَرَ اَرْسَلَ اِلَیَّ اَنْ اٰتِیَهٗ فَاَتَیْتُ بَابَهٗ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیَّ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَاْتِیَنَا فَقُلْتُ اِنِّیْ اَتَیْتُ فَسَلَّمْتُ عَلٰی بَابِكَ ثَلَاثًا فَلَمْ تَرُدُّوْا عَلَیَّ فَرَجَعْتُ وَقَدْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنَ اَحَدُكُمْ ثَلٰثًا فَلَمْ یُؤْذَنْ لَهٗ فَلْیَرْجِعْ فَقَالَ عُمَرُ اَقِمْ عَلَیْهِ الْبَیِّنَةَ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ فَقُمْتُ مَعَهٗ فَذَهَبْتُ اِلٰی عُمَرَ فَشَهِدْتُّ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٦٢٤٥ ومسلم الحدیث رقم ٢١٥٣ وابوداؤد الحدیث رقم ٥١٨١ والترمذی الحدیث رقم ٢٦٩٠ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٧٠٦ والدارمی الحدیث رقم ٢٦٢٩ والموطا الحدیث رقم ٣ من باب الاستئذان واحمد فی المسند ٤/ ٤٠٣)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے کہا' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے میری طرف پیغام بھیجا تھا کہ میں ان کے پاس آؤں' تو میں ان کے دروازہ پر آیا اور میں نے تین مرتبہ سلام کہا تو مجھے کوئی جواب نہ ملا اور میں واپس لوٹ آیا تو انہوں نے کہا کہ تمہیں میرے پاس آنے سے کس چیز نے روکا ہے' میں نے کہا کہ میں آیا تھا اور میں نے دروازہ پر (کھڑے ہوکر) تین مرتبہ ❶ سلام کہا تھا' آپ کی طرف سے مجھے کوئی جواب نہ ملا تو میں واپس چلا آیا' کیونکہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جس وقت تم میں سے کوئی شخص تین مرتبہ اجازت مانگے ❷ اور اس کو اجازت نہ ملے تو اسے چاہیے کہ وہ واپس لوٹ جائے' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس پر ❸ گواہ لاؤ' سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو میں نے اس کی گواہی دی۔

فوائد الحدیث: ❶ اس باب کی احادیث اس بات کا درس دیتی ہیں کہ آپس میں میل جول اور ملاقات کے وقت السلام علیکم کو پھیلاؤ کیونکہ ایسے موقعہ پر اس سے بہتر کوئی دعا نہیں اور جو لوگ نبی ﷺ کے فرمان کو چھوڑ کر دوسروں کے مروجہ کلمات کو رواج دیتے ہیں تو وہ سوچیں کہ کیا اللہ تعالیٰ نے جو تعلیم ہمارے لیے نازل فرمائی ہے وہ ہمیں پسند نہیں؟ ❷ اجازت مانگنے کا طریق یہ ہے کہ دروازہ سے کٹ کر اور کھڑے ہوکر سلام کہے پھر کہے کہ میں آؤں تین مرتبہ کہے اگر کوئی بلائے تو اندر جائے نہیں تو واپس لوٹ آئے اور فصل ثالث میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اس کا صاف بیان ہے' شرع میں اجازت کا حکم اس لیے ہوا کہ نہیں معلوم آدمی اپنے گھر میں کس طرح سے بیٹھا ہے۔

❸ یہ فعل سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا احتیاطاً اور مصلحتاً تھا کہ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کا کہنا قبول نہ کیا جس کو انہوں نے خود بیان کیا وہ یہ کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا میں نے تم کو جھوٹا نہیں سمجھا تھا لیکن میں ڈر اکہیں ایسا نہ ہو کہ لوگ نبی ﷺ پر باتیں جوڑ لیا کریں۔ اس کو امام مالک رحمہ اللہ نے موطا میں روایت کیا اور سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابی ہیں ان کی نسبت کذب کا احتمال نہیں ہوسکتا۔

٤٦٦٨ - (٢) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لِیَ

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْنُكَ عَلَيَّ أَنْ تَرْفَعَ الْحِجَابَ وَأَنْ تَسْتَمِعَ سَوَادِيْ حَتّٰى أَنْهَاكَ. (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ٢١٦٩ وابن ماجه الحديث رقم ٣٧٠٩ واحمد في المسند ١/ ٣٨٨)

مجھ سے فرمایا: ''تیرا مجھ سے اجازت طلب ❶ کرنا یہ ہے کہ تو پردہ اٹھائے اور میری پوشیدہ کلام سن لے یہاں تک کہ میں تجھے منع کروں۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ خادم تھے آپ نے حکم دیا کہ آپ کے گھر میں لوگ بے اجازت نہ آئیں تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث فرمائی یعنی تجھے بار بار اجازت مانگنے کی ضرورت نہیں کہ کام خدمت میں حرج ہوگا تیرا اندر آنا اور میرا منع نہ کرنا یہی دلیل ہے اجازت کی اور جبکہ میں تجھے منع کروں تو اس وقت آنا درست نہیں۔

٤٦٦٩ - (٣) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دَيْنٍ كَانَ عَلٰى أَبِيْ فَدَقَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ مَنْ ذَا فَقُلْتُ أَنَا فَقَالَ أَنَا أَنَا كَأَنَّهُ كَرِهَهَا. (متفق عليه) (البخاري الحديث رقم ٦٢٥٠ ومسلم الحديث رقم ٢١٥٥ وابوداؤد الحديث رقم ٥١٨٧ والترمذي الحديث رقم ٢٧١١ والدارمي الحديث رقم ٢٦٣٠)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد کے ذمہ قرض تھا میں اس سلسلہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو میں نے آپ کا دروازہ کھٹکھٹایا آپ نے کہا کون ہے؟ میں نے کہا میں ہوں ❶ آپ نے فرمایا میں ہوں، میں ہوں گویا کہ آپ نے اس کو ناپسند فرمایا۔ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ جیسے اس زمانہ میں اکثر لوگوں کا معمول ہے جب ان سے کوئی پوچھتا ہے کون تو وہ کہتے ہیں میں ہوں، یعنی یوں کیوں کہتا ہے اپنا نام لینا چاہئے تاکہ صاحب خانہ پہچان لے کیونکہ اکثر آواز سے پہچاننا دشوار ہوتا ہے۔

٤٦٧٠ - (٤) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِيْ قَدَحٍ فَقَالَ أَبَاهِرٍّ الْحَقْ بِأَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ إِلَيَّ فَأَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَأَقْبَلُوْا فَاسْتَأْذَنُوْا فَأَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوْا. (رواه البخاري) (البخاري الحديث رقم ٦٢٤٦)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ داخل ہوا ❶ تو آپ نے دودھ کا ایک پیالہ پایا، اور فرمایا کہ اے ابو ہریرہ! اہل صفہ ❷ کے پاس جا اور ان کو بلا کر لے آ پس میں ان کے پاس آیا اور میں نے ان کو بلایا وہ آئے اور اجازت مانگی، آپ نے ان کو اجازت دی تو وہ داخل ہوئے۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی آپ کے گھر میں۔ ❷ اہل صفہ کئی ایک لوگ تھے فقراء مہاجرین اور انصار میں سے کہ جو ایک چبوترہ پر جمع رہتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی کو بلانا اجازت کو ساقط نہیں کرتا مگر یہ کہ جب زمانہ قریب (آدمی سامنے) ہو۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٤٦٧١ - (٥) عَنْ كَلَدَةَ بْنِ حَنْبَلٍ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ بَعَثَ بِلَبَنٍ أَوْ جَدَايَةٍ وَضُغَابِيْسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى

سیدنا کلدہ بن حنبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صفوان بن امیہ نے دودھ، ہرن کا بچہ اور ککڑی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجی ❶ اور

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ و النَّبِیُّ ﷺ بِاَعْلَی الْوَادِیْ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَیْہِ وَلَمْ اُسَلِّمْ وَلَمْ اَسْتَاذِنْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِرْجِعْ فَقُلْ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ أَاَدْخُلُ۔ (رواہ الترمذی وابو داؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٥١٧٦ والترمذی الحدیث رقم ٢٧١٠ واحمد فی المسند ٣/ ٤١٤)

نبی ﷺ مکہ کی ایک بلند سائیڈ پر تھے' کلدہ نے کہا کہ میں آپ کے پاس داخل ہوا اور میں نے سلام ❷ کہا اور نہ ہی میں نے اجازت مانگی تو نبی ﷺ ❸ نے فرمایا کہ واپس لوٹ ❹ جا اور کہہ السلام علیکم کیا میں داخل ہوں۔ (ترمذی' ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی میرے ہاتھ۔ ❷ یعنی داخل ہونے سے پہلے۔ ❸ یعنی تعلیم کے لیے۔ ❹ یعنی گھر کے باہر۔

٤٦٧٢ - (٦) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ فَجَآءَ مَعَ الرَّسُوْلِ فَاِنَّ ذٰلِکَ لَہٗ اِذْنٌ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ) وَ اَبُوْدَاوُدَ فِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ قَالَ رَسُوْلُ الرَّجُلِ اِلَی الرَّجُلِ اِذْنُہٗ۔ (ابوداؤد الحدیث رقم ٥١٩٠ واحمد فی المسند ٢/ ٥٣٣)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس وقت تم میں سے کوئی بلایا جائے اور وہ اس آدمی کے ساتھ آئے جو بلانے کے لیے گیا تو یہی ❶ اس کی اجازت ہے۔ (ابوداؤد) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا کہ آدمی کا ایلچی آدمی کی طرف سے اس کی اجازت ہوتی ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جب کسی کو بلانے کے لئے بھیجا اور وہ اس کے ساتھ آیا تو ایسے میں اجازت مانگنے کی ضرورت نہیں اور تطبیق اس حدیث اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی گذشتہ حدیث میں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بلانے والے کے ساتھ آنا استیذان کو ساقط نہیں کرتا یہ ہے کہ اہل صفہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بعد آئے اور انہوں نے حیا کو ملحوظ رکھتے ہوئے اجازت طلب کی یا کوئی چیز مقتضی اذن چاہنے کے دیکھی۔

٤٦٧٣ - (٧) وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا اَتٰی بَابَ قَوْمٍ لَّمْ یَسْتَقْبِلِ الْبَابَ مِنْ تِلْقَآءِ وَجْھِہٖ وَلٰکِنْ مِنْ رُکْنِہِ الْاَیْمَنِ اَوِالْاَیْسَرِ فَیَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَذٰلِکَ اِنَّ الدُّوْرَ لَمْ یَکُنْ یَوْمَئِذٍ عَلَیْھَا سُتُوْرٌ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ) وَذُکِرَ حَدِیْثُ اَنَسٍ قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ فِیْ بَابِ الضِّیَافَۃِ۔ (ابوداؤد الحدیث رقم ٥١٨٦ واحمد فی المسند ٤/ ١٩٠)

سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کے دروازہ پر آتے تو دروازہ کے سامنے کھڑے نہ ہوتے ❶ بلکہ دائیں یا بائیں سائیڈ پر پھر السلام علیکم کہتے اور یہ اس لیے تھا کہ ان دنوں دروازوں پر پردے نہ ہوتے تھے۔ (ابوداؤد) سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی حدیث جس میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا السلام علیکم ورحمۃ اللہ ضیافت کے باب میں ذکر کی گئی ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی دروازہ کے دائیں یا بائیں کھڑا ہونا اور سامنے کھڑا نہ ہونا اور سامنے کھڑا نہ ہونا معلوم ہوا کہ جب دروازہ پردہ پڑا ہوا ہو تو سامنے کھڑا ہونے میں مضائقہ نہیں لیکن اصل سنت کی اتباع بہتر ہے کیونکہ بعض اوقات کواڑ کھولنے یا پردہ اٹھانے سے نظر اندر جا پڑتی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٤٦٧٤ - (٨) عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَسْتَاْذِنُ عَلٰى اُمِّيْ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّيْ مَعَهَا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَاْذِنْ عَلَيْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّيْ خَادِمُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَاْذِنْ عَلَيْهَا اَتُحِبُّ اَنْ تَرَاهَا عُرْيَانَةً قَالَ لَا قَالَ فَاسْتَاْذِنْ عَلَيْهَا۔ رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا۔

(الموطا الحديث رقم ١ من باب الاستئذان)

عطاء بن یسار رحمہ اللہ سے روایت کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میں اپنی والدہ کے پاس جاتے وقت بھی اجازت لوں؟ آپ نے فرمایا ہاں؛ اس نے کہا کہ میں اس کے ساتھ گھر میں رہتا ہوں؛ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اجازت طلب کر اس نے کہا کہ میں اس کا خادم ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے پاس جانے کے لیے اجازت لے؛ کیا تو یہ پسند کرتا ہے ❶ کہ تو اس کو ننگا دیکھے؟ اس نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا تو پھر اجازت لے کر اس کے پاس جا۔ (مالک بطریق ارسال کے)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے لیکن مرسل ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ہاں یعنی اس لئے کہ بعض وقت کھلے ہوتے ہیں اس کے وہ اعضا کہ نہیں جائز بیٹے کو دیکھنا ان کا اور خود آپ ﷺ نے بیان کر دیا کہ کیا تو ننگا دیکھنا چاہتا ہے ماں کا سا حکم اور محارم کا بھی ہے خواہ وہ نسبی ہوں یا دودھ کے علاقہ کے یا سسرال کے سوا بیوی کے۔

٤٦٧٥ - (٩) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ لِيْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدْخَلٌ بِاللَّيْلِ وَمَدْخَلٌ بِالنَّهَارِ فَكُنْتُ اِذَا دَخَلْتُ بِاللَّيْلِ تَنَحْنَحَ لِيْ۔ (رواه النسائي) (النسائي الحديث رقم ١٢١١ وابن ماجه الحديث رقم ٣٧٠٨)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس رات میں ایک مرتبہ اور دن میں ایک مرتبہ آتا تھا اور جب میں آپ کے پاس رات کو داخل ہوتا تو آپ ﷺ مجھے اجازت دینے کے لیے کھانستے۔ ❶ (نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ دوسری روایت میں ہے تو میں جب آتا اور آپ نماز پڑھتے ہوتے تو آپ کھانستے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ضرورت سے نماز میں کھانسنا درست ہے اور جس نے کہا ہے کہ کھانسنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے تو وہ اس حدیث سے غافل ہے۔

٤٦٧٦ - (١٠) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَاْذَنُوْا لِمَنْ لَّمْ يَبْدَاْ بِالسَّلَامِ۔ (رواه البيهقي في شعب الايمان) (البيهقي في شعب

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو سلام کے ساتھ ابتداء نہ کرے اس کو آنے کی اجازت نہ دو۔ ❶ (بیہقی شعب الایمان میں)

الایمان الحدیث رقم ۸۸۱۶)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے لیکن شواہد کی بنا پر صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اجازت سے پہلے سلام کہنا ضروری ہے باب کی حدیثوں سے معلوم ہوا کہ بغیر اجازت کے کسی مسلمان کے گھر میں گھسنا درست نہیں اور یہ امر ضروری ہے اور یہی طریقہ ہے مومنین صالحین اور مہذب اخلاق والوں کا اور صاحبان عقل و دانش اور تربیت یافتہ لوگوں کا لیکن جو لوگ جاہل اور بے وقوف اور بے تربیت ہیں وہ بغیر پکارے دوسرے کے گھر میں گھس جاتے ہیں اور پھر ذلیل دعویدار ہوتے ہیں۔ جو لوگ ہر وقت گھر میں آتے جاتے رہتے ہوں ان کو ہر وقت اجازت لینا چاہئے ایک تو فجر کی نماز سے پہلے دوسرے دوپہر کے وقت جب لوگ اپنے کپڑے اتار کر راحت کرتے ہیں تیسرے عشاء کی نماز کے بعد جیسے قرآن مجید میں وارد ہے اور یہ حکم اس لئے کہ آدمی اپنے مکان میں کبھی ننگا کھلا ہوا ہو یا کبھی اپنی بیوی یا لونڈی سے کسی اور کام میں مصروف ہوتا ہے۔

بَابُ الْمُصَافَحَةِ وَالْمُعَانَقَةِ

مصافحہ اور معانقہ کا بیان ❶

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٤٦٧٧ - (١) عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ اَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِيْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٦٢٦٣ والترمذی الحدیث رقم ٢٧٢٩)

سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں مصافحہ تھا، کہا ہاں۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ ملاقات کے وقت ہاتھ ملانا اور معانقہ ایک دوسرے سے گلے ملنا۔

٤٦٧٨ - (٢) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَبَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَعِنْدَهُ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَقَالَ الْاَقْرَعُ اِنَّ لِيْ عَشْرَةً مِّنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ اَحَدًا فَنَظَرَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَنْ لَّا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَثَمَّ لُكَعُ فِيْ بَابِ مَنَاقِبِ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَذُكِرَ حَدِيْثُ اُمِّ هَانِئٍ فِيْ بَابِ الْاَمَانِ۔ (البخاری الحدیث رقم ٥٩٩٧ ومسلم الحدیث رقم ٢٣١٨ وابوداؤد

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیا اور اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو اقرع رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے دس بیٹے ہیں میں نے کبھی ان میں سے کسی کا بوسہ نہیں لیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا پھر فرمایا جو شخص مہربانی ❶ نہیں کرتا وہ رحم نہیں کیا جاتا۔ (بخاری، مسلم) اور ہم حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی جس کی ابتداء یہ ہے اثم لکع باب مناقب اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اجمعین میں ذکر کریں گے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا اور ام ہانی رضی اللہ عنہا کی حدیث باب الامان میں ذکر کی گئی ہے۔

الحدیث رقم ۵۲۱۸ والترمذی الحدیث رقم ۱۹۱۱

واحمد فی المسند ۲/ ۲٤۱)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی کسی پراور ایک حدیث میں آپ نے فرمایا کہ جولڑکوں پر رحم نہ کرے اور بوڑھوں کا ادب نہ کرے وہ ہمارے گروہ میں نہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

٤٦٧٩ - (۳) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمَیْنِ یَلْتَقِیَانِ فَیَتَصَافَحَانِ اِلَّا غُفِرَلَهُمَا قَبْلَ اَنْ یَّتَفَرَّقَا (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَفِی رِوَایَةِ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا وَحَمِدَا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَاهُ غُفِرَلَهُمَا۔ (ابو داؤد الحدیث رقم ۵۲۱۲ والترمذی الحدیث رقم ۲۷۲۷ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۷۰۳ واحمد فی المسند ٤/ ۲۸۹)

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہیں دو مسلمان کہ ملاقات کریں ❶ پس وہ مصافحہ کریں مگر یہ کہ ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے ان کی بخشش کی جاتی ہے۔ (احمد‘ ترمذی‘ ابن ماجہ) اور ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان ملیں اور مصافحہ کریں اور اللہ کی حمد کریں اور بخشش چاہیں تو ان دونوں کے لیے بخشش کی جاتی ہے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن یا صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ملاقات کے وقت کے علاوہ مصافحہ کرنا کسی اور وقت میں ثابت نہیں‘ اب جولوگوں نے یہ نیا طریقہ نکالا ہے کہ عیدین کی نماز کے بعد‘ جمعہ کی نماز کے بعد یا صبح یا عصر کی نماز کے بعد مصافحہ کرتے ہیں تو اس کی کچھ اصل نہیں ہے مولانا فخر نے کہا کہ یہ مکروہ ہے کیونکہ اپنے مقام پر نہیں ہے اور مقام مصافحہ کا وہی ہے کہ ابتدا ملاقات کے وقت ایک ہاتھ سے کیا جائے۔

٤٦٨۰ - (٤) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ مِنَّا یَلْقٰی اَخَاهُ اَوْصَدِیْقَهٗ اَیَنْحَنِیْ لَهٗ قَالَ لَا قَالَ اَفَیَلْتَزِمُهٗ وَیُقَبِّلُهٗ قَالَ لَا قَالَ اَفَیَاْخُذُ بِیَدِهٖ وَیُصَافِحُهٗ قَالَ نَعَمْ۔ (رواه الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ۲۷۲۸ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۷۰۲ واحمد فی المسند ۳/ ۱۹۸)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کوئی ایک آدمی اپنے مسلمان بھائی یا اپنے دوست سے ملتا ہے‘ کیا وہ اس کے لیے جھکے‘ آپ نے فرمایا نہیں‘ اس نے کہا کیا اس سے گلے ملے ❶ اور اس کا بوسہ لے‘ فرمایا نہیں‘ اس نے کہا اس کا ہاتھ پکڑے اور مصافحہ کرے‘ آپ نے فرمایا ہاں۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس سے اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ معانقہ کرنا اور اسی طرح سلام کے وقت جھکنا دونوں مکروہ اور خلاف سنت ہیں لیکن سفر سے جب کوئی آئے تو اس سے معانقہ مسنون ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معانقہ کیا سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے جب وہ حبشہ سے لوٹ کر آئے اور ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور شعبی کی آئندہ احادیث میں اس کا صاف بیان ہے اور بعض

نے کہا بغیر سفر سے آئے بھی معانقہ درست ہے اگر کسی فتنہ کا ڈر نہ ہو اور دو کپڑے پہنے ہوں اگر ننگے ہوں صرف ازار پہنے ہوں تو پھر معانقہ (مگر میاں بیوی) مکروہ ہے۔

٤٦٨١ - (٥) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَمَامُ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ اَنْ يَّضَعَ اَحَدُكُمْ يَدَهُ عَلٰى جَبْهَتِهٖ اَوْعَلٰى يَدِهٖ فَيَسْاَلُهُ كَيْفَ هُوَ وَتَمَامُ تَحِيَّاتِكُمْ بَيْنَكُمُ الْمُصَافَحَةُ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِيُّ) وَضَعَّفَهُ۔ (الترمذی الحدیث رقم ٢٧٣١ واحمد فی المسند ٥/ ٢٦٠)

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پورا پوچھنا بیمار کا یہ ہے کہ ایک تمہارا اپنا ہاتھ اس کی پیشانی یا اس کے ہاتھ پر رکھے ❶ پھر پوچھے اس سے کہ کیسا ہے وہ اور پورا سلام تمہارا جو کہ تم آپس میں کرتے ہو وہ مصافحہ ہے۔ (احمد' ترمذی اور ضعیف کہا اس کو)

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ جب تم بیمار کے پاس جاؤ عیادت کے لئے تو خوش کرو اس کو جینے میں یعنی یوں کہو ابھی تمہاری عمر بہت ہے اور یہ بیماری کچھ سخت نہیں اچھے ہو جاؤ گے ان شاء اللہ تعالیٰ اس لئے کہ ایسا کہنے سے تقدیر نہیں پلٹتی لیکن بیمار کا دل خوش ہو جاتا ہے اور دل کے خوش ہونے سے بیماری میں تخفیف ہونے کی امید ہوتی ہے۔

٤٦٨٢ - (٦) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِيْنَةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَيْتِیْ فَاَتَاهُ فَقَرَعَ الْبَابَ فَقَامَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرْيَانًا يَجُرُّ ثَوْبَهٗ وَاللّٰهِ مَارَاَيْتُهٗ عُرْيَانًا قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ فَاعْتَنَقَهٗ وَقَبَّلَهٗ۔ (رواه الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ٢٧٣٢)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ مدینہ میں آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تھے تو زید رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا پس تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ننگے بدن ❶ اپنا کپڑا کھینچتے ❷ ہوئے اس کی طرف چلے' اللہ کی قسم! میں نے آپ کو اس سے پہلے اور نہ اس کے بعد ننگے بدن نہیں دیکھا ❸ تو آپ نے زید رضی اللہ عنہ کو گلے لگایا اور ان کا بوسہ لیا۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ننگے بدن یعنی تہبند کے علاوہ بدن مبارک پر اور کپڑا نہ تھا۔ ❷ کپڑا اپنا یعنی چادر۔
❸ نہیں دیکھا میں نے ان کو یعنی اور کسی کے استقبال کے لئے ننگے بدن جاتے نہیں دیکھا۔

٤٦٨٣ - (٧) وَعَنْ اَيُّوْبَ بْنِ بُشَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ عَنَزَةَ اَنَّهٗ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ ذَرٍّ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَافِحُكُمْ اِذَا لَقِيْتُمُوْهُ قَالَ مَالَقِيْتُهٗ قَطُّ اِلَّا صَافَحَنِیْ وَبَعَثَ اِلَیَّ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ اَكُنْ فِیْ اَهْلِیْ فَلَمَّا جِئْتُ اُخْبِرْتُ فَاَتَيْتُهٗ وَهُوَ عَلٰى

سیدنا ایوب بن بشیر رضی اللہ عنہ عنزہ قبیلہ کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں اس نے کہا کہ میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جس وقت تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتے تھے تو کیا آپ تم سے مصافحہ کرتے تھے' ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے ان سے کبھی ملاقات نہیں کی مگر یہ کہ آپ نے مجھ سے مصافحہ کیا اور ایک

سَرِيْرٍ فَالْتَزَمَنِىْ فَكَانَتْ تِلْكَ اَجْوَدَ وَاَجْوَدَ۔ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد الحدیث رقم ٥٢١٤)

دن آپ نے میرے پاس پیغام بھیجا' میں گھر میں نہیں تھا تو جب میں آیا تو مجھے بتایا گیا' تو میں آپ کے پاس آیا اور آپ ﷺ تخت پر بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے مجھے گلے لیا ❶ تو یہ بہت بہتر اور بہت بہتر ہوا۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے بعض نے دلیل لی ہے کہ بغیر سفر سے آئے ہوئے بھی معانقہ درست ہے اگر کسی فتنہ کا ڈر نہ ہو لیکن میں کہتا ہوں کہ شاید سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سفر سے ہی آئے ہوں گے اور ان کا کہنالم اکن فی اھل یہ اس بات کی واضح دلیل ہے۔

٤٦٨٤- (٨) وَعَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ اَبِىْ جَهْلٍ قَالَ قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جِئْتُهٗ مَرْحَبًا بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ۔ (رواه الترمذى) (الترمذی الحدیث رقم ٢٧٣٥)

سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ بن ابوجہل سے روایت ہے کہ جس دن میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا ❶ تو آپ نے مجھے فرمایا کہ ہجرت کرنے والے سوار کے لیے خوش نصیبی ہے۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس دن کہ آیا میں ان کے پاس یعنی سال فتح میں اسلام قبول کرنے کے لیے۔

٤٦٨٥- (٩) وَعَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ وَكَانَ فِيْهِ مِزَاحٌ بَيْنَا يُضْحِكُهُمْ فَطَعَنَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ خَاصِرَتِهٖ بِعُوْدٍ فَقَالَ اَصْبِرْنِىْ قَالَ اصْطَبِرْ قَالَ اِنَّ عَلَيْكَ قَمِيْصًا وَلَيْسَ عَلَىَّ قَمِيْصٌ فَرَفَعَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَمِيْصِهٖ فَاحْتَضَنَهٗ وَجَعَلَ يُقَبِّلُ كَشْحَهٗ قَالَ اِنَّمَا اَرَدْتُّ هٰذَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ۔ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد الحدیث رقم ٥٢٢٤)

سیدنا اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ انصار میں سے ہیں ایک دفعہ وہ کچھ لوگوں میں بیٹھے ہوئے خوش طبعی کی باتیں کر کے ان کو ہنسا رہے تھے تو نبی ﷺ نے ان کے پہلو میں لکڑی کے ساتھ چوکا دیا انہوں نے کہا مجھے بدلہ دو آپ نے فرمایا کہ مجھ سے بدلہ لے لے اس نے کہا کہ آپ ﷺ کے بدن مبارک پر کرتہ ❶ ہے اور میرے بدن پر کرتہ نہ تھا ❷ تو نبی ﷺ نے اپنا کرتہ اٹھایا تو اس نے آپ سے چمٹ کر آپ کے پہلو پر بوسے دینے شروع کر دیئے اس نے کہا اے اللہ کے رسول! میرا اس کے علاوہ اور کوئی ارادہ نہیں تھا۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ایک شخص ہیں انصار میں سے یہ ترجمہ ہے لفظ رجل کا اور مصابیح میں رجل لفظ مکسور اللام ہے اور معنی یہ ہے کہ شخص مزاح کرنے والا اور بدلہ لینے والا وہی اسید بن حضیر ہے جو اس حدیث کا راوی ہے اور جامع الاصول کے لفظ اس طرح ہیں عن ابن حضير قال ان رجلا من الانصار كان فيه مزاح فبينما هو يحدث القوم ليضحكهم الحديث' اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مزاح کرنے والا شخص دیگر تھا اور اسید اس کے حال سے روایت کرتا ہے اور چونکہ وہ شخص مزاح کرتا تھا اور ہنساتا تھا قوم کو آپ ﷺ نے بھی اس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کیا بسبب خوش خلقی کے اور اس سے معلوم ہوا کہ خوش طبعی کرنا اور ہنسنا ان کا مباح ہے اگر اس میں کوئی چیز ممنوع شرعی نہ ہو۔

❷ اور یہ تھا میرے بدن پر کرتہ یعنی اگر میں کرتے کے اوپر سے چوکوں گا تو بدلہ پورا نہ ہوگا۔

٤٦٨٦ - (١٠) وَعَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَقّٰى جَعْفَرَ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَالْتَزَمَهٗ وَقَبَّلَ مَابَيْنَ عَيْنَيْهِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مُرْسَلًا) وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنِ الْبَيَاضِيِّ مُتَّصِلًا۔ (ابو داؤد الحدیث رقم ٥٢٢٠ والبغوی فی شرح السنة الحدیث رقم ٣٢٢٧)

سیدنا شعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے ملے' ان کو گلے سے لگایا ❶ اور ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ (ابوداؤد) بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق ارسال کے اور مصابیح کے بعض نسخوں اور شرح السنہ میں بیاضی سے بطریق اتصال کے ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ باب کی اس حدیث اور آئندہ حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر سے آنے کے وقت معانقہ درست ہے علماء نے انہی حدیثوں کی رو سے اہل فضل اور اہل علم کے ہاتھ چومنا درست رکھا ہے مگر در مختار میں لکھا ہے کہ اپنے ساتھی کا ہاتھ چومنا ملاقات کے وقت بالا جماع مکروہ ہے اور ایسے ہی زمین کا چومنا علماء اور رئیسوں کے سامنے' یہ حرام ہے اور جو کوئی ایسا کرے اور جو کوئی اس کام پر راضی ہو تو وہ دونوں گنہگار ہیں اور یہ بت پرستی کے مشابہ ہے اور اگر عبادت اور تعظیم کی نیت سے ایسا کرے تو کافر ہو جائے گا اگر تحیت کی نیت سے کرے تو کافر نہ ہوگا لیکن کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوگا اور ملتقط میں ہے کہ تواضع اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کے لئے حرام ہے اور مبانیہ میں ہے کہ جب کوئی آدمی لائق تعظیم آئے تو اس کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا جائز' بلکہ مندوب ہے۔

٤٦٨٧ - (١١) وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فِيْ قِصَّةِ رُجُوْعِهٖ مِنْ اَرْضِ الْحَبْشَةِ قَالَ فَخَرَجْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا الْمَدِيْنَةَ فَتَلَقَّانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَنَقَنِيْ ثُمَّ قَالَ مَا اَدْرِيْ اَنَا بِفَتْحِ خَيْبَرَ اَفْرَحُ اَمْ بِقُدُوْمِ جَعْفَرٍ وَوَافَقَ ذٰلِكَ فَتْحَ خَيْبَرَ۔ (رواه فی شرح السنة) (البغوی فی شرح السنة الحدیث رقم ٣٣٢٧)

سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ بن ابوطالب حبشہ سے اپنے واپس لوٹنے کے قصہ میں بیان کرتے ہیں کہ نکلے ہم یہاں تک کہ آئے ہم مدینہ میں تو ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملے' آپ نے مجھے گلے لگا لیا پھر فرمایا میں نہیں جانتا کہ ساتھ فتح خیبر کی زیادہ خوشی مناؤں یا جعفر کے آنے کی اور اتفاق سے جعفر رضی اللہ عنہ فتح خیبر کے دن آئے تھے۔ (شرح السنہ بغوی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

٤٦٨٨ - (١٢) وَعَنْ زَارِعٍ وَكَانَ فِيْ وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالَ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَجَعَلْنَا نَتَبَادَرُ مِنْ رَوَاحِلِنَا فَنُقَبِّلُ يَدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَرِجْلَهٗ۔ (رواه ابوداؤد) (ابو داؤد الحدیث رقم ٥٢٢٥)

سیدنا زارع رضی اللہ عنہ جو کہ عبدالقیس کے وفد میں شامل تھے' ان سے روایت ہے کہ جب ہم مدینہ آئے تو ہم اپنی سواریوں سے اترنے میں جلدی کرتے تھے اور ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں اور پاؤں ❶ کو بوسہ دیا۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس سے یہ معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص صاحب فضیلت اور صاحب علم اور صاحب تقویٰ اور صاحب عبادت ہو تو اس کے ہاتھ اور پاؤں چومنا درست ہے اور ایک جماعت علماء نے کہا ہے کہ پاؤں چومنا آپ ﷺ سے خاص تھا اور کسی کے پاؤں چومنا درست نہیں۔

٤٦٨٩- (١٣) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَارَاَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَشْبَهُ سَمْتًا وَهَدْيًا وَدَلًّا وَفِي رِوَايَةٍ حَدِيثًا وَكَلَامًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَاطِمَةَ كَانَتْ اِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ قَامَ اِلَيْهَا فَاَخَذَ بِيَدِهَا فَقَبَّلَهَا وَاَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ وَكَانَ اِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ اِلَيْهِ فَاَخَذَتْ بِيَدِهِ فَقَبَّلَتْهُ وَاَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا۔(رواه ابو داؤد) (ابو داؤد الحديث رقم ٥٢١٧ والترمذي الحديث رقم ٣٨٧٢ وابن ماجه الحديث رقم ٣٧٠٥)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جو مشابہ طریقہ میں، روش میں اور نیک خصلتی میں اور ایک روایت میں ہے کہ بات کرنے اور کلام کرنے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر میں نے کسی کو نہیں دیکھا ❶ جس وقت وہ آپ کے پاس آتیں تو آپ کھڑے ہو جاتے اور ان کی طرف متوجہ ہوتے پھر ان کا ہاتھ پکڑ کر اسے بوسہ ❷ دیتے اور ان کو اپنے ساتھ بٹھاتے اور اسی طرح جب آپ ﷺ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آتے، تو وہ آپ کی طرف کھڑی ہو جاتیں اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر اسے بوسہ دیتیں اور آپ کو اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی فاطمہ رضی اللہ عنہا ان امور میں آپ ﷺ کے ساتھ بہت مشابہ تھیں۔ ❷ اور بوسہ لیتے ان کی یعنی دونوں آنکھوں کے درمیان، بوسہ پانچ قسم کا ہے ایک عبت کا جیسے باپ اپنے بیٹے یا بیٹی کو دیتا ہے رخسار پر، دوسرا، مودت کا جیسے بیٹا باپ کو سر پر بوسہ دے، تیسرا، سبقت کا جیسے اپنے بھائی کو دے پیشانی پر اور آپ ﷺ نے سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ اور سیدنا زید رضی اللہ عنہ کو ایسا ہی بوسہ دیا، چوتھا شہوت کا جیسے مرد اپنی عورت کے رخساروں پر دیتا ہے، پانچواں تحفہ کا جیسے ایک مومن دوسرے مومن کے ہاتھ چومتا ہے۔

٤٦٩٠- (١٤) وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِي بَكْرٍ اَوَّلَ مَاقَدِمَ الْمَدِينَةَ فَاِذَا عَائِشَةُ اِبْنَتُهُ مُضْطَجِعَةٌ قَدْ اَصَابَهَا حُمّٰى فَاَتَاهَا اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ كَيْفَ اَنْتِ يَا بُنَيَّةُ وَقَبَّلَ خَدَّهَا۔(رواه ابو داؤد) (ابو داؤد الحديث رقم ٥٢٢٢)

سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ابتداء ❶ میں مدینہ منورہ آئے تو میں ان کے ساتھ ان کے گھر میں داخل ہوا، میں نے دیکھا کہ ان کی بیٹی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بخار ہونے کی وجہ سے لیٹی ہوئی تھیں، تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور کہا اے میری پیاری بیٹی! تیرا کیا حال ہے اور آپ نے ان کے رخسار پر بوسہ دیا۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی کسی غزوہ سے۔

٤٦٩١- (١٥) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک لڑکا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِصَبِيٍّ فَقَبَّلَهُ فَقَالَ اَمَا اِنَّهُمْ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ وَاِنَّهُمْ لَمِنْ رَيْحَانِ اللّٰهِ۔ (رواه فی شرح السنة) (الموطا الحديث رقم ١٦)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا بوسہ لیا اور فرمایا خبردار ہو جاؤ' یہ اولاد ❶ بخل اور نامردی کا سبب ہے اور (لیکن) یہ اللہ تعالیٰ کا رزق اور اس کی نعمت ہیں۔ (شرح السنہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اولاد کی وجہ سے آدمی بخل کرتا ہے کہ کسی کو کچھ دیتا نہیں اور ان کی وجہ سے نامردی بھی کرتا ہے اور اس خوف سے جہاد نہیں کرتا کہ ایسا نہ ہو کہ میں مارا جاؤں اور اولاد در بدر کی ٹھوکریں کھائے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٤٦٩٢ - (١٦) عَنْ يَعْلٰى قَالَ اِنَّ حَسَنًا وَحُسَيْنًا اِسْتَبَقَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهُمَا اِلَيْهِ وَقَالَ اِنَّ الْوَلَدَ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ۔ (رواه احمد) (ابن ماجه الحديث رقم ٣٦٦٦ واحمد فی المسند ٤/ ١٧٢)

سیدنا یعلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دوڑ کر آئے تو آپ نے ان دونوں کو گلے لگا لیا اور فرمایا کہ بیٹا بخل اور نامردی کا سبب ہے۔ (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

٤٦٩٣ - (١٧) وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ الْخُرَاسَانِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَصَافَحُوْا يَذْهَبُ الْغِلُّ وَتَهَادَوْا تَحَابُّوْا وَتَذْهَبُ الشَّحْنَاءُ رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا۔ (الموطا الحديث رقم ١٦)

عطاء خراسانی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آپس میں مصافحہ کرو اس سے کینہ جاتا رہے گا آپس میں ہدیہ بھیجو اس سے محبت ہو گی اور دشمنی جاتی رہے گی۔'' (مالک نے بطریق ارسال کے)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

٤٦٩٤ - (١٨) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى اَرْبَعًا قَبْلَ الْهَاجِرَةِ فَكَاَنَّمَا صَلَّاهُنَّ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَالْمُسْلِمَانِ اِذَا تَصَافَحَا لَمْ يَبْقَ بَيْنَهُمَا ذَنْبٌ اِلَّا سَقَطَ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) (البيهقي فی شعب الايمان الحديث رقم ٨٩٥٥)

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص دوپہر سے پہلے چار رکعات پڑھے تو گویا کہ اس نے لیلۃ القدر میں پڑھیں اور دو مسلمان جس وقت آپس میں مصافحہ کریں ان کے درمیان کوئی گناہ باقی نہیں رہتا مگر جھڑ جاتا ہے۔'' ❶ (بیہقی شعب الایمان میں)

حکم الحدیث: میں اس کی سند سے واقف نہیں ہو سکا۔

فوائد الحدیث: ❶ مگر جھڑ جاتا ہے الخ ظاہر مراد گناہوں سے عام گناہ ہیں اور طیبی رحمہ اللہ نے کہا کہ مراد گناہ سے وہی کینہ اور دشمنی ہے جیسے کہ پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔

بَابُ الْقِيَامِ

کھڑے ہونے کا بیان

الفصل الاول (پہلی فصل)

٤٦٩٥- (١) عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ بَنُوْ قُرَيْظَةَ عَلٰى حُكْمِ سَعْدٍ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ وَكَانَ قَرِيْبًا مِّنْهُ فَجَآءَ عَلٰى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاَنْصَارِ قُوْمُوْا اِلٰى سَيِّدِكُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَمَضَى الْحَدِيْثُ بِطُوْلِهٖ فِيْ بَابِ حُكْمِ الْاُسَرَاءِ۔ (البخاری الحدیث رقم ٤١٢١ ومسلم الحدیث رقم ١٧٦٨ وابوداؤد الحدیث رقم ٥٢١٥ واحمد فی المسند ٣/ ٧١)

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب بنو قریظہ سعد رضی اللہ عنہ کے حکم پر اترے ❶ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا اور سعد رضی اللہ عنہ آپ سے قریب تھے وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے اور جب وہ مسجد کے نزدیک پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا کہ تم ❷ اپنے سردار کی طرف کھڑے ہو جاؤ۔ (بخاری، مسلم) اور پوری حدیث باب قیدیوں کے حکم میں گذر چکی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بنو قریظہ اوس کے حلیف تھے اور اوس انصار کا ایک بڑا قبیلہ تھا جس کے سردار سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ تھے جب بنو قریظہ نے غزوۂ خندق میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دھوکا کیا اور کافروں کے ساتھ شریک ہو کر مسلمانوں کو مارا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جنگ کے ختم ہو جانے پر بنی قریظہ کا محاصرہ کیا، وہ ایک قلعہ میں تھے جب ان کو تکلیف ہوئی تو انہوں نے اس شرط سے خالی کیا کہ سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ جو فیصلہ ہمارے حق میں کریں وہ ہم کو منظور ہے۔ ❷ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ زخمی، تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلایا وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے تو اس وقت آپ نے انصار سے یہ حدیث فرمائی سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کے قتل کرنے کا حکم دیا چنانچہ اس قوم کے مرد قتل ہوئے اور عورتیں اور لڑکے، لونڈی اور غلام بنا لیے گئے۔ بعض علماء نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار اور علماء کی تعظیم کے لیے قیام کرنا درست ہے اور بعض نے جواب دیا ہے کہ یہ قیام تعظیم کے لئے نہ تھا بلکہ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ زخمی تھے ان کو سہارا دینے کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام کا حکم دیا تھا، چنانچہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ ایک دوسرے کے لئے نہ قیام کیا کرو جیسے عجم کے لوگ کرتے ہیں اور فصل ثانی میں یہ حدیث ان شاء اللہ آتی ہے۔

٤٦٩٦- (٢) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَّجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوْا وَتَوَسَّعُوْا۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ٦٢٦٩ ومسلم الحدیث رقم ٢١٧٧ والترمذی الحدیث رقم ٢٧٤٩ والدارمی الحدیث رقم ٢٦٥٣ واحمد فی المسند ٢/ ١٧)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کوئی آدمی کسی آدمی کو اس کے بیٹھنے کی جگہ سے نہ اٹھائے ❶ پھر اس کی جگہ پر بیٹھ جائے، لیکن فراخ کرو جگہ کو اور آنے والے کو جگہ دو۔ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ نہ اٹھائے جو شخص جہاں آ کر بیٹھا ہے اپنے بیٹھنے کے لئے اس کو اٹھانا درست نہیں لیکن یہ کہنا درست ہے کہ کھل بیٹھو صاحبو! تا کہ سب کو جگہ مل جائے۔

٤٦٩٧ - (٣) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ مِنْ مَّجْلِسِهٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلَیْهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم ٢١٧٩ والترمذی الحدیث رقم ٢٧٥١ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٧١٧ والدارمی فی کتاب الاستئذان ٣٦٦/٢ الحدیث رقم ٢٦٥٤ واحمد فی المسند ٤٧٧/٢)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اپنے بیٹھنے کی جگہ سے کسی کام کے لیے اٹھے پھر وہ واپس آئے تو وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔ ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اگر کوئی مسجد کی صف میں بیٹھا ہو پھر وہ وضو کرنے یا کسی اور کام کیلئے جائے اور دوسرا شخص اس کی جگہ پر بیٹھ گیا ہو تو اس کو وہاں سے اٹھا دے اور پہلا شخص اپنی جگہ پر بیٹھے اسی طرح دوسری مجالس میں بھی۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

٤٦٩٨ - (٤) عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ یَکُنْ شَخْصٌ اَحَبَّ اِلَیْهِمْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَانُوْا اِذَا رَاَوْهُ لَمْ یَقُوْمُوْا لِمَا یَعْلَمُوْنَ مِنْ کِرَاهِیَتِهٖ لِذٰلِكَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

(الترمذی الحدیث رقم ٢٧٥٤)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی شخص بھی ان کے ہاں زیادہ محبوب نہ تھا اور جس وقت وہ آپ کو دیکھتے تو کھڑے نہ ہوتے تھے اس لیے کہ وہ جانتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو مکروہ سمجھتے ہیں۔ ❶ (ترمذی) اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی کھڑے ہونے کو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑا ہونے کو ناخوش رکھتے تھے تواضع اور مخالفت عادت منکرین کے لئے بلکہ اختیار کیا تھا ثابت رہنا اوپر عادت عرب کے بیچ ترک کرتے تکلف کے، آنے والے کے لئے مطلق کھڑا ہونا منع نہیں ہے جب کہ دو چار قدم چل کر اس کا استقبال کرے جیسے آپ سے سیدنا زید رضی اللہ عنہ وغیرہ کے آنے کے وقت ثابت ہے اور قیام ممنوع یہ ہے کہ مورت کی طرح اٹھ کر کھڑا ہو جائے اور وہاں سے ہلے جلے نہیں، سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی حدیث آئندہ میں اس کا صاف بیان مذکور ہے۔

٤٦٩٩ - (٥) وَعَنْ مُعَاوِیَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِیَامًا فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔ (رواه الترمذی و ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٥٢٢٩ والترمذی الحدیث رقم ٢٧٥٥ واحمد فی المسند ١٠٠/٤)

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ لوگ اس کے لیے کھڑے ہوں تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے بیٹھنے کی جگہ جہنم میں بنا لے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

٤٧٠٠ - (٦) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلٰى عَصًا فَقُمْنَا لَهٗ فَقَالَ لَا تَقُوْمُوْا كَمَا يَقُوْمُ الْاَعَاجِمُ يُعَظِّمُ بَعْضُهَا بَعْضًا۔(رواہ ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٥٢٣٠ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٨٣٦ واحمد فی المسند ٥/ ٢٥٣)

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاٹھی کے سہارے چلتے ہوئے تشریف لائے تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھڑے ہو گئے آپ نے فرمایا نہ کھڑے ہو تم ❶ جیسے عجمی لوگوں میں سے بعض، بعض کی تعظیم کے لیے کھڑے ہوتے ہیں۔(ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جیسے کھڑے ہوتے ہیں اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ قیام ممنوع وہی قیام ہے جو عجمیوں کی طرح ہو نہ کہ مطلق قیام اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی گذشتہ حدیث میں اسی قیام ممنوعہ کا بیان ہے۔

٤٧٠١ - (٧) وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِی الْحَسَنِ قَالَ جَآءَ نَا اَبُوْبَكْرَةَ فِیْ شَهَادَةٍ فَقَامَ لَهٗ رَجُلٌ مِّنْ مَّجْلِسِهٖ فَاَبٰى اَنْ يَّجْلِسَ فِيْهِ وَقَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ذَا وَنَهَى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّمْسَحَ الرَّجُلُ يَدَهٗ بِثَوْبِ مَنْ لَّمْ يَكْسُهٗ۔(رواہ ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٤٨٢٧ واحمد فی المسند ٥/ ٤٤)

سعید بن ابوالحسن سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ابو بکرہ رضی اللہ عنہ گواہی دینے کے لیے ❶ ہمارے پاس آئے تو ایک آدمی ان کے لیے اپنی جگہ ❷ سے اٹھ کھڑا ہوا' انہوں نے اس جگہ پر بیٹھنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے ❸ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بھی منع کیا ہے کہ کوئی آدمی ایسے آدمی کے کپڑے سے اپنے ہاتھ صاف کرے' جس کو اس نے وہ کپڑا نہیں پہنایا۔(ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ایک مقدمہ میں کہ جس میں وہ گواہ تھے۔ ❷ یعنی تا کہ وہ وہاں بیٹھیں۔ ❸ یعنی بیٹھنے سے اس جگہ میں کہ اٹھے اس سے کوئی لیکن جب کوئی شخص اپنی جگہ دل کی خوشی سے چھوڑ دے تو وہاں بیٹھنا منع نہیں ہے لیکن سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے محمول کیا حدیث کو اطلاق پر اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے الخ یعنی اگر ہاتھ کھانے وغیرہ میں بھرا ہوا ہو تو کسی اجنبی اور اگر اس کا غلام یا فرزند یا خادم ہو کہ اس نے اس کو کپڑا دیا ہے تو اس کے کپڑے سے پونچھے تو مضائقہ نہیں اور ظاہر تر یہ ہے کہ اگر اجنبی بھی راضی ہو اس کے پونچھنے سے تو وہ بھی جائز ہے اور اسی طرح اگر معلوم ہو کہ کوئی شخص اپنی جگہ سے اپنی خوشی سے اٹھا ہے تو اس کی جگہ بیٹھنا منع نہیں ہے اور آیت تفسحوا فی المجالس اور حدیث صدر الدابة احق بصا حبها الا اذا اذن اس پر دلیل ہیں اور ابو بکرہ صحابی نے جو انکار کیا تو اس کی وجہ یہ کہ یا تو ان کو شک ہو گا اس آدمی کی رضا میں کہ شاید وہ کسی کے کہنے سے اٹھا ہو یا پھر حیا کی وجہ سے۔

٤٧٠٢ - (٨) وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهٗ فَقَامَ فَاَرَادَ الرُّجُوْعَ نَزَعَ نَعْلَهٗ اَوْبَعْضَ مَا يَكُوْنُ عَلَيْهِ

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت بیٹھتے اور ہم بھی آپ کے ارد گرد بیٹھ جاتے پھر اٹھتے ❶ اور اگر واپس آنے کا ارادہ رکھتے تو اپنے جوتے ❷ اتار

فَیَعْرِفُ ذٰلِكَ اَصْحَابُهٗ فَیَثْبُتُوْنَ۔ (رواہ ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٤٨٥٤)

جاتے بعض ❸ وہ چیز کہ جو بدن مبارک پر ہوتی وہ چھوڑ جاتے، تو اس سے صحابہ کو معلوم ہو جاتا کہ آپ واپس تشریف لائیں گے اور وہ بیٹھے رہتے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پھر اٹھتے یعنی گھر جانے کے لئے۔ ❷ یعنی اس کو اپنی جگہ رکھ جاتے۔ ❸ بعض وہ چیز الخ یعنی چادر وغیرہ۔

٤٧٠٣ - (٩) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ يُّفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا۔ (رواه الترمذی وابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٤٨٤٥ والترمذی الحدیث رقم ٢٧٥٢ واحمد فی المسند ٢/ ٢١٣)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی شخص کے لیے یہ حلال نہیں ❶ ہے کہ بیٹھے ہوئے دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر جدائی ڈالے۔'' (ترمذی، ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ان کے درمیان آ کر نہ بیٹھ جائے، اس لئے کہ کبھی ان میں محبت اور خفیہ باتیں کرنا منظور ہوتی ہیں۔

٤٧٠٤ - (١٠) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجْلِسْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٤٨٤٤)

عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو آدمیوں کے درمیان ❶ ان کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھو۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ تہذیب اور انسانیت ہے کہ آدمی دو آدمیوں کے درمیان جدائی کر کے نہ بیٹھے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٤٧٠٥ - (١١) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ مَعَنَا فِي الْمَسْجِدِ يُحَدِّثُنَا فَاِذَا قَامَ قُمْنَا قِيَامًا حَتّٰى نَرَاهُ قَدْ دَخَلَ بَعْضَ بُيُوْتِ اَزْوَاجِهٖ۔ (البیهقی الحدیث رقم ٦/ ٤٦٧ الحدیث رقم ٨٩٣٣)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ ہمارے مسجد میں بیٹھ کر ہم سے باتیں کرتے تو جب آپ کھڑے ہوتے ❶ تو ہم کھڑے ہوتے یہاں تک کہ ہم آپ کو دیکھتے کہ آپ اپنی بیویوں میں سے کسی بیوی کے گھر میں داخل ہو جاتے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی مجلس کے برخاست ہونے کی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کے لیے نہیں، اس لئے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم آپ کے تشریف لانے کے وقت کھڑے نہیں ہوتے تھے، تو جانے کے وقت تعظیم کے لیے کیسے کھڑے ہو سکتے تھے اور دیر تک کھڑا رہنا شاید اس لئے ہوتا ہوگا

کہ وہ اس بات کے منتظر رہتے ہوں کہ آپ کسی کام کے لئے فرمائیں۔

٤٧٠٦ - (١٢) وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَاعِدٌ فَتَزَحْزَحَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ فِي الْمَكَانِ سَعَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلْمُسْلِمِ لَحَقًّا إِذَا رَآهُ أَخُوْهُ أَنْ يَتَزَحْزَحَ لَهُ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)۔ (البیهقی الحدیث رقم ٨٩٣٣)

سیدنا واثلہ بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہ آپ مسجد میں بیٹھے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے حرکت کی تو ایک آدمی نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مکان میں فراخی ❶ ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کا یہ حق ہے کہ جب اس کو اس کا مسلمان بھائی دیکھے تو اس کے لیے حرکت کرے ❷ ان دونوں احادیث کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مکان میں فراخی ہے تو آپ نے کیوں تکلیف اٹھائی یہ بھی تہذیب اور انسانیت ہے کہ جب کوئی مسلمان آئے تو اس کے لئے ذرا سا اپنی جگہ سے سرک جائے۔ ❷ حرکت کرے یعنی قطع نظر تنگی اور فراخی جگہ سے حرکت کرنا اور جگہ سے ایک طرف ہو جانا بھائی کے لیے عزت واحترام کے ارادہ سے' یہ اس کا حق ہے۔

بَابُ الْجُلُوْسِ وَالنَّوْمِ وَالْمَشْيِ

بیٹھنے' سونے اور چلنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٤٧٠٧ - (١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ مُحْتَبِيًا بِيَدَيْهِ۔ **(رواه البخاری)** (البخاری الحدیث رقم ٦٢٧٢ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٧٣٣)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ کے صحن میں اپنے ہاتھوں سے گوٹ مارے بیٹھے ہوئے دیکھا ہے۔ ❶ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ گوٹ مارے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گوٹ مار کر بیٹھنا جائز ہے بشرطیکہ ننگا ہونے کا خوف نہ ہو کیونکہ دوسری حدیث میں گوٹ مارنے سے منع کیا ہے جب کہ ننگا ہونے کا خوف ہو۔

٤٧٠٨ - (٢) وَعَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ مُسْتَلْقِيًا وَاضِعًا إِحْدٰى قَدَمَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى۔ **(متفق علیه)** (البخاری الحدیث رقم

سیدنا عباد بن تمیم رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں اپنا ایک قدم دوسرے قدم پر رکھے چت لیٹے ہوئے دیکھا۔ (بخاری' مسلم)

٦٢٨٧ ومسلم الحديث رقم ٢١٠٠ وابوداؤد الحديث رقم ٤٨٦٦ والترمذى الحديث رقم ٢٧٦٥ والدارمى الحديث رقم ٢٦٥٦)

٤٧٠٩ - (٣) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّرْفَعَ الرَّجُلُ اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ۔(رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ٢٠٩٩ وابوداؤد الحديث رقم ٤٦٦٥ واحمد فى المسند ٣/ ٢٩٩)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی آدمی چت لیٹے ہوئے اپنا ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھے۔ (مسلم)

٤٧١٠ - (٤) وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتَلْقِيَنَّ اَحَدُكُمْ ثُمَّ يَضَعُ اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى۔(رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ٢٠٩٩)

انہی (سیدنا جابر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص چت ❶ نہ لیٹے' پھر اپنا ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ نہ چت لیٹے ایک تمہارا پھر رکھے ایک پاؤں اپنا دوسرے پاؤں پر یہ ممانعت اسی صورت میں ہے جب کہ تہ بند باندھے ہو کیونکہ اس حالت میں ستر کھلنے کا خوف ہے اور شلوار یا پائجامہ وغیرہ پہنے ہو تو چت لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھنا درست ہے اور خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہے جیسے سیدنا عباد بن تمیم رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ابھی گذرا ہے۔

٤٧١١ - (٥) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخْتَرُ فِيْ بُرْدَيْنِ وَقَدْ اَعْجَبَتْهُ نَفْسُهٗ خُسِفَ بِهِ الْاَرْضَ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ (متفق عليه) (البخارى الحديث رقم ٥٧٨٩ ومسلم الحديث رقم ٢٠٨٨ والترمذى الحديث رقم ٢٤٩١ والنسائى الحديث رقم ٥٣٢٦ والدارمى الحديث رقم ٤٣٧ واحمد فى المسند ٢/ ٢٦٧)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک آدمی دو دھاری دار کپڑوں میں اتراتا اور اکڑتا ہوا چل رہا تھا اور تحقیق اس کے نفس نے اس کو عجب میں ڈالا ہوا تھا' اس کو زمین میں دھنسا دیا گیا ❶ اور وہ قیامت تک اس میں دھنستا ہوا چلا جا رہا ہے۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ دھنسا دیا گیا ہر چند ستھری پوشاک پہننا بالوں میں کنگھی کرنا درست بلکہ سنت ہے' لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب آدمی کو اپنی زیب و آرائش سے گھمنڈی ہو جائے اور اس نے اپنے آپ کو دور کھینچا تو مقرر غضب الٰہی میں گرفتار ہوا دنیا میں خوار جیسا کہ اس شخص پر گزرا اور خواہ آخرت میں اسی لیے اکثر اہل تقویٰ نے عمدہ لباس نہیں پہنا اور اپنی اولاد کو بھی یہ عادت نہ ڈالنے دی کیونکہ اب وہ دور نہیں رہا کہ آدمی عمدہ لباس پہنے اور بالوں میں کنگھی کرے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٤٧١٢ - (٦) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ عَلٰى يَسَارِهِ۔ (رواه الترمذي) (ابوداؤد الحديث رقم ٤١٤٣ والترمذي الحديث رقم ٢٧٧٠)

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ لگائے اور بائیں پہلو پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

٤٧١٣ - (٧) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ اِحْتَبٰى بِيَدَيْهِ۔ (رواه رزين) (ابوداؤد الحديث رقم ٤٨٤٦ ولم يذكر المسجد)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں بیٹھتے تو دونوں ہاتھوں سے گوٹ مارتے۔ (رزین)

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے۔

٤٧١٤ - (٨) وَعَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ اَنَّهَا رَأَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ قَاعِدٌ الْقُرْفُصَاءَ قَالَتْ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَخَشِّعَ اُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٤٨٤٧)

سیدہ قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں دیکھا کہ آپ قرفصاء ❶ کی حالت میں بیٹھے ہوئے تھے تو جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فروتنی دیکھی تو میں خوف کے مارے کانپ اٹھی۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ بیٹھنے کی ایک قسم ہے اور وہ یہ ہے کہ آدمی اپنے دونوں سرین پر بیٹھے اور رانیں پیٹ کو لگائے اور گوٹ مارے اپنے دونوں ہاتھوں سے یا بیٹھے تکیہ کر کے دونوں زانوں پر اور لگائے رانیں پیٹ سے اور داخل کرے دائیں ہتھیلی بائیں بغل میں اور بائیں ہتھیلی دائیں بغل میں۔

٤٧١٥ - (٩) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الْفَجْرَ تَرَبَّعَ فِيْ مَجْلِسِهٖ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسْنَاءَ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٤٨٥٠ ومسلم الحديث رقم ٢٨٧-٦٧٠ الا انه لم يذكر ((تربع)) بل ((جلس))

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت فجر کی نماز پڑھ کر فارغ ہو جاتے تو چار زانو بیٹھے رہتے یہاں تک کہ روشن سورج خوب نکل آتا۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

٤٧١٦ - (١٠) وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا عَرَّسَ بِلَیْلٍ نِ اضْطَجَعَ عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْمَنِ وَاِذَا عَرَّسَ قُبَیْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَہٗ وَوَضَعَ رَأْسَہٗ عَلٰی کَفِّہٖ۔ (رواہ فی شرح السنۃ)

(مسلم الحدیث رقم (٣١٣۔ ٦٨٣) والبغوی الحدیث رقم ٣٣٥٩ واحمد فی المسند ٥/ ٣٠٩)

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے سفر میں اترتے تو اپنی دائیں کروٹ پر لیٹتے اور جب صبح کے قریب اترتے تو اپنا بازو کھڑا کرتے ❶ اور اپنا سر اپنی ہتھیلی پر رکھتے۔ (یہ شرح السنہ میں ہے)

فوائد الحدیث: ❶ تاکہ نیند نہ آ جائے اور فجر کی نماز نہ جاتی رہے۔

٤٧١٧ - (١١) وَعَنْ بَعْضِ اٰلِ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَ کَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِّمَّا یُوْضَعُ فِیْ قَبْرِہٖ وَکَانَ الْمَسْجِدُ عِنْدَ رَأْسِہٖ۔ (رواہ ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٥٠٤٤)

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بعض اولاد سے روایت ہے کہ ❶ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آرام کرنے کا بستر اس کپڑے کی طرح کا تھا جو کہ قبر شریف میں رکھا گیا تھا اور مسجد ❷ ان کے سر مبارک کے نزدیک تھی۔ (ابوداؤد)

فوائد الحدیث: ❶ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آرام کرنے کا یعنی آپ کا بچھونا جس پر لیٹ کر آرام فرماتے اسی قدر تھا جتنا لمبا چوڑا کپڑا آپ کی قبر مبارک میں رکھا گیا اور وہ ایک چادر تھی جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اوڑھا کرتے تھے' شقران جو آپ کے مولیٰ تھے انہوں نے کہا اللہ کی قسم! اس چادر کو آپ کے بعد کوئی نہ اوڑھے' پھر اس کو دفن کر دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے بعض نے کہا کہ وہ زمین میں بچھا دی گئی اور بعض نے کہا کہ مٹی ڈالنے کے بعد اس چادر کو نکال لیا گیا تھا۔ ❷ یعنی آپ جب آرام فرماتے تو سر مبارک مسجد کی طرف کر لیتے یا مسجد بمعنی مصلے کے ہے اور مطلب یہ کہ سوتے وقت مصلے سرہانے رہتا تھا تاکہ جلدی نماز کے لئے بچھا لیا کریں۔

٤٧١٨ - (١٢) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مُّضْطَجِعًا عَلٰی بَطْنِہٖ فَقَالَ اِنَّ ھٰذِہٖ ضِجْعَۃٌ لَایُحِبُّھَا اللّٰہُ۔ (رواہ الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ٢٧٦٨ واحمد فی المسند ٢/ ٢٠٤)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی اوندھے منہ لیٹے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ اسی طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔ ❶ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے لیکن شواہد کی بنا پر حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نہیں دوست رکھتا جو لوگ بہت زیادہ کھاتے ہیں تو وہ اکثر پیٹ کے بل سوتے ہیں تاکہ کھانا ہضم ہو اور مومن صالح کم خوراک ہوتا ہے اس کو پیٹ پر اوندھا سونے کی ضرورت نہیں خصوصاً جب کہ یہ منع بھی ہے۔

٤٧١٩ - (١٣) وَعَنْ یَعِیْشَ بْنِ طِخْفَۃَ بْنِ قَیْسٍ الْغِفَارِیِّ عَنْ اَبِیْہِ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ الصُّفَّۃِ قَالَ بَیْنَمَا اَنَا مُضْطَجِعٌ مِّنَ السَّحَرِ عَلٰی بَطْنِیْ اِذَا رَجُلٌ

سیدنا یعیش بن طخفہ بن قیس غفاری رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور ان کے والد اصحاب صفہ میں سے تھے' انہوں نے کہا کہ میں سینہ کے درد کی وجہ سے اپنے پیٹ پر

يُحَرِّكُنِي بِرِجْلِهٖ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ ضِجْعَةٌ يُّبْغِضُهَا اللّٰهُ فَنَظَرْتُ فَاِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔ (رواه و ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٥٠٤٠ وابن ماجه الحديث رقم ٣٧٢٣ واحمد في المسند ٣/ ٤٣٠)

لیٹا ہوا تھا کہ ایک شخص نے مجھے اپنے پاؤں سے چھوا اور کہا کہ اس طرح لیٹنا ایسا ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے ❶ تو جب میں نے دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے۔ (ابوداؤد ٔابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ دوسری روایت میں ہے یہ سونا تو دوزخ والوں کا ہے' پیٹ کے بل سونے میں دوزخیوں کی مشابہت ہے قرآن مجید میں ہے يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ یعنی اوندھے منہ ڈالے جائیں گے دوزخ میں' یہ بھی ممانعت کی ایک وجہ ہے۔

٤٧٢٠- (١٤) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاتَ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ لَيْسَ عَلَيْهِ حِجَابٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ حِجَارٌ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ فِيْ مَعَالِمِ السُّنَنِ لِلْخَطَّابِيِّ حِجًى۔ (ابوداؤد الحديث رقم ٥٠٤١ واحمد في المسند ٥/ ٧٩)

سیدنا علی بن شیبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص رات کو گھر کی چھت پر سوئے کہ اس پر پردہ نہ ہو اور ایک روایت میں ہے لفظ حجار کا پس تحقیق اس سے ذمہ بری ہوا روایت کیا اس کو ابوداؤد نے اور معالم السنن میں جو خطابی کی کتاب کا نام ہے اس میں بجائے حجاب کے حجی ہے۔''

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے۔

٤٧٢١- (١٥) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنَامَ الرَّجُلُ عَلٰى سَطْحٍ لَيْسَ بِمَحْجُوْرٍ عَلَيْهِ۔ (رواه الترمذی) (الترمذی الحديث رقم ٢٨٥٤)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آدمی کے سونے اس کوٹھے پر کہ نہ ہو ❶ اس پر پردہ منع فرمایا۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کہ اس پر پردہ نہ ہو' قربان اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی شفقت اور رحمت کے' ان دونوں احادیث سے نبی ﷺ کی امت پر شفقت معلوم کرنا چاہیے۔

٤٧٢٢- (١٦) وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ مَلْعُوْنٌ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ۔ (رواه الترمذی وابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٤٨٢٦ والترمذی الحديث رقم ٢٧٥٣)

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ محمد ﷺ کی زبان اقدس سے اس شخص پر لعنت کی گئی ہے جو حلقہ کے درمیان میں بیٹھے ❶ (ترمذی' ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کیونکہ یہ کام تہذیب اور انسانیت کے خلاف ہے جو کسی کی طرف پیٹھ کرے اور کسی کی طرف منہ کرے۔

٤٧٢٣ - (١٧) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْمَجَالِسِ اَوْسَعُهَا۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٤٨٢٠ واحمد فی المسند ٣/ ١٨)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہترین مجالس وہ ہیں جو فراخ ❶ ہوں۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ایسی جگہ مجلس کرنی چاہئے کہ جہاں جگہ فراخ ہوتا کہ لوگ تنگ نہ ہوں اور ایذا نہ پائیں۔

٤٧٢٤ - (١٨) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ جُلُوْسٌ فَقَالَ مَالِیْ اَرَاكُمْ عِزِيْنَ۔ (رواه ابوداؤد) (مسلم الحديث رقم (١١٩۔ ٤٣٠) وابوداؤد الحديث رقم ٤٨٢٣ واحمد فی المسند ٥/ ٩٣)

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کے صحابہ بیٹھے ہوئے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے کیا ہے ❶ کہ میں تمہیں متفرق دیکھتا ہوں۔ (ابوداؤد)

فوائد الحدیث: ❶ غرض یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے متفرق بیٹھنے کو برا جانا کیونکہ تفرقہ بازی موجب وحشت اور بیگانگی کا ہے اور رغبت دلائی اوپر اجتماع اور اتفاق کے کہ جو یگانگت اور اتحاد کا نشان ہے حاصل یہ کہ سب حلقہ بنا کر بیٹھو اور متفرق جماعتیں بنا کر نہ بیٹھو۔

٤٧٢٥ - (١٩) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِی الْفَیْءِ فَقَلَصَ عَنْهُ الظِّلُّ فَصَارَ بَعْضُهٗ فِی الشَّمْسِ وَبَعْضُهٗ فِی الظِّلِّ فَلْيَقُمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) (ابوداؤد الحديث رقم ٤٨٢١ وابن ماجه الحديث رقم ٣٧٢٢ واحمد فی المسند ٢/ ٣٨٣)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سایہ میں بیٹھا ہوا اور اس سے سایہ اٹھ جائے اس کا کچھ حصہ دھوپ میں ہو اور کچھ سایہ میں تو اسے چاہیے کہ وہ یہاں سے اٹھ کھڑا ہو۔ ❶ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے لیکن مسند احمد وغیرہ میں اس کی صحیح سند بھی موجود ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کیونکہ یہ چیز نقصان کا باعث ہے اور بیماری پیدا کرتی ہے اور یہ ممانعت بھی تنزیہی ہے کہ نہ تحریمی۔ بیہقی رحمہ اللہ نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ میں نے آپ کو دیکھا آپ کعبہ کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے اور کچھ بدن آپ کا سایہ میں تھا اور کچھ دھوپ میں تو احتمال ہے کہ یہ واقعہ ممانعت سے پہلے کا ہو۔

٤٧٢٦ - (٢٠) وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ قَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِی الْفَیْءِ فَقَلَصَ عَنْهُ فَلْيَقُمْ فَاِنَّهٗ مَجْلِسُ الشَّيْطٰنِ هٰكَذَا رَوَاهُ مَعْمَرٌ مَوْقُوْفًا۔ (البغوی الحديث رقم ٣٣٣٥ واحمد فی المسند ٢/ ٣٨٣)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے شرح السنہ میں ہے کہ انہوں نے کہا کہ جب تم میں سے کوئی سایہ میں ہو اور اس سے سایہ اٹھ جائے تو اسے چاہیے کہ وہ وہاں سے کھڑا ہو جائے اس لیے کہ وہ جگہ شیطان کے بیٹھنے کی ہے۔ اس کو معمر نے

موقوف ❶ روایت کیا ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نہیں ہے لیکن یہ موقوف مرفوع کے حکم میں ہے کیونکہ جو چیز اجتہاد اور قیاس سے معلوم نہیں ہو سکتی اس کو صحابی بغیر سننے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں کہہ سکتے۔

٤٧٢٧ - (٢١) وَعَنْ اَبِیْ اُسَیْدِ نِ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ خَارِجٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاخْتَلَطَ الرِّجَالُ مَعَ النِّسَآءِ فِي الطَّرِيْقِ فَقَالَ لِلنِّسَآءِ اِسْتَاْخِرْنَ فَاِنَّهٗ لَيْسَ لَكُنَّ اَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِيْقَ عَلَيْكُنَّ بِحَافَاتِ الطَّرِيْقِ فَكَانَتِ الْمَرْاَةُ تَلْصَقُ بِالْجِدَارِ حَتّٰى اَنَّ ثَوْبَهَا لَيَتَعَلَّقُ بِالْجِدَارِ۔ (رواه ابو داؤد والبيهقي في شعب الايمان) (ابو داؤد الحدیث رقم ٥٢٧٢)

سیدنا ابو اسید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اور آپ مسجد سے نکل رہے تھے، تو عورتیں اور مرد راستہ میں خلط ملط ہو گئے، آپ نے عورتوں سے فرمایا کہ مردوں کے پیچھے چلو اور علیحدہ رہو، تمہیں راستہ کے درمیان نہیں چلنا چاہیے، تم راستہ کی سائیڈوں پر چلو تو جب آپ نے یہ حکم دیا تو عورتیں دیوار کے ساتھ گھسٹ کر چلنے لگیں کہ ان کے کپڑے دیوار کے ساتھ الجھ ❶ جاتے تھے۔ (ابو داؤد اور بیہقی نے شعب الایمان میں)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے لیکن مسند احمد وغیرہ میں اس کی صحیح سند بھی موجود ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی کبھی بسبب نہایت الگ چلنے کے بحسب فرمانبرداری امر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

٤٧٢٨ - (٢٢) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّمْشِيَ يَعْنِي الرَّجُلُ بَيْنَ الْمَرْاَتَيْنِ۔ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد ٤٣٢ الحدیث رقم ٥٢٧٣)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو دو عورتوں کے درمیان چلنے سے منع فرمایا۔ ❶ (ابو داؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند من گھڑت ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس لئے کہ اختلاط مرد و عورت کا فتنہ کا باعث ہوتا ہے اور یہ بات حیاء اور مروت سے بھی دور ہے۔

٤٧٢٩ - (٢٣) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا اِذَا اَتَيْنَا النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ اَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِيْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) وَذُكِرَ حَدِيْثَا عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فِيْ بَابِ الْقِيَامِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَيْ عَلِيٍّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ فِيْ بَابِ اَسْمَآءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِفَاتِهٖ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔ (ابو داؤد الحدیث رقم ٤٨٢٥ والترمذی الحدیث رقم ٢٧٢٥ واحمد فی

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھے ہم جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تو جس کو جہاں جگہ ملتی وہ وہیں بیٹھ جاتا۔ (ابو داؤد) اور ذکر کی گئیں دو احادیث سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی قیام کے باب میں اور ہم سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی احادیث باب اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصفاتہ میں انشاء اللہ تعالیٰ ذکر کریں گے۔

المسند ٥/ ٩١)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٤٧٣٠ - (٢٤) عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَرَّبِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا جَالِسٌ هٰكَذَا وَقَدْ وَضَعْتُ يَدَىِ الْيُسْرٰى خَلْفَ ظَهْرِىْ وَاتَّكَأْتُ عَلٰى اَلْيَةِ يَدِىْ فَقَالَ اَتَقْعُدُ قِعْدَةَ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٤٩٤٩ واحمد في المسند ٤/ ٣٨٨)

عمرو بن شرید تابعی رحمہ اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میرے پاس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے اور میں اپنے بائیں ہاتھ کو اپنی پیٹھ کے پیچھے کر کے اس پر سہارا لے کر بیٹھا ہوا تھا ❶ تو آپ نے فرمایا کیا تو ان لوگوں کی طرح بیٹھتا ہے جن پر غضب کیا گیا ہے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جس طرح کہ دکھاتا ہوں بعد از ان بیان کی ہیت اپنے بیٹھنے کی ساتھ قول اپنے قد وصفت یدالخ کے اور مراد مغضوب علیہم سے یہود ہیں لیکن ان کو اس طرح ذکر کرنے میں دو فائدے ہیں ایک تو تنبیہ ہے اس پر کہ اس طرح کا بیٹھنا ان چیزوں میں سے ہے جن کو اللہ عزوجل دشمن رکھتا ہے اور دوسرا یہ کہ مسلمان کو منعم علیہ ہی ہونا چاہئے اور چاہئے کہ ان لوگوں کی مشابہت نہ کرے اللہ عزوجل نے غضب کیا اور ان پر لعنت کی اور ظاہر تو یہ ہے کہ مراد مغضوب علیہم سے اس حدیث میں عام ہیں کافر اور فاجر مغرور کہ جن کے بیٹھنے اور چلنے وغیرہ میں آثار عجب اور تکبر کے ظاہر ہوتے ہیں۔

٤٧٣١ - (٢٥) وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ مَرَّبِىَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مُضْطَجِعٌ عَلٰى بَطْنِىْ فَرَكَضَنِىْ بِرِجْلِهٖ وَقَالَ يَا جُنْدُبُ اِنَّمَا هِىَ ضِجْعَةُ اَهْلِ النَّارِ۔ (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه الحديث رقم ٣٧٢٤)

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے پاس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے اور میں اپنے پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا تو آپ نے پاؤں سے مجھے حرکت دی اور فرمایا اے جندب! ❶ اس طرح کا لیٹنا تو دوزخیوں کا ہے۔ (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اے جندب! یہ نام ہے سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کا اور بعض نسخوں میں ''جنیدب'' ہے وہ تصغیر ہے جندب کی شفقت اور مہربانی کے لئے۔

بَابُ الْعُطَاسِ وَالتَّثَاؤُبِ

چھینکنے اور جمائی لینے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٤٧٣٢ - (١) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللّٰهَ كَانَ حَقًّا عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يَقُوْلَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَثَاءَبَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَالَ هَا ضَحِكَ الشَّيْطَانُ مِنْهُ۔

(البخاری الحدیث رقم ٦٢٢٦ وابوداؤد الحدیث رقم ٥٠٢٨ والترمذی الحدیث رقم ٢٧٤٧ واحمد فی المسند ٢/ ٤٢٨ والروایة الثانیة البخاری الحدیث رقم ٦٢٢٣)

نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ❶ چھینکنے کو دوست رکھتا ہے اور جمائی کو مکروہ رکھتا ہے تو جس وقت تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے (یعنی ''الحمد للہ'' کہے) اور ہر مسلمان پر جو اس کو سنے تو وہ یرحمک اللہ کہے اور لیکن جمائی تو وہ شیطان سے ہے تو جب کسی کو جمائی آئے تو جہاں تک ممکن ہو اس کو روکے ❷ کیونکہ جب تم میں سے کوئی شخص جمائی لیتا ہے تو اس سے شیطان ہنستا ہے۔ (بخاری)

اور مسلم کی روایت میں ہے اس لئے کہ ایک تمہارا جس وقت جمائی لیتے ہوئے ''ہا'' کہتا ہے تو شیطان ہا کی وجہ سے ہنستا ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ چھینکنے سے بدن ہلکا ہوتا ہے تو آدمی بندگی کر سکتا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور جمائی گرانی سے آتی ہے اور غفلت اور سستی لاتی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کو بری معلوم ہوتی ہے۔ ❷ جہاں تک کہ ہو سکے یعنی چہرہ پر ہاتھ رکھے۔

٤٧٣٣ - (٢) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوْهُ أَوْ صَاحِبُهُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَإِذَا قَالَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَلْيَقُلْ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ۔

(رواہ البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٦٢٢٤ والترمذی الحدیث رقم ٢٧٤١ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٧١٥ واحمد فی المسند ٤/ ٤٢١)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو اسے چاہیے کہ الحمد للہ کہے اور اس کے لیے اس کا مسلمان بھائی یا اس کا دوست یرحمک اللہ کہے اور جب اس کو یرحمک اللہ کہے تو چاہیے کہ چھینکنے والا کہے ❶ ہدایت کرے تم کو اللہ تعالیٰ اور درست کرے تمہارے دل۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ الحمد للہ کہنا سنت ہے اور جواب دینا بعض کے نزدیک واجب ہے اور بعض کے نزدیک مستحب ہے۔

٤٧٣٤ - (٣) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَمَّتَّ هٰذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِيْ قَالَ إِنَّ هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ وَلَمْ تَحْمَدِ اللّٰهَ۔ **(متفق علیه)** (البخاری الحدیث رقم ٦٢٢٥ ومسلم الحدیث رقم ٢٩٩١ وابن ماجه الحدیث رقم

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو آدمیوں کو چھینک آئی تو آپ نے ان دونوں میں سے ایک کی چھینک کا جواب دیا اور دوسرے کا جواب نہ دیا، تو اس نے کہا اے اللہ کے رسول! ❶ آپ نے اس کو جواب دیا اور مجھے جواب نہیں دیا، فرمایا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد کی تھی اور تو نے اللہ تعالیٰ کی حمد نہیں کی۔ ❷ (بخاری، مسلم)

٣٧١٣ والدارمی الحدیث رقم ٢٦٦٠ واحمد فی المسند ٤/ ٤١٢)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جس کی چھینک کا آپ ﷺ نے جواب نہ دیا تھا۔ ❷ اور نہیں حمد کی تو نے اللہ تعالیٰ کی' علامہ مجد الدین فیروز آبادی رحمہ اللہ نے سفر السعادت میں کہا ہے کہ احادیث کا ظاہر یہ ہے کہ چھینکنے والے کا جواب ہر ایک پر فرض ہے اور ایک کا جواب دینا دوسروں کی طرف سے کفایت نہیں کرتا اور یہی قول ہے ایک جماعت کا اکابر علماء سے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک جواب دینا چھینکنے والے کا کفایہ سنت ہے مگر ہر ایک کو جواب دینا بہتر ہے اور امام مالک رحمہ اللہ کے مذہب میں اختلاف ہے جواب اور سنت کفایہ اسی صورت میں ہے کہ جب چھینکنے والا الحمد للہ کہے اور حاضرین سنیں اور جو حمد نہ کہے تو وہ جواب کا مستحق نہیں ہوتا اور اگر آہستہ کہے کہ کوئی نہ سنے تو بھی جواب لازم نہیں ہوتا اور شرح السنہ میں ہے کہ اسے چاہیے کہ وہ بلند آواز سے الحمد للہ کہے تاکہ مجلس والے سنیں اور وہ جواب کا مستحق ہو۔

٤٧٣٥ - (٤) وَعَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتُوْهُ وَاِنْ لَّمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَا تُشَمِّتُوْهُ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم ٥٤۔ ٢٩٩٢) واحمد فی المسند ٤/ ٤١٢)

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس وقت تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو وہ اللہ تعالیٰ کی حمد کرے (الحمد للہ کہے) تو تم اس کو جواب دو اور اگر وہ اللہ تعالیٰ کی حمد نہ کرے تو اسے جواب نہ دو۔ (مسلم)

٤٧٣٦ - (٥) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَهٗ فَقَالَ لَهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ ثُمَّ عَطَسَ اُخْرٰى فَقَالَ الرَّجُلُ مَزْكُوْمٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِىْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِىِّ اَنَّهٗ قَالَ لَهٗ فِى الثَّالِثَةِ اَنَّهٗ مَزْكُوْمٌ۔ (مسلم الحدیث رقم (٥٥۔ ٢٩٩٣) وابوداؤد الحدیث رقم ٥٠٣٧ والترمزی الحدیث رقم ٢٧٤٣ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٧١٤ والدارمی الحدیث رقم ٢٦٦١ والموطا الحدیث رقم ٤ من کتاب الاستئذان واحمد فی المسند ٤/ ٤٦)

سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ کہ انہوں نے نبی ﷺ سے سنا جب ایک آدمی کو چھینک آئی، وہ آپ کے پاس تھا تو آپ نے یرحمک اللہ کہا' پھر دوسری مرتبہ اس کو چھینک آئی تو آپ نے فرمایا اس کو زکام ہے۔ (مسلم)
اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے اس کو تیسری بار میں ❶ فرمایا کہ یہ زکامی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور ابن ماجہ نے سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا چھینکنے والے کو تین مرتبہ جواب دو' اگر اس سے زیادہ چھینکے تو اس کو زکام ہے یعنی اب جواب دینا ضروری یا سنت موکدہ نہیں لیکن مستحب ہے۔

٤٧٣٧ - (٦) وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِىِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهٖ عَلٰى فَمِهٖ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس وقت تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اسے چاہیے کہ اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھے اس لیے کہ شیطان (اس

يَدْخُلُ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (٥٧۔ ٢٩٩٥) وابوداؤد الحديث رقم ٥٠٢٦ والترمذی الحديث رقم ٢٧٤٦ وابن ماجه الحديث رقم ٩٦٨ واحمد فی المسند ٣/ ٩٦)

کے منہ میں) داخل ہوتا ہے۔(مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (تیسری فصل)

٤٧٣٨ - (٧) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا عَطَسَ غَطّٰی وَجْهَهٗ بِيَدِهٖ اَوْثَوْبِهٖ وَغَضَّ بِهَا صَوْتَهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ) وَقَالَ التِّرْمَذِیُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔ (ابوداؤد الحديث رقم ٥٠٢٩ والترمذی الحديث رقم ٢٧٤٥ واحمد فی المسند ٢/ ٤٣٩)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت چھینکتے تو اپنے ہاتھ یا اپنے کپڑے سے اپنا چہرہ ڈھانپ لیتے اور چھینکتے وقت اپنی آواز پست ❶ کرتے۔ (ترمذی، ابوداؤد) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور پست کرتے یعنی گلا پھاڑ کر نہیں چھینکتے تھے اور منہ ڈھانپ لیتے تھے اس لئے کہ یہ بھی مجلس کا ادب ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کسی کے دماغ کا فضلہ کسی کے چھینک کے ساتھ نکل آئے اور وہ اس کے اپنے بدن پر یا ہم نشینوں کے بدن پر پڑے۔ چھینکنے کے وقت چہرہ بھی بدل جاتا ہے اس لئے چھینکنے کے وقت کپڑے سے اس کا ڈھانپنا ضروری ہے اور پست آواز سے چھینکنا ایک عمدہ ادب ہے کیونکہ بلند آواز سے کبھی لوگ چونک اٹھتے ہیں۔

٤٧٣٩ - (٨) وَعَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ وَلْيَقُلِ الَّذِیْ يَرُدُّ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَلْيَقُلْ هُوَيَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ۔ (رواه الترمذی و الدارمی) (ابوداؤد الحديث رقم ٥٠٣٣ والترمذی الحديث رقم ٢٧٤١ وابن ماجه الحديث رقم ٣٧١٥ والدارمی الحديث رقم ٢٦٥٩ واحمد فی المسند ٥/ ٤١٩)

سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو اسے چاہیے کہ وہ کہے ہر حال پر اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور جواب دینے والے کو یرحمک اللہ کہنا چاہیے اور چھینکنے والا کہے کہ ہدایت کرے تم کو اللہ تعالیٰ اور درست کرے دل تمہارے۔ (ترمذی، دارمی)

حکم الحدیث: یہ حدیث جید ہے۔

٤٧٤٠ - (٩) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ كَانَ الْيَهُوْدُ يَتَعَاطَسُوْنَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُوْنَ

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھے یہود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس امید پر بتکلف چھینکتے کہ آپ ان کے لیے یرحمک

اَنْ يَّقُوْلَ لَهُمْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَيَقُوْلُ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ۔ (رواه الترمذى و ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٥٠٣٨ والترمذى الحديث رقم ٢٧٣٩ واحمد فى المسند ٤/ ٤٠٠)

اللہ کہیں لیکن آپ فرماتے ہدایت کرے تم کو اللہ اور درست کرے احوال تمہارے۔ (ترمذی' ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

٤٧٤١- (١٠) وَعَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ كُنَّا مَعَ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ لَهُ سَالِمٌ وَعَلَيْكَ وَعَلٰى اُمِّكَ فَكَاَنَّ الرَّجُلَ وَجَدَ فِيْ نَفْسِهِ فَقَالَ اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَقُلْ اِلَّا مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ وَعَلٰى اُمِّكَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَلْيَقُلْ لَهُ مَنْ يَّرُدُّ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَلْيَقُلْ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِيْ وَلَكُمْ۔ (رواه الترمذى و ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٥٠٣١ والترمذى الحديث رقم ٢٧٤٠ واحمد فى المسند ٦/ ٧)

ہلال بن یساف رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ہم سیدنا سالم بن عبید رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے کہ لوگوں میں سے ایک شخص کو چھینک آئی، تو اس نے کہا السلام علیکم ❶ تو سیدنا سالم رضی اللہ عنہ نے اسے کہا کہ تجھ پر اور تیری ماں پر سلام ہو تو گویا وہ شخص اپنے جی میں خفا ہوا ❷ تو سیدنا سالم رضی اللہ عنہ نے کہا خبردار ہو میں نے نہیں کہا مگر وہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جبکہ آپ کے نزدیک ایک آدمی کو چھینک آئی تھی تو اس نے کہا تھا السلام علیکم تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا تجھ پر اور تیری ماں پر (آپ نے فرمایا) جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو اسے چاہیے کہ وہ کہے الحمد لله رب العالمين اور اس کے جواب دینے والے کو چاہیے کہ کہے وہ یرحمک اللہ اور کہ چھینکنے والے کو یغفر اللہ لی ولکم کہنا چاہیے۔ (ترمذی' ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی یہ سلام بے محل ہے۔ ❷ یعنی تیری ماں پر کے الفاظ کہنے سے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب چھینکنے والا الحمد للہ کے سوا کوئی اور لفظ کہے تو وہ جواب کا مستحق نہیں ہوتا لیکن چونکہ اس نے سلام کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب دیا اور جواب میں لفظ و علی امك فرما کر دو طرف اشارہ فرمایا ایک تو یہ کہ تیرا یہ سلام بے محل اور بے موقعہ ہے جیسے کوئی شخص تجھ پر سلام کہنا چاہے اور کہے سلام ہے تیری ماں پر دوسرا اس کو خبردار کیا کہ تیرا چھینکنے کے وقت السلام علیکم کہنا ان لوگوں کی عادات میں سے ہے جن کی مردوں نے تربیت نہ کی ہو اور وہ عورتوں کا تربیت یافتہ ہو۔ (مرقات ولمعات)

٤٧٤٢- (١١) وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَمِّتِ الْعَاطِسَ ثَلَاثًا فَمَا زَادَ فَاِنْ شِئْتَ فَشَمِّتْهُ وَاِنْ شِئْتَ فَلَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ (ابوداؤد الحديث رقم

سیدنا عبید بن رفاعہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا چھینکنے والے کو تین مرتبہ جواب دو (یعنی تین مرتبہ تک چھینکنے والے کو) اور اگر اس سے زیادہ چھینکیں آئیں تو چاہو تو جواب دو اور اگر چاہو تو نہ جواب دو۔ (ابوداؤد'

٥٠٣٦ والترمذی الحدیث رقم ٢٧٤٤)

ترمذی) اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

٤٧٤٣ - (١٢) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ شَمِّتْ اَخَاكَ ثَلٰثًا فَاِنْ زَادَ فَهُوَ زُكَامٌ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) وَقَالَ لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا اَنَّهٗ رَفَعَ الْحَدِیْثَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ (ابوداؤد الحدیث رقم ٥٠٣٥)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ اپنے بھائی کو تین مرتبہ جواب دو، اور اگر زیادہ چھینکے تو وہ زکامی ہے۔ (ابوداؤد) اور کہا میں نہیں جانتا سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مگر یہ کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک حدیث پہنچائی۔ ❶

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی یہ حدیث مرفوع ہے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر موقوف نہیں ہے اور ظاہر یہ ہے کہ اس قول کا قائل ابوداؤد ہے لیکن حقیقت میں ابوداؤد اس کا قائل نہیں ہے بلکہ قائل کا فاعل وہ شخص ہے جس نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور وہ سعید مقبری ہے جیسے ابوداؤد سے سمجھا جاتا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٤٧٤٤ - (١٣) عَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَجُلًا عَطَسَ اِلٰی جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاَنَا اَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ وَلَیْسَ هٰكَذَا عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَقُوْلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔ (الترمذی الحدیث رقم ٢٧٣٨)

نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں (بیٹھے ہوئے) ایک شخص کو چھینک آئی تو چھینکنے والے نے کہا الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں بھی کہتا ہوں الحمد للہ و السلام علی رسول اللہ لیکن اس طرح ❶ نہیں ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا یہ کہ حمد ہے اللہ تعالیٰ کے لیے اور ہر حال میں ہے۔ (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ لیکن نہیں اس طرح یعنی ادب مامور اس طرح نہیں کہ چھینکتے وقت حمد کے ساتھ سلام ملا دیں بلکہ ادب یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے امر کی متابعت کی جائے۔

بَابُ الضِّحْكِ

ہنسنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٤٧٤٥ - (١) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا حَتّٰی اَرٰی

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب ہنستے ہوئے نہیں دیکھا ❶ یہاں تک کہ میں

مِنْهُ لَهَوَاتِهِ اِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ۔ (رواه البخاری)

(البخاری الحدیث رقم ۶۰۹۲ ومسلم فی ۲/ ۶۱۶)

آپ کے حلق کا کوا دیکھوں آپ صرف مسکراتے تھے۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ اس میں ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی روایت کی نفی کی ہے' ورنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہنسا اوقات ثابت ہے جس میں آپ کی کچلیاں کھل جائیں۔

۴۷۴۶- (۲) وَعَنْ جَرِيْرٍ قَالَ مَا حَجَبَنِى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِىْ اِلَّا تَبَسَّمَ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۶۰۸۹ ومسلم واحمد فی المسند ۴/ ۳۵۹)

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی منع نہیں کیا ❶ جب سے کہ میں مسلمان ہوا اور نہیں دیکھا آپ نے مجھے مگر یہ کہ مسکراتے۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی کچھ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے طلب کیا مجھے دیا یا یہ معنی کہ مجھے اپنے پاس آنے سے نہیں روکا جب میں چاہتا آپ کے پاس چلا جاتا اگرچہ مجلس خاص ہوتی بشرطیکہ مجلس مردوں کی ہوتی۔

۴۷۴۷- (۳) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُوْمُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِىْ يُصَلِّىْ فِيْهِ الصُّبْحَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ وَكَانُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ فَيَاْخُذُوْنَ فِىْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُوْنَ وَيَتَبَسَّمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِىْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِىِّ يَتَنَاشَدُوْنَ الشِّعْرَ۔ (مسلم الحدیث رقم ۲۳۲۲ والترمذی الحدیث رقم ۲۸۵۰)

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھنے کے بعد اپنے مصلے سے نہیں اٹھتے تھے ❶ یہاں تک کہ سورج طلوع ہوتا اور جب سورج طلوع ہوتا تو اٹھتے اور صحابہ رضی اللہ عنہم جاہلیت کے دور میں باتوں میں مشغول ہوتے اور ہنستے بھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکراتے۔ (مسلم) اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم شعر پڑھتے تھے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عادات کفر کو بیان کر کے ان پر ہنسا جائز ہے اور حدیث ترمذی میں ان اشعار کا پڑھنا مراد ہے جن میں توحید اور اتباع سنت اور ترغیب اور ترہیب کے مضمون ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِىْ (دوسری فصل)

۴۷۴۸- (۴) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رواه الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ۳۶۴۱ واحمد فی المسند ۴۱/ ۳۶)

سیدنا عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مسکرانے والا کسی کو نہیں دیکھا۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٤٧٤٩ - (٥) وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ هَلْ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُوْنَ قَالَ نَعَمْ وَالْإِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِهِمْ اَعْظَمُ مِنَ الْجَبَلِ وَقَالَ بِلَالُ بْنُ سَعْدٍ اَدْرَكْتُهُمْ يَشْتَدُّوْنَ بَيْنَ الْاَغْرَاضِ وَيَضْحَكُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَاِذَا كَانَ اللَّيْلُ كَانُوْا رُهْبَانًا۔ (رواه فی شرح السنة) (البغوی فی شرح السنة الحديث رقم ٣٣٥١)

سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم ہنستے تھے، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں اور حالانکہ ان کے دلوں میں بھی پہاڑ سے بہت بڑا ایمان تھا اور بلال بن سعد تابعی نے کہا کہ میں نے صحابہ کو پایا کہ وہ تیروں کے نشانوں کے درمیان ❶ دوڑتے اور ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنستے، پھر جب رات ہوتی تو وہ اللہ تعالیٰ سے بہت ڈرنے والے ہوتے (یعنی رہبان بن جاتے) اس کو بغوی نے شرح السنہ میں روایت کیا ہے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث بغیر سند کے بیان ہوئی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی تیراندازی کے وقت اور غرض سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی یہ ہے کہ اہل غفلت کی طرح نہیں ہنستے تھے کہ آداب شرع چھوڑ دیں اور ایسا ہنسیں کہ جو دل کو مار ڈالے اور نور ایمان میں اس سے خلل آئے بلکہ اس حال میں بھی آداب شرع نہیں چھوڑتے تھے اور کامل ایمان رکھتے تھے اور بہت ڈرنے والے یعنی مارے خوف الٰہی کے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے روتے اور دنیا کا آرام چھوڑ دیتے۔

بَابُ الْاَسَامِيْ

ناموں (اسماء) کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٤٧٥٠ - (١) عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوْقِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا دَعَوْتُ هٰذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوْا بِاِسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٢١٢٠ ومسلم الحديث رقم ٢١٣١، ابوداؤد الحديث رقم ٤٩٦٥، الترمذی الحديث رقم ٢٨٤١، ابن ماجه الحديث رقم ٣٧٣٥، الدارمی

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں تھے تو ایک آدمی نے کہا اے ابا القاسم! اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف پلٹ کر دیکھا تو اس نے کہا میں نے تو اس آدمی کو آواز دی تھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میرے نام کو تو رکھ لو لیکن میری کنیت نہ رکھنا۔ (بخاری، مسلم)

الحديث رقم ۲۳۹۳ واحمد فی المسند ۳/ ۱۷۰)

۴۷۵۱ - (۲) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمُّوْا بِاِسْمِیْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْیَتِیْ فَاِنِّیْ اِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَیْنَكُمْ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۳۱۱۴ ومسلم الحدیث رقم ۳۔ ۲۱۳۳ والترمذی الحدیث رقم ۲۸۴۲ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۷۳۶ واحمد فی المسند ۳/ ۳۶۹)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میرے نام کے ساتھ نام رکھو ❶ اور تم میری کنیت اپنے نام کے ساتھ نہ رکھو، اس لیے کہ میں سوا اس کے نہیں کہ میں تقسیم کرنے والا بنایا گیا ہوں، میں تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ کنیت اس کو کہتے ہیں جس پر ”اب“ کی لفظ ہو جیسے ابوالقاسم اور ابوالحسن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی اولاد کا نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) رکھو مگر ابا القاسم کنیت اور نام نہ رکھو لہٰذا آپ کا نام رکھنا تو درست ہے لیکن کسی کو ابو القاسم کہنا بہتر نہیں، اس کا مفصل بیان سفر السعادت میں موجود ہے۔

۴۷۵۲ - (۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَآءِ كُمْ اِلَی اللّٰهِ عَبْدُاللّٰهِ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (۱۲۔ ۲۱۳۲) وابوداؤد الحدیث رقم ۴۹۴۹ والترمذی الحدیث رقم ۲۸۳۳ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۷۲۸ والدارمی الحدیث رقم ۲۱۹۵ واحمد فی المسند ۴/ ۳۴۵)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسندیدہ ❶ نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔“ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یہ نام مقبول اسی لیے ہوئے کہ ان میں اپنی بندگی اور اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اقرار ہے اور عبدالنبی، بندہ علی اور مدار بخش نام رکھنا ہرگز درست نہیں اللہ تعالیٰ کی بندگی چھوڑ کر بندوں کا بندہ بننا ایماندار کو زیب نہیں دیتا کیونکہ ایسے نام رکھنا شرک کہلاتا ہے۔

۴۷۵۳ - (۴) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاتُسَمِّیَنَّ غُلَامَكَ یَسَارًا وَّلَا رَبَاحًا وَلَا نَجِیْحًا وَلَا اَفْلَحَ فَاِنَّكَ تَقُوْلُ اَثَمَّ هُوَ فَلَا یَكُوْنُ فَیَقُوْلُ لَا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنے غلام کا نام یسار، رباح، نجیح اور افلح نہ رکھو اس لیے کہ تحقیق تو پوچھے گا کسی سے کیا وہ اس جگہ ہے تو وہ کہے گا نہیں۔“ (مسلم)

وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهُ قَالَ لَا تُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَاحًا وَلَا یَسَارًا وَلَا اَفْلَحَ وَلَا نَافِعًا۔ (مسلم الحدیث رقم ۱۰-۲۱۳۶ وابوداؤد الحدیث رقم ۴۹۵۸ والترمذی الحدیث رقم ۲۸۳۶ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۷۳۰ والدارمی

مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا اپنے غلام کا نام رباح، یسار، افلح اور نافع نہ رکھو۔ ❶

الحدیث رقم ۲۶۹۶ واحمد فی المسند ۵/ ۷)

فوائد الحدیث: ❶ لوگوں کا دستور یہ ہے کہ وہ یہ نام غلاموں کی مبارکی کے لیے بہت رکھتے ہیں جیسے نفع اور آسان اور مطلب اور نجات اور اسی طرح مبارک اور وفادار اور حالانکہ کبھی اس کا مطلب الٹا ہو جاتا ہے تو اس کو بد فالی جان کر غمگین ہوتے ہیں جیسا کہ نجات یا مبارک ہے کسی نے جواب میں کہا نہیں یعنی نجات اور مبارک نہیں تو مطلب الٹا ہوا' اس لیے آپ ﷺ نے منع کیا یعنی ایسے نام رکھنا کہ جس میں رنج ہو اور بعض کہتے ہیں کہ یہ حکم ابتدائی اسلام میں تھا جب اعتقاد ٹھیک ہوا اور لوگ تقدیر کو سمجھے تو ایسے نام رکھنا درست ہو گیا اور اگلی حدیث میں اس کا صاف بیان ہے۔

۴۷۵۴ - (۵) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْهٰى عَنْ اَنْ يُّسَمّٰى بِيَعْلٰى وَبِبَرَكَةَ وَبِاَفْلَحَ وَبِيَسَارٍ وَبِنَافِعٍ وَبِنَحْوِ ذٰلِكَ ثُمَّ رَاَيْتُهُ سَكَتَ بَعْدُ عَنْهَا ثُمَّ قُبِضَ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ ذٰلِكَ۔ (رواه مسلم)

(مسلم الحدیث رقم (۱۳۔ ۲۱۳۸) وابوداؤد الحدیث رقم ۴۹۶۰ والترمذی الحدیث رقم ۲۸۳۶ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۷۲۹)

سیدنا جابر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے یعلی برکت افلح، یسار، نافع اور اس طرح کے نام رکھنے سے منع کرنے کا ارادہ فرمایا، پھر میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ اس کے بعد ان ناموں کے منع کرنے سے آپ خاموش رہے پھر آپ ﷺ قبض کیے گئے اور اس سے نہیں منع کیا۔ (مسلم)

۴۷۵۵ - (۶) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْنَى الْاَسْمَآءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ يُّسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) (وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ) قَالَ اَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَخْبَثُهُ رَجُلٌ كَانَ يُسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ لَا مَلِكَ اِلَّا اللّٰهُ۔ (البخاری الحدیث رقم ۶۲۰۶ ومسلم الحدیث رقم ۲۰۔ ۲۱۴۳ وابوداؤد الحدیث رقم ۴۹۶۱ والترمذی الحدیث رقم ۲۸۳۷ واحمد فی المسند ۲/ ۳۱۵)

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہ بدترین ناموں میں سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ شخص ہے جس کا نام شہنشاہ رکھا ❶ جائے۔ (بخاری) اور مسلم میں ہے کہ آپ نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین اور ناپسندیدہ شخص وہ ہوگا جس کا نام بادشاہوں کا بادشاہ رکھا جائے (اور بادشاہوں کا) اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی بادشاہ نہیں۔

فوائد الحدیث: ❶ سب بادشاہوں کا بادشاہ اللہ تعالیٰ ہے' بچارے محتاج کو کیا مناسب ہے کہ شہنشاہ کہلائے یہ اللہ عزوجل کی صفت ہے وہی شہنشاہ ہے' باقی سب محکوم اور بندے ہیں۔

۴۷۵۶ - (۷) وَعَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَتْ سُمِّيْتُ بَرَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمُ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ سَمُّوْهَا

سیدہ زینب بنت ابو سلمہ ؓ سے روایت ہے کہ کہا میرا نام برہ رکھا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے نفسوں کو نہ پاک کیا کرو اللہ تعالیٰ تم میں سے نیکی کرنے والوں کو خوب جانتا

زَيْنَبَ۔(رواہ مسلم) (البخاری الحدیث رقم ۶۱۹۲ ومسلم الحدیث رقم (۱۹۔ ۲۱۴۲) وابوداؤد الحدیث رقم ۴۹۵۳ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۷۳۲ والدارمی فی ۲/ ۳۸۱)

ہے، اس کا نام زینب رکھو۔ ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اسی طرح آپ ﷺ نے بہت سے نام بدلے جن میں اپنی پاکی یا شرک تھا (آج کل بھی بعض لوگ اپنے لڑکیوں کے ازکی، اتقی، افقی اور افرح وغیرہ نام رکھنے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے میں لگے ہوئے ہیں) جیسے عبدشمس اور باب کی حدیثوں میں اس امر کا صاف بیان ہے۔

۴۷۵۷ - (۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ جُوَيْرِيَةُ اِسْمُهَا بَرَّةُ فَحَوَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْمَهَا جُوَيْرِيَةَ وَكَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُّقَالَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ۔(رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم ۱۶-۲۱۴۰ واحمد فی المسند ۱/ ۳۱۶)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدہ جویریہ ❶ رضی اللہ عنہا کا نام برہ تھا تو رسول اللہ ﷺ نے نام ان کے کو جویریہ سے بدل دیا اور آپ ﷺ ❷ اس بات کو یہ کہ کہا جائے نکلے برہ کے پاس اس کو ناپسند کرتے تھے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یہ آپ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سے ہیں۔ ❷ آپ ﷺ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کیونکہ برہ کے معنی نیک اور صالح اور نیک کے پاس سے نکل جانا گویا نیکی کا چھوڑنا ہے۔

۴۷۵۸ - (۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ بِنْتًا كَانَتْ لِعُمَرَ يُقَالُ لَهَا عَاصِيَةُ فَسَمَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيْلَةَ۔(رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم (۱۵۔ ۲۱۳۹) وابوداؤد الحدیث رقم ۴۹۵۲ والترمذی الحدیث رقم ۲۸۳۸ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۷۳۳ والدارمی الحدیث رقم ۲۶۹۷)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی ایک بیٹی کا نام عاصیہ ❶ تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اس نام کو جمیلہ سے بدل دیا۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ عاصیہ کا معنی گناہگار عورت ہے اور جمیلہ کا نام خوبصورت عورت ہے تو اس لیے نبی ﷺ نے ان کا نام بدل دیا۔

۴۷۵۹ - (۱۰) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اُتِيَ بِالْمُنْذِرِ بْنِ اَبِىْ اُسَيْدٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ وُلِدَ فَوَضَعَهُ عَلٰى فَخِذِهٖ فَقَالَ مَا اِسْمُهُ قَالَ فُلَانٌ قَالَ لَا وَلٰكِنْ اِسْمُهُ الْمُنْذِرُ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۶۱۹۱ ومسلم الحدیث رقم (۲۹۔ ۲۱۴۹)

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ منذر بن ابی اسید نبی ﷺ کے پاس لایا گیا جس وقت پیدا ہوا تو آپ ﷺ نے اس کو اپنی ران مبارک پر لٹایا اور فرمایا کیا ہے نام اس کا؟ لانے والے نے کہا فلاں، آپ نے فرمایا نہیں لیکن اس کا نام منذر ہے۔ (بخاری، مسلم)

٤٧٦٠ - (١١) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ عَبْدِیْ وَاَمَتِیْ كُلُّكُمْ عَبِيْدُ اللّٰهِ وَكُلُّ نِسَآءِ كُمْ اِمَآءُ اللّٰهِ وَلٰكِنْ لِّيَقُلْ غُلَامِیْ وَجَارِيَتِیْ وَفَتَایَ وَفَتَاتِیْ وَلَا يَقُلِ الْعَبْدُ رَبِّیْ وَلٰكِنْ لِّيَقُلْ سَيِّدِیْ (وَفِیْ رِوَايَةٍ) لِيَقُلْ سَيِّدِیْ وَمَوْلَایَ (وَفِیْ رِوَايَةٍ) لَا يَقُلِ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهٖ مَوْلَایَ فَاِنَّ مَوْلٰكُمُ اللّٰهُ۔ (رواه مسلم) (البخاری الحديث رقم ٢٥٥٢ ومسلم الحديث رقم (١٥۔ ٢٢٤٩) وابوداؤد الحديث رقم ٤٩٧٥ واحمد فی المسند ٢/ ٤٩٦)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی کسی کو میرا بندہ ❶ اور میری لونڈی نہ کہے، تمہارے تمام مرد اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اور تمام عورتیں تمہاری اللہ تعالیٰ کی لونڈیاں ہیں لیکن چاہیے کہ کہے میرا غلام اور میری لڑکی' میرا خادم اور میری خادمہ اور نہ ہی غلام ❷ اپنے مالک کو میرا رب کہے لیکن چاہیے کہ کہے میرا سردار۔ اور ایک روایت میں ہے کہ چاہیے کہ کہے میرا سید اور میرا مولیٰ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ غلام اپنے مالک کو میرا مولا ❸ نہ کہے اس لیے کہ تمہارا مولا اللہ تعالیٰ ہے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی سچی بندگی کے لائق اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی نہیں اس لیے منع فرمایا کہ اس میں شرک کی بو نکلتی ہے اور تاکہ غلاموں کے مالک غرور اور گھمنڈ سے بچیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبدالنبی اور بندۂ علی اور بندۂ حسن وغیرہ جیسے نام رکھنا درست نہیں۔ ❷ یہ ممانعت تنزیہی ہے اور منع اس لئے کیا کہ اس سے بھی شرک کی بو نکلتی ہے۔ ❸ علامہ نووی رحمہ اللہ نے کہا یہ عبارت دوسری روایات میں نہیں ہے اور اس کا حذف ہی زیادہ صحیح ہے کیونکہ مولیٰ کا اطلاق اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسروں پر آیا ہے۔

٤٧٦١ - (١٢) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْلُوا الْكَرْمَ فَاِنَّ الْكَرْمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔ (البخاری الحديث رقم ٦١٨٣ ومسلم الحديث رقم ٢٧٠٠ واحمد فی المسند ٢/ ٣١٦)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(انگور کو) کرم نہ کہو ❶ اس لیے کہ کرم دل مومن کا ہے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی انگور کو کرم کے معنی سخاوت میں عرب کے لوگ انگور کو کرم کہتے تھے اس لیے کہ اس کی بنی ہوئی شراب کے پینے سے دماغ میں خرابی پیدا ہوتی ہے' سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کہ جو حرام اور ناپاک چیز ہو تو اس کو عمدہ لفظ ''کرم' لائق نہیں' بلکہ کرم مناسب ہے ایماندار کے دل کو کہنا جس میں نور ایمان اور سخاوت رہے' پھر فرمایا کہ انگور کے باغوں کو عنب کہا کرو معلوم ہوا کہ بری چیز کا اچھا نام نہ رکھے۔

٤٧٦٢ - (١٣) وَفِیْ رِوَايَةٍ لَّهٗ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ لَا تَقُوْلُوا الْكَرْمَ وَلٰكِنْ قُوْلُوا الْعِنَبُ وَالْحَبَلَةُ۔ (مسلم الحديث رقم (١٢۔ ٢٢٤٨)

مسلم کی ایک روایت میں سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تم کرم نہ کہو بلکہ عنب ❶ اور حبلہ کہو۔

فوائد الحدیث: ❶ عنب اور حبلہ' عنب کہتے ہیں انگور کو اور حبلہ کہتے ہیں درخت انگور کی بیل کو لیکن کبھی انگور کو بھی حبلہ کہتے ہیں۔

٤٧٦٣ - (١٤) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُسَمُّوْا عِنَبَ الْکَرَمَ وَلَا تَقُوْلُوْا یَاخَیْبَۃَ الدَّھْرِ فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَالدَّھْرُ۔ (رواہ البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٦١٨٢ ومسلم الحدیث رقم ٤۔ ٢٢٤٦ واحمد ومسلم فی ٤/ ١٧٦٣ الحدیث رقم (٤۔ ٢٢٤٦) واحمد فی المسند ٢٥٩)

فرمایا: ''انگور کا نام کرم نہ رکھو اور نہ کہو اے ناامیدی زمانہ کی' اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ کا پھیرنے والا ہے۔'' (بخاری)

٤٧٦٤۔ (١٥) وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَسُبُّ اَحَدُکُمُ الدَّھْرَ فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الدَّھْرُ۔ (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم (٦۔ ٢٢٤٧) وابوداؤد الحدیث رقم ٥٢٧٤ واحمد فی المسند ٢/ ٢٧٢)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی زمانہ کو برا نہ کہے ❶ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ کا پھیرنے والا ہے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ نہ برا کہے' فلک اور زمانہ کو برا کہنے سے اس لیے منع کیا کہ زمانہ اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہے' اس کا پھیرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے تو جس نے زمانہ کو برا کہا تو گویا کہ اس نے اللہ تعالیٰ سے بے ادبی کی' اس کی تقدیر کو بد کہا اور اگر زمانہ کو محمود فنا جان کر برا کہتا ہے تو صاف کافر اور منکر ہوا' معلوم ہوا کہ زمانہ اور فلک کو برا کہنا جیسے کہ شاعروں کی عادت ہے' شرع میں یہ ہرگز درست نہیں۔

٤٧٦٥۔ (١٦) وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ خَبُثَتْ نَفْسِیْ وَلٰکِنْ لِّیَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِیْ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) وَ ذُکِرَ حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یُؤْذِیْنِی ابْنُ اٰدَمَ فِیْ بَابِ الْاِیْمَانِ۔ (البخاری الحدیث رقم ٦١٧٩ ومسلم الحدیث رقم ٢٠۔ ٢٢٤٦) وابوداؤد الحدیث رقم ٤٩٧٨ واحمد فی المسند ٦/ ٢٨١)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی تم میں سے یہ نہ کہے کہ میرا نفس پلید ❶ ہوا' لیکن اسے چاہیے کہ وہ کہے میرا نفس ست ہوا۔'' (بخاری' مسلم)

اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کہ جس کے الفاظ ہیں یوذینی ابن آدم باب الایمان میں ذکر کی گئی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ خبیث اور پلید کافر کا لقب ہے اس لیے مسلمان اپنے لیے ایسے الفاظ استعمال نہ کرے۔ ست اور کاہل کہنے میں مضائقہ نہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ برے قول کو اچھے قول سے بدل ڈالتے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

٤٧٦٦۔ (١٧) عَنْ شُرَیْحِ بْنِ ھَانِیٍٔ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ لَمَّا وَفَدَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَ قَوْمِہٖ سَمِعَھُمْ یُکَنُّوْنَہٗ بِاَبِی الْحَکَمِ فَدَعَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْحَکَمُ وَاِلَیْہِ

سیدنا شریح بن ہانی رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی قوم کے ساتھ آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی قوم سے سنا کہ اس کی قوم کے لوگ اس کو ابوالحکم کی کنیت سے پکارتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا اور

الْحُكْمُ فَلِمَ تُكَنّٰى اَبَا الْحَكَمِ قَالَ اِنَّ قَوْمِيْ اِذَا اخْتَلَفُوْا فِيْ شَيْءٍ اَتَوْنِيْ فَحَكَمْتُ بَيْنَهُمْ فَرَضِيَ كِلَا الْفَرِيْقَيْنِ بِحُكْمِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَحْسَنَ هٰذَا فَمَالَكَ مِنَ الْوَلَدِ قَالَ لِيْ شُرَيْحٌ وَمُسْلِمٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ قَالَ فَمَنْ اَكْبَرُهُمْ قَالَ قُلْتُ شُرَيْحٌ قَالَ فَاَنْتَ اَبُوْ شُرَيْحٍ۔(رواه ابوداؤد و النسائی) (ابوداؤد الحديث رقم ٤٩٥٥ والنسائی الحديث رقم ٥٣٨٧)

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ❶ ہی ہے حکم اور اسی کی طرف حکم ہے تو نے ابوالحکم کنیت کیوں رکھی ہے؟ ہانی نے کہا کہ جس وقت میری قوم کے لوگ کسی چیز میں اختلاف کرتے ہیں تو وہ اپنا فیصلہ میرے پاس لاتے ہیں' میں ان میں ایسا فیصلہ کرتا ہوں جس سے دونوں فریق راضی ہو جاتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ تو اچھی بات ہے ❷ آپ نے فرمایا تیرے کتنے بیٹے ہیں' کہا شریح' مسلم اور عبداللہ ہیں آپ نے فرمایا ان میں سے بڑا کون ہے؟ میں نے کہا شریح بڑا ہے' تو آپ نے فرمایا تو ابوشریح ہے۔(ابوداؤد' نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ابتداء اور انتہا حکم کے اسی کی طرف ہے اس کے حکم کو کوئی رد نہیں کر سکتا اور اس کا کوئی حکم حکمت سے خالی نہیں ہے حکم تو یہ صفت خاص ذات باری تعالیٰ ہی کے لئے سزاوار ہے' نہ کہ اس کے غیر کے لئے اور کو ابوالحکم کہنا اس کی صفت میں شرک کرنے کا شبہ پیدا کرتا ہے اگر چہ اللہ تعالیٰ پر اطلاق نہیں کیا جاتا۔ ابوالحکم کا یہ سبب وہم دلانے ولد اور ولدیت کے۔
❷ یہ کام یعنی حکم کرنا درمیان لوگوں کے۔

٤٧٦٧ - (١٨) وَعَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ لَقِيْتُ عُمَرَ فَقَالَ مَنْ اَنْتَ قُلْتُ مَسْرُوْقُ بْنُ الْاَجْدَعِ قَالَ عُمَرُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْاَجْدَعُ شَيْطَانٌ۔(رواه ابوداؤد و ابن ماجة) (ابوداؤد الحديث رقم ٤٩٥٧ وابن ماجه الحديث رقم ٣٧٣١ واحمد فی المسند ١/ ٣١)

مسروق رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی انہوں نے فرمایا تو کون ہے؟ میں نے کہا کہ میں اجدع کا بیٹا مسروق ہوں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے ❶ تھے کہ اجدع ایک شیطان کا نام ہے(ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اجدع ایک شیطان کا نام ہے اور اس کے معنی ہیں کٹا ہوا' یہ مسروق رحمہ اللہ کبار تابعین میں سے ہیں اور بڑے علماء میں سے ہیں ان کو لوگ بچپن میں اٹھا کر لے گئے تھے اس وجہ سے ان کا مسروق نام ہو گیا یعنی چرایا ہوا۔

٤٧٦٨ - (١٩) وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِاَسْمَائِكُمْ وَاَسْمَاءِ اٰبَائِكُمْ فَاَحْسِنُوْا اَسْمَائَكُمْ۔ (رواه احمد و ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٤٩٤٨ والدارمی

سیدنا ابدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم قیامت کے دن اپنے ناموں اور اپنے باپوں کے ناموں ❶ سے پکارے جاؤ گے تو اپنے نام اچھے رکھو۔'' (احمد' ابوداؤد)

الحدیث رقم ٢٦٩٤ واحمد فی المسند ٥/ ١٩٤)

فوائد الحدیث: ❶ اور بعض روایات میں آیا ہے کہ ماؤں کے ناموں سے پکارے جائیں گے' اس کی حکمت یہ ہے کہ زنا سے پیدا ہونے والی اولاد شرمندہ نہ ہو اور عیسیٰ علیہ السلام کے رعایت حلال کے لیے بھی کہ آپ بغیر باپ کے تھے' اور اگر یہ روایت صحیح ہو تو آباء کو تغلیب پر محمول کریں گے جیسے ابوین کہتے ہیں اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بعض کو ماں کی نسبت سے بلایا جائے اور بعض کو باپ کی نسبت سے' اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

٤٧٦٩ - (٢٠) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ یَّجْمَعَ اَحَدٌ بَیْنَ اِسْمِهٖ وَكُنْیَتِهٖ وَیُسَمِّیَ مُحَمَّدًا اَبَا الْقَاسِمِ۔(رواہ الترمذی)

(الترمذی الحدیث رقم ٢٨٤١ واحمد فی المسند ٢/ ٤٣٣)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کوئی آپ کے نام اور آپ کی کنیت جمع کر کے اپنا نام (ابوالقاسم محمد) نہ رکھے۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٤٧٧٠ - (٢١) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمَّیْتُمْ بِاسْمِیْ فَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْیَتِیْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ (وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ دَاوٗدَ) قَالَ مَنْ تَسَمّٰى بِاسْمِیْ فَلَا یَكْتَنِ بِكُنْیَتِیْ وَمَنْ تَكَنّٰى بِكُنْیَتِیْ فَلَا یَتَسَمَّ بِاسْمِیْ۔ (ابوداؤد الحدیث رقم ٤٩٦٦ والترمذی الحدیث رقم ٢٨٤٢ واحمد فی المسند ٣/ ٣٦٩)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میرے نام پر اپنا نام رکھو تو میری کنیت نہ رکھو۔ (ترمذی' ابن ماجہ) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص میرے نام پر اپنا نام رکھے تو وہ میری کنیت نہ رکھے اور جو شخص میری کنیت رکھے تو وہ میرا نام نہ رکھے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

٤٧٧١ - (٢٢) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ وَلَدْتُ غُلَامًا فَسَمَّیْتُهٗ مُحَمَّدًا وَكُنْیَتُهٗ اَبَا الْقَاسِمِ فَذُكِرَ لِیْ اَنَّكَ تَكْرَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا الَّذِیْ اَحَلَّ اِسْمِیْ وَحَرَّمَ كُنْیَتِیْ اَوْمَا الَّذِیْ حَرَّمَ كُنْیَتِیْ وَاَحَلَّ بِاسْمِیْ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ مُحْیِ السُّنَّةِ غَرِیْبٌ۔ (ابوداؤد الحدیث رقم ٤٩٦٨ والترمذی الحدیث رقم ٢٨٤٣)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے کہا اے اللہ کے رسول! میں نے ایک لڑکا جنا ہے تو میں نے اس کا نام محمد اور کنیت ابا القاسم رکھی' پھر میرے سامنے ذکر کیا گیا کہ آپ اس کو مکروہ رکھتے ہیں تو آپ نے فرمایا میرا نام رکھنا کس نے حلال کیا ہے اور میری کنیت کس نے حرام کی ہے یا آپ نے فرمایا کہ میری کنیت کو کس نے حرام کیا ❶ اور میرے نام کو کس نے حلال کیا۔ (ابوداؤد) اور محی السنہ نے کہا

کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث کی صحت میں گفتگو ہے اور یہ صحیحین کی گذشتہ حدیث کے جس میں آپ نے اپنا نام اور کنیت جمع کرنے سے منع کیا ہے مقابلہ نہیں کر سکتی اور اس مسئلہ میں علماء کے کئی اقوال ہیں امام شافعی رحمہ اللہ سے یہ منقول ہے کہ محمد یا احمد نام رکھنا درست ہے لیکن ابوالقاسم کنیت رکھنا کسی کو درست نہیں اگرچہ نام کچھ اور ہی ہو اور ظاہر احادیث گذشتہ سے یہی معلوم ہوتا ہے اور امام مالک رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ محمد یا احمد نام اور ابوالقاسم کنیت دونوں میں جمع کرنا جائز نہیں لیکن صرف نام رکھنا درست ہے اور امام مالک رحمہ اللہ سے یہ بھی منقول ہے کہ جمع بھی جائز ہے اور بعض سے منقول ہے کہ ابوالقاسم کنیت رکھنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں منع تھا اب جائز ہے۔ (لمعات)

٤٧٧٢ - (٢٣) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَأَيْتَ اِنْ وُلِدَلِيْ بَعْدَكَ وَلَدٌ اُسَمِّيْهِ بِاِسْمِكَ وَاُكَنِّيْهِ بِكُنِيَّتِكَ قَالَ نَعَمْ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٤٩٧٧ والترمذى الحديث رقم ٢٨٤٣ واحمد فى المسند ١/ ٩٥)

محمد بن حنفیہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! مجھے بتائیے کہ اگر آپ (کی وفات) کے بعد میرے ہاں لڑکا پیدا ہو تو میں اس کا نام آپ کے نام پر اور کنیت آپ کی کنیت پر رکھوں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ ❶ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ کی وفات کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اور کنیت جمع کرنا جائز ہے۔

٤٧٧٣ - (٢٤) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَنَّانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَقْلَةٍ كُنْتُ اَجْتَنِيْهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَانَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَفِي الْمَصَابِيْحِ صَحَّحَهُ۔ (الترمذى الحديث رقم ٣٨٣٠ واحمد فى المسند ٣/ ١٢٧)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری کنیت ❶ ایک ساگ کے ساتھ رکھی کہ میں اس کو اکھیڑتا تھا (ترمذی) اور ترمذی نے کہا کہ ہم اس حدیث کو اس کے علاوہ کی وجہ سے نہیں پہچانتے اور مصابیح میں اس کو صحیح کہا ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کنیت عرب میں ساگ کو حمزہ بھی کہتے ہیں تو سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوحمزہ تھی ابولقمہ نہیں تھی۔

٤٧٧٤ - (٢٥) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُغَيِّرُ الْاِسْمَ الْقَبِيْحَ۔ (رواه الترمذى) (الترمذى الحديث رقم ٢٨٣٩)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بگڑے ناموں کو (اچھے ناموں سے) بدل دیتے تھے۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث مرسل ہے لیکن حدیث صحیح ہے۔

٤٧٧٥ - (٢٦) وَعَنْ بَشِيْرِ بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَمِّهٖ اُسَامَةَ بْنِ اَخْدَرِيٍّ اَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهٗ اَصْرَمُ كَانَ فِي النَّفَرِ الَّذِيْنَ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بشیر بن میمون تابعی رحمہ اللہ اپنے چچا اسامہ بن اخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ ایک آدمی تھا کہ اس کو اصرم کہتے تھے وہ شخص جو اس جماعت میں تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی

فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اسْمُكَ قَالَ اَصْرَمُ قَالَ بَلْ اَنْتَ زُرْعَةُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

(ابو داؤد الحدیث رقم ٤٩٥٤)

تھی رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا تیرا کیا نام ہے؟ اس نے کہا اصرم ❶ آپ ﷺ نے فرمایا بلکہ تیرا نام زرعہ ہے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اصرم زراعت اور درخت کے کانٹے کو کہتے ہیں اس لیے آپ ﷺ نے اس نام کو نامناسب سمجھا اور اس کے بدل زرعہ رکھا جو بمعنی درخت گاڑنے کے ہے۔

٤٧٧٦ - (٢٧) وَقَالَ وَغَيَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْمَ الْعَاصِ وَعَزِيْزٍ وَعَتَلَةَ وشَيْطَانٍ وَالْحَكَمِ وَغُرَابٍ وَحُبَابٍ وَشِهَابٍ وَقَالَ تَرَكْتُ اَسَانِيْدَهَا لِلْاِخْتِصَارِ۔ (ابوداؤد الحدیث رقم ٤٩٥٦)

اور کہا کہ نبی ﷺ نے ❶ عاص، عزیز، ❷ عتلہ، ❸ شیطان، حکم، ❹ غراب، ❺ حباب ❻ اور شہاب ❼ کے ناموں کو تبدیل کیا۔ ابوداؤد نے کہا کہ میں نے اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے ان احادیث کی اسانید کو ذکر نہیں کیا۔

فوائد الحدیث: ❶ عاص کو جو کہ مخفف ہے عاصی کا اور یہ گناہگار ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ ❷ عزیز کو کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا نام ہے اور اس لئے کہ یہ نام عزت وغلبہ پر دلالت کرتا ہے اور ادب بندوں کا ذلت وخضوع ہے۔ ❸ عتلہ کو اس لئے کہ یہ شدت کے معنی میں ہے۔ ❹ اور حکم کو یعنی اس لئے کہ حکم مبالغہ حاکم کا ہے اور حاکم حقیقی اللہ تعالیٰ ہی ہے اور نہیں ہے حکم مگر اسی کا۔ ❺ غراب کو اس لئے کہ اس کے معنی دوری کے ہیں۔ ❻ حباب کو اس لئے کہ حباب شیطان کا نام ہے۔ ❼ اس لئے کہ آگ کے بھڑکتے شعلہ کو شہاب کہتے ہیں اور امام مالک رحمہ اللہ نے اپنی موطا میں یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ سے روایت کیا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے پوچھا تیرا نام کیا ہے وہ بولا جمرہ (انگارہ) انہوں نے پوچھا باپ کا نام؟ وہ بولا شہاب (شعلہ)، پوچھا کس قبیلہ سے؟ کہا حرقہ (جلن) سے، پوچھا کہاں رہتا ہے؟ کہا حرۃ النار میں پوچھا کونسی جگہ میں؟ کہا ذات لظی میں تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا جا اپنے لوگوں کو خبر دے وہ سب جل گئے۔ راوی نے کہا جب وہ شخص گیا تو دیکھا یہی حال تھا جو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا یعنی سب جل گئے تھے۔

٤٧٧٧ - (٢٨) وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ نِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ لِاَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ اَوْقَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ لِاَبِيْ مَسْعُوْدٍ مَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ زَعَمُوْا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِئْسَ مُطِيَّةُ الرَّجُلِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ) وَقَالَ اِنَّ اَبَا عَبْدِاللّٰهِ حُذَيْفَةُ۔ (البغوی فی شرح السنة الحدیث رقم ٣٣٩٢ واحمد فی المسند ٤/ ١١٩)

سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے ابوعبداللہ سے کہا، یا ابوعبداللہ نے ابومسعود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا تو نے رسول اللہ ﷺ کو زعموا کے متعلق فرماتے ہوئے سنا ہے، اس نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ❶ ہوئے سنا کہ بری سواری مرد کی ہے (ابوداؤد) اور کہا کہ تحقیق عبداللہ کنیت حذیفہ بن یمان کی ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بری سواری مرد کی ہے یعنی لفظ زعموا اس لئے کہ ایسی بات کا مدار زعم اور گمان پر ہوتا ہے نہ جزم اور یقین پر اور زعم وہ بات ہوتی ہے جس کے لئے کوئی ثبوت نہ ہو بلکہ نری حکایت ہو جو گمان کے طور پر زبان پر آ گئی اسی لئے مثل مشہور رہے زعموا مطیۃ الکذب۔

٤٧٧٨ - (٢٩) وَعَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا مَاشَآءَ اللّٰهُ وَ مَاشَآءَ فُلَانٌ وَلٰكِنْ قُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شَآءَ فُلَانٌ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ) (ابوداؤد الحديث رقم ٤٩٨٠ واحمد في المسند ٥/ ٣٨٤)

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ تم اس طرح نہ کہا کرو جو کچھ اللہ تعالیٰ چاہے اور جو فلاں چاہے لیکن تم کہو جو اللہ تعالیٰ چاہے پھر فلاں چاہے۔(احمد'ابوداؤد)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

٤٧٧٩ - (٣٠) وَفِيْ رِوَايَةٍ مُنْقَطِعًا قَالَ لَا تَقُوْلُوْا مَا شَآءَ اللّٰهُ وَشَآءَ مُحَمَّدٌ وَقُوْلُوْا مَا شَآءَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ۔ (رواه في شرح السنة) (البغوي في شرح السنة ١٢/ ٣٦١ والدارمي الحديث رقم ٢٦٩٩ واحمد في المسند ٤/ ٢٨٩)

ایک منقطع روایت میں آیا ہے کہ آپ نے فرمایا نہ کہو ❶ کہ جو اللہ تعالیٰ چاہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم چاہے بلکہ تم کہو کہ جو اللہ اکیلا چاہے۔اس کو بغوی نے شرح السنہ میں روایت کیا ہے۔

حکم الحدیث: یہ روایت سند کے بغیر بیان ہوئی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی سے اس طرح نہیں کہنا چاہیے کہ آپ جیسا چاہیں ویسا ہوگا یا ایسا کہنا کہ اللہ تعالیٰ کے کرنے سے ہوگا یا تمہارے کرنے سے ہوگا' یہ شرکیہ کلام ہے۔

٤٧٨٠ - (٣١) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا لِلْمُنَافِقِ سَيِّدٌ فَاِنَّهٗ اِنْ يَّكُ سَيِّدًا فَقَدْ اَسْخَطْتُمْ رَبَّكُمْ۔(رواه ابو داؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٤٩٧٧ واحمد في المسند ٥/ ٣٤٦)

انہی (سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا منافق کو سید نہ کہو ❶ اس لئے کہ اگر وہ سید ہے تو تم نے اپنے پروردگار کو ناخوش کیا۔(ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جو شخص نام کا مسلمان ہو اس کو کوئی سید (سردار) کہے تو اللہ تعالیٰ ناخوش ہوتا ہے' پھر جو لوگ کافروں کو اور نام کے جھوٹے فاسق مسلمانوں کو در ضیان لکھا کرتے ہیں پھر اس میں غریب پرور اور حاکم عادل و مصنف زبان اور فلک رتبہ اور سلیمان جاہ اور سکندر طالع اور سردار وغیرہ لکھا کرتے ہیں تو ایسے الفاظ اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٤٧٨١ - (٣٢) عَنْ عَبْدِالْحَمِيْدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ جَلَسْتُ اِلٰى سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَحَدَّثَنِيْ اَنَّ جَدَّهٗ حَزْنًا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ اِسْمِيْ حَزْنٌ قَالَ بَلْ اَنْتَ سَهْلٌ

عبدالحمید بن جبیر بن شیبہ سے روایت ہے کہ میں سعید بن میسب کے پاس بیٹھا تھا تو سعید نے میرے سامنے حدیث بیان کی کہ اس کا دادا حزن (رضی اللہ عنہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا کیا نام ہے؟ انہوں نے

قَالَ مَا اَنَا بِمُغَيِّرٍ اِسْمًا سَمَّانِيْهِ اَبِيْ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَمَا زَالَتْ فِيْنَا الْحُزُوْنَةُ بَعْدُ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٦١٩٣ وابوداؤد الحدیث رقم ٤٩٥٦ واحمد فی المسند ٥/ ٤٣٣)

کہا کہ میرا نام حزن ہے' آپ نے فرمایا بلکہ تیرا نام سہل ہے اس نے کہا میں اس نام کو نہیں بدلتا ❶ جو کہ میرے باپ نے میرا نام رکھا ہے سعید بن میتب نے کہا پھر اس کے بعد ہمارے خاندان میں ہمیشہ سختی ہی رہی۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ غالباً یہ قبول نہ کرنا ان کا ابتدا ہجرت میں ہوگا کہ جب اسلام کے لیے ہجرت کرنے آئے تھے اور ہنوز صحت اور صداقت ایمان اور تہذیب اخلاق کے ساتھ مشرف نہ ہوئے تھے۔

٤٧٨٢- (٣٣) وَعَنْ اَبِيْ وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِاَسْمَآءِ الْاَنْبِيَآءِ وَاَحَبُّ الْاَسْمَآءِ اِلَى اللّٰهِ عَبْدُاللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَاَصْدَقُهَا حَارِثٌ وَهَمَّامٌ وَاَقْبَحُهَا حَرْبٌ وَمُرَّةُ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٤٩٥٠ واحمد فی المسند ٤/ ٣٤٥)

ابو وہب جشمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انبیاء علیہم السلام کے ناموں پر اپنے نام رکھو اور اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ نام عبداللہ ❶ اور عبدالرحمٰن اور خوب سچے ❷ نام حارث اور ہمام ہیں اور بدترین ناموں میں حرب اور مرہ ہیں۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ عبداللہ اور عبدالرحمٰن۔ عبداللہ کے معنی بندہ اللہ کا اور عبدالرحمٰن بھی اس میں داخل ہے' عبدالقدوس' عبدالخالق' اللہ بخش' اللہ دیا' آلہ داد غرض جس نام میں اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت نکلے خصوصاً اللہ تعالیٰ کے ویسے نام کا ذکر ہو جو کہ اور کسی کو نہیں بولتے۔
❷ خوب سچے نام حارث اور ہمام ہیں' حارث کے معنی ہیں کسب کرنے والا اور ہمام مشتق ہے ہم سے بمعنی قصد و ارادہ کے اور کوئی آدمی کسب وہم سے خالی نہیں اس لیے یہ بہت سچے نام ہیں۔

بَابُ الْبَيَانِ وَالشِّعْرِ

باب ہے بیان (خطاب' وعظ) اور شعر کے بیان ❶ میں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٤٧٨٣- (١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٥٧٦٧ و ابوداؤد الحدیث رقم ٥٠١١ والترمذی الحدیث رقم ٢٠٢٨ والموطا الحدیث رقم ٧ واحمد فی المسند

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمی مشرق سے آئے تو انہوں نے خطبہ پڑھا' لوگوں نے ان کی خوش تقریری سے تعجب کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ❷ بعض بیان البتہ سحر ہوتا ہے۔ (بخاری)

(٢٦٣/٤)

فوائد الحدیث: ❶ بیان کہتے ہیں خوش تقریر کو اور شعر کہتے ہیں موزن کلام کو اور اس کی تاثیر دل میں زیادہ ہوتی ہے۔
❷ یعنی جیسے آدمی جادو سے لوٹ پوٹ ہو جاتا ہے ایسے ہی بعض آدمیوں کی تقریر ہوتی ہے۔ علماء حدیث نے کہا ہے اگر باطل میں خوش تقریری کرے تو حرام ہے اور حق بات میں پسند ہے۔

٤٧٨٤ - (٢) وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً۔ **(رواه البخاری)** (البخاری الحدیث رقم ٦١٤٥ وابوداؤد الحدیث رقم ٥٠١٠ والترمذی الحدیث رقم ٢٨٤٤ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٧٥٥ والدارمی الحدیث رقم ٢٧٠٤ واحمد فی المسند ٥/ ١٢٥)

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بعض ❶ شعر حکمت ہے۔“ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی تمام شعر برے نہیں ہوتے بلکہ بعض ان میں سے مفید بھی ہوتے ہیں۔

٤٧٨٥ - (٣) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَ لْمُتَنَطِّعُوْنَ قَالَهَا ثَلٰثًا۔ **(رواه مسلم)** (مسلم الحدیث رقم ٢٦٧٠)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہلاک ہوئے وہ لوگ کہ جو کلام میں مبالغہ ❶ کرتے ہیں' اس کلمہ کو آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔“ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی تکلف کرنا کلام کرنے میں اور مقید ہونا ساتھ عبارت آرائی کے بطریق ریا اور تصنع کے بہت برا ہے۔

٤٧٨٦ - (٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهُ بَاطِلٌ۔ **(متفق علیه)** (البخاری الحدیث رقم ٦١٤٧ ومسلم الحدیث رقم (٢ ـ ٢٢٥٦) والترمذی الحدیث رقم ٢٨٤٩ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٧٥٧)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بہت سچا کلمہ جو کہ شاعر سیدنا لبید رضی اللہ عنہ نے کہا ہے ❶ وہ یہ ہے کہ خبردار رہو ہر چیز اللہ تعالیٰ کے سوا فانی ہے۔“ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ لبید عرب کے مشہور شاعر تھے وہ مسلمان ہو گئے اور انہوں نے جب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی تو اس وقت سے شعر کہنا چھوڑ دیا اور کہتے تھے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے شعر سے بہتر مجھ کو قرآن عطا فرمایا ان کی کنیت ابو عقیل تھی وہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت میں فوت ہوئے اور اس شعر کا دوسرا حصہ یہ ہے ”وَكُلُّ نَعِيْمٍ لَا مَحَالَةَ زَائِلُ۔“

٤٧٨٧ - (٥) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَدِفْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ اُمَيَّةَ بْنِ اَبِى الصَّلْتِ شَيْءٌ قُلْتُ

عمرو بن شرید اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں ان کے باپ نے کہا کہ میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھا تھا آپ نے فرمایا کیا تجھے امیہ بن ابی

نَعَمْ قَالَ هِيهِ فَأَنْشَدْتُهُ بَيْتًا فَقَالَ هِيهِ ثُمَّ أَنْشَدْتُهُ بَيْتًا فَقَالَ هِيهِ حَتّٰى أَنْشَدْتُهُ مِائَةَ بَيْتٍ۔ (رواه مسلم)

(مسلم الحديث رقم (١۔ ٢٢٥٥) وابن ماجه الحديث رقم ٣٧٥٨ واحمد فى المسند ٤/ ٣٩٠)

الصلت کے شعروں میں سے کچھ یاد ہے؟ میں نے کہا کہ ہاں یاد ہے' آپ نے فرمایا کہ پڑھ تو میں نے نبی ﷺ کے سامنے ایک شعر پڑھا' تو فرمایا اور بھی پڑھ پھر میں نے ایک شعر اور پڑھا تو آپ نے فرمایا کوئی اور شعر پڑھ یہاں تک ❶ کہ میں نے آپ کو سو شعر سنائے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ معلوم ہونا چاہیے کہ امیہ زمانہ کفر میں ایک شاعر تھا اس کے شعر میں حمد الٰہی اور مذمت دنیا کا مضمون تھا اس لیے نبی ﷺ نے ان کو سنا پھر فرمایا کہ اس کی زبان ایمان لائی اور دل کافر رہا یعنی زبان سے تو مضمون اچھے نکلے لیکن دل سے کفر اور حب دنیا نہ گئی اور ہمارے دور کے اکثر شاعروں کا بھی یہی حال ہے کہ اشعار میں بعض مضمون تو نہایت خوب اور راست زبان سے نکلتے ہیں لیکن ان کے دل سیاہ ہوتے ہیں۔

٤٧٨٨ - (٦) وَعَنْ جُنْدُبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَعْضِ الْمَشَاهِدِ وَقَدْ دَمِيَتْ إِصْبَعُهُ فَقَالَ هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَا لَقِيتِ۔ (متفق عليه) (البخارى الحديث رقم ٢٨٠٢ ومسلم الحديث رقم (١١٢۔ ١٧٩٦) واحمد فى المسند ٤/ ٣١٢)

سیدنا جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جنگ میں نبی ﷺ کی انگلی خون آلودہ ہوگئی تو آپ نے فرمایا تو ایک انگلی ہے جو خون آلودہ ہوئی ہے اور تجھے یہ تکلیف اللہ تعالیٰ کے راستہ ❶ میں پہنچی ہے۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اتنی تکلیف بے حقیقت ہے اور یہ شعر نہیں ہے بلکہ رجز ہے موزون کہا نوویؒ نے ہر موزون کو شعر نہیں کہتے جب تک اس کے کہنے والے کا ارادہ شعر کہنے کا نہ ہو اور اسی لیے بعض موزون فقرے قرآن مجید میں موجود ہیں جیسے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا۔ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ ۔ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔

٤٧٨٩ - (٧) وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ اُهْجُ الْمُشْرِكِينَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ مَعَكَ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِحَسَّانَ أَجِبْ عَنِّي اَللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ۔ (متفق عليه) (البخارى الحديث رقم ٣٢١٢ ومسلم الحديث رقم (٥١۔ ٤٢٨٥)

سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے قریظہ کے دن سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مشرکین کی ہجو کرو بس تحقیق جبرائیل علیہ السلام ❶ تیرے ساتھ ہیں اور رسول اللہ ﷺ سیدنا حسان رضی اللہ عنہ سے فرماتے کہ میری طرف سے جواب دے یا الٰہی! تو حسان کی جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ مدد فرما۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ جبرائیل ساتھ تیرے ہیں۔ یعنی اس کی طرف سے مضمون کا فیضان ہوگا۔

٤٧٩٠ - (٨) وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُهْجُوْا قُرَيْشًا فَاِنَّهٗ اَشَدُّ عَلَيْهِمْ مِنْ رَشْقِ النَّبْلِ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (۱۵۷۔ ۲٤۹۰)

نے فرمایا: ❶ ''کفار قریش کی ہجو کرو کیونکہ ہجو ان پر تیر کے پھینکنے سے بہت سختی ہوتی ہے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ نبی ﷺ نے شاعر صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا جیسے سیدنا حسان' سیدنا عبداللہ بن رواحہ اور سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہم۔

٤٧٩١ - (٩) وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِحَسَّانَ اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هَجَاهُمْ حَسَّانُ فَشَفٰى وَاشْتَفٰى۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (۱۵۷۔ ۲٤۹۰)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سیدنا حسان رضی اللہ عنہ کے بارہ میں فرماتے ہوئے سنا کہ جبرائیل علیہ السلام ہمیشہ تیری تائید کرتا ہے جب تک کہ تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے مقابلہ کرتا رہا اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ❶ کہ سیدنا حسان رضی اللہ عنہ نے کفار کی ہجو کی' تو شفا دی مسلمانوں کو اور شفا پائی آپ نے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ کافروں نے آپ ﷺ کی ایک مرتبہ ہجو کی تھی تو نبی ﷺ نے سیدنا حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم ان کو جواب دو سیدنا حسان رضی اللہ عنہ نے چند اشعار میں ان کی خوب ہجو کی تو اس وقت آپ نے یہ حدیث فرمائی اور باب کی حدیث سے معلوم ہوا کہ شعر کہنا درست ہے بشرطیکہ اس کا مضمون شرع کے مخالف نہ ہو۔

٤٧٩٢ - (١٠) وَعَنِ الْبَرَآءِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ التُّرَابَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰى اِغْبَرَّ بَطْنُهٗ يَقُوْلُ: وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا۔ وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا۔ فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا۔ وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَّاقَيْنَا۔ اِنَّ الْاُوْلٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا۔ اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا۔ يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهٗ اَبَيْنَا اَبَيْنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ (البخارى الحديث رقم ١٤٠٤ ومسلم الحديث رقم ١٢٥۔ ١٨٠٣ واحمد فى المسند ٣٠٢/٤)

سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ خندق کے دن مٹی نکال ❶ رہے تھے یہاں تک کہ آپ کا پیٹ مٹی سے آلودہ ہو گیا آپ فرماتے تھے قسم ہے اللہ کی اگر نہ ہوتی ہدایت اللہ تعالیٰ کی تو راہ راست نہ پاتے ہم' اور نہ صدقہ دیتے ہم اور نہ نماز پڑھتے ہم' پس اتارے اللہ تعالیٰ آرام ہم پر اور ثابت رکھے قدم ہمارے اگر ملیں ہم دشمنان دین سے' ان کفار مکہ نے زیادتی کی ہے ہم پر بسبب اس کے کہ جب ارادہ کرتے ہیں وہ فتنہ کا ہم انکار کرتے ہیں آپ ان اشعار کے ساتھ اپنی آواز بلند کرتے تھے خصوصاً ابینا ابینا پر۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ سال چہارم میں کافروں نے آپ پر ہجوم کیا آپ نے پناہ کے لیے مدینہ کے گرد خندق کھدوائی' آپ ﷺ خندق سے مٹی نکالتے جاتے تھے اور سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ یا سیدنا عامر رضی اللہ عنہ کی یہ رجز فرماتے تھے' افسوس ہے کہ آپ ﷺ تو مٹی تک ڈھونے میں عار محسوس نہ کریں اور اس زمانہ کے بعض بیوقوف امیر غریب کو ساتھ کھلانے یا اس کو پاس بٹھانے میں عار محسوس کریں السلام علیک

کہنے سے خفا ہوں سنت کے موافق مصافحہ کرنے سے ناراض ہوں پھر یہ کیسے مسلمان ہیں۔

٤٧٩٣ - (١١) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَعَلَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ الْخَنْدَقَ وَيَنْقُلُوْنَ التُّرَابَ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ۔ نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا يَقُوْلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُجِيْبُهُمْ اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشَ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَ الْمُهَاجِرَةَ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٢٨٣٥ ومسلم الحديث رقم (١٣٠-١٨٠٥) واحمد فی المسند ٣/ ١٧٢)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مہاجرین اور انصار نے خندق کھودنا اور مٹی اٹھانا شروع کی اور وہ (ساتھ ساتھ) یہ اشعار پڑھتے تھے کہ ہم وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے بیعت کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد پر جب تک کہ باقی رہیں ہم ہمیشہ' فرماتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم حالانکہ جواب دیتے تھے ان کو یا الٰہی ❶ نہیں زندگی مگر زندگانی آخرت کی پس انصار اور مہاجرین کو بخش دے۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحديث: ❶ یا الٰہی! نہیں' یعنی دنیا کی زندگی کی کچھ بھی حقیقت نہیں اصل زندگی تو آخرت کی ہے' الٰہی ان کی مغفرت فرما تا کہ یہ وہاں کی زندگی کا لطف اٹھائیں۔

٤٧٩٤ - (١٢) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا يَرِيْهِ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٦١٥٥ ومسلم الحديث رقم ٧٠-٢٢٥٧ وابوداؤد الحديث رقم ٥٠٠٩ والترمذی الحديث رقم ٢٨٥١ وابن ماجه الحديث رقم ٣٧٥٩ والدارمی الحديث رقم ٢٧٠٥ واحمد فی المسند ١/ ١٧٥)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی اپنے پیٹ ❶ کو پیپ سے بھر لے وہ اس بات سے بہتر ہے کہ (برے) اشعار سے اپنا پیٹ بھرے۔ (متفق علیہ)

فوائد الحديث: ❶ یعنی شعر گوئی یا شعر خوانی کا شغل غالب رکھنا اور قرآن اور دیگر علوم شرعیہ پر کم متوجہ ہونا تباہی کا باعث ہے اس لیے کہ اکثر اشعار مدح بیہودہ اور ہوج مذموم اور مبالغہ سے خالی نہیں تو شعر گوئی اور شعر خوانی گویا کذب اور افترا پردازی کی ورزش ہے اور پریشان خاطری تو نقدی وقت ہے کہ تلاش مضمون تازہ میں شاعروں کو کیا کیا پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں لیکن اگر کبھی کبھی شعر سخن سے دل لگائے مگر اکثر اوقات علوم دین میں صرف کرے تو منع نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کبھی کبھی اشعار سنے ہیں لیکن حق مضمون کے جیسے باب کی احادیث میں اس کا صاف بیان ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٤٧٩٥ - (١٣) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ اَنْزَلَ فِي الشِّعْرِ مَا اَنْزَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے شعر کے متعلق نازل کیا جو نازل کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن اپنی تلوار اور اپنی زبان

اَلْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهٖ وَلِسَانِهٖ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَكَاَنَّمَا تَرْمُوْنَهُمْ بِهٖ نَضْحَ النَّبْلِ۔ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ) وَفِي الْاِسْتِيْعَابِ لِابْنِ عَبْدِالْبَرِّ اَنَّهٗ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا ذَا تَرٰى فِي الشِّعْرِ فَقَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهٖ وَلِسَانِهٖ۔ (البغوى فى شرح السنة الحديث رقم ٣٤٠٩ واحمد فى المسند ٣/ ٤٥٦)

کے ساتھ جہاد کرتا ہے قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے گویا کہ تم کفار کو اس طرح شعر مارتے ہو جس طرح کہ تیر مارا جاتا ہے۔ اس کو شرح السنہ میں روایت کیا ہے۔ اور ابن عبدالبر کی استیعاب میں ہے کہ سیدنا کعب رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے رسول! شعر کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ بے شک مومن اپنی تلوار اور اپنی زبان کے ساتھ جہاد کرتا ہے۔ ❶

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ تحقیق مومن جہاد کرتا ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ شعر بھی دوسرے کلام کی طرح ہے پس عمدہ شعر وہ ہے جس کا مضمون سچ ہو اور اس میں اچھی بات کی ترغیب ہو یا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ کی تعریف میں ہو اور مبالغہ اور جھوٹ سے خالی ہو عمدہ ہی ہے۔

٤٧٩٦ - (١٤) وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْحَيَاءُ وَالْعِيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْاِيْمَانِ وَالْبَذَاءُ وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ۔ (رواه الترمذى) (الترمذى الحديث رقم ٢٠٢٧ واحمد فى المسند ٥/٢٦٩)

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا حیاء اور زبان ❶ ایمان سے وابستگی کی دو شاخیں ہیں اور فحش گوئی اور بکواس نفاق سے بے فائدہ دو شاخیں ہیں۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی بری بات سے اور مطلب حدیث کا یہ ہے کہ مومن بسبب حیاء انکسار مسکینی شغل عبادت اور اصلاح باطن پر تقریر و بیان کی قدرت نہیں رکھتا اور مدعا و مراد کے ثابت کرنے سے عاجز ہوتا ہے اور بری باتوں سے بچتا ہے بخلاف منافق کے کہ جو فحش گو ہوتا ہے اور زبان کی تیزی اور بیان پر دلیر ہوتا ہے اور سیدنا ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کی آئندہ حدیث میں الثـر ـارون، متشـدقـون اور متفیهقون سے یہی منافق منہ بھر بھر کر باتیں کرنے والے مراد ہیں۔

٤٧٩٧ - (١٥) وَعَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَبَّكُمْ اِلَيَّ وَاَقْرَبَكُمْ مِنِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَحَاسِنُكُمْ اَخْلَاقًا وَاِنَّ اَبْغَضَكُمْ اِلَيَّ وَاَبْعَدَكُمْ مِنِّي مَسَاوِيكُمْ اَخْلَاقًا الثَّرْثَارُوْنَ الْمُتَشَدِّقُوْنَ الْمُتَفَيْهِقُوْنَ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ) (احمد فى المسند ٤/ ١٩٣ والبيهقى فى شعب الايمان الحديث رقم ٤٩٦٩)

سیدنا ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن تم میں سے بڑھ کر مجھے زیادہ محبوب اور میرے نزدیک وہ شخص ہو گا جس کا اخلاق اچھا ہے اور قیامت کے دن سب سے بڑھ کر میرے نزدیک غصہ کیے گئے اور مجھ سے بہت زیادہ دور ❶ وہ لوگ ہوں گے جو برے اخلاق والے ہیں کلام میں بہت کلام کرنے والے اور فراخی کرنے والے کلام میں ❷ اور منہ بھر بھر کر کلام کرنے والے۔ (بیہقی

نے شعب الایمان میں روایت کیا)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ بکواس اور بیہودہ باتیں بنانا خوب نہیں اور مخالف ہیں اسلام کے۔
❷ احتیاط اور پرہیز کے بغیر۔

٤٧٩٨ - (١٦) وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ عَنْ جَابِرٍ وَفِي رِوَايَةٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْنَا الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ فَمَا الْمُتَفَيْهِقُوْنَ قَالَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ۔ (الترمذی الحدیث رقم ٢٠١٨)

ترمذی سے اس طرح سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! اثرثارون اور متشدقون کو ہم نے سمجھ لیا پس المتفیھقون کون ہیں؟ آپ نے فرمایا تکبر کرنے والے۔

٤٧٩٩ - (١٧) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ قَوْمٌ يَاْكُلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ كَمَا تَاْكُلُ الْبَقَرَةُ بِاَلْسِنَتِهَا۔ (رواه احمد) (احمد فی المسند ١/ ١٨٤)

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ ایک قوم نکلے گی وہ اپنی زبانوں کے ساتھ کھائے گی ❶ جیسے کہ گائیں اپنی زبان کے ساتھ کھاتی ہیں۔ (احمد)

حکم الحدیث: مسند احمد میں بھی یہ روایت موجود ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی زبانوں کو کھانے کا وسیلہ بنائیں گے اور لوگوں کی تعریف کر کے ان سے دنیا حاصل کریں گے۔

٤٨٠٠ - (١٨) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْبَلِيْغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِيْ يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهٖ كَمَا يَتَخَلَّلُ الْبَاقِرَةُ بِلِسَانِهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) (ابو داؤد الحدیث رقم ٥٠٠٥ والترمذی الحدیث رقم ٢٨٥٣ واحمد فی المسند ٢/ ١٨٧)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ایسے فصاحت و بلاغت والے شخص کو ناپسند کرتا ہے جو اپنی زبان کے ساتھ اس طرح کھائے جس طرح گائے اپنی زبان سے چارہ کھاتی ہے۔ ❶ (ترمذی' ابوداؤد) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ وہ جو کھائے یعنی خوش بیانی کو اپنی روٹی کا ذریعہ بنائے جیسے آج کل کے اکثر لیکچرار اخبار نویس اور ان کے ایڈیٹر اور بعض علماء کہ جو دین اسلام سے باہر اور خوش بیانی میں ساحر ہیں' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عمدہ کلام وہ ہے جو ضرورت کے موافق ہو اور اس کا ظاہر اور باطن شریعت کی رو سے یکساں ہو۔

٤٨٠١ - (١٩) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَرْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ بِقَوْمٍ تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيْضَ مِنَ النَّارِ فَقُلْتُ يَاجِبْرِيْلُ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ میں نے معراج کی رات ایک قوم کو دیکھا کہ جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے' میں

مَنْ هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ خُطَبَاءُ اُمَّتِكَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ مَالَا يَفْعَلُوْنَ۔ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ (احمد فی المسند ۳/ ۱۸۰)

جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا یہ آپ کی امت کے خطیب حضرات ہیں' یہ وہ کہتے تھے جو یہ خود نہیں کرتے تھے۔ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ آپ نہیں کرتے یعنی برائی ان کی نہ کرنے کی وجہ سے ہے اور کہنے میں برائی نہیں اگر چہ آپ نہ کریں اسی لیے امر بالمعروف میں فعل شرط نہیں ہے' مگر امر بالمعروف بغیر فعل کے تاثیر نہیں رکھتا اور اللہ عزوجل اس پر اس پر سخت ناراض ہوتے ہیں اور خود عمل نہ کرے اور لوگوں کو عمل کرنے کے لیے کہے اللہ عزوجل نے سورۂ صف میں فرمایا: اے ایمان والو! تم کیوں کہتے ہو جو تم خود نہیں کرتے' یہ بڑی بیزاری ہے اللہ عزوجل کی یہ کہ کہو وہ چیز جو خود نہ کرو۔

۴۸۰۲- (۲۰) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ صَرْفَ الْكَلَامِ لِيَسْبِيَ بِهٖ قُلُوْبَ الرِّجَالِ اَوِ النَّاسِ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا۔ (رواه ابوداؤد)

(ابوداؤد الحدیث رقم ۵۰۰۶)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کلام کو پھیرنا ❶ (اور مختلف طریقوں سے بیان کرنا) سیکھتا ہے تاکہ لوگوں کے دلوں کو یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کر سکے' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے نوافل اور فرائض قبول نہیں فرمائے گا۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پھیرنا کلام کا۔ یعنی طرح طرح سے بیان کرنا' کلام کرنا۔

۴۸۰۳- (۲۱) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهٗ قَالَ يَوْمًا وَقَامَ رَجُلٌ فَاَكْثَرَ الْقَوْلَ فَقَالَ عَمْرٌو لَوْ قَصَدَ فِيْ قَوْلِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَقَدْ رَاَيْتُ اَوْاُمِرْتُ اَنْ اَتَجَوَّزَ فِي الْقَوْلِ فَاِنَّ الْجَوَازَ هُوَ خَيْرٌ۔ (رواه ابوداؤد)

(ابوداؤد الحدیث رقم ۵۰۰۸)

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے کافی دیر تک بیان کیا تو عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا اگر وہ میانہ روی کرتا اپنی تقریر میں تو البتہ اس کے لیے بہتر ہوتا' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مجھے معلوم ہوا یا مجھے حکم کیا گیا کہ میں تقریر میں اختصار کروں اور مختصر تقریر بہتر ہے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

۴۸۰۴- (۲۲) وَعَنْ صَخْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا وَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا وَاِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكَمًا وَاِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِيَالًا۔ (رواه ابو داؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ۵۰۱۲)

صخر بن عبداللہ بن بریدہ اپنے باپ سے انہوں نے صخر کے دادا سے کہ اس نے کہا' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بعض بیان جادو ہے اور بعض علم جہالت ❶ ہے اور بعض شعر حکمت ہیں اور بعض باتیں بوجھ ہیں۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور تحقیق بعض علم جہالت ہے اس کے دو مطلب ہیں ایک یہ کہ ایسے علوم سیکھے کہ جن کی حاجت نہیں ہے جیسے نجوم رمل جفر فلسفہ وغیرہ اور دوسرا یہ کہ علم تو حاصل کرے لیکن اس پر عمل نہ کرے تو یہ گویا جاہل ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٤٨٠٥ - (٢٣) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُوْمُ عَلَيْهِ قَائِمًا يُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْيُنَافِحُ وَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَانَافَحَ اَوْفَاخَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رواه البخاری) (ابوداؤد الحديث رقم ٥٠١٥ والترمذی الحديث رقم ٢٨٤٦ واحمد فی المسند ٦/ ٧٢)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا حسان رضی اللہ عنہ کے لیے مسجد میں منبر رکھتے تھے وہ اس پر کھڑے ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے فخر کرتے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مقابلہ کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ اللہ تعالیٰ حسان رضی اللہ عنہ کی جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ مدد کرتا ہے جب تک کہ مقابلہ کرتا ہے وہ یا کہا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے فخر کرتا ہے۔ (بخاری)

٤٨٠٦ - (٢٤) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَادٍ يُقَالُ لَهُ اَنْجَشَةُ وَكَانَ حَسَنَ الصَّوْتِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُوَيْدَكَ يَا اَنْجَشَةُ لَا تُكَسِرِ الْقَوَارِيْرَ قَالَ قَتَادَةُ يَعْنِي ضَعَفَةَ النِّسَآءِ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٦٢١١ ومسلم فی صحيحه ٤/ ١٨١٢ والدارمی الحديث رقم ٢٧٠١ واحمد فی المسند ٢٧٠١)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا تھا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کو گانے سے چلانے والا کہا جاتا تھا اس کو انجشہ اور تھا وہ خوش آواز پس فرمایا اس کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آہستہ ہانک ❶ اونٹوں کو اے انجشہ مت توڑ تو شیشوں کو کہا سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ نے مراد رکھتے تھے آپ ساتھ شیشوں کے ضعیف عورتوں کو۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے اور ایک حبشی غلام جس کا نام انجشہ تھا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے اونٹوں کو ہانکتا تھا سو وہ غلام خوش آواز تھا آہنگ سے سرود گاتا جاتا تھا اور دستور ہے کہ اونٹ سرود سے بہت جلد جلد چلنے لگتے ہیں تو بی بیوں کو سواری میں تکلیف ہوتی تھی تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی اور عورتیں نازک بدن ہوتی ہیں اس لیے آپ نے ان کو شیشہ باشا کہا۔

٤٨٠٧ - (٢٥) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشِّعْرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ كَلَامٌ فَحَسَنُهٗ حَسَنٌ وَقَبِيْحُهٗ قَبِيْحٌ۔ (الدار قطنی الحديث رقم ٢ من باب

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ذکر کیا گیا نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شعر پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعر کلام ہے پس اچھا ❶ اس کا اچھا ہے اور برا اس کا برا ہے۔ (دار قطنی)

الخبر الواحد یوجب العمل)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پس اچھا اس کا اچھا ہے اور برا اس کا برا ہے۔ یعنی مدار مضمون پر ہے اگر اچھا مضمون ہے تو وہ شعر بھی اچھا ہے اور اگر وہ مضمون برا ہے تو وہ شعر بھی برا ہے۔

٤٨٠٨ - (٢٦) رَوَاهُ الدَّارَ قُطْنِيُّ وَ رَوَى الشَّافِعِيُّ عَنْ عُرْوَةَ مُرْسَلًا۔

امام شافعی رحمہ اللہ نے سیدنا عروہ رضی اللہ عنہ سے بطریق ارسال کے روایت کیا۔

٤٨٠٩ - (٢٧) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرَجِ اِذَا عَرَضَ شَاعِرٌ يُّنْشِدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا الشَّيْطَانَ اَوْ اَمْسِكُوا الشَّيْطَانَ لَاَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا۔ (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم (٩- ٢٢٥٩) واحمد فی المسند ٣/ ٨)

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرج میں چل رہے تھے کہ اچانک ایک شاعر شعر پڑھتا ہوا سامنے آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شیطان کو پکڑو ❶ یا فرمایا اس شیطان کو جانے نہ دو' آدمی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے (تو وہ) اس سے بہتر ہے کہ اشعار کے ساتھ اسے بھرے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس شیطان کو پکڑو' اس آدمی کے شعر کفر' شرک' فسق اور عشق کے مضامین سے پُر تھے اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو شیطان فرمایا۔

٤٨١٠ - (٢٨) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ۔ (رواہ البیھقی فی شعب الایمان) (البیھقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ٥١٠٠)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''راگ ❶ نفاق کو دل میں ایسے اگاتا ہے جیسے کہ پانی کھیتی کو اگاتا ہے۔'' (بیہقی' شعب الایمان)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس راگ سے وہ راگ مراد ہے جس میں عشق و فسق کے مضامین ہوں' نفاق اس کو کہتے ہیں کہ آدمی ظاہر میں مسلمانی کا دعویٰ کرے نماز روزہ بجالائے اور دل میں اس کو اللہ تعالیٰ اور رسول سے کچھ کام نہ ہو سو یہ کہ جیسے کھیتی پانی دینے سے اگتی ہے ویسے ہی راگ فحش و عشق کا سننا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے۔

٤٨١١ - (٢٩) وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِيْ طَرِيْقٍ فَسَمِعَ مِزْمَارًا فَوَضَعَ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ وَنَاءَ عَنِ الطَّرِيْقِ اِلَى الْجَانِبِ الْاٰخَرِ ثُمَّ قَالَ لِيْ بَعْدَ اَنْ بَعُدَ يَا نَافِعُ هَلْ تَسْمَعُ شَيْئًا قُلْتُ لَا فَرَفَعَ اِصْبَعَيْهِ مِنْ

امام نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ راستہ میں جا رہا تھا' انہوں نے مزمار کی آواز سنی تو اپنی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں ٹھونس لیں اور دوسری طرف (اس) راستہ سے ہٹ گئے' پھر کافی دور جانے

اُذُنَيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ يَرَاعٍ فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ قَالَ نَافِعٌ كُنْتُ اِذْ ذَاكَ صَغِيْرًا۔ (رواه احمد و ابوداؤد) (ابو داؤد الحديث رقم ٤٩٢٤)

کے بعد مجھے کہا کہ اے نافع! کیا (ابھی بھی) آواز آرہی ہے' میں نے کہا نہیں' تو آپ نے اپنی انگلیاں کانوں سے نکال لیں' پھر کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا تو آپ نے ❶ ایسی آواز سنی تو آپ نے اسی طرح کیا جیسا کہ میں نے کیا ہے' نافع نے کہا میں اس وقت چھوٹا سا بچہ تھا (احمد' ابوداؤد)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی بانسری کی' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ کے نبی ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا یہی عمل تھا کہ باجا سننے سے اس قدر پرہیز کرتے تھے کہ راہ چلتے ہوئے بھی اگر کہیں باجے کی آواز کان میں پڑ جاتی تو اپنے کان بند کر لیتے' پھر معاذ اللہ باجا سننا یا راگ کی محفل میں جانا اور اس میں سرور آنا اور اس کو موجب شوق الٰہی کا سمجھنا (یہ کہاں کا اسلام ہے' جس کو آج کے مسلمان اسلام بنائے بیٹھے ہیں اور بعض علماء سو تو ان باجوں گاجوں کی آوازوں پر جھومتے' ناچتے اور بھنگڑا ڈالتے ڈالتے بے ہوش بھی ہو جاتے ہیں یاد رکھئے کہ یہ شیطانی حرکات وسکنات ہیں' اسلام سے ان کا کوئی تعلق نہیں اور جو لوگ یہ کام کرتے ہیں تو وہ سمجھ لیں کہ وہ شیطان کی جماعت کے کارکن ہیں نہ کہ اسلامی دعوت کے) البتہ شادی اور عیدین میں صرف دف بجانا اور مردوں کی بہادری میں شعر پڑھنا صحیح احادیث سے ثابت ہے۔

بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ وَالْغِيْبَةِ وَالشَّتْمِ

زبان کی حفاظت، غیبت اور برا کہنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٤٨١٢ - (١) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّضْمَنْ لِيْ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ۔ (رواه البخاري) (البخاري الحديث رقم ٦٤٧٤)

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مجھے اس بات کی ضمانت دے کہ جو اس کے دونوں کلوں ❶ اور اس کے دونوں پاؤں کے درمیان ہے ❷ تو میں اس کے لئے بہشت کا ضامن ہوں۔'' ❸ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی زبان سے جھوٹ نہ بولے' غیبت نہ کرے اور حرام مال نہ کھائے۔
❷ یعنی شرم گاہ' اس سے حرام کاری نہ کرے۔ ❸ اکثر گناہ انہی دونوں مقامات سے صادر ہوتے ہیں ان گناہوں کو مولوی عنایت احمد صاحب نے رسالہ ''ضمان الفردوس'' میں جمع کر دیا ہے اور وہ رسالہ اسی حدیث کی شرح میں انہوں نے لکھا ہے یہ رسالہ اپنے باب میں خطیب الحر اب ہے' جس نے ان کو روکا' اس نے بہشت پائی۔

٤٨١٣ - (٢) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ لَا يُلْقِيْ لَهَا بَالًا يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کا ایک کلمہ ادا کرتا ہے اس کو اس کی شان کا علم نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ اس (کلمہ) کی وجہ

وَاِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِيْ بِهَا فِيْ جَهَنَّمَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا يَهْوِيْ بِهَا فِي النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ) (البخاری الحدیث رقم ٦٤٧٧ ومسلم الحدیث رقم (٥٠ ـ ٢٩٨٨) والترمذی الحدیث رقم ٢٣١٩ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٩٦٩ والموطا الحدیث رقم ٥ واحمد فی المسند ٣/ ٤٦٩)

سے اس کا درجہ بلند کر دیتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا کوئی کلمہ بولتا ہے اس کو اس کی شان کا علم نہیں ہوتا تو اس کی وجہ سے اسے جہنم میں گرا دیا جاتا ہے۔ ❶ (بخاری)
اور بخاری مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ بندہ اس بات کی وجہ سے دوزخ کی آگ میں اتنی دور جا گرتا ہے کہ جس طرح مشرق اور مغرب کے درمیان کا فاصلہ ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی بغیر سوچے کوئی بات نہ کریں ہر ایک بات کہنے میں احتیاط لازم ہے یہ نہیں کہ جو منہ میں آیا کہہ دیا شتر بے مہار اونٹ کی طرح ٹرٹر کرنے والا بیوقوف۔

٤٨١٤ - (٣) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٤٨ ومسلم الحدیث رقم ١١٦-٦٤ والترمذی الحدیث رقم ١٩٨٣ والنسائی الحدیث رقم ٤١٠٥ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٩٣٩ واحمد فی المسند ١/ ٣٨٥)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان کو برا کہنا فسق ہے اور اس کو مار ڈالنا ❶ کفر ہے۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اور اس کو مار ڈالنا کفر ہے اگر قتل حلال جان کر مسلمان کو قتل کرے تو صریحا کفر ہے ورنہ تو کبیرہ گناہ ہے۔

٤٨١٥ - (٤) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِاَخِيْهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهَا اَحَدُهُمَا۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٦١٠٤ ومسلم الحدیث رقم ١١١-٦ والموطا الحدیث رقم١ من کتاب الکلام واحمد فی المسند ٢/ ٤٧)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہے تو ان دونوں میں سے کوئی ایک اس کلمہ کے ساتھ لوٹتا ہے (یعنی ان میں سے ایک پر یہ کلمہ چسپاں ہو جاتا ہے)۔ (بخاری' مسلم)

٤٨١٦ - (٥) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْمِيْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا يَرْمِيْهِ بِالْكُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ اِنْ لَّمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذٰلِكَ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی شخص کسی شخص کو فسق کی اور اس کو کفر کی تہمت نہ لگائے کیونکہ جس کو یہ کہا گیا ہے اگر وہ اس کا اہل نہیں تو وہ کلمہ کہنے والے پر واپس لوٹ آتا ہے۔'' (بخاری)

رقم ٦٠٤٥ واحمد فی المسند ٥/ ١٨١)

٤٨١٧ - (٦) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ اَوْقَالَ عَدُوُّاللّٰهِ وَلَيْسَ كَذَالِكَ اِلَّا حَارَ عَلَيْهِ۔ (متفق علیہ) (مسلم الحدیث رقم ١١٢-٦١ واحمد فی المسند ٥/ ١٦٦)

انہی (سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی کو کفر کے ساتھ بلائے یا کہے اے اللہ کے دشمن اور وہ شخص اس طرح کا نہیں ہے مگر کفر یا عداوت ❶ اس پر لوٹ آتی ہے۔'' (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اگر وہ کافر ہے حقیقت میں جس کو کافر کہا تو بجا ہوا اور اگر وہ کافر نہیں تو اس وقت کافر کہنے والے پر پلٹ آئے گا' ان احادیث سے معلوم ہوا کہ آدمی اپنی زبان کو روکے رہے ہر ایک کو بے دلیل یقینی کافر نہ کہے شاید وہ کفر کا کلمہ اسی پر پلٹ پڑے اور وہ اللہ تعالیٰ کے غضب میں گرفتار ہو جائے' البتہ اس طرح کہنا مضائقہ نہیں کہ فلاں آدمی کافروں کے کام کرتا ہے اگر اس کے عمل دین کے خلاف ہوں اور اگر کسی کا کفر قطعی دلیل سے ثابت ہو گیا اور ضروریات دین کا وہ انکار کرتا ہو تو اس کو شوق سے کافر کہے تا کہ کوئی اس کی راہ پر نہ چلے اور شریعت محمدی میں خلل نہ پڑے جیسے کہ اس زمانہ میں بعض ملحد ظاہر ہوئے ہیں کہ جو شریعت محمدی کا مذاق اڑاتے ہیں بیشک وہ واضح کافر ہیں اور ان کے کفر میں کوئی شک نہیں۔

٤٨١٨ - (٧) وَعَنْ اَنَسٍ وَ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُسْتَبَّانِ مَاقَالَا فَعَلَى الْبَادِىْ مَالَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ۔ (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم (٦٨ـ ٢٥٨٧) وابوداؤد الحدیث رقم ٤٨٩٤ واحمد فی المسند ٢/ ٣٣٧)

سیدنا انس اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ دو آدمیوں میں سے جو شخص گالی دینے میں پہل کرے تو گناہ اس کے ذمہ ❶ ہے جب تک کہ مظلوم تجاوز نہ کرے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اگر دو شخص آپس میں ایک دوسرے کو گالی دیں گو گناہ اسی پر ہے جس نے پہلے گالی دینا شروع کی اس لیے کہ پہلے اسی نے راہ نکالی اور اگر مظلوم نے جواب میں زیادتی کی ایک گالی کے بدلے دو گالیاں دیں تو اب وہ دونوں گناہ میں شریک ہو گئے' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گالی کا جواب دینا درست ہے بشرطیکہ حد سے نہ بڑھے لیکن خاموشی جواب دینے سے افضل ہے۔

٤٨١٩ - (٨) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ لَا يَنْبَغِىْ لِصَدِيْقٍ يَكُوْنُ لَعَّانًا۔ (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم ٨٤-٢٥٩٧ والترمذی الحدیث رقم ٢٠١٩ واحمد فی المسند ٢/ ٣٣٧)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سچ کہنے والے کو بہت زیادہ لعنت کرنے والا بننا زیب نہیں ❶ دیتا۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اپنے غلام پر لعنت کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی۔

٤٨٢٠ - (٩) وَعَنْ اَبِى الدَّرْدَآءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللَّعَّانِيْنَ لَا يَكُوْنُوْنَ شُهَدَآءَ وَلَا شُفَعَآءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم ٨٥ـ ٢٥٩٨ واحمد فی

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ زیادہ لعنت کرنے والے قیامت کے دن نہ تو گواہی دینے والے ہوں گے ❶ اور نہ ہی شفاعت کرنے والے ہوں گے۔ (مسلم)

المسند ٦/ ٤٤٨)

فوائد الحدیث: ❶ اس لیے کہ جب آدمی کی عادت لعنت کرنے کی ہوئی تو وہ فاسق ہوا اور فاسق کی گواہی درست نہیں اور سفارش کرنے کے لیے رحمت کی ضرورت ہے' سو ان میں رحمت کہاں' ان کو تو لعنت کی عادت پڑی۔

٤٨٢١ - (١٠) وَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (١٣٩ - ٢٦٢٣) وابوداؤد الحديث رقم ٤٩٨٣ والموطا الحديث رقم ٢ من كتاب الكلام واحمد في المسند ٢/ ٣٤٢)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت کوئی آدمی کہے کہ لوگ ہلاک ہوئے تو سب ❶ سے زیادہ ہلاک ہونے والا وہی ہے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث کے دو مطلب ہیں ایک تو یہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ کرے اور کہے کہ لوگ اپنے گناہوں سے ستیاناس ہو جائے تو حقیقت میں یہ آدمی خود برباد گیا اس لیے کہ لوگوں کو رحمت سے ناامید کیا اور لوگوں سے بندگی چھڑا دی دوسرا مطلب یہ کہ لوگوں کے عیب اور برائیاں نقل کرے اور کہے کہ لوگ برباد ہوئے تو حقیقت میں خود برباد ہوا کہ لوگوں کی غیبت کی اور اپنے آپ کو بہتر سمجھا۔

٤٨٢٢ - (١١) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ذَاالْوَجْهَيْنِ الَّذِیْ يَاْتِیْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٦٠٥٨ ومسلم الحديث رقم (١٠٠ - ٢٥٢٦) وابوداؤد الحديث رقم ٤٧٨٢ والترمذی الحديث رقم ٢٠٢٥ والموطا الحديث رقم ٢١ من كتاب الكلام واحمد في المسند ٢/ ٤٩٥)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن تم اس شخص کو بدترین دیکھو گے جو دومنہ ❶ والا ہے' وہ ایک جماعت کے پاس ایک انداز میں آتا ہے اور دوسری جماعت کے پاس دوسرے انداز میں۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ اس سے مراد منافق ہے جو مسلمانوں میں خود کو مسلمان ظاہر کرے اور کافروں میں کافر اسی طرح وہ شخص بھی جو شیعوں میں شیعہ بنے اور سنیوں میں تقیہ کر کے سنی بنے اور اسی طرح وہ شخص بھی جو دشمنوں سے ملے تو ان کی ہاں میں ہاں ملائے۔ یہ بھی ٹھیک اور وہ بھی ٹھیک' ایسا ممکن ہی نہیں' دونوں میں ایک صحیح اور ایک غلطی پر لازمی ہوگا۔

٤٨٢٣ - (١٢) وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِیْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ نَمَّامٌ۔ (البخاری الحديث رقم ٦٠٥٦ ومسلم الحديث رقم

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔ (بخاری' مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں لفظ قتات کی بجائے نمام آیا ہے۔ ❶

۱۶۹ ـ ۱۰۵ وابوداؤد الحدیث رقم ۴۸۷۱ والترمذی الحدیث رقم ۲۰۲۶ واحمد فی المسند ۵/ ۳۸۲)

فوائد الحدیث: ❶ لفظ نمام کا آیا ہے قتات اور نمام دونوں کے معنیٰ ایک ہی ہیں یعنی جو فساد کرانے کے لئے ادھر کی بات ادھر کہے اور ادھر کی بات ادھر کہے تو وہ بہشت سے محروم ہے کیونکہ اس نے شیطان کی خو اختیار کی۔

۴۸۲۴ - (۱۳) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِىْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِىْ اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَاللّٰهِ صِدِّيْقًا وَاِيَّاكُمْ وَالْكِذْبَ فَاِنَّ الْكِذْبَ يَهْدِىْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِىْ اِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكِذْبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَاللّٰهِ كَذَّابًا ـ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِىْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ اِنَّ الصِّدْقَ بِرٌّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِىْ اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْكِذْبَ فُجُوْرٌ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِىْ اِلَى النَّارِ ـ (البخاری الحدیث رقم ۶۰۹۴ ومسلم الحدیث رقم (۱۰۵ ـ ۲۶۰۷) وابوداؤد الحدیث رقم ۴۹۸۹ والترمذی الحدیث رقم ۵۹۷۱ والدارمی الحدیث رقم ۲۷۱۵ والموطا الحدیث رقم ۱۵ من کتاب الکلام واحمد فی المسند ۱/ ۳۹۳)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سچ بولنے کو اپنے لیے لازم کرلو اس لئے کہ سچ بولنا نیکی کا راستہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جانے والی ہے اور ایک آدمی ہمیشہ سچ بولتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیق ❶ لکھا جاتا ہے اور تم جھوٹ بولنے سے بچو اس لئے کہ جھوٹ بولنا طرف فسق کی پہنچاتا ہے اور فسق آگ کی طرف پہنچاتا ہے اور ایک آدمی ہمیشہ جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا ہے یہاں تک کہ اس کا نام ❷ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑا جھوٹا لکھا جاتا ہے۔ (بخاری مسلم) مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں کہ تحقیق سچ بولنا نیکی ہے اور نیکی بہشت کی طرف پہنچاتی ہے اور تحقیق جھوٹ بولنا فجور ہے اور فجور ❸ آگ کی طرف پہنچاتا ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیق لکھا جاتا ہے یعنی سچوں کی فہرست میں اس کا نام داخل کیا جاتا ہے یا لوگوں کے دلوں پر اس کے سچ کا اثر ہوتا ہے۔ ❷ یعنی جھوٹوں کی فہرست میں اس کا نام داخل کیا جاتا ہے یا لوگوں کے دلوں پر اس کے جھوٹ کا اثر ہوتا ہے۔ ❸ تحقیق فجور پہنچاتا ہے آگ کی طرف' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سچ بولنے کا انجام بہشت ہے اور جھوٹ بولنے کا انجام دوزخ ہے' مسلمان کو اس کا ضرور خیال کرنا چاہئے اور جھوٹ بولنے کو سچ نہ جانے۔

۴۸۲۵ - (۱۴) وَعَنْ اُمِّ كُلْثُوْمٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِىْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُوْلُ خَيْرًا وَيَنْمِىْ خَيْرًا ـ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ۲۶۹۲ ومسلم الحدیث رقم

سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ آدمی ❶ جھوٹا نہیں جو لوگوں کے درمیان اصلاح کرتا ہے' اچھی باتیں کہتا ہے اور اچھی باتیں لوگوں تک پہنچاتا ہے۔'' (بخاری' مسلم)

۱۰۱-۲۶۰۵ واحمد فی المسند ۶/ ۴۰۳)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اگرچہ جھوٹ حرام ہے لیکن بہ نیت اصلاح کے درست ہے کہ دروغ مصلحت آمیز بہ از استی فتنہ انگیز۔

۴۸۲۶- (۱۵) وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْمَدَّاحِيْنَ فَاحْثُوْا فِيْ وُجُوْهِهِمُ التُّرَابَ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم ۶۹- ۳۰۰۲ وابوداؤد الحدیث رقم ۴۸۰۳ والترمذی الحدیث رقم ۲۳۹۳ و ابن ماجه الحدیث رقم ۳۷۴۲ واحمد فی المسند ۶/۵)

سیدنا مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت تم تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منہ میں مٹی ڈالو۔'' ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث میں اس مداح کی مذمت ہے جس نے مداح سرائی کو اپنی روزی کا پیشہ بنایا ہے اور اگر کسی دیندار کی سچی مدح بغیر کسی دنیاوی لالچ کے کرے تو وہ درست ہے تا کہ دوسرے لوگ بھی ممدوح کے نیک عمل میں قدر کریں' غرض کہ وہی مدح درست نہیں جس میں دنیاوی لالچ یا جھوٹ ہو۔

۴۸۲۷- (۱۶) وَعَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ اَثْنٰى رَجُلٌ عَلٰى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ اَخِيْكَ ثَلَاثًا مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا لَا مُحَالَةَ فَلْيَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰهُ حَسِيْبُهٗ اِنْ كَانَ يُرٰى اَنَّهٗ كَذٰلِكَ وَلَا يُزَكِّيْ عَلَى اللّٰهِ اَحَدًا۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۶۱۶۲ ومسلم الحدیث رقم (۶۵- ۳۰۰۰) وابوداؤد الحدیث رقم ۴۸۰۵ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۷۴۴ واحمد فی المسند ۵/ ۴۷)

سیدنا ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی نے دوسرے آدمی کی تعریف کی تو آپ نے فرمایا تجھ پر افسوس کہ تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی' یہ آپ نے تین مرتبہ فرمایا (پھر فرمایا) تم میں جو آدمی بھی اگر کسی کی ضروری تعریف کرنا چاہے تو اسے چاہیے کہ وہ کہے کہ میں فلاں کے بارہ میں گمان کرتا ہوں اور اس کی حقیقت کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ پر کسی کی تعریف نہ کرے۔ ❶ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس لیے کہ وہ اپنی تعریف سن کر پھول جائے گا اور خود کو دوسروں سے بہتر سمجھے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے ناخوش ہوگا' اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعریف کرنے کا طریقہ سکھایا' یعنی اگر تعریف کرنا ضروری جانے تو جو باتیں اس میں سچی ہوں ان کو اس طرح سے کہے کہ فلاں شخص میرے گمان میں دیندار ہے' سچا ہے' سخی ہے' خوب آدمی ہے دوستی میں پورا ہے' آگے اللہ تعالیٰ جانے کہ وہ کیسا ہے۔

۴۸۲۸- (۱۷) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيْلَ اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِيْ اَخِيْ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے بعض صحابہ نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں' آپ نے فرمایا تو اپنے بھائی کا اس طرح ذکر کرے جس کو وہ ناپسند کرتا ہو صحابی

تَقُوْلُ فَقَدْ اغْتَبْتَهُ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِيْ رِوَايَةٍ اِذَا قُلْتَ لِاَخِيْكَ مَا فِيْهِ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَاِذَا قُلْتَ مَا لَيْسَ فِيْهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ۔

(مسلم الحدیث رقم ٧٠ ـ ٢٥٨٩) وابوداؤد الحدیث رقم ٤٨٧٤ والترمذی الحدیث رقم ١٠ من کتاب الکلام واحمد فی المسند ٢/ ٣٨٤)

نے کہا تو مجھے بتائیے کہ جو میں کہتا ہوں وہ چیز میرے بھائی میں ہو (تو پھر) آپ نے فرمایا اگر اس میں وہ چیز موجود ہے اور تو اس کی غیر موجودگی میں اس کا ذکر کرتا ہو تو تو اس کی غیبت کرتا ہے اور اگر وہ چیز اس میں نہیں ہے تو پھر تم نے اس پر بہتان لگایا۔ (مسلم) مسلم کی ایک روایت میں یہ ہے کہ جس وقت تو اپنے بھائی کے لیے وہ بات کہے کہ جو اس میں ہے تو تو نے اس کی غیبت کی اور جب کہے تو وہ چیز کہ جو اس میں نہیں ہے تو تحقیق تو نے اس پر بہتان لگایا۔ ❶

فوائد الحدیث: ❶ بہتان کیا تو نے اس پر یعنی سچی بات کا نام تو غیبت ہے اور اگر جھوٹی بات ہے تو اس کا نام بہتان ہے خلاصہ یہ ہے کہ جس چیز کو آدمی سن کر برا مانے وہی غیبت ہے خواہ اس کے نسب کا نقصان ہو خواہ بدن کا خواہ اس کی غیبت زبان سے کرے خواہ اشارہ سے یہ سب حرام ہے لیکن ظالم کی غیبت حاکم کے روبرو اور فاسق جو علی الاعلان گناہ کرتا ہے اور ناقص لقب جو مشہور ہو جیسے اندھا بہرا چپڑا تو درست ہے

٤٨٢٩ - (١٨) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلًا اِسْتَاْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِئْذَنُوْا لَهٗ فَبِئْسَ اَخُو الْعَشِيْرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَجْهِهٖ وَانْبَسَطَ اِلَيْهِ فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ لَهٗ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِيْ وَجْهِهٖ وَانْبَسَطْتَ اِلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتٰى عَاهَدْتِّنِيْ فَحَّاشًا اِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَاللّٰهِ مَنْزِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّهٖ (وَفِيْ رِوَايَةٍ) اِتِّقَاءَ فُحْشِهٖ۔

(متفق علیہ، ـاری الحدیث رقم ٦٠٣٢ ومسلم الحدیث رقم (٧٣ـ ٢٥٩١) وابوداؤد الحدیث رقم ٤٧٩٢ والترمذی الحدیث رقم ١٩٩٦ والموطا الحدیث رقم ٤ من کتاب حسن الخلق)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا اس کو اجازت دو' یہ اپنی قوم کا برا آدمی ہے' جب وہ آپ کے پاس آ کر بیٹھا تو آپ اس سے خندہ پیشانی سے پیش آئے اور اسکے لیے آپ نے تبسم فرمایا' جب وہ چلا گیا تو ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا' اے اللہ کے رسول! آپ نے تو اس کے بارہ میں ایسا ایسا کہا تھا' پھر آپ اس سے خندہ پیشانی سے ملے ❶ اس کے ساتھ میٹھی میٹھی باتیں کیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے مجھے فحش بولنے والا کب سے سمجھ لیا ہے' اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن برا آدمی وہ ہوگا جسے لوگ اس کی فحش گوئی کی وجہ سے چھوڑ دیں گے۔ اور ایک روایت میں ہے اس کے فحش سے بچنے کے لیے۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدذات آدمی کی عزت اور توقیر کرنا اپنی حفاظت کے لیے درست ہے اور فاسق کی جو بے پردہ فسق کرتا ہو غیبت کرنا درست ہے تا کہ دوسرے لوگ اس کا حال سن کر عبرت پکڑیں۔

٤٨٣٠ - (١٩) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ اُمَّتِیْ مُعَافًا اِلَّا الْمُجَاھِرُوْنَ وَاِنَّ مِنَ الْمَجَانَۃِ اَنْ یَّعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّیْلِ عَمَلًا ثُمَّ یُصْبِحُ وَقَدْسَتَرَہُ اللّٰہُ فَیَقُوْلُ یَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَۃَ کَذَا وَکَذَا وَقَدْ بَاتَ یَسْتُرُہٗ رَبُّہٗ وَیُصْبِحُ یَکْشِفُ سِتْرَ اللّٰہِ عَنْہُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) وَذُکِرَ حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ فِیْ بَابِ الضِّیَافَۃِ۔ (البخاری الحدیث رقم ٦٠٦٩ ومسلم الحدیث رقم (٥٢۔ ٢٩٩٠)

فرمایا: ''میری تمام امت عافیت میں ہے مگر جو اپنے پوشیدہ گناہوں کو ظاہر کرتے ہیں اور یہ بھی اظہار میں داخل ہے کہ جو آدمی رات میں برا کام کرے' پھر صبح کرے اور جب کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی کی ہے اور وہ کہتا ہے اے فلاں! میں نے آج رات یہ کام کیا ہے اور حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے رات والے کام کی پردہ پوشی کی تھی اور اس نے صبح ہوتے ہی اللہ تعالیٰ کے پردہ کو اپنے سے کھول دیا۔ ❶ (بخاری' مسلم) اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث من کان یومن باللہ فی باب الضیافت میں ذکر کی گئی۔

فوائد الحدیث: ❶ پوشیدہ گناہ کو لوگوں سے ظاہر کرنا ایسا سخت اور کبیرہ گناہ ہے جو معاف نہ ہوگا اس لئے کہ اس میں گناہ پر جرأت اور بے پروائی ثابت ہوتی ہے اور صاف ثابت ہوتا ہے کہ ظاہر کرنے والا اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا اور یہ جو بعض نادان کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ سے کوئی پردہ نہیں تو پھر اس کا آدمی سے پردہ کی کیا ضرورت ہے اس سے ان کی غلطی ثابت ہوئی۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

٤٨٣١- (٢٠) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَکَ الْکَذِبَ وَھُوَ بَاطِلٌ بُنِیَ لَہٗ فِیْ رَبَضِ الْجَنَّۃِ وَمَنْ تَرَکَ الْمِرَآءَ وَھُوَ مُحِقٌّ بُنِیَ لَہٗ فِیْ وَسْطِ الْجَنَّۃِ وَمَنْ حَسَّنَ خُلُقَہٗ بُنِیَ لَہٗ فِیْ اَعْلَاھَا۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَکَذَافِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَفِی الْمَصَابِیْحِ قَالَ غَرِیْبٌ۔ (الترمذی الحدیث رقم ١٩٩٣ وابن ماجہ الحدیث رقم ٥١ والبغوی فی شرح السنۃ الحدیث رقم ٣٥٠٢)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص جھوٹ کو چھوڑ دے اور وہ ناحق پر ہو ❶ تو اس کے لیے جنت کے کنارہ میں محل بنایا جاتا ہے اور جو شخص جھگڑا چھوڑ دے اس حالت میں کہ وہ حق پر ہے ❷ تو اس کے لیے جنت کے درمیان مکان بنایا جاتا ہے اور جس شخص نے اچھا کیا خلق اپنا تو اس کے لئے جنت کی بلند جگہ میں مکان بنایا جاتا ہے۔ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن ہے اور اسی طرح شرح السنہ میں ہے اور مصابیح میں کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جھوٹ میں یہ قید اس لئے لگائی کہ جھوٹ بولنا بعض مقامات میں جائز ہے تو وہ حق ہوا۔
❷ یعنی اگرچہ حق اس کی طرف تھا لیکن رفع نزاع کی اس نے از راہ تواضع اور کسر نفسی کے اور یہ بیچ غیر امروی کے ہے کہ سکوت کرنے سے اس میں کوئی خلل دین میں نہ پڑے۔

٤٨٣٢- (٢١) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرُوْنَ مَااَكْثَرُمَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ تَقْوَى اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ اَتَدْرُوْنَ مَا اَكْثَرُمَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ الْاَجْوَفَانِ الْفَمُ وَالْفَرْجُ۔ (رواه الترمذي و ابن ماجه) (الترمذی الحدیث رقم ٢٠٠٤ وابن ماجه الحدیث رقم ٤٢٤٦ واحمد فی المسند ٢/ ٢٩١)

فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ لوگوں کو جنت میں زیادہ کونسی ❶ چیز داخل کرے گی؟ وہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور حسن خلق ہے کیا تم جانتے ہو کہ لوگوں کو آگ میں کونسی چیز زیادہ داخل کرے گی؟ وہ دو خالی چیزیں منہ اور شرمگاہ ہے۔ (ترمذی' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کونسی چیز الخ یعنی اسباب جو داخل کرنے ان کے بہشت میں ساتھ فائزین کے ان میں سے کونسی چیز ہے کہ اکثر سبب ہوتی ہے۔

٤٨٣٣ - (٢٢) وَعَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنَ الْخَيْرِ مَايَعْلَمُ مَبْلَغَهَا يَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنَ الشَّرِّ مَا يَعْلَمُ مَبْلَغَهَا يَكْتُبُ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْهِ سَخَطَهُ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ۔ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ۔ (الترمذی الحدیث رقم ٢٣١٩ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٩٦٩ والموطا الحدیث رقم ٥ من کتاب الکلام والبغوی فی شرح السنة ١٤ / ٣١٤ الحدیث رقم ٢١٢٤ واحمد فی المسند ٣/ ٤٦٩)

سیدنا بلال بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تحقیق ایک آدمی بھلائی کی بات ❶ کرتا ہے' اس کی قدر نہیں جانتا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تک اس کی وجہ سے اس کے لیے اپنی رضا مندی لکھ دیتا ہے اور جب ایک آدمی برائی کی بات کرتا ہے وہ اس کی قدر نہیں جانتا تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے لیے ملاقات کے دن تک ناراضگی لکھ دیتا ہے۔ (شرح السنہ میں ہے) مالک' ترمذی' ابن ماجہ نے مانند اس کی۔

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ نے کہا اچھی بات سے مراد ظالم حکمران کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے اور اس قیاس پر بری بات کلمہ باطل کہنا نزدیک بادشاہ کے کہ ضرر کرے دین میں۔ جبکہ ظاہر حدیث سے عام معلوم ہوتا ہے کہ کوئی سا کلمہ ہو اور ثابت کرتا ہے خوشنودی اپنی الخ یعنی دنیا میں ایسی چیزوں کی توفیق دیتا ہے کہ اللہ عزوجل کی خوشنودی کا باعث ہوں اور برزخ میں قبر کے عذاب سے بچائیں اور اس کی قبر فراخ کی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ سو جا مانند سونے دلہن کے اور قیامت کے دن اس کو سعید بنا کر اٹھایا جائے گا اور اللہ عزوجل کے سایہ میں ہوگا پھر بہشت میں داخل ہوگا اور وہاں کی نعمتیں پائے گا اور جس پر خفگی ہوگی اس کے حق میں تو وہ اس کے برعکس سمجھ لے۔

٤٨٣٤ - (٢٣) وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ

سیدنا بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے' انہوں نے بہز کے دادا

جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِّمَنْ يُّحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ وَيْلٌ لَّهٗ وَيْلٌ لَّهٗ۔ (رواہ احمد و الترمذی و ابوداؤدو الدارمی)

(ابوداؤد الحدیث رقم ٤٩٩٠ والترمذی الحدیث رقم ٢٣١٥ و الدارمی الحدیث رقم ٢٧٠٢ واحمد فی المسند ٥/ ٥)

سے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس آدمی کے لیے ویل ہے جو لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ ❶ بولتا ہے اس کے لیے ویل اور ہلاکت ہے۔ (احمد' ترمذی' ابوداؤد' دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس قید سے سمجھا گیا کہ اگر ایک بات سچی کہے واسطے خوش کرنے ساتھیوں کے تو مضائقہ نہیں۔

٤٨٣٥ - (٢٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَقُوْلُ الْكَلِمَةَ لَا يَقُوْلُهَا اِلَّا لِيُضْحِكَ بِهِ النَّاسَ يَهْوِىْ بِهَا اَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَاِنَّهٗ لَيَزِلُّ عَنْ لِسَانِهٖ اَشَدَّ مِمَّا يَزِلُّ عَنْ قَدَمِهٖ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

(البیهقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ٤٨٣٢)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی لوگوں کو ہنسانے کے لیے کوئی بات کرتا ہے (تو وہ) اس کی وجہ سے زمین و آسمان کے درمیانی فاصلہ سے بھی زیادہ دور دوزخ میں جا گرتا ❶ ہے اور وہ اپنی زبان کی وجہ سے ایسا پھسلتا ہے جیسا کہ اپنے پاؤں سے بھی نہیں پھسلتا۔ (بیہقی نے شعب الایمان میں)

حکم الحدیث: میں اس کی سند سے واقف نہیں ہو سکا۔

فوائد الحدیث: ❶ گرتا ہے یعنی دوزخ میں۔

٤٨٣٦ - (٢٥) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَمَتَ نَجَا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)۔ (الترمذی الحدیث رقم ٢٥٠١ والدارمی الحدیث رقم ٢٧١٣ والبیهقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ٤٩٨٣ واحمد فی المسند ٢/ ١٧٧)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص خاموش ❶ رہا وہ نجات پا گیا۔'' (احمد' ترمذی' دارمی' بیہقی شعب الایمان)

حکم الحدیث: دوسری صحیح سند سے بھی مروی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ حقیقت میں زبان کا روکنا بہت مشکل ہے اکثر لوگ اس کو قابو میں نہیں رکھ سکتے جو جی میں آتا ہے کہہ ڈالتے ہیں' پھر پچھتاتے ہیں آدمی کو چاہیے کہ اگر اچھی بات ہو تو اسے منہ سے نکالے اور بری بات جیسے جھوٹ' غیبت' بہتان' فضول اور بے کار باتوں سے ہمیشہ بچتا رہے اور زیادہ بولنا تمام عقلمندوں کے نزدیک معیوب ہے پہلے تمام حکماء اور داناؤں کا اس پر اتفاق ہے کہ آدمی کی عقلمندی اس کے بات کرنے سے معلوم ہو جاتی ہے۔

٤٨٣٧ - (٢٦) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَقِيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا النَّجَاةُ فَقَالَ اَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ۔ (رواه احمد و الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ٢٤٠٦ واحمد فی المسند ٥/ ٢٥٩)

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور میں نے کہا کہ نجات کا سبب کیا ہے آپ نے فرمایا تو اپنی زبان کو محفوظ رکھ اور تجھے تیرا تیرا گنجائش دے ❶ اور تو اپنے گناہوں پر رویا کر۔ (احمد' ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی تو اپنے گھر سے بلاضرورت باہر نہ نکل اور نہ تنگ دل ہو بیٹھنے سے اس میں بلکہ غنیمت جان اس کو کہ یہ فتنہ و فساد سے بچنے کا ایک سبب ہے۔

٤٨٣٨ - (٢٧) وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ رَفَعَهٗ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ ابْنُ اٰدَمَ فَاِنَّ الْاَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُوْلُ اِتَّقِ اللّٰهَ فِيْنَا فَاِنَّا نَحْنُ بِكَ فَاِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَاِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا۔ (رواه الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ٢٤٠٧ واحمد فی المسند ٣/ ٩٦)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب آدم کا بیٹا صبح کرتا ہے تو تحقیق اس کے تمام اعضاء زبان کے سامنے عاجزی کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہمارے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈر اس لیے کہ ہم تیرے ساتھ ہیں اگر تو سیدھا رہا تو ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھا ہو گیا تو ہم بھی ٹیڑھے ❶ ہو جائیں گے۔" (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ لہٰذا ضروری ہے کہ پہلے خوب دل میں سوچ و بچار کر لے کہ اس بات کے کہنے سے کوئی نقصان تو نہ ہوگا اور کسی کا دل تو ناراض نہ ہوگا' پھر یہ سوچے کہ اس میں کوئی فائدہ بھی ہے یا نہیں' پھر اس کے بعد اگر اس بات میں فائدہ ہو تو منہ سے نکالے ورنہ خاموش رہے۔

٤٨٣٩ - (٢٨) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَالَا يَعْنِيْهِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ) (الموطا الحدیث رقم ٣ من کتاب حسن الخلق واحمد فی المسند ١/ ٢١١)

سیدنا علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "انسان کے اسلام کی اچھائی یہ ہے کہ وہ فضول باتوں کو چھوڑ دے۔" (مالک' احمد)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

٤٨٤٠ - (٢٩) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ۔ (ابن ماجه الحدیث رقم ٣٩٧٦)

اور ابن ماجہ نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

٤٨٤١ - (٣٠) وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْهُمَا۔ (الترمذی الحدیث رقم ٢٣١٧ و

اور ترمذی' بیہقی' شعب الایمان میں ان دونوں ❶ سے روایت کیا۔

۲۳۱۸ والبیھقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ۴۹۸۷ و ۴۹۸۶)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے' یہ حدیث ایک عمدہ اصل ہے علم اخلاق کے اور تمام نصائح کا خلاصہ اس حدیث میں ہے' سچ تو یہ ہے کہ حدیث آدمی کے عمل کرنے کے لئے عمر بھر کافی ہے اور ساری عمر گزر جاتی مگر اس حدیث پر پورا عمل نہیں ہو سکتا ہر آدمی سے کوئی نہ کوئی کام لغو اور بیکار ضرور سرزد ہو جاتا ہے' اگر چہ اس میں آخرت کا مواخذہ نہ ہو مگر اس کا نقصان ہوتا ہے اور اگر اس کی بجائے ذکر الٰہی یا تعلیم علم دین میں مصروف ہوتا تو کس قدر ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا' گویا اس نے اپنے فائدہ کو بالکل ڈبو دیا دوسری حدیث میں ہے کہ اہل جنت حسرت نہ کریں گے مگر اس وقت پر جو بغیر ذکر الٰہی کے گزرا حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا یہ حدیث نصف اسلام ہے اور نصف دوسری تمام احادیث میں۔

۴۸۴۲ - (۳۱) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ تُوُفِّیَ رَجُلٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ فَقَالَ رَجُلٌ اَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَلَا تَدْرِیْ فَلَعَلَّهٗ تَكَلَّمَ فِيْمَا لَا يَعْنِيْهِ اَوْبَخِلَ بِمَا لَا يَنْقُصُهٗ۔ (رواہ الترمذی)

(الترمذی الحدیث رقم ۲۳۱۶)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی فوت ہو گیا تو اسے ایک شخص نے کہا کہ تجھے جنت ❶ مبارک ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے کیا معلوم کہ اس نے کوئی فضول بات کی ہو یا اس نے کسی ایسی چیز سے بخل کیا ہو جو اس میں نقص پیدا کرنے والی نہیں ❷ تھی۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے البتہ جید سند سے اس کا شاہد موجود ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی برکت کی وجہ سے۔ ❷ یعنی جیسے کہ تعلیم علم اور دینا زکوٰۃ کا کہ نقصان علم و مال میں نہیں لاتا بلکہ زیادتی کا سبب ہوتا ہے حاصل یہ کہ تو نے اس کے بہشتی ہونے کا یقین کیونکر کیا شاید اس نے بیہودہ کلام کی ہو اور بخل کیا ہو اور ان کی وجہ سے اول گروہ کے ساتھ جنت میں داخل نہ ہو سکے اور اپنے ان جرموں سے حساب کتاب میں پکڑا جائے۔

۴۸۴۳ - (۳۲) وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الثَّقَفِیِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَیَّ قَالَ فَاَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهٖ وَقَالَ هٰذَا (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَصَحَّحَهٗ)۔ (الترمذی الحدیث رقم ۲۴۱۰ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۹۷۲ والدارمی الحدیث رقم ۲۷۱۱ واحمد فی المسند ۳/ ۴۱۳)

سیدنا سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! جن چیزوں کو آپ میرے لیے خوفناک سمجھتے ہیں ان میں سے کونسی چیز زیادہ خوفناک ہے سیدنا سفیان رضی اللہ عنہ نے کہا پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان پکڑی اور فرمایا اس کے شر ❶ سے۔ (ترمذی اور صحیح کہا اس کو)

حکم الحدیث: اس کی بعض دوسری اسناد صحیح ہیں۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی بہت ڈرتا ہوں' اس سے بہت زیادتیاں سرزد ہوتی ہیں۔

۴۸۴۴ - (۳۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيْلًا مِّنْ نَّتْنِ مَا جَآءَ بِهٖ۔ (رواہ الترمذی)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ ❶ اس کی بدبو کی وجہ سے اس سے ایک میل دور چلا جاتا ہے۔ (ترمذی)

(الترمذی الحدیث رقم ۱۹۷۲)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی محافظت کرنے والا۔

٤٨٤٥ - (٣٤) وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ اَسَدِنِ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَبُرَتْ خِيَانَةً اَنْ تُحَدِّثَ اَخَاكَ حَدِيْثًا هُوَلَكَ بِهٖ مُصَدِّقٌ وَّاَنْتَ بِهٖ كَاذِبٌ۔ (رواه ابو داوٗد) (ابو داؤد الحدیث رقم ٤٩٧١)

سیدنا سفیان بن اسد حضرمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے بہت بڑی بات اور بہت بڑی خیانت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی سے کوئی ایسی بات کرے کہ اس بات میں وہ ❶ تجھے سچا جانتا ہو اور تو اس میں جھوٹا ہو۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جھوٹ بولنا بہرحال بد ہے لیکن اس صورت میں بدتر ہے۔

٤٨٤٦ - (٣٥) وَعَنْ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ ذَا وَجْهَيْنِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَّارٍ۔ (رواه الدارمی) (ابوداؤد الحدیث رقم ٤٨٧٣ والدارمی الحدیث رقم ٢٧٦٤)

سیدنا عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص دنیا میں دومنہ والا ہو ❶ تو قیامت کے دن اس کے لیے آگ سے دو زبانیں ہوں گی۔'' (دارمی)

فوائد الحدیث: ❶ دومنہ والا اس کو کہتے ہیں کہ وہ کسی کے سامنے ہو تو وہ جانے کہ یہ میرا بڑا دوست ہے اور اس کے پیچھے ایسی باتیں کرے کہ جو اس کے لیے تکلیف کا باعث ہوں اور بعض نے کہا کہ دومنہ والا وہ ہے کہ دو آدمیوں میں عداوت ہے یہ ہر ایک کے پاس جا کر دوسرے کو برا کہتا ہے اور اس کی محبت ظاہر کرتا ہے اور ان میں سے ہر ایک یہ سمجھتا ہو کہ یہ میرا دوست' مددگار اور غمخوار ہے۔

٤٨٤٧ - (٣٦) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا بِاللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيِّ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ) وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ وَلَا الْفَاحِشِ الْبَذِيِّ وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذی الحدیث رقم ١٩٧٧ واحمد فی المسند ١/ ٤٠٥ والبیهقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ٥١٤٩)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن آدمی طعن کرنے والا' لعنت کرنے والا' فحش گوئی کرنے والا اور زبان دراز نہیں ہوتا۔'' (ترمذی) بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا اور بیہقی کی ایک اور روایت میں ہے کہ ❶ مومن فحش کہنے والا زبان درازی کرنے والا نہیں ہوتا) کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بیہقی کی دوسری روایت میں یعنی اس روایت میں فاحش کو بذی کے ساتھ متصف کیا۔

۴۸۴۸ - (۳۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ لَعَّانًا وَفِیْ رِوَايَةٍ لَّا يَنْبَغِیْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يَّكُوْنَ لَعَّانًا۔ (رواه الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ۲۰۱۹ واحمد فی المسند ۲/ ۳۶۶)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ مومن زیادہ لعنت کرنے والا نہیں ہوتا اور ایک روایت میں ہے کہ مومن کو یہ لائق نہیں کہ وہ بہت زیادہ لعنت کرنے والا ہو۔(ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

۴۸۴۹ - (۳۸) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَاعَنُوْا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ وَلَا بِغَضَبِ اللّٰهِ وَلَا بِجَهَنَّمَ وَفِیْ رِوَايَةٍ وَلَا بِالنَّارِ۔ (رواه الترمذی و ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ۴۹۰۶ والترمذی الحدیث رقم ۱۹۷۶ واحمد فی المسند ۵/ ۱۵)

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آپس میں اللہ تعالیٰ کی لعنت ❶ کے ساتھ بددعا نہ کرو آپس میں اللہ تعالیٰ کے غضب کے ساتھ بددعا نہ کرو اور کسی کو دوزخ میں داخل ہونے کی بددعا نہ دیا کرو۔ اور ایک روایت میں ہے اور نہ آگ کے ساتھ۔ ❷ (ترمذی' ابوداؤد)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی آپس میں ایک دوسرے کو کہو کہ تجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت اور نہ کہو کہ تجھ پر اللہ تعالیٰ کا غضب اور تو دوزخ میں جائے۔ ❷ یعنی نہ کہو کہ تو آگ میں جائے۔

۴۸۵۰ - (۳۹) وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا لَعَنَ شَيْئًا صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ اِلَى السَّمَآءِ فَتُغْلَقُ اَبْوَابُ السَّمَآءِ دُوْنَهَا ثُمَّ تَهْبِطُ اِلَى الْاَرْضِ فَتُغْلَقُ اَبْوَابُهَا دُوْنَهَا ثُمَّ تَاْخُذُ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا فَاِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا رَجَعَتْ اِلَى الَّذِیْ لُعِنَ فَاِنْ كَانَ لِذَالِكَ اَهْلًا وَاِلَّا رَجَعَتْ اِلَى قَآئِلِهَا۔(رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ۴۹۰۵)

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے بندہ جس وقت کسی چیز کو لعنت کرتا ہے تو وہ آسمان کی طرف چڑھتی ہے' تو اس کے لیے آسمان کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں پھر وہ زمین کی طرف اترتی ہے تو زمین کے دروازے بھی اس کے لیے بند کر دیئے جاتے ہیں پھر وہ دائیں بائیں بھاگتی ہے تو جب اس کو کوئی نکلنے کا راستہ نہیں ملتا تو وہ لعنت کیے گئے کی طرف جاتی ہے اگر وہ اس کا حق دار ہوتا ہے تو اس پر چسپاں ہو جاتی ہے اور اگر وہ اس کا حقدار نہیں ہوتا تو پھر وہ کہنے والے کی طرف واپس آ جاتی ہے۔(ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

۴۸۵۱ - (۴۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا نَازَعَتْهُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہوا نے ایک آدمی کی

الرِّيحَ رِدَآءَهُ فَلَعَنَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنْهَا فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ وَإِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ۔ (رواه الترمذی)

(ابوداؤد الحدیث رقم ٤٩٠٨ والترمذی الحدیث رقم ١٩٧٨)

چادر اڑائی اس نے ہوا پر لعنت کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو اس کو لعنت نہ ❶ کر اس لیے کہ وہ حکم کی گئی ہے اور بات یہ ہے کہ جو شخص کسی چیز پر لعنت کرے ❷ اور وہ چیز لعنت کے لائق نہ ہو تو وہ اس کی طرف واپس لوٹ آتی ہے۔ (ترمذی' ابوداؤد)

فوائد الحدیث: ❶ ہوا اور پانی' خاک' آگ' چاند' سورج' ابر' برق' رعد اور صاعقہ' یہ سب اللہ جل جلالہ کے حکم اس کی اطاعت میں ہیں' اس لیے ان کو برا کہنا آدمی کی حماقت ہے اور اکثر بیوقوف ایسا کرتے ہیں کہ کہیں چاند کی ہجو کرتے ہیں کہیں سمندر کی۔
❷ یعنی آدمی کو یا غیر آدمی کو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب تک کسی کے مستحق لعنت ہونے کا یقین نہ ہو تو اس پر لعنت نہ کرے۔

٤٨٥٢ - (٤١) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُبَلِّغُنِي أَحَدٌ مِّنْ أَصْحَابِي عَنْ أَحَدٍ شَيْئًا فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَخْرُجَ إِلَيْكُمْ وَأَنَا سَلِيمُ الصَّدْرِ۔ (رواه ابو داؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٤٨٦٠ والترمذی الحدیث رقم ٣٨٩٧ واحمد فی المسند ١/ ٣٩٦)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے صحابہ میں سے کوئی مجھے کسی صحابی کے متعلق شکایت نہ کرے ❶ میری خواہش ہے کہ جب میں تمہاری طرف آؤں تو میرا سینہ (تم سب کے لیے) صاف ہو۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کوئی چیز یعنی کوئی کسی کی میرے پاس غیبت نہ کرے۔

٤٨٥٣ - (٤٢) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ كَذَا وَكَذَا تَعْنِي قَصِيرَةً فَقَالَ لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَ بِهَا الْبَحْرُ لَمَزَجَتْهُ۔ (رواه احمد و الترمذی و ابوداؤد)

(ابوداؤد الحدیث رقم ٤٨٧٥ والترمذی الحدیث رقم ٢٥٠٢ واحمد فی المسند ٦/ ١٨٩)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا آپ کے لیے کافی ہیں' وہ ایسی یعنی چھوٹے قد والی ہیں' آپ نے فرمایا تو نے ایسی بات کہی ہے اگر اس کو دریا میں ڈال دیا جائے تو اس کو بدل ❶ دے۔ (احمد' ترمذی' ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اشارہ سے بھی غیبت کرنا حرام ہے۔

٤٨٥٤ - (٤٣) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ۔ (رواه

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سخت کلامی کسی چیز میں نہیں ہوتی ❶ مگر اس کو عیب ❷ دار کر دیتی ہے اور کسی چیز میں نرمی نہیں ہوتی مگر اس کو زینت

الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ۱۹۷٤ وابن ماجه الحدیث رقم ٤١٨٥ واحمد فی المسند ۳/ ١٦٥)

دیتی ہے۔(ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اگر چہ بالفرض جانور یا پتھر میں سہی۔ ❷ یعنی انسان فحش سے ضرور عیب دار ہو جائے گا۔

٤٨٥٥ - (٤٤) وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَيَّرَ اَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَعْمَلَهُ يَعْنِيْ مِنْ ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ خَالِدًا لَمْ يُدْرِكْ مَعَاذَ بْنَ جَبَلٍ۔ (الترمذی الحدیث رقم ٢٥٠٥)

خالد بن معدان رحمہ اللہ نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کو کسی گناہ کے ساتھ عار دلاتا ہے وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک کہ وہ اس کو کر نہیں لے گا' یعنی ایسے گناہ کی عار دلانا جس سے وہ توبہ کر چکا ہو۔ ❶ (ترمذی)
ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد متصل نہیں اس لیے کہ خالد نے سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ توبہ کر چکا ہے الخ گنہگار اور اگر توبہ نہیں کی اور گرفتار ہے اس میں تو سرزنش کر سکتے ہیں اس پر لیکن تکبر اور حقارت کے طور پر درست نہیں اگر زجر مقصود ہو تو درست ہے اور یہ قول ''من ذنب'' امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے منقول ہے اور اس روایت میں اگر چہ ترمذی نے کلام کیا لیکن حافظ عراقی رحمہ اللہ نے کہا کہ اس کو امام احمد اور امام طبرانی رحمہما اللہ نے اسناد جید کے ساتھ روایت کیا۔ (مرقات ولمعات)

٤٨٥٦ - (٤٥) وَعَنْ وَاثِلَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِاَخِيْكَ فَيَرْحَمَهُ اللّٰهُ وَيَبْتَلِيْكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ) (الترمذی الحدیث رقم ٢٥٠٦)

سیدنا واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی مسلمان بھائی کو تکلیف میں مبتلا دیکھ کر تو خوشی کا اظہار ❶ نہ کر ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کر کے تجھے اس مصیبت میں مبتلا کر دے۔ (ترمذی) (اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اگر کوئی مسلمان دینی یا دنیاوی مصیبت میں مبتلا ہو' تو تم اپنی دشمنی یا اس سے ناراضگی کی وجہ سے خوش نہ ہو۔

٤٨٥٧ - (٤٦) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُحِبُّ اَنِّيْ حَكَيْتُ اَحَدًا وَاَنَّ لِيْ كَذَا وَكَذَا۔ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَصَحَّحَهُ۔ (الترمذی الحدیث رقم ٢٥٠٣ واحمد فی المسند ٦/ ١٢٨)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس بات کو پسند ❶ نہیں کرتا کہ میں کسی کی نقل اتاروں اور میرے لیے اتنا اتنا (مال) ہو۔ (ترمذی نے اس کو صحیح کہا۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی مسلمان کی نقل اتارنا حرام ہے مثلاً کسی کی آواز بنا کر بولے یا لنگڑا کر چلے۔

٤٨٥٨ - (٤٧) وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ فَاَنَاخَ رَاحِلَتَهُ ثُمَّ عَقَلَهَا ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ اَتٰى رَاحِلَتَهُ فَاَطْلَقَهَا ثُمَّ رَكِبَ ثُمَّ نَادٰى اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَمُحَمَّدًا وَّلَا تُشْرِكْ فِيْ رَحْمَتِنَا اَحَدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَقُوْلُوْنَ هُوَ اَضَلُّ اَمْ بَعِيْرُهٗ اَلَمْ تَسْمَعُوْا اِلٰى مَاقَالَ قَالُوْا بَلٰى۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا فِيْ بَابِ الْاِعْتِصَامِ فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ۔ (ابوداؤد الحدیث رقم ٤٨٨٥ واحمد فی المسند ٤/ ٣١٢)

سیدنا جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی آیا اس نے اپنا اونٹ بٹھایا' پھر اس کا پاؤں رسی سے باندھ دیا پھر مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو جب اس اعرابی نے سلام پھیرا تو اپنے اونٹ کے پاس آیا' اس کو کھولا اور اس پر سوار ہوا' پھر پکارا یا الٰہی رحم کر مجھ پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ہماری رحمت میں کسی اور کو شریک نہ کر (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا کیا حال ہے یہ اعرابی ❶ زیادہ جاہل ہے یا اس کا اونٹ تم نے سنا نہیں کہ اس نے کیا کہا ہے' صحابہ نے کہا کہ ہاں ہم نے سنا (ابوداؤد) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کفیٰ بالمرء کذبا باب الاعتصام میں پہلی فصل میں بیان کی گئی ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ اعرابی الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دعا میں تنگی نہیں کرنی چاہئے بلکہ تمام مسلمان مرد اور عورتوں کو اپنی دعا میں شامل کرنا چاہئے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٤٨٥٩ - (٤٨) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ تَعَالٰى وَاهْتَزَّلَهُ الْعَرْشُ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) (البیهقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ٤٨٨٦)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت فاسق کی تعریف کی جائے تو رب تعالیٰ ناراض ہوتا ہے اور اس کا عرش ہلنے ❶ لگتا ہے۔'' (بیہقی شعب الایمان)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کیونکہ اس سے فاسق میں غرور پیدا ہوگا اور وہ اپنے عیوب کو ہنر سمجھے گا اور مسلمانوں کو حقیر خیال کرے گا اور اس میں دنیا اور آخرت کی تباہی ہے۔

٤٨٦٠ - (٤٩) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَى الْخِلَالِ كُلِّهَا اِلَّا الْخِيَانَةَ وَالْكِذْبَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ) (احمد فی المسند ٥/ ٢٥٢)

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان ہر طرح کی خصلت ❶ پر پیدا کیا جاتا ہے مگر خیانت اور جھوٹ کی خصلت پر نہیں۔ (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی مومن کامل میں یہ خصلتیں نہیں ہوتیں بلکہ وہ پیدا کیا جاتا ہے صدق وامانت پر کہ مقتضائے تصدیق وایمان کے ہیں یا مراد مبالغہ ہے بیچ نفی اور دونوں صفتوں کے مومن سے کہ حامل بار امانت ایمان کا ہے اور ظاہر تر ہے یہ کہ مراد ان دونوں صفات سے منع کرنا ہے یعنی مسلمان کو ان صفات سے متصف نہیں ہونا چاہیے۔

٤٨٦١ - (٥٠) وَ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ۔ (البيهقى فى شعب الايمان الحديث رقم ٤٨٠٩٠)

اور بیہقی نے سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

٤٨٦٢ - (٥١) وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ اَنَّهُ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا قَالَ نَعَمْ فَقِيْلَ لَهُ اَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ بَخِيْلًا قَالَ نَعَمْ فَقِيْلَ لَهُ اَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ كَذَّابًا قَالَ لَا۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ مُرْسَلًا) (الموطا الحديث رقم ١٩ من كتاب الكلام واحمد فى المسند ٢/ ٢٨٨ والبيهقى فى شعب الايمان الحديث رقم ٤٨٣٢)

سیدنا صفوان ❶ بن سلیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ کیا مومن بزدل ہوتا ہے' آپ نے فرمایا ہاں' پھر کہا گیا کیا مومن بخیل ہوتا ہے آپ نے فرمایا ہاں' پھر کہا گیا کیا مومن بہت جھوٹا ہوتا ہے آپ نے فرمایا کہ نہیں۔ ❷ (مالک اور بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق ارسال کے)

فوائد الحدیث: ❶ صفوان بن سلیم تابعی ثقہ تھے اور جلیل القدر مدینہ کے رہنے والوں سے اور نہایت صالح تھے کہتے ہیں کہ چالیس برس تک انہوں نے پہلو زمین پر نہیں رکھا اور وقت مرگ بیٹھے ہوئے جان دی اور ان کی پیشانی میں کثرت سجود کے سوراخ ہو گیا تھا اور نہایت قانع تھے کہ ہدیہ بادشاہ کا قبول نہیں کرتے تھے اور ان کے مناقب بہت ہیں۔ (لمعات)

❷ فرمایا کہ نہیں اس حدیث کا بھی وہی مطلب ہے جو سابق حدیث کا مطلب ہے۔

٤٨٦٣ - (٥٢) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَتَمَثَّلُ فِيْ صُوْرَةِ الرَّجُلِ فَيَاْتِي الْقَوْمَ فَيُحَدِّثُهُمْ بِالْحَدِيْثِ مِنَ الْكِذْبِ فَيَتَفَرَّقُوْنَ فَيَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَجُلًا اَعْرِفُ وَجْهَهٗ وَلَا اَدْرِيْ مَا اسْمُهٗ يُحَدِّثُ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (٧٣ـ ٤٦) واحمد فى المسند ٣/ ٨٩٨)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق شیطان آدمی کی صورت ❶ میں لوگوں کے پاس آتا ہے اور ان کو جھوٹی باتیں بتاتا ہے' لوگ اس کی باتیں سن کر علیحدہ ہوتے ہیں' تو ان میں سے ایک آدمی کہتا ہے کہ میں نے ایک آدمی سے سنا' میں اس کی شکل تو پہچانتا ❷ ہوں لیکن اس کا نام نہیں جانتا وہ بیان کرتا ہے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی کبھی کبھی۔ ❷ پہچانتا ہوں میں یعنی اگر دیکھوں تو پہچان لوں گا' مقصود اس حدیث سے یہ ہے کہ باتوں کے سننے میں احتیاط کرے کہ صحیح ہے یا غلط اور یہ حدیث اگرچہ موقوف ہے لیکن مرفوع کے حکم میں ہے۔

٤٨٦٤ - (٥٣) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حَطَّانَ قَالَ اَتَيْتُ

عمران بن حطان رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ

اَبَاذَرٍّ فَوَجَدْتُهُ فِي الْمَسْجِدِ مُحْتَبِيًا بِكِسَاءٍ اَسْوَدَ وَحْدَهُ فَقُلْتُ يَا اَبَاذَرٍّ مَا هٰذِهِ الْوَحْدَةُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِّنْ جَلِيْسِ السُّوْءِ وَالْجَلِيْسُ الصَّالِحُ خَيْرٌ مِّنَ الْوَحْدَةِ وَاِمْلَاءُ الْخَيْرِ خَيْرٌ مِّنَ السُّكُوْتِ وَالسُّكُوْتُ خَيْرٌ مِّنْ اِمْلَاءِ الشَّرِّ۔ (البیھقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ٤٩٩٣)

کے پاس آیا تو میں نے ان کو مسجد میں گوٹ مارے ہوئے ایک سیاہ چادر میں تنہا بیٹھے ہوئے پایا' میں نے کہا اے ابوذر! یہ تنہائی ❶ کیا ہے تو سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ تنہائی برے ہم نشین کے ساتھ بیٹھنے سے بہتر ہے اور نیک آدمی کے ساتھ بیٹھنا اکیلے بیٹھنے سے بہتر ہے اور اچھی بات سکھلانا خاموش رہنے سے بہتر ہے اور خاموش رہنا بُری بات سکھلانے سے بہتر ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی صحابہ کے پاس کیوں نہیں بیٹھتا اور افادہ اور استفادہ کرتا۔

٤٨٦٥ - (٥٤) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُقَامُ الرَّجُلِ بِالصَّمْتِ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ سِتِّيْنَ سَنَةً۔ (البیھقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ٤٩٥٣)

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انسان کا خاموش رہنا ساٹھ سال کی (نفلی) عبادت سے افضل ❶ ہے۔''

فوائد الحدیث: ❶ افضل ہے یعنی اس کا خاموشی پر ہمیشگی کرنا ساٹھ برس کی عبادت سے افضل ہے جو کثرت کلام اور بے استقامتی کے ہو۔

٤٨٦٦ - (٥٥) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ اِلٰى اَنْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْصِنِيْ قَالَ اُوْصِيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ فَاِنَّهٗ اَزْيَنُ لِاَمْرِكَ كُلِّهٖ قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَاِنَّهٗ ذِكْرٌ لَّكَ فِي السَّمَاءِ وَنُوْرٌ لَّكَ فِي الْاَرْضِ قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ عَلَيْكَ بِطُوْلِ الصَّمْتِ فَاِنَّهٗ مَطْرَدَةٌ لِّلشَّيْطَانِ وَعَوْنٌ لَّكَ عَلٰى اَمْرِ دِيْنِكَ قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ اِيَّاكَ وَكَثْرَةَ الضِّحْكِ فَاِنَّهٗ يُمِيْتُ الْقَلْبَ وَيَذْهَبُ بِنُوْرِ الْوَجْهِ قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ قُلِ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ لَا تَخَفْ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ لِيَحْجُزْكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَّفْسِكَ۔

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا پس ذکر کی ❶ حدیث دراز' یہاں تک کہ انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول! نصیحت کریں آپ نے فرمایا میں تجھے اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کے ساتھ نصیحت کرتا ہوں اس لیے کہ تقویٰ بہت زینت دینے والا ہے تیرے تمام ❷ کاموں کے لیے میں نے کہا مجھے اور نصیحت فرمائیے آپ نے مجھے فرمایا قرآن کریم کی تلاوت اور اللہ عزوجل کا ذکر اپنے آپ پر لازم کر لے اس لیے کہ تلاوت قرآن اور اللہ تعالیٰ کا ذکر ❸ کرنا تیرے لیے آسمان میں ذکر اور زمین میں نور کا سبب ہے۔ میں نے کہا کچھ اور فرمائیے آپ نے فرمایا دیر تک خاموش رہ' اس لیے کہ لمبی خاموشی شیطان ❹ کو بھگا دیتی ہے اور دین پر تیری مدد کرنے والی ہے' میں نے کہا مزید فرمائیے

(البیهقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ٤٩٤٢)

آپ نے فرمایا سچی بات کہہ اگرچہ وہ کڑوی ہو' میں نے کہا مزید فرمائیے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے بارہ میں تو کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈر' میں نے کہا کچھ اور بھی فرمائیے' آپ نے فرمایا اپنے آپ کو لوگوں کے عیوب ❺ سے باز رکھ جو تو اپنے نفس سے جانتا ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے یا ان کے شاگرد نے۔ ❷ یعنی ملائکہ تجھے یاد کریں گے ساتھ خیر و رحمت کے بلکہ اللہ تعالیٰ بھی جیسا کہ فرمایا "فاذکرونی اذکرکم" اور تمام افعال خیر جو بہ نیت تقرب الی اللہ کئے جائیں' وہ ذکر میں داخل ہیں' اس صورت میں ذکر کا تلاوت کے بعد آ کر کرنا "ذکر الجزاء ذکر الکل" کے قلیل سے ہوگا اور یہ سبب زیادہ فضل اور شرف کے ہے اور یہ جو فرمایا کہ نہ ڈر اس میں قطع تعلق کا ہے خلق سے بالکل اور حق پر ثابت رہنا بغیر نظر کرنے کے طرف مذمت لوگوں کی۔ اور ان کی تعریف کی' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وتبتل الیه تبتیلا﴾ ❸ خاموش رہنا یعنی ہمیشہ۔ ❹ شیطان کو جو راہ زبان سے اندر آتا ہے اور مصیبت کے کنویں میں ڈالتا ہے۔
❺ یعنی جب کسی کی عیب گیری کا خیال آئے تو اپنے عیوب کو سوچ کہ مجھ میں بھی عیب ہیں تو کسی اور کی عیب گیری کیا کروں۔

٤٨٦٧ - (٥٦) وَعَنْ أَنَسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى خَصْلَتَيْنِ هُمَا أَخَفُّ عَلَى الظَّهْرِ وَأَثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ قَالَ قُلْتُ بَلٰى قَالَ طُوْلُ الصَّمْتِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا عَمِلَ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِهِمَا۔

(البیهقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ٤٩٤١)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ابوذر! کیا میں تجھے وہ خصائل نہ بتاؤں کہ جو پشت پر بہت ہلکے ہیں اور میزان میں بہت وزنی ہیں' سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں نے کہا جی ہاں' آپ نے فرمایا لمبی خاموشی اور خوش خلقی' قسم ہے اس ذات کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے ❶ مخلوق نے ان کی طرح کا کوئی عمل نہیں کیا۔''

حکم الحدیث: میں اس کی سند سے واقف نہیں۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی کوئی کام ان دو کاموں سے بہتر نہیں ہیں بہتر ہونا ان دو صفات کا اس سبب سے ہے کہ خاموش رہنے میں کچھ محنت و مشقت نہیں اٹھانا پڑتی بلکہ زبان ہلانے اور بات کی ترتیب دینے میں ظاہر و باطن کی تکلیف ہے اسی پر خوش خلقی کو بھی قیاس کرنا چاہئے کہ اس میں نرمی آسانی اور سکون ہے بخلاف سخت خوئی اور جدال اور نزاع کے کہ ان میں سراسر محنت اور مشقت ہے۔

٤٨٦٨ - (٥٧) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِيْ بَكْرٍ وَهُوَ يَلْعَنُ بَعْضَ رَقِيْقِهٖ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَقَالَ لَعَّانِيْنَ وَصِدِّيْقِيْنَ كَلَّا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَأَعْتَقَ أَبُوْ بَكْرٍ يَوْمَئِذٍ بَعْضَ رَقِيْقِهٖ ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا أَعُوْدُ۔ رَوَى

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذرے جب کہ وہ اپنے کسی غلام پر لعنت کر رہے تھے آپ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا' لعنت کرنے والے اور صدیق ❶ بھی؟ رب کعبہ کی قسم ایسا نہیں ہو سکتا تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس دن اپنے کسی ایک

اَلْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثُ الْخَمْسَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

(البيهقى فى شعب الايمان الحديث رقم ٤٩٤١)

غلام کو آزاد کیا' پھر وہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور کہا کہ میں ایسا کام پھر نہ کروں گا۔ (بیہقی نے پانچوں احادیث شعب الایمان میں روایت کیں)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ صدیق اس ولی کو کہتے ہیں کہ جس کے دل میں ایسا نور ہو کہ جو بغیر دلیل مانگے اور بغیر معجزہ دیکھے ایمان لائے جیسے مشہور ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے نہ کوئی معجزہ چاہا اور نہ ہی کوئی دلیل مانگی بلکہ صرف اپنے دل کے نور سے آپ کو نبی مان کر آپ پر ایمان لائے نبوت کے رتبہ کے بعد ولایت کے درجات میں صدیقی کے برابر کوئی مرتبہ نہیں۔

٤٨٦٩- (٥٨) وَعَنْ اَسْلَمَ قَالَ اِنَّ عُمَرَ دَخَلَ يَوْمًا عَلٰى اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ وَهُوَ يَجْبِذُ لِسَانَهٗ فَقَالَ عُمَرُ مَهْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْبَكْرٍ اِنَّ هٰذَا اَوْرَدَنِي الْمَوَارِدَ۔ (رواه مالك) (الموطا الحديث رقم ٥١٥٤)

سیدنا اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ایک دن سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی زبان کھینچتے تھے ❶ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا' اسے چھوڑ دیجئے اللہ تعالیٰ آپ کی بخشش فرمائے' تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ اس زبان نے مجھے ہلاکت کے مقامات میں ڈالا ہے۔ (مالک)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی گویا اس کو منہ میں سے کھینچ نکال ڈالنا چاہتے تھے مقصود اس پر زجر وغیرہ کرنا تھا اور ابن ماجہ نے ام المومنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا آدمی کی ہر بات کا وبال اس پر ہی ہوگا اور کسی بات سے فائدہ نہ ہوگا مگر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور ذکر الٰہی کا بس یہی باتیں اس دن کام آئیں گی' جناب عیسیٰ علیہ السلام فرماتے تھے مت باتیں کر دبیکار سوایا الٰہی کے' پھر سخت ہو جائیں گے دل تمہارے اور سخت دل دور ہے اللہ تعالیٰ سے لیکن تم نہیں سمجھتے اور مت دیکھو دوسروں کے گناہ کو' گویا تم ہی رب ہو' اپنے گناہوں کو دیکھو اپنے تئیں بندہ سمجھ کر کیونکہ لوگوں میں سب طرح کے لوگ ہیں بعض بیمار ہیں' بعض اچھے ہیں' تم رحم کرو بیماروں پر اور شکر کرو اللہ عزوجل کا اپنی تندرستی پر' یعنی شکر کرو کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے گناہوں سے بچایا اور گناہگاروں کے لئے دعا کرو' ان کو نصیحت کرو اور سمجھاؤ۔

٤٨٧٠- (٥٩) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِضْمَنُوْا لِيْ سِتًّا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَضْمَنُ لَكُمُ الْجَنَّةَ اُصْدُقُوْا اِذَا حَدَّثْتُمْ وَاَوْفُوْا اِذَا وَعَدْتُّمْ وَاَدُّوْا اِذَا ائْتُمِنْتُمْ وَاحْفَظُوْا فُرُوْجَكُمْ وَغُضُّوْا اَبْصَارَكُمْ وَكُفُّوْا اَيْدِيَكُمْ۔

(احمد فى المسند ١ / ٢٥٧ والبيهقى فى شعب الايمان الحديث رقم ٥٢٥٦ والترمذى الحديث رقم ١٩١٩)

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو' میں تمہارے لیے جنت کا ضامن بنوں گا (۱) جب بات کرو تو سچی کرو (۲) جب وعدہ کرو تو پورا کرو (۳) جب امانت دیئے جاؤ تو اس کو ادا کرو (۴) اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرو ❶ (۵) اور اپنی نظروں کو نیچا رکھو ❷ اور (۶) اپنے ہاتھوں کو بند رکھو۔ ❸

حکم الحدیث: یہ حدیث مرسل ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی حرام کاری سے۔ ❷ اور بند کرو یعنی اس چیز کے دیکھنے سے کہ جس کا دیکھنا جائز نہیں جیسے نامحرم اور بے ریش وغیرہ کی طرف شہوت سے دیکھنا۔ ❸ اور رکھو ہاتھ اپنے یعنی وہاں ڈالنے سے جہاں کا ڈالنا جائز نہیں۔

٤٨٧١ - (٦٠) ٤٨٧٢ - (٦١) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنَمٍ وَاَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِيَارُ عِبَادِاللّٰهِ الَّذِيْنَ اِذَا رُأُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ وَشِرَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الْمَشَّآؤُوْنَ بِالنَّمِيْمَةِ الْمُفَرِّقُوْنَ بَيْنَ الْاَحِبَّةِ الْبَاغُوْنَ الْبُرَاءَ الْعَنَتَ۔ (رَوَاهُمَا اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) (احمد فی المسند ٤/ ٢٢٧ والبیهقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ١١١٠٨ وعن اسماء احمد فی المسند ٦/ ٤٥٦)

سیدنا عبدالرحمٰن بن غنم اور سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے بہترین بندے وہ ہیں جب ان کو دیکھا جائے تو اللہ تعالیٰ یاد آئے اور اللہ تعالیٰ کے بدترین بندے وہ ہیں جو مجالس میں چغلی کے ساتھ چلتے پھرتے ہیں، لوگوں میں جدائی ڈالتے ہیں (اور) پاک لوگوں سے مشقت چاہتے ہیں۔'' ❶ (احمد، بیہقی فی شعب الایمان)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ چاہتے ہیں یعنی جو لوگ برائی سے پاک ہیں ان پر گناہ کا الزام لگا کر ان کو بدنام کرتے ہیں۔

٤٨٧٣ - (٦٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ صَلَّيَا صَلٰوةَ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ وَ كَانَا صَآئِمَيْنِ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ اَعِيْدُوْا وُضُوْءَ كُمَا وَصَلٰوتَكُمَا وَامْضِيَا فِيْ صَوْمِكُمَا وَاقْضِيَاهُ يَوْمًا اٰخَرَ قَالَ لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اغْتَبْتُمْ فُلَانًا۔ (البیهقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ٦٧٢٩)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھی اور دونوں روزہ دار تھے پس جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا اپنا وضو دوبارہ کرو ❶ اور نماز پڑھو اور پورا کرو روزہ اپنا اور اس کے بدلہ میں ایک دن کی قضا کرو (اس لیے قضا کرو) انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول! کس لیے؟ آپ نے فرمایا کہ تم نے فلاں آدمی کی غیبت کی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے غیبت کی سخت برائی ثابت ہوئی اور معلوم ہوا کہ غیبت سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے وضو اور نماز بھی لیکن علماء نے اس حدیث کو تغلیظ پر حمل کیا ہے اور سفیان ثوری رحمہ اللہ اس حدیث کی رو سے غیبت کے ساتھ روزہ ٹوٹ جانے کے قائل ہیں بہتر تقدیر پر معلوم ہوا کہ غیبت کی قباحت اور برائی حد سے زیادہ ہے اسی میں احتیاط اور تقویٰ ہے کہ غیبت کے بعد پھر نیا وضو کرے بلکہ علماء نے لکھا ہے کہ اگر ہنسے یا کوئی بیہودہ بات کرے اور زیادہ بک بک کرے تو وضو کرنا مستحب ہے۔

٤٨٧٤ - (٦٣) ٤٨٧٥ - (٦٤) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَجَابِرٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ الْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَزْنِيْ فَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔

٤٨٧٥ - (٦٤) وَفِيْ رِوَايَةٍ فَيَتُوْبُ فَيَغْفِرُ اللّٰهُ لَهٗ

سیدنا ابوسعید اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''غیبت زنا سے سخت ترین ہے'' صحابہ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کس طرح غیبت زنا سے سخت ہے؟ آپ نے فرمایا آدمی البتہ زنا کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے اور غیبت کرنے والے کو

وَاِنَّ صَاحِبَ الْغِيْبَةِ لَايُغْفَرُ لَهُ حَتّٰى يَغْفِرَ هَالَهُ صَاحِبُهُ۔ (البیهقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ٦٧٤١)

نہیں بخشا جاتا جب تک کہ وہ شخص معاف نہ کرے، جس کی غیبت کی گئی ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

٤٨٧٦ - (٦٥) وَفِيْ رِوَايَةِ اَنَسٍ قَالَ صَاحِبُ الزِّنَا يَتُوْبُ وَصَاحِبُ الْغِيْبَةِ لَيْسَ لَهُ تَوْبَةٌ۔ (رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) (البیهقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ٦٧٤٢)

اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ زنا کرنے والا توبہ کرتا ہے لیکن غیبت کرنے والے کے لیے توبہ نہیں۔ (بیہقی نے یہ تینوں احادیث شعب الایمان میں روایت کیں)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

٤٨٧٧ - (٦٦) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ كَفَّارَةِ الْغِيْبَةِ اَنْ تَسْتَغْفِرَ لِمَنِ اغْتَبْتَهُ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنَا وَلَهُ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ) وَقَالَ فِيْ هٰذَا الْاَسْنَادِ ضُعْفٌ۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ❶ "غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ جس کی تو نے غیبت کی ہے اس کے لیے بخشش کی دعا کرے تو کہہ کہ اے اللہ! ہم کو اور اس کو بخش دے۔ (بیہقی نے دعوات کبیر میں) اور کہا کہ اس کی اسناد ضعیف ہے۔

حکم الحدیث: میں اس کی سند سے واقف نہیں ہوں۔

فوائد الحدیث: ❶ ظاہر یہ ہے کہ یہ بخشش چاہنا اس صورت میں ہے کہ جب یہ غیبت اس کو نہ پہنچی ہو کہ جس کی غیبت کی ہے اور جب اس کو پہنچ جائے تو اس سے بخشوانا ضروری ہے' امام نووی رحمہ اللہ نے کہا غیبت شرعی غرض سے درست ہے اور وہ چھ سبب سے ہوتی ہے (۱) ظالم کو ظالم کی غیبت درست ہے۔ (۲) کسی خلاف شرع کام کو بیٹھنے کے لئے جس کو قدرت ہے اس کو کہنا کہ فلاں شخص ایسا کام کرتا ہے اس کو باز رکھو۔ (۳) فتویٰ لینے کے لئے جیسے سیدہ ہندہ رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا نام لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا تھا کہ وہ بخیل ہے۔ (۴) مسلمانوں کو شر سے بچانے کے لئے نہ دوسرے کی ایذا اور فساد کی نیت سے۔ (۵) علانیہ گناہ اور بدعت کرنے والا اور ظلم کرنے والے کا گناہ بدعت اور ظلم بیان کرنا (۶) اور مشہور ہو گیا ہو کسی لقب سے مثلاً اعمش اعرج تو بغرض تعریف اس کا لقب بیان کرنا درست ہے' نہ بغرض توہین اور جو دوسری طرح سے تعریف کرے تو بہتر ہے (نووی مختصرا)

بَابُ الْوَعْدِ

وعدہ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٤٨٧٨ - (١) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَآءَ اَبَابَكْرٍ مَالٌ مِّنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ مَنْ كَانَ لَهٗ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ اَوْكَانَتْ لَهٗ قِبَلَهٗ عِدَةٌ فَلْيَاْتِنَا قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ وَعَدَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّعْطِيَنِيْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا فَبَسَطَ يَدَيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ جَابِرٌ فَحَثٰى لِيْ حَثْيَةً فَعَدَدْتُّهَا فَاِذَا هِيَ خَمْسُ مِائَةٍ وَقَالَ خُذْ مِثْلَيْهَا۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ٣١٦٤ ومسلم الحدیث رقم ٦٠-٢٣١٤)

وفات ہوئی اور سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس علاء ❶ بن حضرمی رضی اللہ عنہ کی طرف سے مال آیا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا جس کسی کا بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر قرض ہو یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کچھ دینے کا وعدہ❷ کیا ہو تو وہ ہمارے پاس آئے' سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اتنا اور ❸ اتنا دینے کا وعدہ کیا تھا اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے دونوں ہاتھ اپنے تین بار کھولے ❹ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک لپ بھر کر دی' میں نے اس کو شمار کیا تو پانچ سو تھے اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اتنا ہی ❺ دو مرتبہ اور لے لو۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ سیدنا علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بحرین پر عامل تھے۔ ❷ آپ کی طرف وعدہ' یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو۔ ❸ اتنا اور اتنا یعنی تین بار ہاتھ بھر کر۔ ❹ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنا دینے کا وعدہ کیا تھا' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مالک جو وعدہ کرے تو اس کا نائب اس وعدہ کو پورا کرے۔ ❺ یعنی ایک ہزار درہم۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٤٨٧٩ - (٢) وَعَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْيَضَ قَدْشَابَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُّشْبِهُهٗ وَاَمَرَلَنَا بِثَلٰثَةَ عَشَرَ قُلُوْصًا فَذَهَبْنَا نَقْبِضُهَا فَاَتَانَا مَوْتُهٗ فَلَمْ يُعْطُوْنَا شَيْئًا فَلَمَّا قَامَ اَبُوْبَكْرٍ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ فَلْيَجِيْ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاَخْبَرْتُهٗ فَاَمَرَ لَنَا بِهَا۔ (رواه الترمذی) (البخاری الحدیث رقم ٣٥٤٤ ومسلم الحدیث رقم (١٠٧ ـ ٢٣٤٣) والترمذی الحدیث رقم ٢٨٢٦)

سیدنا ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ کا رنگ سفید تھا' ❶ آپ کا بڑھاپا ظاہر ہوا تھا اور سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ❷ تھے اور ہماری جماعت کے لیے آپ نے تیرہ❸ جوان اونٹنیوں کے دینے کا حکم فرمایا ہم وہ اونٹنیاں لینے کے لیے جانے لگے' تو ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی اطلاع ملی تو ہمیں وہ اونٹنیاں نہ مل سکیں اور جب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے انہوں نے کہا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص سے وعدہ کیا ہو تو وہ آئے (اور بتائے) تو میں ان کے پاس آیا اور میں نے ان کو بتایا' تو انہوں نے ہمیں اونٹنیاں دینے کا حکم دیا۔ (ترمذی)

فوائد الحدیث: ❶ سفید رنگ یعنی مائل بسرخی۔ ❷ مشابہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی اوپر کے دھڑ میں۔ ❸ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدہ کی جو آپ نے ہمیں اونٹنیاں دینے کا کیا تھا۔

٤٨٨٠ - (٣) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي الْحَسْمَآءِ قَالَ

سیدنا عبداللہ بن ابوالحسماء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ❶ کہ میں

بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يُّبْعَثَ وَبَقِيَتْ لَهٗ بَقِيَّةٌ فَوَعَدْتُّهٗ اَنْ اٰتِيَهٗ بِهَا فِيْ مَكَانِهٖ فَنَسِيْتُ فَذَكَرْتُ بَعْدَ ثَلٰثٍ فَاِذَا هُوَ فِيْ مَكَانِهٖ فَقَالَ لَقَدْ شَقَقْتَ عَلَيَّ اَنَا هٰهُنَا مُنْذُ ثَلٰثٍ اَنْتَظِرُكَ۔ (رواه ابو داؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٤٩٩٦)

نے نبی ﷺ سے آپ کے نبی بنائے جانے سے پہلے کچھ خریدا' اور آپ کی کچھ رقم میرے ذمہ باقی بچ گئی' میں نے کہا آپ یہی ٹھہریں میں ابھی آتا ہوں' تو میں اس بات کو بھول گیا تین دنوں کے بعد مجھے یاد آیا تو میں نے آپ کو ❷ اسی جگہ پایا آپ نے فرمایا کہ تو نے مجھے مشقت میں ڈال دیا' میں تین دن ❸ سے اسی جگہ تیرے انتظار میں ہوں۔ (ابوداؤد)

فوائد الحدیث: ❶ ابوالحسماء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لفظ حسماء مشکوٰۃ کے نسخوں میں ساتھ تقدیم حاء مہملہ مفتوحہ کے سین کے ساکنہ پر واقعہ ہوا ہے اور اسی طرح مصابیح کے نسخوں میں ہے اور علماء نے لکھا ہے کہ یہ مصابیح والے کی سہو اور خطاء ہے اور مشکوٰۃ والے نے مصابیح والے کی تقلید کی ہے اور صواب ابی الحمساء ہے ساتھ تقدیم میم کے سین پر جیسا کہ اسماء الرجال کی کتابوں میں مذکور ہے۔ ❷ یعنی جہاں آپ تشریف فرماتے تھے یا جائے بیع میں۔ ❸ نبی ﷺ کا انتظار کرنا وعدہ پورا کرنے کے لیے تھا نہ کہ رقم لینے کے لیے اور اس میں امت کے لیے وعدہ پورا کرنے کی تعلیم اور حکم ہے تمام ادیان میں رہا ہے اور سب رسول اس کی محافظت کرتے رہے ہیں چنانچہ اللہ عز وجل نے تعریف کے طور پر فرمایا "وَ اِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰى"

٤٨٨١ - (٤) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ اَخَاهُ وَمِنْ نِّيَّتِهٖ اَنْ يَّفِيَ لَهٗ فَلَمْ يَفِ وَلَمْ يُجِئْ لِلْمِيْعَادِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ۔ (رواه ابوداؤد و الترمذی) (ابوداؤد الحديث رقم ٤٩٩٥ والترمذی الحديث رقم ٢٦٣٣)

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جس وقت کوئی شخص اپنے بھائی سے وعدہ کرے اور اس کی نیت بھی اسے پورا کرنے کی ہو پھر وہ کسی وجہ سے اسے پورا نہ کر سکے ❶ اور مقررہ وقت پر نہ آئے تو اس پر گناہ نہیں۔ (ابوداؤد' ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی بسبب عذر کے اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص وعدہ پورا کرنے کی نیت رکھتا ہو اور وہ وفا نہ کر سکے تو وہ گناہگار نہیں ہوتا اور یہ بھی سمجھایا گیا کہ جس نے وعدہ کیا اور وفا کی نیت نہیں کی تو وہ گنہگار ہوتا ہے' برابر ہے کہ وہ اس کو پورا کرے یا نہ کرے' کیونکہ یہ منافقوں کی علامت ہے بعض نے کہا بغیر عذر کے وعدہ خلاف کرنا حرام ہے اور علامہ محمد طاہر پٹنی نے مجمع البحار میں کہا کہ علماء کا اتفاق ہے کہ جو شخص کسی ناجائز کام کا وعدہ کرے تو وہ اس کو پورا نہ کرے۔ (لمعات)

٤٨٨٢ - (٥) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ دَعَتْنِيْ اُمِّيْ يَوْمًا وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ فِيْ بَيْتِنَا فَقَالَتْهَا تَعَالَ اُعْطِيْكَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَرَدْتِّ اَنْ تُعْطِيَهٗ قَالَ اَرَدْتُّ اَنْ اُعْطِيَهٗ تَمْرًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سیدنا عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن مجھے میری والدہ نے بلایا اور رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے میری ماں نے کہا میرے پاس آ' میں تجھے کچھ دوں تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ تیرا اس کو کیا دینے کا ارادہ تھا ❶ (میری والدہ نے) کہا میرا اسے ایک کھجور

وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّكِ لَوْلَمْ تُعْطِيهِ شَيْئًا كُتِبَتْ عَلَيْكِ كَذِبَةٌ۔(رواہ ابوداؤد والبیھقی فی شعب الایمان)

(ابوداؤد الحدیث رقم ٤٩٩١ واحمد فی المسند ٣/ ٤٤٧ والبیھقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ٤٨٢٢)

دینے کا ارادہ تھا' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خبردار (یاد رکھ) اگر تو اسے کچھ نہ دیتی تو تیرے لیے ایک جھوٹ لکھا جاتا۔ (ابوداؤد' بیہقی نے شعب الایمان میں)

فوائد الحدیث: ❶ نبی ﷺ سمجھے کہ سیدنا عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی ماں نے اپنے بیٹے سے مذاق کیا ہے آج کل یہ بات عام ہے اور بچوں کو لالچ دینے کا دستور ہے اس لئے اس سے پوچھا کہ کیا اس کو کچھ دینے کا ارادہ ہے یا ویسے ہی کچھ دینے کا کہا ہے' اس سے معلوم ہوا کہ بچوں کو جھوٹ بات کہہ کر للچانا درست نہیں ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٤٨٨٣- (٦) عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَعَدَ رَجُلًا فَلَمْ يَاْتِ اَحَدُهُمَا اِلٰى وَقْتِ الصَّلٰوةِ ذَهَبَ الَّذِيْ جَآءَ لِيُصَلِّيَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ۔ (رواہ رزین)

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی سے وعدہ کرے ان میں سے ایک نماز کے وقت تک نہ آئے اور دوسرا شخص نماز پڑھنے کے لیے چلا جائے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔'' ❶ (رزین)

حکم الحدیث: میں اس کی سند سے واقف نہیں ہوں۔

فوائد الحدیث: ❶ پس گناہ نہیں اس لئے کہ نماز کا ادا کرنا ضروریات دین سے ہے۔

بَابُ الْمُزَاحِ

خوش طبعی کا بیان ❶

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٤٨٨٤- (١) عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُخَالِطُنَا حَتّٰى يَقُوْلَ لِاَخٍ لِّيْ صَغِيْرٍ يَا اَبَا عُمَيْرٍ مَافَعَلَ النُّغَيْرُ وَكَانَ لَهٗ نُغَيْرٌ يَلْعَبُ بِهٖ فَمَاتَ۔

(متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٦٢٠٣ ومسلم الحدیث رقم (٣٠- ٢١٥٠) وابوداؤد الحدیث رقم ٤٩٦٩ والترمذی الحدیث رقم ١٩٨٩ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٨٢٠ واحمد فی المسند ٣/ ١١٥)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ خوش طبعی کرتے تھے' یہاں تک کہ میرے چھوٹے بھائی سے فرماتے اے ابوعمیر! بلبل ❷ نے کیا کیا؟ اور عمیر کے پاس ایک چڑیا تھی جس سے وہ کھیلتا تھا اور وہ مرگئی تھی۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ٹھٹھہ مذاق یہ درست ہے بشرطیکہ جھوٹ نہ بولے اور کبھی کبھی کرے نہ کہ ہمیشہ یا اکثر مذاق کو اپنا طریقہ بنا

لے کیونکہ ایسا کرنے سے اکثر ہنسے گا اور دل خراب ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ سے غفلت پیدا ہو گی۔ ❷ کیا کیا بلبل نے ابوعمیر رضی اللہ عنہ انس رضی اللہ عنہ کا چھوٹا بھائی (اخیاف) تھا اس نے چڑیا پالی تھی' جس کو ہندی میں لال کہتے ہیں وہ مرگئی' عمیر اس کے غم میں اداس رہتا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کی خاطرداری کے لئے یہ فرمایا کرتے' سبحان اللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں کیا اخلاق تھے کہ چھوٹے چھوٹے لڑکوں کی بھی خاطرداری کرتے تھے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

٤٨٨٥ - (٢) عَــنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُدَا عِبُنَا قَالَ اِنِّیْ لَااَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا۔ (رواه الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ١٩٩٠ واحمد فی المسند ٢/ ٣٤٠)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ ہم سے خوش طبعی کرتے ہیں آپ نے فرمایا میں نہیں کہتا مگر حق۔ ❶ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی مزاح کرنے میں ایسی بات نہیں کہتا جو خلاف واقع ہو۔

٤٨٨٦ - (٣) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا اِسْتَحْمَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ حَامِلُكَ عَلٰی وَلَدِنَاقَةٍ فَقَالَ مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَلِدُ الْاِبِلَ اِلَّا النُّوْقُ۔ (رواه الترمذی وابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٤٩٩٨ والترمذی الحدیث رقم ١٩٩١ واحمد فی المسند ٣/ ٢٦٧)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری مانگی' تو آپ نے فرمایا: ''میں سواری کے لیے تجھے اونٹنی کا بچہ دوں گا اس نے کہا میں ❶ اونٹنی کے بچہ کو کیا کروں گا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اونٹ کو بھی اونٹنی ہی جنم دیتی ہے۔'' (ترمذی' ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس شخص نے سمجھا کہ اونٹنی کے بچہ سے چھوٹا بچہ مراد ہے اور وہ سواری کے قابل نہیں ہوتا۔

٤٨٨٧ - (٤) وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ یَاذَاالْاُذُنَیْنِ۔ (رواه ابوداؤد و الترمذی) (ابوداؤد الحدیث رقم ٥٠٠٢ والترمذی الحدیث رقم ١٩٩٢ واحمد فی المسند ٣/ ١٢٧)

انہی (سیدنا انس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے (یعنی مجھے) اے دو کانوں والے! فرمایا۔ (ابوداؤد' ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس میں خوش طبعی بھی ہے اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی ذکاوت کی تعریف بھی۔

٤٨٨٨ - (٥) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِامْرَاَةٍ عَجُوْزٍ اَنَّهٗ لَا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَجُوْزٌ فَقَالَتْ

انہی (سیدنا انس رضی اللہ عنہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ❶ روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ایک بوڑھی عورت سے فرمایا کہ بوڑھی

وَمَا لَهُنَّ وَكَانَتْ تَقْرَاءُ الْقُرْاٰنَ فَقَالَ لَهَا اَمَا تَقْرَئِيْنَ الْقُرْاٰنَ اِنَّا اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا۔ رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ۔ (البغوی فی شرح السنة الحدیث رقم ٣٦٠٦)

عورت جنت میں داخل نہیں ہوگی' اس نے کہا کہ ❷ اس کی کیا وجہ ہے؟ اور وہ عورت قرآن پڑھی ہوئی تھی' آپ نے فرمایا کیا تو نے قرآن کریم میں یہ نہیں پڑھا کہ ہم جنت کی عورتوں کو پیدا کریں گے اور ان کو کنواریاں ❸ بنائیں گے۔ (رزین اور شرح السنہ میں (کہ بغوی کی کتاب نام مصابیح السنہ ہے)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی مزاح کے طور پر آپ نے فرمایا۔ ❷ یعنی از راہ حیرانگی اور پریشانی سے' نام مصابیح السنہ ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بوڑھی عورتیں بہشت میں داخل نہ ہوں گی' یہ سن کر اس عورت نے منہ پھیرا اور روتی ہوئی چل دی تو اس وقت جناب محمد ﷺ نے فرمایا اسے بتاؤ کہ بہشت میں عورتیں داخل نہیں ہوں گی کیونکہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے: ﴿**انا انشانھن انشآء فجعلھن ابكارا۔**﴾
❸ یعنی بوڑھی عورتوں کو بھی باکرہ اٹھائیں گے پس درست ہوا یہ کہنا کہ بڑھاپے کی حالت میں بہشت میں نہیں جائیں گی۔

٤٨٨٩- (٦) وَعَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ كَانَ اسْمُهٗ زَاهِرَ بْنَ حَرَامٍ وَكَانَ يُهْدِيْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَادِيَةِ فَيُجَهِّزُهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ زَاهِرًا بَادِيَتُنَا وَنَحْنُ حَاضِرُوْهُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّهٗ وَكَانَ دَمِيْمًا فَاَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَهُوَ يَبِيْعُ مَتَاعَهٗ فَاحْتَضَنَهٗ مِنْ خَلْفِهٖ وَهُوَ لَا يُبْصِرُهٗ فَقَالَ اَرْسِلْنِيْ مَنْ هٰذَا فَالْتَفَتَ فَعَرَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ لَا يَاْلُوْ مَا اَلْزَقَ ظَهْرَهٗ بِصَدْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ عَرَفَهٗ وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ يَّشْتَرِى الْعَبْدَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا وَاللّٰهِ تَجِدُنِيْ كَاسِدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لٰكِنْ عِنْدَ اللّٰهِ لَسْتَ بِكَاسِدٍ۔ (رواه فی شرح السنة) (البغوی فی شرح السنة الحدیث رقم ٣٦٠٤ واحمد فی المسند ٣/

انہی (سیدنا انس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ ایک شخص باہر کا رہنے والا تھا نام اس کا زاہر بن حرام تھا اور وہ نبی ﷺ کے لیے باہر سے تحائف لاتا تھا ❶ اور جب وہ باہر جانے ❷ کا ارادہ کرتا تو رسول اللہ ﷺ اس کا سامان سفر درست کر دیتے آپ نے فرمایا کہ: ''زاہر ہمارا دیہاتی ہے اور ہم اس کے شہری ہیں' نبی ﷺ اسے بہت دوست رکھتے اور زاہر بدشکل تھا' پس ایک دن نبی ﷺ آئے ❸ اور وہ اپنا ساز و سامان فروخت کر رہا تھا' آپ اس کے پیچھے سے اس حال میں آئے کہ اس نے آپ کو نہیں دیکھا تھا' آپ نے اس کی بغلوں کے نیچے سے ہاتھ نکال کر اس کی آنکھوں پر رکھ دیئے ❹ اس نے کہا کون ہے مجھے چھوڑ دے' اس نے کن اکھیوں سے پہچان لیا کہ نبی ﷺ ہیں تو اس نے اپنی پشت کو نبی ﷺ کے سینہ سے چمٹانے ❺ لگا' آپ نے فرمایا اس غلام کو کون خریدے ❻ گا' تو اس نے کہا اے اللہ کے رسول! اس وقت آپ مجھے بہت سستا اور ناکارہ پائیں گے پس نبی ﷺ نے فرمایا لیکن تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ناکارہ نہیں ہے۔ (شرح السنہ)

(١٦١)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ایسی چیزیں کہ جو باہر ہوتی ہیں مانند ساگ اور ککڑیوں اور پھولوں وغیرہ کے۔ ❷ یعنی مدینہ سے۔ ❸ یعنی بازار میں۔ ❹ آنکھوں پر رکھ دیے تاکہ وہ پہچان نہ سکے۔ ❺ یعنی نبی ﷺ کے سینہ سے برکت حاصل کرنے کے لیے۔ ❻ غلام کہا زاہر کو' ظاہر ہے اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا غلام تھا اور وجہ استفہام کے خرید نے سے کہ اطلاق کیا جاتا ہے کبھی اوپر مقابلہ شئے کے اور کبھی اوپر استبدال کے یہ ہے کہ نبی ﷺ نے ارادہ کیا کہ کون شخص مقابلہ کرتا ہے اس غلام کے اکرام کا یعنی اس پر اکرام کرے یا کون بدلے اس کو مجھ سے کہ لائے میرے پاس مثل اس کی اور ممکن ہے کہ قبیلہ تجرید سے ہو پس معنی یہ ہوں گے کہ کون آدمی اس عبد کو۔

٤٨٩٠ - (٧) وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ نِ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ مِّنْ اٰدَمٍ فَسَلَّمْتُ فَرَدَّ عَلَيَّ فَقَالَ اُدْخُلْ فَقُلْتُ اَكُلِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كُلُّكَ فَدَخَلْتُ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاتِكَةِ اِنَّمَا قَالَ اَدْخُلُ كُلِّيْ مِنْ صِغَرِ الْقُبَّةِ. (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٥٠٠٠ وابن ماجه الحديث رقم ٤٠٤٢ واحمد في المسند ٦/ ٢٢)

سیدنا عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ چمڑہ کے خیمہ میں تھے میں نے السلام علیک کہا آپ نے مجھے جواب دیا اور فرمایا آؤ میں نے کہا ❶ اے اللہ کے رسول! کیا میرا تمام بدن آئے' آپ نے فرمایا تیرا تمام بدن آئے میں ❶ خیمہ میں داخل ہوا' سیدنا عثمان بن ابی العاتکہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں پورا داخل ہو جاؤں خیمہ کے چھوٹا ہونے کی وجہ سے کہا تھا۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی بطریق مزاح کے الخ اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم بھی کبھی کبھی آپ ﷺ سے بے تکلفی میں مزاح کرلیا کرتے تھے۔

٤٨٩١ - (٨) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ اسْتَاْذَنَ اَبُوْبَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ عَائِشَةَ عَالِيًا فَلَمَّا دَخَلَ تَنَاوَلَهَا لِيَلْطِمَهَا وَقَالَ لَا اَرَاكِ تَرْفَعِيْنَ صَوْتَكِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْجُزُهُ وَخَرَجَ اَبُوْبَكْرٍ مُغْضَبًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَرَجَ اَبُوْبَكْرٍ وَكَيْفَ رَاَيْتِنِيْ اَنْقَذْتُكِ مِنَ الرَّجُلِ قَالَتْ فَمَكَثَ اَبُوْبَكْرٍ اَيَّامًا ثُمَّ اسْتَاْذَنَ فَوَجَدَ هُمَا قَدِ اصْطَلَحَا فَقَالَ لَهُمَا اَدْخِلَانِيْ

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے اجازت چاہی اور انہوں نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی بلند آواز سنی تو جب وہ گھر میں داخل ہوئے اور ان کو طمانچہ مارنے کے لیے پکڑا اور کہا کہ آئندہ میں تیری آواز رسول اللہ ﷺ سے اونچی نہ دیکھوں ❶ (سنو) تو نبی ﷺ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ❷ کو روکنے لگے اور وہ ناراض ہو کر چلے گئے تو نبی ﷺ نے ❸ فرمایا تو نے دیکھا کہ میں نے کس طرح تجھے ❹ اس شخص سے چھڑایا' تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کچھ دن ٹھہر کر ❺ پھر آئے' آپ

فِیْ سِلْمِکُمَا کَمَا اَدْخَلْتُمَانِیْ فِیْ حَرْبِکُمَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلْنَا۔ (رواہ ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٤٩٩٩)

نے اجازت طلب کی آپ کے پاس آئے تو نبی ﷺ اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو صلح کی حالت میں بیٹھے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ مجھے بھی اپنی صلح میں داخل کرلو جس طرح کہ آپ دونوں نے مجھے اپنی لڑائی میں داخل کیا تھا' تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ تحقیق ہم نے کیا (یعنی اپنی صلح میں تمہیں داخل کر لیا)۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے لیکن دوسری سند صحیح بھی موجود ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نہ دیکھوں میں تجھ کو یعنی بعد اس کے۔ ❷ روکتے صدیق رضی اللہ عنہ کو یعنی ام المؤمنین سیدہ عائشہ کو مارنے سے۔ ❸ یعنی بطور مزاح کے۔ ❹ اس شخص سے یعنی سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے۔ ❺ اس حدیث میں آپ کا قول بطور مزاح کے ہے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو کس طرح دیکھا تو نے کہ چھڑایا تجھے اس شخص سے' اسی لئے کہ نہ فرمایا تیرے باپ سے گویا نبی ﷺ نے بعید ڈالا سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بقصد مزاح کے۔

٤٨٩٢ - (٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتُمَارِ اَخَاکَ وَلَا تُمَازِحْہُ وَلَا تَعِدْہُ مُوعِدًا فَتُخْلِفَہٗ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔ (الترمذی الحدیث رقم ١٩٩٥)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ نہ جھگڑا کر تو اپنے بھائی سے اور نہ مزاح ❶ کر اس سے اور نہ وعدہ ❷ کر ایسا وعدہ کہ خلاف کرے تو اس کو (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور نہ مزاح کر یعنی ایسا مزاح جو باعث ایذا ہو۔

❷ اور نہ وعدہ کر ایسا وعدہ کہ خلاف کرے تو اس کو اور شیخ عبدالحق دہلوی رحمہ اللہ نے یہ ترجمہ لکھا ہے کہ نہ وعدہ کر وعدہ کرنا پس خلاف کرے تو اس کو یعنی وعدہ کو پورا کر یا سرے سے وعدہ ہی نہ کرتا کہ وعدہ کی مخالفت نہ کرنا پڑے۔

بَابُ الْمُفَاخَرَۃِ وَالْعَصَبِیَّۃِ

مفاخرت اور عصبیت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٤٨٩٣ - (١) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ النَّاسِ اَکْرَمُ فَقَالَ اَکْرَمُھُمْ عِنْدَاللّٰہِ اَتْقَاھُمْ قَالُوْا لَیْسَ عَنْ ھٰذَا نَسْئَلُکَ قَالَ فَاَکْرَمُ النَّاسِ یُوْسُفُ نَبِیُّ اللّٰہِ ابْنِ نَبِیِّ اللّٰہِ ابْنِ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سے کونسا آدمی بزرگ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان میں سے بزرگ وہ ہے جو زیادہ تقویٰ والا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ہم اس کے

نَبِيِّ اللّٰهِ خَلِيلِ اللّٰهِ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْئَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُوْنِىْ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَخِيَارُكُمْ فِى الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِى الْاِسْلَامِ اِذَا فَقُهُوْا۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٤٦٨٩ ومسلم الحديث رقم (١٦٨ـ ٢٣٧٨) واحمد فی المسند ٢ / ٤٨٥)

متعلق سوال نہیں کرتے آپ نے فرمایا تو پھر لوگوں میں سے معزز یوسف علیہ السلام ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے نبی کے بیٹے' اللہ تعالیٰ کے نبی کے پوتے اور اللہ تعالیٰ کے نبی خلیل اللہ علیہ السلام کے پڑپوتے ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہم اس بارہ میں بھی نہیں پوچھ رہے' آپ نے فرمایا تو کیا تم عربوں کی ذات کے متعلق سوال کرتے ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے فرمایا دور جہالت میں جو تمہارے ❶ بہترین تھے وہ اسلام میں بھی بہترین ہیں بشرطیکہ جب وہ دین کی سمجھ حاصل کرلیں۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ بہترین تمہارے آدمی میں بڑائی یہی ہے کہ متقی پرہیزگار ہو یا نبی ہو یا آدمی اپنی عادات واخلاق میں نیک ہو اور مسائل کا عالم ہو' غرض کہ بڑائی آدمی میں علم کی اور پرہیزگاری کی اور نبوت کی ہے' سوائے اس کے اور نسب خاندان کی بزرگی پر مغرور ہونا اور فخر کرنا محض نادانی ہے۔

٤٨٩٤ - (٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَرِيْمُ بْنُ الْكَرِيْمِ بْنِ الْكَرِيْمِ بْنِ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحديث رقم ٣٣٨٢ والترمذی الحديث رقم ٣١١٦ واحمد فی المسند ٢ / ٩٦)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کریم بیٹا کریم کا ❶ کریم بیٹا کریم کا سیدنا یوسف علیہ السلام جو کہ سیدنا یعقوب علیہ السلام کے بیٹے' سیدنا اسحٰق علیہ السلام کے پوتے اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے پڑپوتے ہیں۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ کریم بیٹا کریم کا یعنی سیدنا یوسف علیہ السلام کے علاوہ یہ خاندانی بزرگی اور کسی کو حاصل نہیں ہوئی کہ جس کی چار پشتوں کے بزرگوں کو اللہ تعالیٰ نے نبوت سے سرفراز فرمایا ہو۔

٤٨٩٥ - (٣) وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ فِىْ يَوْمِ حُنَيْنٍ كَانَ اَبُوْسُفْيَانَ بْنِ الْحَارِثِ اٰخِذًا بِعَنَانِ بَغْلَتِهٖ يَعْنِىْ بَغْلَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَشِيَهُ الْمُشْرِكُوْنَ نَزَلَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبْ قَالَ فَمَارُؤِىَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ اَشَدُّ مِنْهُ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٣٠٤٢ ومسلم الحديث رقم (٧٨ـ ١٧٧٦) واحمد فی

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حنین کے دن ابوسفیان بن حارث نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کی باگ پکڑی ہوئی تھی اور جب مشرکین نے آپ کو گھیر لیا تو آپ نیچے اتر آئے اور آپ فرمانے لگے کہ میں نبی ہوں' اس میں جھوٹ نہیں' میں ❶ عبدالمطلب کا بیٹا ہوں' اس میں جھوٹ نہیں' راوی نے کہا کہ اس دن آپ سے بڑھ کر کسی کو دلیر اور بہادر نہیں دیکھا گیا۔ (بخاری' مسلم)

المسند ٤/ ٢٨٠)

فوائد الحدیث: ❶ نبی ﷺ نے اس کلام میں باپ دادا کے نام سے فخر نہیں کیا بلکہ اپنی نبوت کی حقیقت ثابت کی اس لئے کہ کافروں نے اہل کتاب سے سنا تھا کہ عبدالمطلب کی اولاد میں ایک نبی پیدا ہوگا جو حکمرانی کرے گا۔

٤٨٩٦ - (٤) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ اِبْرَاهِيْمُ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (١٥٠ ـ ٢٣٦٩) واحمد فی المسند ٣/ ١٧٨)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا اے بہترین خلق، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہترین خلق کے ❶ سیدنا ابراہیم علیہ السلام تھے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ فرمایا بہترین خلق کے ابراہیم تھے یہ ادب اور تواضع پر محمول ہے ورنہ آپ تمام مخلوقات سے افضل ہیں۔

٤٨٩٧ - (٥) وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُطْرُوْنِىْ كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰى ابْنَ مَرْيَمَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُهٗ فَقُوْلُوْا عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٣٤٤٥ والدارمی الحدیث رقم ٢٧٨٤ واحمد فی المسند ١/ ٢٣)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم زیادتی نہ کرو جس طرح ❶ کہ نصاریٰ نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام بن مریم علیہا السلام کے بارہ میں کی، تحقیق میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں، تو تم مجھے اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول ہی کہو۔ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ جیسے کہ نصاریٰ نے جناب عیسیٰ بن مریم کی تعریف میں زیادتی کی یعنی جیسے ان کے مقام و مرتبہ سے بڑھ کر بعض نے ان کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا کہا اور اس لیے رسول اکرم ﷺ نے مسلمانوں سے فرمایا کہ تم ویسی تعریف نہ کرنا کہ کہیں کافر ہو جاؤ مگر میری اتنی تعریف کفایت کرتی ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اللہ تعالیٰ کے پیغام لانے والا ہوں یعنی جب رسول اللہ کہا تو سوا اللہ تعالیٰ کے جتنے کمالات کہ آدمی کو ممکن ہے سب آ گئے نبی تمام عالم سے بہتر اللہ کا امانت دار سب گناہوں سے معصوم ہوتا ہے یعنی سوائے پیغمبر علیہ السلام کے اب کون سی تعریف باقی رہی ہے جو مجھ کو کہو گے اس حدیث سے معلوم ہوا اور یہ جو جاہلوں میں مشہور ہے کہ نبی ہر کام کے مختار ہیں جو چاہیں سو کر ڈالیں سو یہ شرک ہے اس میں تو نبی کو اللہ تعالیٰ کے منصب پر بٹھا دیا گیا اور جس بات سے نبی ﷺ نے منع کیا تھا وہی بات بے ادب جاہلوں نے کہی۔

٤٨٩٨ - (٦) وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ وَلَا يَبْغِيَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (١٤ ـ ٢٨٦٥) وابن ماجه الحدیث رقم ٤١٧٩)

عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی کہ میں عاجزی کروں یہاں تک کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے ❶ اور نہ کوئی کسی پر ظلم کرے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ نہ فخر کرے یہ حدیث بھی فخر کرنے اور اترانے کے لیے چھوڑنے کی دلیل ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

٤٨٩٩- (٧) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ يَّفْتَخِرُوْنَ بِاٰبَائِهِمُ الَّذِيْنَ مَاتُوْا اِنَّمَا هُمْ فَحْمٌ مِنْ جَهَنَّمَ اَوْلَيَكُوْنُنَّ اَهْوَنَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الْجُعَلِ الَّذِيْ يُدَهْدِهُ الْخِرَاءَ بِاَنْفِهِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْاٰبَاءِ اِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ اَوْفَاجِرٌ شَقِيٌّ النَّاسُ كُلُّهُمْ بَنُوْاٰدَمَ وَاٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ۔ (رواه الترمذی و ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٥١١٦ والترمذی الحدیث رقم ٣٩٥٥ واحمد فی المسند ٢/ ٣٦١)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا قوموں کو چاہیے کہ وہ اپنے آباء پر فخر کرنے سے رک جائیں وہ لوگ جو مر گئے وہ تو دوزخ کے انگارے ہیں یا پھر وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں گندگی کے کیڑوں سے بھی بدتر ذلیل ہو جائیں گے جو اپنی ناک سے گندگی میں دھکیلتا ہے اللہ تعالیٰ نے دور جاہلیت کی نخوت اور آباؤ اجداد کے ساتھ فخر کرنے کو دور کر دیا اب آدمی یا تو متقی مومن ہے یا فاجر اور بدکار تمام لوگ آدم علیہ السلام ❶ کی اولاد ہیں اور آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا ہوئے ہیں۔ (ترمذی ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ حدیث ہے فخر بالاباء کے حرام ہونے پر اس میں فرمادیا کہ جن پر ناز کرتے ہو ان کی حقیقت اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسی قدر ہے کہ اگر وہ کافر تھے تو دوزخ کے کوئلے ہیں یا تو پھر وہ نجاست کے کیڑوں سے ذلیل تر ہیں پھر ایسوں پر فخر کرنا جن کا انجام یہ ہے کہ تمام انسان ایک ہی انسان کی نسل ہیں پھر ایک کا اعلیٰ اور دوسرے کا ادنیٰ ہونا اس کے کیا معنی نسب کی وجہ سے تو کسی کو کسی پر ناز کرنے کا کوئی اختیار نہیں رہا کیونکہ حسب تو دو طرح پر ہے اگر ایماندار پرہیز گار ہے تو اچھا ہے اور اگر بدکردار ہے تو برا ہے۔

٤٩٠٠- (٨) وَعَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ قَالَ انْطَلَقْتُ فِيْ وَفْدِبَنِيْ عَامِرٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا اَنْتَ سَيِّدُنَا فَقَالَ السَّيِّدُ اللّٰهُ فَقُلْنَا وَ اَفْضَلُنَا فَضْلًا وَّاَعْظَمُنَا طَوْلًا فَقَالَ قُوْلُوْا قَوْلَكُمْ اَوْبَعْضَ قَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَجْرِ يَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٤٨٠٦ واحمد فی المسند ٤/ ٢٥)

سیدنا مطرف بن عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں بنی عامر کے وفد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا ہم نے کہا آپ ہمارے سردار ہیں' آپ نے فرمایا سردار تو اللہ تعالیٰ ہے' ہم نے کہا آپ ہم تمام میں سے افضل ترین اور بخشش میں عظیم تر ہیں' آپ نے فرمایا تم یہ بات کہو یا اس سے بھی کم تر' کہیں تم کو شیطان ❶ وکیل نہ پکڑے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور نہ وکیل پکڑے تم کو شیطان الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ جو لوگ بزرگوں یا بڑے آدمیوں کی تعریف میں کہا کرتے ہیں کہ تم ہمارے مالک ہو' زمانہ کے سردار ہو' جہاں پناہ ہو' معاذ اللہ! داتا ہو' معبود ہو' غریب پرور ہو' معاذ اللہ' قاضی القضاۃ ہو' ایسے الفاظ کسی کے لئے کہنا درست نہیں۔

٤٩٠١- (٩) وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَسَبُ الْمَالُ وَالْكَرَمُ التَّقْوٰى۔(رواه الترمذى وابن ماجة) (الترمذى الحديث رقم ٣٢٧١ وابن ماجه الحديث رقم ٤٢١٩ واحمد فى المسند ٥/ ١٠)

اللہ ﷺ نے فرمایا: "حسب مال ہے اور کرم تقویٰ ❶ ہے۔" (ترمذی، ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور کرم تقویٰ ہے یعنی بزرگی جو ہے سو تقویٰ ہے جو پرہیزگار ہو بزرگ ہے وہ چاہے کسی ذات کا ہو اور جس میں تقویٰ نہیں وہ بزرگ نہیں چاہے وہ کسی ذات کا ہو اور حسب جو ہے سو مال ہے اگر آدمی مالدار ہے تو پھر اس کی کوئی ذات پات نہیں اور محتاج میں عیب نکالتے ہیں۔

٤٩٠٢- (١٠) وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَعَزّٰى بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَعِضُّوْهُ بِهَنِ اَبِيْهِ وَلَا تَكْنُوْا (رواه فى شرح السنة) (البغوى فى شرح السنة الحديث رقم ٣٥٤١ واحمد فى المسند ٥/ ١٣٦)

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اپنے آپ کو جاہلیت کی طرف منسوب کرے تو اس کے باپ کا سر کٹوا دو ❶ اور اس میں کنایہ نہ کرو۔ (شرح السنہ میں)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اسے کہو کہ اپنے باپ کا ستر کاٹ کر اپنے منہ میں لے لے اس حدیث میں نہایت تشدید ہے فخر بالا باء پر اور حقیقت میں اپنی قوم کی بڑائی کرنا فضول ہے اور عاجزی جس قدر ہو سکے بہتر ہے۔

٤٩٠٣- (١١) وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ عُقْبَةَ عَنْ اَبِىْ عُقْبَةَ وَكَانَ مَوْلًى مِّنْ اَهْلِ فَارِسَ قَالَ شَهِدْتُّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحُدًا فَضَرَبْتُ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَقُلْتُ خُذْهَا مِنِّىْ وَاَنَا الْغُلَامُ الْفَارِسِىُّ فَالْتَفَتَ اِلَىَّ فَقَالَ هَلَّا قُلْتَ خُذْهَا مِنِّىْ وَاَنَا الْغُلَامُ الْاَنْصَارِىُّ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٥١٢٣ وابن ماجه الحديث رقم ٢٧٨٤)

سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی عقبہ رضی اللہ عنہ سیدنا ابوعقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اور وہ اہل فارس کا مولیٰ تھا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ احد کی لڑائی میں حاضر تھا' میں نے ایک مشرک کو تلوار ماری اور میں نے کہا کہ ایک فارس غلام کا وار مجھ سے لے' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو نے یہ کیوں نہ کہا ❶ کہ مجھ سے لے میں انصاری غلام ہوں۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کیوں نہ کہا اس وقت فارس کے لوگ کافر تھے تو آپ نے ان کی طرف نسبت کرنا برا جانا اور انصار مسلمان تھے اس لئے آپ نے فرمایا تو نے خود کو انصاری کیوں نہ کہا' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جاہلیت اور کفر کے خاندان سے فخر کرنا مسلمانوں کا شیوہ نہیں ہے اور یہ سخت معیوب ہے۔

٤٩٠٤- (١٢) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَصَرَ قَوْمَهُ عَلٰى غَيْرِ الْحَقِّ فَهُوَ كَالْبَعِيْرِ الَّذِيْ رَدٰى فَهُوَ يُنْزَعُ بِذَنَبِهٖ۔ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد الحديث رقم ٥١١٨)

''جو شخص اپنی قوم کی ناحق مدد کرے تو وہ اس اونٹ کی طرح ہے جو کنویں میں گر پڑا ہے اور اسے اس کی دم سے پکڑ کر نکالا جاتا ہے۔'' ❶ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی یہ نصرت کچھ کام آ سکے نہ آ ئے گی جس طرح دم مارنا اونٹ کو اندر کنوئے کے کچھ نافع نہیں ہوتا ہے۔

٤٩٠٥ - (١٣) وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاالْعَصَبِيَّةُ قَالَ اَنْ تُعِيْنَ قَوْمَكَ عَلَى الظُّلْمِ۔ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد الحديث رقم ٥١١٩ وابن ماجه الحديث رقم ٣٩٤٩)

سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول! عصبیت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تو اپنی قوم کی ظلم پر مدد کرے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

٤٩٠٦ - (١٤) وَعَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَيْرُكُمُ الْمُدَافِعُ عَنْ عَشِيْرَتِهٖ مَالَمْ يَاْثَمْ۔ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد الحديث رقم ٥١٢٠)

سیدنا سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے خطبہ میں فرمایا: ''بہترین تمہارا وہ ہے کہ جو اپنی قوم کے لوگوں سے ظلم کا خاتمہ کرے جب تک کہ گنہگار نہ ہو۔'' ❶ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جب تک کہ گنہگار نہ ہو یعنی ناحق طرفداری نہ کرے۔

٤٩٠٧ - (١٥) وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا اِلٰى عَصَبِيَّةٍ وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَصَبِيَّةً وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلٰى عَصَبِيَّةٍ۔ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد الحديث رقم ٥١٢١)

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو آدمی عصبیت کی طرف بلائے'' ❶ عصبیت کی وجہ سے لڑے اور عصبیت پر اس کی موت آئے تو وہ (تمام) ہم میں سے نہیں۔ ❷ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی باعث ہو لوگوں کو کہ حمایت کریں اس کی باطل پر پھر تقدیر باطل پر حمایتی بننا مذموم اور ممنوع ہے۔

❷ یعنی اہل ملت یا اہل طریقہ ہمارے سے

٤٩٠٨ - (١٦) وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِيْ وَيُصِمُّ۔ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد الحديث رقم ٥١٣٠ واحمد

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری کسی چیز سے محبت ❶ تجھے اندھا اور بہرہ بنا دیتی ہے۔ (ابوداؤد)

فی المسند ٥/ ١٩٤)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ دوست رکھنا لانا اس حدیث کا اسباب میں دلالت کرتا ہے کہ وارد ہوئی ہے یہ حدیث اس شخص کے حق میں جو کسی دوست کے جھوٹ پر حمایت کرتا ہے نہ حق دیکھتا ہے اور نہ سنتا ہے مارے محبت کے حمایتی بنتا ہے اور مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ محبوب میں اگر برائی دیکھتا ہے تو اچھی معلوم ہوتی ہے اور اگر اس سے بد سنتا ہے تو محبت کے غلبہ کی وجہ سے اسے اچھا جانتا ہے نہ محبوب کی کسی چیز کے عیب دیکھتا ہے نہ سنتا ہے یا یہ مراد ہے کہ محبوب کی محبت غیر محبوب سے اندھا اور بہرہ کر دیتی ہے کہ وہ اس کے جمال کے سوائے کسی کا جمال نہیں دیکھتا اور نہ اس کے کلام کے سوا کسی کا کلام سنتا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٤٩٠٩- (١٧) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ كَثِيْرِ الشَّامِيِّ مِنْ اَهْلِ فَلَسْطِيْنَ عَنِ امْرَأَةٍ مِّنْهُمْ يُقَالُ لَهَا فَسِيْلَةُ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمِنَ الْعَصَبِيَّةِ اَنْ يُّحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَهٗ قَالَ لَا وَلٰكِنْ مِنَ الْعَصَبِيَّةِ اَنْ يَّنْصُرَ الرَّجُلُ قَوْمَهٗ عَلَى الظُّلْمِ۔ (رواه احمد و ابن ماجة)

(ابن ماجه الحديث رقم ٣٩٤٩ واحمد فی المسند ٤/ ١٠٧)

عبادہ بن کثیر شامی رحمہ اللہ جو کہ فلسطین کے رہنے والے ہیں، وہ اپنے قبیلہ کی ایک عورت سے جس کا نام فسیلہ ہے، بیان کرتے ہیں اس نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اے اللہ کے رسول! کیا یہ بھی عصبیت ہے کہ ایک آدمی اپنی قوم سے محبت کرے آپ نے فرمایا نہیں بلکہ عصبیت یہ ہے کہ قوم کے ظالم ❶ ہونے کے باوجود اس کی مدد کرے۔ (احمد، ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے لیکن صحیح مسلم میں اس کا شاہد موجود ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سبحان اللہ دین اسلام سے بڑھ کر اور کوئی دین کیسے عمدہ ہوسکتا ہے، ہر آدمی کو اپنی قوم عزیز ہوتی ہے لیکن اسلام میں یہ حکم ہے کہ اپنی قوم کی مدد بھی اس وقت تک کر سکتا ہے جب تک کہ وہ ظالم نہ ہوں اور انصاف اور شرع کے موافق کارروائی کریں لیکن جب قوم ظلم کرے تو ان سے الگ ہوجائے۔

٤٩١٠- (١٨) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْسَابُكُمْ هٰذِهٖ لَيْسَتْ بِمُسَبَّةٍ عَلٰى اَحَدٍ كُلُّكُمْ بَنُوْا اٰدَمَ طَفُّ الصَّاعِ بِالصَّاعِ لَمْ تَمْلَئُوْهُ لَيْسَ لِاَحَدٍ عَلٰى اَحَدٍ فَضْلٌ اِلَّا بِدِيْنٍ وَ تَقْوٰى كَفٰى بِالرَّجُلِ اَنْ يَكُوْنَ بَذِيًّا فَاحِشًا بَخِيْلًا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

(احمد فی المسند ٤/ ١٤٥ والبیهقی فی شعب الایمان

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے یہ نسب نامے کسی کو برا کہنے کی جگہ نہیں ہے، تم تمام آدم علیہ السلام کی اولاد ہو جس طرح ایک صاع دوسرے صاع کے برابر ہوتا ہے تم اس کو نہیں بھرتے ❶ تو (اسی طرح) تم میں سے کسی ایک کو کسی دوسرے پر کوئی فضیلت نہیں مگر تقویٰ اور دین کی وجہ سے اور آدمی کے گناہ گار ہونے کے لیے یہی بات کافی ہے کہ وہ زبان دراز، فحش گوئی کرنے

الحدیث رقم ٥١٤٦) والا اور بخیل ہو۔" (احمد) (اور بیہقی نے شعب الایمان میں)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی کسی کا نسب برا نہیں جو اس پر طعن کیا جائے اور کسی کا نسب افضل نہیں جو وہ اپنے آپ کو بڑا جانے تمام لوگ آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اگر ایک میں کچھ نقص ہے تو دوسرے میں بھی وہی نقص ہے مگر ہاں جو لوگ دیندار پرہیزگار ہیں وہ البتہ اچھے ہیں اور جو لوگ بدزبان بخیل ہیں وہ البتہ برے ہیں' خواہ وہ کسی قوم میں سے ہوں۔

بَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ

نیکی اور صلہ رحمی کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٤٩١١ - (١) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِیْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اَبُوْكَ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اَبَاكَ ثُمَّ اَدْنَاكَ اَدْنَاكَ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ١٩٧١ ومسلم الحدیث رقم ١-٢٥٤٨ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٦٥٨)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول! میرے حسن سلوک کا میرے (لواحقین) سے زیادہ حقدار کون ہے؟ آپ نے فرمایا تیری والدہ' اس نے پوچھا پھر کون؟ آپ نے فرمایا تیری والدہ اس نے پوچھا پھر کون؟ آپ نے فرمایا تیری والدہ' اس نے پوچھا پھر کون؟ آپ نے فرمایا تیرا والد۔ ❶ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا تیری ماں پھر تیری ماں' پھر تیری ماں' پھر اپنے باپ سے احسان کر ❷ پھر اپنے قریب سے' قریب تر کے ساتھ۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی والد کو چوتھی بار میں بیان کیا ماں کا حق باپ سے تین گنا زیادہ ہے۔
❷ پھر اپنے قریب سے قریب تر کے ساتھ احسان کر جیسے بھائی بہن دادا نانا دادی نانی چچا پھوپھی خالہ ماموں وغیرہ۔

٤٩١٢ - (٢) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُهٗ رَغِمَ اَنْفُهٗ رَغِمَ اَنْفُهٗ قِیْلَ مَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ وَالِدَیْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدُهُمَا اَوْكِلَاهُمَا ثُمَّ لَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّةَ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (٩- ٢٥٥١) وابوداؤد الحدیث رقم ١٦٦٨ والترمذی الحدیث رقم ٣٥٤٥ واحمد فی المسند ٢/ ٣٤٦)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "خاک آلودہ ہو ناک اس کی' خاک آلودہ ہو ناک اس کی' خاک آلودہ ہو ناک اس کی' پوچھا گیا اے اللہ کے رسول! کس کی؟ آپ نے فرمایا وہ شخص کہ جو اپنے ماں باپ میں سے کسی ایک کو یا ان دونوں کو بڑھاپے کی حالت میں پائے پھر وہ جنت میں داخل نہ ہو۔" ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماں باپ کی خدمت بہشت کا عمدہ وسیلہ ہے اور ان کو تکلیف دینا اور ان کی خدمت نہ کرنا دوزخ کا سبب ہے۔

۴۹۱۳ - (۳) وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَیَّ اُمِّیْ وَهِیَ مُشْرِکَةٌ فِیْ عَهْدِ قُرَیْشٍ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّیْ قَدِمَتْ عَلَیَّ وَهِیَ رَاغِبَةٌ اَفَاَصِلُهَا قَالَ نَعَمْ صِلِیْهَا۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۳۱۸۳ ومسلم الحدیث رقم (۲۔ ۶۹۶) واحمد فی المسند ۶/ ۳۴۴)

سیدہ اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس میری ماں آئی اور وہ قریش کے صلح کے دور میں مشرکہ تھی' تو میں نے کہا اے اللہ کے رسول! میرے پاس میری ماں آئی ہے اور وہ اسلام سے بیزار ہے' کیا میں اس کے ساتھ صلہ رحمی کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں اس کے ساتھ صلہ رحمی کر۔ ❶ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ فرمایا صلہ رحمی کر اس سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافر ماں باپ سے بھی صلہ رحمی کرنا چاہئے۔

۴۹۱۴ - (۴) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اٰلَ اَبِیْ فُلَانٍ لَیْسُوْا اِلَیَّ بِاَوْلِیَآءَ اِنَّمَا وَلِیِّیَ اللّٰهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَلٰکِنْ لَهُمْ رَحِمٌ اَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۵۹۹۰ ومسلم الحدیث رقم ۳۶۶-۲۱۵ والترمذی الحدیث رقم ۳۱۸۵ و النسائی الحدیث رقم ۳۶۴۴ واحمد فی المسند ۲/ ۵۱۹)

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ بے شک ❶ آل ابی فلاں کے میرے دوست نہیں میرا دوست اللہ تعالیٰ ہے اور نیک مومن' لیکن ان کے ساتھ رشتہ داری ہے' میں اس (رشتہ داری) کی تری کو اس کے ساتھ تر کروں گا۔ ❷ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کو مجمل ذکر کیا کہ فلاں کی اولاد ہماری دوست نہیں واللہ اعلم وہ کون شخص تھا اس کو معین کرنا کہ اس کا فلاں نام ہے ہم پر کچھ ضروری نہیں اور صالح المومنین سے بعض کہتے ہیں کہ سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ' سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ یا سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ مراد ہیں۔ ❷ یعنی برادری کا حق ادا کرتا ہوں۔

۴۹۱۵ - (۵) وَعَنِ الْمُغِیْرَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَیْکُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّهَاتِ وَوَاْدَ الْبَنَاتِ وَمَنْعَ وَهَاتِ وَکَرِهَ لَکُمْ قِیْلَ وَقَالَ وَکَثْرَةَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۵۹۷۵ ومسلم الحدیث رقم (۱۲۔ ۵۹۳) والدارمی الحدیث رقم ۲۷۵۱ واحمد فی المسند ۴/ ۲۶۴)

سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کو تکلیف دینا ❶ بیٹیوں کو زندہ دفن ❷ کرنا تمہارے لیے حرام قرار دیا ہے اور بخیلی اور گداگری کو بھی تم پر حرام کیا ہے اور زیادہ ❸ سوال کرنے اور مال ضائع کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی خاص ماؤں کا ذکر کیا واسطے غالب ہونے حقوق ان کے یا بہ سبب ضعیف ہونے ان کے دلوں کے کہ ذرا سی بات پر رنجیدہ ہو جاتے ہیں۔ ❷ جاہلیت میں لوگ عار اور فقر کے ڈر سے لڑکیوں کو زندہ گاڑ دیتے تھے۔ ❸ قیل وقال فعل ماضی مجہول اور ماضی معلوم ہے اور مقصود نہی ہے اس چیز سے کہ لوگ ایک دوسرے کے ساتھ فضول باتیں کریں کہ کہا گیا ایسا اور کہا فلاں نے ایسا۔

٤٩١٦ - (٦) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ اَبَاهُ وَيَسُبُّ اُمَّهُ فَيَسُبُّ اُمَّهُ۔ (متفق عليه) (البخاري الحديث رقم ٥٩٧٤ ومسلم الحديث رقم (١٤٦ـ ٩٠) وابوداؤد الحديث رقم ٥١٤١ والترمذي الحديث رقم ١٩٠٢ واحمد في المسند ٣/ ١٦٤)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کا اپنے ماں باپ کو گالی دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے‘ لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا کوئی اپنے ماں باپ کو گالی دیتا ہے ❶ آپ نے فرمایا ہاں (جب) ایک آدمی کسی دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے‘ وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔ (بخاری‘ مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی حقیقت میں اپنے ماں باپ کو گالی دلانے کا یہی باعث ہوا۔

٤٩١٧ - (٧) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَبَرِّ الْبِرِّ صِلَةَ الرَّجُلِ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ بَعْدَ اَنْ يُّوَلِّيَ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ١٣ـ ٢٥٥ وابوداؤد الحديث رقم ٥١٤٣ والترمذي الحديث رقم ١٩٠٣ واحمد في المسند ٢/ ٨٨)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نیک ترین نیکیوں میں سے یہ ہے کہ انسان اپنے والد کے دوستوں کے ساتھ صلہ رحمی ❶ کرے جبکہ اس کا والد غائب ہو۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس سے معلوم ہوا کہ جس سے باپ صلہ رحمی کرتا ہو بیٹے کو بھی صلہ رحمی کرنا چاہئے اور باپ کے دوستوں سے ہمیشہ دوستی کرنی چاہئے۔

٤٩١٨ - (٨) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّبْسَطَ لَهٗ فِيْ رِزْقِهٖ وَيُنْسَاَلَهٗ فِيْ اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ۔ (متفق عليه) (البخاري الحديث رقم (٢١ـ ٢٥٥٧) وابوداؤد الحديث رقم ١٦٩٣)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص چاہے کہ اس کی روزی میں کشادگی کی جائے اور اس کی اجل میں تاخیر ❶ کی جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے ناتے داروں سے صلہ رحمی کرے۔“ (بخاری‘ مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی طول عمر کا یہ مطلب ہے کہ وہ نیک نام رہے یا اس کی نیک اولاد ہو کہ اس کے لئے دعائے مغفرت کرے اس کی روح کو ثواب پہنچائے صلہ رحمی فرض ہے اس کے دو طریقے ہیں اگر وہ محتاج ہیں تو ان کی ضروریات کا خیال کرے اگر محتاج نہیں تو پھر تحفے تحائف دیا کرے اور محبت سے ملے۔

٤٩١٩ - (٩) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَاَخَذَتْ بِحَقْوَیِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ مَهْ قَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَآئِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيْعَةِ قَالَ اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى يَا رَبِّ قَالَ فَذَاكِ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٥٩٨٧ ومسلم الحدیث رقم ١٦-٢٥٥٤ واحمد فی المسند ١/ ١٩١)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا اور جب اس کی پیدائش سے فارغ ہوا تو صلہ رحمی کھڑی ہوئی اور رحمٰن ❶ کی کمر پکڑ لی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ کیا ہے وہ کہنے لگی یہ جگہ تیرے ساتھ پناہ پکڑنے والے کی ہے' فرمایا کیا تو اس بات پر خوش نہیں کہ جو تجھے ملائے' میں اسے ملاؤں اور جو تجھے کاٹے' میں اسے کاٹ دوں؟ وہ کہنے لگی کیوں نہیں اے میرے رب! اللہ تعالیٰ نے فرمایا تیرے ساتھ میرا یہ وعدہ ہے۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غفور بھی اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ہے جیسے اور دوسری صفات ہیں مثل ید' وجہ اور ساق وغیرہ کے حافظ ابوبکر احمد بن علی خطیب رحمہ اللہ نے کہا کہ کلام ان صفات میں جن کو روایت کیا ہے سنن صحاح میں آئمہ ثقات نے یہ ہے کہ مذہب سلف کا اثبات ان کا ہے اور جاری کرنا ان کا ظاہر پر اور نفی اور تشبیہ کی کیفیت ان سے اور اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنا فرض ہے جب سے اللہ تعالیٰ نے دنیا بنائی۔

٤٩٢٠ - (١٠) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اللّٰهُ مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهٗ وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهٗ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٥٩٨٨ والترمذی الحدیث رقم ١٩٢٤ واحمد فی المسند ٢/ ١٦٠)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رحم لیا گیا ہے ❶ لفظ رحمٰن سے' اللہ تعالیٰ نے صلہ رحمی سے فرمایا جو شخص تجھے ملائے میں اس کو ملاؤں گا اور جو شخص تجھے کاٹے گا میں اس کو کاٹوں گا۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ رحم کے معنی صلہ رحمی کے ہیں سو فرمایا کہ یہ لفظ رحمٰن سے نکلا ہے یعنی جو حرف رحم میں ہیں وہی رحمٰن میں ہیں پھر فرمایا جو صلہ رحمی کرے گا تو اس پر میں کرم کروں گا اور جو صلہ رحمی نہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر کرم نہ کرے گا۔

٤٩٢١ - (١١) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ مَنْ وَّصَلَنِیْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِیْ قَطَعَهُ اللّٰهُ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٥٩٨٨ ومسلم الحدیث رقم (١٧ ، ٢٥٥٥) واحمد فی المسند ٦/ ٦٢)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رحم لٹکایا گیا ہے ساتھ عرش کے کہتا ہے جو شخص کہ مجھے ملائے تو اللہ تعالیٰ اس کو ملائے گا اور جو شخص مجھے کاٹے گا تو اس کو اللہ تعالیٰ کاٹے گا۔'' (بخاری' مسلم)

٤٩٢٢ - (١٢) وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رحم کو کاٹنے والا جنت میں داخل ❶ نہیں ہوگا۔''

قَاطِعٌ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۵۹۸۴ ومسلم الحدیث رقم ۱۸۔ ۲۵۵٦ وابوداؤد الحدیث رقم ۱٦۹٦ والترمذی الحدیث رقم ۱۹۰۹ واحمد فی المسند ٤/ ۸۰)

(بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جوڑنا تا چھوڑنا حلال سمجھے گا تو وہ کافر ہے ہمیشہ جہنم میں رہے گا اور جو حلال نہ سمجھے گا وہ پہلی بار میں نہ جائے گا بلکہ روکا جائے گا تھوڑی مدت تک ناتے توڑنے کے عذاب میں۔

۴۹۲۳ - (۱۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِیْ اِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهٗ وَصَلَهَا۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۵۹۹۱ وابوداؤد الحدیث رقم ۱٦۹۷ والترمذی الحدیث رقم ۱۹۰۸ واحمد فی المسند ۲/ ۱٦۰)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''برابری کرنے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے اور لیکن ❶ صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جس وقت اس کی رشتہ داری کاٹی جائے (تو) وہ اس کو ملائے۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جو اپنے بھائی بندوں کے ظلم وزیادتی کے مقابلہ میں ان سے حسن سلوک کرے تو اس نے برادری کا حق ادا کیا اور بھائی کے ساتھ احسان کے بدلہ میں احسان کرنا دین میں نئی عمدہ بات نہیں کیونکہ کافر بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔

۴۹۲۴ - (۱٤) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِیْ قَرَابَةً اَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُوْنِیْ وَاُحْسِنُ اِلَيْهِمْ وَيُسِيْئُوْنَ اِلَیَّ وَاَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُوْنَ عَلَیَّ فَقَالَ لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَاَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيْرٌ مَادُمْتَ عَلٰی ذٰلِكَ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (۲۲۔ ۲۵۵۸) واحمد فی المسند ۲/ ۳۰۰)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میرے رشتہ دار ہیں میں ان سے صلہ رحمی کرتا ہوں اور وہ قطع رحمی کرتے ہیں میں ان کے ساتھ احسان کرتا ہوں، وہ میرے ساتھ برا سلوک کرتے ہیں، میں ان سے درگذر کرتا ہوں وہ مجھ سے جہالت کا برتاؤ کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا جس طرح تو کہتا ہے اگر واقعی معاملہ ایسے ہے تو پھر گویا کہ تو ان کو گرم راکھ پھکاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے تیرے ساتھ ہمیشہ ایک مددگار ❶ ہے جب تک تو اس پر قائم رہے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے صلہ رحمی اور غمخواری کی نہایت خوبی ثابت ہوئی۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

۴۹۲۵ - (۱۵) عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ الْقَدَرَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ نہیں پھیرتی تقدیر الٰہی کو مگر دعا اور عمر میں زیادتی نہیں

يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيْبُهٗ۔ (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه الحديث رقم ٤٠٢٢ واحمد في المسند ٥/ ٢٧٧)

ہوتی مگر نیکی کرنے سے اور آدمی اپنے گناہوں کی وجہ سے روزی سے محروم ❶ کیا جاتا ہے۔'' (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ محروم کیا جاتا ہے روزی سے وہ ہر چند کوشش اور محنت کرتا ہے لیکن اس کو فراغت حاصل نہیں ہوتی خود وہ آدمی تو کیا' کبھی اس کے گناہ کی وجہ سے اس کی اولاد پر بھی کئی پشت تک اس کا اثر رہتا ہے' اللہ تعالیٰ بچائے۔ عمر بڑھنے سے ناموری مراد ہے گویا وہ مرنے کے بعد بھی زندہ ہے۔

٤٩٢٦- (١٦) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ فِيْهَا قِرَاءَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ كَذَالِكُمُ الْبِرُّ كَذَالِكُمُ الْبِرُّ وَكَانَ اَبَرَّ النَّاسِ بِاُمِّهٖ۔ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَفِيْ رِوَايَةٍ) قَالَ نِمْتُ فَرَاَيْتُنِيْ فِي الْجَنَّةِ بَدَلَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ۔ (البغوي في شرح السنة الحديث رقم ٣٤١٨ واحمد في المسند الحديث رقم ٦/ ١٥١)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے قرآن پڑھنے کی آواز سنی میں نے کہا یہ کون ہے ❶ فرشتوں نے کہا کہ یہ حارثہ بن نعمان ❷ ہے اسی طرح سے ہے ثواب نیکی کرنے کا (ماں باپ سے) اسی طرح سے ہے ثواب نیکی کرنے کا (ماں باپ سے) اور تھا وہ بہت سلوک کرنے والا ساتھ ماں اپنی کے (شرح السنہ' بیہقی نے شعب الایمان میں) اور بیہقی کی ایک روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سو گیا تھا تو میں نے خود کو جنت میں دیکھا' یہ عبارت اس کے بدل ہے کہ میں جنت میں داخل ہوا۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جو قرآن پڑھتا ہے۔ ❷ سیدنا حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ فضلاء صحابہ رضی اللہ عنہم سے تھے تو گویا صحابی کے بارہ میں آیا کہ اس نے کسی عمل سے یہ بزرگی پائی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی فضیلت پانے کے سبب کو بیان فرمایا۔

٤٩٢٧- (١٧) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِضَى الرَّبِّ فِيْ رِضَى الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِيْ سَخَطِ الْوَالِدِ۔ (رواه الترمذي) (الترمذي الحديث رقم ١٨٩٩)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رب کی رضا مندی باپ کی رضا مندی میں ہے اور رب کی ناخوشی باپ کی ناخوشی میں ہے۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: دوسرے طرق کی بنا پر یہ حدیث صحیح ہے۔

٤٩٢٨- (١٨) وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّ رَجُلًا اَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ لِيْ اِمْرَاَةً وَاِنَّ اُمِّيْ تَاْمُرُنِيْ بِطَلَاقِهَا فَقَالَ لَهٗ اَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا' اس نے کہا کہ میری ایک بیوی ہے اور میری والدہ کہتی ہے کہ اس کو طلاق دیدے' سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَاِنْ شِئْتَ فَحَافِظْ عَلَى الْبَابِ اَوْضَيِّعْ۔ (رواه الترمذی و ابن ماجة) (الترمذی الحدیث رقم ١٩٠٠ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٦٦٣ واحمد فی المسند ٥/ ١٩٦)

نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ باپ جنت کا ❶ بہترین دروازہ ہے اگر تو چاہتا ہے تو اس کی حفاظت کر لے یا اسے ضائع کردے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جب باپ کا یہ حق ہے تو ماں کا حق تو اس سے تین حصہ زیادہ ہے اس کا کہنا ضرور مان اور یہ جو فرمایا باپ جنت کے دروازوں کا درمیانی ہے تو یہ اس لئے کہ درمیان میں جو دروازہ ہوتا ہے تو اس سے مکان میں جلدی پہنچ جاتے ہیں تو والدین کو قریب اور سہل راستہ جنت میں جانے کا قرار دیا اگر آدمی اپنے والدین کو خوش رکھے جو کچھ مشکل نہیں تو آسانی سے جنت مل سکتی ہے۔

٤٩٢٩ - (١٩) وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَبَرُّ قَالَ اُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اَبَاكَ ثُمَّ الْاَقْرَبَ فَالْاَقْرَبَ۔ (رواه الترمذی و ابو داؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم والترمذی الحدیث رقم ١٨٩٧ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٦٦١ واحمد فی المسند ٥/ ٣)

سیدنا بہز بن حکیم اپنے باپ سے انہوں نے بہز کے دادا سے روایت کیا انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں کس سے نیکی کروں؟ آپ نے فرمایا اپنی ماں سے، میں نے کہا پھر کس سے؟ آپ نے فرمایا اپنی ماں سے، میں نے کہا پھر کس سے؟ آپ نے فرمایا اپنی ماں سے، میں نے کہا پھر کس سے آپ نے فرمایا اپنے باپ سے پھر اس سے نیکی کر کہ جو تجھ سے قریب تر ❶ ہے (ترمذی، ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ماں باپ کے جیسے کہ چچا اور ماموں۔

٤٩٣٠ - (٢٠) وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى اَنَا اللّٰهُ وَاَنَا الرَّحْمٰنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنْ اِسْمِيْ فَمَنْ وَّصَلَهَا وَصَلْتُهٗ وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَّتُّهٗ۔ (رواه ابو داؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ١٦٩٤ والترمذی الحدیث رقم ١٩٠٧ واحمد فی المسند ١/ ١٩٤)

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ برکت والے بلند قدر نے فرمایا کہ میں اللہ اور میں رحمٰن ہوں میں نے رحم کو پیدا کیا اور میں نے رحم کا نام اپنے نام سے نکالا جو کوئی رحم کو ملائے ❶ تو میں اس کو ملاؤں گا ❷ اور جو کوئی اس کو کاٹے ❸ گا تو میں ❹ اس کو کاٹوں گا۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی رعایت اس کے حق کی کرے۔ ❷ ملاؤں گا میں اس کو یعنی اپنی رحمت کی طرف۔
❸ کاٹے یعنی اس کا حق ادا نہ کرے۔ ❹ کاٹوں گا میں اس کو یعنی اپنی خاص رحمت سے۔

٤٩٣١ - (٢١) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ

سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ عَلٰى قَوْمٍ فِيْهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ۔ (رواه البيهقى فى شعب الايمان) (البيهقى فى شعب الايمان الحديث رقم ٧٩٦٢)

رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے اس قوم پر رحمت نہیں اترتی کہ جس میں رشتہ توڑنے والا ہو۔ (بیہقی نے شعب الایمان میں)

حکم الحدیث: اس کی سند سخت ضعیف ہے۔

٤٩٣٢ - (٢٢) وَعَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ذَنْبٍ اَحْرٰى اَنْ يُّعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةَ فِى الدُّنْيَا مَعَ مَا يُدَّخِرُ لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْبَغْىِ وَقَطِيْعَةِ الرَّحِمِ۔ (رواه الترمذى) (ابوداؤد الحديث رقم ٤٩٠٢ والترمذى الحديث رقم ٢٥١١ وابن ماجه الحديث رقم ٤٢١١)

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی ایسا نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے کرنے والے کو بہت جلد ہی دنیا میں اس کی سزا دے اور آخرت میں اس کے عذاب کو ذخیرہ کرے مگر دو گناہ' امام کی اطاعت سے بغاوت کرنے والا اور رشتے ناتوں کو توڑنے والا۔ ❶ (ترمذی' ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی بغاوت اور ناتا توڑنے والے کو آخرت کے عذاب کے ساتھ دنیا میں عذاب بھی ہوگا۔

٤٩٣٣ - (٢٣) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ وَلَا عَاقٌّ وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ۔ (رواه النسائى والدارمى) (النسائى الحديث رقم ٥٦٧٢ والدارمى الحديث رقم ٢٠٩٤)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دے کر احسان ❶ جتلانے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا اور ہمیشہ شراب پینے والا۔'' (دارمی' نسائی)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ احسان رکھنے والا یعنی جو دے کر احسان جتائے یہ برا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَلَا تُبْطِلُوْا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ''اس سورت میں منان' منت سے ماخوذ ہوگا اور بعض نے کہا منان من سے ہے بمعنی قطع یعنی کاٹنے والا ناتے کا اور عاق سے مراد ایذا دینے والا باپ کا ہے اور اقرباء کا بیحد شرع یا عاق مخصوص ہے ساتھ ہے ایذا دینے والدین کے یا ان دونوں میں سے کسی ایک کے اور داخل نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ فائزین کے ساتھ جنت میں داخل نہ ہوگا یا بغیر عذاب کے داخل نہ ہوگا ہاں اگر اللہ تعالیٰ بغیر عذاب کے بھی داخل کرے تو وہ قادر ہے۔

٤٩٣٤ - (٢٤) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوْا مِنْ اَنْسَابِكُمْ مَاتَصِلُوْنَ بِهٖ اَرْحَامَكُمْ فَاِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِى الْاَهْلِ مَثْرَاةٌ فِى الْمَالِ مَنْسَاَةٌ فِى الْاَثَرِ۔ (رَوَاهُ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے انساب میں سے اس قدر سیکھو ❶ کہ تم اس کے ساتھ اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کر سکو اقرباء سے صلہ رحمی کرنا مال میں اضافہ اور اجل میں تاخیر کا سبب ہے۔

اَلتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) (الترمذی الحدیث رقم ۱۹۷۹ واحمد فی المسند ۲/ ۳۷۴)

(ترمذی اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سیکھو تم اس حدیث میں صلہ رحمی کے تین فائدے بیان فرمائے اور ہر فائدہ بجائے خود غایت مراد ہر شخص ہے یعنی محبت ایک عزیز الوجود چیز ہے' اسی طرح آسودگی کہ ہر شخص دولتمند ہونا چاہتا ہے اور اسی طرح لمبی عمر کا ہر کوئی خواہشمند ہے تو یہ تمام مرادیں ایک صلہ رحمی میں ہی میسر آسکتی ہیں۔

۴۹۳۵- (۲۵) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِیْمًا فَھَلْ لِّیْ مِنْ تَوْبَۃٍ قَالَ ھَلْ لَّکَ مِنْ اُمٍّ قَالَ لَا قَالَ وَھَلْ لَّکَ مِنْ خَالَۃٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبَرَّھَا۔ (رواہ الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ۱۹۰۴ واحمد فی المسند ۲/ ۱٤)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا' اے اللہ کے رسول! میں نے ایک بڑا گناہ کیا ہے تو کیا میرے لیے توبہ ہے آپ نے فرمایا کیا تیری ماں ہے؟ اس نے کہا نہیں' آپ نے فرمایا کیا تیری خالہ ہے؟ اس نے کہا ہاں' آپ نے فرمایا پس اس سے صلہ رحمی کر۔ ❶ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلہ رحمی کبیرہ گناہ کے کفارے کا سبب ہو جاتی ہے اور معلوم ہوا کہ ماں کے بعد خالہ ماں کا حکم رکھتی ہے۔

۴۹۳۶- (۲۶) وَعَنْ اَبِیْ اُسَیْدِ نِ السَّاعِدِیِّ قَالَ بَیْنَ نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ جَآءَہٗ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ سَلَمَۃَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلْ بَقِیَ مِنْ بِرِّ اَبَوَیَّ شَیْءٌ اَبَرُّھُمَا بِہٖ بَعْدَ مَوْتِھِمَا قَالَ نَعَمْ اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْھِمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ لَھُمَا وَاِنْفَاذُ عَھْدِھِمَا مِنْ بَعْدِھِمَا وَصِلَۃُ الرَّحِمِ الَّتِیْ لَا تُوْصَلُ اِلَّا بِھِمَا وَاِکْرَامُ صَدِیْقِھِمَا۔ (رواہ ابوداؤد و ابن ماجۃ) (ابوداؤد الحدیث رقم ۵۱٤۲ وابن ماجہ الحدیث رقم ۳۱۱٤ واحمد فی المسند ۳/ ٤۹۷)

سیدنا ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تھے کہ اچانک بنوسلمہ سے ایک آدمی آیا اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کیا میرے ماں باپ کے مر جانے کے بعد مجھ پر کوئی چیز باقی ہے کہ میں ان کے ساتھ نیکی کروں' آپ نے فرمایا ہاں ان کے لیے مغفرت کی دعا کرنا' ان کی وصیت کو پورا ❶ کرنا اور اس رشتہ داری کو ملانا جو ان کے ساتھ ہی ملائی جاسکتی ہے اور ان کے دوستوں کی عزت و تکریم کرنا۔ (ابوداؤد' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مثلاً کسی کو کچھ دیا کرتے تھے ماہانہ یا سالانہ تو وہ جاری رکھنا یا کسی سے کچھ وعدہ کیا ہو دینے کا تو اس کو پورا کرنا سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب مکہ کو جاتے تو اپنے ساتھ تفریح کے لئے ایک گدھا رکھتے اور جب اونٹ کی سواری سے تھک جاتے تو اس پر چڑھتے اور ایک عمامہ جو سر میں باندھتے' ایک دن اس گدھے پر جا رہے تھے کہ اتنے میں ایک گنوار نکلا سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا تو فلاں کا بیٹا

ہے' فلاں کا پوتا' وہ بولا ہاں سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کو گدھا دے دیا اور کہا اس پر چڑھ اور عمامہ بھی دیدیا اور کہا اپنے سر پر باندھ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بعض ساتھی بولے آپ نے تفریح کا گدھا اور عمامہ بھی جو اپنے سر پر باندھتے تھے اس کو دیدیا اللہ تعالیٰ آپ کو بخشے' انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے دوستوں سے باپ کے مرجانے کے بعد صلہ رحمی کرے اور اس گنوار کا والد' میرے والد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا دوست تھا اس کو مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔

٤٩٣٧ - (٢٧) وَعَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْسِمُ لَحْمًا بِالْجِعِرَّانَةِ اِذْ اَقْبَلَتِ امْرَاَةٌ حَتّٰی دَنَتْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَبَسَطَ لَهَا رِدَآءَهُ فَجَلَسَتْ عَلَیْهِ فَقُلْتُ مَنْ هِیَ فَقَالُوْا هِیَ اُمُّهُ الَّتِیْ اَرْضَعَتْهُ۔(رواہ ابوداؤد)

(ابوداؤد الحدیث رقم ٥١٤٤)

سیدنا ابو طفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جعرانہ ❶ میں گوشت تقسیم کرتے ہوئے دیکھا' وہاں ایک عورت آئی' جب وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچی تو آپ نے اس کے لیے چادر بچھادی' جس پر وہ بیٹھ گئی تو میں نے کہا ❷ یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ ماں ہے جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ ❸ پلایا تھا۔(ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جعرانہ ایک جگہ کا نام ہے مکہ سے ایک منزل پر۔ ❷ میں نے کہا یعنی بعض لوگوں سے۔
❸ جس نے دودھ پلایا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی دایہ حلیمہ تھیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٤٩٣٨ - (٢٨) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا ثَلٰثَةُ نَفَرٍ یَتَمَا شَوْنَ اَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَمَالُوْا اِلٰی غَارٍ فِی الْجَبَلِ فَانْحَطَّتْ عَلٰی فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِّنَ الْجَبَلِ فَاَطْبَقَتْ عَلَیْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اُنْظُرُوْا اَعْمَالًا عَمِلْتُمُوْهَا لِلّٰهِ صَالِحَةً فَادْعُوا اللّٰهَ بِهَا لَعَلَّهٗ یُفَرِّجُهَا فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ کَانَ لِیْ وَالِدَانِ شَیْخَانِ کَبِیْرَانِ وَلِیَ صِبْیَةٌ صِغَارٌ اَرْعٰی عَلَیْهِمْ فَاِذَا رُحْتُ عَلَیْهِمْ فَحَلَبْتُ بَدَاْتُ بِوَالِدَیَّ اَسْقِیْهِمَا قَبْلَ وَلَدِیْ وَاِنَّهٗ قَدْ نَاٰی بِیَ الشَّجَرُ فَمَا اَتَیْتُ حَتّٰی اَمْسَیْتُ فَوَجَدْتُّهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ کَمَا کُنْتُ اَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُؤُسِهِمَا اَکْرَهُ اَنْ اُوْقِظَهُمَا وَاَکْرَهُ اَنْ اَبْدَاَ بِالصِّبْیَةِ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْیَةُ یَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَیَّ فَلَمْ یَزَلْ ذٰلِكَ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ تین آدمی جارہے تھے ان کو بارش نے آلیا' تو وہ پہاڑ کی ایک غار میں داخل ہوگئے تو پہاڑ کا ایک پتھر گرتا ہوا پہاڑ کے منہ پر آگیا جس سے نکلنے کا راستہ بند ہوگیا تو ان میں سے ایک نے کہا کہ اپنے اپنے اعمال کا جائزہ لو اور جو عمل صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کیے ہیں' ان کا واسطہ دے کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرو ❶ شاید کہ اللہ تعالیٰ اس پتھر کو دور کردے ان میں سے ایک نے کہا اے میرے اللہ میرے ماں باپ بڑے بوڑھے تھے اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے میں ان کے اخراجات کے لیے بکریاں چراتا تھا' تو جب شام کے وقت میں گھر لوٹتا' دودھ دوہتا اور سب سے پہلے میں اپنے والدین کو پلاتا' ایک دن اتفاقاً مجھے درخت ❷ دور لے گئے میں رات کو دیر سے واپس آیا' میرے والدین سو چکے تھے' میں

دَاْبِیْ وَدَاْبُهُمْ حَتّٰی طَلَعَ الْفَجْرُ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرٰی مِنْهَا السَّمَآءَ فَفَرَّجَ اللّٰهُ لَهُمْ حَتّٰی یَرَوْنَ السَّمَآءَ قَالَ الثَّانِیْ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ كَانَتْ لِیْ بِنْتُ عَمٍّ اُحِبُّهَا كَاَشَدِّ مَا یُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَآءَ فَطَلَبْتُ اِلَیْهَا نَفْسَهَا فَاَبَتْ حَتّٰی اٰتِیَهَا بِمِائَةِ دِیْنَارٍ فَسَعَیْتُ حَتّٰی جَمَعْتُ مِائَةَ دِیْنَارٍ فَلَقِیْتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَیْنَ رِجْلَیْهَا قَالَتْ یَا عَبْدَاللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ فَقُمْتُ عَنْهَا اَللّٰهُمَّ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فَفَرَّجَ لَهُمْ فُرْجَةً وَقَالَ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ كُنْتُ اِسْتَاجَرْتُ اَجِیْرًا بِفَرَقِ اَرُزٍّ فَلَمَّا قَضٰی عَمَلَهٗ قَالَ اَعْطِنِیْ حَقِّیْ فَعَرَضْتُ عَلَیْهِ حَقَّهٗ فَتَرَكَهٗ وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ اَزَلْ اَزْرَعُهٗ حَتّٰی جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِیَهَا فَجَآءَنِیْ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَظْلِمْنِیْ وَاَعْطِنِیْ حَقِّیْ فَقُلْتُ اذْهَبْ اِلٰی ذٰلِكَ الْبَقَرِ وَرَاعِیَهَا فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَهْزَاْ بِیْ فَقُلْتُ اِنِّیْ لَا اَهْزَاُ بِكَ فَخُذْ ذٰلِكَ الْبَقَرَ وَرَاعِیَهَا فَاَخَذَهٗ فَانْطَلَقَ بِهَا فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مَابَقِیَ فَفَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ۔ (متفق علیه)

(مسلم الحدیث رقم (۱۰۰ - ۲۷۴۳) واحمد فی المسند ۲/ ۱۱۶)

نے دودھ دوہا اور اس بات کو پسند نہ کیا کہ والدین سے پہلے اپنے بچوں کو دودھ پلاؤں' میں ان کے سر کی جانب کھڑا ہو گیا' میں نے انہیں نیند سے جگانا مناسب نہیں سمجھا اور بچوں کو والدین سے پہلے دودھ پلانا بھی مناسب نہ سمجھا' جبکہ بچے بھوک کی وجہ سے میرے پاؤں میں چلا رہے تھے ❸ میری اور ان کی یہی حالت رہی یہاں تک کہ فجر ہوگئی اے میرے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضا کے لیے کیا ہے' تو تو اس پتھر کو اتنا ہٹا دے کہ ہم آسمان کو دیکھ سکیں (چنانچہ) اللہ تعالیٰ نے پتھر کو تھوڑا سا ہٹا دیا یہاں تک کہ ان کو آسمان نظر آنے لگا دوسرے نے کہا اے میرے اللہ! میرے چچا کی ایک بیٹی تھی میں اس کو بہت چاہتا تھا جس طرح کہ مرد عورتوں کو چاہتے ہیں' میں اس کے نفس کی طرف ❹ مائل ہوا اس نے انکار کر دیا یہاں تک کہ میں اسے سو دینار دوں' میں نے کوشش کر کے سو دینار جمع کیے میں وہ لے کر اس کو ملا اور جب میں اس کی ٹانگوں کے درمیان بیٹھا (تو وہ) کہنے لگی اے اللہ کے بندے اللہ تعالیٰ سے ڈر اور مہر (والی امانت) کو نہ کھول ❺ تو میں ❻ اٹھ کھڑا ہوا' اے میرے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضا مندی کے لیے کیا ہے تو ہمارے لیے اس پتھر کو ہٹا دے اللہ تعالیٰ نے اس کو مزید تھوڑا سا ہٹا دیا تیسرے نے کہا اے میرے اللہ! میں نے چاول ❼ کے فرق کے بدلہ میں ایک مزدور کام پر لگایا' جب اس نے کام پورا کر لیا تو اس نے مزدوری طلب کی' میں نے اس کو اس کی مزدوری ❽ دی تو اس نے لینے سے انکار کر دیا اور اس نے اعراض کیا (اور چلا گیا) میں نے اس کی مزدوری کی رقم زراعت میں لگا دی یہاں تک کہ میں نے بہت سارے بیل ❾ اور چرواہے جمع کر لیے' کافی عرصہ گذرنے کے بعد وہ آدمی میرے پاس آیا' کہنے لگا اللہ تعالیٰ سے ڈر اور میرا حق

مجھے دیدے' میں نے کہا یہ بیل اور تمام چرواہے لے جاؤ' اس نے کہا میرے ساتھ مذاق نہ کر' میں نے کہا میں مذاق نہیں کر رہا۔ یہ بیل اور چرواہے لے جا اس نے وہ لے لیے اور چلا گیا (اے میرے اللہ) اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام اگر تیری رضا مندی کے لیے کیا ہے تو جو پتھر باقی رہ گیا ہے اس کو ہٹا دے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے پتھر کو ہٹا دیا۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ خالص یعنی نہ ازراہ فخر اور ریاء اور غرض کے۔ ❷ دور لے گئے یعنی چارہ بہت دور ملا۔ ❸ یہی رہا یعنی میں ان کے انتظار میں دودھ لئے رات بھر کھڑا رہا اور بچے روتے چلاتے رہے نہ میں نے پیا اور نہ لڑکوں کو پلایا شاید ان کی شریعت میں ماں باپ کو مقدم کرنا ہوگا اور بعض نے کہا احتمال ہے کہ بطور سد رمق کے بچوں کو دے دیا اور شور و شغب ان کا زیادہ کی طلب میں ہوا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اعمال صالحہ کے ساتھ وسیلہ پکڑنا سختی کی حالت میں مستحب ہے' کیونکہ اللہ عزوجل نے ان کی دعا کو ان اعمال کے توسل سے قبول فرمایا اور نبی ﷺ نے ان کے احوال کی اطلاع دی اور اگر استحباب نہ ہو تو جواز تو یقینی ہے اور اس میں ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا اور اولاد پر ان کو ترجیح دینے اور ان کو تکلیف اور مشقت سے بچانے اور ان کی راحت اور آرام کو مدنظر رکھنے کا بیان ہے اور اس سے عفت اور پارسائی کی اور نفس کو محرمات سے باز رکھنے کی فضیلت معلوم ہوئی خصوصاً شہوتِ ستر میں کہ زور شور اس کا غالب تر اور سرکش ترین شہوات ہے عقل پر اور مشکل ترین حالات ہے مرد پر۔ ❹ یعنی حرام کاری کا ارادہ کیا۔ ❺ یعنی بغیر نکاح شرعی کے ازالہ بکارت نہ کر۔

❻ یعنی میں نے اس کو اللہ تعالیٰ کے خوف سے چھوڑ دیا۔ ❼ یعنی وہ برتن جس میں سولہ رطل چاول آ جائیں۔ ❽ یعنی دینے لگا اس کو حق اس کا۔ ❾ اس سے یعنی حاصل زراعت سے اس حدیث میں بہت کام کے فائدے ہیں اول یہ کہ سخت مصیبت اور مشکل بلا میں جس کی کوئی تدبیر نہ ہو سکے اپنے خالص اعمال کو خلاصی کا وسیلہ پکڑے تو اللہ تعالیٰ اس کو نجات دے گا۔ دوسرا یہ کہ ماں باپ کا حق اپنی جان اور بچوں کے حق پر مقدم اور عمدہ نیکیوں میں داخل ہے۔ تیسرا یہ کہ قادر ہو کر گناہ سے بچنا اور صرف اللہ تعالیٰ کے خوف سے شہوت کو دبانا اور خواہش نفسانی کو مٹانا کمال کی بات ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کو نہایت پسند ہے۔ چوتھا یہ کہ حق والوں کا حق ادا کرنا رضائے الٰہی کا عمدہ وسیلہ ہے۔ پانچواں یہ کہ جو مالک کی اجازت کے بغیر اس کا اناج بو دے تو اس کے حاصلات کا مالک ہی مالک ہے۔

۴۹۳۹ - (۲۹) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ اَنَّ جَاهِمَةَ جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَدْتُّ اَنْ اَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُ اَسْتَشِيْرُكَ فَقَالَ هَلْ لَّكَ مِنْ اُمٍّ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَالْزَمْهَا فَاِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلِهَا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) (النسائی الحدیث رقم ۳۱۰۴ واحمد فی المسند ۳/ ۴۲۹ والبیهقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ۷۸۳۳)

سیدنا معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جاہمہ نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا' اے اللہ کے رسول! میں نے ارادہ کیا کہ میں جہاد کو جاؤں اور میں آپ سے مشورہ کرنے کے لیے آیا ہوں' آپ ﷺ نے فرمایا کیا تیری ماں ہے اس نے کہا ہاں' آپ نے فرمایا تو اس کو لازم پکڑ ❶ (یعنی خدمت کر) اس لیے کہ تحقیق جنت اس کے پاؤں کے نزدیک ہے۔ (احمد' نسائی' اور بیہقی نے شعب الایمان میں)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ والدین کی خدمت ورضا عبادت نافلہ پر مقدم ہے۔

٤٩٤٠ - (٣٠) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ تَحْتِي امْرَأَةٌ أُحِبُّهَا وَ كَانَ عُمَرُ يَكْرَهُهَا فَقَالَ لِي طَلِّقْهَا فَأَبَيْتُ فَأَتَى عُمَرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلِّقْهَا۔ (رواه الترمذی وابوداوٗد) (ابوداؤد الحديث رقم ٥١٣٨ والترمذی الحديث رقم ١١٨٩ وابن ماجه الحديث رقم ٢٠٨٥)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری ایک بیوی تھی جس سے مجھے بہت محبت تھی اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اس کو ناپسند کرتے تھے انہوں نے مجھے فرمایا کہ اس کو طلاق دیدے' میں نے انکار کیا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کے روبرو ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ تو اس کو طلاق دیدے۔ ❶ (ترمذی' ابوداؤد)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر ماں باپ یہ حکم دیں کہ بیوی کو طلاق دیدے تو ان کی اطاعت کرے۔

٤٩٤١ - (٣١) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلٰى وَلَدِهِمَا قَالَ هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ۔ (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه الحديث رقم ٣٦٦٢)

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول! ماں باپ کا اولاد پر کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا وہ دونوں تیری جنت ❶ اور دوزخ ہیں۔ (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اگر ماں باپ اولاد سے راضی ہیں تو وہ بہشتی ہے ورنہ دوزخی ہے

٤٩٤٢ - (٣٢) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَمُوْتُ وَالِدَاهُ أَوْ أَحَدُهُمَا وَإِنَّهُ لَهُمَا لَعَاقٌّ فَلَا يَزَالُ يَدْعُوْلَهُمَا وَيَسْتَغْفِرُلَهُمَا حَتّٰى يَكْتُبُهُ اللّٰهُ بَارًّا۔ (البيهقي في شعب الايمان الحديث رقم ٧٩٠٢)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی شخص کے والدین یا دونوں میں سے کوئی ایک فوت ہو جاتا ہے اور وہ ان کا نافرمان ہوتا ہے' وہ ان کے لیے ہمیشہ دعا اور استغفار کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو نیکوں میں لکھ دیتا ہے۔ ❶

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی دعا استغفار فرزندگی والدین کے لئے ان کے مرنے کے بعد وہ فائدہ رکھتی ہے کہ اگر ناراض گئے ہوں تو بھی حق تعالیٰ ان کو اس سے راضی کردے گا۔

٤٩٤٣ - (٣٣) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصْبَحَ مُطِيْعًا لِلّٰهِ فِي

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اپنے والدین کی فرمانبرداری اللہ تعالیٰ کیلئے صبح

وَالِدَيْهِ أَصْبَحَ لَهُ بَابَانِ مَفْتُوحَانِ مِنَ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا وَمَنْ أَصْبَحَ عَاصِيًا لِلّٰهِ فِي وَالِدَيْهِ أَصْبَحَ لَهُ بَابَانِ مَفْتُوحَانِ مِنَ النَّارِ وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا قَالَ رَجُلٌ وَإِنْ ظَلَمَاهُ قَالَ وَإِنْ ظَلَمَاهُ وَإِنْ ظَلَمَاهُ وَإِنْ ظَلَمَاهُ۔ (البیهقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ۷۹۱٦)

کرتا ہے (تو) اس کے لیے جنت کے دو دروازے کھل جاتے ہیں اگر ❶ ایک ہے تو ایک دروازہ کھل جاتا ہے اور جو شخص اپنے والدین کے لیے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں صبح کرتا ہے (تو) دوزخ سے دو دروازے کھل جاتے ہیں اگر ایک ❷ ہے تو ایک دروازہ کھل جاتا ہے ایک آدمی نے کہا کہ اگر چہ وہ اس پر ظلم کریں؟ آپ نے فرمایا اگر چہ وہ اس پر ظلم کریں اگر چہ وہ ظلم کریں اگر چہ وہ اس پر ظلم کریں۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اطاعت کیا گیا۔ ❷ یعنی نافرمانی کیا گیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چونکہ والدین کی اطاعت بموجب فرمودہ حق ہے اس لئے ان کی اطاعت گویا اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔

۴۹۴۴ - (۳۴) وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ وَلَدٍ بَارٍّ يَنْظُرُ إِلَى وَالِدَيْهِ نَظْرَةَ رَحْمَةٍ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ نَظْرَةٍ حَجَّةً مَبْرُورَةً قَالُوا وَإِنْ نَظَرَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قَالَ نَعَمْ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَأَطْيَبُ۔ (البیهقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ۷۸۵٦)

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نہیں کوئی ماں باپ کا فرمانبردار لڑکا جو اپنے والدین کی طرف مہربانی کی نظر سے دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر دیکھنے کے بدلہ میں حج مقبول لکھتا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اور اگر چہ دیکھے ہر روز سو بار؟ آپ نے فرمایا ہاں اللہ تعالیٰ بہت بڑا ❶ اور بہت پاکیزہ ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث میں غور کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد والدین کا مرتبہ کس درجہ تک ساری خلق سے زیادہ ہے گویا والدین کا وجود ایک ذریعہ قوی اور وسیلہ جمیل ہے حصول عبادت مقبول کا اور یہ عبادت ایک غنیمت باردہ اور نعمت عظمیٰ ہے کہ جو بغیر مشقت و محنت ہاتھ آتی ہے سفر حج کی مشقتیں اور مصارف راہ کی تکلیفیں وہی جانتا ہے جس نے یہ سفر کیا ہے پھر حاجی کو معلوم نہیں ہوتا کہ اس کا حج قبول ہوا یا رد بخلاف اس نظارہ کے کہ اس میں کوئی محنت و تکلیف نہیں ہے اور مفت کا ثواب بقدر ایک حج کے ایک دیدار میں حاصل ہوتا ہے والحمد للہ۔

۴۹۴۵ - (۳۵) وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ الذُّنُوبِ يَغْفِرُ اللّٰهُ مِنْهَا مَا شَاءَ إِلَّا عُقُوقَ الْوَالِدَيْنِ فَإِنَّهُ يُعَجِّلُ لِصَاحِبِهِ فِي الْحَيٰوةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ۔ (البیهقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ۷۸۹۰)

سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تمام ❶ گناہوں میں سے اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے معاف فرما دیتا ہے مگر باپ کی نافرمانی کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ مرنے سے پہلے ہی دنیاوی زندگی میں جلد ہی سزا دیتا ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی شرک کے علاوہ۔

٤٩٤٦ - (٣٦) وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ كَبِيْرِ الْإِخْوَةِ عَلٰى صَغِيْرِهِمْ كَحَقِّ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهٖ. رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيْثَ الْخَمْسَةَ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ.

سیدنا سعید بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بڑے بھائی کا حق چھوٹے بھائیوں پر اس طرح ہے جس طرح والدین کا حق اولاد پر ہے۔ (بیہقی نے یہ پانچوں احادیث شعب الایمان میں روایت کیں)

(البيهقى فى شعب الايمان الحديث رقم ٧٩٢٩)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

بَابُ الشَّفْقَةِ وَالرَّحْمَةِ عَلَى الْخَلْقِ

(اللہ تعالیٰ کی) مخلوق پر شفقت ورحمت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٤٩٤٧ - (١) عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَّا يَرْحَمُ النَّاسَ. (متفق عليه) (البخارى الحديث رقم ٧٣٧٦ ومسلم الحديث رقم (٦٦- ٢٣١٩) والترمذى الحديث رقم ١٩٢٢ وابن ماجه الحديث فرقم ٣٦٦٥ واحمد فى المسند ٤/ ٣٥٨)

سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔'' (بخاری، مسلم)

٤٩٤٨ - (٢) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتُقَبِّلُوْنَ الصِّبْيَانَ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَ اَمْلِكُ لَكَ اِنْ نَّزَعَ اللّٰهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ. (متفق عليه) (البخارى الحديث رقم ٥٩٩٨ ومسلم الحديث رقم ٦٤/ ٢٣١٧ وابن ماجه الحديث رقم ٣٦٦٥)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اعرابی آیا ❶ اس نے کہا کیا تم اپنے بچوں کا بوسہ لیتے ہیں، ہم تو اپنے بچوں کا بوسہ نہیں لیتے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ❷ کہ اگر اللہ تعالیٰ نے تیرے دل سے شفقت نکال لی ہے، تو میں اس کا مالک نہیں۔ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اور دیکھا حاضرین کو کہ وہ اپنے بچوں کا بوسہ لیتے ہیں۔ ❷ یعنی اللہ تعالیٰ نے جو رحمت تیرے دل سے نکال لی ہے تو میں اس کو لوٹا نہیں سکتا اور یہ معنی اس کے ہیں کہ لفظ ان کو ساتھ زیر ہمزہ کے پڑھیں جیسے کہ اکثر روایات میں ہے اور ایک نسخہ ساتھ زبر ہمزہ کے ہے اس کے معنی یہ ہیں آیا مالک ہوں میں رکھنے رحمت کا تیرے دل میں اگر نکال لے اللہ تعالیٰ تیرے دل میں رحمت اور شفقت نہیں رکھی تو میں نہیں رکھ سکتا۔ مقصود صلہ رحمی پر زجر وتوبیخ ہے اور اشارہ ہے اس پر کہ دونوں میں رحمت پیدا کی ہوئی اللہ تعالیٰ کی ہے اگر اس نے پیدا

نہ کی تو اور کوئی نہیں کر سکتا اور مقصد دونوں روایات کا ایک ہی ہے۔ تفاوت اور توجیہ اعراب میں ہے۔

٤٩٤٩ - (٣) وَعَنْهَا قَالَتْ جَآءَتْنِی اِمْرَأَةٌ وَمَعَهَا اِبْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُنِیْ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِیْ غَیْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَاَعْطَیْتُهَا اِیَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَیْنَ ابْنَتَیْهَا وَلَمْ تَاْکُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ مَنِ ابْتُلِیَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَیْءٍ فَاَحْسَنَ اِلَیْهِنَّ کُنَّ لَهُ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٥٩٩٥ ومسلم الحدیث رقم ١٤٧۔ ٢٦٢٩ والترمذی الحدیث رقم ١٩١٥ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٦٦٨ الحدیث رقم ١٩١٤)

انہی (ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک عورت کچھ مانگنے کے لیے آئی اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں، میرے پاس ایک کھجور کے علاوہ کچھ نہ تھا میں نے وہ اس کو دیدی، تو اس نے اپنی دونوں بیٹیوں میں اس کو تقسیم کر دیا اور اس نے خود کچھ نہ کھایا، پھر وہ اٹھ کر چلی گئی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں نے آپ سے یہ واقعہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ جو ان بیٹیوں کے ساتھ آزمایا جائے تو وہ ان کے ساتھ احسان کرے، اس لیے کہ وہ اس کے لیے دوزخ کی آگ سے پردہ ❶ ہوں گی۔ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی بیٹیاں اللہ تعالیٰ کی آزمائش ہیں جس نے ان سے بھلائی کی وہ دوزخ سے بچالیا گیا بھلائی یہ کہ ان کی بخوبی پرورش کرے ان کو دینداری سکھائے اور ان کا نیک بخت آدمی سے نکاح کر دے۔

٤٩٥٠ - (٤) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ جَارِیَتَیْنِ حَتّٰی تَبْلُغَا جَآءَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَنَا وَهُوَ هٰکَذَا وَضَمَّ اَصَابِعَهُ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (١٤٩۔ ٢٦٣١) والترمذی الحدیث رقم ١٩١٤)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو کوئی دو بیٹیوں کی پرورش کرے یہاں تک کہ وہ حد بلوغت کو پہنچ جائیں تو وہ شخص قیامت کے دن اس حال میں ہوگا ❶ کہ میں اور وہ اس طرح اکٹھے ہوں گے اور آپ نے اپنی انگلیاں ملائیں۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس حال میں اعلیٰ درجے قسمت جس نے لڑکیوں کو پالا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا۔

٤٩٥١ - (٥) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ السَّاعِیْ عَلَی الْاَرْمِلَةِ وَالْمِسْکِیْنِ کَالسَّاعِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاَحْسِبُهُ قَالَ کَالْقَائِمِ لَا یَفْتُرُ وَکَالصَّائِمِ لَا یُفْطِرُ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٦٠٠٧ ومسلم الحدیث رقم ٤١۔ ٢٩٨٢ والترمذی الحدیث رقم ١٩١٩ والنسائی الحدیث رقم ٢٥٧٧ وابن ماجه الحدیث رقم ٢١٤٠ واحمد فی المسند ٢/ ٣٦١)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیوہ عورت اور مسکین کی خبر گیری کرنے والا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں کوشش کرنے والے کی طرح ❶ ہے اور میں گمان کرتا ہوں کہ آپ نے یہ بھی کہا کہ وہ قیام کرنے والے کی طرح ہے رات کو کہ جو سستی نہیں کرتا اور روزہ رکھنے والے کی طرح ہے کہ جو نہیں افطار کرتا۔'' (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے محتاجوں کی حاجت روائی کی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی۔

۴۹۵۲ - (۶) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ لَهُ وَلِغَيْرِهِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۶۰۰۵ ومسلم الحدیث رقم ۴۲۔ ۲۹۸۳) وابوداؤد الحدیث رقم ۵۱۵۰ والترمذی الحدیث رقم ۱۹۱۸ والموطا الحدیث رقم ۵ واحمد فی المسند ۲/ ۳۷۵)

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا خواہ وہ یتیم اس کا ہو یا کسی اور کا' جنت میں ❶ اس طرح ہوں گے اور آپ نے اپنی شہادت والی اور درمیان والی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا اور ان میں تھوڑا سا فرق رکھا۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی یتیم کی پرورش کرنے والے اور اس کے مال کی حفاظت کرنے والے کا بہشت میں اتنا درجہ ہے کہ میرے درجے سے ایسا اتصال ہے جیسے آپس میں ان دونوں انگلیوں کا۔

۴۹۵۳ - (۷) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ فِي تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا شْتَكٰى عُضْوًا تَدَاعٰى لَهٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى۔ (متفق علیہ) (البخاری الحدیث رقم ۶۰۱۱ ومسلم الحدیث رقم (۶۶۔ ۲۵۸۶) واحمد فی المسند ۴/ ۲۹۸)

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو ایمان والوں کو آپس میں رحمت' محبت اور مہربانی میں ایک جسم ❶ کی طرح دیکھے گا کہ جب کسی عضو کو تکلیف پہنچی ہے (تو) تمام اعضاء بدن کے بیداری اور تپ کے بلاتے ہیں۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ مانند حال ان کے یعنی آنکھ میں درد ہوتی ہے تو تمام بدن کو بیقراری ہوتی ہے اسی طرح ایمانداروں کی آپس کی محبت کا حال ہے کہ اگر ایک ایماندار کو رنج اور تکلیف ہو تو سب اس میں شریک ہیں یعنی مقتضائے کمال ایمان کا یہی ہے کہ ایسی محبت آپس میں حاصل کرے اور جس کو غیر کا رنج دیکھ کر رنج نہ ہو اور باوجود قدرت کے اس کو بلا سے نہ چھڑائے تو اس کے ایمان میں نقصان ہے۔

۴۹۵۴ - (۸) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُوْنَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ اِنِ اشْتَكٰى عَيْنُهٗ اشْتَكٰى كُلُّهٗ وَاِنِ اشْتَكٰى رَاْسُهٗ اشْتَكٰى كُلُّهٗ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (۶۷۔ ۲۵۸۶) واحمد فی المسند ۴/ ۲۷۶)

انہی (سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمام مسلمان ایک آدمی کے حکم میں ہیں' اگر اس کی آنکھ درد کرتی ہے تو اس کا پورا بدن درد کرتا ہے اور اگر اس کا سر درد کرتا ہے تو اس کا تمام بدن درد کرتا ہے۔'' (مسلم)

۴۹۵۵ - (۹) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٦٠٢٦ ومسلم الحديث رقم (٦٥ ـ ٢٥٨٥) والنسائی الحديث رقم ٢٥٦٠ واحمد فی المسند ٤/ ٤٠٤)

نے فرمایا ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے ❶ مکان کی طرح ہے کہ بعض اس کا بعض کو مضبوط کرتا ہے پھر آپ ﷺ نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کیں۔ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جیسے عمارت میں مضبوطی ایک اینٹ کی دوسری اینٹ سے ہوتی ہے اسی طرح ایک ایماندار کو لازم ہے کہ دوسرے ایماندار کا مددگار رہے، گو وہ مومن کتنا ہی دور ہو اور دوسرے ملک میں رہتا ہو مگر جہاں تک ہو سکے اس کی مدد کرنا چاہیے خصوصاً اس حالت میں جب کافر اس کو تنگ کریں تو ایک مومن کے لئے تمام دنیا کے مومنوں کو لڑنا چاہیے خلاصہ یہ کہ ایمان کی ترقی اور خوبی اتفاق پر موقوف ہے۔

٤٩٥٦ - (١٠) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اَتَاهُ السَّآئِلُ اَوْصَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ اِشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا وَيَقْضِي اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ رَسُوْلِهٖ مَاشَآءَ۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ٧٤٧٦، مسلم حديث رقم ١٤٥-٢٦٢٧، ابوداؤد حديث رقم ٥١٠٨، الترمذی حديث رقم ٢٦٧٢، النسائی حديث رقم ٢٥٥٧ واحمد فی المسند ٤/ ٤٠٠)

انہی (سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ کے پاس کوئی سائل یا حاجت مند آتا تو آپ فرماتے سفارش کروتا کہ تم کو سفارش کا ثواب حاصل ہو ❶ اور اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کی زبان پر جو کچھ چاہتا ہے حکم کرتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی سعی سفارش سے اہل حاجت کا کام کروا دینا ثواب کا موجب ہے۔

٤٩٥٧ - (١١) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْصُرُهٗ مَظْلُوْمًا فَكَيْفَ اَنْصُرُهٗ ظَالِمًا قَالَ تَمْنَعُهٗ مِنَ الظُّلْمِ فَذَالِكَ نَصْرُكَ اِيَّاهُ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٦٩٥٢ ومسلم الحديث رقم ٦٢ ـ ٢٥٨٤ والترمذی الحديث رقم ٢٢٥٥ والدارمی الحديث رقم ٢٧٥٣ واحمد فی المسند ٣/ ٩٩)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے بھائی مسلمان کی مدد کرو وہ ظالم ہو یا مظلوم، ایک آدمی نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! اگر وہ مظلوم ہو تو میں اس کی مدد کروں، اور جب وہ ظالم ہو تو پھر میں کس طرح اس کی مدد کروں؟ آپ نے فرمایا تو اس کو ظلم سے باز رکھے تو یہی تیرا اس کی مدد کرنا ہے۔'' (بخاری، مسلم)

٤٩٥٨ - (١٢) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَایَظْلِمُہٗ وَلَا یُسْلِمُہٗ وَمَنْ کَانَ فِیْ حَاجَۃِ اَخِیْہِ کَانَ اللّٰہُ فِیْ حَاجَتِہٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُّسْلِمٍ کُرْبَۃً فَرَّجَ اللّٰہُ عَنْہُ کُرْبَۃً مِّنْ کُرُبَاتِ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۲٤٤۲ ومسلم الحدیث رقم ٥٨۰۔ ۲٥٨۰) والترمذی الحدیث رقم ۱٤۲٦)

''مسلمان' مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی وہ اس کی مدد ❶ چھوڑتا ہے اور جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت پوری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری کرتا ہے اور جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی سے کوئی تکلیف دور کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی تکلیف کو دور فرمائے گا اور جو شخص کسی مسلمان بھائی کے عیوب پر پردہ ڈالتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ٹھہرا تو اس پر ظلم کرنا یا اس کو مصیبت میں پڑا رہنے دینا اس کی حمایت اور مدد نہ کرنا کسی طرح مناسب نہیں اور آدمی ہر دم اللہ تعالیٰ کا محتاج ہے تو جو شخص یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی ضروریات کو پورا کرے تو اس کو لازم ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے کام میں اپنی انتہائی کوشش کر کے اس کو حل کرا دے۔

٤٩٠٩ - (۱۳) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَایَظْلِمُہٗ وَلَا یَخْذُلُہٗ وَلَا یَحْقِرُہٗ اَلتَّقْوٰی ھٰھُنَا وَیُشِیْرُ اِلٰی صَدْرِہٖ ثَلٰثَ مِرَارٍ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ یَّحْقِرَ اَخَاہُ الْمُسْلِمَ کُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُہٗ وَمَالُہٗ وَعِرْضُہٗ۔ (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم ۳۲۔ ۲٥٦٤ وابوداؤد الحدیث رقم ٤٨٨۲ والترمذی الحدیث رقم ۱۹۲۷ واحمد فی المسند ۳/ ٤۹۱)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان' مسلمان کا بھائی ہے' نہ اس پر ظلم کرے' نہ اس کی مدد کرنا چھوڑے اور نہ ہی اس کو حقیر سمجھے' پرہیز گاری یہاں اس جگہ ہے ❶ اور آپ نے اپنے سینہ کی طرف اشارہ فرمایا' تین مرتبہ اسی طرح فرمایا آدمی کے شر اور برائی کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے کسی مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے' ہر مسلمان پر' دوسرے مسلمان کا خون' مال اور اس کی عزت و آبرو حرام ہے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں جہاں ہزاروں مسلمان جمع تھے یہ حدیث فرمائی اور فساد اور ظلم کی جڑ کاٹی اس لئے اکثر عالم میں فساد انہیں تینوں کاموں کا ہے محافظت نوع انسانی شریعت کی عمدہ فرض ہے سو اس کا بیان اس حدیث میں بخوبی سمجھا دیا۔

٤٩٦۰ - (۱٤) وَعَنْ عِیَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَھْلُ الْجَنَّۃِ ثَلٰثَۃٌ ذُوْ سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ وَرَجُلٌ رَحِیْمٌ رَقِیْقُ الْقَلْبِ لِکُلِّ ذِیْ قُرْبٰی وَمُسْلِمٍ وَعَفِیْفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُوْعِیَالٍ وَ اَھْلُ النَّارِ خَمْسَۃٌ اَلضَّعِیْفُ الَّذِیْ لَا زَبْرَ لَہُ الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْکُمْ تَبَعٌ لَا یَبْغُوْنَ اَھْلًا وَّلَا مَالًا

سیدنا عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہشتی تین طرح کے لوگ ہیں ❶ ایک تو حاکم عادل احسان کرنے والا لوگوں سے توفیق دیا گیا بھلائیوں کی اور دوسرا شخص ❷ مہربان نرم دل ❸ ہر رشتہ دار اور ہر مسلمان پر اور تیسرا پاک دامن' سوال ❹ سے بچنے والا عیالدار اور دوزخی پانچ ہیں: (۱) سست عقل کہ جسے عقل نہیں ❺ وہ

وَالْخَائِنُ لَا يَخْفٰى لَهٗ طَمَعٌ وَاِنْ دَقَّ اِلَّا خَانَهٗ وَرَجُلٌ لَا يُصْبِحُ وَلَا يُمْسِيْ اِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ وَذَكَرَ الْبُخْلَ وَالْكِذْبَ وَالشِّنْظِيْرَ الْفَحَّاشَ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ٦٣۔ ٢٨٦٥) واحمد فى المسند ٤/ ٢٦١)

لوگ جو تمہارے خادم ہیں ❻ جن کو بیوی اور مال حلال کی طلب نہیں اور (۲) ایسا خائن جس کے لیے کوئی طمع پوشیدہ نہیں اگر چہ وہ چیز حقیر ہو یہ اس کی خیانت کرتا ہے اور (۳) وہ شخص ہے جو صبح' شام نہیں کرتا مگر تجھے تیرے گھر اور تیرے مال میں وہ فریب دیتا ہے پھر آپ ﷺ نے بخیل' جھوٹے اور بدخلق فحش گو کا ذکر کیا۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ بہشتی تین طرح کے لوگ ہیں یعنی جولائق ہیں کہ پہلے گروہ میں بہشت میں چلے جائیں۔
❷ مہربان یعنی چھوٹے بڑوں پر۔ ❸ نرم دل الخ یعنی مہربان خویش و بیگانہ پر۔ ❹ عیالدار الخ یعنی نہیں حاجت ہوتی ہے اس کو محبت عیال کی اور نہ خوف ان کے رزق کا اور پر توکل کے ساتھ سوال کرنے کے خلق سے اور حاصل کرنے کے مال حرام کو۔
❺ کہ نہیں عقل اس کو یعنی جس کے ساتھ بری بات سے بچے۔ ❻ یعنی محض بے فکر حلال و حرام سے غرض نہ رکھنے والے۔

٤٩٦١ - (١٥) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ۔ (متفق عليه) (البخارى الحديث رقم ١٣ ومسلم الحديث رقم ٧٢۔ ٤٥ والنسائى الحديث رقم ٥٠٣٩ والدارمى الحديث رقم ٢٧٤٠ واحمد فى المسند ٣/ ٢٥١)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس وقت تک کوئی بندہ ایمان ❶ والا نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے وہی چیز پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث پر عمل اس صاف دل سے ہو جس میں کینہ اور حسد نہیں اور یہ کام بہت مشکل ہے اور شاید اولیاء اللہ اس پر عمل کرتے ہوں اور یہ تو بہت مشکل ہے کہ جو اپنے لئے چاہے وہی دوسرے بھائی مسلمان کے لئے چاہے مگر اتنا ضرور ہے کہ اگر یہ ہو نہیں سکتا تو اپنے مسلمان بھائی کا فرق تو نہ چاہے اور اس کے نقصان کے درپے نہ ہو۔ میرا بخیر تو امید نیست شر مرسان۔

٤٩٦٢ - (١٦) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِيْ لَا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ۔ (متفق عليه) (البخارى الحديث رقم ٦٠١٦)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم وہ ایماندار نہیں ہے اللہ کی قسم! وہ ایماندار نہیں ہے' اللہ کی قسم! وہ ایماندار نہیں ہے' پوچھا گیا اے اللہ کے رسول! کون؟ آپ نے فرمایا وہ کہ جس کا ہمسایہ اس کی برائیوں سے محفوظ نہیں ہے۔ (مسلم)

٤٩٦٣ - (١٧) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَّا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہو گا ❶ جس کا ہمسایہ اس کی برائیوں سے محفوظ نہیں ہے۔'' (مسلم)

(۳۳۔ ٤٦) واحمد فی المسند ۲/ ۱۳۷۳)

فوائد الحدیث: ❶ ہمسایہ کو تکلیف دینا ایسا حرام ہے جو کہ بہشت سے محروم کر دیتا ہے۔

٤٩٦٤ - (۱۸) وَعَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا زَالَ جِبْرَئِيْلُ يُوْصِيْنِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٦٠١٤ و ٦٠١٥ ومسلم الحدیث رقم (١٤٠ ـ ٢٦٢٤) و (١٤١ ـ ٢٦٢٥) وابوداؤد الحدیث رقم ٥١٥٢ والترمذی الحدیث رقم ١٩٤٢ وابن ماجه الحدیث رقم ٣٦٧٣ واحمد فی المسند ٦/ ٥٢ و ٢/ ٨٥)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جبرائیل علیہ السلام مجھے ہمیشہ ہمسایہ کے متعلق وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے سمجھا کہ اس کو وارث بنا دیں گے۔'' ❶ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ہمسایہ کے ساتھ احسان کرنے کی اتنی تاکید کی کہ میں سمجھا کہ ایک ہمسایہ کا وارث ہو جائے گا۔ اس حدیث میں حق ہمسائیگی کی کمال تاکید ہے۔

٤٩٦٥ - (۱۹) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنْتُمْ ثَلٰثَةً فَلَا يَتَنَاجٰى اِثْنَانِ دُوْنَ الْاٰخِرِ حَتّٰى تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ مِنْ اَجْلِ اَنْ يُّحْزِنَهٗ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٦٢٩٠ ومسلم الحدیث رقم (٣٧ ـ ٢١٨٤) والترمذی الحدیث رقم ٢٨٢٥ والدارمی الحدیث رقم ٢٦٥٧ والموطا الحدیث رقم ١٤)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم تین شخص اکٹھے ہو تو وہ تیسرے کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی نہ کریں یہاں تک تم لوگوں میں مل جاؤ کیوں کہ ❶ یہ اس کو غم میں ڈال دے گی۔'' (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی وہ سمجھے گا کہ میری بدی کے فکر میں ہیں۔ دوسری حدیث میں ہے کہ چار آدمی ہوں تو دو آدمیوں کا سرگوشی سے بات کرنا مضائقہ نہیں یعنی اس صورت میں رنج نہ آئے گا۔

٤٩٦٦ - (۲۰) وَعَنْ تَمِيْمِ نِ الدَّارِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ ثَلٰثًا قُلْنَا لِمَنْ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (٩٥ ـ ٥٥) والترمذی الحدیث رقم ١٩٢٦ والنسائی الحدیث رقم ٤١٩٩ والدارمی الحدیث رقم ٢٧٥٤ واحمد فی المسند ٤/ ١٠٢)

سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دین نصیحت ہے آپ نے یہ بات تین بار فرمائی، ہم نے کہا کس کے لیے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ❶ لیے، اس کی کتاب کے لیے، اس کے رسول کے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی خیر خواہی یہ کہ اس کا ایمان لانا اس کے دین میں کجروی نہ کرے عمل کو ریا سے خالص کرے اس کے احکام بجا لائے اس کی نافرمانی سے بچے۔ رسول اللہ ﷺ کی خیر خواہی یہ ہے کہ ان کی تصدیق کرے ان کی سنت پر چلے اور بدعت سے بچے۔ قرآن کی خیر خواہی یہ ہے کہ اس کے حروف کو حتی الامکان بخوبی ادا کرے کمال تعظیم سے پڑھے اس کے مطالب کو غور کرے محکم پر عمل کرے اور متشابہ پر ایمان لائے اس پر اعتراض کرنے والوں کے اعتراض کو دفع کرے۔ مسلم حکمرانوں کی خیر خواہی یہ ہے کہ شرع کے موافق ان کی اطاعت کرے ان کی مخالفت سے بچے۔ مسلمانوں کی خیر خواہی یہ ہے کہ حتی الوسع ان کو فائدہ پہنچائے ان کو تکلیف نہ دے نیک کام سکھائے برے کاموں سے روکے اور ان کے لیے وہی چاہے جو اپنے لئے چاہتا ہے۔

٤٩٦٧ - (٢١) وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔ (متفق عليه)

(البخارى الحديث رقم ٢٧١٥ ومسلم الحديث رقم ٩٧-٥٦)

سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز قائم کرنے زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کے لیے خیر خواہی کرنے کے لیے بیعت کی۔ (بخاری مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٤٩٦٨ - (٢٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ اِلَّا مِنْ شَقِيٍّ۔ (رواه احمد و الترمذى) (ابوداؤد الحديث رقم ٤٩٤٢ والترمذى الحديث رقم ١٩٢٣ واحمد فى المسند ٢/ ٤٤٢)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابو القاسم ﷺ سے سنا جو سچ کہنے والے اور سچے کئے گئے ہیں آپ فرماتے ہیں کہ نہیں نکالی جاتی رحمت مگر بد بخت کے دل سے۔ (احمد ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

٤٩٦٩ - (٢٣) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ۔ (رواه ابو داؤد و الترمذى)

(ابوداؤد الحديث رقم ٤٩٤١ والترمذى الحديث رقم ١٩٢٤ واحمد فى المسند ٢/ ١٦٠)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رحم کرنے والوں پر رحمٰن رحم کرتا ہے تم ان پر رحم کرو جو زمین میں ہیں تا کہ تم پر وہ رحم کرے جو آسمان میں ہے۔ ❶ (ابوداؤد ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اللہ تعالیٰ اس حدیث سے اللہ تعالیٰ کا مخلوقات کے اوپر ہونا ثابت ہوا اور یہی تمام سلف کا مذہب ہے۔

٤٩٧٠ - (٢٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَلَمْ یُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا وَیَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ۔ رَوَاہُ التِّرْمَذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

(الترمذی الحدیث رقم ۱۹۲۱)

فرمایا: وہ آدمی ہم میں سے نہیں جو چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور بڑوں کی عزت نہیں کرتا' نیک باتوں کا حکم نہیں کرتا اور بری باتوں سے نہیں روکتا۔ (ترمذی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

۴۹۷۱ - (۲۵) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَکْرَمَ شَابٌّ شَیْخًا مِّنْ اَجْلِ سِنِّہٖ اِلَّا قَیَّضَ اللّٰہُ لَہٗ عِنْدَ سِنِّہٖ مَنْ یُّکْرِمُہٗ۔ (رواہ الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ۲۰۲۲)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی جوان نے کسی بوڑھے کی تعظیم نہیں کی اس کی عمر کی وجہ سے مگر اللہ تعالیٰ اس کے بڑھاپے میں کسی شخص کو اس کی تعظیم کے لیے مقرر ❶ فرمادے گا۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس لئے کہ جو خدمت کرتا ہے خدمت کیا جاتا ہے اور اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جو جوان شخص کسی بوڑھے آدمی کی تعظیم کرتا ہے تو اس سے اس کی عمر لمبی ہوتی ہے۔

۴۹۷۲ - (۲۶) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اِجْلَالِ اللّٰہِ اِکْرَامُ ذِی الشَّیْبَۃِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْاٰنِ غَیْرِ الْغَالِیْ فِیْہِ وَلَا الْجَافِیْ عَنْہُ وَاِکْرَامَ السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ۔ (رواہ ابو داؤد و البیھقی فی شعب الایمان) (ابو داؤد الحدیث رقم ۳۸۴۳ والبیھقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ۱۰۹۸۶)

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک یہ اللہ تعالیٰ کی تعظیم سے ہے' بوڑھے مسلمان آدمی کی عزت کرنا' قرآن کریم پڑھنے والے کا اکرام کرنا جو اس میں غلو ❶ نہیں کرتا اور عدل کرنے والے حکمران کی عزت کرنا۔ (ابوداؤد) اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ غلو یہ ہے کہ اس کے معانی میں باطل تاویلیں کرنا جیسے آج کے ملحد مزاج ہیں اور اس سے دور ہونا یہ کہ غیر قرآن میں مشغول ہو قرآن کو چھوڑ دینا۔

۴۹۷۳ - (۲۷) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ بَیْتٍ فِی الْمُسْلِمِیْنَ بَیْتٌ فِیْہِ یَتِیْمٌ یُحْسَنُ اِلَیْہِ وَشَرُّ بَیْتٍ فِی الْمُسْلِمِیْنَ بَیْتٌ فِیْہِ یَتِیْمٌ یُسَآءُ اِلَیْہِ۔ (رواہ ابن ماجۃ) (ابن ماجہ الحدیث رقم ۳۶۷۹)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کے گھروں میں سے بہترین وہ گھر ہے جس میں یتیم ہو اور اس کے ساتھ احسان کیا جائے اور مسلمانوں کے گھروں میں سے وہ برا گھر ہے کہ جس میں یتیم ❶ ہو اور اس کے ساتھ برائی کی جائے۔ (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ برائی کی جائے یعنی اسے بلاوجہ ایذا دی جائے اور اگر وہ ایذا تعلیم وتادیب کے لیے ہو تو وہ احسان میں داخل ہے نہ کہ برائی میں۔

٤٩٧٤ - (٢٨) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَسَحَ رَأْسَ يَتِيْمٍ لَمْ يَمْسَحْهُ اِلَّا لِلّٰهِ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ شَعْرَةٍ تَمُرُّ عَلَيْهَا يَدُهٗ حَسَنَاتٌ وَمَنْ اَحْسَنَ اِلٰى يَتِيْمَةٍ اَوْيَتِيْمٍ عِنْدَهٗ كُنْتُ اَنَا وَهُوَ فِى الْجَنَّةِ كَهَا تَيْنِ وَقَرَنَ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) (الترمذی الحدیث رقم ١٩١٧ واحمد فی المسند ٥/ ٢٦٥)

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ❶ یتیم کے سر پر ہاتھ ❷ پھیرے تو ہر اس بال کے بدلہ میں جس پر کہ اس کا ہاتھ پڑتا ہے اس کے لیے نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو شخص یتیم لڑکے یا یتیم لڑکی کے ساتھ جو کہ اس کے نزدیک ہیں احسان کرے (تو) میں اور وہ جنت میں ان دونوں کی طرح ہوں گے اور آپ نے اپنی دونوں انگلیاں ملائیں۔“ (احمد، ترمذی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی شفقت کے ساتھ۔ ❷ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہو نہ کہ کسی اور غرض کے لیے۔

٤٩٧٥ - (٢٩) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰوٰى يَتِيْمًا اِلٰى طَعَامِهٖ وَشَرَابِهٖ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ الْجَنَّةَ الْبَتَّةَ اِلَّا اَنْ يَّعْمَلَ ذَنْبًا لَا يُغْفَرُ وَمَنْ عَالَ ثَلٰثَ بَنَاتٍ اَوْ مِثْلَهُنَّ مِنَ الْاَخَوَاتِ فَاَدَّبَهُنَّ وَرَحِمَهُنَّ حَتّٰى يُغْنِيَهُنَّ اللّٰهُ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَوِاثْنَتَيْنِ قَالَ اَوِاثْنَتَيْنِ حَتّٰى لَوْ قَالُوْا وَاحِدَةً لَقَالَ وَاحِدَةً وَمَنْ اَذْهَبَ اللّٰهُ بِكَرِيْمَتَيْهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا كَرِيْمَتَاهُ قَالَ عَيْنَاهُ۔ (رواه فى شرح السنة) (الترمذی الحدیث رقم ١٩١٧ والبغوی فی شرح السنة الحدیث رقم ٣٤٥٧)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی یتیم کو اپنے کھانے اور پینے پر بٹھائے (تو) اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت واجب کر دیتا ہے ❶ مگر یہ کہ وہ کوئی ایسا گناہ کرے جو بخشا نہ جائے اور جو شخص تین بیٹیوں یا ان کی طرح تین بہنوں کی پرورش کرے ان کو ادب سکھائے اور ان پر شفقت کرے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو بے پرواہ کر دے (تو) اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت واجب کر دیتا ہے ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول! اگر دو کی پرورش کرے؟ فرمایا اگر دو کی پرورش کرے تو پھر بھی، یہاں تک کہ اگر صحابہ ایک کا کہتے تو آپ فرماتے اگر ایک بھی ہو تو پھر بھی اور جس کی اللہ تعالیٰ دو پیاری چیزیں لے لے تو اس کے لیے بھی جنت واجب ہو جاتی ہے پوچھا گیا اے اللہ کے رسول! وہ دو پیاری چیزیں کون سی ہیں؟ آپ نے فرمایا اس کی دو آنکھیں۔ (شرح السنہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ان احادیث سے یتیم کی پرورش کی بڑی عظمت ثابت ہوئی اور مبارک ہیں وہ لوگ جو یتیموں کی پرورش کریں۔ معروف کرخی عید کے دن ایک درخت کے نیچے پھل چن رہے تھے اور لوگ نماز عید کی تیاری میں لگے تھے کسی نے پوچھا کیا کر رہے ہو' کہا میں نماز کی نیت سے گھر سے نکلا تھا راستہ میں بچے کھیل رہے تھے ان میں ایک یتیم تھا وہ رو رہا تھا کہ میرے پاس نہ کھلونا ہے نہ عید کے کپڑے اگر میرا باپ زندہ ہوتا تو مجھے بھی بنوا دیتا یہ دیکھ کر مجھے رحم آیا اب اس درخت کا پھل چن کر اس کو فروخت کر کے گیند اور کچھ کھلونے خرید کر اس یتیم بچے کو دوں گا تاکہ اس کا رنج ختم ہو جائے یا کم ہو جائے۔

٤٩٧٦ - (٣٠) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يُّؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِصَاعٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَنَاصِحُ الرَّاوِيْ لَيْسَ عِنْدَ اَصْحَابِ الْحَدِيْثِ بِالْقَوِيِّ۔ (الترمذی الحدیث رقم ١٩٥١ واحمد فی المسند ٥/ ٩٦)

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو آدمی اپنے بیٹے کو ادب ❶ کی تعلیم دے تو اس کے لیے ایک صاع خیرات کرنے سے یہ بہتر ہے۔'' (ترمذی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور ناصح راوی محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ (قوی)

فوائد الحدیث: ❶ اس میں شک نہیں ہے کہ ادب سے مراد شرعی ادب ہے۔

٤٩٧٧ - (٣١) وَعَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَهٗ مِنْ نَّحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا عِنْدِيْ حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ۔ (الترمذی الحدیث رقم ١٩٥٢ واحمد فی المسند ٤/ ٧٨ والبیہقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ٨٦٥٣)

ایوب بن موسیٰ اپنے باپ ❶ سے انہوں نے ایوب ❷ کے دادا (رضی اللہ عنہم) سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی باپ کا اپنے بیٹے کو کچھ دینا اچھے ادب سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔'' (ترمذی)

بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث میرے نزدیک مرسل ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اپنے باپ الخ یعنی موسیٰ سے۔ ❷ ایوب کے دادا یعنی عمر بن سعید رضی اللہ عنہ سے۔

٤٩٧٨ - (٣٢) وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ نِ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَامْرَاَةٌ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَوْمَاَ يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ اِلَى الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةِ اِمْرَاَةٌ اٰمَتْ مِنْ زَوْجِهَا ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلٰى يَتَامَاهَا حَتّٰى بَانُوْا اَوْ مَاتُوْا۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد

سیدنا عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں اور ایک سیاہ رخساروں والی عورت ❶ قیامت کے دن اس طرح ہوں گے یہ کہہ کر یزید بن ذریع نے درمیانی اور شہادت والی انگلی کی طرف اشارہ کیا اور وہ شادی شدہ حسن اور جاہ و جمال والی عورت جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو اس نے اپنے یتیم بچوں پر اپنے نفس کو روکے

الحدیث رقم ٥١٤٩ واحمد فی المسند ٦/ ٢٩)

رکھا یہاں تک کہ وہ جدا ہو گئے۔(ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی بسبب خدمت اولاد اور ترک زینت کے اس کے رخسار سیاہ ہو گئے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا اگر وہ عورتیں اولاد کی پرورش کے لئے دوسرا نکاح نہ کریں اور صلاح وعفت اختیار کریں تو مضائقہ نہیں اور اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ اگر اولاد سنبھل جائے یا مر جائے تو نکاح کرنا بہتر ہے۔

٤٩٧٩ - (٣٣) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اُنْثٰى فَلَمْ يَئِدْهَا وَلَمْ يُهِنْهَا وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهٗ عَلَيْهَا يَعْنِى الذُّكُوْرَ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ۔(رواه ابو داؤد) (ابو داؤد الحدیث رقم ٥١٤٦ واحمد فی المسند ١/ ٢٢٣)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کی ایک بیٹی ہو اس نے اس کو زندہ دفن نہ کیا' نہ اس کو ذلیل کر کے رکھا اور نہ اس نے اپنے لڑکوں کو (دینے دلانے میں) اس پر ترجیح دی ❶ تو اللہ تعالیٰ اس کو بہشت میں داخل کرے گا۔(ابوداؤد)

فوائد الحدیث: ❶ بہشت میں داخل کرے گا' بڑے بے وقوف ہیں وہ لوگ جو بیٹیوں کی پیدائش کو منحوس سمجھتے ہیں حالانکہ یہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ بیٹے جب بڑے ہو جاتے ہیں تو اپنی بیوی اور اولاد کی محبت میں غرق ہو کر ماں باپ کو پوچھتے بھی نہیں اور اس کے برعکس بیٹیاں زندگی تک اپنے ماں باپ کی محبت نہیں چھوڑتیں' مبارک ہے بیٹا یا بیٹی جو ہمارا صاحب مالک ہم کو عنایت فرمائے' اللہ تعالیٰ سے یہ دعاء مانگنا چاہئے کہ بیٹا ہو یا بیٹی نیک بخت ہو اور اگر بیٹا ہوا لیکن نکما تو اس سے بیٹی سو درجہ بہتر ہے۔

٤٩٨٠ - (٣٤) وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتِيْبَ عِنْدَهٗ اَخُوْهُ الْمُسْلِمُ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى نَصْرِهٖ فَنَصَرَهٗ نَصَرَهُ اللّٰهُ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَاِنْ لَّمْ يَنْصُرْهُ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى نَصْرِهٖ اَدْرَكَهُ اللّٰهُ بِهٖ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔ (رواه فى شرح السنة) (البغوی فی شرح السنة الحدیث رقم ٣٥٣٠)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس شخص کی کسی مسلمان بھائی کے پاس غیبت کی جائے وہ مسلمان اس کی مدد کر سکتا ❶ ہو اور پھر وہ اس کی مدد کرے (تو) اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی مدد کرے گا اور اگر وہ مدد نہ کرے جبکہ وہ مدد کرنے کی طاقت رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کا مواخذہ کرے گا۔'' (شرح السنہ)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس کو غیبت سے منع کرے۔

٤٩٨١ - (٣٥) وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَّ عَنْ لَحْمِ اَخِيْهِ بِالْمَغِيْبَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّعْتِقَهٗ مِنَ النَّارِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) (احمد فی المسند ٦/ ٤٦١)

سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی مسلمان بھائی کی غیر موجودگی میں اس کا گوشت کھائے ❶ جانے سے بچائے' تو اللہ تعالیٰ پر یہ حق بنتا ہے کہ وہ اس کو آگ سے آزاد ❷ کرے۔ (بیہقی نے شعب الایمان میں)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ غیبت کرنے سے کنایہ ہے جیسا کہ قرآن مجید میں غیبت کی برائی میں فرمایا ہے اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ

لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا یعنی کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے یہاں غیبت کرنے کو گوشت کھانے کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔ چونکہ آبروریزی اس کی کرتا ہے گویا کہ اس کو ہلاک کرتا ہے اور اس کا گوشت کھانا مبالغہ کے لیے فرمایا ہے اور گوشت بھائی مردہ کا اور اس تقریر میں مغیبت بمعنی غیبت کے ہے ساتھ زیر غین کے یعنی غائبانہ اور لفظ بالمغيبة متعلق ہے ساتھ لفظ ذب کے اور احتمال رکھتا ہے کہ بالمغيبة متعلق ہو لَحْمِ اَخِيْهِ کے بتقدیر پر اکل لحم اخیہ کے اور مصیبت کے ہو ساتھ زیر غین کے یعنی باز رکھے کھانے گوشت کے سے بسبب غیبت کے اور مقصد دونوں معانی کا ایک ہی ہے کہ منع کرنا اور باز رکھنا لوگوں کا ہے آپس کی غیبت سے یعنی جو کہ باز رکھے لوگوں کو غیبت کرنے سے۔

❷ آزاد کرے گا یعنی اول وہلہ میں پہلے داخل ہونے کے اس میں مابعد داخل ہونے کے پورا کرنے عذاب کے۔

٤٩٨٢ - (٣٦) وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَامِنْ مُّسْلِمٍ يَّرُدُّ مِنْ عِرْضِ اَخِيْهِ اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَّرُدَّ عَنْهُ نَارَ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ (رواه فى شرح السنة)

(البغوى فى شرح السنة الحديث رقم ٣٥٢٨ والترمذى الحديث رقم ١٩٣١ واحمد فى المسند ٦/ ٤٥٠)

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی عزت و آبرو کا دفاع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ قیامت کے دن اس سے جہنم کی آگ کو دور کر دے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ''اور ہم پر مومنوں کی مدد کرنا واجب ہے۔'' (بغوی نے شرح السنہ میں)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

٤٩٨٣ - (٣٧) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنِ امْرِءٍ مُّسْلِمٍ يَّخْذُلُ امْرَاً مُّسْلِمًا فِيْ مَوْضِعٍ يُّنْتَهَكُ فِيْهِ حُرْمَتُهٗ وَيُنْتَقَصُ فِيْهِ مِنْ عِرْضِهٖ اِلَّا خَذَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيْهِ نُصْرَتَهٗ وَمَا مِنِ امْرِءٍ مُّسْلِمٍ يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِيْ مَوْضِعٍ يُّنْتَقَصُ فِيْهِ مِنْ عِرْضِهٖ وَيُنْتَهَكُ فِيْهِ مِنْ حُرْمَتِهٖ اِلَّا نَصَرَهُ اللّٰهُ فِيْ مَوْطِنٍ يُّحِبُّ فِيْهِ نُصْرَتَهٗ۔ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد الحديث رقم ٤٨٨٤ واحمد فى المسند ٤/ ٣٠)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کی ایسی جگہ مدد چھوڑے جس جگہ اس کی بے عزتی کی جا رہی ہو اور اس کی عزت کو نقصان پہنچایا جا رہا ہو تو اللہ تعالیٰ ایسی جگہ میں اس کی مدد چھوڑ دے گا جہاں اللہ تعالیٰ کی مدد کو وہ پسند کرے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی ایسی جگہ مدد کرے جہاں اس کی بے حرمتی کی جا رہی ہو اس کی آبرو کو نقصان پہنچایا جا رہا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی ایسی جگہ مدد کرے گا جس جگہ وہ اللہ تعالیٰ کی مدد کو پسند کرتا ہو گا۔ ❶ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ان احادیث سے غیبت کے سننے اور سنانے کی نہایت برائی ثابت ہوئی اور مسلمان کی مدد کی فضیلت۔

٤٩٨٤ - (٣٨) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰى عَوْرَةً فَسَتَرَهَا

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی مسلمان میں کوئی عیب دیکھے اور اس کی

كَانَ كَمَنْ اَحْيٰ مَوْءُ وْدَةً۔ (رواه احمد والترمذی و صححه) (ابوداؤد الحديث رقم ٤٨٩١ والترمذی الحديث رقم ١٩٣٠ واحمد فی المسند ٤/ ١٤٧)

پردہ پوشی کرے تو وہ ایسے ہوگا ❶ جیسے اس نے زندہ دفن کی گئی لڑکی کو زندہ کیا۔'' (احمد ترمذی اور اس کو صحیح کہا)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس لئے کہ جس کا عیب ظاہر ہوتا ہے وہ آرزو کرتا ہے کہ میں اس کے ظہور سے پہلے ہی مر جاتا اور میرا عیب ظاہر نہ ہوتا پھر جس شخص نے اس عیب کو ظاہر ہی نہ ہونے دیا تو اس نے گویا اس کو زندہ کیا۔

٤٩٨٥ - (٣٩) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَكُمْ مِرْاٰةُ اَخِيْهِ فَاِنْ رَاٰى بِهٖ اَذًى فَلْيُمِطْ عَنْهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَضَعَّفَهٗ) وَفِیْ رِوَايَةٍ لَّهٗ وَلِاَبِیْ دَاوٗدَ اَلْمُؤْمِنُ مِرْءَةُ الْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ يَكُفُّ عَنْهُ ضَيْعَتَهٗ وَيَحُوْطُهٗ مِنْ وَّرَائِهٖ۔ (ابوداؤد الحديث رقم ٤٩١٨ والترمذی الحديث رقم ١٩٢٩)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک تم میں سے ہر ایک اپنے بھائی کے لیے آئینہ کی طرح ہے اگر اس میں کوئی برائی دیکھے تو اسے اس سے دور کر دے۔ (ترمذی اور ضعیف کہا اس کو) اور ترمذی اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ مسلمان ❶ مسلمان کا آئینہ ہے اور مسلمان بھائی ہے مسلمان کا جو اس سے اس چیز کو دور کرتا ہے جس میں اس کی ہلاکت ہے اور اس کی غائبانہ طور پر حفاظت کرتا ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس کی برائی پر اس کو اس طرح آگاہ کرے کہ وہ خود بخود اس کو چھوڑ دے آئینہ کی طرح کہ دیکھنے والے کے علاوہ کسی کو برائی معلوم نہیں ہوتی۔

٤٩٨٦ - (٤٠) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَمٰى مُؤْمِنًا مِّنْ مُنَافِقٍ بَعَثَ اللّٰهُ مَلَكًا يَحْمِیْ لَحْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ نَّارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ رَمٰى مُسْلِمًا بِشَیْءٍ يُّرِيْدُ بِهٖ شَيْنَهٗ حَبَسَهُ اللّٰهُ عَلٰى جَسْرِ جَهَنَّمَ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٤٨٨٣ واحمد فی المسند ٣/ ٤٤١)

سیدنا معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی مسلمان کو منافق کے شر سے بچائے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ کو بھیجے گا جو اس کے بدن کو قیامت کے دن دوزخ کی آگ سے بچائے گا اور جو شخص کسی مسلمان (کو ذلیل کرنے کے لیے) اس پر تہمت لگائے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کے پل پر روک لے گا یہاں تک کہ وہ اس سے نکل جائے جو اس نے کہا۔ ❶ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی پاک ہو اس کے گناہ سے اس کو راضی کر کے یا بقدر گناہ کے عذاب جھیل کر اور منافق سے حدیث میں غیبت کرنے والا مراد ہے اور اس کو منافق اس لئے کہا کہ ظاہری طور پر تو یہ خیر خواہی کرتا ہے مگر دل میں فضیحت کا ارادہ رکھتا ہے اور یہ کام منافقوں کا ہے کہ ظاہر و باطن میں یکساں نہیں رہتے۔

٤٩٨٧ - (٤١) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ وَخَيْرُ الْجِيْرَانِ عِنْدَاللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذی الحدیث رقم ١٩٤٤ والدارمی الحدیث رقم ٢٤٣٧ واحمد فی المسند ٢ / ١٦٨)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین دوست وہ لوگ ہیں جو اپنے دوستوں کے لیے اچھے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین ہمسائے وہ ہیں جو اپنے ہمسایہ کے لیے اچھے ہیں۔ (ترمذی' دارمی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

٤٩٨٨ - (٤٢) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ لِيْ اَنْ اَعْلَمَ اِذَا اَحْسَنْتُ اَوْ اِذَا اَسَاْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتَ جِيْرَانَكَ يَقُوْلُوْنَ قَدْ اَحْسَنْتَ فَقَدْ اَحْسَنْتَ وَاِذَا سَمِعْتَهُمْ يَقُوْلُوْنَ قَدْ اَسَاْتَ فَقَدْ اَسَاْتَ۔ (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه الحديث رقم ٤٢٢٢ واحمد فی المسند ١ / ٥٥)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں کس طرح ❶ معلوم کروں کہ میں نیک ہوں یا بدکار؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت ❷ تو اپنے ہمسایوں کو یہ کہتے ہوئے سنے کہ تو نے نیکی کی تو تحقیق تو نے نیکی کی اور جب تو ہمسایوں کو یہ کہتے ہوئے سنے کہ تو نے برا کیا تو تحقیق تو نے برا کیا۔" (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی مجھے کیسے پتہ چلے کہ میں نیک ہوں یا بدکار جب کہ صادر ہو مجھ سے ایسا فعل جس کا حسن قبیح شرعاً معلوم نہ ہو۔ ❷ جس وقت کہ سنے تو' ہمسایہ کا حق بہت ہے اگرچہ کافر بھی ہو لیکن اس کے ساتھ محبت اور احسان ضروری ہے اگر وہ کوئی شے عاریتاً مانگے تو اس کو دے' اگر بھوکا ہو تو اپنے کھانے میں سے اس کو کھلائے' اگر اس کو قرض کی ضرورت ہو تو دے' ہر حال خوشی اور مصیبت دونوں میں اس کا شریک رہے اور اس کی ہمدردی کرتا رہے اس میں دین اور دنیا دونوں کے فائدے ہیں انجیل شریف میں پڑوسی کی خاطرداری کے لئے بہت تاکید کی ہے اور پڑوسی کا ستانا اس کو رنج دینا بلاوجہ شرعاً حرام ہے۔

٤٩٨٩ - (٤٣) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٤٨٤٢)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم لوگوں کو ❶ ان کے مراتب پر رکھو۔" (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ہر شخص سے اس کے مرتبہ کے موافق برتاؤ کرے اور یہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس وقت حدیث بیان فرمائی جب ان کے پاس ایک فقیر آیا اور انہوں نے اس کو ایک روٹی کا ٹکڑا دے دیا پھر ایک اور شخص آیا گھوڑے پر سوار ہو کر تو آپ نے اس کو بٹھا کر کھلایا' لیکن کافر اور فاسق اس میں مستثنیٰ ہے کیونکہ کافر کی تعظیم کفر ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۴۹۹۰ - (۴۴) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ قُرَادٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ یَوْمًا وَجَعَلَ اَصْحَابُہٗ یَتَمَسَّحُوْنَ بِوَضُوْئِہٖ فَقَالَ لَھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَایَحْمِلُکُمْ عَلٰی ھٰذَا قَالُوْا حُبُّ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسَلَّمَ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یُّحِبَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اَوْ یُحِبَّہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ فَلْیَصْدُقْ حَدِیْثَہٗ اِذَا حَدَّثَ وَلْیُؤَدِّ اَمَانَتَہٗ اِذَاؤْتُمِنَ وَالْیُحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَہٗ۔ (البیھقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ۱۵۳۳)

سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی قراد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن وضو کیا تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا پانی اپنے بدن پر ملنا شروع کیا' تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا' تمہیں اس بات پر کس چیز نے آمادہ کیا' انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت نے' تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے ❶ یہ بات پسند ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو دوست رکھے یا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اس کو دوست رکھیں تو اسے چاہیے کہ وہ جس وقت بھی بات کرے (تو ہمیشہ) سچ بولے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے اسے ادا کرے اور وہ جس کا ہمسایہ بنے تو اس سے اچھی ہمسائیگی کرے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ معلوم ہوا کہ محبت محبوب کی مرضی کے مطابق کام کرنے کا نام ہے' اس کا نام محبت نہیں کہ صرف زبان سے کہے کہ ہم کو محبت ہے اور محبوب کا کہنا نہ مانے یا محبوب کی مرضی کے خلاف کام کرے۔

۴۹۹۱ - (۴۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِیْ یَشْبَعُ وَجَارُہٗ جَائِعٌ اِلٰی جَنْبِہٖ۔ (رَوَاھُمَا الْبُیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) (البیھقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ۵۶٦ واحمد فی المسند ۱/ ۵۵)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ وہ مومن نہیں ❶ جو خود تو پیٹ بھر کر کھائے اور اس کے پہلو (میں رہنے) والا اس کا ہمسایہ بھوکا رہے۔ (یہ دونوں احادیث بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیں)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی وہ آدمی مومن کامل نہیں جو پیٹ بھر کر کھاتا ہے اور اپنے ہمسایہ کی اضطراری اور مجبوری کو بھی جانتا ہے اور یہ جو فرمایا کہ ہمسایہ اس کا بھوکا ہو اس کے پہلو میں تو اس میں اشارہ ہے کہ وہ ہمسایہ کی خبر گیری سے غافل ہے۔

۴۹۹۲ - (۴۶) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ فُلَانَۃَ تُذْکَرُ مِنْ کَثْرَۃِ صَلَاتِھَا وَ صِیَامِھَا وَصَدَقَتِھَا غَیْرَ اَنَّھَا تُؤْذِیْ جِیْرَانَھَا بِلِسَانِھَا قَالَ ھِیَ فِی النَّارِ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاِنَّ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول! فلاں عورت کا کثرت سے نماز ❶ پڑھنے' روزے رکھنے اور خیرات کرنے کا بہت چرچا ہے لیکن وہ اپنی زبان سے اپنے پڑوس والوں کو تکلیف دیتی ہے' آپ نے

فُلَانَةَ تُذْكَرُ قِلَّةُ صِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا وَصَلَاتِهَا وَإِنَّهَا تَصَدَّقُ بِالْأَثْوَارِ مِنَ الْأَقِطِ وَلَا تُؤْذِي بِلِسَانِهَا جِيرَانَهَا قَالَ هِيَ فِي الْجَنَّةِ۔ (رواه احمد و البيهقى فى شعب الايمان) (احمد فى المسند ٢/ ٤٤٠ والبيهقى فى شعب الايمان الحديث رقم ٩٤٦ه)

فرمایا وہ ❷ دوزخ میں جائے گی اس نے کہا اے اللہ کے رسول! فلاں عورت کا کم نماز پڑھنے‘ کم روزے رکھنے اور کم خیرات کرنے کا ذکر کیا جاتا ہے اور وہ قیروط ❸ کے چند ٹکڑے خیرات کرتی ہے لیکن وہ اپنی زبان سے اپنے پڑوس والوں کو تکلیف نہیں دیتی‘ آپ نے فرمایا وہ جنت میں جائے گی۔ (احمد‘ بیہقی نے شعب الایمان میں)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ذکر کی جاتی ہے یعنی لوگوں میں بطور شہرت کے۔ ❷ وہ یعنی بسبب ایذا دینے ہمسایہ کے اور عبادات اس کے اس گناہ کا کفارہ نہ ہوں گی کیونکہ مدار امر دین کا فرائض پر چلنے اور گناہوں سے بچنے پر ہے اور فضول یعنی عبادات نافلہ کے حاصل کرنے اور اصول یعنی عبادات فرض کے ضائع کرنے میں کچھ فائدہ نہیں ہے جیسے آج کل علماء وصلحاء کا حال ہے کہ علماء نے تو ان چیزوں کو چھوڑ دیا ہے جن پر عمل کرنا واجب اور صلحاء نے اس علم کا حاصل کرنا چھوڑ دیا ہے جس کا حصول فرض ہے اور جو لوگ علم اور عمل جامع ہیں وہ حکیموں کی طرح دوا دینے سے پیشتر پرہیز کراتے ہیں اور کہتے ہیں تخلیہ مقدم ہے تحلیہ پر لہٰذا انہوں نے کہا ہے کہ توبہ اس مسلک میں چلنے والوں کی پہلی منزل ہے (مرقات) ❸ قروط یہ ایک چیز ہے پنیر کی طرح جو لسی کو خشک کر کے بناتے ہیں خراسان میں یہ کثرت سے بنتا ہے۔

٤٩٩٣ - (٤٧) وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلٰى نَاسٍ جُلُوْسٍ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ قَالَ فَسَكَتُوْا فَقَالَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَخْبِرْنَا بِخَيْرِنَا مِنْ شَرِّنَا فَقَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ يُرْجٰى خَيْرُهُ وَيُؤْمَنُ شَرُّهُ وَشَرُّكُمْ مَنْ لَا يُرْجٰى خَيْرُهُ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ) (الترمذى الحديث رقم ٢٢٦٣ واحمد فى المسند ٢/ ٣٦٨ والبيهقى فى شعب الايمان الحديث رقم ١١٢٦٨)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے لوگوں کے پاس آ کر ٹھہر گئے اور فرمایا کیا میں تم کو یہ نہ بتاؤں ❶ کہ تم میں سے کون اچھا ہے اور کون برا؟ وہ لوگ ❷ خاموش رہے آپ نے یہ بات تین مرتبہ فرمائی تو ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول! ہاں ہم میں سے اچھے اور برے آدمی کے متعلق ضرور بتایئے آپ نے فرمایا تم میں سے بہترین وہ آدمی ہے جس سے لوگ بھلائی کی امید رکھتے ہوں اور اس کی برائی سے امن میں رہتے ہوں اور برا آدمی وہ ہے جس سے لوگ بھلائی کی امید نہ رکھتے ہوں اور نہ اس کی برائی سے امن میں رہتے ہوں۔ (ترمذی‘ اور بیہقی نے شعب الایمان میں‘ اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اور ممتاز کروں میں نیک ترین تمہارے کو تمہارے بروں سے۔

❷ یعنی اس خوف سے کہ متعین کر کے فرما دیں کہ یہ نیک ہے اور یہ بد اور یہ بات موجب ذلت اور فضیحت کے ہو۔

٤٩٩٤ - (٤٨) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَسَمَ بَيْنَكُمْ اَخْلَاقَكُمْ كَمَا قَسَمَ بَيْنَكُمْ اَرْزَاقَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُّحِبُّ وَمَنْ لَّا يُحِبُّ وَلَا يُعْطِي الدِّيْنَ اِلَّا مَنْ اَحَبَّ فَمَنْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ الدِّيْنَ فَقَدْ اَحَبَّهٗ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُسْلِمُ عَبْدٌ حَتّٰى يُسْلِمَ قَلْبُهٗ وَلِسَانُهٗ وَلَا يُؤْمِنُ حَتّٰى يَأْمَنَ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ۔ (البيهقي في شعب الايمان الحديث رقم ٥٥٢٤ واحمد في المسند ١/ ٣٨٧)

فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان اخلاق تقسیم فرمائے ہیں جیسا کہ تمہارے درمیان اس نے رزق تقسیم فرمایا ہے اللہ تعالیٰ ہر شخص کو دنیا دیتا ہے چاہے وہ اس سے محبت ❶ رکھتا ہے یا نہیں ❷ رکھتا اور اللہ تعالیٰ دین اس شخص کو دیتا ہے جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بندہ اس وقت تک مسلمان ❸ نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کا دل اور اس کی زبان نہ مانے اور کوئی شخص اس وقت تک ایمان والا نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کا ہمسایہ اس کی برائیوں سے امن میں نہ ہو۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام رحمہم اللہ۔ ❷ یعنی فرعون اور قارون وغیرہ کی طرح۔ ❸ یعنی کامل مسلمان نہیں ہوسکتا۔

٤٩٩٥ - (٤٩) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُؤْمِنُ مَاْلَفٌ وَلَا خَيْرَ فِيْمَنْ لَا يَاْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ۔ (رَوَاهُمَا اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) (البيهقي في شعب الايمان الحديث رقم ٨١١٩ واحمد في المسند ٢/ ٤٠٠)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن الفت کا محل ہے اور اس میں بھلائی نہیں جو الفت نہیں کرتا اور نہ اس سے الفت کی جائے ❶ (احمد' بیہقی نے شعب الایمان میں یہ دونوں احادیث روایت کیں)۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس باب کی احادیث میں تہذیب اخلاق کی طرف اشارہ ہے اور علم اخلاق ایسی چیز ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیا کرنا چاہئے اور مخلوقات خصوصاً بنی نوع کے ساتھ کیا کرنا چاہئے ماں باپ عزیز و اقربا بیوی' اولاد' ہمسایہ' مسلمانوں کے کیا حقوق ہیں غرض شریعت میں ہر ایک عمدہ بات کی تعلیم ہے۔

٤٩٩٦ - (٥٠) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَضٰى لِاَحَدٍ مِّنْ اُمَّتِيْ حَاجَةً يُّرِيْدُ اَنْ يَّسُرَّهٗ بِهَا فَقَدْ سَرَّنِيْ وَمَنْ سَرَّنِيْ فَقَدْ سَرَّ اللّٰهَ وَمَنْ سَرَّ اللّٰهَ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ۔ (البيهقي في شعب الايمان الحديث رقم ٧٦٣٥)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص میری امت میں سے کسی کی ضرورت کو پورا کرے اور وہ اسے خوش کرنا چاہتا ہو تو اس نے مجھے خوش کیا ❶ اور جس نے مجھے خوش کیا تو اس نے اللہ تعالیٰ کو خوش کیا اور جس نے اللہ تعالیٰ کو خوش کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی میں امت کے ساتھ بھلائی کرنے کی وجہ سے خوش ہوتا ہوں اور جامع صغیر میں ہے کہ جس نے کسی مسلمان

بھائی کی ایک ضرورت کو پورا کیا تو اس کا اتنا ثواب ہے جتنا ایک حج اور عمرہ کرنے والے کا ہوتا ہے۔ اس کو خطیب نے روایت کیا ہے۔

۴۹۹۷- (۵۱) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَغَاثَ مَلْهُوْفًا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ ثَلٰثًا وَّسَبْعِيْنَ مَغْفِرَةً وَّاحِدَةٌ فِيْهَا صَلَاحُ اَمْرِهٖ كُلِّهٖ وَثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ لَهٗ دَرَجَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (البیهقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ۷۶۷۰)

انہی (سیدنا انس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی مظلوم کی فریاد رسی کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے تہتر بخششیں لکھتا ہے ان میں سے ایک بخشش یہ ہے کہ اس میں تمام کاموں کی اصلاح ہے اور بہتر بخششیں اس کے لیے قیامت کے دن درجات کی بلندی کا سبب ہوں گی۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

۴۹۹۸- (۵۲) ۴۹۹۹- (۵۳) وَعَنْهُ وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللّٰهِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَى اللّٰهِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰى عِيَالِهٖ)) روى البيهقى الاحاديث الثلاثة فى (شعب الايمان) (البیهقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ۷۴۴۷ و ۷۴۴۸)

انہی (سیدنا انس رضی اللہ عنہ) اور سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمام مخلوق ❶ اللہ تعالیٰ کا کنبہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک مخلوق میں سے بہترین آدمی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے کنبہ کے ساتھ احسان کرے۔'' (یہ تینوں احادیث بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کیں)۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ آدمی کا کنبہ وہی ہے جن کی وہ پرورش کرتا ہے پس عیال کی نسبت غیر اللہ کی طرف مجاز ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف حقیقت کیونکہ حقیقتاً میں وہی رزاق ہے۔

۵۰۰۰- (۵۴) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ خَصْمَيْنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ جَارَانِ۔ (رواه احمد) (احمد فی المسند ۴/ ۱۵۱)

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ پہلے دو جھگڑنے والے قیامت کے دن دو ہمسائے ہوں گے۔'' ❶ (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی یہ لوگ ایسے ہیں کہ ہر ایک نے دوسرے کے حق میں قصور کیا ہے اور حقوق میں ان میں سے پہلا یہ دو شخص جھگڑا لائیں گے اب یہ حدیث اس حدیث کے مخالف نہ ہوگی جس میں نماز کا پہلے فیصلہ ہونا مذکور ہے اور ان دونوں احادیث میں تطبیق بھی گذر چکی ہے۔

۵۰۰۱- (۵۵) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا شَكٰى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْوَةَ قَلْبِهٖ قَالَ اِمْسَحْ رَاْسَ الْيَتِيْمِ وَاَطْعِمِ الْمِسْكِيْنَ۔ (رواه احمد) (احمد فی المسند ۲/ ۲۶۳)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے دل کی سختی کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا تو یتیم کے سر پر ہاتھ پھیر ❶ اور مسکین کو کھانا کھلا۔'' (احمد)

حکم الحدیث: دو میں سے ایک سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے سے موت یاد آئے گی پس غنیمت جانے گا تو حیات کو اور غفلت دور ہوگی اور دل نرم ہوگا کہ قساوت قلب کا منشاء غفلت ہے۔

۵۰۰۲- (۵٦) وَعَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى اَفْضَلِ الصَّدَقَةِ اِبْنَتُكَ مَرْدُوْدَةٌ اِلَيْكَ لَيْسَ لَهَا كَاسِبٌ غَيْرُكَ۔ (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه الحديث رقم ٣٦٦٧ واحمد في المسند ٤/ ١٧٥)

سیدنا سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تجھے نہ بتاؤں کہ بہترین صدقہ کیا ہے وہ اپنی بیٹی پر صدقہ کرنا ہے ❶ درحالیکہ وہ تیری طرف لوٹائی گئی ہے' تیرے علاوہ اس کا کوئی کمانے والا نہیں ہے۔ (ابن ماجہ)

فوائد الحدیث: ❶ کہ وہ صدقہ کرنا تیرا یہ ہے یعنی بیوہ لڑکی جس کی اولاد بھی جوان نہ ہو اس کا کھلانے والا باپ کے سوا کون ہے پس ایسی بیٹی کی خبر گیری کرنا بہترین صدقہ ہے۔

بَابُ الْحُبِّ فِي اللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ

اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۵۰۰۳- (۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا اِئْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اِخْتَلَفَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) (البخاري الحديث رقم ٣٣٣٦ ومسلم الحديث رقم ١٥٩- ٢٦٣٨ وابوداؤد الحديث رقم ٤٨٣٤ واحمد في المسند ٢/ ٢٩٥)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ارواح ❶ کے جھنڈ درجھنڈ لشکر تھے جو ان میں ازل سے آشنا تھے وہ اس عالم میں بھی التفات کرنے لگے اور جو ان میں سے وہاں بے پہچان تھا وہ یہاں بھی جدا رہا۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی روز ازل اللہ تعالیٰ نے ارواح کو قسم قسم کا پیدا کیا اور طرح طرح کی ان میں استعداد رکھی سو جن ارواح میں اس عالم میں مناسبت تھی وہ اس عالم میں باہم شیر وشکر ہو گئے اور جو وہاں بے میل تھے یہاں بھی پھوٹے رہے اور یہی سبب ہے کہ ولی سے شیطان اور شیطان سے ولی پیدا ہوتا ہے۔

۵۰۰٤- (۲) رَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ۔ (مسلم الحديث رقم (١٥٩- ٢٦٣٨)

اور اس کو مسلم نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۵۰۰۵- (۳) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرَئِيْلَ فَقَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّهٗ قَالَ فَيُحِبُّهٗ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تحقیق اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ سے محبت کرتا ہے تو جبرائیل علیہ السلام کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے کہ تحقیق میں فلاں آدمی

جِبْرَئِيْلُ ثُمَّ يُنَادِيْ فِي السَّمَآءِ فَيَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَيُحِبُّهٗ اَهْلُ السَّمَآءِ ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْاَرْضِ وَاِذَا اَبْغَضَ عَبْدًا دَعَا جِبْرَئِيْلَ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ اُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضْهُ قَالَ فَيُبْغِضُهٗ جِبْرَئِيْلُ ثُمَّ يُنَادِيْ فِيْ اَهْلِ السَّمَآءِ اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضُوْهُ قَالَ فَيُبْغِضُوْنَهٗ ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْبَغْضَآءُ فِي الْاَرْضِ۔ (**رواہ مسلم**) (البخاری الحدیث رقم ۳۲۰۹ ومسلم الحدیث رقم (۱۵۷ ـ ۲۶۳۷) والموطا الحدیث رقم ۱۵ من باب ماجاء فی المتحابین واحمد فی المسند ۲/ ۲۶۷)

سے محبت کرتا ہوں' تو بھی اس سے محبت کر' آپ نے فرمایا تو جبریل علیہ السلام اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں پھر جبرائیل علیہ السلام آسمان میں اعلان کرتے ہیں کہ تحقیق اللہ تعالیٰ فلاں آدمی سے محبت کرتے ہیں تم بھی اس سے محبت کرو تو اہل آسمان بھی اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں' پھر اس کے لیے زمین میں قبولیت رکھی ❶ جاتی ہے اور جس وقت اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے ناراض ہوتا ہے تو جبریل علیہ السلام کو بلا کر فرماتے ہیں کہ میں فلاں آدمی سے ناراض ہوں' تو بھی اس سے ناراضگی کر تو جبریل علیہ السلام بھی اس سے ناراضگی کرتے ہیں پھر وہ آسمان میں اعلان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے ناراض ہیں تم بھی اس سے ناراضگی کرو' آپ نے فرمایا تو وہ بھی اس سے ناراضی کا اظہار کرتے ہیں پھر زمین میں اس کے لیے ناراضگی رکھ دی جاتی ہے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی زمین کے نیک لوگ اس کو مقبول جانتے ہیں اور اس سے محبت رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جس بندہ کی محبت ظاہر کرنا چاہتا ہے تو اس کو آسمان اور زمین میں مشہور کر دیتا ہے تا کہ فرشتے اس کے لئے نیک دعاء کریں اور زمین کے لوگ اس سے محبت رکھیں اس کا یقین کریں' اس کے نیک راہ پر چلیں یہی وجہ ہے کہ اولیاء اللہ سے اکثر لوگ محبت رکھتے ہیں لیکن ایسی محبت بھی اچھی نہیں کہ جو جاہل عوام کرتے ہیں کہ ان کو نفع اور نقصان کا مختار جان کر ان کو اللہ تعالیٰ کی ربوبیت میں شریک کرتے ہیں' یہ محبت نہیں بلکہ یہ حقیقت میں ان سے عداوت ہے اور اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حب اور بغض بھی اللہ تعالیٰ کی دو صفات ہیں امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے تھے اللہ عزوجل کے اسماء و صفات میں کسی کو مجال نہیں ان کا رد کرے اور جو بعد ثبوت حجت کے ان کا انکار کرے تو وہ کافر ہے۔

۵۰۰۶- (۴) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِيْ اَلْيَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِيْ ظِلِّيْ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّيْ۔ (**رواہ مسلم**) (مسلم الحدیث رقم ۳۷ ـ ۲۵۶۶ والترمذی الحدیث رقم ۲۳۹۰ والدارمی الحدیث رقم ۲۷۵۷ والموطا الحدیث رقم ۱۳ من باب ماجاء فی المتحابین فی اللہ واحمد فی المسند ۲/۳۳۸)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہ میری عظمت کی وجہ سے آپس میں محبت کرنے والے کہاں ہیں ❶ میں ان کو اپنے سایہ میں جگہ دوں (کیونکہ) آج کے دن میرے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کہاں ہیں یعنی جو آپس میں اللہ تعالیٰ کے لیے محبت رکھتے ہیں ان کی محبت صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے ریا اور طمع دنیا اور خواہشات نفسانی سے ان کی محبت پاک ہے وہ قیامت کو ایسا عمدہ درجہ پائیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے سایہ میں ہوں گے۔

۵۰۰۷- (۵) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًالَهٗ فِيْ قَرْيَةٍ اُخْرٰى فَاَرْصَدَ اللّٰهُ لَهٗ عَلٰى مَدْرَجَتِهٖ مَلَكًا قَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ قَالَ اُرِيْدُ اَخًالِيْ فِيْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ هَلْ لَّكَ عَلَيْهِ مِنْ نِّعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ لَا غَيْرَ اَنِّيْ اَحْبَبْتُهٗ فِي اللّٰهِ قَالَ فَاِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَا اَحْبَبْتَهٗ فِيْهِ۔ (رواه مسلم)

(مسلم الحدیث رقم (۳۸۔ ۲۵۶۷)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ ایک شخص نے اپنے مسلمان بھائی سے ملنے کا ارادہ کیا جو کہ ایک دوسری بستی میں رہتا تھا' اللہ تعالیٰ نے اس کے راستہ میں ایک فرشتہ اس کے انتظار کے لیے بٹھا دیا' فرشتہ نے اس شخص سے پوچھا کہ تو کہاں جانا چاہتا ہے؟ تو اس نے کہا میں اپنے بھائی کی ملاقات کا ارادہ کرتا ہوں جو کہ اس بستی میں ہے' فرشتہ نے کہا کیا تیرا اس پر کوئی نعمت کا حق ہے جو تو اس سے لینے کے لیے جا رہا ہے اس نے کہا نہیں میں تو اس سے صرف اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرتا ہوں اس فرشتہ نے کہا تحقیق میں تیری طرف اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا ہوں تاکہ خبر دوں میں تجھے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرتا ہے جس طرح کہ تو اس آدمی سے محبت کرتا ہے۔ ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ جس طرح کہ یعنی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی دنیاوی چاہت کے بغیر کسی دیندار سے اللہ تعالیٰ کے لیے محبت رکھنا بڑی عمدہ بات ہے۔

۵۰۰۸- (۶) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَقُوْلُ فِيْ رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ فَقَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث ۶۱۶۹ ومسلم الحدیث رقم (۱۶۵۔ ۲۶۴۰) وابوداؤد الحدیث رقم ۵۱۲۶ والترمذی الحدیث رقم ۲۳۸۷ والدارمی الحدیث رقم ۲۷۸۷ واحمد فی المسند ۱/ ۳۹۲)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا اے اللہ کے رسول! کیا فرماتے ہیں جو کسی قوم سے محبت رکھتا ہے لیکن وہ ان کے علم و عمل کو نہیں پہنچ سکا' تو آپ نے فرمایا کہ آدمی ❶ اس کے ساتھ ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اللہ تعالیٰ اور رسول کی محبت عمدہ سامان ہے یہ احادیث محبت کرنے کی عمدہ بشارتیں ہیں۔

۵۰۰۹- (۷) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ وَيْلَكَ وَمَا اَعْدَدْتَّ لَهَا قَالَ مَا

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول! قیامت کب قائم ہوگی؟ آپ نے فرمایا تجھ پر

اَعْدَدْتُ لَهَا اِلَّا اِنِّی اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ اَنَسٌ فَمَا رَاَيْتُ الْمُسْلِمِيْنَ فَرِحُوْا بِشَیْءٍ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرَحَهُمْ بِهَا۔ (متفق علیه)

(البخاری الحدیث رقم ٦١٦٧ ومسلم الحدیث رقم (١٦١ ـ ٢٦٣٩) والدارمی الحدیث رقم ٢٧٨٧ واحمد فی المسند ٣/ ١٦٨)

افسوس ہے! تو نے قیامت کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے کہا کہ میں نے اس کے لیے کچھ تیار نہیں کیا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ کو دوست رکھتا ہوں میں آپ نے فرمایا ❶ تو اس کے ساتھ ہے جسے تو دوست رکھتا ہے تو سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اسلام لانے کے بعد مسلمانوں کو اس قدر خوش ہوتے ہوئے نہیں دیکھا جتنا کہ وہ یہ بات سن کر خوش ہوئے ہیں۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ تو ساتھ اس کے ہے الخ معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء صادق محبت نجات کا عمدہ وسیلہ ہے اور یہ بھی اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ کفار اور فجار کی محبت شامت کی علامت ہے اس لیے کہ ہر شخص کا حشر اپنے دوست کے ساتھ ہوگا۔

٥٠١٠ - (٨) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ وَالسُّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيْرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ اِمَّا اَنْ يُّحْذِيَكَ وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا طَيِّبَةً وَّنَافِخُ الْكِيْرِ اِمَّا اَنْ يُّحْرِقَ ثِيَابَكَ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا خَبِيْثَةً۔ (متفق علیه)

(البخاری الحدیث رقم ٥٥٣٤ ومسلم الحدیث رقم (١٤٦ ـ ٢١٢٨) وابوداؤد الحدیث رقم ٤٨٢٩ واحمد فی المسند ٤/ ٤٠٨)

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہم نشین نیک اور بد کی مثال ❶ کستوری اٹھانے والے اور بھٹی پھونکنے والی کی ہے' کستوری والا یا تو تجھے کچھ دے گا یا تو اس سے خرید لے گا یا تجھے اس سے عمدہ خوشبو آئے گی اور بھٹی پھونکنے والا یا تیرے کپڑے جلائے گا اور تجھے اس سے بد بو آئے گی۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی عطار کے پاس جو کوئی بیٹھے تو فائدے سے خالی نہیں یہی مثال ہے کہ نیک آدمی کی صحبت میں کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور ہوتا رہتا ہے اور بھٹی پھونکنے والا بد شخص کی طرح ہے بد کی صحبت میں نقصان ضرور ہوتا ہے اگر بدی نہ سیکھے تب بھی اس کا اثر ضرور ہوتا ہے اور ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ نیکی اور عبادت کی لذت کم ہو جاتی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

٥٠١١ - (٩) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجَبَتْ مَحَبَّتِیْ لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِیَّ وَالْمُتَجَالِسِيْنَ فِیَّ وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِیَّ وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِیَّ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ) وَفِیْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِیِّ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دو آدمیوں کے لیے میری محبت واجب ہو چکی ہے جو آپس میں میری وجہ ❶ سے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں اور میرے لیے مال خرچ کرتے ہیں۔ (مالک) اور ترمذی کی

اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِیْ جَلَالِیْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُّوْرٍ یَغْبِطُهُمُ النَّبِیُّوْنَ وَالشُّهَدَآءُ۔ (الترمذی الحدیث رقم ٢٣٩٠ والموطا الحدیث رقم ١٦ من باب ماجاء فی المتحابین فی الله واحمد فی المسند ٥/ ٢٤٧)

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص میری بزرگی کی عظمت کے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں (تو) ان کے لیے نور کے ممبر ہوں گے ان پر انبیاء علیہم السلام اور شہداء رشک کریں گے۔ ❷

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ذکر الٰہی کرنے یا علم دین سکھانے کے لیے۔ ❷ رشک کریں گے مراد رشک سے ان احادیث میں اچھا جاننا ہے ان کے مقام کو نہ کہ حقیقت' معنی اس کے کہ طلب کرنا ہے مثل اس چیز کے کہ ان کو حاصل ہوئی ہے یعنی انبیاء اور شہداء ان کے مقام کے ثنا گو ہوں گے۔

٥٠١٢- (١٠) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِی اللّٰهِ لَاُنَاسًا مَاهُمْ بِاَنْبِيَآءَ وَلَا شُهَدَآءَ يَغْبِطُهُمُ الْاَنْبِيَآءُ وَالشُّهَدَآءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِمَكَانِهِمْ مِنَ اللّٰهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُخْبِرُنَا مَنْ هُمْ قَالَ هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوْا بِرُوْحِ اللّٰهِ عَلٰى غَيْرِ اَرْحَامٍ بَيْنَهُمْ وَلَا اَمْوَالٍ يَتَعَاطُوْنَهَا فَوَ اللّٰهِ اِنَّ وُجُوْهَهُمْ لَنُوْرٌ وَّاِنَّهُمْ لَعَلٰى نُوْرٍ لَا يَخَافُوْنَ اِذَا خَافَ النَّاسُ وَلَا يَحْزَنُوْنَ اِذَا حَزِنَ النَّاسُ وَقَرَأَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اَلَا اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ) (ابوداؤد الحدیث رقم ٣٥٢٧ واحمد فی المسند ٥/ ٣٤٣)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کچھ بندے ایسے ❶ بھی ہیں کہ نہ وہ نبی ہیں اور نہ ہی شہید' لیکن انبیاء کرام علیہم السلام اور شہداء ان پر قیامت کے دن ان کے مرتبہ پر رشک کریں گے صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہمیں بتایئے کہ وہ کون ہوں گے؟ آپ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے جو آپس میں اللہ تعالیٰ کے روح ❷ کی وجہ سے محبت رکھتے ہوں گے ان میں کوئی رشتہ داری نہیں ہے اور نہ ہی مال و دولت ہے کہ جو وہ ایک دوسرے کو دیتے ہوں' اللہ کی قسم! ان کے چہرے نورانی ہوں گے اور تحقیق وہ نور کے منبروں پر ہوں گے نہ ڈریں گے جس وقت کہ لوگ ڈریں گے اور نہ غمگین ہوں گے جب کہ لوگ غمگین ہوں گے اور نبی ﷺ نے یہ آیت پڑھی ❸ خبردار ہو جاؤ! تحقیق دوست اللہ تعالیٰ کے نہیں ڈر ان پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ (ابوداؤد)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جماعت عظیمہ ہے اولیاء سے۔ ❷ اللہ تعالیٰ کے روح کہ قرآن ہے اور رُوح (ساتھ پیش راکے) اصل میں بمعنی اس چیز کے ہے کہ زندہ ہو ساتھ اس کے بدن اور مراد اس سے یہاں قرآن ہے جیسے کہ قرآن مجید میں فرمایا وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ رُوْحًا مِنْ اَمْرِنَا جیسے حیات دونوں کی ساتھ قرآن کے ہے اور دوست رکھنا بسبب قرآن کے یا تو بایں اعتبار ہے کہ جہت جامع اور باعث محبت ان کے قرآن ہے یعنی دین واسلام نہ اور غرض یا بایں اعتبار کہ قرآن باعث اور حکم کرنے والا ہے ساتھ محبت مومنین کے آپس میں اور بعض نے کہا روح سے مراد محبت ہے اور بعض نسخوں میں ''رَوح'' ہے (ساتھ زبر راء کے) بمعنی رحمت اور رزق کے مگر تمام کا مقصد ایک ہی ہے اور وہ یہی کہ دوست رکھنا اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ ❸ پڑھی یعنی بطور گواہی اور اللہ تعالیٰ کی ان کے لیے ولایت ثابت کرنے اور خوف و

حزن سے ان کی نفی کرنے کے لیے۔

۵۰۱۳- (۱۱) وَرَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْ أَبِي مَالِكٍ بِلَفْظِ الْمَصَابِيحِ مَعَ زَوَائِدَ وَكَذَا فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ۔ (البغوی فی شرح السنة الحديث رقم ٣٤٦٨ والبيهقي فی شعب الايمان الحديث رقم ٨٩٩٨)

بغوی نے اسے شرح السنہ میں ابو مالک سے ان الفاظ کے ساتھ جو کہ مصابیح میں مذکور ہیں رضا مندی کے ساتھ روایت کیا اور اسی ❶ طرح بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اضافوں کے ساتھ۔

۵۰۱۴- (۱۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي ذَرٍّ يَا أَبَاذَرٍّ أَيُّ عُرَى الْإِيْمَانِ أَوْثَقُ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ الْمُوَالَاةُ فِي اللّٰهِ وَالْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ) (البيهقي في شعب الايمان الحديث رقم ٩٥١٤)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر رضی اللہ عنہ کے لیے فرمایا: ''اے ابوذر! کون سی دستاویز ایمان ❶ کی زیادہ مضبوط ہے'' ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو بہتر جانتے ہیں' آپ نے فرمایا آپس میں اللہ تعالیٰ کے لیے دوستی کرنا اور اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرنا ❷ اور اللہ تعالیٰ کے لیے ہی کسی سے ناراض ہونا۔'' (بیہقی شعب الایمان)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی شعبہ ایمان کا۔

❷ یعنی اگر چہ ایک طرف سے ہو مانند دوست رکھنے ہمارے کے بعض ان اولیاء اللہ کو کہ جنہیں ہم نے نہیں دیکھا۔

۵۰۱۵- (۱۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عَادَ الْمُسْلِمُ أَخَاهُ أَوْ زَارَهُ قَالَ تَعَالٰى طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) (الترمذي الحديث رقم ٢٠٠٨ واحمد في المسند ٢/ ٣٤٤)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت کوئی عیادت کرتا ہے اپنے مسلمان بھائی کی یا اس کے دیکھنے کو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ❶ تیری زندگانی خوش ❷ ہوئی اور خوش ہوا ہے ❸ تیرا چلنا اور تو نے بہشت سے ایک بڑی جگہ پکڑی۔ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ فرمایا ہے الخ یعنی بلا واسطہ یا ملائکہ کی زبانی۔ ❷ خوش ہوئی یعنی دنیا اور آخرت کے۔

❸ خوش ہوا ہے کہ یہاں آیا اور ہر قدم پر تو نے ثواب کمایا۔

۵۰۱۶- (۱۴) وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ الرَّجُلُ أَخَاهُ فَلْيُخْبِرْهُ أَنَّهُ يُحِبُّهُ۔ (رواه ابوداؤد و الترمذی)

سیدنا مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب کوئی آدمی اپنے بھائی مسلمان سے محبت کرے تو اسے چاہیے کہ وہ مسلمان کو خبر کر دے ❶ کہ وہ

(ابو داؤد الحدیث رقم ٥١٢٤ والترمذی الحدیث رقم ٢٣٩٢ واحمد فی المسند ٤/ ١٣٠)

اس سے محبت کرتا ہے۔ (ابوداؤد' ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس لئے کہ جب وہ سنے گا تو وہ بھی اس کو دوست رکھے گا اور محبت کا حق ادا کرے گا۔

٥٠١٧- (١٥) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ نَاسٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِّمَّنْ عِنْدَهٗ اِنِّيْ لَاُحِبُّ هٰذَا لِلّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمْتَهٗ قَالَ لَا قَالَ قُمْ اِلَيْهِ فَاَعْلِمْهُ فَقَامَ اِلَيْهِ فَاَعْلَمَهٗ فَقَالَ اَحَبَّكَ الَّذِيْ اَحْبَبْتَنِيْ لَهٗ قَالَ ثُمَّ رَجَعَ فَسَاَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِمَا قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلَكَ مَا احْتَسَبْتَ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمَذِيِّ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ وَلَهٗ مَا اكْتَسَبَ۔ (ابو داؤد الحدیث رقم ٥١٢٥ والترمذی الحدیث رقم ٢٣٨٦ واحمد فی المسند ٣/ ١٥٠ والبیہقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ٩٠١١)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک آدمی گزرا آپ کے پاس بہت سے لوگ بیٹھے ہوئے تھے' ان میں سے ایک آدمی نے کہا کہ میں اس سے اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرتا ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کیا تو نے ❶ اس کو اس بات سے آگاہ کر دیا ہے؟ اس نے کہا نہیں' آپ نے فرمایا کہ جا کر اس کو یہ بتا دے ❷ تو وہ اٹھا اس کے پاس گیا اور اس کو بتایا تو اس نے کہا ❸ تجھ سے وہ محبت کرے جس کے لیے تو نے مجھ سے محبت کی ہے ❹ انس رضی اللہ عنہ نے کہا پھر وہ شخص واپس آیا تو اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اس نے کیا کہا؟ تو جو اس نے کہا تھا وہ بتایا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس شخص کے ساتھ ہوگا جس سے تو محبت کرے گا اور تیرے لیے وہ ثواب ہوگا جس کی تو نیت کرے گا۔ ❺ (بیہقی شعب الایمان) اور ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں کہ مرد ساتھ اس کے ہوگا جس کو وہ دوست رکھتا ہے اور اس کے لیے اس چیز کا اجر ہے جس کا اس نے ارادہ کیا ہے۔ ❻

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس کو اخ یعنی دوست رکھتا ہے تو اس کو۔ ❷ اس کو بتایا کہ میں تجھے دوست رکھتا ہوں۔ ❸ یعنی دعا کی۔ ❹ یعنی اللہ تعالیٰ کے۔ ❺ نیت کی یعنی بیچ محبت رکھنے اس کے بلکہ ہر عمل میں۔ ❻ یعنی ثواب کی نیت سے۔

٥٠١٨- (١٦) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَاْكُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِيٌّ۔ (رواه الترمذی' وابو داؤد و الدارمی) (ابو داؤد الحدیث رقم ٤٨٣٢ والترمذی الحدیث رقم ٢٣٩٥ والدارمی الحدیث رقم

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''نہ دوستی کر تو مگر مسلمان سے اور نہ کھائے ❶ تیرا کھانا مگر پرہیزگار۔'' (ترمذی' ابوداؤد' دارمی)

٢٠٥٧ واحمد فی المسند ٣/ ٣٨)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور نہ کھائے یہ شرط طعام دعوت میں ہے نہ طعام حاجت میں' اس لئے کہ بھوک کی وجہ سے کافر کو بھی دینا جائز ہے اور معنی حدیث کے یہ ہیں کہ تجھے کھانا حلال طریقہ سے کمانا چاہئے تاکہ متقیوں کے کھانے کے لائق ہو اور پھر کھلانا ہو تو پرہیزگاروں کو ہی کھلا تاکہ ان کو اس سے عبادت کے لئے قوت پیدا ہو نہ بدکار کو کہ وہ اس سے گناہ پر قوت حاصل کریں۔

٥٠١٩- (١٧) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ عَلٰى دِیْنِ خَلِیْلِهٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ. (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَقَالَ النَّوَوِیُّ اِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ) (ابوداؤد الحدیث رقم ٤٨٣٣ والترمذی واحمد فی المسند ٢/ ٣٠٣ والبیهقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ٩٤٣٦)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی اپنے دوست ❶ کے دین پر ہوتا ہے پس ❷ چاہیے کہ دیکھے تم میں سے ہر شخص کہ وہ کس سے دوستی کرتا ہے'' (احمد' ترمذی' ابوداود) اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور نووی نے کہا کہ اس کی اسناد صحیح ہے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اپنے دوست کے حدیث میں بری صحبت سے بچنے کی تاکید ہے۔ ❷ یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یا ایها الذین امنوا اتقوا الله و کونوا مع الصادقین۔ امام غزالی رحمہ اللہ نے کہا کہ ہم حریص کی نشینی اور مخالطت حریص کے باعث ہوتی ہے اور ہم نشینی اور مخالطت زاہد کی بے رغبت کرتی ہے دنیا سے اس لئے کہ طبعتیں مجہول ہیں اوپر تشبیہ اور اقتدار کے۔

٥٠٢٠- (١٨) وَعَنْ یَزِیْدَ بْنِ نَعَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اٰخَى الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلْیَسْاَلْهُ عَنْ اِسْمِهٖ وَاسْمِ اَبِیْهِ وَمِمَّنْ هُوَ فَاِنَّهٗ اَوْصَلُ لِلْمَوَدَّةِ. (رواه الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ٢٣٩٢)

سیدنا یزید بن نعامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کسی آدمی سے بھائی چارہ کرے تو اسے چاہیے کہ اس سے اس کا اور اس کے باپ کا نام پوچھے اور یہ بھی پوچھے کہ وہ کس قبیلہ سے ہے؟ اس لیے کہ یہ پوچھنا دوستی میں مضبوطی پیدا کرتا ہے۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٥٠٢١- (١٩) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ قَائِلٌ اَلصَّلٰوةُ وَالزَّکٰوةُ

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے' آپ نے فرمایا: ''کیا جانتے ہو تم کہ اللہ تعالیٰ کو کونسا عمل بہت پیارا ہے؟ ایک کہنے والے نے کہا کہ نماز یا

وَقَالَ قَائِلٌ اَلْجِهَادُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اَلْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوٰى اَبُوْدَاوٗدَ الْفَصْلَ الْاَخِيْرَ) (احمد فی المسند ٦/ ٥/ ١٤٦ وابوداؤد الفصل الاخير الحديث رقم ٤٥٩٩)

زکوۃ اور ایک کہنے والے نے کہا جہاد' نبی ﷺ نے فرمایا ❶ اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ پیارا عمل یہ ہے کہ محبت اللہ تعالیٰ کے لیے ہو اور ناراضگی بھی اللہ تعالیٰ کے لیے ہو۔ (احمد) اور ابوداؤد نے فصل اخیر میں۔ ❷

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہاں ایک اعتراض وارد ہوتا ہے اور وہ یہ کہ نماز اور روزہ تو مطلقاً افضل عمل ہیں اور حب اور بغض فی سبیل اللہ ان سے کیوں کر محبوب تر ہو سکتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے دین میں محنت کرے گا وہ اولیاء اور صلحاء کے ساتھ ضرور محبت کرے گا اور ان کی محبت باعث ہوگی ان کی اطاعت پر اور جو شخص دشمنی کرے گا اللہ تعالیٰ کے لئے وہ ضرور دشمن رکھے گا دشمنان دین کو اور ان سے لڑنے میں کوشش کرے گا پس تمام طاعات' نماز و روزہ زکوۃ اور جہاد وغیرہ یہ تمام حب فی اللہ اور بغض اللہ میں داخل ہیں۔

❷ یعنی آخری جملہ کان احب الاعمال الخ اور سوال د جواب جس کا پہلے ہوا اسے روایت نہیں کیا۔

٥٠٢٢- (٢٠) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَحَبَّ عَبْدٌ عَبْدًا لِلّٰهِ اِلَّا اَكْرَمَ رَبَّهٗ عَزَّوَجَلَّ۔ (رواه احمد) (احمد في المسند ٥/ ٢٥٩)

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں دوست رکھا کسی بندہ نے کسی بندہ کو مگر یہ کہ اس نے اپنے پروردگار عزوجل کی تعظیم کی۔'' (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

٥٠٢٣- (٢١) وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خِيَارُكُمُ الَّذِيْنَ اِذَا رُءُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ۔ (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه الحديث رقم ٤١١٩)

سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ❶ کہ کیا میں تم کو خبر نہ دوں کہ تم میں سے بہترین لوگ کون ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا بہترین تمہارے وہ لوگ ہیں کہ جب ان کو دیکھا جائے تو اللہ تعالیٰ یاد آئے۔ (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مصنف اس حدیث کو اس باب میں اس لئے لائے تا کہ معلوم ہو کہ ایسے لوگ محبت کے لائق ہیں اور یہ بہت عمدہ پہچان ہے سالک اور مقرب الی اللہ کی۔ نقشبندی حضرات نے فرمایا کہ جب کسی شخص کی ملاقات اور زیارت سے قلب پر اثر نہ ہو اور اللہ عزوجل کی طرف شوق پیدا نہ ہو تو اس کی وعظ اور صحبت میں کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

٥٠٢٤- (٢٢) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ اَنَّ عَبْدَيْنِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاحِدٌ فِي الْمَشْرِقِ وَاٰخَرُ فِي الْمَغْرِبِ لَجَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر دو آدمی آپس میں اللہ عزوجل کے لیے محبت رکھیں' ایک مشرق میں ہو اور دوسرا مغرب میں' تو اللہ تعالیٰ ان

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَقُوْلُ هٰذَا الَّذِىْ كُنْتَ تُحِبُّهٗ فِيَّ۔

(البيهقى فى شعب الايمان الحديث رقم ٩٠٢٢)

دونوں کو قیامت کے دن جمع ❶ فرمائے گا اور کہے گا ❷ یہ وہ بندہ ہے جس کے ساتھ تو میری وجہ سے محبت کرتا تھا۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی آپ کی شفاعت کے لیے یا جنت میں بطریق مصاحبت کے۔
❷ یعنی فرشتہ کی زبانی یا بلا واسطہ ہر ایک کو ان دونوں میں سے۔

٥٠٢٥- (٢٣) وَعَنْ اَبِىْ رَزِيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى مَلَاكِ هٰذَا الْاَمْرِ الَّذِىْ تُصِيْبُ بِهٖ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ عَلَيْكَ بِمَجَالِسِ اَهْلِ الذِّكْرِ وَاِذَا خَلَوْتَ فَحَرِّكْ لِسَانَكَ مَا اسْتَطَعْتَ بِذِكْرِ اللّٰهِ وَاَحِبَّ فِى اللّٰهِ وَ اَبْغِضْ فِى اللّٰهِ يَا اَبَا رَزِيْنٍ هَلْ شَعَرْتَ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ زَائِرًا اَخَاهُ شَيَّعَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ كُلُّهُمْ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اَنَّهٗ وَصَلَ فِيْكَ فَصِلْهُ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُعْمِلَ جَسَدَكَ فِىْ ذٰلِكَ فَافْعَلْ۔

(البيهقى فى شعب الايمان الحديث رقم ٩٠٢٤)

سیدنا ابو رزین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے فرمایا کیا میں تجھے دین کی جڑ کے متعلق آگاہ نہ کروں جس کی وجہ سے تو دنیا اور آخرت کی بھلائی کو پا لے گا تو اپنے لیے اہل ذکر کی مجالس میں بیٹھنے ❶ کو لازم کر لے اور جب تو تنہا بیٹھے تو جہاں تک ہو سکے اپنی زبان کو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ❷ رکھ اور اللہ تعالیٰ کے لیے دوستی ❸ رکھ اور اللہ تعالیٰ کے لیے دشمنی ❹ رکھ اے ابورزین! کیا تو جانتا ہے کہ جب کوئی آدمی اپنے بھائی کی زیارت کے لیے اپنے گھر سے نکلتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں وہ تمام اس کے لیے استغفار کرتے ہیں اور کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار! اس نے ملاپ کیا تیرے لیے پس تو اس کو اپنی رحمت اور مغفرت کے ساتھ ملا' اگر تو اس بات کی طاقت رکھے کہ اپنے جسم کو اس کام میں لائے تو ❺ ایسا (ضرور) کر۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ذکر کرنے کے لئے۔ ❷ غرض یہ ہے کہ ہر وقت' تنہائی ہو یا صحبت' اللہ تعالیٰ کی یاد سے زبان کو تر رکھنا چاہیے چنانچہ فرمایا ولا یزال لسانك رطبامن ذكر الله یعنی ہمیشہ تیری زبان اللہ کے ذکر سے تر رہے۔ ❸ یعنی جس کو دوست رکھے تو۔
❹ یعنی جس کو دشمن رکھے تو۔ ❺ یعنی جو ذکر کیا گیا۔

٥٠٢٦- (٢٤) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِى الْجَنَّةِ لَعُمُدًا مِّنْ يَاقُوْتٍ عَلَيْهَا غُرَفٌ مِّنْ زَبَرْجَدٍ لَّهَا اَبْوَابٌ مُّفَتَّحَةٌ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں البتہ یاقوت کے ستون ہیں ان پر زبرجد کے بالا خانے ہیں ان کے دروازے کھلے ہوئے ہیں وہ اس طرح چمکتے ہیں جس

تُضِيْئُ كَمَا يُضِيْئُ الْكَوْكَبُ الدُّرِّيُّ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ يَسْكُنُهَا قَالَ الْمُتَحَابُّوْنَ فِي اللّٰهِ وَالْمُتَجَالِسُوْنَ فِي اللّٰهِ وَالْمُتَلَاقُوْنَ فِي اللّٰهِ۔ (رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

(البیھقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ۹۰۰۲)

طرح روشن ستارے چمکتے ہیں تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا' اے اللہ کے رسول! ان میں کون رہیں گے آپ نے فرمایا وہ لوگ جو آپس میں اللہ تعالیٰ کے لیے محبت رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے لیے ہم نشینی کرتے ہیں اور آپس میں اللہ تعالیٰ کے لیے ملاقات کرتے ہیں۔ (بیہقی نے یہ تینوں احادیث شعب الایمان میں روایت کیں)۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

بَابُ مَايُنْهٰى عَنْهُ مِنَ التَّهَاجُرِ وَالتَّقَاطُعِ وَاتِّبَاعِ الْعَوْرَاتِ

ممنوع چیزوں یعنی ترک ملاقات، انقطاع تعلق اور عیب جوئی کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۵۰۲۷- (۱) وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِيْ يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ۶۰۷۷ ومسلم الحدیث رقم (۲۵۔ ۲۵۶۰) وابوداؤد الحدیث رقم ۴۹۱۱ والترمذی الحدیث رقم ۱۹۳۲ والموطا الحدیث رقم ۱۳ من کتاب حسن الخلق واحمد فی المسند فی ۱/ ۱۷۶)

سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی آدمی کے لیے جائز نہیں ❶ کہ وہ اپنے بھائی کو تین (دن) رات سے زیادہ تک چھوڑے رکھے وہ دونوں آپس میں ملیں تو یہ اس طرف منہ پھیرے اور وہ اس طرف منہ پھیرے اور ان دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام کہنے میں پہل کرے۔ (بخاری، مسلم)

فو لحدیث: ❶ ... گر دنیاوی معاملہ میں کسی مسلمان سے رنج ہو جائے تو تین روز تک ترک ملاقات درست ہے تین دن سے زیادہ رنج رہنا اور ملاقات اور سلام کلام چھوڑنا حلال ... گر د... کے سبب سے رنج بڑا ہے تو تین دن سے زیادہ بھی چھوڑنا درست ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پچاس دن تک جہاد پر نہ جانے والوں سے بولے... اور اسی طرح باپ کو بیٹے سے نہ بولنا اور خاوند کو بیوی سے نہ بولنا ادب سکھلانے کے لیے تین دن سے زیادہ بھی درست ہے۔

۵۰۲۸- (۲) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم ❶ بدگمانی سے بچو اس لیے کہ بدگمانی باتوں کا بہت زیادہ جھوٹ ہے اور نہ معلوم کرو خبر کو اور نہ جاسوسی کرو اور

تَنَاجَشُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَاللّٰهِ اِخْوَانًا (وَفِيْ رِوَايَةٍ) وَلَا تَنَافَسُوْا۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ٦٠٦٦ ومسلم الحديث رقم (٢٨ ـ ٢٥٦٣) وابوداؤد الحديث رقم ٤٩١٠ والموطا الحديث رقم ١٤ من كتاب حسن الخلق واحمد فی المسند ٣/ ١١٠)

آپس میں لڑائی نہ کرو اور آپس میں حسد نہ کرو اور آپس میں بغض نہ رکھو اور آپس میں غیبت نہ کرو اور اللہ تعالیٰ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ۔ اور ایک روایت میں ہے اور حرص نہ کرو۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی بلاتحقیق صرف اپنے گمان سے کسی مسلمان سے بدظن ہونا نہایت بے اصل بات ہے اور حسد کہتے ہیں دوسرے کی نعمت کا زوال چاہنے کو یہ سخت حرام ہے حاسد کبھی خوش نہیں ہوتا اور حسد کی بیماری اس کو کھالیتی ہے اور رنجش یعنی لڑائی نہ کرو یعنی جس چیز کے خریدنے کا ارادہ نہ ہو دوسرے کو دھوکا دینے کے لئے اس کا خریدنا ظاہر نہ کرو۔

٥٠٢٩ - (٣) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَّا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَآءُ فَيُقَالُ اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ٣٥ ـ ٢٥٦٥ وابوداؤد الحديث رقم ٤٩١٦ و الترمذی الحديث رقم ٢٠٢٣ والموطا الحديث رقم ١٧ من كتاب حسن الخلق واحمد فی المسند ٢/ ٢٦٨)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کھولے جاتے ہیں دروازے بہشت کے پیر اور جمعرات کے دن' تو بخشش کی جاتی ہے واسطے ہر بندے کے کہ جو نہ شریک کرتا ہو ساتھ اللہ تعالیٰ کے کسی کو مگر وہ شخص کہ ہے درمیان اس کے اور درمیان کسی مسلمان بھائی کے دشمنی' پس کہا جاتا ہے ملائکہ کو کہ مہلت دو ان دونوں کو یہاں تک کہ وہ آپس میں صلح کریں۔'' (مسلم)

٥٠٣٠ - (٤) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَضُ اَعْمَالُ النَّاسِ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ مَّرَّتَيْنِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُّؤْمِنٍ اِلَّا عَبْدًا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَآءُ فَيُقَالُ اتْرُكُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَفِيْئَا۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (٣٦ ـ ٢٥٦٥) وابوداؤد الحديث رقم ٢٤٣٦ والترمذی الحديث رقم ٧٤٧ والنسائی الحديث رقم ٢٣٥٩ والدارمی الحديث رمق ١٧٥٠ والموطا الحديث رقم ١٨ واحمد فی المسند ٢/ ٢٦٨)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پیش کئے جاتے ہیں لوگوں کے اعمال ہر ہفتہ میں دو بار پیر اور جمعرات کے دن' تو بخشش کی جاتی ہے واسطے ہر بندے مومن کے مگر وہ بندہ کہ ہو درمیان اس کے اور درمیان اس کے مسلمان بھائی کی دشمنی' پس کہا جاتا ہے کہ چھوڑ دو ان دونوں کو یہاں تک کہ وہ دشمنی سے باز آئیں۔'' ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ان دونوں احادیث سے معلوم ہوا کہ بغض اور کینہ مسلمانوں سے رکھنا ایسا سخت گناہ ہے کہ جو مغفرت کو روکتا ہے تین دن سے زیادہ مسلمان سے رنج رکھنا ہرگز درست نہیں اور تین دن تک بات چیت چھوڑ دینا جائز ہے کیونکہ اکثر غصہ وغیرہ سے آدمی مجبور ہو جاتا ہے پس تین دن تک چھوڑ دینا معاف ہوا اس سے زیادہ درست نہیں جیسے باب کی حدیث اول میں یہ صاف گذر چکا ہے اور بعض نے کہا تین دن تک بھی چھوڑنا درست نہیں اور جب سلام کا سلسلہ شروع ہو جائے تو چھوڑنا جاتا رہا بشرطیکہ اس کو ایذا نہ دے اسی طرح اگر اس کو خط لکھے یا پیغام بھیجے تب بھی چھوڑنے کا گناہ جاتا رہے گا۔

۵۰۳۱ - (۵) وَعَنْ اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ عُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِيْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُوْلُ خَيْرًا وَّيَنْمِيْ خَيْرًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَزَادَ مُسْلِمٌ قَالَتْ وَلَمْ اَسْمَعْهُ تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَخِّصُ فِيْ شَيْءٍ مِّمَّا يَقُوْلُ النَّاسُ كَذِبٌ اِلَّا فِيْ ثَلٰثٍ اَلْحَرْبُ وَالْاِصْلَاحُ بَيْنَ النَّاسِ وَحَدِيْثُ الرَّجُلِ امْرَاَتَهٗ وَحَدِيْثُ الْمَرْاَةِ زَوْجَهَا۔ (البخاری الحدیث رقم ۲۶۹۲ ومسلم الحدیث رقم (۱۰۱۔ ۲۶۰۵) واحمد فی المسند ۶/ ۴۰۳)

سیدہ ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا' جھوٹا وہ شخص نہیں ❶ کہ جو اصلاح کرے درمیان لوگوں کے اور کہے نیک بات اور پہنچائے نیک بات (بخاری' مسلم) اور مسلم نے زیادہ کیا کہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے کہا اور میں نے آپ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ آپ جھوٹ کے متعلق اجازت دیتے ہیں مگر تین باتوں میں ایک تو لڑائی میں دوسرا لوگوں کے درمیان صلح کرانے میں تیسرا خاوند کا اپنی بیوی سے بات کرنا اور بیوی کا اپنے خاوند سے بات کرنا۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ہر چند جھوٹ حرام ہے لیکن بہ نیت اصلاح کے درست ہے کہ دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز۔

۵۰۳۲ - (۷) وَذُكِرَ حَدِيْثُ جَابِرٍ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ فِيْ بَابِ الْوَسْوَسَةِ۔ (مسلم الحدیث رقم ۶۵-۲۸۱۲)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث جس کی ابتداء یہ ہے ان الشیطان قدایس وسوسہ کے باب میں بیان کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

۵۰۳۳ - (۷) عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ الْكِذْبُ اِلَّا فِيْ ثَلٰثٍ كِذْبُ الرَّجُلِ اِمْرَاَتَهٗ لِيُرْضِيَهَا وَالْكِذْبُ فِي الْحَرْبِ وَالْكِذْبُ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ (رواه احمد و الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ۱۹۳۹ واحمد فی المسند ۶/ ۴۶۱)

سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جھوٹ بولنا حلال نہیں ہے مگر تین جگہ میں' جھوٹ بولنا ❶ خاوند کا اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لیے اور کفار کی لڑائی میں جھوٹ بولنا اور لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لیے جھوٹ بولنا۔" (احمد' ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس روایت میں فقط خاوند ہی کا جھوٹ بولنا ذکر کیا اور بیوی کے جھوٹ کا باعتبار اکثر واغلب کے ذکر نہیں کیا۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا ان صورتوں میں بالاتفاق جھوٹ بولنا جائز ہے اور ان کے سوا بھی بعض نے مصلحت کے لئے جائز رکھا ہے اور یہ کہا ہے کہ مذموم کذب وہ ہے جس سے ضرر ہو اور ان کی دلیل سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا بل فعله کبيرهم اور انی سقیم اور انها اختی کہنا ہے اور منادی سیدنا یوسف علیہ السلام کا قول انكم لسارقون ہے انہوں نے کہا اس میں کسی کا خلاف نہیں ہے کہ اگر کوئی ظالم کسی شخص کو قتل کرنا چاہے اور وہ ایک شخص کے پاس پناہ لیے ہوئے ہو تو پناہ دینے والے کو جھوٹ بولنا واجب ہے کہ وہ نہیں جانتا کہ وہ شخص کہاں ہے۔

٥٠٣٤- (٨) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَكُوْنُ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلٰثَةٍ فَاِذَا لَقِيَهُ سَلَّمَ عَلَيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذَالِكَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِاِثْمِهِ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٤٩١٣)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہیں لائق مسلمان کے لئے یہ کہ ملاقات ترک کرے دوسرے مسلمان سے تین دن سے زیادہ پس جب کہ ملاقات کرے اس سے اس حال میں کہ سلام کہے اس سے تین بار اور اس کو دوسرا شخص ہر بار نہ جواب دے تو تحقیق وہ اس کے گناہ کے ساتھ پلٹا۔“ ❶ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جس نے جواب نہ دیا تو وہ گناہگار ہوا' ترک ملاقات کے یعنی سلام کرنے والا ترک ملاقات سے باہر آیا اور گناہ جواب نہ دینے والے کی گردن پر رہا۔

٥٠٣٥- (٩) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ الْمُسْلِمُ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ۔ (رواه احمد و ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٤٩١٥ واحمد فى المسند ٤/ ٢٠٠)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کسی مسلمان کے لیے یہ حلال نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ ملاقات کو چھوڑے تو جو شخص تین دن سے زیادہ ملاقات کو چھوڑ دے اور پھر مر جائے ❶ تو یہ آگ میں داخل ہوگا۔“ (احمد' ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پھر مر جائے یعنی اس حالت میں بغیر توبہ کے۔

٥٠٣٦- (١٠) وَعَنْ اَبِىْ خِرَاشِ نِ السُّلَمِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ هَجَرَ اَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفْكِ دَمِهِ۔ (ابوداؤد الحديث رقم ٤٩١٥ واحمد فى المسند ٤/ ٢٢٠)

سیدنا ابو خراش سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے تھے کہ جو شخص ترک کرے ملاقات اپنے بھائی مسلمان کی ایک سال تک تو وہ اس کا خون بہانے کی طرح ہے۔ ❶ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ترک ملاقات اور خون کرنے کا گناہ قریب قریب ہے۔

٥٠٣٧- (١١) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلٰثٍ فَاِنْ مَدَّتْ بِهٖ ثَلٰثٌ فَلْيَلْقَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَاِنْ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَدِ اشْتَرَ كَا فِي الْاَجْرِ وَ اِنْ لَّمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَآءَ بِالْاِثْمِ وَ خَرَجَ الْمُسْلِمُ مِنَ الْهِجْرَةِ۔ (رواه ابوداوٗد) (ابوداؤد الحديث رقم ٤٩١٢ والموطا الحديث رقم ١٣ من كتاب حسن الخلق)

فرمایا: ''کسی مومن کے لیے یہ حلال نہیں کہ وہ دوسرے مومن بھائی سے تین دن سے زیادہ ملاقات ترک کرے پس اگر گذریں تین دن ❶ تو چاہیے کہ ملے اس سے اور اس پر سلام کہے پس اگر جواب دیا اس نے اس کے سلام کا تو یہ دونوں ثواب میں شریک ہوئے ❷ اور اگر جواب نہ دیا اس نے سلام کا تو تحقیق جواب نہ دینے والا گناہ ❸ کے ساتھ پلٹا اور سلام کہنے والا ترک ملاقات کے گناہ سے بچ گیا۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جس سے ملاقات ترک کی ہے۔ ❷ یعنی مل جانے کے ثواب میں پہلا سلام کے ابتداء اور ترک خفگی کی وجہ سے اور دوسرا سلام کا جواب دینے اور اس کا سلام قبول کرنے کی وجہ سے۔ ❸ یعنی گناہ ترک ملاقات اور گناہ جواب نہ دینے سلام کے۔

٥٠٣٨ - (١٢) وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ وَالصَّلٰوةِ قَالَ قُلْنَا بَلٰى قَالَ اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔ (ابوداؤد الحديث رقم ٤٩١٩ والترمذي الحديث رقم ٢٥٠٩ والموطا الحديث رقم ٧ من كتاب حسن الخلق واحمد في المسند ٦/ ٤٤٤)

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تم کو ایسا عمل نہ بتاؤں جو درجہ میں روزہ اور صدقہ اور نماز کے ثواب سے افضل ہے ❶ سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، ہم نے کہا ضرور فرمائیے' آپ نے فرمایا دو آدمیوں کے درمیان صلح کرانا اور دو آدمیوں کے درمیان فساد ڈالنا مونڈنے والی بات ہے۔'' ❷ (ابوداؤد' ترمذی) (اور کہا ترمذی نے یہ حدیث صحیح ہے)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس کا درجہ اور ثواب بہت ہے اور ظاہر یہ ہے کہ حرف واؤ صدقہ وغیرہ میں جمع کے لئے ہو اور معنی یہ ہوں کہ آپس میں صلح کرانا ان تمام عبادات سے بہتر ہے اور احتمال ہے کہ واؤ بمعنی ''او'' کے ہو تو اس صورت میں معنی یہ ہوں گے کہ اصلاح ذات البین ان میں سے ہر ایک کے سے افضل ہے مگر اول توجیہ ترغیب کے مقام کے زیادہ مناسب ہے اور اشرفؒ نے کہا ان عبادات سے نوافل مراد ہیں نہ کہ فرائض۔ ملا علی قاری رحمہ اللہ نے کہا میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہی جانے کہ اس سے فرائض مراد ہیں یا نوافل' کیونکہ کبھی صلح کرانا فساد کے وقت جس کا انجام خونریزی اور نہب اموال اور ہتک حرمت ہو ان عبادات مفروضہ سے افضل ہوتا ہے جن کی قضا ممکن ہو اب یہ کہنا صحیح ہو گا کہ اصلاح ذات البین ان اعمال کی جنس سے افضل ہے اس لئے کہ بعض افراد اس کے افضل ہیں جیسے کہتے ہیں کہ آدمی بہتر ہیں عورت سے حالانکہ اکثر فرشتے آدمیوں اور بعض عورتیں مردوں سے بہتر ہوتی ہیں تو باعتبار افضل ہونے بعض افراد کے یوں کہا جاتا ہے۔

❷ یعنی دین میں خلل ڈالنے والا جیسے اگلی حدیث میں اس کا صاف بیان ہے۔

٥٠٣٩ - (١٣) وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَبَّ اِلَيْكُمْ دَاءُ الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ الْحَسَدُ وَ الْبَغْضَآءُ هِيَ الْحَالِقَةُ لَا اَقُوْلُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَلٰكِنْ تَحْلِقُ الدِّيْنَ۔ (رواه احمد و الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ۲۵۱۰ واحمد فی المسند ۱/ ۱۶۷)

کہ پہلے لوگوں کی بیماری تم میں آ گئی اور وہ بیماری حسد اور بغض ہے اور ہر ایک ان دونوں میں سے کترنے والا ہے میں یہ نہیں کہتا کہ بالوں کو کترتا ہے لیکن وہ دین کو کترتا ہے۔" (احمد' ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے۔

۵۰۴۰- (۱۴) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ يَاْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَاْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ۴۹۰۳)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "تم حسد سے بچو اس لیے کہ حسد نیکیوں کو کھاتا ہے جیسے کہ ❶ آگ لکڑیوں کو کھاتی ہے۔" (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جلا کر خاک کر دیتی ہے حسد بڑی مذموم چیز ہے اور حاسد کو ہمیشہ رنج رہتا ہے اور وہ حسد میں مر جاتا ہے' حسد یہ ہے کہ آدمی دوسرے کی نعمت اور راحت کو دیکھ کر رنج کرے اور اس کا زوال چاہے اگر زوال نہ چاہے صرف اپنے لئے بھی اس نعمت کی آرزو کرے تو وہ غبطہ اور رشک ہے اور غبطہ اور رشک اچھے کاموں میں جائز ہے اور یہی رشک مراد ہے حسد کے لفظ سے' اس حدیث میں جس میں فرمایا کہ حسد جائز نہیں ہے مگر دو آدمیوں سے' ایک تو اس شخص سے جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے وہ اس کو نیک کاموں میں خرچ کرتا ہے اور دوسرا اس شخص سے جس کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا' وہ اس پر عمل کرتا ہے اور دوسروں کو بھی سکھاتا ہے۔

۵۰۴۱- (۱۵) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَسُوْءَ ذَاتِ الْبَيْنِ فَاِنَّهَا الْحَالِقَةُ۔ (رواه الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ۲۵۰۸)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ: "تم دو آدمیوں کے درمیان برائی ڈالنے سے بچو کیونکہ وہ دین کو تباہ کرنے والی ہے۔" (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

۵۰۴۲- (۱۶) وَعَنْ اَبِيْ صِرْمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ضَآرَّ ضَآرَّ اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ شَآقَّ شَآقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ (ابوداؤد الحدیث رقم ۳۶۳۵ والترمذی الحدیث رقم ۱۹۴۰ وابن ماجہ الحدیث رقم ۲۳۴۲ واحمد فی المسند ۳/ ۴۵۳)

سیدنا ابو صرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص کہ ضرر پہنچائے کسی کو (تو) ضرر پہنچائے ❶ گا اس کو اللہ تعالیٰ اور جو شخص مشقت ڈالے کسی پر (تو) مشقت ڈالے گا اللہ تعالیٰ اس پر۔" (ابن ماجہ' ترمذی) (اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی بغیر کسی شرعی عذر کے۔

٥٠٤٣- (١٧) وَعَنْ اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَلْعُوْنٌ مَنْ ضَآرَّ مُؤْمِنًا اَوْمَکَرَبِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔ (الترمذی الحدیث رقم ١٩٤١)

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ شخص ملعون ❶ ہے جو کسی مسلمان کو نقصان پہنچائے ❷ یا اس کے ساتھ مکر کرے۔'' ❸ (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی دور ڈالا گیا ہے درگاہ قریب رحمت الٰہی سے۔ ❷ یعنی ظاہر میں۔ ❸ یعنی خفیہ اس کو ضرر پہنچائے۔

٥٠٤٤- (١٨) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَنَادٰی بِصَوْتٍ رَفِیْعٍ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ مَنْ اَسْلَمَ بِلِسَانِهٖ وَلَمْ یُفْضِ الْاِیْمَانُ اِلٰی قَلْبِهٖ لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِیْنَ وَلَا تُعَیِّرُوْهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِهِمْ فَاِنَّهٗ مَنْ یَّتَّبِعْ عَوْرَةَ اَخِیْهِ الْمُسْلِمِ یَتَّبِعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ وَمَنْ یَّتَّبِعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ یَفْضَحْهُ وَلَوْ فِیْ جَوْفِ رَحْلِهٖ۔ (رواه الترمذی)

(ابوداؤد الحدیث رقم ٤٨٨٠ والترمذی الحدیث رقم ٢٠٣٢ واحمد فی المسند ٤/ ٤٢١)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور لوگوں کو ساتھ آواز بلند کے ❶ پکارا تو فرمایا اے ان لوگوں کی جماعت جو اپنی زبان کے ساتھ اسلام لائے ہو اور ایمان ابھی ان کے دلوں میں نہیں ❷ پہنچا' مسلمانوں ❸ کو تکلیف نہ دو اور نہ ان کو عار ❹ دلاؤ اور نہ ان میں عیوب تلاش کرو پس تحقیق جو شخص اپنے مسلمان بھائی کا عیب ڈھونڈے تو اللہ تعالیٰ اس کا عیب ڈھونڈے گا ❺ اور جس کا اللہ تعالیٰ عیب ڈھونڈے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو رسوا کرے گا اگر چہ وہ اپنے گھر میں بیٹھا ہو۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ بیان ہے پکارنے کا ❷ اس میں مومن اور منافق دونوں شریک ہیں۔ ❸ یعنی کمال ایمان کا۔ ❹ یعنی کامل مسلمانوں کو جو زبان اور دل دونوں سے اسلام لائے ہیں۔ ❺ یعنی طعن و تشنیع نہ کرو اس گناہ پر کہ جو ان سے پہلے ہو چکا ہے۔

٥٠٤٥- (١٩) وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَرْبَی الرِّبٰوا الْاِسْتِطَالَةُ فِیْ عِرْضِ الْمُسْلِمِ بِغَیْرِ حَقٍّ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) (ابوداؤد الحدیث رقم ٤٨٧٦ واحمد فی المسند ١/ ١٩٠ والبیهقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ٥٥٢١ وعن ابی هریرة وعن انس)

سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا سود کی اقسام میں سب سے بڑا ❶ سود کسی مسلمان کی عزت میں بلاوجہ زبان درازی کرنا ہے۔ (ابوداؤد اور بیہقی نے شعب الایمان میں)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی مسلمان کی آبروریزی کا گناہ سود لینے سے بھی سخت ہے کیونکہ آبرو اس کے مال سے عزیز تر ہے۔

٥٠٤٦- (٢٠) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا عَرَجَ بِي رَبِّي مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ اَظْفَارٌ مِّنْ نُّحَاسٍ يَّخْمِشُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَصُدُوْرَهُمْ فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرَئِيْلُ قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ وَيَقَعُوْنَ فِي اَعْرَاضِهِمْ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٤٨٧٨ واحمد في المسند ٣/ ٢٢٤)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب میرا رب مجھے اوپر لے گیا ❶ تو میں ایک قوم پر سے گذرا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ ان کے ساتھ اپنے چہروں اور اپنے سینوں کو نوچتے تھے' میں نے کہا اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے تھے ❷ اور ان کی عزت و آبرو کے پیچھے پڑتے تھے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: دو میں سے ایک سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جب مجھے معراج ہوئی۔ ❷ یعنی ان کی غیبت کرتے ہیں اور ان کو برا کہتے ہیں اور اس وجہ سے لوگوں کی آبرو ریزی کرتے ہیں اور چونکہ اس نے آبرو ریزی کی اور وہ خوش ہوا تو اس لیے اللہ تعالیٰ اس کا منہ اور اس کا سینہ ان کے اپنے ہی ہاتھوں سے نچوائے گا۔

٥٠٤٧- (٢١) وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ بِرَجُلٍ مُّسْلِمٍ اُكْلَةً فَاِنَّ اللّٰهَ يُطْعِمُهُ مِثْلَهَا مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ كَسٰى ثَوْبًا بِرَجُلٍ مُّسْلِمٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَكْسُوْهُ مِثْلَهُ مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ قَامَ بِرَجُلٍ مَّقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْمُ لَهُ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَ رِيَاءٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٤٨٨١ واحمد في المسند ٤/ ٢٢٩)

سیدنا مستورد رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کی غیبت ❶ کر کے کوئی لقمہ کھائے تو تحقیق اللہ تعالیٰ اس کو اس لقمہ کی طرح دوزخ کی آگ سے لقمہ کھلائے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی بے عزتی کرنے کے عوض کپڑا پہنایا جائے تو تحقیق اللہ تعالیٰ اس کے لیے قیامت کے دن سنانے اور دکھلانے کے مقام میں کھڑا ہو گا۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جیسے کوئی شخص عداوت کی وجہ سے کسی مسلمان کی غیبت اور اس کی آبرو ریزی سے خوش ہوتا ہے اور کوئی شخص اس کے پاس جا کر اس کی خوشامد کرے اور اس مسلمان کی غیبت کرے اور اس وسیلہ سے اپنے لیے روٹی یا کپڑا پیدا کرے۔

٥٠٤٨- (٢٢) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ۔ (رواه احمد و ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٤٩٩٣ واحمد في المسند ٢/ ٤٠٧)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نیک گمان رکھنا ❶ عبادات حسنہ میں سے ہے۔'' (احمد' ابوداود)

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ نیک گمان رکھنا عبادات حسنہ میں سے ہے اور حسن ظن یہ نہیں ہے کہ عبادات کو ترک کرے اور اللہ تعالیٰ پر اعتماد کرے اور کہے کہ وہ غفور و رحیم ہے کیونکہ جس نے عبادت کو ترک کیا اور یہ دعویٰ کیا کہ میں اپنے مالک کے ساتھ

نیک گمان کرتا ہوں وہ مغرور و مردود ہے اور احتمال ہے کہ اس حدیث کے یہ معنی ہوں کہ مسلمان پر نیک گمان لے جانا اور ان کی نسبت خیر و صلاح کا اعتقاد رکھنا عمدہ عبادات سے ہے۔

۵۰۴۹ - (۲۳) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِعْتَلَّ بَعِيْرٌ لِصَفِيَّةَ وَعِنْدَ زَيْنَبَ فَضْلُ ظَهْرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَيْنَبَ اَعْطِيْهَا بَعِيْرًا فَقَالَتْ اَنَا اُعْطِيْ تِلْكَ الْيَهُوْدِيَّةَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَجَرَهَا ذَا الْحَجَّةِ وَالْمُحَرَّمَ وَبَعْضَ صَفَرَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ) وَ ذُكِرَ حَدِيْثُ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ مَنْ حَمٰى مُؤْمِنًا فِيْ بَابِ الشَّفْقَةِ وَالرَّحْمَةِ۔ (ابوداؤد الحديث رقم ٤٦٠٢ واحمد فی المسند ٦/ ٢٦١)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا اونٹ بیمار ہو گیا اور ام المؤمنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے پاس ایک اونٹ زیادہ تھا ❶ تو رسول اللہ ﷺ نے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تو صفیہ رضی اللہ عنہا کو اونٹ دیدے تو زینب رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں اس یہودیہ کو دیتی ہوں (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ ان سے ناراض ہو گئے اور ان سے ذوالحجہ محرم کے مہینہ اور صفر کے کچھ دنوں تک آپ نے ملاقات ترک ❷ کر دی۔ (ابوداؤد) اور حدیث معاذ بن انس رضی اللہ عنہ جس کی ابتداء من حمى مومنا ہے وہ باب الشفقة والرحمة میں ذکر کی گئی ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ان کی ضرورت سے۔ ❷ اس سے معلوم ہوا کہ اپنی بیوی کے ساتھ تین دن سے زیادہ بقصد زجر اور تادیب ملاقات ترک کرنا جائز ہے بغض و عداوت کی وجہ سے نہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۵۰۵۰ - (۲۴) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَّسْرِقُ فَقَالَ لَهٗ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ سَرَقْتَ قَالَ كَلَّا وَالَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَقَالَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ نَفْسِيْ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (١٤٩- ٢٣٦٨) واحمد في المسند ٢/ ٣١٤)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہ عیسیٰ علیہ السلام بن مریم نے ایک آدمی کو چوری کرتے ہوئے دیکھا تو اسے کہا تو نے چوری کی ہے چور نے کہا ہرگز نہیں، قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، تو عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں ❶ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان لایا اور میں نے اپنے نفس کو جھٹلایا۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی واقعی ایماندار چوری نہیں کرتا میری آنکھ نے خطا کی سبحان اللہ حسن ظن کے یہی معنی ہیں ایک وہ لوگ ہیں جو بغیر دیکھے تہمت لگاتے ہیں اور شور مچاتے ہیں اور ایک یہ پاک لوگ ہیں کہ آنکھ سے دیکھ کر بھی بدگمان نہیں ہوتے جب اس نے اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھا کر چوری سے انکار کیا تو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سمجھے ہوں گے کہ اس مال میں کچھ اس کا حق ہو گا یا کہ بطور خوش طبعی کے اس نے لیا ہے اور آخر کار یہ مال مالک کو دیدیگا یا بہ نیت قرض لیا ہو گا قرض کو ادا کرے گا غرض کہ حسن ظن کے لئے بہت احتمالات ممکن ہیں اور اسی طرح بدگمانی کے لئے بھی مسلمان کو یہی مناسب ہے کہ حسن ظن کیا کرے اور بدگمانی سے بچے۔

٥٠٥١- (٢٥) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَادَ الْفَقْرُ اَنْ يَّكُوْنَ كُفْرًا وَكَادَ الْحَسَدُ اَنْ يَّغْلِبَ الْقَدَرَ۔ (البیهقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ٦٦١٢)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نزدیک ہے کہ فقر کفر ہو جائے ❶ اور نزدیک ہے کہ حسد تقدیر پر غالب آ جائے۔ ❷

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اللہ تعالیٰ پر اعتراض کرنے کی وجہ سے۔ ❷ یعنی اگر بالفرض کوئی چیز ہوتی کہ غالب آتی تقدیر پر تو وہ حسد ہوتا۔

٥٠٥٢- (٢٦) وَعَنْ جَابِرٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اعْتَذَرَ اِلٰى اَخِيْهِ فَلَمْ يَعْذِرْهُ اَوْلَمْ يَقْبَلْ عُذْرَهٗ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ خَطِيْئَةِ صَاحِبِ مَكْسٍ۔ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) وَقَالَ الْمَكَّاسُ الْعَشَّارُ۔ (البیهقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ٨٣٣٨)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص اپنے مسلمان بھائی سے عذر کرے اور وہ اس کا عذر قبول نہ کرے تو اس پر صاحب مکس ❶ کا گناہ ہوگا۔ (یہ دونوں احادیث بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیں اور کہا مکاس عشر لینے والا ہے)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ صاحب مکس وہ ہے جو سوداگروں سے محصول لیا کرتا ہے اس سے اکثر ظلم سرزد ہوتے ہیں اور لوگوں کے حقوق اس پر قائم ہوتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ یہ نوکری اچھی نہیں اور ایک حدیث میں ہے کہ وہ جنت میں نہ جائے گا۔

بَابُ الْحَذْرِ وَالتَّاَنِّیْ فِی الْاُمُوْرِ

معاملات میں احتراز اور توقف کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٥٠٥٣- (١) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَّاحِدٍ مَرَّتَيْنِ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٦١٣٣ ومسلم الحدیث رقم ٦٣-٢٩٩٨ وابوداؤد الحدیث رقم ٤٨٦٢ وابن ماجه الحدیث رقم ٤١٨٩ واحمد فی المسند ٢/ ٣٧٩)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مومن ایک سوراخ سے دوبار نہیں کاٹا ❶ جاتا۔“ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ایماندار دین کے کام میں ایک بار دھوکا اور فریب کھا کر دوسری بار فریب نہیں کھاتا جیسے غفلت سے ایک بار کوئی گناہ اس سے ہوگیا اور پھر پچھتا کر اس نے توبہ کی تو پھر دوبارہ اس گناہ کے گرد نہیں جاتا یہ تعریف ہے ایماندار کامل کی۔

٥٠٥٤- (٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ اِنَّ فِيْكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ الْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ۔ (رواه مسلم)

(مسلم الحديث رقم (٢٥ - ١٧) والترمذي الحديث رقم ٢٠١١ وابن ماجه الحديث رقم ٤١٨٧ واحمد في المسند ٣/ ٢٣)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اشج کے سردار عبدالقیس سے فرمایا تھا کہ تحقیق تجھ میں ❶ دو خصلتیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں ایک بردباری اور دوسرا عزت ووقار سے کام کرنا۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ عبدالقیس ایک قوم کا نام ہے وہ قوم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی' اس کے تمام آدمی اپنی سواریاں چھوڑ کر جلدی سے آپ کی ملاقات کو آئے لیکن اشج نے جلدی بازی نہ کی اپنے اونٹ کو پہلے باندھا پھر کپڑے پہن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عزت ووقار سے حاضر ہوا' تب آپ نے یہ حدیث فرمائی اور اس کی تعریف کی۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٥٠٥٥- (٣) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ نِ السَّاعِدِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَنَاةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْعَجْلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ فِيْ عَبْدِالْمُهَيْمِنِ بْنِ عَبَّاسٍ الرَّاوِيْ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ۔

(الترمذي الحديث رقم ٢٠١٢)

سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(کسی کام میں) عزت و وقار اللہ تعالیٰ کی طرف ❶ سے ہے (کسی کام میں) جلدی کرنا شیطان سے ہے (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔ اور تحقیق کلام کیا ہے بعض اہل حدیث نے عبدالمہیمن ❷ بن عباس کے حق میں اس کی یادداشت کی وجہ سے)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس کے الہام سے۔ ❷ یعنی جو اس حدیث کا راوی ہے۔

٥٠٥٦- (٤) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَلِيْمَ اِلَّا ذُوْ عَثْرَةٍ وَلَا حَكِيْمَ اِلَّا ذُوْ تَجْرِبَةٍ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذي الحديث رقم ٢٠٣٣ واحمد في المسند ٣/ ٦٩)

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں ہوتا بردبار کامل ❶ مگر صاحب لغزش اور نہیں ہوتا حکیم کامل ❷ مگر صاحب تجربہ۔'' (احمد' ترمذی اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جس سے کاموں میں ابتداء میں خلل واقع ہوتے رہے ہوں اور اس نے ان کی وجہ سے شرمساریاں اٹھائی ہوں' وہ شخص لوگوں کو بھی ان سے خطا سرزد ہونے کے بعد معاف رکھتا ہے اور بردباری کرتا ہے۔

❷ حکمت کہتے ہیں ہر چیز کی حقیقت معلوم کرنے کو اور تجربہ کہتے ہیں کاموں کی پہچان کو تو جس کو اشیاء کی معرفت اور ان کے فوائد کا علم اور ان

کے مفاسد اور مصالح کی پہچان حاصل ہو جائے' تو وہ پورا حکیم ہوتا ہے۔

٥٠٥٧- (٥) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصِنِيْ فَقَالَ خُذِ الْاَمْرَ بِالتَّدْبِيْرِ فَاِنْ رَأَيْتَ فِيْ عَاقِبَتِهٖ خَيْرًا فَامْضِهٖ وَاِنْ خِفْتَ غَيًّا فَاَمْسِكْ۔ (رواہ فی شرح السنة) (البغوی فی شرح السنة الحدیث رقم ٣٦٠٠)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے وصیت فرمائیے تو آپ نے فرمایا تو ❶ کام کو اس کا انجام دیکھ کر اختیار کر ❷ پس اگر تو اس کے انجام میں بھلائی دیکھے تو اس کو کر گذر اور اگر تو اس کی گمراہی سے ڈرے تو اس کو چھوڑ دے۔ (شرح السنہ میں)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جس کام کا تو ارادہ کرے۔ ❷ یعنی ساتھ مائل کرنے اس کے مفاسد اور اس کے مصالح میں۔

٥٠٥٨- (٦) وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ الْاَعْمَشُ لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التُّؤَدَةُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ خَيْرٌ اِلَّا فِيْ عَمَلِ الْاٰخِرَةِ (رواہ ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٤٨١٠)

سیدنا مصعب بن سعد اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ اعمش نے کہا میں اس حدیث کو نہیں جانتا مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا ہر چیز میں آسانی دینا بہتر ہے مگر آخرت کے عمل میں نہیں ❶۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ عمل اس لئے دنیا کے امور کا انجام معلوم نہیں ہے اور جب تک ان میں کوشش نہ کی جائے تو نقصان کا اندیشہ ہے بخلاف امور آخرت کے کہ ان کا عمدہ ہونا نص سے ثابت ہے۔ مشہور مقولہ ہے: ''در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست''

٥٠٥٩- (٧) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْتُ الْحَسَنُ وَالتُّؤَدَةُ وَالْاِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِّنْ اَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ۔ (رواہ الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ٢٠١٠ والموطا الحدیث رقم ١٧ من کتاب الشعر)

سیدنا عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ راہ وروش نیک اور آہستگی اور کام میں آسانی اور میانہ روی کرنا نبوت کے چوبیس اجزاء میں سے ایک جزو ہے۔'' (اور روایت کیا اس کو ترمذی نے)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

٥٠٦٠- (٨) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْهَدْيَ الصَّالِحَ وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ وَالْاِقْتِصَادَ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ۔ (رواہ ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٤٧٧٦ واحمد فی المسند ١/ ٢٩٦)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سیرت اور طریقہ نیک اور اچھی روش اور میانہ روی نبوت کے پچیس اجزاء میں سے ایک جزو ❶ ہے۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مگر نبوت کا جزو نبوت نہیں ہو سکتا اور یہ حدیث مخالف نہیں ہے عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ کی گذشتہ حدیث کے جس میں ان چیزوں کا چوبیسواں حصہ ہونا مذکور ہے کیونکہ اختلاف اشخاص ہو جاتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ ہر ایک کام کا موافق نہیں ہوتا کچھ نہ کچھ فرق ہو جاتا ہے۔

٥٠٦١- (٩) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِيْثَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ اَمَانَةٌ۔ (رواه الترمذی و ابو داوٗد) (ابوداؤد الحديث رقم ٤٨٦٨ والترمذی الحديث رقم ١٩٥٩ واحمد فی المسند ٣/ ٣٧٩)

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت کوئی آدمی کوئی بات کہے پھر ادھر ادھر دیکھے تو وہ امانت ہے۔'' (ترمذی' ابوداود)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

٥٠٦٢- (١٠) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ هَلْ لَكَ خَادِمٌ قَالَ لَا فَقَالَ فَإِذَا اَتَانَا سَبْيٌ فَأْتِنَا فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَاْسَيْنِ فَاَتَاهُ اَبُو الْهَيْثَمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْتَرْ مِنْهُمَا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِخْتَرْ لِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ خُذْ هٰذَا فَاِنِّيْ رَاَيْتُهٗ يُصَلِّيْ وَاسْتَوْصِ بِهٖ مَعْرُوْفًا۔ (رواه الترمذی) (ابوداؤد الحديث رقم ٥١٢٨ مختصرا والترمذی الحديث رقم ٢٣٦٩ وابن ماجه الحديث رقم ٣٧٤٥ واحمد فی المسند ٤/ ١٧٢)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوالہیثم بن تیہان رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ کیا تیرے پاس خادم ہے' اس نے کہا نہیں' تو آپ نے فرمایا جب ہمارے پاس قیدی آئیں تو' تم ہمارے پاس آنا' پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو قیدی لائے گئے تو ابوالہیثم آپ کے پاس آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونوں میں سے کوئی ایک پسند کر لے' اس نے کہا اے اللہ کے نبی! آپ خود میرے لیے پسند فرما دیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مشورہ کیا جائے وہ امانت دار ہے ❶ تو اس کو لے لے کیونکہ میں نے اس کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور میری وصیت قبول کرتے ہوئے اس کے ساتھ احسان کرنا۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جب کوئی مسلمان بھائی کسی کام وغیرہ کے بارہ میں صلاح مشورہ لے تو ایمانداری سے اس کو مشورہ دینا چاہئے اور جو بات اس کے لیے نقصان دہ ہو تو اس سے اس کو خبردار کر دینا چاہیے ورنہ یہ شخص خائن (بددیانت) ہوگا۔

٥٠٦٣- (١١) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَةِ اِلَّا ثَلٰثَةَ مَجَالِسَ سَفْكُ دَمٍ حَرَامٍ اَوْ فَرْجٌ حَرَامٌ اَوِ اقْتِطَاعُ مَالٍ بِغَيْرِ حَقٍّ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجالس امانت کے ساتھ ہیں ❶ مگر تین باتیں (چھپانا جائز نہیں) مجلس میں حرام خونریزی کی گفتگو نیں یا کوئی زنا کا ارادہ رکھتا ہو یا کوئی ناحق مال چھیننے کا ارادہ رکھتا ہو۔ (ابوداود) اور

اِنَّ اَعْظَمَ الْاَمَانَــةِ فِیْ بَابِ الْمُبَاشَرَةِ فِی الْفَصْلِ الْاَوَّلِ۔ (ابوداؤد الحدیث رقم ۱۸٦۹ الحدیث رقم ٤٨٦٩ والترمذی الحدیث رقم ۱۹۵۹ واحمد فی المسند ۳/ ۳٤۲)

سیدنا حدیث ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث جس کی ابتداان اعظم الامانۃ' باب المباشرت کی پہلی فصل میں ذکر کی گئی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اگر کسی مجلس میں ان تین باتوں میں سے کسی بات کا مشورہ ہوتا ہو تو ان باتوں کا ان لوگوں کو پہنچانا جن کے بارہ میں یہ مشورہ ہوا واجب ولازم ہے یعنی اگر سنے کسی سے یہ بات کہ میں ارادہ رکھتا ہوں کہ فلاں شخص کو مار ڈالوں گا یا فلاں عورت سے زنا کروں گا یا فلاں کا مال چراؤں گا تو چاہئے کہ ان باتوں کو ان لوگوں تک پہنچائے تا کہ وہ اس سے بچ جائیں۔ شیخ عبدالحق رحمہ اللہ اور ملا علی قاری رحمہ اللہ نے کہا معنی یہ ہیں لائق ہے مومن کو کہ جب اہل مجلس کو برا کام کرتے دیکھے تو اس چیز کا چرچا نہ کرے جو ان میں دیکھی ہے مگر تین مجالس آخر حدیث تک۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٥٠٦٤- (۱۲) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْعَقْلَ قَالَ لَهٗ قُمْ فَقَامَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اَدْبِرْ فَاَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ اَقْبِلْ فَاَقْبَلَ ثُمَّ قَالَ لَهُ اقْعُدْ فَقَعَدَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ مَا خَلَقْتُ خَلْقًا هُوَ خَيْرٌ مِّنْكَ وَلَا اَفْضَلُ مِنْكَ وَلَا اَحْسَنُ مِنْكَ بِكَ اٰخُذُ وَبِكَ اُعْطِیْ وَبِكَ اَعْرِفُ وَبِكَ اُعَاتِبُ وَبِكَ الثَّوَابُ وَعَلَيْكَ الْعِقَابُ (وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ الْعُلَمَآءِ)۔ (البیهقی فی شعب الحدیث رقم ٤٦٣٣)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے جب عقل کو پیدا کیا اس کو فرمایا کھڑی ہو جا پس کھڑی ہوگئی پھر فرمایا پیٹھ پھیر تو اس نے پیٹھ پھیری' پھر فرمایا کہ میری طرف متوجہ ہو' تو وہ متوجہ ہوئی' پھر اس کو فرمایا بیٹھ جا تو وہ بیٹھ گئی پھر اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا کہ میں نے کوئی مخلوق تجھ سے افضل اور بہتر پیدا نہیں کی تیری وجہ سے میں لیتا ❶ ہوں اور تیری وجہ سے میں دیتا ہوں تیری وجہ سے میں پہچانتا ہوں اور تیری وجہ سے میں غصہ کرتا ہوں اور تیری وجہ سے ثواب دیتا ہوں اور تیری وجہ سے عذاب ہے۔ (اس حدیث میں بعض علماء نے کلام کیا ❷ ہے)۔ (بیہقی)

حکم الحدیث: یہ حدیث من گھڑت ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی قبول کرتا ہوں عبادت لوگوں کی یعنی مدار ہے ثواب اور عقاب اور خطا اور عتاب اور تکلیف کا عقل پر۔

❷ یعنی اس حدیث کو موضوع کہا ہے۔

٥٠٦٥- (۱۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَكُوْنُ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حَتّٰى

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک آدمی نمازیوں میں سے اور روزہ داروں میں سے اور زکوٰۃ دینے والوں میں سے اور حج اور عمرہ کرنے والوں میں

ذَکَرَ سِهَامَ الْخَيْرِ كُلَّهَا وَمَا يُجْزٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا بِقَدْرِ عَقْلِهٖ۔ (البیھقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ٤٦٣٧)

سے ہوتا ہے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے تمام بھلائی کے کام بیان فرمائے اور نہیں جزا دیا جائے گا قیامت کے دن مگر اپنی عقل کے موافق۔ ❶

حکم الحدیث: یہ حدیث من گھڑت ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کیونکہ آدمی عقل کی وجہ سے اپنے عمل کو ریاء اور شہرت وغیرہ سے بچا سکتا ہے اور عقل سے مراد اس مقام میں معرفت اشیاء ہے اور ان کی اصلاح اور فسد اور مبداء اور معاد کا معلوم کرنا اور خیر اور شر کے درمیان امتیاز کرنا اور نفس کی گمراہیوں اور آفتوں سے بچنا اور نیک راہ اختیار کرنا اور مقام قرب میں پہنچنا اور اللہ عزوجل کے ساتھ مل جانا ہے اور بعض محققین کے کلام میں جو عقل معاد کا ذکر واقع ہوا ہے تو اس سے یہی عقل مراد ہے۔ اب اختلاف ہے علماء کا کہ علم افضل ہے یا عقل اور اگر علم کو تمیز اور دریافت کے معنی پر محمول کریں تو کوئی اختلاف نہیں رہتا علماء نے کہا ہے کہ ایسے عالم کی ایک رکعت ہزار رکعات سے افضل ہے۔

٥٠٦٦- (١٤) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَاذَرٍّ لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيْرِ وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ۔ (ابن ماجة الحدیث رقم ٤٢١٨ والبیھقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ٥٦٤٧)

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو فرمایا: ''اے ابوذر! کوئی عقل تدبیر کی طرح نہیں ہے ❶ اور ورع باز ❷ رہنے کی طرح نہیں ہے اور حسب خوش اخلاقی کی طرح نہیں ہے۔'' ❸

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اصلاح معاش اور معاد کے لئے محنت کرنا اور ہر کام کا انجام سوچنا اس کے برابر کوئی عقلمندی نہیں۔ ❷ مانند باز رہنے کے یعنی حرام سے۔ ❸ اور نہیں ہے حسب الخ یعنی حسب لوگوں کے نزدیک تو یہ ہے کہ آدمی مالدار ہو لیکن فی الحقیقت ایسا نہیں ہے خوش خلقی ہی حسب ہے پس بدخلق اور بدرو یہ اگرچہ کتنا ہی مالدار کیوں نہ ہو وہ صاحب حسب نہیں ہو سکتا۔

٥٠٦٧- (١٥) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِقْتِصَادُ فِي النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِيْشَةِ وَالتَّوَدُّدُ اِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ وَحُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ۔ (رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)۔ (البیھقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ٦٥٦٨)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خرچ کرنے میں میانہ روی کرنا آدھی معیشت ہے اور دوستی آدمیوں کی آدھی عقل ہے اور اچھی طرح ❶ سوال کرنا آدھا علم ہے۔'' (بیہقی نے یہ چاروں احادیث شعب الایمان میں)

حکم الحدیث: یہ حدیث من گھڑت ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی سوال میں تحقیق اور تنقیح کرنا سوال کے تمام مشکوک اور احتمال بیانات کا نصف علم ہے کیونکہ اس صورت میں جواب شافی ملے گا۔

بَابُ الرِّفْقِ وَالْحَيَاءِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ

نرمی، مہربانی، حیاء اور اچھے اخلاق کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٥٠٦٨- (١) عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِيْ عَلَى الرِّفْقِ مَالَا يُعْطِيْ عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِيْ عَلٰى مَاسِوَاهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) فِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ قَالَ لِعَائِشَةَ عَلَيْكِ بَالرِّفْقِ وَاِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ اِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهٗ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهٗ۔ (مسلم الحديث رقم (٧٧- ٢٥٩٣) والراوية الثانية الحديث رقم (٧٨- ٢٥٩٤) وابوداؤد الحديث رقم ٤٨٠٧ و ٤٨٠٨ والترمذى الحديث رقم ٢٧٠١ وابن ماجه الحديث رقم ٣٦٨٨ والدارمى الحديث رقم ٢٧٩٣ والموطا الحديث رمق ٣٨ من كتاب الاستئذان واحمد فى المسند ٦/ ١٧١)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تحقیق اللہ تعالیٰ مہربان ہے' مہربانی کو دوست ❶ رکھتا ہے اور مہربانی پر وہ چیز دیتا ہے کہ جو سختی پر نہیں دیتا اور وہ چیز کہ نہیں دیتا اس چیز پر کہ جو سوائے نرمی کے ہے (مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا کہ تو نرمی کو اپنے آپ پر لازم کر لے اور تو سختی اور بے حیائی کی باتوں سے بچ کر رہ تحقیق نرمی کسی چیز میں نہیں ہوتی مگر اس کو زینت ❷ دیتی ہے اور کسی چیز سے دور نہیں کی جاتی مگر اس کو عیب دار کر دیتی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مہربانی یہ ہے کہ اپنے نوکروں اور خادموں کو اور بال بچوں اور دوستوں سے آہستگی اور لطف اور نرمی کے ساتھ گفتگو کرے' ان پر غصہ نہ ہو' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے دس برس آپ کی خدمت کی مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی نہ ان کو گھورا اور نہ جھڑکا ❷ زینت دیتی ہے یعنی نرمی ہر چیز کو سنوارتی ہے اور سختی بگاڑتی ہے' نرمی سے دشمن دوست بن جاتا ہے اور سختی اور بدمزاجی سے دوست دشمن بن جاتا ہے۔

٥٠٦٩- (٢) وَعَنْ جَرِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُّحْرَمُ الرِّفْقَ يُحْرَمُ الْخَيْرَ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (٧٤- ٢٥٩٢) وابوداؤد الحديث رقم ٤٨٠٩ وابن ماجه الحديث رقم ٣٦٨٧ واحمد فى المسند ٤/ ٣٦٢)

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو کوئی نرمی سے محروم ہے تو وہ ❶ نیکی سے محروم ہے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جس میں نرمی نہیں تو اس میں کچھ بھی نہیں اور جو ہر بات میں سختی کرے وہ آدمی نہیں کہلا سکتا۔ دوسری حدیث

میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نرمی کرتا ہے اور ہر کام میں نرمی کو پسند کرتا ہے (یعنی سختی اور غصہ کو پسند نہیں کرتا) اور رفق اور رفیق کا ترجمہ ہے' ان احادیث میں اللہ تعالیٰ پر وارد ہے اس کا اطلاق درست ہے اور اپنے دل سے کسی نام کا اطلاق درست نہیں ہے' یہی صحیح ہے۔

۵۰۷۰- (۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ۔ (متفق عليه)

(البخاری الحديث رقم ۲۴ ومسلم الحديث رقم ۵۹-۳۶ وابوداؤد الحديث رقم ۴۷۹۵ والترمذی الحديث رقم ۲۰۲۷ والنسائی الحديث رقم ۵۰۳۳ وابن ماجه الحديث رقم ۵۸ والموطا الحديث رقم ۱۰ من كتاب حسن الخلق واحمد فی المسند ۲/ ۱۴۷)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک انصاری آدمی پر گذرے وہ اپنے بھائی کو حیا کے بارہ میں نصیحت کر رہا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دے اس لیے کہ تحقیق حیاء ایمان سے ہے۔'' ❶ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی شرم وحیا ایمان کی عمدہ شاخ ہے کہ اس کی وجہ سے آدمی برے کاموں سے بچتا ہے جتنی شرم زیادہ اتنا ایمان زیادہ اور جتنی شرم کم اتنا ایمان کم۔

۵۰۷۱- (۴) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَيَاءُ لَا يَاْتِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهٗ۔ (متفق عليه)

(البخاری الحديث رقم ۶۱۱۷ ومسلم الحديث رقم (۶۰ ـ ۳۷) واحمد فی المسند ۴/ ۴۲۷)

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حیاء نہیں لاتی مگر خیر کو اور ایک روایت میں ہے کہ حیاء کی تمام اقسام بہتر ہیں۔'' ❶ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی حیا شرعی کا ہر حال میں نیک ہی ثمرہ ہوتا ہے۔

۵۰۷۲- (۵) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰى اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَاشِئْتَ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحديث رقم ۶۱۲۰ وابوداؤد الحديث رقم ۴۷۹۷ وابن ماجه الحديث رقم ۴۱۸۳ واحمد فی المسند ۴/ ۱۲۱)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں نے پہلے انبیاء علیہم السلام کے کلام میں سے جس چیز کو پایا ہے (اس میں سے یہ بھی ہے) جب تو نے شرم نہ کی ❶ تو پھر جو چاہے کر۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی شرم تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے دین میں پسند ہے اس کا حکم کبھی موقوف نہیں ہوا طبیعت آدمی کی بد کاموں کو چاہتی ہے لیکن شرم کی وجہ سے برے کاموں سے رکتا ہے' آدمی میں اگر شرم نہ ہو تو پھر تو وہ جانور ہے۔

٥٠٧٣ - (٦) وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ فَقَالَ اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ۔(رواہ مسلم) (مسلم الحديث رقم (١٤ ـ ٢٥٥٣) والترمذی الحديث رقم ٢٣٨٩ والدارمی الحديث رقم ٢٧٩٩ واحمد فی المسند ٤/ ١٨٢)

سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کا حال پوچھا تو آپ نے فرمایا نیکی ❶ خوش خلقی ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے سینہ میں شک پیدا کرے ❷ اور تو اس بات کو ناپسند کرے کہ اس سے لوگ واقف ہوں۔" (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی خوش مزاجی سے ملنا لوگوں کی دلداری اور دل جوئی کرنا حتی الوسع دنیاوی امور میں کسی کو ناراض نہ کرنا۔
❷ سبحان اللہ کیا عمدہ تعریف ہے کہ تمام گناہ اس میں آ گئے۔

٥٠٧٤ - (٧) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَيَّ اَحْسَنُكُمْ اَخْلَاقًا۔ (رواہ البخاری) (البخاری الحديث رقم ٣٧٥٩ والترمذی الحديث رقم ٢٠١٨ واحمد فی المسند ٢/ ١٨٩)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے مجھے انتہائی محبوب وہ آدمی ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں۔" (بخاری)

٥٠٧٥ - (٨) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا۔ (متفق علیه) (البخاری الحديث رقم ٣٥٥٩ ومسلم الحديث رقم (٦٨ ـ ٢٣٢١) والترمذی الحديث رقم ١٩٧٥ واحمد فی المسند ٢/ ١٩٣)

انہی (سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے بہترین ❶ وہ شخص ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں۔" (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جو کہ اللہ تعالیٰ کے حقوق کی تمام لوگوں کے ساتھ رعایت رکھتا ہو عمدہ سلوک اور خوش اخلاقی عمدہ طور سے لازم ہے تا کہ سب خاص و عام خوش رہیں اور مرتے وقت تعریف اور دعائیں کریں اور کتاب النکاح کے باب عشرۃ النساء میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام لوگوں سے زیادہ ایماندار وہ ہے جس کا خلق اچھا ہو اور بہتر تم میں سے وہ لوگ ہیں جو اپنی عورتوں کے لئے بہتر ہیں اس سے معلوم ہوا کہ تمام لوگوں سے زیادہ حق اپنی بیوی اور بال بچوں کا ہے اس کے بعد دوسرے عزیزوں کا' اس کے بعد دوستوں کا اور پھر اس کے بعد دوسرے لوگوں کا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٥٠٧٦ - (٩) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ اُعْطِيَ حَظَّهُ

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص نرمی سے اپنا حصہ دیا گیا (تو) اسے دنیا اور

مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ مَنْ حُرِمَ حَظَّهٗ مِنَ الرِّفْقِ حُرِمَ حَظَّهٗ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔ (رواه فی شرح السنة) (البغوی فی شرح السنة الحدیث رقم ٣٤٩١ واحمد فی المسند ٦/ ١٥٩)

آخرت کی بھلائی کا حصہ دیا گیا اور جو شخص اپنے حصہ نرمی سے محروم کیا گیا تو شخص اپنا حصہ دنیا اور آخرت کی بھلائی سے محروم کیا گیا۔" (بغوی سے شرح السنہ میں)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

٥٠٧٧- (١٠) وَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَيَآءُ مِنَ الْاِيْمَانِ وَالْاِيْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَآءِ وَالْجَفَآءُ فِي النَّارِ۔ (رواه احمد و الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ٢٠٠٩ واحمد فی المسند ٢/ ٥٠١)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "حیاء ایمان سے ہے اور اہل ایمان جنت میں ہیں اور بے حیائی ❶ بدی سے ہے اور بدی آگ میں ہے۔" (احمد، ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بے حیائی بدی سے ہے اس لئے کہ اس سے قول میں فحش اور خلق میں برائی پیدا ہوتی ہے۔

٥٠٧٨- (١١) وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ مُّزَيْنَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا خَيْرُ مَا اُعْطِيَ الْاِنْسَانُ قَالَ اَلْخُلُقُ الْحَسَنُ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔ (احمد فی المسند ٤/ ٢٧٨ والبیهقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ٧٩٩٢)

قبیلہ مزینہ کے ایک آدمی (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! انسان جو چیز دیا گیا ہے اس میں کیا بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا نیک خلق۔ (بیہقی شعب الایمان میں)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

٥٠٧٩- (١٢) وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ۔ (احمد فی المسند ٤/ ٢٧٨)

اور شرح السنہ میں سیدنا اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

٥٠٨٠- (١٣) وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِيُّ قَالَ وَالْجَوَّاظُ الْغَلِيْظُ الْفَظُّ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ فِيْ سُنَنِهٖ) وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَصَاحِبِ جَامِعِ الْاُصُوْلِ فِيْهِ عَنْ حَارِثَةَ وَكَذَا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ وَلَفْظُهٗ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ الْجَعْظَرِيُّ يُقَالُ الْجَعْظَرِيُّ اَلْفَظُّ

سیدنا حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جنت میں سخت گو اور سخت خو داخل نہ ہوگا" راوی نے کہا کہ جواظ سخت گو اور سخت خو ہے (ابوداؤد نے اپنی سنن میں) اور بیہقی نے شعب الایمان میں، جامع الاصول والے نے اپنی کتاب میں سیدنا حارثہ رضی اللہ عنہ سے اور اسی طرح شرح السنہ میں نقل کی گئی ہے سیدنا حارثہ رضی اللہ عنہ سے اور شرح السنہ میں اس کی حدیث کے الفاظ اسی طرح ہیں کہ جنت میں جواظ

الْغَلِيظُ وَفِي نُسَخِ الْمَصَابِيحِ عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ وَهْبٍ وَلَفْظُهُ قَالَ وَالْجَوَّاظُ الَّذِي جَمَعَ وَمَنَعَ وَالْجَعْظَرِيُّ الْغَلِيظُ الْفَظُّ۔ (ابوداؤد الحديث رقم ٤٨٠١ والبغوى فى شرح السنة الحديث رقم ٣٥٩٣ والبيهقى فى شعب الايمان الحديث رقم ٨١٧٣)

جعظری ❶ داخل نہیں ہوگا کہا جاتا ہے جعظری سخت خو اور سخت گو ہے اور مصابیح کے نسخوں میں سیدنا عکرمہ بن ہب رضی اللہ عنہ سے ہے اور اس کے الفاظ ہیں راوی نے کہا اور جواظ وہ ہے کہ جمع کرے مال اور نہ دے اور جعظری سخت گو سخت خو ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی وصف کیا جواز کو ساتھ جعظری کے اس روایت سے معلوم ہوا کہ جواظ اور جعظری دونوں لفظ ہم معنی ہیں اور آئندہ روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جواظ اور جعظری کے معنی میں تفاوت ہے اور بعض کتب سے معلوم ہوتا ہے کہ جواظ بمعنی متکبر ہے اور جعظری بمعنی بدخلق اور اصل بات یہ ہے کہ ان دونوں الفاظ کے معنی قریب قریب ہیں۔ ملا علی قاری رحمہ اللہ نے کہا اظہر یہ ہے کہ جواظ اور جعظری سے مراد بدخلق اور سخت دل ہے اور حدیث میں حرف جواظ' جعظری پر زائد ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ان دونوں خصلتوں میں سے ہر ایک خصلت کے ساتھ جو شخص موصوف ہوگا وہ جنت میں داخل نہ ہوگا اور اگر وہ منافقین میں سے ہے تو وہ مطلقاً جنت میں نہ جائے گا اور اگر ایماندار ہے تو فائزین کے ساتھ داخل نہ ہوگا۔ (مرقاۃ ولمعات)

٥٠٨١- (١٤) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَثْقَلَ شَيْءٍ يُوْضَعُ فِي مِيْزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خُلُقٌ حَسَنٌ وَإِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيَّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى أَبُوْدَاوُدَ الْفَصْلَ الْأَوَّلَ۔ (ابوداؤد الفصل الاول الحديث رقم ٤٧٩٩ والترمذى الحديث رقم ٢٠٠٢ واحمد فى المسند ٦/ ٤٤٢)

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "تحقیق قیامت کے دن مومن کے میزان میں سب سے وزنی چیز حسن خلق ہے اور اللہ تعالیٰ فحش بکنے والے بیہودہ گو کو دشمن رکھتا ہے۔" (ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا ابوداؤد نے پہلا ٹکڑا حدیث کا۔)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

٥٠٨٢- (١٥) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ قَائِمِ اللَّيْلِ وَصَائِمِ النَّهَارِ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٤٧٩٨ والموطا الحديث رقم ٦ من كتاب حسن الخلق واحمد فى المسند ٦/ ٩٠)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ نے فرمایا کہ تحقیق مومن ❶ اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے رات کو قیام کرنے والے اور دن کو روزہ رکھنے والے کا درجہ پاتا ہے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی کامل مومن جو کہ عالم اور عامل ہے' سہل نے کہا کہ حسن خلق کا کم درجہ ہے یہ کہ لوگوں کی ایذا کو برداشت کرے اور بدلہ لینا چھوڑ دے اور ظالم سے درگذر کرے اور اس کے لئے معافی چاہے اور اس پر شفقت کرے۔

٥٠٨٣- (١٦) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُ مَا كُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ۔(رواه احمد و الترمذی و الدارمی)

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''تو جہاں بھی ہو اللہ تعالیٰ سے ڈر اور برائی کے بعد نیکی کرتو وہ نیکی تیری برائی کو مٹا دے گی اور لوگوں سے نیک خلق کے ساتھ معاملہ کر۔'' (احمد' ترمذی' دارمی)

(الترمذی الحدیث رقم ١٩٨٧ و الدارمی الحدیث رقم ٢٧٩١ واحمد فی المسند ٥/ ١٥٣)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

٥٠٨٤- (١٧) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَّحْرُمُ عَلَى النَّارِ وَبِمَنْ تَحْرُمُ النَّارُ عَلَيْهِ عَلٰى كُلِّ هَيِّنٍ لَيِّنٍ قَرِيْبٍ سَهْلٍ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِیُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذی الحدیث رقم ٢٤٨٨ واحمد فی المسند ١/ ٤١٥)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ آگ پر کون شخص حرام ہے اور کس شخص پر آگ حرام ہے؟ ہر آہستہ مزاج اور نرم طبیعت' نزدیک ❶ ہونے والے لوگوں سے اور نرم خو۔'' (احمد' ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے لیکن شواہد کی بنا پر یہ صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ حدیث دلیل ہے کہ صحبت افضل ہے خلوت سے بشرطیکہ صحبت کے شرائط ادا کرتا ہو اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت آئندہ میں اس کا صاف بیان ہے اور سوال میں مبالغہ اور تاکید کے لئے دونوں شقیں بیان کیں حرام ہونا شخص کا آگ پر اور حرام ہونا آگ کا شخص پر اور چونکہ دونوں عبارات کا مقصد ایک ہی ہے یعنی دور ہونا آگ سے اور نہ داخل ہونا اس میں اخیر شق کے جواب ہی پر اکتفا کیا جو قریب بھی ہے اور لوگوں کی بول چال میں بھی اسی طرح آتا ہے کہ دوزخ کی آگ اس پر حرام ہے (لمعات)

٥٠٨٥- (١٨) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيْمٌ وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيْمٌ۔ (رواه الترمذی و ابو داؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ٤٧٩٠ والترمذی الحدیث رقم ١٩٦٤ واحمد فی المسند ٢/ ٣٩٤)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''مومن ❶ بھولا بزرگ ہوتا ہے اور فاجر سیانا بخیل بدخلق ہوتا ہے۔'' (احمد' ترمذی' ابوداؤد)

حکم الحدیث: دوسری سند سے یہ حدیث حسن درجہ کی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی مومن نرمی کی وجہ سے ہر ایک شخص سے فریب کھا جاتا ہے اور لوگوں کے فریب معلوم نہیں کرتا اور اس کی تفتیش

اور کوشش نہیں کرتا ہے اور یہ نہیں ہے کہ وہ جاہل ہے بلکہ اپنے کرم حکم اور نیک خلقی کی وجہ سے خاموش رہتا ہے۔

٥٠٨٦- (١٩) وَعَنْ مَكْحُوْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُوْنَ هَيِّنُوْنَ لَيِّنُوْنَ كَالْجَمَلِ الْاَنِفِ اِنْ قِيْدَ انْقَادَ وَاِنْ اُنِيْخَ عَلٰى صَخْرَةٍ اِسْتَنَاخَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ مُرْسَلًا)۔ (ابو نعيم فى الحلية ٥/ ١٨٠)

سیدنا مکحول رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مومن بردبار ❶ نرم خو اور منقاد ہیں مانند اونٹ مہار دار کے اگر کھینچا جائے تو کھنچا چلا آئے اور اگر پتھر پر بٹھایا جائے تو بیٹھ جائے۔ (ترمذی نے بطریق ارسال کے)

حكم الحديث: اس کی سند کمزور ہے۔

فوائد الحديث: ❶ یعنی ایماندار شرع کا پابند ہوتا ہے جس طرح شرع کا حکم ہوتا ہے اسی طرح چلتا ہے اپنا کچھ اختیار نہیں رکھتا۔

٥٠٨٧- (٢٠) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُسْلِمُ الَّذِيْ يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ اَفْضَلُ مِنَ الَّذِيْ لَا يُخَالِطُهُمْ وَلَا يَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ۔ (رواه الترمذى و ابن ماجة) (الترمذى الحديث رقم ٢٥٠٧ وابن ماجه الحديث رقم ٤٠٣٢ واحمد فى المسند ٢/ ٤٣)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "وہ مسلمان جو لوگوں سے ملا رہے اور ان کی ایذا پر صبر کرے (تو وہ) اس مسلمان سے بہتر ہے جو لوگوں میں مل کر نہ رہے اور ان کی ایذا پر صبر نہ کرے۔ ❶ (ترمذی' ابن ماجہ)

حكم الحديث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحديث: ❶ یہ حدیث ان لوگوں کی دلیل ہے جو صحبت کو افضل جانتے ہیں بشرطیکہ صحبت کے شرائط ادا کرتا ہو یعنی جمعہ اور جماعت اور جنازہ میں حاضر ہو اور بیمار کی عیادت کرے اور لوگوں کو ایذا نہ دے اور علماء کا اس بات میں اختلاف ہے کہ عزلت افضل ہے یا اختلاط یعنی لوگوں میں رہنا افضل ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ اور اکثر علماء رحمہم اللہ کا اس حدیث کی رو سے یہ قول ہے کہ اختلاط افضل ہے اگر گناہوں اور فتنوں سے بچ سکے اور دوسروں نے کہا کہ عزلت افضل ہے اور صحیح مذہب یہ ہے کہ فتنہ اور فساد کی حالت میں جیسے آج کا دور ہے عزلت افضل ہے اور صلح اور تقویٰ کے زمانہ میں اختلاط اور اختلاط میں وہ چیزیں ادا ہو سکتی ہیں جو عزلت میں نہیں ہوتیں مثلاً جمعہ عید کی نماز' جنازہ کی نماز' بیمار پرسی' ہمسایہ سے سلوک' امر بالمعروف اور نہی عن المنکر لوگوں کی ایذا پر صبر اور یتیموں اور مسکینوں کی خدمت۔

٥٠٨٨- (٢١) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى اَنْ يُّنْفِذَهٗ دَعَاهُ اللّٰهُ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُخَيِّرَهٗ فِيْ اَيِّ الْحُوْرِ شَآءَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ) وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ (ابوداؤد الحديث رقم ٤٧٧٧ والترمذى الحديث رقم ٢٠٢١ وابن ماجه الحديث رقم ٤١٨٦

سیدنا سہل بن معاذ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص غصہ کو روکے اور وہ اس کے نافذ کرنے پر قادر ❶ ہو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو تمام مخلوق کے سامنے بلائے گا یہاں تک کہ حور کے پسند کرنے میں اس کو اختیار دے گا۔ (ترمذی' ابوداؤد) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

واحمد فی المسند ۳/ ٤٤٠)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جس پر غصہ ہے اس پر اپنا غصہ نکالنے کی قدرت رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ آدمی ذرہ ذرہ بات کے لئے جیسے بیوقوفوں کی عادت ہے غصہ نہ کیا کرے اور دنیا کے لئے تو غصہ ہی نہ کرے بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لئے غصہ ہو اس پر جو خلاف شرع کام کرے اور جب وہ توبہ کرے تو یہ بھی غصہ دور کردے اسی طرح غصہ ہو کافروں پر اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رضا مندی کے لئے ان سے لڑے اپنی ذات کے لئے غصہ نہ کرے۔

٥٠٨٩- (٢٢) وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّاَبِیْ دَاوٗدَ عَنْ سُوَیْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَبْنَآءِ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ مَلَاَ اللّٰهُ قَلْبَهٗ اَمْنًا وَّاِیْمَانًا وَّذَكَرَ حَدِیْثَ سُوَیْدٍ مَّنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ فِیْ كِتَابِ اللِّبَاسِ۔ (الترمذی الحدیث رقم ٢٤٨١)

ایک روایت میں ابوداؤد سے منقول ہے سوید بن وہب سے کہ انہوں نے نقل کی ایک شخص سے جو کہ نبی ﷺ کے صحابہ کے بیٹوں میں سے تھے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کا دامن امن وایمان سے بھرے۔ اور آپ نے سوید کی حدیث جس کے الفاظ من ترك لبس ثوب جمال ہیں وہ کتاب اللباس میں ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٥٠٩٠- (٢٣) عَنْ زَیْدِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ دِیْنٍ خُلُقًا وَّخُلُقُ الْاِسْلَامِ الْحَیَآءُ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا) (الموطا الحدیث رقم ۹ من كتاب حسن الخلق)

سیدنا زید بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تحقیق ہر دین ❶ کے لیے خلق ہے اور دین ❷ اسلام میں خلق حیاء ہے۔ (مالک بطریق ارسال کے)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی طور یا طریقہ یا خصلت جس پر دین والے رغبت کرتے ہیں۔

❷ اور خلق دین اسلام میں حیاء ہے جو ہر مسلمان میں ہونا چاہئے۔

٥٠٩١- (٢٤) ٥٠٩٢- (٢٥) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْ اَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ۔ (ابن ماجه الحدیث رقم ٤١٨١ وعن ابن عباس الحدیث رقم ٤١٨٢ والبیهقی فی الشعب الحدیث رقم ٧٧١٦)

ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں سیدنا انس رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٥٠٩٣- (٢٦) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْحَيَاءَ وَالْإِيمَانَ قُرَنَاءُ جَمِيعًا فَإِذَا رُفِعَ أَحَدُهُمَا رُفِعَ الْآخَرُ۔ (البیهقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ۷۷۲۷)

''تحقیق حیاء اور ایمان ایک دوسرے کے نزدیک اکٹھے کئے گئے ہیں تو جس وقت ان میں سے ایک کو اٹھایا جاتا ہے تو دوسرا بھی اٹھالیا جاتا ہے۔(بیہقی)

۵۰۹۴- (۲۷) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَإِذَا سُلِبَ أَحَدُهُمَا تَبِعَهُ الْآخَرُ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ۔ (البیهقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ۷۷۲۶)

اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ جب ان میں سے ایک سلب ❶ کیا جاتا ہے تو دوسرا بھی اس کا پیچھا کرتا ہے۔''(بیہقی شعب الایمان)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی وہ بھی جاتا رہتا ہے حیاء عمدہ صفت ہے جو آدمی کو برے کام اور گناہ کے کام کرنے سے روکتی ہے اور یہی حیاء محمود ہے لیکن نیک کام میں حیاء کرنا ضعف نفس سے ہوتا ہے اور وہ مذموم ہے اسی طرح دین کے مسائل دریافت کرنے میں حیاء کرنا بھی برا ہے۔ کیونکہ عورتیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض اور نفاس کے مسائل بلا تکلف پوچھتی تھیں' بہر حال حق اور عمدہ بات میں کوئی شرم نہیں کرنا چاہئے۔ آج کے دور میں عجب حال ہوگیا ہے کہ نیک سے تو شرم کرتے ہیں مثلاً محنت مزدوری کر کے روٹی کمانے سے اور چوری اور دغا بازی اور رشوت خوری میں شرم نہیں کرتے' اسی طرح بعض عورتیں نکاح ثانی میں جو سنت اور ثواب ہے شرم کرتی ہیں اور پوشیدہ زنا اور حرام کاری میں شرم نہیں کرتیں' ان کے اس شرم پر خاک پڑے۔

۵۰۹۵- (۲۸) وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ كَانَ آخِرُ مَا وَصَّانِي بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وَضَعْتُ رِجْلِي فِي الْغَرْزِ أَنْ قَالَ يَا مُعَاذُ أَحْسِنْ خُلُقَكَ لِلنَّاسِ۔ (رواه مالك) (الموطا الحدیث رقم ۱ من کتاب حسن الخلق)

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ❶ مجھے آخری وصیت اس وقت کی جبکہ میں نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا' آپ نے فرمایا اے معاذ! لوگوں کے لیے اپنے خلق کو اچھا بناؤ۔(مالک)

حکم الحدیث: بغیر سند کے بیان ہوئی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کا قاضی بنا کر بھیجا اور بھیجتے وقت انہیں بہت ساری نصیحتیں کیں اور آخر میں یہ نصیحت فرمائی۔

۵۰۹۶- (۲۹) وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ حُسْنَ الْأَخْلَاقِ۔ رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا۔ (الموطا الحدیث رق ۲ من کتاب حسن الخلق)

امام مالک رحمہ اللہ سے روایت ہے' انہیں یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں حسن اخلاق کو پورا کرنے کے لیے بھیجا گیا ہوں۔''(روایت کی مالک نے موطا میں)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

۵۰۹۷- (۳۰) وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

اور احمد نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(احمد فی المسند ۲/ ۳۸۱)

۵۰۹۸- (۳۱) وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَظَرَ فِي الْمِرْآةِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ حَسَّنَ خَلْقِيْ وَخُلُقِيْ وَزَانَ مِنِّيْ مَاشَانَ مِنْ غَيْرِيْ- رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مُرْسَلًا- (البیهقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ۴۴۵۹)

جعفر بن محمد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب آئینہ دیکھتے تو کہتے کہ تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے ❶ جس نے میری پیدائش اور میرا خلق اچھا کیا اور مجھے اس چیز سے زینت بخشی جس نے میرے غیر کو عیب دار بنا دیا۔ (بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق ارسال کے)

حکم الحدیث: یہ مرسل روایت ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی ﷺ کی صورت اور سیرت بہت خوب تھی۔

۵۰۹۹- (۳۲) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَاَحْسِنْ خُلُقِيْ (رواه احمد) (احمد فی المسند ۶/ ۶۸)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: ❶ ''یا الٰہی تو نے میری پیدائش اچھی کی تو میرا خلق بھی اچھا کر۔'' (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی آئینہ دیکھتے وقت جیسی کہ تصریح کی ہے جزری نے حصن حصین میں۔

۵۱۰۰- (۳۳) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خِيَارُكُمْ اَطْوَلُكُمْ اَعْمَارًا وَّاَحْسَنُكُمْ اَخْلَاقًا- (رواه احمد) (احمد فی المسند ۲/ ۳۶۸)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ تم میں سے بہترین کون ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! جی ہاں آپ نے فرمایا تم میں سے بہترین وہ ہیں جن کی عمر لمبی ❶ اور جن کے اخلاق بہت اچھے ہیں۔ (احمد)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لمبی عمر مسلمان کو مبارک ہے اور حقیقت میں لمبی عمر والا وہی ہے جو کہ کار خیر میں مشغول رہے۔

۵۱۰۱- (۳۴) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا (رواه ابوداؤد والدارمی) (ابوداؤد الحدیث رقم ۴۶۸۲ و الدارمی الحدیث رقم ۲۷۹۲ و احمد فی المسند ۲/ ۲۵۰)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومنوں میں کامل ترین ایمان والے وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں۔'' (ابوداؤد، دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

۵۱۰۲- (۳۵) وَعَنْهُ اَنَّ رَجُلًا شَتَمَ اَبَابَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ يَتَعَجَّبُ وَيَتَبَسَّمُ فَلَمَّا اَكْثَرَ رَدَّ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهِ فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ فَلَحِقَهُ اَبُوْبَكْرٍ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ يَشْتِمُنِيْ وَاَنْتَ جَالِسٌ فَلَمَّا رَدَدْتُّ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهِ غَضِبْتَ وَقُمْتَ قَالَ كَانَ مَعَكَ مَلَكٌ يَرُدُّ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَدَدْتَّ عَلَيْهِ وَقَعَ الشَّيْطَانُ ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ ثَلٰثٌ كُلُّهُنَّ حَقٌّ مَا مِنْ عَبْدٍ ظُلِمَ بِمَظْلِمَةٍ فَيُغْضِيْ عَنْهَا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا اَعَزَّ اللّٰهُ بِهَا نَصْرَهٗ وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ عَطِيَّةٍ يُرِيْدُ بِهَا صِلَةً اِلَّا زَادَ اللّٰهُ بِهَا كَثْرَةً وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ يُرِيْدُ بِهَا كَثْرَةً اِلَّا زَادَ اللّٰهُ بِهَا قِلَّةً۔ (رواه احمد) (احمد فی المسند ۲/ ۴۳۶)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ ایک شخص نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں برا بھلا کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم تعجب ❶ فرماتے اور مسکراتے رہے' پھر جب اس نے بہت زیادہ بُرا بھلا کہا ❷ (تو) سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کی کسی ایک بات کا جواب دیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ سے ملے اور کہا اے اللہ کے رسول! وہ شخص جب تک مجھے بُرا کہتا رہتا اور آپ خاموش بیٹھے رہے' پر جب میں نے اس کی کسی بات کا جواب دیا تو آپ ناراض ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے' آپ نے فرمایا اے ابوبکر! تیرے ساتھ فرشتہ تھا جو تیری جگہ اس کو جواب دے رہا تھا جب تو نے اس کو جواب دیا ❸ تو شیطان آن پڑا پھر آپ نے فرمایا اے ابوبکر! تین باتیں ہیں سب حق ہیں کسی بندہ پر ظلم نہیں کیا جاتا مگر وہ اللہ تعالیٰ کیلئے اس سے چشم پوشی ❹ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسکی مدد کرتا ہے اور کسی آدمی نے بخشش ❺ کا دروازہ نہیں کھولا مگر وہ اس کے ساتھ صلہ رحمی چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے مال میں اضافہ فرماتا ہے اور کسی آدمی نے مانگنے کا دروازہ نہیں کھولا مگر وہ اس کے ساتھ مال میں اضافہ کرنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو کمی (قلت) میں زیادہ کرتا ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی تعجب تو اس لئے کرتے تھے کہ یہ شخص برا کرتا ہے اور بے حیاء ہے اور ابوبکر کس قدر صابر اور باوقار ہے کہ باوجود اس کے تعدی کے کچھ جواب نہیں دیتا اور مسکراتے اس لئے تھے کہ ان دونوں افعال پر جو جزا مرتب ہوتی تھی ان میں تفاوت کا ملاحظہ فرماتے تھے کہ اے اللہ! یہ شخص اپنے قلت حیا کی وجہ سے کامل عذاب کے لائق ہوا اور یہ بسبب اپنے حلم اور وقار اور حیاء کے رحمت کا مستوجب ہوا۔ ❷ جواب دیا یعنی رخصت پر عمل کیا جو عام مسلمانوں کو جائز ہے اور عزیمت کو ترک کیا جو خاص لوگوں کے شایان شان ہے اور اگرچہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے دونوں مراتب کو جمع کیا کہ اپنے بعض حق کا بدلہ لینے سے صبر کیا اور بعض حق کا انتقام لیا مگر صدیقیت کے مرتبہ کے یہی مناسب تھا کہ اپنے تمام حقوق کا انتقام چھوڑ دیتے۔ آپ کو اس سے تکلیف اور افسوس ہوا اور آپ چل دیئے۔

❸ یعنی جب اس میں حفظ نفس کو داخل کیا تو شیطان کا دخل ہو گیا اور وہ حکم کرتا ہے بے حیائی اور برائی کا اور میں ڈرا کہیں تو اس پر زیادتی کرتے ہوئے ظالم نہ بن جائے جبکہ حقیقت میں تو مظلوم تھا۔ ❹ یعنی اس کے انتقام اور جواب وغیرہ سے اللہ تعالیٰ کے لئے بسبب ناتوانی کے۔

❺ یعنی ناتے داروں اور مسکینوں سے سلوک کرنا۔

٥١٠٣- (٣٦) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُرِيْدُ اللّٰهُ بِاَهْلِ بَيْتٍ رِفْقًا اِلَّا نَفَعَهُمْ وَلَا نُحْرِمُهُمْ اِيَّاهُ اِلَّا ضَرَّهُمْ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔ (البیهقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ٨٤١٨)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کسی گھر والوں کے ساتھ نرمی کا ارادہ نہیں کرتا مگر ان کو نفع دیتا ہے اور اس سے محروم نہیں کرتا مگر ان کو نقصان پہنچاتا ہے۔ (بیہقی' شعب الایمان)

حکم الحدیث: میں اس کی سند سے واقف نہیں ہو سکا۔

بَابُ الْغَضَبِ وَالْكِبَرِ

غصہ اور تکبر کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٥١٠٤- (١) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصِنِیْ قَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ ذٰلِكَ مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٦١١٦ والترمذی الحدیث رقم ٢٠٢٠ والموطا الحدیث رقم ١١ من باب الغضب واحمد فی المسند ٢/ ١٧٥)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا مجھے وصیت کیجئے' آپ نے فرمایا تو غصہ نہ کیا کر' اس نے کئی مرتبہ یہی بات کہی تو آپ نے ہر مرتبہ اس کے جواب میں فرمایا کہ غصہ ❶ نہ کیا کر۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ فرمایا اس شخص نے تین بار نصیحت مانگی یہ شخص بہت غصہ والا تھا اس لئے ہر بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے یہی نصیحت کی۔ غصہ دو قسم کا ہے (۱) بہتر اور (۲) برا۔ جو غصہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہو وہ تو بہتر ہے اور جو اپنے نفس کے لئے ہو تو وہ برا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی غصہ سے منع فرمایا ہے۔

٥١٠٥- (٢) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرْعَةِ اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٦١١٤ ومسلم الحدیث رقم (١٠٧-٢٦٠٩) وابوداؤد الحدیث رقم ٤٧٧٩ والموطا الحدیث رقم ١٢ من کتاب البر والصلة واحمد

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پہلوان وہ شخص نہیں کہ جو لوگوں کو پچھاڑے حقیقت میں پہلوان وہ شخص ہے کہ جو غصہ کے وقت اپنے نفس کا مالک ❶ ہو۔'' (بخاری' مسلم)

فی المسند ۲/ ۲۳۶)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی غصہ کے باوجود ایسی حرکت نہ کرے کہ بعد میں پچھتائے یعنی حقیقت میں پہلوان وہی ہے جو غصہ کو اپنے اوپر بے جا غالب نہ ہونے دے اس قسم کے پہلوان بہت کم نکلیں گے اور ویسے پہلوان جو بہت زیادہ کھانے والے ہیں وہ ہزاروں میں ہیں۔

۵۱۰۶- (۳) وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُّتَضَعَّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُّسْتَكْبِرٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ كُلُّ جَوَّاظٍ زَنِيْمٍ مُّتَكَبِّرٍ۔ (البخاری الحدیث رقم ۴۹۱۸ ومسلم الحدیث رقم (۴۶۔ ۲۸۵۳) والروایۃ الثانیۃ فی ۴۷۔ ۲۸۵۳ والترمذی الحدیث رقم ۲۶۰۵ وابن ماجہ الحدیث رقم ۴۱۱۶ واحمد فی المسند ۴/ ۳۰۶)

سیدنا حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں نہ بتاؤں ❶ کہ اہل جنت کون ہیں؟ ہر وہ ضعیف کہ جس کو لوگ حقیر جانیں' اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم دے تو اللہ تعالیٰ اس کو سچا کرتا ہے' کیا نہ خبر دوں میں تم کو دوزخ والوں کی' ہر اجڈ موٹا حرام خور اور گھمنڈ رکھنے والا۔ (بخاری' مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ ہر مال کا جمع کرنے والا حرام زادہ' متکبر۔ اور مسلم کی روایت میں ہے کہ رائی کے دانہ ❷ کے برابر تکبر ہو۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی بہشت غریب اور کمزور مسلمانوں کا مقام ہے اور دوزخ بد خلق شکم پر اور غرور والوں کا مکان ہے جو بہشت کا طالب اور دوزخ سے ڈرتا ہو وہ غریبی اختیار کرے ظالم نہ بنے اور جو بہشت کی پرواہ نہ رکھے اور دوزخ سے نہ ڈرے تو وہ جو چاہے سو کرے اور یہ جو فرمایا اگر اللہ تعالیٰ پر وہ قسم دے تو اللہ تعالیٰ اس کو سچا کرتا ہے یعنی وہ ظاہر کا تو ایسا ذلیل ہے کہ ضعیف ہے اور اس کو لوگ حقیر جانتے ہیں مگر باطن کا ایسا صاف ہے کہ ایمان کے ساتھ خاکساری اور گمنامی حق تعالیٰ کو پسند ہے۔

۵۱۰۷- (۴) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ كِبْرٍ۔ (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم ۱۴۸-۹ وابوداؤد الحدیث رقم ۴۰۹۱ والترمذی الحدیث رقم ۱۹۹۸ و ابن ماجہ الحدیث رقم ۴۱۷۳ واحمد فی المسند ۱/ ۴۱۲)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص آگ میں داخل نہیں ہوگا ❶ کہ جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہو اور وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا ❷ جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر تکبر ہو۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی بطور خلود کے۔ ❷ اس کی تاویل میں علماء کا اختلاف ہے مگر ظاہر وہی ہے جو محققین نے اختیار کیا ہے کہ وہ جنت میں نہ جائے گا جب تک اس کو اس کے تکبر کا بدلہ نہ ملے یا اگر اس کو بدلہ ملے تو یہی بدلہ ہے کہ وہ جنت میں نہ جائے۔

۵۱۰۸- (۵) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

انہی (سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ اَنْ يَّكُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا وَّنَعْلُهٗ حَسَنًا قَالَ اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (١٤٧ ـ ٩١) وابوداؤد الحديث رقم ٤٠٩١ والترمذى الحديث رقم ١٩٩٩ واحمد فى المسند ١/ ٣٩٩)

اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا وہ شخص بہشت میں داخل نہیں ہوگا' ایک شخص نے کہا کہ ایک شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو اور اس کے جوتے اچھے ہوں' آپ نے فرمایا تحقیق ❶ اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور وہ جمال کو دوست رکھتا ہے حق کو جھٹلانا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا تکبر ہے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اللہ تعالیٰ جمیل ہے یعنی اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ پاکیزہ اور خوش اور خوبصورت ہے تو وہ خوبصورتی' پاکیزگی اور ستھرائی کو پسند کرتا ہے' عمدہ کپڑے عمدہ جوتے جس قدر حلال ہیں وہ پہننا اور زینت کرنا اور خوشبو لگانا یہ تمام کام شرع کی رو سے حلال بلکہ بہتر ہیں اور یہ چیزیں تکبر او غرور میں داخل نہیں اگر کسی آدمی کو شوق ہو لباس کا اور وہ دوسروں سے بہتر کپڑا پہننا چاہے یا جوتا پہننا تو یہ برا نہیں بلکہ بہتر اور عمدہ ہے کیونکہ صفائی اور ستھرائی اور پاکیزگی اور حسن اور جمال یہ تمام اللہ جل جلالہ کی صفات ہیں اور انسان کو بالطبع یہ امر مرغوب ہیں پس ان کا حاصل کرنا یا ان کا شوق رکھنا کسی طرح کبر اور غرور نہیں ہوسکتا بلکہ غرور اور گھمنڈ یہ ہے کہ آدمی اپنی بات یا نفسانی خواہش سے صحیح اور درست بات کو جھٹلائے یا رد کرے اور اس کو کوئی اہمیت نہ دے اور اپنی بات کو بڑا ثابت کرے۔

٥١٠٩- (٦) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ (وَفِيْ رِوَايَةٍ) وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ شَيْخٌ زَانٍ وَّمَلِكٌ كَذَّابٌ وَعَآئِلٌ مُّسْتَكْبِرٌ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ١٧٢ ـ ١٠٧ وابوداؤد الحديث رقم ٣٤٧٥ والترمذى الحديث رقم ١٥٩٥ والنسائى الحديث رقم ٤٤٥٨ وابن ماجه الحديث رقم ٢٢٠٧ واحمد فى المسند ٢/ ٤٨٠)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تین شخص ❶ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے قیامت کے دن کلام نہیں فرمائے گا اور نہ ہی انہیں پاک کرے گا ایک روایت میں ہے ان کی طرف نظر نہیں فرمائے گا اور ان کے لیے دردناک قسم کا عذاب ہوگا۔ ایک بوڑھا زانی اور دوسرا جھوٹا بادشاہ اور تیسرا تکبر کرنے والا مفلس۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ہر چند حرام کاری اور جھوٹ اور غرور سب کے حق میں برا ہے لیکن ان تین آدمیوں کے حق میں نہایت بے موقع ہے باوجود انتہائی بڑھاپہ کے حرام کاری سراسر شقاوت ہے اور باوجود حکمران اور سردار ہونے کے جھوٹ بولنا بے فائدہ ہے اور باوجود محتاجی کے گھمنڈ کرنا نہایت ہی نامناسب ہے۔

٥١١٠- (٧) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلْكِبْرِيَآءُ رِدَآئِيْ وَالْعَظَمَةُ اِزَارِيْ فَمَنْ نَازَعَنِيْ وَاحِدًا مِّنْهُمَا اَدْخَلْتُهٗ

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری ذاتی بزرگی میری چادر ہے اور میری صفاتی بزرگی میرا تہ بند ہے تو جو شخص ان

النَّارَ۔ (وَفِیْ رِوَایَۃٍ) قَذَفْتُهٗ فِی النَّارِ۔ (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم (۱۳۶۔ ۲۶۲۰) وابن ماجہ الحدیث رقم ۴۱۷۴ واحمد فی المسند ۲/ ۴۱۴)

دونوں میں سے کسی بھی ایک چیز کو مجھ سے چھینے ❶ تو میں اس کو آگ میں داخل کروں گا اور ایک روایت میں ہے کہ میں اس کو آگ میں پھینکوں گا۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی وہ بھی کبریائی اور عظمت کا دعویٰ کرے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

۵۱۱۱- (۸) عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَذْھَبُ بِنَفْسِہٖ حَتّٰی یُکْتَبَ فِی الْجَبَّارِیْنَ فَیُصِیْبُهٗ مَآاَصَابَھُمْ۔(رواہ الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ۲۰۰۰)

سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک شخص ہمیشہ اپنے نفس کو کھینچتا رہتا ہے ❶ یہاں تک کہ وہ سرکشوں میں لکھا جاتا ہے تو اس کو وہ چیز پہنچتی ہے جو کہ ان کو پہنچی ہے۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ہمیشہ رہتا ہے اپنے آپ کو عالی اور بلند اور معزز خیال کرتا اور نفس پرور ہونا یہ ایسی بری صفات ہیں کہ انسان کو بہت ذلیل کرتی ہیں اور لوگ بھی اس سے ناراض ہو جاتے ہیں اور اس کے دشمن ہو جاتے ہیں ان صفات کی وجہ سے کچھ صرف یہی عذاب نہیں کہ جنت سے محروم ہوگا بلکہ دنیا میں بھی بڑی تکلیف اور مصیبت ہوگی جو شخص گھمنڈ اور خودسری کرتا ہے تو لوگ اس کی فکر میں رہتے ہیں اور کسی موقع پر اس کو ایسا ذلیل کرتے ہیں کہ اس کا سارا غرور اور گھمنڈ ناک کی راہ سے نکل جاتا ہے۔

۵۱۱۲- (۹) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یُحْشَرُ الْمُتَکَبِّرُوْنَ اَمْثَالَ الذَّرِّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فِیْ صُوَرِ الرِّجَالِ یَغْشَاھُمُ الذُّلُّ مِنْ کُلِّ مَکَانٍ یُسَاقُوْنَ اِلٰی سِجْنٍ فِیْ جَھَنَّمَ یُسَمّٰی بُوْلَسَ تَعْلُوْھُمْ نَارُ الْاَنْیَارِ یُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَۃِ اَھْلِ النَّارِ طِیْنَۃِ الْخَبَالِ۔(رواہ الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ۲/ ۱۷۹ واحمد فی المسند ۲/ ۱۷۹)

سیدنا عمرو بن شعیب اپنے باپ' اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تکبر کرنے والے قیامت کے دن چیونٹیوں کی طرح جمع کئے جائیں گے' مردوں کی صورت میں ہر جگہ سے دوزخ کے ایک قید خانہ کی طرف کھینچے جائیں جس کا نام بولس ہے' آگوں کی آگ ان کو گھیرے گی ❶ وہ دوزخ والوں کے نچوڑ ❷ سے پلائے جائیں گے جس کا نام طینۃ الخبال ہے۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی سب سے بری آگ۔ ❷ یعنی پیپ اور زرد پانی' اس حدیث میں اہل کبر کی سزا کا بیان ہے۔ العیاذ باللہ

۵۱۱۳- (۱۰) وَعَنْ عَطِیَّۃَ بْنِ عُرْوَۃَ السَّعْدِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْغَضَبَ

سیدنا عطیہ بن عروہ سعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''غصہ کرنا شیطان کی طرف سے ہے اور

مِنَ الشَّيْطٰنِ وَاِنَّ الشَّيْطٰنَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ وَاِنَّمَا يُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَآءِ فَاِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ٤٧٨٤ واحمد في المسند ٤/ ٢٢٦)

تحقیق شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور یہ آگ نہیں بجھائی جاتی مگر پانی سے تو جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اسے چاہیے ❶ کہ وہ وضو کرے۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ تو اسے چاہئے کہ وہ وضو کرے' پانی کے استعمال کرنے کی یہ خاصیت ہے کہ غصہ کو دفعہ کرتا ہے اور تجربہ اس پر گواہ ہے اور ٹھنڈا پانی پینے سے بھی غصہ جاتا رہتا ہے اور چاہئے کہ جب غصہ آئے تو پہلے غصہ سرد کرنے کے واسطے اعوذ بالله من الشيطان الرجيم پڑھے' اس لئے کہ اس کا پڑھنا صحیح حدیث سے ثابت ہے اور اعوذ سے بھی غصہ جاتا رہتا ہے اس کے بعد اگر پھر بھی غصہ باقی رہے تو اٹھے اور وضو کرے اور دو رکعت نفل اللہ تعالیٰ کے لیے پڑھے۔

٥١١٤- (١١) وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ فَاِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَاِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ۔ (رواه احمد و الترمذى) (ابوداؤد الحديث رقم ٤٧٨٢ واحمد في المسند ٤/ ١٥٢)

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت تم میں سے کسی شخص کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو اسے چاہیے ❶ کہ وہ بیٹھ جائے' اگر اس سے غصہ جاتا رہا تو ٹھیک ورنہ پھر لیٹ جائے۔'' (احمد' ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ شرح السنہ میں لکھا ہے اس میں حکمت یہ ہے کہ غصہ میں کوئی بے جا حرکت واقع نہ ہو جس پر پچھتانا پڑے کیونکہ لیٹنے والا دورتر ہے حرکت میں بہ نسبت بیٹھے کے اور بیٹھا دورتر ہے کھڑے سے اور ظاہر یہ ہے کہ بیچ حال تغیر کے اس طرح پر کہ موجب سکون و آرام کے ہے ایک تاثیر ہے بیچ دفعہ شورش غصہ کے۔

٥١١٥- (١٢) وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَيَّلَ وَ اخْتَالَ وَنَسِيَ الْكَبِيْرَ الْمُتَعَالَ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدٰى وَنَسِيَ الْجَبَّارَ الْاَعْلٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهٰى وَلَهٰى وَنَسِيَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَا وَطَغٰى وَنَسِيَ الْمُبْتَدَأَ وَالْمُنْتَهٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتَلُ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتَلُ الدِّيْنَ بِالشُّبُهَاتِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ يَقُوْدُهٗ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هَوًى يُضِلُّهٗ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رَغَبٌ يُذِلُّهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ

سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے برا شخص وہ ہے جس نے اپنے آپ کو اچھا سمجھا ❶ ' تکبر کیا اور اللہ تعالیٰ کو بھول گیا ❷ برا آدمی وہ ہے جس نے لوگوں پر ظلم کیا' حد سے گذر گیا اور جبار بلند کو بھول گیا ❸ برا آدمی وہ ہے جو مشغول رہا ❹ اور قبروں کو اور بدن کے خاک میں بوسیدہ ہونے کو بھول گیا' برا آدمی وہ ہے جس نے فساد ڈالا اور حد سے بڑھ گیا اپنے ابتدا ❺ حال کو اور انجام کار کو ❻ برا شخص وہ ہے کہ جو آخرت کے عمل کے ساتھ دنیا طلب کرے' ❼ برا آدمی وہ ہے کہ جس نے دین کو شبہات کے ساتھ خراب کیا' برا آدمی وہ ہے کہ جس

وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ) وَقَالَ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ اَيْضًا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

(الترمذی الحدیث رقم ۲۴۴۸ والبیھقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ۸۱۸۱)

کو دنیا داروں کے دروازہ پر حرص ❽ کھینچ لے جاتی ہے' برا آدمی وہ ہے جو بھول گیا کہ خواہشات نفسانی اس کو گمراہ کرتی ہے' برا آدمی وہ ہے جس کو دنیا کی رغبت خوار کرتی ہے۔ (ترمذی) بیہقی نے شعب الایمان میں اور دونوں نے کہا کہ اس حدیث کی اسناد قوی نہیں اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی دوسروں سے۔ ❷ بھول گیا یعنی بھول گیا یہ کہ بزرگی اور بلند قدری اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے۔
❸ یعنی اہل قبور کو کہ عبرت نہ پکڑی ان سے یا مقابر کنایہ ہے موت سے یعنی موت کو بھول گیا اس طرح کہ اس کے واسطے سامان درست نہ کیا اور اس بات کو بھی کہ زمین میں دفن ہونے کے بعد سب کچھ بوسیدہ ہو جائے گا۔ ❹ یعنی دنیا کے کاموں میں مشغول رہا۔ ❺ ابتداء حال کو' کہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے اور کیسا عاجز و ناتواں تھا۔ ❻ انجام کار کو' کہ کیا ہو گا اور آخر کیا ہے کہ مٹی میں جانا ہے۔ ❼ یعنی فریب دے اہل دنیا کو ساتھ عمل صلحاء کے تا کہ وہ معتقد ہوں اس کے اور یہ ان سے دنیاوی ساز و سامان حاصل کرے۔ ❽ سید شاذلی سے عجیب حکایت منقول ہے' ان سے کیمیا کے بارہ میں سوال کیا گیا تو تو انہوں نے فرمایا دو کلمے ہیں جن سے کیمیا تیار ہو جاتی ہے (۱) یہ کہ اگر مخلوقات کو اپنی نظر سے دوسرا یہ کہ اللہ عزوجل سے اس بات کے طمع کو ختم کر دے کہ وہ تجھے وہ چیز دے جو تیرے مقسوم میں نہیں ہے اور اس حدیث کی اسناد قوی نہیں ہے اور اس کو طبرانی نے بھی روایت کیا ہے اور بیہقی نے نعیم بن ہماز سے اور حاکم نے مستدرک میں سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے اور کثرت طرق سے ضعف ختم ہو جاتا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۵۱۱۶- (۱۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَجَرَّعَ عَبْدٌ اَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ يَكْظِمُهَا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى۔ (**رواه احمد**) (ابن ماجه الحديث رقم ۴۱۸۹ واحمد فی المسند ۲/۱۲۸)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی آدمی نے اللہ تعالیٰ کے نزدیک غصہ کے گھونٹ سے زیادہ بہتر کوئی گھونٹ نہیں ❶ پیا جو اس کو اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لیے پی لے۔ (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کہ نہیں پیا کسی بندہ نے یعنی اللہ تعالیٰ کی خوشی کے لئے غصہ روکنا اور اس کا لے جانا بڑا ثواب ہے۔

۵۱۱۷- (۱۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ قَالَ الصَّبْرُ عِنْدَ الْغَضَبِ وَالْعَفْوُ عِنْدَ الْاِسَاءَةِ فَاِذَا فَعَلُوْا عَصَمَهُمُ اللّٰهُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس قول "ایسی خصلت کے ساتھ دور کر ❶ جو نیک تر ہے" کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں کہ (اس کا مقصد یہ ہے کہ) غضب کے وقت صبر کرنا اور

وَخَضَعَ لَهُمْ عَدُوُّهُمْ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ قَرِيبٌ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيقًا۔ (البخاري تعليقا من حديث طويل ٨/ ٥٥٥ في تفسير سورة السجدة)

برائی کے موقعہ پر معاف کرنا تو جب لوگ یہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو آفات سے محفوظ رکھے گا اور ان کے دشمن کو ان کے لیے ذلیل وپست کر دے گا گویا کہ وہ قریبی دوست ہے۔ (بخاری تعلیقا)

فوائد الحدیث: ❶ دور کر تو یعنی برائی اور اول اس آیت کریمہ کا یہ ہے وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ۝ یعنی برابر نہیں نیکی اور بدی جواب میں تو اس سے بہتر کہہ پھر جو تو دیکھے جس کی تجھ سے دشمنی تھی جیسے دوستدار ہے ناتے والا یعنی برابر نہیں نیکی برائی کے نہ برائی برابر ہے نیکی کے کوئی سخت کلام کہے یا برا معاملہ کرے تو اس کے مقابل کر جو اس سے بہتر ہو یہ کرنے سے دشمن ہو جاتے ہیں جیسے دوست اگر چہ دل میں نہ ہوں اور مطلب یہ ہے کہ حوصلہ کشادہ چاہئے کہ بری بات سہار کر سامنے سے بھلی کہے یہ عقل مندوں کا کام ہے۔

٥١١٨- (١٥) وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْغَضَبَ لَيُفْسِدُ الْإِيمَانَ كَمَا يُفْسِدُ الصَّبْرُ الْعَسَلَ۔

سیدنا بہز بن حکیم اپنے باپ سے اس نے بہز کے ❶ دادا سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''البتہ غصہ ایمان کو ❷ خراب کرتا ہے جیسا کہ ایلوا شہد کو خراب کرتا ہے۔

(البيهقي في شعب الايمان الحديث رقم ٨٢٩٤)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بہز کے دادا ہے کہ نام اس کا معاویہ بن حیدہ قشیری ہے۔ ❷ ایمان کو یعنی کمال ایمان کو یا اس کے نور کو اور کبھی غصہ ایمان کو باطل بھی کر دیتا ہے نعوذ باللہ من ذلک۔

٥١١٩- (١٦) وَعَنْ عُمَرَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَاأَيُّهَا النَّاسُ تَوَاضَعُوا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِي نَفْسِهِ صَغِيرٌ وَفِي أَعْيُنِ النَّاسِ عَظِيمٌ وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِي أَعْيُنِ النَّاسِ صَغِيرٌ وَفِي نَفْسِهِ كَبِيرٌ حَتّٰى لَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِمْ مِنْ كَلْبٍ أَوْ خِنْزِيرٍ۔ (البيهقي في شعب الايمان الحديث رقم ٨١٤٠)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر کھڑے ہوئے فرمایا اے لوگو! عاجزی اختیار کرو اس لیے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص لوگوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے مرتبہ کو بلند کرتا ہے وہ اپنی نظر میں حقیر اور دوسروں کی نظر میں عظیم ہو جاتا ہے اور جو کوئی تکبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی قدر پست کرتا ہے وہ لوگوں کی آنکھ میں حقیر اور اپنی نظر میں بزرگ ہوتا ہے یہاں تک کہ البتہ ❶ لوگوں کے نزدیک کتے یا سور سے بڑھ کر خوار ہوتا ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ البتہ یہ ایسی بات ہے کہ اس کا تجربہ ہر زبان و ہر مکان میں موجود ہے متکبر ہمیشہ نزدیک خلق کے حقیر و ذلیل و خوار سمجھا جاتا ہے اور متواضع و خاکسار ہمیشہ مکرم و معظم و محترم رہتا ہے۔

٥١٢٠- (١٧) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مُوْسَى بْنُ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَارَبِّ مَنْ اَعَزُّ عِبَادِكَ عِنْدَكَ قَالَ مَنْ اِذَا قَدَرَ غَفَرَ۔

(البیهقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ٨٣٢٧)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے کہا اے میرے رب! تیرے بندوں میں سے تیرے نزدیک کون عزیز تر ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ شخص کہ جب وہ قادر ❶ ہو تو بخش دے۔''

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی درگذر کرے اس سے کہ اس پر ظلم کیا اور رنج دیا۔ اس میں اشارہ ہوا موسیٰ علیہ السلام کو عفو کرنے کا اس لئے کہ وہ جلالی طبیعت کے مالک تھے۔ جامع صغیر میں ہے کہ جو شخص بدلہ لینے پر قادر ہو اور بدلہ نہ لے اور معاف کر دے تو اللہ عزوجل اس سے تکلیف کے دن میں درگذر کرے گا یعنی قیامت کے دن۔

٥١٢١- (١٨) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَزَنَ لِسَانَهُ سَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهُ كَفَّ اللّٰهُ عَنْهُ عَذَابَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنِ اعْتَذَرَ اِلَى اللّٰهِ قَبِلَ اللّٰهُ عُذْرَهُ۔ (البیهقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ٨٣١١)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ❶ اپنی زبان بند رکھے ❷ اللہ تعالیٰ اس کے عیب کو ڈھانپتا (چھپاتا) ہے اور جو کوئی اپنے غصہ ❸ کو روکے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے اس سے اپنے عذاب کو روکے گا اور جو شخص ❹ اللہ تعالیٰ کی طرف عذر پیش کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا عذر قبول فرماتا ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بند رکھے یعنی لوگوں کے عیب ونقصان سے۔ ❷ یعنی لوگوں یا لکھنے والے فرشتوں یا دونوں سے۔ ❸ یعنی لوگوں سے۔ ❹ یعنی اپنی تقصیر کا۔

٥١٢٢- (١٩) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ مُنْجِيَاتٌ وَثَلٰثٌ مُهْلِكَاتٌ فَاَمَّا الْمُنْجِيَاتُ فَتَقْوَى اللّٰهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَالْقَوْلُ بِالْحَقِّ فِي الرِّضٰى وَالسَّخَطِ وَالْقَصْدُ فِي الْغِنَا وَالْفَقْرِ وَاَمَّا الْمُهْلِكَاتُ فَهَوًى مُتَّبَعٌ وَشُحٌّ مُطَاعٌ وَاِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ وَهِيَ اَشَدُّهُنَّ۔ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْخَمْسَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔ (البیهقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ٧٢٥٢)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین چیزیں عذاب سے نجات دینے والی ہیں اور تین چیزیں آخرت میں ہلاک کرنے والی ہیں' نجات دینے والی چیزوں میں سے ایک یہ ہے کہ ظاہر اور پوشیدہ طور پر اللہ تعالیٰ سے ڈرنا ❶ دوسرا ❷ رضا مندی اور ناخوشی میں حق بات کہنا اور تیسرا ❸ مالداری اور فقیری میں میانہ روی کرنا اور ہلاک کرنے والی چیزوں میں سے خواہش نفس کی ❹ پیروی کی گئی ہے اور حرص فرمانبرداری کی گئی اور مرد کا اپنے نفس کے ساتھ گھمنڈ ❺ کرنا اور یہ خصلت بدترین خصلتوں میں سے ہے۔ (بیہقی نے یہ پانچوں احادیث شعب الایمان میں

روایت کی ہیں)۔

حکم الحدیث: شواہد کی بنا پر حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی حاضر وغائب خلق کے یا باطن وظاہر میں۔ ❷ یعنی خواہ کسی سے خوش ہو یا ناخوش ہو مگر سچ اور واقعی بات کے سوا بیان نہ کرے یعنی ایسا نہ کرے کہ اگر کسی ظالم یا فاسق سے اس کو نفع پہنچتا ہے اور یہ اس سے راضی ہے تو خلاف واقعہ اس کی تعریف کرے بلکہ دونوں حال میں استقامت کے طریق کو ہاتھ سے نہ جانے دے۔ ❸ یعنی خرچ کرنے میں درمیانی چال چلے نہ افراط ہو نہ تفریط یا مراد یہ ہے کہ فقر اور غنا کے درمیان کا مرتبہ حاصل کرے چنانچہ علماء نے لکھا ہے کہ قوت کے مطابق معیشت کا بہم پہنچانا غنا اور فقر سے بہتر ہے۔ ❹ پیروی کی گئی یعنی خواہش ونفس کے تابع ہونا اور جس طرف چاہے اس طرف جانا ہلاک کرنے والی خصلت ہے ایمان کامل یہ ہے کہ خواہش نفس کو اللہ عزوجل کی کتاب کے تابع کردے۔ ❺ یعنی اپنے تئیں نیک ہو جائے اور اپنی صفات کو خوش رکھے کہ اس سے غرور پیدا ہوتا ہے اور غرور سے تکبر وجود میں آتا ہے۔

بَابُ الظُّلْمِ

ظلم کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٥١٢٣ - (١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٢٤٤٧ ومسلم الحدیث رقم ٥٧۔ ٢٥٧٩ والترمذی الحدیث رقم ٢٠٣٠ والدارمی الحدیث رقم ٢٥١٦ واحمد فی المسند ٢/ ١٣٧)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ظلم ❶ کرنا قیامت کے دن اندھیروں کا سبب ہوگا۔" (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی قیامت میں ظلم کی وجہ سے ظالم کے آگے اندھیروں پر اندھیرے ہوں گے۔

٥١٢٤ - (٢) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَیُمْلِی الظَّالِمَ حَتّٰی اِذَا اَخَذَهٗ لَمْ یُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَأَ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰی وَهِیَ ظَالِمَةٌ الْاٰیَةَ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ٤٦٨٦ ومسلم الحدیث رقم (٦١۔ ٢٥٨٣) وابن ماجه الحدیث رقم ٤٠١٨)

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کہ اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت ❶ دیتا ہے یہاں تک کہ جب اسے پکڑے گا تو پھر اس کو نہیں چھوڑے گا" پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی "اور اسی طرح سے ہے پکڑنا تیرے رب کا جبکہ پکڑتا ہے بستیوں کو کہ ظالم ہیں" پوری آیت۔" (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ظالم کو اللہ تعالیٰ فرصت دیتا ہے کہ سمجھے اور توبہ کرے اور جب اس نے پکڑا تو پھر نہیں چھوڑتا آخرت کا عذاب تو ہونا ہے پھر دنیا میں بھی خاک سیاہ ہو جاتا ہے۔

٥١٢٥- (٣) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرَّ بِالْحِجْرِ قَالَ لَاتَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مَّآ اَصَابَهُمْ ثُمَّ قَنَّعَ رَأْسَهُ وَاَسْرَعَ السَّيْرَ حَتّٰى اجْتَازَ الْوَادِيَ۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ٤٤١٩ ومسلم الحدیث رقم (٣٩۔ ٢٩٨٠) واحمد فی المسند ٢/ ٦٦)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب حجر کے پاس سے گذرے ❶ تو فرمایا کہ تم ان لوگوں کے مکانوں میں نہ داخل ہونا جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا مگر یہ کہ ہو تم رونے والے کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے ساتھ بھی وہی کچھ ہو جو ان کے ساتھ ہوا تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اپنا چادر سے ڈھانپا اور جلدی چلے یہاں تک کہ اس وادی سے گذر گئے۔" (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس قوم پر عذاب ہو وہاں قیامت تک اللہ تعالیٰ کی مار اور بے برکتی ہے قوم ثمود میں سیدنا صالح علیہ السلام نبی تھے جب ان لوگوں نے نبی کو نہ مانا تو ان پر اللہ تعالیٰ کا ایسا عذاب آیا کہ وہ تمام لوگ مر گئے' ان کا مکان شام اور حجاز کے درمیان ہے۔

٥١٢٦- (٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ مَظْلِمَةٌ لِّاَخِيْهِ مِنْ عِرْضِهٖ اَوْشَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ اَنْ لَّا يَكُوْنَ دِيْنَارٌ وَّلَا دِرْهَمٌ اِنْ كَانَ لَهٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهٖ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهٖ فَحُمِلَ عَلَيْهِ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ٢٤٤٩ واحمد فی المسند ٢/ ٢٠٦)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس آدمی پر کسی مسلمان بھائی کی آبرو ریزی یا کسی اور چیز کا حق ہو تو اسے چاہیے کہ اس سے اس دن کے آنے سے پہلے پہلے معاف کرا لے کہ جس دن درہم و دینار نہ ہو گا' اگر اس کے پاس نیک اعمال ہوں گے تو اس کے ظلم کے مطابق لے لیے جائیں گے اور اگر اس کے پاس نیک اعمال نہیں ہوں گے تو مظلوم کے گناہ لے کر اس ظالم پر ❶ رکھ دیے جائیں گے۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ اس سے معلوم ہوا کہ بندوں کے گناہ بغیر ان کے بخشنے کے معاف نہیں ہوتے جس کو قیامت کا ڈر ہو تو اس کو لازم ہے کہ جن کے ساتھ زیادتیاں کی ہیں ان سے معاف کرائے خواہ منت عاجزی کر کے خواہ روپیہ پیسہ دے کر' زندگی کو غنیمت جانے اور آج تو اس کا علاج ممکن ہے لیکن کل قیامت میں کچھ تدبیر نہ ہو سکے گی کہ وہاں نہ مال ہو گا اور نہ اسباب۔

٥١٢٧- (٥) وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِيْنَا مَنْ لَّادِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ يَّاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِصَلٰوةٍ وَّصِيَامٍ وَّزَكٰوةٍ وَيَاْتِيْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون شخص ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ ہم میں سے مفلس وہ ہے کہ جس کے پاس مال و متاع نہیں' آپ نے فرمایا میری امت میں سے مفلس وہ ہے کہ جو قیامت کے دن نماز اور روزہ اور زکوٰۃ کے ساتھ اس حالت میں آئے گا کہ کسی کو گالی دی اور کسی کو تہمت

حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُّقْضٰى مَا عَلَيْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَايَا هُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (٥٩۔ ٢٥٨١) والترمذی الحديث رقم ٢٤١٨ واحمد فی المسند ٢/ ٣٠٣)

لگائی اور کسی کا مال کھا گیا اور کسی کو قتل کیا اور کسی کو مارا تو مظلوم کو ظالم کی بعض نیکیوں سے دیا جائے گا پھر اگر اس کی نیکیاں لوگو کے حق ادا کرنے سے پہلے پہلے ختم ہو گئیں تو حقداروں کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیئے جائیں گے پھر اس کو آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ معلوم ہوا کہ مسلمان کی نیکیاں حق العباد کے بدلہ میں جائیں گی اگر نیکیاں کم ہوئیں اور لوگوں کے حق زیادہ ہوئے تو ان کے گناہ ظالم کی گردن پر ڈالے جائیں گے اور جب نیکیاں چھن گئیں اور لوگوں کے گناہ گردن پر پڑے تو حقیقت میں یہی شخص آخرت کا مفلس ٹھہرا اگر چہ وہ دنیا میں نہایت مالدار ہو۔ اس حدیث میں یہ اشارہ ہے کہ مسلمان حق العباد اور مظالم سے ڈرتا رہے اپنی حسنات اور کثرت عبادت پر اترائے نہیں۔

٥١٢٨- (٦) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ اِلٰى اَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَآءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَآءِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَذُكِرَ حَدِيْثُ جَابِرٍ اِتَّقُوا الظُّلْمَ فِيْ بَابِ الْاِنْفَاقِ۔ (مسلم الحديث رقم (٦٠۔ ٢٥٨٢) والترمذی الحديث رقم ٢٤٢٠ واحمد فی المسند ٢/ ٤١١)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''البتہ ❶ حق داروں کے حق قیامت کے دن ضرور ادا کیے جائیں گے' یہاں تک کہ بغیر سینگوں والی بکری کو سینگوں والی بکری سے بدلہ دلوایا جائے گا۔ (مسلم) اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث اتقوا الظلم باب انفاق میں ذکر کی گئی۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ظلم اور حق تلفی سے بچو کیونکہ قیامت کے دن انصاف ہوگا' آدمی تو ایک طرف جانور کی زیادتی کا بھی بدلہ ہوگا اگر سینگ والی بکری نے بغیر سینگ والی بکری کو مارا ہوگا تو بغیر سینگ والی بکری کو حکم ہوگا کہ وہ سینگ والی کو مار لے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٥١٢٩- (٧) عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُوْنُوْا اِمَّعَةً تَقُوْلُوْنَ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَحْسَنَّا وَاِنْ ظَلَمُوْا ظَلَمْنَا وَلٰكِنْ وَطِّنُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَنْ تُحْسِنُوْا وَاِنْ اَسَآءُوْا فَلَا تَظْلِمُوْا۔ (رواه الترمذی) (الترمذی الحديث رقم ٢٠٠٧)

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم امعہ ❶ نہ ہو جاؤ' تم یہ کہنے لگو کہ اگر لوگ نیکی کریں گے تو ہم بھی نیکی کریں گے اور اگر وہ ظلم کریں گے تو ہم بھی ظلم کریں گے' لیکن تم اس بات کو اپناؤ کہ اگر لوگ نیکی کریں تو تم بھی نیکی کرو اور اگر وہ برائی کریں تو تم ظلم نہ کرو۔ ❷ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ امعہ ساتھ زبر ہمزہ اور زبر میم مشدد اور عین مہملہ کے' وہ شخص ہے جو عقل میں لوگوں کا تابعدار ہو اور اپنی رائے پر

ثابت نہ ہو اور تا مبالغہ کے لیے ہے اور یہاں امعہ سے وہ شخص مراد ہے جو کہے کہ میں لوگوں کے ساتھ ویسا معاملہ کروں گا اگر مجھ سے بھلائی کریں گے تو میں بھی بھلائی کروں گا اور اگر وہ برائی کریں گے تو میں بھی برائی کروں گا اور آگے جو فرمایا تقولون آخر حدیث تک تو یہ امعہ کی تفسیر ہے۔ ❷ یعنی احسان کرو کیونکہ ظلم اور برائی کے مقابلہ میں چھوڑ دینا احسان ہے' اسی طرح کہا ہے طیبی نے اور احتمال ہے کہ مراد یہ ہو کہ اگر لوگ نیکی کریں تو نیکی کرو اور اگر برائی کریں تو اس کے مقابلہ میں حد سے تجاوز نہ کرو اور حد اعتدال پر بدلہ لو جیسے کہ مشروع ہے یا معاف ہی کر دو اور بدلہ لینے کے ساتھ مفید نہ ہو یا برائی کے مقابلہ میں احسان کرو۔

٥١٣٠ - (٨) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلٰى عَائِشَةَ اَنْ اُكْتُبِىْ اِلَىَّ كِتَابًا تُوْصِيْنِىْ فِيْهِ وَلَا تُكْثِرِىْ فَكَتَبَتْ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ الْتَمَسَ رِضَى اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَى النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَكَّلَهُ اللّٰهُ اِلَى النَّاسِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ۔ (رواه الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ٢٤١٤)

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف خط لکھا کہ مجھے ایک خط میں کچھ وصیتیں لکھیے جو کہ زیادہ ❶ نہ ہوں تو انہوں نے لکھا کہ سلام علیک' اس کے بعد تحقیق میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جو بندہ لوگوں کو ناراض کر کے ❷ اللہ تعالیٰ کی رضامندی چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو لوگوں کی مشقت سے بچا لیتا ہے اور جو آدمی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں لوگوں کی رضامندی تلاش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو لوگوں کے سپرد کر دیتا ہے اور تجھ پر سلامتی ہو۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی مختصر اور جامع لکھو۔ ❷ یعنی اگر ایسا کام ہے جس کے کرنے سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے اور لوگ بسبب خواہش نفس کے اس کو برا جانتے ہیں تو وہی کام کرنا چاہیے جس میں اللہ تعالیٰ خوش ہو اس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ لوگ بھی خوش ہو جاتے ہیں۔

تو ہم گردن از حکم داور پیچ کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٥١٣١ - (٩) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ ذَاكَ اِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ اَلَمْ تَسْمَعُوْا قَوْلَ لُقْمَانَ لِابْنِهٖ يٰبُنَىَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ۔ (وَفِىْ رِوَايَةٍ) لَيْسَ هُوَ كَمَا تَظُنُّوْنَ اِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهٖ۔ (متفق علیہ) (البخاری الحدیث رقم ٤٦٢٩ ومسلم الحدیث رقم

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری کہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان میں ظلم نہیں ملایا تو یہ بات رسول اللہ ﷺ کے صحابہ پر گراں ہوئی انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کون ہے کہ جس نے اپنی جان پر ظلم نہ کیا ہو؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ بات نہیں بلکہ وہ تو شرک ہے' کیا تم نے لقمان علیہ السلام کا قول اپنے بیٹے کے لیے نہیں سنا کہ اے میرے بیٹے! تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کر تحقیق شرک البتہ بڑا ہی ظلم ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا جیسا تم نے

(۱۹۷۔ ۱۲۴)

گمان کیا ہے ایسا نہیں ❶ ہے بے شک یہ تو وہ ہے جو لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے کہا۔'' (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ بے جا کام کا نام ظلم ہے اور کفر بھی بے جا کام ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ظلم کے معنی عام سمجھے' وہ اس لیے گھبرا گئے تھے کہ آدمی اگر کفر اور گناہ کبیرہ سے بچے تو ہر ایک آدمی صغیرہ گناہ سے نہیں بچ سکتا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آیت میں ظلم سے مراد شرک ہے گناہ مراد نہیں جو تم گھبراتے ہو تو معلوم ہوا کہ قرآن اور حدیث میں بعض جگہ الفاظ تو عام ہوتے ہیں اور ان کے معانی خاص مراد ہوتے ہیں بشرطیکہ دلیل اور قرینہ بھی موجود ہو۔

۵۱۳۲- (۱۰) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَبْدٌ اَذْهَبَ اٰخِرَتَهُ بِدُنْيَا غَيْرِهٖ۔ (رواه ابن ماجة)

(ابن ماجه الحديث رقم ٣٩٦٦)

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مرتبہ کے لحاظ سے قیامت کے دن بدترین آدمی وہ ہے جو کسی غیر ❶ کی دنیا کی وجہ سے اپنی آخرت گنوادے۔'' (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی دوسرے کے لیے دنیا حاصل کی' لوگوں پر ظلم کر کے جیسے کہ ظالم اور اہل کاروں کا دستور ہے۔

۵۱۳۳- (۱۱) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّوَاوِيْنُ ثَلٰثَةٌ دِيْوَانٌ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَدِيْوَانٌ لَا يَتْرُكُهُ اللّٰهُ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِيْمَا بَيْنَهُمْ حَتّٰى يَقْتَصَّ بَعْضُهُمْ مِّنْ بَعْضٍ وَدِيْوَانٌ لَا يَعْبَأُ اللّٰهُ بِهٖ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِيْمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اللّٰهِ فَذَاكَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَآءَ عَذَّبَهٗ وَاِنْ شَآءَ تَجَاوَزَعَنْهُ۔ (احمد فی المسند ٦/ ٢٤٠ والبيهقی فی شعب الايمان الحديث رقم ٧٤٧٣)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نامہ اعمال تین طرح کے ہیں' ایک وہ ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نہیں بخشتا جس میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک کرنا ہے' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں بخشتا شرک کو اور دوسرا وہ نامہ اعمال ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نہیں چھوڑے گا ❶ وہ بندوں کا آپس میں ظلم ہے یہاں تک کہ ایک ان میں سے دوسرے سے بدلہ لے لے اور تیسرا وہ نامہ اعمال ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی پرواہ نہیں کرتا وہ یہ ہے کہ بندوں کا اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ظلم کرنا ہے' تو یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر ہے اگر چاہے اسے عذاب کرے اور اگر چاہے اس سے درگذر کرے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ حدیث دلیل ہے اس پر کہ حقوق العباد کا مطالبہ ایک امر ضروری ہے کوئی یہ نہ جانے کہ بندوں کے حقوق توبہ کرنے سے اللہ تعالیٰ کے ہاں معاف ہو جائیں گے تو یہ اس کی غلط فہمی ہے یہ اس کا کمال عدل ہے اگر یہ انصاف نہ ہوتا تو مظلومین اپنی فریاد کو نہ پہنچتے بیچارے یہاں وہاں دونوں جگہ مصیبت زدہ ٹھہرتے ''خسر الدنیا والاخرة'' ہوتے اس لئے مطالبہ حقوق عباد کا ضروری ٹھہرایا ہے تاکہ کوئی حقدار اپنے حق سے محروم نہ رہے۔

٥١٣٤- (١٢) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّمَا يَسْأَلُ اللّٰهَ حَقَّهٗ وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمْنَعُ ذَاحَقٍّ حَقَّهٗ۔ (احمد فی المسند ٢/ ٣٤٣ والبیھقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ٧٤٦٤)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ تو مظلوم کی بددعا ❶ سے بچ اس لئے کہ وہ نہیں مانگتا ہے اللہ تعالیٰ سے مگر حق اپنا اور تحقیق اللہ تعالیٰ کسی حق والے ❷ کا حق نہیں روکتا۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی کسی پر ظلم نہ کر کہ وہ تجھ پر بددعا کرے۔

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن — اجابت ازد در حق بہر استقبال مے آید

❷ صاحب حق کو بلکہ ہر حق والے کو اس کا حق دیتا ہے۔

٥١٣٥- (١٣) وَعَنْ اَوْسِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ مَّشٰى مَعَ ظَالِمٍ لِيُقَوِّيَهٗ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهٗ ظَالِمٌ فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ۔ (البیھقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ٧٦٧٥)

سیدنا اوس بن شرحبیل رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص کسی ظالم کے ساتھ اس کی تائید کے لیے چلے ❶ جبکہ وہ جانتا ہو کہ یہ ظالم ہے تو تحقیق وہ شخص اسلام ❷ سے نکل گیا۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ظالم کے ساتھ چلے اور اس کی موافقت کرے۔ ❷ یعنی کمال ایمان سے۔

٥١٣٦- (١٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّهٗ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ اِنَّ الظَّالِمَ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ بَلٰى وَاللّٰهِ حَتّٰى الْحُبَارٰى لَتَمُوْتُ فِيْ وَكْرِهَا هُزْلًا بِظُلْمِ الظَّالِمِ۔ (رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) (البیھقی فی شعب الایمان الحدیث رقم ٧٦٧٩)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو کہتے ہوئے سنا کہ تحقیق ظالم نہیں ضرر پہنچاتا مگر اپنے نفس کو تو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں (وہ غیر کو بھی ضرر پہنچاتا ہے) اللہ کی قسم یہاں تک کہ تغذری ❶ جانور البتہ اپنے گھونسلے میں ظالم کے ظلم کی وجہ سے دبلا ہو کر مر جاتا ہے۔ (بیہقی نے یہ چاروں احادیث شعب الایمان میں روایت کیں)

حکم الحدیث: میں اس کی سند سے واقف نہیں ہو سکا۔

فوائد الحدیث: ❶ تغذری یہ ترجمہ ہے لفظ حُباری ساتھ پیش حاء کے ایک جانور ہے اور مطلب سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ ہے کہ اللہ عزوجل ظالم کے ظلم کی شامت سے بارش کو روک لیتا ہے اور اس کی وجہ سے انسان اور جانور مر جاتے ہیں یہاں تک کہ حُباری بھی اور اس کو خاص کر اس لئے ذکر کیا کہ وہ دانہ پانی کی تلاش میں بہت دور تک جاتا ہے اور اس کے آشیانہ کو ایسے مقام میں دیکھا گیا ہے کہ پانی سے کئی دن کے فاصلہ پر ہوتا ہے تو اس کا مر جانا قحط اور امساک باران کی بڑی دلیل ہے۔

بَابُ الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ

امر بالمعروف (یعنی نیکی کا حکم دینے کے بارہ میں)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٥١٣٧- (١) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مُّنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ۔ (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم (٧٨۔ ٤٩) وابوداؤد الحدیث رقم ٤٣٤٠ والترمذی حدیث رقم ٢١٧٢ والنسائی الحدیث رقم ٥٠٠٨ واحمد فی المسند ٣/ ٢٠)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص تم میں سے کوئی امر خلاف شرع دیکھے ❶ تو اسے چاہئے کہ وہ اس کو اپنے ہاتھ سے روکے اگر ہاتھ سے طاقت نہ رکھتا ہو تو اسے اپنی زبان سے روکے' اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے اس کو بُرا سمجھے اور یہ ایمان کے بہت زیادہ کمزور ہونے کی نشانی ہے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی خلاف شرع کام کو اگر دل میں بھی برا نہ جانے تو اس میں کچھ بھی ایمان نہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تمام مسلمانوں پر بقدر قدرت فرض ہے کہ خلاف شرع باتوں سے لوگوں کو منع کریں' خواہ ہاتھ سے' خواہ زبان سے' خواہ دل سے اور یہ کام صرف حکمرانوں کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ہر ایک مسلمان اس کو کر سکتا ہے۔ امام الحرمین نے کہا دلیل اس پر اجماع ہے مسلمانوں کا اس لئے کہ صدر اول میں اور اس کے قریب کے زمانہ میں ادنیٰ ادنیٰ مسلمان خود حکمرانوں کو بری باتوں سے منع کرتے اور اچھے کام کرنے کا حکم کرتے تھے۔

٥١٣٨- (٢) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُدَاہِنِ فِیْ حُدُوْدِ اللّٰہِ وَالْوَاقِعِ فِیْھَا مِثْلُ قَوْمٍ اِسْتَھَمُوْا سَفِیْنَۃً فَصَارَ بَعْضُھُمْ فِیْ اَسْفَلِھَا وَصَارَ بَعْضُھُمْ فِیْ اَعْلَاھَا فَکَانَ الَّذِیْ فِیْ اَسْفَلِھَا یَمُرُّ بِالْمَآءِ عَلَی الَّذِیْنَ فِیْ اَعْلَاھَا فَتَاَذَّوْا بِہٖ فَاَخَذَ فَاْسًا فَجَعَلَ یَنْقُرُ اَسْفَلَ السَّفِیْنَۃِ فَاَتَوْہُ فَقَالُوْا مَالَکَ قَالَ تَاَذَّیْتُمْ بِیْ وَلَا بُدَّلِیْ مِنَ الْمَآءِ فَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰی یَدَیْہِ اَنْجَوْہُ وَنَجَّوْا اَنْفُسَھُمْ وَاِنْ تَرَکُوْہُ اَھْلَکُوْہُ وَاَھْلَکُوْا اَنْفُسَھُمْ۔ (رواہ البخاری) (البخاری حدیث رقم ٢٦٨٦ والترمذی حدیث رقم ٢١٧٣ واحمد فی المسند ٤/

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی حدود میں سستی کرنے والے اور ان میں پڑنے والی کی مثال ان لوگوں کی طرح ہے جنہوں نے کشتی (بحری جہاز) میں بیٹھنے کے لیے قرعہ ڈالا' تو بعض کشتی کے نچلے حصہ میں چلے گئے اور بعض اوپر والے حصہ پر چلے گئے پس وہ لوگ جو کہ نیچے کے حصہ میں تھے پانی کے لیے ان لوگوں پر گزرتے جو کہ اوپر تھے ان کو اس سے تکلیف ہوئی تو نیچے والے نے کلہاڑی سے کشتی میں نیچے کی طرف سے (پانی لینے کے لیے) سوراخ کرنا شروع کیا پس اوپر والے اس کے پاس آئے اور کہا کہ تجھے کیا ہوا ہے؟ اس نے کہا کہ میرے اوپر آنے سے تم لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے اور مجھے پانی

۲۷۳)

کی ضرورت ہے تو اگر وہ لوگ اس کو اس بات سے روک لیں گے تو وہ اس کو بچا لیں گے اور خود بھی بچ جائیں گے اور اگر اس کو چھوڑ دیں گے تو پھر اس کو بھی ❶ ہلاک کریں گے اور خود بھی ہلاک ہوں گے۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ ایک شہر یا ایک گھر میں رہتے ہوں بعض ان میں سے گناہوں اور خلاف شرع کاموں سے بچتے ہوں اور بعض بد کاموں میں مشغول ہوں اور متقی لوگ باوجود قدرت کے گنہگاروں کو بد کاموں سے نہ روکیں تو آخرت کے عذاب میں دونوں شریک ہیں اور اگر دنیا میں عذاب آئے گا تو سب برباد ہو جائیں گے خواہ متقی لوگ بد کاموں سے راضی ہوں یا ناراض جیسے کشتی ہے اگر چہ اکثر مضبوط ہوتی ہے لیکن ایک سوراخ ہو جانے کی وجہ سے وہ ڈوب جاتی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خلاف شرع کاموں سے لوگوں کو روکنا واجب ہے اس لیے کہ برے کام جب کثرت سے ہوں گے تو اس میں سب کی بربادی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ عام لوگوں کا جو تکیہ کلام ہے کہ جو جہاں لگا ہے اسے رہنے دو تو یہ عقیدہ اور نظریہ کلی طور پر غلط اور تباہ کن ہے۔

۵۱۳۹- (۳) وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُهٗ فِي النَّارِ فَيُطْحَنُ فِيْهَا كَطَحْنِ الْحِمَارِ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ اَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ اَيْ فُلَانُ مَاشَانُكَ اَلَيْسَ كُنْتَ تَاْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ كُنْتُ اٰمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِيْهِ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاٰتِيْهِ۔ (متفق علیه) (البخاری الحدیث رقم ۳۲۶۷ ومسلم حدیث رقم (۵۱۔ ۲۹۸۹) واحمد فی المسند ۵/ ۲۰۵)

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ایک شخص ❶ قیامت کے دن لایا جائے گا اور اسے آگ میں ڈالا جائے گا، اس کی انتڑیاں آگ میں نکل پڑیں گی پھر وہ گھومے گا جس طرح گدھا (بیل وغیرہ) آٹے کی چکی کے گرد گھومتا ہے، تو اہل جہنم اس پر جمع ہو جائیں گے اور وہ کہیں گے کہ اے فلاں شخص یہ تیرا کیا حال ہے؟ کیا تو ہمیں نیک باتوں کے کرنے اور بری باتوں سے بچنے کا حکم نہیں کیا کرتا تھا وہ کہے گا (کہ ہاں) میں تمہیں نیک کاموں کا حکم تو کرتا تھا لیکن میں خود یہ کام نہیں کرتا تھا اور میں تمہیں بری باتوں سے منع کرتا تھا لیکن میں خود یہ کام کرتا تھا۔

فوائد الحدیث: ❶ ایک شخص الخ اس حدیث میں بے عمل واعظین ومبلغین کی سزا مذکور ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

۵۱۴۰- (۴) عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ عِنْدِهٖ ثُمَّ لَتَدْعُنَّهٗ وَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ۔ (رواہ الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۲۱۶۹

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ تم لازماً نیکی کا حکم کرو گے اور تم برائی سے منع کرو گے یا قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر عذاب اپنے پاس سے بھیجے گا پھر تم دعا مانگو گے اور وہ تمہارے لیے قبول نہیں کی جائے گی۔“ ❶

وابن ماجه حديث رقم ٤٠٠٤ واحمد في المسند ٥/ ٣٨٨) (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

فوائد الحدیث: یعنی اللہ تعالیٰ کی قسم! ان دو چیزوں میں سے ایک چیز ہونے والی ہے یا امر معروف اور نہی منکر تم سے یا عذاب بھیجنا تم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یعنی اگر تم امر معروف اور نہی منکر نہ کرو گے جو اللہ تعالیٰ سے اس کے دفع کے لئے تمہاری دعا قبول نہیں کی جائے گی یعنی دوسرے عذاب اور بلائیں دعاء سے احتمال دفع ہونے کا رکھتے ہیں لیکن جو عذاب امر معروف اور نہی منکر کے ترک کرنے پر نازل ہوتا ہے اس کے دفع کا احتمال نہیں رکھتا اور دعاء اس میں قبول نہیں ہوتی۔ بزار اور طبرانی نے کتاب الاوسط میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ البتہ تم امر معروف کرو گے اور تم منکر سے منع کرو گے یا اللہ تعالیٰ تم پر تمہارے بدوں کو مسلط کر دے گا پھر دعا کریں گے نیک تمہارے اور نہیں قبول کی جائے گی دعا ان کی۔

٥١٤١- (٥) وَعَنِ الْعُرْسِ ابْنِ عَمِيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عُمِلَتِ الْخَطِيْئَةُ فِي الْاَرْضِ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِيَهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا۔ (رواه ابوداؤد) (ابو داؤد حديث رقم ٤٣٤٥)

سیدنا عرس بن عمیر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب زمین پر گناہ کیے جائیں اور جو شخص ❶ ان میں حاضر ہوا اور اس نے ان گناہوں کو برا جانا تو وہ شخص ان سے غائب کی طرح ہوگا اور جو شخص کہ ان سے غائب ہو اور وہ ان کو اچھا جانے تو وہ شخص ان میں حاضر کی طرح ہو گا۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ دل کا حاضر اور غائب ہونا معتبر ہے جب ایک چیز کو دل سے برا جانا تو حقیقت میں اس سے غائب ہے اور جب دل میں اس سے خوش ہوا تو وہ حقیقت میں حاضر ہے اگر چہ بظاہر غائب ہو۔

٥١٤٢- (٦) وَعَنْ اَبِىْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ قَالَ يَآيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ فَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوْا مُنْكَرًا فَلَمْ يُغَيِّرُوْهُ يُوْشِكُ اَنْ يَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابِهٖ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمَذِيُّ وَصَحَّحَهُ) وَفِىْ رِوَايَةِ اَبِىْ دَاوُدَ اِذَا رَاَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَاْخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَوْشَكَ اَنْ يَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابِهٖ وَفِىْ اُخْرٰى لَهٗ مَا مِنْ قَوْمٍ يُّعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِىْ ثُمَّ يَقْدِرُوْنَ عَلٰى اَنْ يُّغَيِّرُوْا ثُمَّ لَا يُغَيِّرُوْنَ اِلَّا يُوْشِكُ اَنْ

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ اے لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو'' اے لوگو! جو ایمان لائے ہو لازم پکڑو تم اپنے نفسوں کو نہیں تم کو وہ شخص نقصان نہیں پہنچاتا جو گمراہ ہو جبکہ تم راہ پاؤ اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے تحقیق جب لوگ ایک چیز کو خلاف شرع دیکھیں اور اس کو تبدیل نہ کریں تو قریب ہے کہ ان تمام کو اللہ تعالیٰ اپنے عام عذاب میں پکڑے۔ ❶ (ابن ماجہ، ترمذی، اور صحیح کہا اس کو، اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ جب لوگ کسی کو ظلم کرتا ہوا دیکھیں اور اس کا ہاتھ نہ پکڑیں تو قریب ہے کہ ان تمام کو اللہ تعالیٰ اپنے عام عذاب میں پکڑ

يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ وَفِيْ أُخْرٰى لَهٗ مَا مِنْ قَوْمٍ يُّعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ هُمْ أَكْثَرُ مِمَّنْ يَّعْمَلُهٗ۔ (ابوداؤد الحديث رقم ٤٣٣٨ والترمذی الحديث رقم ٢١٦٨ وابن ماجه حديث رقم ٤٠٠٥ واحمد فی المسند ١/٢)

لے۔ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کوئی ایسی قوم جس میں گناہ کیے جاتے ہوں اور وہ لوگ اس کو روکنے کی قدرت رکھتے ہوں اور وہ ان کو نہ روکیں تو قریب ہے کہ ان پر عام عذاب نازل ہو۔ابوداؤد کی ایک اور روایت میں ہے کہ کوئی قوم نہیں جس میں گناہ کیے جاتے ہیں حالانکہ وہ گناہ کرنے والوں سے زیادہ ہوں۔ ❷

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اچھے اور برے اس میں سب پھنس جائیں یہ آیت ان لوگوں کے بارہ میں اتری ہے جنہوں نے امر بالمعروف کیا تھا لیکن اس کا اثر نہیں ہوا جب کوئی بری بات سے منع کر دے تو اس نے اپنا حق ادا کر دیا اب بری بات کرنے والے پر وبال پڑے گا اس پر کچھ اثر نہ ہوگا۔ ❷ زیادہ ہوں الخ یعنی جب وہ لوگ جو کہ گناہ نہیں کرتے گناہ کرنے والوں سے زیادہ ہوں اور ان کو گناہوں سے منع نہ کریں تو اللہ عزوجل تمام کو عذاب میں پکڑے گا کیونکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو لوگ زیادہ ہوتے ہیں' تو وہ تھوڑے لوگوں پر طاقت رکھتے ہیں اور اصل وعید قدرت پر ہے' غرض یہ ہے کہ آیت باب مطلق نہیں ہے بلکہ وقت کے ساتھ خاص ہے جب لوگ امر بالمعروف نہ سنیں اور امر بالمعروف کرنا ان میں تاثیر نہ کرے اور ہر ایک اپنی اپنی سمجھ ودانش پر خوش اور مغرور ہو۔سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جب اس آیت کو اپنے زمانہ کے لوگوں پر پڑھا تو وہ بولے کہ آج کا وقت تو اس آیت کا مصداق نہیں ہے کیونکہ اب تو لوگ سنتے اور نصیحت مانتے ہیں مگر آخر میں ایک وقت آئے گا جس میں لوگوں کو سنانا مفید نہ ہوگا۔

٥١٤٣ - (٧) وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُوْنُ فِيْ قَوْمٍ يُّعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ يَقْدِرُوْنَ عَلٰى أَنْ يُّغَيِّرُوْا عَلَيْهِ وَلَا يُغَيِّرُوْنَ إِلَّا أَصَابَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ قَبْلَ أَنْ يَّمُوْتُوْا۔ (رواه ابوداؤد و ابن ماجة) (ابوداؤد حديث رقم ٤٣٣٩ وابن ماجه حديث رقم ٤٠٠٩ واحمد فی المسند ٤/ ٣٦٤)

سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کوئی شخص کسی ایسی قوم میں نہیں جس میں گناہ کیے جاتے ہیں' وہ اسے روکنے کی طاقت رکھتی ہو اور اسے نہ روکے' تو ان کو اللہ تعالیٰ مرنے سے پہلے عذاب ❶ میں مبتلا کرے گا۔(ابوداؤد' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کیونکہ نہ کرنے والے قادر تھے امر بالمعروف پر انہوں نے اس کو ترک کیا لیکن جب گناہ کرنے والے گناہ نہ کرنے والوں سے زیادہ ہوں تو اس وقت امر بالمعروف ان کے ذمہ سے ساقط ہو جائے گا۔

٥١٤٤ - (٨) وَعَنْ أَبِيْ ثَعْلَبَةَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ فَقَالَ أَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ سَأَلْتُ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سیدنا ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے قول علیکم انفسکم .... کی تفسیر میں کہا ہے کہ خبردار! اللہ کی قسم میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا بلکہ تم نیکی

وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتّٰى إِذَا رَأَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا وَهَوًى مُتَّبَعًا وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً وَإِعْجَابَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ بِرَأْيِهِ وَرَأَيْتَ أَمْرًا لَابُدَّ لَكَ مِنْهُ فَعَلَيْكَ نَفْسَكَ وَدَعْ أَمْرَ الْعَوَامِ فَإِنَّ وَرَآءَكُمْ أَيَّامَ الصَّبْرِ فَمَنْ صَبَرَ فِيهِنَّ قَبَضَ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيهِنَّ أَجْرُ خَمْسِينَ رَجُلًا يَعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِهِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالَ أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْكُمْ۔ (رواه الترمذی) (ابو داؤد الحديث رقم ٤٣٤١ والترمذی حديث رقم ٣٠٥٨ وابن ماجه حديث رقم ٤٠١٥)

کا حکم کرو اور برائی سے روکو❶ یہاں تک جب تو دیکھے کہ بخیل کا کہا مانا جاتا ہے اور نفسانی خواہشات کی اتباع کی جاتی ہے اور دنیا کو آخرت پر ترجیح❷ دی جاتی ہے اور ہر صاحب عقل اپنی عقل پر فخر کر رہا ہے اور تو ایسی بات دیکھے❸ کہ اس کے علاوہ کوئی چارہ نہ ہو تو اس وقت تو اپنے نفس کو لازم پکڑ (اپنی فکر کر) اور عوام کے کام کو چھوڑ دے کیونکہ تمہارے آگے صبر کے کئی دن ہیں تو جو ان میں صبر کرے گا گویا وہ ہاتھ میں انگارہ پکڑے گا' ان دنوں میں عمل کرنے والے کا اجر پچاس عمل کرنے والے آدمیوں کا اجر ہے۔ راوی نے کہا اے اللہ کے رسول! ان میں سے پچاس کا اجر' آپ نے فرمایا تم میں سے پچاس کا اجر۔ (ترمذی' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس آیت کا ظاہر مطلب جو ہے کہ امر معروف کی ضرورت نہیں اس سے دھوکا مت کھاؤ۔
❷ یعنی ہر شخص کتاب وسنت کو چھوڑ کر رائے اور قیاس پر جما رہے گا۔ ❸ یعنی تو ایسا خلاف شرع کام دیکھے جس کے دفع کرنے کی تجھے قدرت نہ ہو' غرض یہ ہے کہ آیت علیکم انفسکم ان آیات اور احادیث کے خلاف نہیں ہے جس میں امر معروف کا حکم ہے بلکہ یہ آیت ایک دوسرے موقع میں ہے۔ حاصل یہ ہے کہ جب تک آدمی کو امر معروف کی قدرت ہو اور لوگ اچھی بات کو مانتے ہوں اس وقت تک امر معروف کرتا رہے اور جب ایسا فساد پھیلے کہ لوگ امر معروف کرنے والے کو ایذا دینے کے درپے ہوں اور رات دن دنیا کا مال جمع کرنے کے طالب ہوں اور حرام حلال کی قید چھوڑ دیں اور اپنی ہوا وہوس کے بندے ہوں تو اس وقت گوشہ نشینی اور اپنے نفس کی اصلاح کافی ہے نہ لوگوں میں صحبت رکھے اور نہ ہی اس وقت ان کی خلاف شرع باتوں میں شریک ہو۔ ؎ ہیچ آفت نہ رسد گوشہ تنہائی راہ پر عمل کرنا بہتر ہے

٥١٤٥ - (٩) وَعَنْ أَبِي سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا بَعْدَ الْعَصْرِ فَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا يَكُوْنُ إِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا ذَكَرَهُ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ وَكَانَ فِيمَا قَالَ إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَإِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ أَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَآءَ وَذَكَرَ أَنَّ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَآءً يَوْمَ

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن ہمارے درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے عصر کے بعد کھڑے ہوئے تو آپ نے قیامت کے دن ہونے والے تمام واقعات کا تذکرہ فرمایا' جس نے اسے یاد رکھا سو اس نے یاد رکھا اور جس نے اسے بھلا دیا' سو اس نے بھلا دیا' اس خطبہ میں آپ نے فرمایا کہ بے شک دنیا میٹھی اور سبز ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ تم کو اس میں خلیفہ❶ بنانے والا ہے اور وہ دیکھنے والا ہے کہ تم اس میں کیا عمل کرتے ہو' خبردار! دنیا سے بچنا اور عورتوں سے بچنا' پھر آپ نے ہر عہد❷ توڑنے والے کا ذکر کیا کہ

الْقِيٰمَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهٖ فِي الدُّنْيَا وَلَا غَدْرَ اَكْبَرُ
مِنْ غَدْرِ اَمِيْرِ الْعَامَّةِ يُغْرَزُ لِوَآءُهٗ عِنْدَ اِسْتِهٖ
قَالَ وَلَا يَمْنَعَنَّ اَحَدًا مِّنْكُمْ هَيْبَةُ النَّاسِ اَنْ
يَّقُوْلَ بِحَقٍّ اِذَا عَلِمَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنْ رَاٰى
مُنْكَرًا اَنْ يُّغَيِّرَهٗ فَبَكٰى اَبُوْسَعِيْدٍ وَقَالَ
قَدْ رَاَيْنَاهُ فَمَنَعَتْنَا هَيْبَةُ النَّاسِ اَنْ نَتَكَلَّمَ فِيْهِ ثُمَّ
قَالَ اَلَا اِنَّ بَنِيْ اٰدَمَ خُلِقُوْا عَلٰى طَبَقَاتٍ شَتّٰى
فَمِنْهُمْ مَّنْ يُّوْلَدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيٰى مُؤْمِنًا وَيَمُوْتُ
مُؤْمِنًا وَّمِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ كَافِرًا وَّيَحْيٰى كَافِرًا
وَّيَمُوْتُ كَافِرًا وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّوْلَدُ مُؤْمِنًا
وَّيَحْيٰى مُؤْمِنًا وَيَمُوْتُ كَافِرًا وَّمِنْهُمْ مَّنْ
يُّوْلَدُ كَافِرًا وَّيَحْيٰى كَافِرًا وَّيَمُوْتُ مُؤْمِنًا
قَالَ وَذَكَرَ الْغَضَبَ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّكُوْنُ سَرِيْعَ
الْغَضَبِ سَرِيْعَ الْفَيْءِ فَاِحْدَاهُمَا بِالْاُخْرٰى
وَمِنْهُمْ مَنْ يَّكُوْنُ بَطِيْءَ الْغَضَبِ بَطِيْءَ
الْفَيْءِ فَاِحْدَاهُمَا بِالْاُخْرٰى وَخِيَارُكُمْ مَّنْ
يَّكُوْنُ بَطِيْءَ الْغَضَبِ سَرِيْعَ الْفَيْءِ
وَشِرَارُكُمْ مَنْ يَّكُوْنُ سَرِيْعَ الْغَضَبِ بَطِيْءَ
الْفَيْءِ قَالَ اتَّقُوا الْغَضَبَ فَاِنَّهٗ جَمْرَةٌ عَلٰى
قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ اَلَا تَرَوْنَ اِلَى انْتِفَاخِ اَوْدَاجِهٖ
وَحُمْرَةِ عَيْنَيْهِ فَمَنْ اَحَسَّ بِشَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ
فَلْيَضْطَجِعْ وَلْيَتَلَبَّدْ بِالْاَرْضِ قَالَ وَذَكَرَ
الدَّيْنَ فَقَالَ مِنْكُمْ مَنْ يَّكُوْنُ حَسَنَ الْقَضَآءِ
وَاِذَا كَانَ لَهٗ اَفْحَشَ فِي الطَّلَبِ فَاِحْدَاهُمَا
بِالْاُخْرٰى وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّكُوْنُ سَيِّءَ الْقَضَآءِ
وَاِنْ كَانَ لَهٗ اَجْمَلَ فِي الطَّلَبِ فَاِحْدَاهُمَا
بِالْاُخْرٰى وَخِيَارُكُمْ مَّنْ اِذَا كَانَ عَلَيْهِ الدَّيْنُ

اس کی دنیا میں عہد شکنی کے مطابق قیامت کے دن اس کے لیے ایک نشان ہوگا اور عام سردار کی عہد شکنی سے بڑھ کر کوئی عہد شکنی نہیں ہے' اس کی مقعد کے قریب اس کا نشان لگایا جائے گا' پھر آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کو لوگوں کی ہیبت حق کہنے سے نہ روکے جبکہ وہ اسے جانتا ہو۔ ایک روایت میں ہے کہ اگر وہ غلط کام دیکھے تو اس کو روکے' یہ کہہ کر سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ رو پڑے اور کہا کہ ہم نے برائی کو دیکھا لیکن لوگوں کی ہیبت کی وجہ سے ہم کچھ کلام کرنے سے رک گئے ❸ پھر آپ نے فرمایا خبردار! بے شک اولاد آدم مختلف طبقات پر پیدا کی گئی ہے بعض ان میں سے وہ ہیں جو مومن پیدا کیے جاتے ہیں اور وہ مومن زندہ رہتے ہیں اور مومن مرتے ہیں اور بعض ان میں سے وہ ہیں کہ جو کافر پیدا کیے جاتے ہیں اور وہ کافر زندہ رہتے ہیں اور کافر مرتے ہیں اور بعض ان میں سے وہ ہیں کہ جو مومن پیدا کیے جاتے ہیں' وہ مومن زندہ رہتے ہیں اور کافر مرتے ہیں اور بعض ان میں سے وہ ہیں کہ جو کافر پیدا کیے جاتے ہیں وہ کافر زندہ رہتے ہیں اور مومن مرتے ہیں' سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غصہ کا ذکر کیا' فرمایا کہ بنی آدم میں سے بعض لوگ ہیں کہ جنہیں غصہ بہت جلد آتا ہے اور جلدی ہی واپس چلا جاتا ہے ❹ پس دونوں میں سے ایک ❺ دوسرے کے بدل ہے اور بعض ان میں سے وہ ہیں کہ جن کو غصہ دیر سے آتا ہے اور دیر سے جاتا ہے' تو یہاں بھی ایک ان دونوں خصلتوں میں سے دوسرے کے مقابل ہے ❻ اور تم میں سے بہترین وہ ہیں کہ جن کو غصہ دیر سے آتا ہے اور جلدی چلا جاتا ہے اور بدترین تم میں سے وہ ہیں جن کو غصہ جلد آئے اور دیر سے جائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم غصہ کرنے سے بچو اس لیے کہ وہ ابن آدم کے دل پر ایک انگار ❼ ہے کیا تم اس کی گردن کی رگوں کا پھولنا ❽ اور آنکھوں کا سرخ ہونا نہیں دیکھتے' تم میں سے اگر کوئی شخص ان میں سے ❾ کسی چیز کو دیکھے تو اسے چاہیے کہ وہ لیٹ جائے اور زمین کے ساتھ چمٹ جائے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض کا ❿ ذکر کیا اور فرمایا کہ بعض تم میں سے وہ ہے کہ

اَحْسَنَ الْقَضَآءِ وَاِنْ كَانَ لَهُ اَجْمَلُ فِي الطَّلَبِ وَشِرَارُكُمْ مَّنْ اِذَا كَانَ عَلَيْهِ الدَّيْنُ اَسَاءَ الْقَضَآءَ وَاِنْ كَانَ لَهُ اَفْحَشَ فِي الطَّلَبِ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ عَلٰى رُءُوْسِ النَّخْلِ وَاَطْرَافِ الْحِيْطَانِ فَقَالَ اَمَا اِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا فِيْمَا مَضٰى مِنْهَا اِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنْ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْمَا مَضٰى مِنْهُ. (رواه الترمذي) (الترمذی حدیث رقم ۲۱۹۱ وابن ماجه حدیث رقم ۴۰۰۰ واحمد فی المسند ۳/ ۶۱)

جو ادا کرنے میں اچھا ہوتا ہے اور جب اس کا کسی پر قرض ہوتا ہے تو طلب کرنے میں سختی کرتا ہے تو ان دو خصلتوں میں سے ایک مقابل ہے دوسرے کے اور تم میں بہتر وہ ہیں کہ جب ان پر کسی کا قرض ہو تو اس کو اچھی طرح ادا کریں اگر ان کا کسی پر قرض ہو تو اچھی طرح طلب کریں اور تم میں سے بدترین وہ لوگ ہیں کہ جب ان پر قرض ہو تو بری طرح ادا کریں اور اگر ان کا کسی پر قرض ہو تو اس کے طلب کرنے میں سختی کریں یہاں تک کہ جس وقت ⓫ آفتاب کھجور کے درختوں کے سروں پر اور دیواروں کے کناروں پر ہوا تو آپ نے فرمایا خبردار! دنیا گذشتہ دور کی نسبت باقی نہیں رہی مگر جس طرح کہ اس دن کا باقی حصہ رہ گیا ہے۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث کے موافق مسلمانوں کو مشرق و مغرب کا حاکم کر دیا اور مدت دراز تک ان کی حکومت قائم رہی جب انہوں نے بھی پہلے لوگوں کی طرح بے اعتدالی' ظلم اور کج روی اختیار کی تو پھر ان سے حکومت چھین لی آج کل نصاریٰ کی بہار ہے ان کو تمام دنیا کی حکومت اور دولت مل رہی ہے اب دیکھنا چاہئے کہ ان کی میعاد کب تک ہے۔ ❷ واسطے ہر توڑنے والے عہد کے نشان ہوگا تاکہ لوگوں میں اس کی ذلت و رسوائی ہو۔ ❸ یعنی جب جان یا مال کے تلف کا اندیشہ ہو تو اس وقت یہ حکم بطور فضیلت کے ہے نہ کہ وجوب کے لئے کیونکہ اجماع ہے کہ ایسی حالت میں امر بالمعروف کا وجوب ساقط ہو جاتا ہے ایسی حالت میں بلکہ کلمہ کفر بھی زبان سے نکالنا جائز ہے لیکن افضل یہی ہے کہ جان کی پرواہ نہ کرے اور حق بات کہہ دے۔ دوسری حدیث میں ہے ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہنا افضل جہاد ہے۔
❹ یعنی تھوڑی سی چیز میں جلدی غصہ میں آ جاتا ہے لیکن جلدی سے جاتا بھی رہتا ہے۔ ❺ یعنی غصہ کا جلد آنا بری خصلت ہے اور جلد جاتے رہنا اچھی خصلت' پس اچھی خصلت مکافات برائی کی کرتی ہے' تو یہ شخص نہ مستحق مدح کا ہے اور نہ مذمت کا مستحق۔ ❻ یعنی اگرچہ غصہ آنا دیر میں اچھا ہے لیکن دیر میں جانا برا ہے یہاں بھی بین بین ہے۔ ❼ یعنی حرارت غریزیہ اور حدۃ جبلیہ جلتی ہے مانند انگارہ آگ کے کہ جو نفس کی بھٹی میں پوشیدہ ہے۔ ❽ یعنی یہ اثر حرارت اور اٹھنے بخارات غلیظہ کا ہے جیسے کہ پایا جاتا ہے یہ وقت حرارت طبیعت کے بخار میں پس ظاہر عنوان باطن ہے۔ ❾ یعنی اثر غضب سے۔ ❿ قرض کا یعنی احوال و اقسام قرض کے۔ ⓫ یعنی آخر ہوا دن اور اس حدیث میں جو غصہ کے وقت لیٹ جانے کا ارشاد فرمایا' یہ اس لئے کہ اس کو یاد آئے کہ میرا اصل مٹی ہے' مجھے تکبر نہیں کرنا چاہئے بلکہ تواضع کرنا چاہئے اور لیٹ جانے کو دفع غضب میں بہت دخل ہے۔

۵۱۴۶- (۱۰) وَعَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَّهْلِكَ النَّاسُ حَتّٰى يُعْذِرُوْا مِنْ اَنْفُسِهِمْ. (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد

ابو البختری نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صحابی سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگ اس وقت تک ہلاک نہیں ہوں گے جب تک کہ ان سے گناہ ❶ ان کی جانوں سے زیادہ نہ ہوں گے۔'' (ابوداؤد)

حدیث رقم ٤٣٤٧ واحمد في المسند ٤/ ٢١٠)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بہت ہوں گناہ یہ معنی حتی یعذروا من انفسھم کے ہیں اور لفظ یعذر واساتھ پیش یا اور جزم عین کے مشتق اعذار سے ہے صراح میں ہے کہ اعذار کے معنی یہ ہیں کہ بہت عیب دار اور گنہگار ہونا۔ قاموس میں لکھا ہے کہ جب کسی کے گناہ اور عیب بہت زیادہ ہو جائیں تو کہتے ہیں اعذر فلان اور اصل بات یہ ہے کہ افعال کا ہمزہ سلب کے لئے بھی ہوتا ہے اور اس کے معنی عذر کے دور کرنے کے بھی ہیں اور وہ اس طرح کہ جب کسی شخص کے گناہ بہت ہونے کے باوجود اس کو امر بالمعروف کرنے اور منکر سے روکتے تو اب اس کا کوئی عذر نہیں رہا بلکہ اس نے اپنے عذر کو دور کر دیا۔

٥١٤٧- (١١) وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيِّ الْكِنْدِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا مَوْلًى لَنَا اَنَّهٗ سَمِعَ جَدِّيْ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يُعَذِّبُ الْعَآمَّةَ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ حَتّٰى يَرَوُا الْمُنْكَرَ بَيْنَ ظَهْرَانِيْهِمْ وَهُمْ قَادِرُوْنَ عَلٰى اَنْ يُّنْكِرُوْهُ فَلَا يُنْكِرُوْا فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَذَّبَ اللّٰهُ الْعَآمَّةَ وَالْخَاصَّةَ۔ (رواه في شرح السنة) (البغوي في شرح السنة حديث رقم ٤١٥٥ والموطا حديث رقم ٢٣ باب ماجاء في عذاب العامة بعمل الخاصة واحمد في المسند ٤/ ١٩٤)

سیدنا عدی بن عدی کندی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں ہمارے آزاد کردہ غلام نے حدیث بیان کی کہ اس نے میرے دادا ❶ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے تحقیق اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کے اعمال کرنے سے تمام لوگوں ❷ کو عذاب نہیں کرتا یہاں تک کہ وہ خلاف شرع امور اپنے درمیان دیکھیں جبکہ وہ اس کو روکنے کی طاقت رکھتے ہوں پھر نہ روکیں اور جب ❸ وہ ایسا کریں گے تو اللہ تعالیٰ عام ❹ اور خاص تمام لوگوں کو عذاب دے گا۔ (روایت کی یہ شرح السنہ میں)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی عمیرہ کندی سے۔ ❷ یعنی اگر بعض قوم میں سے گناہ کریں تو دوسروں کو عذاب نہیں کرتا۔
❸ یعنی باوجود قدرت کے سکوت اور مداہنت کریں۔ ❹ یعنی بعض کو بسبب گناہ کرنے کے اور خاصوں کو بسبب نہ روکنے کے باوجود قدرت کے انکار نہ کرنے اور منع نہ کرنے پر۔

٥١٤٨- (١٢) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْا اِسْرَآئِيْلَ فِي الْمَعَاصِيْ نَهَتْهُمْ عُلَمَآئُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوْا فَجَالَسُوْهُمْ فِيْ مَجَالِسِهِمْ وَاٰكَلُوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَلَعَنَهُمْ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ قَالَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس وقت بنی اسرائیل گناہوں میں ❶ گرفتار ہوئے ان کو ان کے علماء نے منع کیا ❷ تو وہ باز نہ آئے ❸ ان کے علماء نے ان کی ہم نشینی کی اور ان کے ساتھ کھانے ❹ پینے لگ گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان میں سے بعض کے دل بعض سے ملا دیئے پس لعنت کی اللہ تعالیٰ نے ان کو داؤد علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام بن مریم علیہا السلام کی زبان پر یہ اس لیے کہ انہوں نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ حَتّٰى تَاْطِرُوْهُمْ اَطْرًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ) وَفِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ كَلَّا وَاللّٰهِ لَتَامُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَتَاْخُذُنَّ عَلٰى يَدَيِ الظَّالِمِ وَلَتَاْطُرُنَّهٗ عَلَى الْحَقِّ اَطْرًا وَلَتَقْصُرُنَّهٗ عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا اَوْلَيَضْرِبَنَّ اللّٰهُ بِقُلُوْبِ بَعْضِكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ثُمَّ لَيَلْعَنَنَّكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ۔ (ابوداؤد حدیث رقم ٤٣٣٧ والترمذی حدیث رقم ٣٠٤٧ وابن ماجه حدیث رقم ٤٠٠٦ واحمد فی المسند ١/ ٣٩١)

نافرمانی کی اور وہ زیادتی کرتے تھے سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا پس اٹھ بیٹھے رسول اللہ ﷺ اور آپ تکیہ لگائے ہوئے تھے آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہاں تک کہ منع کرو تم ظالموں کو (ترمذی' ابوداؤد) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہرگز نہیں ❺ اللہ کی قسم! تم ضرور نیکی کا حکم کرو گے اور ضرور تم برائی سے روکو گے اور تم ضرور ظالم کا ہاتھ پکڑو گے ❻ اس کو حق پر مائل کرو گے اور ان کو حق پر روکو گے' یا پھر اللہ تعالیٰ تمہارے بعض کے دلوں کو بعض پر مارے گا پھر تم پر اسی طرح لعنت کرے گا جس طرح ان پر لعنت کی تھی۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی زنا میں اور ہفتہ کے شکار کرنے میں اور سوائے ان کے۔ ❷ یعنی ابتداء میں۔ ❸ یعنی ان کے منع کرنے کو نہ مانا اور ممنوع چیزوں کو نہ چھوڑا۔ ❹ یعنی مداہنت کی اور آپس میں اختلاط رکھا۔ ❺ یعنی اللہ کی قسم! عذاب سے نہیں بچنے کے۔
❻ اور پکڑو گے ظالم کا ہاتھ' اگر بادشاہ ظالم ہو تو تمام رعایا کو لازم ہے کہ جمع ہو کر اس کو ظلم سے باز رکھیں اور عدل و انصاف پر مجبور کریں اگر دونوں ہلاک ہو گئے اور غیر قوم ان پر مسلط ہو گئی تو وہ ان کو ذلیل اور خوار کر دے گی' ہندوستان میں ایسا ہی ہوا۔

٥١٤٩- (١٣) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ رِجَالًا تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيْضَ مِنْ نَارٍ قُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَاجِبْرَئِيْلُ قَالَ هٰؤُلَاءِ خُطَبَاءُ مِنْ اُمَّتِكَ يَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَيَنْسَوْنَ اَنْفُسَهُمْ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ خُطَبَاءُ مِنْ اُمَّتِكَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ مَالَا يَفْعَلُوْنَ وَ يَقْرَءُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَلَا يَعْمَلُوْنَ۔ (البغوی فی شرح السنة حدیث رقم ٤١٥٩ والبیهقی فی شعب الایمان حدیث رقم ١٧٧٣ واحمد فی المسند ٣/ ١٢٠)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے شب معراج میں کئی آدمیوں کو دیکھا کہ جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے میں نے کہا اے جبریل علیہ السلام! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا یہ آپ کی امت کے خطیب لوگ ہیں جو لوگوں کو نیکی کا حکم کرتے تھے اور اپنے آپ کو بھلا دیتے تھے ❶ جو یہ کہتے تھے وہ کرتے نہیں تھے اور کتاب اللہ کو تو پڑھتے تھے لیکن اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔ (شرح السنہ' شعب الایمان)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی عمل نہ کرتے تھے اور لوگوں کو عمل کرنے کا حکم کرتے تھے اور یہ سزا ان کو بے عملی کی ملے گی۔ دوسری حدیث میں

ہے تمام لوگوں سے سخت عذاب قیامت کے دن اس عالم کو ہوگا جس نے اپنے علم سے فائدہ نہ اٹھایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ اور آپ ﷺ نے فرمایا خرابی ہے جاہل کیلئے ایک بار اور عالم کے لیے سات بار۔

٥١٥٠- (١٤) وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْزِلَتِ الْمَآئِدَةُ مِنَ السَّمَآءِ خُبْزًا وَلَحْمًا وَاُمِرُوْآ اَنْ لَّا يَخُوْنُوْا وَلَا يَدَّخِرُوْا لِغَدٍ فَخَانُوْا وَادَّخَرُوْا وَرَفَعُوْا لِغَدٍ فَمُسِخُوْا قِرَدَةً وَّ خَنَازِيْرَ۔ (رواه الترمذى) (الترمذی حدیث رقم ٣٠٦١)

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آسمان سے روٹی اور گوشت کا دسترخوان اتارا گیا اور حکم کئے گئے یہ کہ نہ خیانت ❶ کریں اور نہ اس کو کل کے لیے ذخیرہ کریں ❷ تو انہوں نے خیانت کی اور اس کو ذخیرہ کیا اور اٹھا رکھا کل کے لئے تو ان کی صورتیں بندروں اور خنزیروں کی صورتوں سے بدل دی گئیں۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث موقوف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ساتھ قصد کھانے بہتر کے یا اکثر کے غیر اپنے سے۔ ❷ یعنی دسترخوان کے اترنے کے دن کے بعد دنوں کے لیے' ملا علی قاری رحمہ اللہ نے کہا ظاہر یہ ہے کہ ان میں سے بوڑھے آدمی بندروں کی صورت ہو گئے اور جوان سوروں کی صورت میں۔ شاہ عبدالقادر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ وہ دسترخوان اترا ایک شنبہ کو کہ وہ روز نصاریٰ کی عید کا ہے جیسے ہمارے لیے جمعہ کا دن ہے۔ اور اسی حدیث سے سمجھا ہے ان مفسروں نے جو کہتے ہیں دسترخوان اترا روز تک نہیں اترا شاید وہ اس حدیث میں کلام کرتے ہوں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٥١٥١- (١٥) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ تُصِيْبُ اُمَّتِيْ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ مِنْ سُلْطَانِهِمْ شَدَائِدُ لَا يَنْجُوْا مِنْهُ اِلَّا رَجُلٌ عَرَفَ دِيْنَ اللّٰهِ فَجَاهَدَ عَلَيْهِ بِلِسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَقَلْبِهٖ فَذٰلِكَ الَّذِيْ سَبَقَتْ لَهُ السَّوَابِقُ وَرَجُلٌ عَرَفَ دِيْنَ اللّٰهِ فَصَدَّقَ بِهٖ وَرَجُلٌ عَرَفَ دِيْنَ اللّٰهِ فَسَكَتَ عَلَيْهِ فَاِنْ رَاٰى مَنْ يَّعْمَلُ الْخَيْرَ اَحَبَّهٗ عَلَيْهِ وَاِنْ رَاٰى مَنْ يَّعْمَلُ بِبَاطِلٍ اَبْغَضَهٗ عَلَيْهِ فَذٰلِكَ يَنْجُوْا عَلٰى اِبْطَانِهٖ كُلِّهٖ۔ (البیہقی فی شعب الایمان حدیث رقم ٧٥٨٧)

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک میری امت کے لوگوں کو ان کے حکمرانوں کی طرف سے سختیاں پہنچیں گی' نہیں نجات ❶ پائے گا اس سے مگر وہ آدمی جس نے اللہ تعالیٰ کے دین کو پہچانا اور اس پر اپنی زبان' ❷ اپنے ہاتھ ❸ اور اپنے دل ❹ سے جہاد کیا' تو یہ وہ شخص ہے جس کے لیے کمال ثواب پہلے پہنچا اور ایک وہ شخص ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے دین کو ❺ پہچانا اور اس کی تصدیق کی اور ایک وہ آدمی جس نے اللہ تعالیٰ کے دین کو پہچانا اور اس پر خاموش ❻ رہا اگر دیکھتا ہے کہ کوئی شخص نیک کام کرتا ہے' یہ اس سے محبت کرنا شروع کر دیتا ہے اور اگر دیکھتا ہے کوئی شخص غلط کام کرتا ہے تو یہ اس سے بغض رکھتا ہے تو یہ وہ شخص ہے کہ جو اچھائی کی محبت اور باطل کے بغض کو چھپانے کی وجہ سے نجات پا جائے گا۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس سلطان مشابہ شیطان کے زمانہ میں نجات نہ پائے گا مگر وہ شخص جس نے علم اور عمل جمع کیا ہوگا۔ ❷ یعنی بطریق نصیحت وبیان کے۔ ❸ ساتھ ہاتھ اپنے کے یعنی اگر اس کی قدرت ہو۔ ❹ یعنی وقت عجز کے۔ ❺ پہچانا اس نے اللہ تعالیٰ کے دین کو لیکن اول سے تھوڑا کم۔ ❻ یعنی جہاد نہ کیا مگر ساتھ دل کے آگے اس کا بیان ہے۔

٥١٥٢- (١٦) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْحَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلٰى جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنِ اقْلِبْ مَدِيْنَةَ كَذَا وَكَذَا بِاَهْلِهَا فَقَالَ يَا رَبِّ اِنَّ فِيْهِمْ عَبْدَكَ فُلَانًا لَمْ يَعْصِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ قَالَ فَقَالَ اِقْلِبْهَا عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ فَاِنَّ وَجْهَهُ لَمْ يَتَمَعَّرْ فِيَّ سَاعَةً قَطُّ۔ (البيهقي في شعب الايمان حديث رقم ٧٥٩٥)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ عزوجل نے جبرائیل علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ فلاں فلاں شہر کو اس میں رہنے والوں کے ساتھ الٹا دوے' جبرائیل علیہ السلام نے کہا اے میرے رب! تحقیق ان میں تیرا فلاں بندہ ہے جس نے کبھی بھی لحہ ❶ بھر تیری نافرمانی نہیں کی' اللہ تعالیٰ نے فرمایا بستی کو اس پر اور ان تمام لوگوں پر الٹا دے کیونکہ میرے دین کی وجہ سے کبھی اس کے چہرہ کا رنگ نہیں بدلا۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس سے معلوم ہوا کہ اگر ایک بار بھی یہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ان سے ناراض ہوتا تو اس سے درگذر کیا جاتا۔

٥١٥٣- (١٧) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَسْاَلُ الْعَبْدَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ مَالَكَ اِذَا رَاَيْتَ الْمُنْكَرَ فَلَمْ تُنْكِرْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُلَقّٰى حُجَّتَهُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ خِفْتُ النَّاسَ وَرَجَوْتُكَ۔ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔ (ابن ماجه الحديث رقم ٤٠١٧ والبيهقي في شعب الايمان حديث رقم ٧٥٧٥)

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن اللہ عزوجل بندہ سے قیامت کے پوچھے گا اور فرمائے گا تجھے کیا ہوا تھا جب تو برائی دیکھتا تھا تو اس سے منع نہیں کرتا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ اپنی حجت سکھلایا جائے گا ❶ اور وہ کہے گا اے میرے رب! میں لوگوں سے ڈر گیا تھا اور میں تیری مغفرت ❷ کی امید رکھتا تھا۔'' (بیہقی نے یہ تینوں احادیث شعب الایمان میں نقل کیں)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی عذر کے ترک کرنے میں جب کہ اللہ تعالیٰ اس کی نجات دینے کا ارادہ کرے گا اس میں اقرار ہے اپنے گناہ کا اور ظاہر کرنا عجز کا ہے اور اعتماد ہے رب کے کرم پر۔ امام بیہقی رحمہ اللہ نے کہا احتمال ہے کہ یہ حدیث اس شخص کے حق میں ہے جو لوگوں کے غلبہ اور سطوت سے ڈرتا ہو اور اس کے دفع کرنے کی اس کو طاقت نہ ہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امر معروف اور نہی منکر اگر غلبہ اور لوگوں کے رعب اور دبدبہ کی وجہ سے نہ کر سکے تو جائز ہے اور عفو کی امید ہے۔ ❷ یعنی یہ امید رکھی کہ تو خود اس خطاء کو معاف فرما دے گا۔

٥١٥٤- (١٨) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں

مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ إِنَّ الْمَعْرُوْفَ وَالْمُنْكَرُ خَلِيْقَتَانِ تُنْصَبَانِ لِلنَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاَمَّا الْمَعْرُوْفُ فَيُبَشِّرُ اَصْحَابَهٗ وَيُوْعِدُهُمُ الْخَيْرَ وَاَمَّا الْمُنْكَرُ فَيَقُوْلُ اِلَيْكُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهٗ اِلَّا لُزُوْمًا۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔ (احمد في المسند ٤/ ٣٩١ والبيهقي في شعب الايمان حديث رقم ١١١٨)

محمد ﷺ کی جان ہے! تحقیق عمل ❶ نیک اور بد قیامت کے دن لوگوں کے لیے ❷ کھڑے کیے جائیں گے تو نیکی، نیکی کرنے والے کو خوشخبری ❸ دے گی اور اس کو بھلائی کا وعدہ دے گی اور برائی، برائی کرنے والے کو کہے گی کہ دور ہو جا، دور ہو جا اور نہیں طاقت رکھیں گے وہ مگر ساتھ چمٹ جانے کی۔ ❹ (احمد، اور بیہقی نے شعب الایمان میں)

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی تمام اعمال آدمیوں کی صورت کی طرح۔ ❷ یعنی ان کے جنہوں نے ان کو کیا ہے۔ ❸ یعنی اپنے عمل کرنے والوں کو۔ ❹ یعنی عذاب جو اس پر مرتب ہوگا اس سے جدا نہ ہو سکے گا، حاصل یہ ہے کہ اعمال صالحہ اچھی صورتوں میں ظاہر ہوں گے اور اعمال بد اس کے خلاف ظاہر ہوں گے اور ظاہر یہ ہے تا کہ خلیقتان میں تانیث کے لئے نہیں ہے اور معنی یہ ہیں کہ یہ دونوں ہیں مخلوقات سے کہ لوگوں کے لئے ظاہر ہوں گے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان رحم والا ہے

کِتَابُ الرِّقَاقِ

نرم دلی کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٥١٥٥- (١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ۔)) (رواه البخاری) (البخاری حديث ٦٤١٢، الترمذی الحديث ٢٣٠٤ وابن ماجه حديث رقم ٤١٧٠ والدارمی حديث رقم ٢٧٠٧ واحمد فی المسند ١/ ٣٤٤)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دو نعمتیں ایسی ہیں کہ جن کی اکثر لوگ قدر نہیں ❶ کرتے، اور ان کو برباد کرتے ہیں، ایک تندرستی، اور دوسری فرصت۔“ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ جب اللہ تعالیٰ تندرستی اور فراغت دے تو جلدی جلدی بہت سے نیک کام کرے اور آخرت کا توشہ بنالے غفلت اور لاپرواہی میں اپنا قیمتی وقت ضائع نہ کرے کیوں کہ دنیا میں وقت سے زیادہ کوئی اور چیز عزیز اور قیمتی نہیں ہے۔

٥١٥٦- (٢) وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((وَاللّٰهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مِثْلَ مَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهٗ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ۔)) (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (٥٥-٢٨٥٨) والترمذی حديث رقم ٢٣٢٣ وابن ماجه حديث رقم ٤١٠٨ واحمد فی المسند ٤/ ٢٢٩)

سیدنا مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے: ”اللہ کی قسم! دنیا آخرت کے مقابلہ میں اس طرح ہے کہ جیسے تم میں سے کوئی ایک سمندر میں اپنی انگلی ڈالے پھر دیکھے کہ اس کی انگلی کو کس قدر ❶ پانی لگا ہے۔“ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جس طرح انگلی سے لگے ہوئے قطرہ کی سمندر کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں ہے اسی طرح آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی کوئی وقعت نہیں اور بلکہ دنیا تو آخرت کے مقابلہ میں ایک سانس کی حیثیت رکھتی ہے۔

٥١٥٧- (٣) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِجَدْيٍ اَسَكَّ مَيِّتٍ ((قَالَ اَيُّكُمْ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکری کے ایک چھوٹے کانوں والے مرے ہوئے بچے کے پاس سے

يُحِبُّ اَنَّ هٰذَا لَهُ بِدِرْهَمٍ)) فَقَالُوْا مَا نُحِبُّ اَنَّهُ لَنَا بِشَيْءٍ قَالَ ((فَوَاللّٰهِ لَلدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ۔)) (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم ٢-٢٩٥٧) والترمذی حديث رقم ٢٣٢١ وابن ماجه حديث رقم ٤١١١)

گذرے' آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ اس کو ایک درہم کے بدلے لے' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، ہم میں سے کوئی بھی اس کو قیمتاً لینا پسند نہیں کرتا۔'' (بلکہ مفت بھی پسند نہیں کرتے تو) آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا اس سے بھی کہیں زیادہ ذلیل ❶ اور حقیر ہے جس طرح تمہارے نزدیک یہ بچہ ہے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اگر تم مردار سے پرہیز کرتے ہو تو اسی طرح دنیا کی ناجائز چیزوں سے زیادہ کنارہ کشی اختیار کرنی چاہیے' کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ دنیا جس میں اللہ تعالیٰ کا حصہ نہیں ہے مردار سے بھی زیادہ ذلیل اور ناپاک ہے۔

٥١٥٨- (٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ۔)) (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم ١/٢٩٥٦ والترمذی حديث رقم ٢٣٢٤ وابن ماجه حديث رقم ٤١١٣ واحمد فی المسند ٢/ ٣٢٣)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دنیا مومن کے لئے قید خانہ ❶ اور کافر کے لئے جنت ہے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ مومن کے لئے' دنیا کے قید خانے ہونے کا مطلب یہ ہے' کہ مومن احکام الٰہی کی پابندی کرتے ہوئے زندگی بسر کرتا ہے' جس میں حلال' حرام جائز' ناجائز' نیکی' بدی کا خیال کرتا ہے' اور ساری زندگی اسی طرح سے چھان' پھٹک کر گذارتا ہے' درحقیقت یہ ایک بہت کٹھن منزل ہے' اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے' بخلاف کافر کے کہ وہ ہر لحاظ سے لاپرواہ رہتا ہے تو اسی لیے اس کے لئے دنیا جنت ہے۔

٥١٥٩- (٥) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً يُعْطٰى بِهَا فِي الدُّنْيَا وَيُجْزٰى بِهَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ بِهَا لِلّٰهِ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى اِذَا اَفْضٰى اِلَى الْاٰخِرَةِ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يُجْزٰى بِهَا)) (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم ٥٦-٢٨٠٨ واحمد فی المسند ٣/ ١٢٣)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیشک اللہ تعالیٰ مومن کی کوئی نیکی ضائع نہیں کرتا، ہر نیکی کا بدلہ دنیا میں بھی عطاء کرتا ہے اور آخرت میں بھی کئی گنا زیادہ بدلہ عطا کرے گا' لیکن کافر (کا حال ایسا نہیں ہے بلکہ) اس کی نیکیوں کا بدلہ صرف اسی دنیا میں دیا جاتا ہے اور جب آخرت میں پہنچے گا تو اس کے لئے اس کی نیکیوں کا بدلہ نہیں ملے گا۔'' (مسلم)

٥١٦٠- (٦) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ۔)) (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اِلَّا عِنْدَ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جہنم شہوات کے ساتھ ڈھانپی گئی ہے اور جنت سختیوں کے ساتھ ڈھانپی گئی ہے'' ❶ (بخاری و مسلم) مسلم میں لفظ

مُسْلِمٍ ((حُفَّتْ)) بَدَلَ ((حُجِبَتْ))۔ (البخاری حدیث رقم ٦٤٨٧ ومسلم حدیث رقم ١/ ٢٨٢٢ والترمذی حدیث رقم ٢٥٥٩ والنسائی حدیث رقم ٣٧٦٣ والدارمی حدیث رقم ٢٨٤٣ واحمد فی المسند ٢/ ٣٨٠)

"حجبت" کی بجائے لفظ "حفت" آیا ہے' معنی دونوں کا ایک ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی بہشت عبادت اور پرہیز گاری کے بغیر میسر نہیں' عبادت اور تقویٰ مشقت اور تکلیف سے خالی نہیں اور نافرمانی اور خواہشات کی بجا آوری میں خوشی اور آرام ہے۔

٥١٦١ - (٧) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْخَمِيْصَةِ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَإِنْ لَّمْ يُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَكَسَ وَإِذَا شِيْكَ فَلَا انْتُقِشَ طُوْبٰى لِعَبْدٍ اٰخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَشْعَثَ رَأْسُهٗ مُغْبَرَّةً قَدَمَاهُ إِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ وَإِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ إِنِ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ وَإِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ۔)) (رواه البخاری)

(البخاری حدیث رقم ٢٨٨٧ وابن ماجه حدیث رقم ٤١٣٥)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دینار ❶ کا بندہ اور درہم کا بندہ اور کمبل کا بندہ' ہلاک اور تباہ ہوا' اگر اسے کچھ دیا جائے تو خوش ہوتا ہے اور اگر نہ دیا جائے تو ناراض ہوتا ہے' ایسا شخص تباہ اور سرنگوں ہو' اس کو کانٹا ❷ لگے تو اللہ کرے کہ نہ نکلے مبارک ہے وہ بندہ جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اپنے گھوڑے کی باگ تھامے' اپنے سر کے بال بکھیرے' پاؤں خاک آلود جا رہا ہو' اگر اسے پہرہ دینے کے لیے کہا جائے تو پہرہ دیتا ہے اگر اسے کہا جائے کہ لشکر کے پچھلے حصہ میں رہو تو وہاں ❸ رہتا ہے' اس کا یہ حال ہے کہ اگر وہ اندر آنے کی اجازت چاہے تو اسے اجازت نہ ملے' اگر کسی کی سفارش کرے تو اس کی سفارش نہ سنی ❹ جائے۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ دینار' درہم اور کمبل کے بندہ سے مراد یہ ہے کہ وہ نہایت لالچی' حریص اور دنیا کا طالب ہے۔ ❷ اس سے مراد تکلیف اور دکھ ہے۔ ❸ یعنی جو حکم اسے دیا جاتا ہے' اس کی تعمیل کرتا ہے۔ ❹ اس کی گم نامی اور غربت کی وجہ سے' اس کی کوئی سفارش نہیں سنتا' اس حدیث میں لالچی کی مذمت اور گم نام غازی کی کمال درجہ فضیلت کا بیان ہے۔

٥١٦٢ - (٨) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اِنَّ مِمَّا اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِيْ مَايُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتِهَا)) فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَيَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَ

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں اپنے بعد جس بات سے تم پر ڈرتا ہوں وہ یہ ہے کہ زمین کی برکات' مال' دولت' روپیہ پیسہ' اناج وغیرہ تم پر کھل جائیں گے" ❶ ایک شخص کہنے لگا' اے اللہ کے رسول! کیا بھلائی سے برائی پیدا ❷ ہو گی؟ یہ سن کر آپ خاموش ہو

فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ وَقَالَ ((اَیْنَ السَّائِلُ)) وَكَاَنَّهٗ حَمِدَهٗ فَقَالَ ((اِنَّهٗ لَا یَاْتِی الْخَیْرُ بِالشَّرِّ وَاِنَّ مِمَّا یُنْبِتُ الرَّبِیْعُ مَا یَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ یُلِمُّ اِلَّا اٰكِلَةَ الْخَضِرِ اَكَلَتْ حَتّٰی امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اِسْتَقْبَلَتْ عَیْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَاَكَلَتْ وَاِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِحَقِّهٖ وَوَضَعَهٗ فِیْ حَقِّهٖ فَنِعْمَ الْمَعُوْنَةُ هُوَ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِغَیْرِ حَقِّهٖ كَانَ كَالَّذِیْ یَاْكُلُ وَلَا یَشْبَعُ وَیَكُوْنُ شَهِیْدًا عَلَیْهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ١٤٦٥ ومسلم حدیث رقم (١٢٣۔ ١٠٥٢) والترمذی حدیث رقم ٢٤٦٣)

گئے، ہم سمجھے آپ پر وحی آ رہی ہے پھر آپ نے اپنے چہرہ سے پسینہ صاف کیا اور فرمایا: ''پوچھنے والا کہاں ہے؟'' گویا کہ آپ نے اس کی تعریف کی اور فرمایا: ''مال و دولت سے تو بھلائی پیدا ہوتی ہے اور بہار کا موسم جس چیز کو اگاتا ہے تو اس میں ایسی گھاس بھی پیدا ہوتی ہے جو جانور کو مار ڈالتی ہے یا اسے مرنے کے قریب کر دیتی ہے مگر وہ جانور بچ جاتا ہے جو ہری گھاس کھاتا ہے، کوکھیں بھر کر سورج کے سامنے جا کھڑا ہوتا ہے، لید اور پیشاب کرتا ہے، پھر اس کے ہضم ہو جانے کے بعد اور چرتا ہے اور یہ (دنیا کا) مال ظاہر میں، ہرا بھرا شیریں ہے، تو جو شخص اس کو اس کے حقوق ادا کرنے کے لئے لے گا اور راہ الٰہی میں خرچ کرے گا ❸ تو یہ مال اس کی اچھی مدد کرنے والا ہے اور جو شخص اس کو بغیر حق کے لے گا تو اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کھاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا اور وہ مال قیامت کے دن اس کے خلاف گواہی دینے والا ہوگا۔'' (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی تم بہت مال دار ہو جاؤ گے۔ ❷ یعنی دنیا کے مال و دولت اور نعمتوں سے برائی پیدا ہوگی۔
❸ مثلاً اللہ تعالیٰ کے راستہ میں، جہاد میں، یتیموں اور محتاجوں میں خرچ کرے۔

٥١٦٣- (٩) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((فَوَاللّٰهِ لَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَیْكُمْ وَلٰكِنْ اَخْشٰى عَلَیْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ عَلَیْكُمُ الدُّنْیَا كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٤٠١٥ ومسلم حدیث رقم ٦/ ٢٩٦١ والترمذی ٢/ ٢٤٦ وابن ماجه حدیث رقم ٣٩٩٧)

سیدنا عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں تم پر فقر سے نہیں ڈرتا ❶ بلکہ اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم پر دنیا فراخ کی جائے گی، جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فراخ کی گئی تھی، پس تم دنیا میں شوق و رغبت کرو گے، جس طرح پہلے لوگوں نے اس میں شوق و رغبت کی اور دنیا کی یہ محبت تمہیں ہلاک کر دے گی، جس طرح اس نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا۔'' (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ بلکہ میرے بعد ملک فتح ہوں گے اور تمہیں بے حد مال و دولت ملے گی۔

٥١٦٤- (١٠) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا)). وَفِیْ رِوَایَةٍ ((کَفَافًا۔)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٦٤٦٠ مسلم حدیث رقم (١٨-١٠٥٥) الترمذی حدیث رقم ٢٣٦١ ابن ماجه حدیث رقم ٤١٣٩ و احمد ٢/ ٤٤٦)

فرمایا: ''یاالٰہی! تو آل محمد کا رزق قوت بنا'' ❶ اور ایک روایت میں لفظ ''قوت'' کی بجائے ''کفاف'' آیا ہے معنی دونوں کا ایک ہے۔'' (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس قدر روزی عطا کر جس سے زندگی کی گزر بسر اچھی طرح ہو سکے محتاجگی ہو اور اتنی کشادہ نہ ہو کہ جو غفلت کا سبب بنے۔

٥١٦٥- (١١) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَ رُزِقَ کَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا اٰتَاهُ۔)) (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (١٢٥ ـ ١٠٥٤) الترمذی حدیث رقم ٢٣٤٨ ابن ماجه حدیث رقم (٤١٣٨) احمد فی المسند ٢/ ١٦٨)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک وہ شخص کامیاب ہوا' جس نے اسلام قبول کیا اور اسے کفایت کرنے والی روزی دی گئی اور جس قدر اللہ تعالیٰ نے اسے مال دیا اور اس پر اللہ تعالیٰ نے اسے قناعت ❶ کرنے کی بھی توفیق دی۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ قناعت کرنے والے مومن کو اس لئے کامیاب فرمایا' کہ ایمان کی وجہ سے آخرت اچھی بنی اور بقدر کفایت روزی پر قناعت کرنے سے دنیا کی تکلیف اور پریشانی ختم ہوئی' گویا وہ دنیا و آخرت میں سرخرو ہوا' بخلاف اس شخص کے جو ایمان لایا لیکن ساتھ ساتھ حرص طمع اور لالچ کا بھی عادی ہوا تو ایسا شخص نہ ایمان کی خوبی اور لذت سے لطف اندوز ہو سکتا ہے اور نہ ہی اسے دنیا میں آرام نصیب ہو سکتا ہے' کیوں کہ بے صبری' طمع اور لالچ ایک مستقل پریشانی ہے۔

٥١٦٦- (١٢) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((یَقُوْلُ الْعَبْدُ مَالِیْ مَالِیْ وَاِنَّ مَالَهٗ مِنْ مَّالِهٖ ثَلٰثٌ مَا اَکَلَ فَاَفْنٰی اَوْلَبِسَ فَاَبْلٰی اَوْ اَعْطٰی فَاَقْتَنٰی وَمَا سِوٰی ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِکُهٗ لِلنَّاسِ۔)) (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم ٤-٢٩٥٩ والترمذی حدیث رقم ٢٣٤٢ والنسائی حدیث رقم ٣٦١٣ واحمد فی المسند ٢/ ٣٦٨)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انسان کہتا ہے میرا مال' میرا مال' حالانکہ اس کے مال سے اس کے لئے تین چیزیں ہیں' ایک وہ چیز جو اس نے کھائی اور ختم کر دی یا وہ چیز جو اس نے بصورت لباس پہنی اور پرانی کی یا اللہ تعالیٰ کے لیے دی اور آخرت کے لئے ذخیرہ بنایا' اور وہ مال جو اس کے علاوہ ہے وہ تو ضائع ہونے والا اور یہ لوگوں کے لئے چھوڑ کر جانے والا ہے۔'' ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انسان کے اعمال ہی اس کا پورا پورا ساتھ دیتے ہیں' اہل و عیال' مال' دولت یہ سب چیزیں تو صرف دنیاوی زندگی تک ساتھ رہتی ہیں' مرنے کے بعد کچھ کام نہیں دیتیں' اس لئے انسان کو نیک عمل کرنے میں ہر وقت کوشش کرنی چاہیے' اہل و عیال' مال و دولت میں دل لگانا بے عقلی ہے۔

٥١٦٧- (١٣) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلٰثَةٌ فَيَرْجِعُ اِثْنَانِ وَيَبْقٰى مَعَهٗ وَاحِدٌ يَتْبَعُهٗ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَعَمَلُهٗ فَيَرْجِعُ اَهْلُهٗ وَمَا لُهٗ وَيَبْقٰى عَمَلُهٗ۔)) (متفق عليه)

(البخاری حدیث رقم ۶۵۱۴، مسلم حدیث رقم ۶/ ۲۹۶۰، النسائی حدیث رقم ۱۹۳۷، الترمذی حدیث رقم ۲۳۷۹، احمد ۳/ ۱۱۰)

''میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں، دو چیزیں تو واپس آتی ہیں اور ایک چیز میت کے ساتھ رہتی ہے، جو چیزیں میت کے ساتھ جاتی ہیں وہ یہ ہیں، میت کا اہل وعیال، اس کا مال اور اس کا عمل، پس اہل وعیال اور مال تو واپس ❶ آ جاتے ہیں اور اس کا عمل اس کے ساتھ رہتا ہے۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی کون ایسا شخص ہے جو اس بات کو پسند کرے کہ اس کا مال اس کیلئے نہ ہو بلکہ اس کے وارثوں کے لئے ہو۔

۵۱۶۸- (۱۴) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهٖ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَّالِهٖ)) قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَامِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُهٗ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَّالِ وَارِثِهٖ قَالَ ((فَاِنَّ مَالَهٗ مَا قَدَّمَ وَمَالُ وَارِثِهٖ مَا اَخَّرَ۔)) (رواه البخاری)

(البخاری حدیث رقم ۶۴۴۲ واحمد فی المسند ۱/ ۳۸۲)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کون شخص ہے جس کو اپنے مال سے، اپنے وارث کا مال زیادہ عزیز ہو؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہم میں کوئی شخص بھی ایسا نہیں جو اپنے مال سے اپنے وارث کے مال کو زیادہ پسند کرتا ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اس کا مال وہ ہے جو اس نے آگے ❶ بھیجا، اور وارث کا مال وہ ہے جو اس نے اپنے مرنے کے بعد چھوڑا۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقات وخیرات کے ذریعہ خرچ کیا اور جو شخص مال بند کر کے رکھتا ہے یہاں تک کہ اس کو موت آ جاتی ہے تو اس مال کو اس کے وارث کھا پی کر اڑا دیتے ہیں، اس کے کوئی کام نہیں آتا، اور یہ بات بالکل صحیح ہے کہ لوگ اپنے پیچھے چھوڑ جانے والے مال کو جو وارثوں کا ہوتا ہے زیادہ پسند کرتے اور عزیز رکھتے ہیں۔

۵۱۶۹- (۱۵) وَعَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَءُ ((اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ)) قَالَ ((يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ مَالِيْ قَالَ وَهَلْ لَّكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ اِلَّا مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْلَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ اَوْتَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ۔)) (رواه مسلم)

(مسلم حدیث رقم (۳۔ ۲۹۵۸) واحمد فی المسند ۴/ ۲۴)

سیدنا مطرف رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ اس وقت سورہ ''الھکم التکاثر'' پڑھ ❶ رہے تھے، آپ نے فرمایا: ''انسان کہتا رہتا ہے میرا مال، میرا مال، آپ نے فرمایا اے انسان! تیرے مال میں سے، تیرے لئے وہی حصہ ہے جو تو نے کھا کر ختم کر دیا یا پہن کر بوسیدہ کر دیا، یا خیرات کر کے آخرت میں ذخیرہ کر لیا۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی سورہ ''الھکم التکاثر'' جس کے معنی یہ ہیں کہ اے لوگو! تم مال کی زیادتی پر باہم فخر کرنے کی وجہ سے فکر آخرت سے غافل اور لاپرواہ ہو گئے ہو۔

٥١٧٠- (١٦) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ.)) (متفق عليه)

(البخاری حدیث رقم ٦٤٤٦ ومسلم حدیث رقم (١٢٠-١٠٥١) والترمذی حدیث رقم ٢٣٧٣ وابن ماجه حدیث رقم ٤١٣٧ واحمد فی المسند ٢/ ٢٦١)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دولت مندی دنیاوی اسباب وسامان کے زیادہ ہونے کی بنا پر نہیں ہے بلکہ حقیقی دولت مندی دل کا غنا ❶ ہے۔'' (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی انسان کا دل غنی ہونا چاہیے خواہ مال ہو یا نہ ہو۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

٥١٧١- (١٧) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ يَّاْخُذُ عَنِّیْ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ اَوْ يُعَلِّمُ مَنْ يَّعْمَلُ بِهِنَّ)) قُلْتُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَخَذَ بِيَدِیْ فَعَدَّ خَمْسًا فَقَالَ ((اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكَ تَكُنْ اَغْنَى النَّاسِ وَ اَحْسِنْ اِلٰى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَلَا تُكْثِرِ الضِّحْكَ فَاِنَّ كَثْرَةَ الضِّحْكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ.)) (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. (الترمذی حدیث رقم ٢٣٠٥ وابن ماجه حدیث رقم ٤٢١٧ واحمد فی المسند ٢/ ٣١٠)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کون ہے جو مجھ سے ان احکام کو سیکھے اور ان پر عمل کرے یا اس شخص کو سکھائے جو ان پر عمل کرے؟'' میں نے کہا' اے اللہ کے رسول! میں (ان کو سیکھتا ہوں) آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور پانچ باتیں شمار کرائیں آپ نے فرمایا: ''(١) ان چیزوں سے بچ جن کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے' اگر تو ان سے بچے گا تو تیرا شمار بہترین عبادت گزار بندوں میں ہوگا (٢) جو چیز اللہ تعالیٰ نے تیری قسمت میں لکھ دی ہے اس پر راضی اور شاکر رہ (اگر تو ایسا کرے گا) تو دنیا کے غنی ترین لوگوں میں تیرا شمار ہوگا اپنے ہمسایہ سے اچھا سلوک کر' تو' تو مومن کامل ہوگا (٤) جو چیز تو اپنے لئے پسند کرتا ہے دوسروں کے لئے بھی وہی پسند کر' تو کامل مسلمان ہوگا (٥) اور زیادہ نہ ہنس' کیوں کہ زیادہ ہنسنے سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔'' (احمد وترمذی)۔ اور امام ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

٥١٧٢- (١٨) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ ابْنَ اٰدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِیْ اَمْلَاْ صَدْرَكَ غِنًى وَاَسُدُّ فَقْرَكَ وَاِنْ لَّا تَفْعَلْ مَلَاْتُ يَدَكَ شُغْلًا وَلَمْ اَسُدَّ فَقْرَكَ.)) (رواه احمد و ابن

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے انسان! میری عبادت کے لئے تو اپنے دل کو اچھی طرح فارغ کر لے' میں تیرے دل میں دولت مندی اور بے فکری ❶ بھر دوں گا اور

ماجة) (الترمذی حدیث رقم ٢٤٦٦ حدیث رقم ٢/ ٣٥٦ وابن ماجه حدیث رقم ٤١٠٧)

تیرے فقر کو دور کر دوں گا' اگر تو ایسا نہیں کرے گا تو میں تیرے ہاتھوں کو دنیا کے دھندوں سے بھر دوں گا اور تیری محتاجگی کو دور نہیں کروں گا۔'' (احمد وابن ماجہ)

حکم الحدیث: اگر اس میں مقبول درجہ کا راوی نہ ہو تو یہ حدیث جید الاسناد ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی تیرے دل میں علم و معارف پیدا کر دوں گا' جن سے تو دنیا جہاں سے بے نیاز ہو جائے گا۔

٥١٧٣- (١٩) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ ذُكِرَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِبَادَةٍ وَّاجْتِهَادٍ وَذُكِرَ اٰخَرُ بِرِعَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَعْدِلْ بِالرِّعَةِ يَعْنِي الْوَرْعَ۔)) (رواه الترمذی)

(الترمذی حدیث رقم ٢٥١٩)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا گیا کہ وہ عبادت اور اطاعت الٰہی میں بہت کوشش کرتا ہے اور ذکر کیا گیا آپ کے سامنے ایک اور شخص کا کہ وہ پرہیز گاری اختیار کرتا ہے' تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عبادت اور اطاعت الٰہی ❶ میں کوشش کرنے کو پرہیز گاری کے برابر نہ ٹھہراؤ۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس میں ایک مجہول راوی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کیوں کہ عبادت و اطاعت الٰہی کے ساتھ ساتھ پرہیز گاری بہت بڑی چیز ہے۔

٥١٧٤- (٢٠) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنِ الْاَوْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُهُ ((اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيٰوتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا۔) (البغوی حدیث رقم ٤٠٢١)

سیدنا عمرو بن میمون اودی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ''پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت ❶ شمار کر۔ (١) بڑھاپے سے پہلے جوانی کو (٢) بیماری سے پہلے صحت کو (٣) محتاجگی سے پہلے خوش حالی کو (٤) مصروفیت سے پہلے فراغت کو (٥) موت سے پہلے زندگی کو۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کا ایک شاہد موصولاً بھی مروی ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ درحقیقت یہ پانچ احوال ایسے ہیں کہ انسان ان میں جو دینی کام کرنا چاہے تو وہ کر سکتا ہے' لیکن بہت سے لوگ ان احوال کی قدر نہیں کرتے اور ان نعمتوں کو تباہ و برباد کر دیتے ہیں اور دین سے خالی ہاتھ رہ جاتے ہیں۔

٥١٧٥- (٢١) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَا يَنْتَظِرُ اَحَدُكُمْ اِلَّا غِنًى مُطْغِيًا اَوْ فَقْرًا مُنْسِيًا اَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا اَوْ هَرَمًا مُفَنِّدًا اَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا اَوِ الدَّجَّالَ فَالدَّجَّالُ شَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ اَوِ السَّاعَةَ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ۔)) (رواه

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک دولت مندی کا انتظار ❶ کرتا ہے جو گنہگار کرنے والی ہے یا فقیری کا جو اللہ تعالیٰ کو بھلا دینے والی ہے یا بیماری کا جو بدن کو خراب کرنے والی ہے یا بڑھاپے کا جو بد حواس اور بے عقل بنا دینے والا ہے یا موت کا جو اچانک اور

الترمذی و النسائی) (الترمذی حدیث رقم ۲۳۰٦)

جلد آنے والی ہے یا دجال کا انتظار کرتا ہے پس دجال تو بہت ہی برا فتنہ ہے اور غائب ہے یا قیامت کا جو سخت ترین اور تلخ ترین حوادث میں سے ہے۔'' (ترمذی' نسائی)

حکم الحدیث: امام ترمذی کا فیصلہ محل نظر ہے جس میں اس کی وضاحت سلسلہ ضعیفہ میں کی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مقصد یہ ہے کہ آدمی فرصت اور فراغت کی قدر نہیں کرتا اور ایسے ہی لاپرواہی سے قیمتی وقت ضائع کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ ان مصیبتوں اور پریشانیوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

۵۱۷٦- (۲۲) وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اَلَا اِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ وَمَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا اِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ اَوْ مُتَعَلِّمٌ۔)) **(رواه الترمذی و ابن ماجة)** (الترمذی حدیث رقم ۲۳۲۲ وابن ماجه حدیث رقم ٤۱۱۰)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خبردار سنو! دنیا ملعون ہے اور جو چیز دنیا کے اندر ہے وہ بھی ملعون ہے مگر ذکر الٰہی اور وہ چیز جس کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور عالم اور علم حاصل کرنے والا۔'' ❶ (ترمذی وابن ماجہ)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی نماز' زکوٰۃ' روزہ وغیرہ۔

۵۱۷۷- (۲۳) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَّا سَقٰى كَافِرًا مِّنْهَا شَرْبَةً)) **(رواه احمد و الترمذی و ابن ماجة)** (الترمذی حدیث رقم ۲۳۲۲ وابن ماجه حدیث رقم ٤۱۱۰)

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر اللہ تعالیٰ کی نظر میں دنیا مچھر کے پر کے برابر ہوتی تو اس میں سے کافر کو ایک گھونٹ بھی نہ پلاتا۔'' (احمد' ترمذی' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے لیکن اس کے شواہد ہیں جن میں سے بعض صحیح ہیں۔

۵۱۷۸- (۲٤) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوْا فِي الدُّنْيَا۔)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔) (الترمذی حدیث رقم ۲۳۲۸ واحمد فی المسند ۱/ ۳۷۷ والبیهقی حدیث رقم ۱۰۳۹۱)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم دنیاوی اسباب و سامان میں مصروفیت اختیار نہ کرو (کیونکہ اس طرح) تم دنیا میں شوق اور رغبت ❶ کرنے لگ جاؤ گے۔'' (ترمذی' بیہقی' شعب الایمان)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ دنیاوی اسباب و سامان مثلاً صنعت' تجارت' زراعت' باغبانی اور مکانات کی تعمیر و ترقی میں مشغول و منہمک ہو جانے سے انسان عبادت الٰہی اور فکر آخرت کی طرف توجہ نہیں کر سکتا' اس لئے ان چیزوں میں زیادہ مصروفیت سے ممانعت فرمائی ہے اگر یہ

چیزیں ذکر الٰہی سے مانع نہ ہوں اور آخرت کو نہ بھلائیں تو ان میں مناسب مصروفیت منع نہیں ہے۔

٥١٧٩- (٢٥) وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ أَحَبَّ دُنْيَاهُ أَضَرَّ بِآخِرَتِهِ وَمَنْ أَحَبَّ آخِرَتَهُ أَضَرَّ بِدُنْيَاهُ فَآثِرُوا مَا يَبْقَى عَلَى مَا يَفْنَى)). (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ۔) (احمد فی المسند ٤/ ٤١٢ والبیهقی حدیث رقم ١٠٣٣٧)

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اپنی دنیا کو عزیز ❶ اور پسند رکھتا ہے تو وہ اپنی آخرت کو نقصان پہنچاتا ہے اور جو شخص اپنی آخرت کو عزیز اور پسند رکھتا ہے تو وہ اپنی دنیا کو نقصان پہنچاتا ہے' پس تم اس چیز کو اختیار کرو جو ہمیشہ رہنے والی ہے اور فنا ہونے والی چیز کو چھوڑ دو۔'' (احمد' شعب الایمان بیہقی)

حکم الحدیث: اس کا شاہد حسن سند کے ساتھ موجود ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس قدر عزیز اور پسند رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت پر غالب آ جاتی ہے۔

٥١٨٠- (٢٦) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لُعِنَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَلُعِنَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ۔)) (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٢٣٧٥)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''درہم اور دینار کے بندہ ❶ پر لعنت کی گئی ہے۔'' (ترمذی)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی دولت کے پجاری پر چونکہ ایسے لالچی بندہ سے عبادت نہیں ہو سکتی' دن رات اس کی عمر دنیا حاصل کرنے میں بسر ہوتی ہے اس لئے وہ ملعون ہے' البتہ جس آدمی نے اپنی دنیا کی کمائی کے ساتھ ساتھ احکام الٰہی کے مطابق زندگی بسر کی بسر کی وہ خواہ کتنا ہی مال دار ہو جائے تو وہ ملعون نہیں بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں نہایت پسندیدہ آدمی ہے۔

٥١٨١- (٢٧) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِي غَنَمٍ بِأَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِيْنِهِ۔)) (رواه الترمذی و الدارمی) (الترمذی حدیث رقم ٢٣٧٦ واحمد فی المسند ٣/ ٤٦٠)

سیدنا کعب بن مالک اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو بھوکے بھیڑیے جن کو بکریوں میں چھوڑ دیا جائے تو وہ اتنا نقصان نہیں پہنچاتے' جتنا کہ انسان کی مال و دولت کی حرص دین کو نقصان پہنچاتی ہے۔'' (ترمذی' دارمی)۔

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

٥١٨٢- (٢٨) وَعَنْ خَبَّابٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَا أَنْفَقَ مُؤْمِنٌ مِنْ نَفَقَةٍ إِلَّا أُجِرَ فِيهَا إِلَّا نَفَقَتَهُ فِي هٰذَا التُّرَابِ۔)) (رواه الترمذی و ابن ماجة) (الترمذی حدیث رقم

سیدنا خباب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''مسلمان جو کچھ ❶ خرچ کرتا ہے' اس کو اس کا ثواب دیا جاتا ہے سوا' اس خرچ ❷ کے جو اس مٹی میں کیا جائے۔'' (ترمذی' ابن ماجہ)

۲۴۸۳ وابن ماجه واحمد في المسند ۵/ ۱۱۰)

حکم الحدیث: اسے امام بخاری نے بھی دوسری سند سے بیان کیا ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اپنی زندگی کو قائم رکھنے کے لئے اپنی جائز ضروریات میں جو کچھ بھی خرچ کرتا ہے۔ ❷ یعنی بلاضرورت مکان وغیرہ بنانے میں کوئی ثواب نہیں ملتا' اگر ضرورت کے پیش نظر کوئی مسجد یا مدرسہ کی عمارت بنائی جائے تو اس میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔

۵۱۸۳- (۲۹) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَلنَّفَقَةُ كُلُّهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا الْبِنَاءَ فَلَا خَيْرَ فِيْهِ۔)) (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔) (الترمذی حدیث رقم ۲۴۸۲)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر قسم کا (جائز) خرچ کرنا راہ الٰہی میں خرچ کرنے کے برابر ہے' سوا اس خرچ کے جو مکانوں اور عمارتوں ❶ پر کیا جائے اس میں کوئی نیکی اور ثواب نہیں ہے۔'' (ترمذی) اور کہا امام ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی وہ مکانات وعمارات جو بلاضرورت محض عیاشی کے لئے بنائے جائیں ان پر خرچ قابل مذمت ہے۔

۵۱۸۴- (۳۰) وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا وَنَحْنُ مَعَهُ فَرَاٰى قُبَّةً مُّشْرِفَةً فَقَالَ ((مَا هٰذِهِ)) قَالَ اَصْحَابُهُ هٰذِهِ لِفُلَانٍ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَسَكَتَ وَحَمَلَهَا فِيْ نَفْسِهِ حَتّٰى لَمَّا جَآءَ صَاحِبُهَا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فِي النَّاسِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ صَنَعَ ذٰلِكَ مِرَارًا حَتّٰى عَرَفَ الرَّجُلُ الْغَضَبَ فِيْهِ وَالْاِعْرَاضَ فَشَكٰى ذٰلِكَ اِلٰى اَصْحَابِهِ وَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُنْكِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا خَرَجَ فَرَاٰى قُبَّتَكَ فَرَجَعَ الرَّجُلُ اِلٰى قُبَّتِهِ فَهَدَمَهَا حَتّٰى سَوَّاهَا بِالْاَرْضِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ يَرَهَا قَالَ ((مَا فَعَلَتِ الْقُبَّةُ)) قَالُوْا شَكٰى اِلَيْنَا صَاحِبُهَا اِعْرَاضَكَ فَاَخْبَرْنَاهُ فَهَدَمَهَا فَقَالَ ((اَمَا اِنَّ كُلَّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلٰى صَاحِبِهِ اِلَّا مَالَا)) يَعْنِيْ اِلَّا مَالَا بُدَّمِنْهُ۔ (رواه ابوداود)

(ابوداود حدیث رقم ۵۲۳۷ واحمد فی المسند ۳/ ۲۲۰)

انہی (سیدنا انس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور ہم آپ کے ساتھ تھے تو آپ نے ایک جگہ پر بلند گنبد ❶ دیکھا اور آپ نے فرمایا: ''یہ بلند مکان کیا ہے؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یہ مکان فلاں انصاری نے بنایا ہے' یہ بات سن کر آپ خاموش ہو گئے اور بات کو دل میں مخفی رکھا' یہاں تک کہ وہ بلند مکان والا آ گیا اور اس نے لوگوں میں آپ کو ❷ سلام کہا' آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا' یہ بات کئی مرتبہ ایسی ❸ ہوئی' یہاں تک کہ اس شخص نے آپ کے چہرہ پر غصہ کے آثار محسوس کئے اور آپ کے منہ پھیر لینے سے آپ کی نفرت کو معلوم کر لیا' اس نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے شکایت کی اور کہا اللہ کی قسم! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پر غضبناک پاتا ہوں صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ادھر تشریف لائے اور تیرے قبہ کو دیکھ کر ناراض ہو گئے' وہ شخص اپنے قبہ کی طرف گیا اور اس کو گرا دیا' یہاں تک کہ اس کو زمین کے برابر کر دیا' (اس واقعہ کے بعد) پھر ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادھر تشریف لے گئے اور قبے کو نہ پایا'

آپ نے فرمایا: ''وہ قبہ کو کیا ہوا؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا قبہ کے بنانے والے نے ہم سے آپ کی نفرت کی شکایت کی ہم نے اس کو واقعہ سے آگاہ کر دیا تو اس نے قبہ کو گرا دیا، آپ نے فرمایا: ''خبردار! ہر عمارت کے بنانے والے پر وبال ہے سوا اس عمارت کے جس کے بغیر گزارہ نہ ہو۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی بلند قسم کا مکان۔ ❷ یعنی آپ کو مخاطب کر کے سلام کہا۔ ❸ یعنی اس نے سلام کہا اور آپ نے منہ پھیر لیا۔

٥١٨٥ - (٣١) وَعَنْ اَبِیْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ عَهِدَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اِنَّمَا یَكْفِیْكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ۔)) (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَفِیْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِیْحِ عَنْ اَبِیْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَدٍ بِالدَّالِ بَدْلُ التَّاءِ وَهُوَ تَصْحِیْفٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ٢٣٢٧ وابن ماجه حدیث رقم ٤١٠٣ واحمد فی المسند ٥/ ٢٩٠)

سیدنا ابوہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت کرتے ہوئے فرمایا: ''بے شک دنیا کے تمام مال و دولت سے تیرے لئے ایک خادم اور اللہ تعالیٰ کے راستہ میں سوار ہونے کے لئے ایک سواری ❶ کافی ہے۔'' (احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ) اور مصابیح کے بعض نسخوں میں ''عن ابی هاشم بن عتبد'' ہے یعنی عتبد تاء کی بجائے دال کے ساتھ ہے اور یہ غلط ہے۔

حکم الحدیث: اس میں ایک راوی مجہول ہے لیکن اس کا شاہد مرفوعاً موجود ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس سے زیادہ مال جمع کرنا ضروری نہیں ہے اگر اس سے زیادہ مال آ جائے تو محتاجوں، عزیزوں، یتیموں اور بیواؤں کی پرورش کرے، اور مفید کاموں میں خرچ کرے مثلاً دینی مدارس بنائے، جہاں کہیں مسجد کی ضرورت ہو تو مسجد تعمیر کرائے اور ان سب سے بڑھ کر دینی کام یہ ہے کہ کتب حدیث کی نشر و اشاعت کرے اور بلا قیمت پڑھنے والوں میں تقسیم کرے۔

٥١٨٦ - (٣٢) وَعَنْ عُثْمَانَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَیْسَ لِابْنِ اٰدَمَ حَقٌّ فِیْ سِوٰی هٰذِهِ الْخِصَالِ بَیْتٍ یَّسْكُنُهُ وَثَوْبٍ یُّوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتَهُ وَجِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَآءِ۔)) (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٢٣٤١ واحمد ١/ ٦٢)

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انسان کے لیے ان ❶ چیزوں کے سوا کسی چیز پر کوئی حق نہیں ہے (۱) رہنے کے لئے گھر (۲) تن ڈھانپنے کے لئے کپڑا (۳) خشک روٹی (۴) اور پانی۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی دنیا کو مسافر خانہ تصور کرے اور بقدر ضرورت اور ضرورت پورا کرنے کیلئے تھوڑے سے سامان پر قناعت کرے۔

٥١٨٧ - (٣٣) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آیا اور

فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ أَحَبَّنِيَ اللّٰهُ وَأَحَبَّنِيَ النَّاسُ قَالَ ((ازْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبُّكَ اللّٰهُ وَازْهَدْ فِيْمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبُّكَ النَّاسُ۔)) (رواه الترمذی و ابن ماجة) (ابن ماجه حديث رقم ٤١٠٢)

کہنے لگا اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسا عمل بتلایئے کہ میں جب اس کو کروں تو اللہ اور لوگ مجھ سے محبت کریں۔ آپ نے فرمایا: ''دنیا کی طرف رغبت ❶ نہ کر اللہ تجھ سے محبت کرے گا' اور اس چیز کی خواہش نہ کر جو لوگوں کے پاس ہے لوگ تجھ سے محبت کریں گے۔'' (ترمذی' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند میں ایک کذاب راوی ہے لیکن حدیث اپنے مجموعی طرق کی بنا پر صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی دنیا کو نہ دوست رکھنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تجھے دوست رکھے گا اور لوگوں کی جاہ و دولت سے جب کنارہ کشی اختیار کی تو لوگ تجھے پسند کریں گے' اس حدیث کو مزید سمجھنے کے لئے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابو خلاد رضی اللہ عنہ کی اسی بات کی آخری حدیث کو پیش نظر رکھیں۔

٥١٨٨ - (٣٤) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ عَلٰى حَصِيْرٍ فَقَامَ وَقَدْ أَثَّرَ فِيْ جَسَدِهِ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَّبْسُطَ لَكَ وَنَعْمَلَ فَقَالَ ((مَالِيْ وَلِلدُّنْيَا وَمَا أَنَا وَالدُّنْيَا إِلَّا كَرَاكِبٍ اِسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا۔)) (رواه احمد و الترمذی و ابن ماجة) (الترمذی حديث رقم ٢٣٧٧ وابن ماجه حديث رقم ٤١٠٩ واحمد في المسند ١/ ٣٩١)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر سوئے' تو جب آپ سو کر اٹھے تو آپ کے جسم اطہر پر چٹائی کے نشانات تھے' ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اگر آپ ہم کو حکم دے تو ہم آپ کے لئے نرم بچھونا تیار کر دیں؟ آپ نے فرمایا: ''مجھے دنیا سے کیا مطلب' میری اور دنیا کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی سوار کسی درخت کے نیچے کھڑا ہو کر سایہ سے فائدہ اٹھالے اور پھر چل دے اور درخت کو اپنی جگہ چھوڑ جائے۔'' (احمد' ترمذی' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

٥١٨٩ - (٣٥) وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَغْبَطُ أَوْلِيَائِيْ عِنْدِيْ لَمُؤْمِنٌ خَفِيْفُ الْحَاذِ ذُوْحَظٍّ مِّنَ الصَّلٰوةِ أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَأَطَاعَهُ فِي السِّرِّ وَكَانَ غَامِضًا فِي النَّاسِ لَا يُشَارُ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ وَكَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا فَصَبَرَ عَلٰى ذٰلِكَ)) ثُمَّ نَقَدَ بِيَدِهِ فَقَالَ ((عُجِّلَتْ مَنِيَّتُهُ قَلَّتْ بَوَاكِيْهِ قَلَّ تُرَاثُهُ۔)) (رواه احمد والترمذی و ابن ماجة) (الترمذی وابن ماجه ٢/ ٢٣٧٨ وابن ماجه ٢/ ٢٣٤٧ واحمد في المسند ٥/ ٢٥٢)

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''میرے دوستوں میں' میرے نزدیک سب سے زیادہ قابل رشک وہ مومن ہے جو تھوڑے ❶ مال والا ہے لیکن نماز میں اسے بہت اچھا حصہ حاصل ہے' اپنے رب کی اچھی عبادت کرتا ہے اور پوشیدگی میں اس کی اطاعت کرتا ہے' اور وہ لوگوں میں گمنام ❷ ہے' اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ نہیں کیا جاتا' اور اسے روزی ضرورت کے مطابق حاصل ہے پس اس پر اس نے قناعت ❸ کی'' پھر آپ نے اپنے ہاتھ سے چٹکی بجائی اور آپ نے فرمایا: ''اس کی موت

جلدی کی گئی' اس کے مرنے پر رونے والی عورتیں کم ہیں' اس کا ورثہ تھوڑا ہے۔'' (احمد' ترمذی' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند سخت ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی دنیا میں بہت لین دین اور مال ومتاع کی طرف زیادہ رغبت نہیں رکھتا بلکہ ہمہ وقت عبادت الٰہی کی طرف توجہ رکھتا ہے اور نماز نہایت خشوع وخضوع سے پڑھتا ہے۔ ❷ یعنی لوگ اس کو بہت بڑا عابد زاہد نہیں سمجھتے' بلکہ ایک معمولی آدمی خیال کرتے ہوئے اس کی کوئی پرواہ نہیں کرتا اور نہ ہی کوئی تعظیم کرتا ہے۔ ❸ یعنی زیادہ مال ودولت کی تلاش میں سرگرداں نہیں ہوتا اصل میں یہ طریقہ مخلصین لوگوں کا ہے کہ فرائض کے علاوہ نفلی نیکی لوگوں کے سامنے زیادہ نہیں کرتے تاکہ جہاں میں عابد زاہد اور متقی مشہور نہ ہوں' صرف مالک حقیقی کو ہی اپنا حال دکھانا پسند کرتے ہیں۔

٥١٩٠- (٣٦) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((عَرَضَ عَلَيَّ رَبِّيْ لِيَجْعَلَ لِيْ بَطْحَاءَ مَكَّةَ ذَهَبًا فَقُلْتُ لَا يَارَبِّ وَلٰكِنْ اَشْبَعُ يَوْمًا وَاَجُوْعُ يَوْمًا فَاِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ اِلَيْكَ وَذَكَرْتُكَ وَاِذَا شَبِعْتُ حَمِدْتُكَ وَشَكَرْتُكَ۔)) (رواہ احمد والترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٢٣٤٧ واحمد فی المسند ٥/ ٢٥٤)

انہی (سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھ پر میرے رب نے یہ بات پیش کی کہ میرے لئے مکہ کے سنگریزوں کو سونا بنادے' میں نے کہا' اے میرے رب! میں نہیں چاہتا (لیکن میں چاہتا ہوں) کہ ایک دن سیر ہوکر کھاؤں اور ایک دن بھوکا رہوں' اور جس دن بھوکا رہوں تو تیرے سامنے عاجزی کروں اور تجھے یاد کروں اور جب سیر ہوں تو تیری تعریف کروں اور تیرا شکر ادا کروں۔'' (احمد' ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

٥١٩١- (٣٧) وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِحْصَنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمْ اٰمِنًا فِيْ سِرْبِهٖ مُعَافًا فِيْ جَسَدِهٖ عِنْدَهٗ قُوْتُ يَوْمِهٖ فَكَاَنَّمَا حِيْزَتْ لَهُ الدُّنْيَا بِحَذَا فِيْرِهَا۔)) (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ٢٣٤٦ وابن ماجہ حدیث رقم ٤١٤١)

سیدنا عبیداللہ بن محصن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے تم میں سے اس حال میں صبح کی کہ وہ اپنی جان میں بے خوف ہے' اپنے بدن میں تندرستی دیا گیا ہے' اس کے پاس ایک دن کی روزی بھی ہے' تو گویا کہ اس کے پاس تمام دنیا جمع ❶ کی گئی ہے۔'' (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کیوں کہ صحت اور تندرستی دنیا کی تمام نعمتوں سے بڑی نعمت ہے' اور کھانے کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے روزی مرحمت فرمادی ہو تو پھر کیا غم ہے۔

٥١٩٢- (٣٨) وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ يْكَرِبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

سیدنا مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''نہیں بھرا کسی آدمی نے

((مَا مَلَأَ اٰدَمِیٌّ وِعَاءً شَرًّا مِّنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ اٰدَمَ اُكُلَاتٌ یُّقِمْنَ صُلْبَهٗ فَاِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ طَعَامٌ وَ ثُلُثٌ شَرَابٌ وَ ثُلُثٌ لِنَفْسِهٖ۔)) (رواه الترمذی و ابن ماجة) (الترمذی حدیث رقم ٢٣٨٠ وابن ماجه حدیث رقم ٣٣٤٩ واحمد فی المسند ٤/ ١٣٢)

کوئی برتن جو پیٹ سے زیادہ بدتر ہو' ابن آدم کو چند لقمے کافی ہیں جو اس کی پیٹھ کو قائم رکھ سکیں' اگر پیٹ بھرنا ہی منظور ہو' تو ایک حصہ کھانے کے لئے اور ایک حصہ پینے کے لئے اور ایک حصہ سانس کے لئے خالی چھوڑ دے۔'' (ترمذی وابن ماجہ)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

٥١٩٣- (٣٩) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَتَجَشَّأُ فَقَالَ ((اَقْصِرْ مِنْ جُشَاءِكَ فَاِنَّ اَطْوَلَ النَّاسِ جُوْعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَطْوَلُهُمْ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا۔)) (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ۔) (البغوی حدیث رقم ٤٠٤٩ والترمذی حدیث رقم ٢٤٧٨ وابن ماجه حدیث رقم ٣٣٥٠)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ڈکار لیتے ہوئے سنا تو آپ نے فرمایا: ''اپنے ڈکار سے باز آ' کیونکہ لوگوں میں سب سے زیادہ بھوکا قیامت کے دن وہ ہوگا جس نے دنیا میں سب سے زیادہ پیٹ ❶ بھر کر کھایا ہوگا۔'' (شرح السنہ اور ترمذی نے اسی کی مانند روایت کیا۔

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے لیکن شواہد کی بنا پر حسن درجہ تک پہنچ جاتی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پیٹ بھر کر الخ یعنی جو لوگ زیادہ کھاتے' پیتے ہیں' اگر ان کو کھانے پینے کی چیزیں نہ ملیں تو ان کو سخت تکلیف ہوتی ہے' بنسبت ان لوگوں کے جو کم کھاتے ہیں' اگر ان کو کسی وقت کھانا نہ بھی ملے تو وہ صبر کر سکتے ہیں' قیامت کا دن بہت لمبا ہوگا' وہاں کھانے کی کوئی چیز نہیں ملے گی' اور دنیا میں زیادہ کھانے' پینے والے نہایت پریشان ہوں گے (العیاذ باللہ) نیز اس میں اشارہ ہے کہ زیادہ کھانے پینے والے آدمیوں کے پیش نظر حیوانوں کی طرح خواہشات نفسانیہ ہوتی ہیں' اور خواہشات نفسانیہ کے عادی ذکر الٰہی اور فکر آخرت سے خالی ہوتے ہیں' اس لئے دنیا سے جاتے ہی طرح طرح کے عذاب میں مبتلا ہو جاتے ہیں ان میں سے بھوک اور سخت پیاس بھی ایک عذاب ہے۔
اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنَا رُشْدَنَا وَاَعِذْنَا مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا۔

٥١٩٤- (٤٠) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ اُمَّتِي الْمَالُ۔)) (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٣٣٣٦ واحمد ٤/ ١٦٠)

سیدنا کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''ہر امت کی (گمراہی کا) ایک سبب ہے' اور میری امت کی (گمراہی کا) سبب ❶ مال ہے۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ فتنہ کا معنی آزمائش اور سبب ہے' ہم نے ترجمہ میں سبب کا معنی کیا ہے اور یہی زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے کیوں کہ انسان کی گمراہی اور بے دینی کا سب سے زیادہ سبب مال و دولت ہی بنتا ہے۔ واللہ اعلم

٥١٩٥- (٤١) وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ قَالَ ((يُجَاءُ بِابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهٗ بَذَجٌ فَيُوْقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ لَهٗ اَعْطَيْتُكَ وَخَوَّلْتُكَ وَاَنْعَمْتُ عَلَيْكَ فَمَا صَنَعْتَ فَيَقُوْلُ رَبِّ جَمَعْتُهٗ وَثَمَّرْتُهٗ وَتَرَكْتُهٗ اَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِيْ اٰتِكَ بِهٖ كُلِّهٖ فَيَقُوْلُ لَهٗ اَرِنِيْ مَا قَدَّمْتَ فَيَقُوْلُ رَبِّ جَمَعْتُهٗ وَثَمَّرْتُهٗ وَتَرَكْتُهٗ اَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِيْ اٰتِكَ بِهٖ كُلِّهٖ فَاِذَا عَبْدٌ لَّمْ يُقَدِّمْ خَيْرًا فَيُمْضٰى بِهٖ اِلَى النَّارِ.)) (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهٗ.) (الترمذی حدیث رقم ۲٤۲۷)

نے فرمایا: ''ابن آدم کو قیامت کے دن لایا جائے گا گویا کہ وہ بکری کا بچہ ❶ ہے' تو اسے اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا' میں نے تجھے ❷ دیا اور تجھ پر احسان اور انعام ❸ کیا' تو بتا تو نے کیا کام کیا؟ انسان کہے گا اے میرے رب! میں نے مال جمع کیا اور اس کو بڑھایا اور چھوڑ آیا ہوں اس کو پہلے سے زیادہ' اب مجھے واپس دنیا میں بھیج' تا کہ میں اس سارے مال کو تیرے پاس لے آؤں' اللہ تعالیٰ فرمائے گا' دکھلا ❹ مجھے (اپنا عمل) جو تو نے آگے بھیجا ہے' انسان کہے گا اے میرے پروردگار! میں نے مال جمع کیا اور بڑھایا اور چھوڑ آیا ہوں اس کو پہلے سے زیادہ' اب مجھے دنیا میں بھیج دے تا کہ میں تیرے پاس سارا مال لے آؤں پس ظاہر ہوگا ایسا بندہ کہ نہیں آگے بھیجی ہوگی اس نے کوئی نیکی' تو اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔'' (ترمذی) اور امام ترمذی نے اس کو ضعیف کہا ہے۔

حکم الحدیث: اس میں اسماعیل بن مسلم ضعیف ہے اور قتادہ کی تدلیس ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی نہایت ذلیل اور حقیر ہوگا۔ ❷ یعنی زندگی دی اور تیرے حواس اور اعضاء درست بنائے' صحت و عافیت بخشی' پھر مال و دولت دے کر تجھے ہر طرح کی نعمتوں سے نوازا۔ ❸ یعنی تیری ہدایت کے لئے' عظیم الشان کتاب دے کر آخر الزمان رسول اللہ ﷺ بھیجا۔ ❹ یعنی اللہ تعالیٰ فرمائے گا' اے انسان' میں نے تجھے ہر طرح کی نعمتیں اور سہولتیں بخشی تھیں' تو نے ان میں سے آخرت کے لئے کیا' کیا ہے؟ امام طیبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس شخص کی مثال اس غلام جیسی ہے' جس کو مالک نے تجارت کے لئے مال دیا ہو' اور ساتھ ساتھ تجارت کے بارہ میں ہدایات بھی دی ہوں' مگر وہ غلام مالک کی ہدایات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے مال کو ضائع کر دیتا ہے' تو ظاہر ہے کہ ایسا غلام ہر لحاظ سے نقصان میں ہے۔

۵۱۹٦ - (٤٢) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ اَوَّلَ مَا يُسْاَلُ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ النَّعِيْمِ اَنْ يُّقَالَ لَهٗ اَلَمْ نُصِحَّ جِسْمَكَ وَنُرَوِّكَ مِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ.)) (رواه الترمذی)

(الترمذی حدیث رقم ۳۳۵۸)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک قیامت کے دن سب سے پہلے جن نعمتوں کے متعلق بندہ سے سوال ہوگا وہ یہ ہے کہ اسے کہا جائے گا' کیا ہم نے تیرے بدن کو تندرستی عطا نہ کی تھی؟ اور کیا تجھے ٹھنڈے پانی سے سیراب نہ کیا تھا؟'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

٥١٩٧- (٤٣) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَزُوْلُ قَدَمَا ابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اِكْتَسَبَهٗ وَفِيْمَا اَنْفَقَهٗ وَمَاذَا عَمِلَ فِيْمَا عَلِمَ۔)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔) (الترمذی حدیث رقم ٢٤١٦)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''آدمی کے پاؤں قیامت کے دن حرکت نہیں کر سکیں گے یہاں تک کہ اس سے پانچ چیزوں کے متعلق پوچھا ❶ جائے گا' اس کی عمر کے متعلق کہ کس کام میں صرف کی' جوانی کے متعلق کہ کس چیز میں پرانی کی' اور مال کے متعلق کہ کہاں سے کمایا اس کو اور کہاں خرچ کیا اور اس سے پوچھا جائے گا کہ کیا علم کے مطابق عمل کیا؟'' (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث شواہد کی بنا پر صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پوچھا الخ آج کل مسلمانوں نے ان امور میں اس قدر لا پرواہی اختیار کی ہوئی ہے کہ گویا موت اور قیامت کی کوئی فکر ہی نہیں' عوام لوگوں کے حال کا تو پوچھنا ہی کیا یہ تو حلال وحرام کی تمیز بالکل ختم کیے ہوئے ہیں اور علماء لوگ بھی عوام سے بدتر طریقہ اختیار کر چکے ہیں۔ امام رازی رحمہ اللہ نے تفسیر کبیر میں ایک اثر بیان کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ علماء لوگ اگر حلال مال جمع کرنے لگ جائیں تو عوام مشتبہ مال میں مبتلا ہو جائیں گے اور اگر علماء مشتبہ مال کھانے لگ جائیں تو عوام حرام کھانے لگ جائیں گے' اگر علماء حرام کھانا شروع کر دیں تو عوام کافر ہو جائیں گے' اس سے معلوم ہوا کہ علماء کے عمل کا اثر جہان پر پڑتا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٥١٩٨- (٤٤) عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَهٗ اِنَّكَ لَسْتَ بِخَيْرٍ مِّنْ اَحْمَرَ وَلَا اَسْوَدَ اِلَّا اَنْ تَفْضُلَهٗ بِتَقْوٰى۔)) (رواه احمد) (احمد فی المسند ٥/ ١٥٨)

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا: ''تو (اے ابوذر!) نہیں بہتر ❶ سرخ اور سیاہ رنگ والے سے' مگر یہ کہ تو اس سے تقویٰ میں زیادہ ہو۔'' (احمد)

حکم الحدیث: اگر یہ منقطع نہ ہو تو اس کی سند حسن ہے لیکن اس کا ایک شاہد ہے جو اسے مضبوط کرتا ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نہیں ہے بہتر' یعنی فضیلت ظاہری شکل وصورت پر موقوف نہیں ہے' بلکہ فضیلت دل کی صفائی اور دل کی خوبصورتی پر منحصر ہے۔

٥١٩٩- (٤٥) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَازَهِدَ عَبْدٌ فِي الدُّنْيَا اِلَّا اَنْبَتَ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فِيْ قَلْبِهٖ وَاَنْطَقَ بِهَا لِسَانَهٗ وَبَصَّرَهٗ عَيْبَ الدُّنْيَا وَدَاءَهَا وَدَوَاءَهَا وَاَخْرَجَهٗ مِنْهَا سَالِمًا اِلٰى دَارِ السَّلَامِ۔)) (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔)

انہی (سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب بھی کوئی بندہ دنیا سے بے رغبتی اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں دانائی پیدا کر دیتا ہے' اور اس کے ساتھ اس کی زبان کو بولنے کی توفیق دے دیتا ہے' اور اس کو دنیا کے عیب اور اس کی بیماری اور اس کی دوا دکھلا دیتا ہے

(البیھقی حدیث رقم ۱۰۵۳۲)

اور اس کو دنیا سے صحیح و سالم سلامتی والے گھر کی طرف نکال لے جاتا ہے۔" (بیہقی، شعب الایمان)

حکم الحدیث: مجھے اس کی سند نہیں ملی۔

۵۲۰۰- (۴۶) وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَخْلَصَ اللّٰهُ قَلْبَهُ لِلْاِيْمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَهُ سَلِيْمًا وَلِسَانَهُ صَادِقًا وَ نَفْسَهُ مُطْمَئِنَّةً وَخَلِيْقَتَهُ مُسْتَقِيْمَةً وَجَعَلَ اُذُنَهُ مُسْتَمِعَةً وَعَيْنَهُ نَاظِرَةً فَاَمَّا الْاُذُنُ فَقَمْعٌ وَاَمَّا الْعَيْنُ فَمُقِرَّةٌ لِمَا يُوْعِي الْقَلْبُ وَقَدْ اَفْلَحَ مَنْ جُعِلَ قَلْبُهُ وَاعِيًا۔)) (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔) (البیھقی حدیث رقم ۱۰۸ واحمد فی المسند ۴/ ۱۴۷)

انہی (سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ شخص کامیاب ہوا جس کے دل کو اللہ تعالیٰ نے ایمان کے لئے خالص کیا' اور اس کے دل کو صحیح و سالم بنایا اس کی زبان کو سچ بولنے والی بنایا اس کے نفس کو مطمئن اور اس کی طبیعت سیدھی' اور اس کے کانوں کو حق سننے والا بنایا' اور اس کی آنکھ دیکھنے والی بنائی پس کان قیف (اقرار کرنے والے ہیں) ہیں اور آنکھ اس چیز کو قرار دینے والی ہے جس کو دل محفوظ کرتا ہے' اور کامیاب ہوا وہ شخص جس نے دل کو حق محفوظ رکھنے والا بنایا۔" (احمد و بیہقی شعب الایمان)

حکم الحدیث: اس کی سند میں انقطاع ہے۔

۵۲۰۱- (۴۷) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اِذَا رَاَيْتَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُعْطِي الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْيَا عَلٰى مَعَاصِيْهِ مَايُحِبُّ فَاِنَّمَا هُوَ اِسْتِدْرَاجٌ)) ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى اِذَا فَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ.﴾ [الانعام: ۴۴] (رواه احمد) (احمد فی المسند ۴/ ۱۴۵)

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "جب تو دیکھے کہ اللہ تعالیٰ دنیا کسی شخص کو باوجود اس کے گناہوں کے دیئے جا رہا ہے' جتنی کہ وہ شخص پسند کرتا ہے تو وہ (دنیا کا دینا) استدراج ❶ ہے' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی: "پس جب بھول گئے وہ اس نصیحت کو جو ان کو کی گئی تھی' تو کھول دیئے ہم نے ان پر ہر قسم کی نعمت کے دروازے' یہاں تک کہ وہ ان نعمتوں میں اترانے لگے جو ان کو دی گئی تھیں' تو ہم نے ان کو اچانک پکڑ لیا اور وہ اس وقت بالکل ناامید تھے۔" (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ استدراج کا معنی ہے آہستہ آہستہ پکڑنا' یہاں مراد یہ ہے کہ گناہ گار کو اللہ تعالیٰ آہستہ آہستہ پکڑتا ہے' کبھی کبھار تھوڑا سا پکڑا پھر آسانی کر دی' اسی طرح کبھی پکڑ لیا' کبھی چھوڑ دیا' اگر ان حالات میں وہ شخص اس کو قدرت الٰہی سمجھ کر توبہ اور اطاعت اختیار کر لے تو بچ گیا اور اگر نہ سمجھے اور نہ مانے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہلت اور خوشحالی کے دروازے کھل جاتے ہیں تا آنکہ غافل بندہ گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اچانک پکڑا جاتا ہے' یہی آیت مذکورہ کا مطلب ہے۔

٥٢٠٢ - (٤٨) وَعَنْ اَبِی اُمَامَةَ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ تُوُفِّیَ وَتَرَكَ دِیْنَارًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((كَیَّةٌ)) قَالَ ثُمَّ تُوُفِّیَ اٰخَرُ فَتَرَكَ دِیْنَارَیْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((كَیَّتَانِ۔)) (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) (احمد والبیهقی حدیث رقم ٦٩٤٦)

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اصحاب صفہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص فوت ہو گیا اور اس نے ایک دینار چھوڑا' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہ دینار ایک داغ ہے، ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے کہا، پھر ایک اور شخص فوت ہو گیا اور اس نے دو دینار چھوڑے' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ دو دینار دو داغ ہیں۔'' (احمد' بیہقی فی شعب الایمان)

حکم الحدیث: مسند احمد میں دو سندوں سے یہ روایت منقول ہے جن میں سے ایک صحیح ہے۔

٥٢٠٣ - (٤٩) وَعَنْ مُعَاوِیَةَ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰی خَالِهٖ اَبِیْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ یَعُوْدُهٗ فَبَكٰی اَبُوْ هَاشِمٍ فَقَالَ مَا یُبْكِیْكَ یَا خَالُ اَوَجَعٌ یُشْئِزُكَ اَمْ حِرْصٌ عَلَی الدُّنْیَا قَالَ كَلَّا وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَیْنَا عَهْدًا لَّمْ اٰخُذْ بِهٖ قَالَ وَمَا ذٰلِكَ قَالَ سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ ((اِنَّمَا یَكْفِیْكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ)) وَاِنِّیْ اُرَانِیْ قَدْ جَمَعْتُ۔ (رواه احمد و الترمذی و النسائی و ابن ماجة) (الترمذی حدیث رقم ٢٣٢٧ والنسائی حدیث رقم ٥٣٧٢ وابن ماجه حدیث رقم ٤١٠٣ واحمد فی المسند ٥/ ٢٩٠)

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک دفعہ اپنے ماموں' ابوہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی طبع پرسی کے لئے گئے تو سیدنا ابوہاشم رضی اللہ عنہ رو پڑے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا' ماموں جان! آپ کیوں روتے ہیں؟ کیا بیماری نے آپ کو پریشان کیا ہے یا دنیا کی حرص نے؟ انہوں نے کہا، ہرگز نہیں ❶ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک وصیت کی تھی' جس پر میں نے عمل نہیں کیا' سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا' وہ وصیت کیا تھی؟ انہوں نے کہا، میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک تجھے مال جمع کرنے کی بجائے ایک خادم اور اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جانے کے لئے ایک سواری ہی کافی ہے'' اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ میں نے مال جمع کیا ہے۔ (احمد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس میں ایک راوی مجہول ہے لیکن اس کا شاہد مرفوعاً موجود ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جن لوگوں کے اخراجات بذریعہ بیت المال پورے ہوتے ہوں' ان کو مال جمع کر کے رکھنا گناہ ہے' اصحاب صفہ فقراء اور غرباء صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت تھی جو کہ مسجد نبوی کے پاس ایک سایہ دار چھپر نما جگہ میں رہتی تھی' مدینہ منورہ میں ان کا کوئی مکان تھا نہ مال و متاع اور نہ ہی اہل و عیال' یہ لوگ مختلف علاقوں سے آ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے علم دین سیکھتے تھے ان کی تعداد تقریباً ستر' اسی رہتی تھی' کبھی اس سے زیادہ ہو جاتے اور کبھی کم' مال دار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان کو کھانا کھلاتے اور کبھی اپنے گھروں میں بطریق مہمانی کے لے جاتے تھے' چونکہ ان کے کھانے رہنے کی ذمہ داری' مال دار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ذمہ تھی' اس لیے ان کے جمع کردہ مال پر آپ نے وعید فرمائی' افسوس آج علماء اہل حدیث اپنی ذمہ داریوں کو نظر انداز کر کے دنیا کے پیچھے لگ گئے ہیں' کسی نے جنوں کے نکالنے کی دکان سجائی ہوئی ہے' کسی نے تعویذ وغیرہ کا دھندا شروع کیا ہوا ہے' اور بعض نے اپنے وعظ' کلام کو ذریعہ معاش اور جمع کرنے کا ذریعہ بنایا ہوا ہے' غرض ایسی روش اختیار کر لی ہے کہ گویا موت اور آخرت کا کوئی فکر ہی نہیں ہے' قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے سامنے کیا جواب اور کیا حساب

دیں گے' علماء اہل حدیث کو ہم نے اس لئے خاص کیا ہے' کہ قرآن وحدیث کے اصل مخاطب یہی لوگ ہیں اور باقی لوگ تو اپنے اپنے ائمہ کے واسطے سے مانتے ہیں۔ واللہ اعلم

٥٢٠٤- (٥٠) وَعَنْ اُمِّ الدَّرْدَآءِ قَالَتْ قُلْتُ لِاَبِی الدَّرْدَآءِ مَالَكَ لَا تَطْلُبُ كَمَا يَطْلُبُ فُلَانٌ فَقَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((اِنَّ اَمَامَكُمْ عَقَبَةً كَئُوْدًا لَّا يَجُوْزُهَا الْمُثْقِلُوْنَ)) فَاُحِبُّ اَنْ اَتَخَفَّفَ لِتِلْكَ الْعَقَبَةِ۔ (البيهقي حديث رقم ١٠٤٠٨)

سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تجھے کیا ہوا' تو مال طلب نہیں کرتا جس طرح کہ فلاں شخص طلب کرتا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: ''بے شک تمہارے آگے ایک دشوار گزار گھاٹی ہے' جس سے زیادہ بوجھ اٹھانے والے نہیں گذر سکیں گے'' پس میں پسند کرتا ہوں کہ اس گھاٹی کے لئے ہلکا ہو جاؤں۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

٥٢٠٥- (٥١) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((هَلْ مِنْ اَحَدٍ يَّمْشِیْ عَلَی الْمَآءِ اِلَّا ابْتَلَّتْ قَدَمَاهُ)) قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ((كَذٰلِكَ صَاحِبُ الدُّنْيَا لَا يَسْلَمُ مِنَ الذُّنُوْبِ۔)) (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔) (البيهقي حديث رقم ١٠٤٥٧)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایسا کوئی شخص ہے کہ جو پانی پر چلے اور اس کے قدم پانی سے تر نہ ہوں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا، اے اللہ کے رسول! ایسا کوئی نہیں ہے' آپ نے فرمایا: ''اسی طرح دنیا دار شخص گناہوں سے نہیں بچ سکتا۔'' (ان دونوں احادیث کو بیہقی نے شعب الایمان میں بیان کیا ہے۔)

٥٢٠٦- (٥٢) وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنْ اَجْمَعَ الْمَالَ وَاَكُوْنَ مِنَ التَّاجِرِيْنَ وَلٰكِنْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنْ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ۔ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰی يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ۔)) (رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَاَبُوْنُعَيْمٍ فِی الْحِلْيَةِ عَنْ اَبِیْ مُسْلِمٍ۔) (البغوی حديث رقم ٤٠٣٦)

سیدنا جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری طرف اس بات کی وحی نہیں کی گئی کہ میں مال جمع کروں اور تاجروں میں شمار ہو جاؤں لیکن میری طرف اس بات کی وحی کی گئی ہے کہ تو تسبیح بیان کر اپنے رب کی حمد کے ساتھ اور ہو تو سجدہ کرنے والوں سے اور موت کے آنے تک اپنے رب کی عبادت کر۔'' (روایت کیا اس کو شرح السنہ میں اور ابونعیم حلیہ میں ابومسلم سے روایت کیا۔)

حکم الحدیث: یہ حدیث مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

٥٢٠٧- (٥٣) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا اِسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْئَلَةِ وَسَعْيًا عَلٰی اَهْلِهٖ وَتَعَطُّفًا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص دنیا کو حلال طریقہ سے اور سوال سے بچنے' اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنے اپنے ہمسایہ پر احسان کرنے

عَلٰی جَارِہٖ لَقِیَ اللّٰہَ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَ وَجْھُہٗ مِثْلَ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْیَا حَلَالًا مُکَاثِرًا مُفَاخِرًا مُرَائِیًا لَقِیَ اللّٰہَ تَعَالٰی وَھُوَعَلَیْہِ غَضْبَانُ۔)) (رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَ اَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَۃِ۔) (البیھقی حدیث رقم ۱۰۳۷۵ وابو نعیم فی الحلیۃ ۸/ ۲۱۵)

کے لئے طلب کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کو قیامت کے دن اس حالت میں ملے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگا' اور جو شخص دنیا کو حلال طریقہ سے مال کو زیادہ کرنے' فخر کرنے اور مال کی نمائش کرنے کے لیے طلب کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کو اس حالت میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوگا۔'' (بیہقی شعب الایمان' ابونعیم حلیہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

۵۲۰۸ - (۵۴) وَعَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اِنَّ ھٰذَا الْخَیْرَ خَزَآئِنُ لِتِلْکَ الْخَزَآئِنِ مَفَاتِیْحَ فَطُوْبٰی لِعَبْدٍ جَعَلَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی مِفْتَاحًا لِّلْخَیْرِ مِغْلَاقًا لِّلشَّرِّ وَوَیْلٌ لِّعَبْدٍ جَعَلَہُ اللّٰہُ مِفْتَاحًا لِّلشَّرِّ مِغْلَاقًا لِّلْخَیْرِ۔)) (رواہ ابن ماجۃ) (ابن ماجہ حدیث رقم ۲۳۸)

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک یہ خیر بھلائیاں خزانے ہیں اور ان خزانوں کی کنجیاں ❶ ہیں' پس اس بندہ کے لئے خوشی ہے' جس کو اللہ تعالیٰ نے بھلائی کی کنجی اور برائی کے بند ہونے کا سبب بنایا ہے اور اس بندہ کے لئے ہلاکت ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے برائی کے کھولنے اور نیکی کے بند ہونے کا ذریعہ بنایا ہے۔'' (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند سخت ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کنجیاں ہیں' یعنی سخاوت کرنے والے لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جب اور جہاں بھی خرچ کرنے کی ضرورت پیش آئے تو وہ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال سے' جس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ ''خیر'' سے تعبیر فرمایا ہے خرچ کرتے ہیں اور اسی طرح جہاں کہیں کسی برائی کے ختم کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے تو وہاں خرچ کرتے ہیں مثلاً کفار کے شر سے بچنے کے لئے جہاد پر جانا ہے تو اس وقت بھی وہ جہاد کی تیاری میں مال خرچ کرنے سے دریغ نہیں کرتے' ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبارک باد ہے اور اس کے بالمقابل اس شخص پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے' جس کا مال' دولت محض اس کی نفس پروری پر خرچ ہوتا ہے اور اس کے مال میں اللہ تعالیٰ کا کوئی حصہ نہیں ہے۔

۵۲۰۹ - (۵۵) وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ((اِذَا لَمْ یُبَارَکْ لِلْعَبْدِ فِیْ مَالِہٖ جَعَلَہٗ فِی الْمَآءِ وَالطِّیْنِ۔)) (البیھقی حدیث رقم ۱۰۷۱۹)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کسی بندہ کے مال میں (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) برکت ❶ نہیں ہوتی تو اس کو پانی اور مٹی میں وہ خرچ کرتا ہے۔''

حکم الحدیث: اس کی سند سخت ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ برکت نہیں ہوتی' اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا ارادہ ہی نہیں رکھتا' ایسے شخص کے مال کو اللہ تعالیٰ بلاضرورت کی عمارات وغیرہ میں خرچ کراتا ہے جو کہ دنیا میں مال کے ضائع ہونے اور آخرت میں ہلاکت کا سبب بنتی ہے۔

۵۲۱۰ - (۵۶) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اتَّقُوا الْحَرَامَ فِي الْبُنْيَانِ فَإِنَّهُ أَسَاسُ الْخَرَابِ۔)) (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ) (البيهقي حديث رقم ١٧٠٢٢)

''عمارتوں کے بنانے میں حرام ❶ کے ارتکاب سے بچو' اس لئے کہ حرام عمارت خرابی کی بنیاد ہے۔'' (ان دونوں احادیث کو بیہقی نے شعب الایمان میں بیان کیا ہے۔)

حکم الحدیث: اس کی سند میں کمزوری اور انقطاع ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہاں حرام عمارت سے زائد از ضرورت عمارت مراد ہے۔

٥٢١١- (٥٧) وَعَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اَلدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَّا دَارَ لَهٗ وَمَالُ مَنْ لَّا مَالَ لَهٗ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَّا عَقْلَ لَهٗ۔)) (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ) (احمد في المسند ٦/ ٧١ والبيهقي حديث رقم ١٠٦٣٨)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دنیا اس شخص کا گھر ہے' جس کا آخرت میں کوئی گھر نہیں ہے' اور دنیا اس شخص کا مال ہے جس کا آخرت میں کوئی مال نہیں' اور اس دنیا کے لئے وہی شخص جمع کرتا ہے جس کی عقل نہیں ہے'' (احمد' بیہقی' شعب الایمان)

حکم الحدیث: اسی طرح امام احمد نے ضعیف سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔

٥٢١٢- (٥٨) وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي خُطْبَتِهٖ ((اَلْخَمْرُ جِمَاعُ الْإِثْمِ وَالنِّسَآءُ حَبَائِلُ الشَّيْطَانِ وَحُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ)) قَالَ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ ((أَخِّرُوا النِّسَآءَ حَيْثُ أَخَّرَهُنَّ اللّٰهُ))۔ (رَوَاهُ رَزِيْنٌ) (رواه رزين وروى عبدالرزاق في المصنف عن ابن مسعود قوله ((اخروهن حيث اخرهن الله)) حديث رقم ٥١١٥)

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے خطبہ میں فرماتے ہوئے سنا: ''شراب تمام گناہوں کی جڑ ہے' اور عورتیں شیطان کا جال ❶ ہیں' اور دنیا کی محبت ہر گناہ کا سر ہے'' حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے بھی سنا ہے کہ: ''عورتوں کو پیچھے رکھو' جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو پیچھے رکھا ہے۔'' (رزین)

حکم الحدیث: اس میں دو مجہول راوی ہیں۔

فوائد الحدیث: ❶ جال ہیں' اس لئے کہ ان کی وجہ سے اکثر خرابی پیدا ہوتی ہے' لوگ ان کے عشق اور محبت میں مبتلا ہو کر شریعت کے خلاف بہت سے کام کرنے لگتے ہیں۔

٥٢١٣- (٥٩) وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ مِنْهُ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا ((حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ۔)) (البيهقي حديث رقم ١٠٥٠١)

امام بیہقی نے اس حدیث سے کچھ حصہ ''کہ دنیا کی محبت ہر گناہ کا سر ہے'' (شعب الایمان میں حسن بصری سے مرسلاً بیان کیا ہے)

حکم الحدیث: یہ حدیث من گھڑت ہے۔

٥٢١٤- (٦٠) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَخْوَفُ مَا أَتَخَوَّفُ عَلٰى

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سب سے زیادہ خوفناک چیزیں جن سے میں اپنی امت پر

اُمَّتِي الْهَوٰى وَطُوْلُ الْاَمَلِ فَاَمَّا الْهَوٰى فَيَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ وَاَمَّا طُوْلُ الْاَمَلِ فَيُنْسِي الْاٰخِرَةَ وَهٰذِهِ الدُّنْيَا مُرْتَحِلَةٌ ذَاهِبَةٌ وَهٰذِهِ الْاٰخِرَةُ مُرْتَحِلَةٌ قَادِمَةٌ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا بَنُوْنَ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تَكُوْنُوْا مِنْ بَنِي الدُّنْيَا فَافْعَلُوْا فَاِنَّكُمُ الْيَوْمَ فِيْ دَارِ الْعَمَلِ وَلَا حِسَابَ وَاَنْتُمْ غَدًا فِيْ دَارِ الْاٰخِرَةِ وَلَا عَمَلَ۔)) (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) (البیهقی حدیث رقم ١٠٦١٦)

ڈرتا ہوں وہ دو چیزیں ہیں' ایک خواہش نفس اور دوسری' جینے کی لمبی آرزو' پس خواہش نفس حق قبول کرنے سے باز رکھتی ہے' اور جینے کی لمبی آرزو' آخرت کو بھلا دیتی ہے، یہ دنیا جانے کے لئے دوڑ رہی ہے اور یہ آخرت آنے کے لئے دوڑ رہی ہے' اور ان میں سے ہر ایک کے بیٹے ہیں، پس اگر تم سے ہو سکے تو یہ کرو اور دنیا کے بیٹے نہ بنو اس لئے کہ تم آج دنیا میں عمل کے گھر میں ہو اور کوئی حساب نہیں ہے' اور تم کل آخرت کے گھر میں ہو گے اور عمل نہیں ہوگا۔'' (بیہقی شعب الایمان)

حکم الحدیث: اس میں ایک ضعیف راوی ہے۔

٥٢١٥- (٦١) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ ارْتَحَلَتِ الدُّنْيَا مُدْبِرَةً وَّارْتَحَلَتِ الْاٰخِرَةُ مُقْبِلَةً وَّلِكُلٍّ وَّاحِدَةٍ مِّنْهُمَا بَنُوْنَ فَكُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الْاٰخِرَةِ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الدُّنْيَا فَاِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَلَا حِسَابَ وَغَدًا حِسَابٌ وَلَا عَمَلَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ) (البخاری فی باب رقم ٤ باب فی الامل وطوله)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دنیا پیٹھ پھیرے ہوئے دوڑ رہی ہے اور آخرت سامنا کئے ہوئے دوڑی آ رہی ہے' اور ان دونوں میں سے ہر ایک کے بیٹے ہیں' پس بنو تم آخرت کے بیٹے اور تم دنیا کے بیٹے نہ بنو اس لئے کہ آج عمل کا موقع ہے اور کوئی حساب نہیں ہے' اور کل حساب ہوگا اور عمل نہیں ہوگا۔''
(بخاری نے ترجمۃ الباب میں روایت کیا)

حکم الحدیث: اس میں ایک مجہول راوی ہے۔

٥٢١٦- (٦٢) وَعَنْ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ ((اَلَا اِنَّ الدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ يَّاْكُلُ مِنْهُ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ اَلَا وَاِنَّ الْاٰخِرَةَ اَجَلٌ صَادِقٌ وَيَقْضِيْ فِيْهَا مَلِكٌ عَادِلٌ قَادِرٌ اَلَا وَاِنَّ الْخَيْرَ كُلَّهٗ بِحَذَافِيْرِهٖ فِي الْجَنَّةِ اَلَا وَاِنَّ الشَّرَّ كُلَّهٗ بِحَذَافِيْرِهٖ فِي النَّارِ اَلَا فَاعْمَلُوْا وَاَنْتُمْ مِنَ اللّٰهِ عَلٰى حَذَرٍ وَاعْلَمُوْا اَنَّكُمْ مُعْرَضُوْنَ عَلٰى اَعْمَالِكُمْ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ))۔ (رواه الشافعی) (لم اقف علیه فی مسند الامام الشافعی)

سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ دیا اور آپ نے اپنے خطبہ میں فرمایا: ''خبردار! بے شک دنیا سامان ہے سامنے' اس سے نیک اور فاجر کھا رہے ہیں' خبردار! بے شک آخرت ایک مدت معین ہے' اس میں عادل بادشاہ پوری طاقت والا فیصلہ کرے گا' خبردار! بیشک نیکی اپنی تمام اقسام سمیت جنت میں ہے اور برائی اپنی تمام اقسام سمیت دوزخ میں ہے' خبردار' عمل کرو تم اس حالت میں کہ تم اللہ تعالیٰ سے ڈرنے ❶ والے ہو! اور جان لو کہ تحقیق تم اپنے اعمال پر پیش کئے جاؤ گے تو جو شخص ذرہ برابر نیکی کرے گا تو وہ اس کی جزا ❷ پائے گا اور جو شخص ذرہ برابر برائی کرے گا تو وہ اس کی سزا پائے گا۔'' (شافعی)

حکم الحدیث: اس کی سند من گھڑت ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ڈرتے رہو ڈر قبول ہوتا ہے۔ ❷ یعنی آخرت میں۔

٥٢١٧ - (٦٣) وَعَنْ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((يَاۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ الدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا الْبِرُّ وَالْفَاجِرُ وَاِنَّ الْاٰخِرَةَ وَعْدٌ صَادِقٌ يَحْكُمُ فِيْهَا مَلِكٌ عَادِلٌ قَادِرٌ يُحِقُّ فِيْهَا الْحَقَّ وَيُبْطِلُ الْبَاطِلَ كُوْنُوْا مِنْ اَبْنَآءِ الْاٰخِرَةِ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنْ اَبْنَآءِ الدُّنْيَا فَاِنَّ كُلَّ اُمٍّ يَتْبَعُهَا وَلَدُهَا۔))

(ابو نعیم فی الحلیة ١/ ٢٦٤)

سیدنا شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا' آپ فرماتے تھے: ''اے لوگو! بے شک دنیا ایک حاضر سامان ہے' اس سے ہر نیک اور بدکھا رہا ہے اور بے شک آخرت کا وعدہ سچا ہے اس میں بادشاہ عادل پوری طاقت والا فیصلہ کرے گا' اس میں حق کو قائم کرے گا اور باطل کو ختم کرے گا' تم آخرت کے بیٹوں میں سے بنو اور تم دنیا کے بیٹوں میں سے نہ بنو' اس لئے کہ ہر ماں کا بیٹا اس کے تابع ہوتا ہے۔''

حکم الحدیث: اس کی سند من گھڑت ہے۔

٥٢١٨ - (٦٤) وَعَنْ اَبِى الدَّرْدَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَاطَلَعَتِ الشَّمْسُ اِلَّا وَبِجَنْبَتَيْهَا مَلَكَانِ يُنَادِيَانِ يُسْمِعَانِ الْخَلَائِقَ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ يَاۤاَيُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوْا اِلٰى رَبِّكُمْ مَا قَلَّ وَكَفٰى خَيْرٌ مِّمَّا كَثُرَ وَاَلْهٰى۔)) (رواهما ابونعيم فى الحلية) (احمد فی المسند ٥/ ١٩٧ وابو نعيم فی الحلية ١/ ٢٢٦)

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے' تو اس کے دونوں پہلوؤں میں دو فرشتے ہوتے ہیں، جو منادی کرتے ہیں' جن کو جنوں اور انسانوں کے علاوہ تمام مخلوق سنتی ہے (وہ کہتے ہیں) اے لوگو! تم اپنے پروردگار کی طرف آؤ اور جو مال تھوڑا اور کافی ہو' وہ اس زیادہ مال سے بہتر ہے جو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل کرے (ان دونوں احادیث کو ابونعیم نے حلیہ میں بیان کیا ہے۔)''

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

٥٢١٩ - (٦٥) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ يَبْلُغُ بِهٖ قَالَ اِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ مَا قَدَّمَ وَقَالَ بَنُوْا اٰدَمَ مَا خَلَّفَ۔ ((رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

(رواه البيهقی حديث رقم ١٠٤٧٥)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس روایت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے تھے' فرمایا: ''جب کوئی آدمی مرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ اس نے آگے کیا بھیجا ہے؟ جب کہ لوگ کہتے ہیں کہ اس نے پیچھے کیا چھوڑا ہے؟'' (رواہ بیہقی فی شعب الایمان)

٥٢٢٠ - (٦٦) وَعَنْ مَالِكٍ اَنَّ لُقْمَانَ قَالَ لِابْنِهٖ ((يَابُنَىَّ اِنَّ النَّاسَ قَدْ تَطَاوَلَ عَلَيْهِمْ مَا يُوْعَدُوْنَ وَهُمْ اِلَى الْاٰخِرَةِ سِرَاعًا يَذْهَبُوْنَ وَاِنَّكَ قَدِ اسْتَدْبَرْتَ

امام مالک رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اے میرے بیٹے! بے شک لوگوں کے نزدیک لمبی مدت معلوم ہوتی ہے اس چیز ❶ کی جس کا ان سے وعدہ کیا

الدُّنْيَا مُنْذُ كُنْتَ وَاسْتَقْبَلْتَ الْآخِرَةَ وَإِنَّ دَارًا تَسِيْرُ إِلَيْهَا أَقْرَبُ إِلَيْكَ مِنْ دَارٍ تَخْرُجُ مِنْهَا۔)) (رواه رزين)

کیا ہے، حالانکہ وہ آخرت کی طرف بہت جلدی دوڑے جا رہے ہیں، اور بے شک تو اے میرے بیٹے! دنیا سے پیٹھ پھیر کر جا رہا ہے، جب سے تو پیدا ہوا ہے، تو آخرت کی طرف جا رہا ہے اور بے شک وہ گھر جس کی طرف تو جا رہا ہے بہت قریب ہے، تیرے اس گھر سے جس سے تو نکل رہا ہے۔ (رزین)

فوائد الحدیث: ❶ اس سے مراد ہے کہ قیامت کے آنے کو دور سمجھتے ہیں، حالانکہ وہ ہر وقت اسی کی طرف چلے جا رہے ہیں، کیوں کہ جو شخص ایک جگہ سے نکلتا ہے تو وہ دم بدم اس جگہ سے دور ہوتا جاتا ہے اور جس جگہ کی طرف جا رہا ہے وہ اس کے نزدیک ہوتا جاتا ہے۔ مقصد اس نصیحت سے یہ ہے کہ فکر آخرت سے غافل نہیں ہونا چاہیے۔

۵۲۲۱- (٦٧) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قِيلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ قَالَ كُلُّ مَخْمُوْمِ الْقَلْبِ صَدُوْقِ اللِّسَانِ)) قَالُوْا صَدُوْقُ اللِّسَانِ نَعْرِفُهُ فَمَا مَخْمُوْمُ الْقَلْبِ قَالَ ((هُوَ النَّقِيُّ التَّقِيُّ لَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَلَا بَغْيَ وَلَا غِلَّ وَلَا حَسَدَ)) (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ) (ابن ماجه حديث رقم ٤٢١٥)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کونسا آدمی افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہر صاف دل اور سچی زبان والا'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، سچی زبان والے کو تو ہم سمجھتے ہیں، اور مخموم القلب کا کیا مفہوم ہے؟ آپ نے فرمایا: ''پاک دل، پرہیزگار، جس پر کسی گناہ اور ظلم کرنے کا الزام نہ ہو اور نہ ہی اس کے دل میں کوئی کینہ اور حسد نہ ہو۔'' (رواہ ابن ماجہ، بیہقی فی شعب الایمان)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

۵۲۲۲- (٦٨) وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَرْبَعٌ إِذَا كُنَّ فِيْكَ فَلَا عَلَيْكَ مَا فَاتَكَ الدُّنْيَا حِفْظُ أَمَانَةٍ وَصِدْقُ حَدِيْثٍ وَحُسْنُ خَلِيْقَةٍ وَعِفَّةٌ فِيْ طُعْمَةٍ))۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ) (احمد ورواه البيهقي حديث رقم ٥٢٥٨)

انہی (سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تجھ میں چار خصلتیں ہوں تو تجھے دنیا کی اس چیز پر جو تجھ سے چوک گئی ہے نہیں غم کرنا چاہیے (۱) امانت کی حفاظت کرنا (۲) سچی بات کہنا (۳) خوش خلقی (۴) حرام کھانے سے پرہیز۔'' (رواہ احمد و بیہقی فی شعب الایمان)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے، لیکن امام احمد کے علاوہ کسی نے اسے صحیح سند سے بیان کیا ہے۔

۵۲۲۳- (٦٩) وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِيْ أَنَّهُ قِيلَ لِلُقْمَانَ الْحَكِيْمِ مَا بَلَغَ بِكَ مَا نَرَى يَعْنِي الْفَضْلَ قَالَ ((صِدْقُ الْحَدِيْثِ وَأَدَاءُ الْأَمَانَةِ وَتَرْكُ مَا لَا يَعْنِيْنِيْ۔)) (رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا) (الموطا حديث رقم

امام مالک رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ لقمان حکیم سے پوچھا گیا کہ تجھے اس مرتبہ پر جسے ہم دیکھ رہے ہیں، کس عمل نے پہنچایا ہے؟ انہوں نے فرمایا، سچ بولنے، امانت کے ادا کرنے اور بے فائدہ چیز کے چھوڑ دینے

١٧ من كتاب الاحكام)

٥٢٢٤- (٧٠) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((تَجِیْءُ الْاَعْمَالُ فَتَجِیْءُ الصَّلٰوةُ فَتَقُوْلُ يَا رَبِّ اَنَا الصَّلٰوةُ فَيَقُوْلُ اِنَّكَ عَلٰى خَيْرٍ فَتَجِیْءُ الصَّدَقَةُ فَتَقُوْلُ يَا رَبِّ اَنَا الصَّدَقَةُ فَيَقُوْلُ اِنَّكَ عَلٰى خَيْرٍ ثُمَّ يَجِیْءُ الصِّيَامُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَنَا الصِّيَامُ فَيَقُوْلُ اِنَّكَ عَلٰى خَيْرٍ ثُمَّ تَجِیْءُ الْاَعْمَالُ عَلٰى ذٰلِكَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّكَ عَلٰى خَيْرٍ ثُمَّ يَجِیْءُ الْاِسْلَامُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَنْتَ السَّلَامُ وَاَنَا الْاِسْلَامُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّكَ عَلٰى خَيْرٍ بِكَ الْيَوْمَ اٰخُذُ وَبِكَ اُعْطِیْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِیْ كِتَابِهٖ ((وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔)) (الموطا حديث رقم ١٧ من كتاب الكلام واحمد في المسند ٢/ ٣٦٢)

نے۔(موطا)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اعمال آئیں گے ❶ نماز آئے گی اور کہے گی اے میرے رب! میں نماز ❷ ہوں، اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ تو بہتر بھلائی پر ہے' پھر صدقہ آئے گا اور کہے گا: یارب! میں صدقہ ہوں' اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو بھی بھلائی پر ہے' پھر روزہ آئے گا اور کہے گا یارب! میں روزہ ہوں' اللہ تعالیٰ فرمائے گا بے شک تو بھلائی پر ہے' پھر آئیں گے دوسرے اعمال اسی طرح (اور) اللہ تعالیٰ ہر ایک کے جواب میں فرمائیں گے تو بھلائی پر ہے' پھر اسلام آئے گا اور کہے گا اے میرے رب تو ہر قسم کے عیب سے سالم ہے اور میں تیرے احکامات کا فرمانبردار ہوں' اللہ تعالیٰ فرمائے گا بے شک تو بہترین بھلائی پر ہے' آج میں تیرے ذریعہ ❸ ہی مواخذہ کروں گا اور تیرے ذریعہ ہی میں دوں گا (چنانچہ) اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ جو شخص اسلام کے علاوہ اور کوئی دین چاہے تو اس سے وہ دین ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔" (احمد)

حکم الحدیث: یہ حدیث منقطع ہونے کی وجہ سے معلول ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بعض احادیث اور آثار میں ہے کہ نیک اعمال اچھی صورت میں آئیں گے اور برے اعمال بدصورت میں' نیک اعمال نیکی کرنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں نجات کی سفارش کریں گے اور ان کی نجات کا ذریعہ بنیں گے اور برے اعمال لوگوں کے خلاف جھگڑیں گے اور ان کو دوزخ میں دھکیلنے کی دعوت کریں گے۔ ❷ میں نماز ہوں اور میرے متعلق تو نے فرمایا کہ دنیا میں فسق و فجور سے روکنے والی تھی' اس لئے میں تیری بارگاہ میں آئی ہوں تاکہ میرے پڑھنے والوں کے حق میں میری سفارش کو شرف قبولیت بخش' لیکن اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور شفقت سے ہر عمل کی سفارش کو موقوف رکھے گا اور مہلت دے گا۔ ❸ تیرے ذریعہ الخ یعنی ثواب وعقاب کا مدار تجھی پر ہے' جس کا اسلام درست ہوگا اس کے اعمال قبول ہوں گے اور جس کا اسلام ٹھیک نہ ہوا اس کا کوئی عمل بھی قبول نہ ہوگا۔

٥٢٢٥- (٧١) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ طَيْرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا عَائِشَةُ حَوِّلِيْهِ فَاِنِّیْ اِذَا رَاَيْتُهٗ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا۔))

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمارا ایک پردہ تھا جس میں پرندوں کی تصاویر تھیں' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے عائشہ! اس پردہ کو ہٹا دے ❶ کیوں کہ میں جب بھی

(احمد فی المسند ٦/ ٢٤١)

اس کو دیکھتا ہوں تو مجھے دنیا یاد آ جاتی ہے۔‘‘ (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ہٹا دے الخ یہ پردہ دروازے پر لٹکایا ہوا تھا یا خوبصورتی کے لئے دیوار گیری کے لئے تھا' یہ حدیث جانداروں کی تصاویر کی حرمت سے پہلے کی ہے' کیوں کہ اس سے بہت صحیح احادیث میں جانداروں کی تصاویر کی حرمت اور ممانعت مذکور ہے اور اس میں کسی ایک کو بھی اختلاف نہیں ہے (ق)

٥٢٢٦- (٧٢) وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِظْنِیْ وَاَوْجِزْ فَقَالَ ((اِذَا قُمْتَ فِیْ صَلَاتِكَ فَصَلِّ صَلٰوةَ مُوَدِّعٍ وَلَا تَكَلَّمْ بِكَلَامٍ تَعْذِرُ مِنْهُ غَدًا وَاَجْمِعِ الْاِیَاسَ مِمَّا فِیْ اَیْدِی النَّاسِ۔)) (ابن ماجه حدیث رقم ٤١٧١ واحمد فی المسند ٥/ ٤١٢)

سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر عرض کیا، مجھے نصیحت کیجئے جو مختصر اور جامع ہو، آپ نے فرمایا: ’’جب تو اپنی نماز میں کھڑا ہو' تو اس شخص کی طرح نماز پڑھ جو آخری نماز پڑھنے والا ہے اور ایسی بات نہ کہہ جس کے متعلق کل ❶ تجھے عذر بیان کرنا پڑے اور اس چیز سے پوری طرح ناامید ❷ ہو جا جو لوگوں کے ہاتھوں میں ہے۔‘‘ (احمد)

حکم الحدیث: اس کی تخریج صحیحہ نمبر ۴۰۱ میں موجود ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جھوٹی یا سخت بات نہ کہہ تاکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے پشیمان نہ ہونا پڑے' یا ویسے ہی بطور مثال ہے کہ گفتگو میں ایسی غلط بات نہیں کہنی چاہیے جس پر لوگوں کے سامنے پشیمان ہو کر عذر خواہی کرنا پڑے۔

❷ یعنی اپنی قسمت پر خوش رہ اور لوگوں کے مال سے بالکل امید ختم کر دے۔

٥٢٢٧- (٧٣) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْیَمَنِ خَرَجَ مَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوْصِیْهِ وَمُعَاذٌ رَاكِبٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَمْشِیْ تَحْتَ رَاحِلَتِهٖ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ ((یَا مُعَاذُ اِنَّكَ عَسٰی اَنْ لَّا تَلْقَانِیْ بَعْدَ عَامِیْ هٰذَا وَلَعَلَّكَ اَنْ تَمُرَّ بِمَسْجِدِیْ هٰذَا وَقَبْرِیْ)) فَبَكٰی مُعَاذٌ جَشْعًا لِفِرَاقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَاَقْبَلَ بِوَجْهِهٖ نَحْوَ الْمَدِیْنَةِ فَقَالَ ((اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیَ الْمُتَّقُوْنَ مَنْ كَانُوْا وَحَیْثُ كَانُوْا۔)) (رَوَی الْاَحَادِیْثَ الْاَرْبَعَةَ اَحْمَدُ) (احمد فی المسند ٥/

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یمن کی طرف بھیجا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ اس کو وصیت کرتے ہوئے چلے اور معاذ رضی اللہ عنہ سواری پر سوار تھے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی سواری کے ساتھ ساتھ پیدل چل رہے تھے' پھر جب آپ نصیحت سے فارغ ہوئے' تو آپ نے فرمایا: ’’اے معاذ! شاید کہ تو نہ مل سکے آئندہ سال اور شاید کہ تو میری اس مسجد اور میری قبر کے پاس سے گذرے تو سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی کے غم میں رو پڑے پھر آپ نے معاذ رضی اللہ عنہ سے توجہ ہٹائی اور متوجہ کیا اپنے چہرہ کو مدینہ کی طرف اور فرمایا: ’’بے شک لوگوں میں سے میرے قریب ترین پرہیزگار ❶ ہیں اور جو بھی ہوں اور جہاں بھی

۲۳۵) ہوں۔" (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس میں سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کو تسلی دی ہے کہ میرے بعد تقویٰ اختیار کرنا تاکہ آخرت میں میرا قرب نصیب ہو سکے۔

۵۲۲۸- (۷۴) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ)) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ النُّوْرَ اِذَا دَخَلَ الصَّدْرَ انْفَسَحَ)) فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لِتِلْكَ مِنْ عَلَمٍ تُعْرَفُ بِهٖ قَالَ ((نَعَمْ اَلتَّجَافِيْ مِنْ دَارِ الْغُرُوْرِ وَالْاِنَابَةُ اِلٰى دَارِ الْخُلُوْدِ وَالْاِسْتِعْدَادُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِهٖ۔)) (رواه البيهقي حديث رقم ١٠٥٥٢)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی: "جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دینے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتا ہے" پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بے شک نور جب سینہ میں داخل ہوتا ہے تو سینہ کھل جاتا ہے" آپ سے پوچھا گیا اے اللہ کے رسول! کیا اس کی کوئی نشانی ہے جس سے یہ حالت پہچانی جائے؟ آپ نے فرمایا: "ہاں، اس کی نشانی یہ ہے کہ دھوکے کے گھر سے دوری اختیار کرنا اور آخرت کی طرف توجہ کرنا اور موت کے لئے موت آنے سے پہلے تیار رہنا۔"

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

۵۲۲۹- (۷۵)، ۵۲۳۰- (۷۶) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ اَبِيْ خَلَّادٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْعَبْدَ يُعْطٰى زُهْدًا فِي الدُّنْيَا وَقِلَّةَ مَنْطِقٍ فَاقْتَرِبُوْا مِنْهُ فَاِنَّهٗ يُلَقَّى الْحِكْمَةَ۔)) (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) (ابن ماجه حديث رقم ٤١٠١ والبيهقي حديث رقم ٤٩٨٥)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو خلاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم کسی بندہ کو دیکھو کہ اسے دنیا کی چیزوں میں بے رغبتی اور کم بولنے کی عادت دی گئی ہے تو اس کی صحبت اختیار کرو اس لئے کہ ایسے بندے کو دانائی سکھائی جاتی ہے۔" (ان دونوں احادیث کو بیہقی نے شعب الایمان میں بیان کیا ہے۔)

حکم الحدیث: ۵۲۲۹- (۷۵) اس کی سند ضعیف ہے۔

بَابُ فَضْلِ الْفُقَرَآءِ وَمَا كَانَ مِنْ عَيْشِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فقراء کی فضیلت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معاشی زندگی کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۵۲۳۱- (۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((رُبَّ اَشْعَثَ مَدْفُوْعٍ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کتنے ہی بکھرے بالوں والے دروازوں سے دھکیلے

بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ۔)) (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم (١٣٨۔ ٢٦٢٢)

ہوئے اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم اٹھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو سچی ❶ کر دیتا ہے۔" (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ سچی کر دیتا ہے الخ یعنی ایسے مواقع مہیا فرمادیتا ہے جن کی وجہ سے ان کی قسم پوری ہو جاتی ہے' جیسے سیدنا انس بن نضر رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے کہ ان کی ہمشیرہ نے کسی لڑکی کا دانت توڑ دیا' انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قصاصاً دانت نکالنے کا دعویٰ کر دیا' سیدنا انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے قسم اٹھا کر کہا اللہ کی قسم! میری ہمشیرہ کا دانت نہیں توڑا جائے گا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انس! اللہ تعالیٰ کا حکم یہی ہے کہ قصاصاً دانت توڑا جائے' جونہی آپ نے یہ حکم فرمایا تو دعوے دار دیت لینے پر راضی ہو گئے اور قصاصاً دانت توڑنے کا دعویٰ چھوڑ دیا۔

٥٢٣٢- (٢) وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَاٰى سَعْدٌ اَنَّ لَهٗ فَضْلًا عَلٰى مَنْ دُوْنَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَ تُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ۔)) (رواہ البخاری) (البخاری حدیث رقم ٢٨٩٦ واحمد فی المسند ١/ ١٧٣)

سیدنا مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سعد نے سمجھا کہ اسے اس شخص پر فضیلت حاصل ہے جو اس سے کم تر ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب بھی تمہیں فتح حاصل ہوتی ہے اور جو تمہیں روزی ملتی ہے وہ محض تمہارے غریبوں کی برکت سے ملتی ہے۔" (بخاری)

٥٢٣٣- (٣) وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((قُمْتُ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِيْنُ وَاَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ غَيْرَ اَنَّ اَصْحَابَ النَّارِ قَدْ اُمِرَبِهِمْ اِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلٰى بَابِ النَّارِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَآءُ۔)) (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ٦٥٤٧ ومسلم حدیث رقم (٩٣۔ ٢٧٣٦) واحمد فی المسند ٥/ ٢٠٥)

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اکثر لوگ جو اس میں داخل ہوئے غریب تھے' اور دولت مند لوگ ابھی جنت میں داخل ہونے سے روکے گئے تھے' جہنمی لوگوں کے متعلق جہنم میں ڈالے جانے کا حکم دیا گیا اور میں جہنم کے دروازہ پر کھڑا ہوا تو اکثر اس میں داخل ہونے والی عورتیں تھیں۔" (بخاری ومسلم)

٥٢٣٤- (٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَءَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَآءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَآءَ۔)) (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ٦٥٤٦ ومسلم حدیث رقم (٩٤۔ ٢٧٣٧) والترمذی حدیث رقم ٢٦٠٢ واحمد فی المسند ١/ ٢٣٤)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں نے جنت میں جھانکا تو میں نے اکثر اس میں رہنے والے' فقراء لوگ دیکھے اور میں نے جہنم میں جھانکا تو میں نے اس میں اکثر رہنے والی عورتیں دیکھیں۔" (بخاری ومسلم)

٥٢٣٥- (٥) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ فُقَرَآءَ

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بے شک فقراء مہاجرین قیامت کے دن جنت

الْمُهَاجِرِيْنَ يَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَى الْجَنَّةِ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا۔)) (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (٣٧ـ ٣٩٧٩) وابن ماجه حديث رقم ٤١٢٣ و الدارمي حديث رقم ٢٨٤٤ واحمد ٢/ ١٦٩)

میں مال داروں سے چالیس سال پہلے جائیں گے۔" (مسلم)

٥٢٣٦- (٦) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهٗ جَالِسٌ ((مَا رَأْيُكَ فِيْ هٰذَا)) فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَشْرَافِ النَّاسِ هٰذَا وَاللّٰهِ حَرِيٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ يُّنْكَحَ وَاِنْ شَفَعَ اَنْ يُّشَفَّعَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَرَّرَجُلٌ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا رَأْيُكَ فِيْ هٰذَا)) فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ فُقَرَآءِ الْمُسْلِمِيْنَ هٰذَا حَرِيٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ لَّايُنْكَحَ وَاِنْ شَفَعَ اَنْ لَّا يُشَفَّعَ وَاِنْ قَالَ اَنْ لَّا يُسْمَعَ لِقَوْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ مِلْاءِ الْاَرْضِ مِثْلَ هٰذَا۔)) (متفق عليه) (البخاري حديث رقم ٦٤٤٧ وابن ماجه حديث رقم ٤١٢٠)

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گذرا تو آپ نے اپنے پاس بیٹھنے والے شخص کو کہا: تیرا اس شخص کے متعلق کیا خیال ہے؟ اس شخص نے کہا' یہ بہت اچھے لوگوں میں سے ہے' اللہ کی قسم! یہ اس لائق ہے کہ اگر کسی کو نکاح کا پیغام دے تو فوراً اس کا نکاح کیا جائے اور اگر کوئی سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول کی جائے گی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے پھر ایک اور شخص گزرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس شخص کے بارہ میں تیرا کیا خیال ہے؟" اس نے کہا اے اللہ کے رسول! یہ شخص مسلمانوں کے غریب لوگوں میں سے ہے' یہ ایسا شخص ہے کہ اگر نکاح کا پیغام دے تو اس کا نکاح نہیں کیا جائے گا اور اگر سفارش کرے تو اس کی سفارش نہیں قبول کی جائے گی اور اگر کوئی بات کہنی چاہے تو اس کی بات نہیں سنی جائے گی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ شخص پہلے شخص کی نسبت سے بہتر (جب کہ) اس جیسے سے زمین بھری ہوئی ہو۔" (بخاری' مسلم)

٥٢٣٧- (٧) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (متفق عليه) (البخاري حديث رقم ٥٤١٦ ومسلم حديث رقم (٢٢ـ ٢٩٧٠) والنسائي حديث رقم ٤٤٣٢ وابن ماجه حديث رقم ٣٣٤٣)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جو کی روٹی سے دو دن لگا تار پیٹ بھر کر نہیں کھایا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے۔ (بخاری مسلم)

٥٢٣٨- (٨) وَعَنْ سَعِيْدِ نِ الْمُقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ

سعید مقبری رحمہ اللہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں

هُرَيْرَةَ اِنَّهٗ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ شَاةٌ مَّصْلِيَّةٌ فَدَعَوْهُ فَاَبٰى اَنْ يَّاْكُلَ وَقَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبَعْ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ٥٤١٤)

کہ وہ ایک قوم کے پاس سے گزرے کہ ان کے آگے ایک روسٹ کی ہوئی بکری تھی' انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بلایا' تو انہوں نے اسے کھانے سے انکار کر دیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے اس حالت میں تشریف لے گئے کہ آپ نے پیٹ بھر کر جو کی روٹی بھی نہیں کھائی۔ (بخاری)

٥٢٣٩ - (٩) عَنْ اَنَسٍ اِنَّهٗ مَشٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيْرٍ وَاِهَالَةٍ سَنِخَةٍ وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعًا لَهٗ بِالْمَدِيْنَةِ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ وَاَخَذَ مِنْهُ شَعِيْرًا لِاَهْلِهٖ وَلَقَدْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ ((مَا اَمْسٰى عِنْدَ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَاعُ بُرٍّ وَّلَا صَاعُ حَبٍّ)) وَاِنَّ عِنْدَهٗ لَتِسْعَ نِسْوَةٍ۔ (رواه البخاری)

(البخاری حدیث رقم ٢٠٦٩ وابن ماجه حدیث رقم ٤١٤٧ واحمد فی المسند ٣/ ١٣٢)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو کی روٹی اور بدبودار چربی لے گئے اس حال میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زرہ مدینہ میں ایک یہودی کے پاس گروی رکھی ہوئی تھی اور اس زرہ کے عوض آپ نے اپنے گھر والوں کے لیے یہودی سے جو لیے تھے' اور یقیناً سنا تھا میں نے آپ سے فرماتے تھے: ''شام کے وقت نہیں تھا آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس صاع گندم کا اور نہ ہی صاع جو کے دانوں کا'' حالانکہ اس وقت آپ کی نو بیویاں تھیں۔ (بخاری)

٥٢٤٠ - (١٠) وَعَنْ عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ رِمَالَ حَصِيْرٍ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ فِرَاشٌ وَقَدْ اَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهٖ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلٰى اُمَّتِكَ فَاِنَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ قَدْ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ فَقَالَ ((اَوَفِيْ هٰذَا اَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اُولٰئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا)) وَفِيْ رِوَايَةٍ ((اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْاٰخِرَةُ۔))

(البخاری حدیث رقم ٤٩١٣ ومسلم حدیث رقم (٣٠- ١٤٧٩) وابن ماجة حدیث رقم ٤١٥٣ واحمد فی المسند ٣/ ١٤٠)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا' اس وقت آپ کھجور کی ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے' جس پر کوئی بستر وغیرہ نہ تھا اور چٹائی نے آپ کے پہلو پر نشان ڈال دیئے تھے' آپ نے سرہانے چمڑے کا ایک تکیہ رکھا تھا' جس کے اندر کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی' میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی امت پر فراخی فرمائے کیونکہ ملک فارس اور روم والوں پر فراخی کی گئی ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی بندگی نہیں کرتے' آپ نے فرمایا: ''اے ابن خطاب! تو ابھی تک اسی خیال میں مبتلا ہے؟ یہ کفار ایسی قوم ہے کہ جلدی کی گئیں ہیں ان کی لذتیں دنیا کی زندگی میں'' اور ایک روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: ''کیا تجھے یہ پسند نہیں کہ ان کے لئے دنیا ہو اور ہمارے لئے آخرت۔'' (بخاری ومسلم)

٥٢٤١ - (١١) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ستر اصحاب

سَبْعِیْنَ مِنْ اَصْحَابِ الصُّفَّةِ مَامِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَیْهِ رِدَآءٌ اِمَّا اِزَارٌ وَاِمَّا كِسَآءٌ قَدْ رَبَطُوْا فِیْ اَعْنَاقِهِمْ فَمِنْهَا مَا یَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَیْنِ وَمِنْهَا مَا یَبْلُغُ الْكَعْبَیْنِ فَیَجْمَعُهٗ كَرَاهِیَةَ اَنْ تُرٰی عَوْرَتُهٗ۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ٤٤٢)

الصفہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا ان میں سے کوئی شخص ایسا نہیں تھا کہ جس پر زائد چادر، تہبند یا پہناوا ہو جو انہوں نے اپنی گردنوں میں باندھا ہوا تھا' پس ان میں سے کسی کا کپڑا آدھی پنڈلیوں تک پہنچتا تھا' اور کسی کا ٹخنوں تک اور وہ اس کپڑے کو اپنے ہاتھ سے سمیٹتا تا کہ اس کا ستر مقام نہ دیکھا جائے۔ (بخاری)

٥٢٤٢- (١٢) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((اِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمْ اِلٰی مَنْ فُضِّلَ عَلَیْهِ فِی الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْهُ۔)) (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ ((اُنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ اَجْدَرُ اَنْ لَّا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ۔)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٦٤٩٠ ومسلم حدیث رقم (٨- ٢٩٦٣) والترمذی حدیث رقم ٢٥١٣ وابن ماجه حدیث رقم ٤١٤٢ واحمد فی المسند ٢/ ٣١٤)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کسی ایسے شخص کو دیکھے کہ جسے مال اور ظاہری صورت میں اس پر فضیلت دی گئی ہے' تو اسے چاہیے کہ وہ اس شخص کی طرف دیکھے جو اس سے کم تر ہے۔'' (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں اس طرح ❶ ہے کہ آپ نے فرمایا: ''دیکھو ❷ تم اس شخص کی طرف جو تم سے کم مرتبہ میں ہے' اور نہ دیکھو تم اس شخص کی طرف جو مرتبہ میں تم سے بلند ہے پس یہ بات بہت لائق ہے کہ تم نہیں حقیر سمجھو گے اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کو جو اس نے تم پر کی ہے۔''

فوائد الحدیث: ❶ یعنی مسلم کی روایت میں صیغہ غائب کی بجائے' صیغہ مخاطب سے مروی ہے۔ ❷ یعنی جو لوگ تم سے مال اور صورت اور تندرستی وغیرہ میں کم تر ہیں ان کی طرف دیکھو تا کہ تمہارے دل میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر جذبہ شکر پیدا ہو' اور جو لوگ دنیا میں تم سے افضل ہوں ان کو نہ دیکھو کہ کہیں تم حسرت اور افسوس سے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو معمولی سمجھ کر ناشکری کرنے لگ جاؤ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

٥٢٤٣- (١٣) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((یَدْخُلُ الْفُقَرَآءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِیَآءِ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ نِصْفُ یَوْمٍ۔)) (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٢٣٥٤ وابن ماجه حدیث رقم ٤١٢٢ واحمد فی المسند ٢/ ٣٤٣)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فقراء لوگ جنت میں دولت مندوں سے پانچ سو برس پہلے پہنچیں گے جو کہ آدھا دن ہے۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

٥٢٤٤- (١٤) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْكِیْنًا وَّاَمِتْنِیْ مِسْكِیْنًا وَّاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِیْنِ)) فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! مجھے مسکین زندہ رکھ' اور مسکینی کی حالت میں مجھے فوت کر' اور مسکینوں کے گروہ میں میرا حشر کر۔'' ام المؤمنین سیدہ

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ((اِنَّهُمْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَآءِ هِمْ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا يَا عَائِشَةُ لَاتَرُدِّى الْمِسْكِيْنَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ يَاعَائِشَةُ اَحِبِّى الْمَسَاكِيْنَ وَقَرِّبِيْهِمْ فَاِنَّ اللّٰهَ يُقَرِّبُكِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِىُّ وَالْبَيْهَقِىُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) (الترمذی حدیث رقم ۲۳۵۲)

عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا' اے اللہ کے رسول! کس لئے؟ آپ نے فرمایا: ''بے شک وہ مال دار لوگوں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے' اے عائشہ! مسکین کو خالی واپس نہ کر' خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا دے' اے عائشہ! مسکینوں سے محبت کر اور ان کو اپنے پاس بٹھا' تو اللہ تعالیٰ تجھے قیامت کے دن قریب کرے گا۔'' (ترمذی اور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا)

حکم الحدیث: ان کے علاوہ کسی دوسرے نے حسن سند کے ساتھ بیان کیا ہے اس کے لیے شواہد بھی ہیں۔

۵۲۴۵- (۱۵) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ اِلٰى قَوْلِهٖ ((زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ))۔ (ابن ماجة حدیث رقم ۴۱۲۶)

اس حدیث کو ابن ماجہ نے سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ''فی زمرۃ المساکین'' تک بیان کیا ہے۔

۵۲۴۶- (۱۶) وَعَنْ اَبِى الدَّرْدَآءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اِبْغُوْنِىْ فِىْ ضُعَفَآءِكُمْ فَاِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ اَوْتُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِكُمْ۔)) (رواه ابوداؤد) (ابوداود حدیث رقم ۲۵۹۴ والترمذی حدیث رقم ۱۷۰۲ والنسائی حدیث رقم ۳۱۷۹ واحمد فی المسند ۵/ ۱۹۸)

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''مجھے اپنے غریب لوگوں میں تلاش کیا کرو' اس لئے کہ تمہیں رزق یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہاری نصرت' تمہارے غریبوں کی وجہ سے ملتی ہے۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

۵۲۴۷- (۱۷) وَعَنْ اُمَيَّةَ بْنِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُسَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ كَانَ يَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِيْكِ الْمُهَاجِرِيْنَ۔ (رواه فى شرح السنة) (البغوی حدیث رقم ۴۰۶۲)

سیدنا امیہ بن خالد بن عبداللہ بن اسید' نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ فقراء مہاجرین کی دعاء کی برکت سے فتح طلب کیا کرتے تھے۔ (شرح السنہ)

حکم الحدیث: اس کی سند مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

۵۲۴۸- (۱۸) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَغْبِطَنَّ فَاجِرًا بِنِعْمَةٍ فَاِنَّكَ لَاتَدْرِىْ مَاهُوَلَاقٍ بَعْدَ مَوْتِهٖ اِنَّ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ قَاتِلًا لَّا يَمُوْتُ)) يَعْنِى النَّارَ۔ (رواه فى شرح

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی فاجر کو جو نعمت دی گئی ہے اسے دیکھ کر رشک اور اس کی آرزو نہ کر اس لئے کہ تو نہیں جانتا اس (عذاب) کو جو موت کے بعد اس کو ملنے والا ہے' بیشک اس کے لئے'

السنة) (البغوی حدیث رقم ٤١٠٣)

اللہ تعالیٰ کے ہاں' ایک ایسا قاتل ہے جو کبھی بھی نہیں مرے گا' یعنی جہنم کی آگ۔ (شرح السنہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

٥٢٤٩- (١٩) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَسَنَةٌ وَاِذَا فَارَقَ الدُّنْيَا فَارَقَ السِّجْنَ وَالسَّنَةَ۔)) (رواه فی شرح السنة) (احمد ٢/ ١٩٧)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور قحط ہے' اور جب وہ دنیا سے جدا ہوتا ہے' تو گویا وہ اپنے قید خانے اور قحط سے جدا ہوتا ہے۔'' (شرح السنہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

٥٢٥٠- (٢٠) عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا كَمَا يَظَلُّ اَحَدُكُمْ يَحْمِيْ سَقِيْمَهُ الْمَاءَ۔)) (رواه احمد و الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٢٠٣٦ واحمد فی المسند ٥/ ٤٢٧)

سیدنا قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے محبت کرتا ہے تو اس کو اللہ تعالیٰ دنیا سے اس طرح بچاتا ہے' جیسا کہ تم میں سے ہر ایک اپنے مریض کو (جو استسقاء کے مرض میں مبتلا ہو) پانی پینے سے بچاتا ہے۔'' (احمد و ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

٥٢٥١- (٢١) وَعَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اِثْنَتَانِ يَكْرَهُهُمَا ابْنُ اٰدَمَ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَالْمَوْتُ خَيْرٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ مِنَ الْفِتْنَةِ وَيَكْرَهُ قِلَّةَ الْمَالِ وَقِلَّةُ الْمَالِ اَقَلُّ لِلْحِسَابِ۔)) (رواه احمد) (احمد فی المسند ٥/ ٤٢٧)

سیدنا محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو چیزیں ایسی ہیں کہ جن کو ہر انسان ناپسند کرتا ہے' ایک موت ہے' حالانکہ موت مومن کے لئے فتنہ سے بہتر ہے اور دوسری یہ کہ انسان مال کی کمی کو ناپسند کرتا ہے حالانکہ مال کی کمی' حساب کی کمی کا سبب ہے۔'' (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

٥٢٥٢- (٢٢) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ اُحِبُّكَ فَقَالَ ((اُنْظُرْ مَا تَقُوْلُ)) فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ ((اِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَاَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا لِلْفَقْرِ اَسْرَعُ اِلٰى مَنْ يُّحِبُّنِيْ مِنَ السَّيْلِ اِلٰى مُنْتَهَاهُ)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ

سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا، میں آپ سے محبت رکھتا ہوں' آپ نے فرمایا: ''اچھی طرح سوچ تو کیا کہہ رہا ہے؟'' اس نے پھر کہا' اللہ کی قسم! میں آپ سے محبت رکھتا ہوں' یہ بات اس نے تین بار کہی' آپ نے فرمایا: ''اگر تو واقعی اس دعویٰ میں سچا ہے' تو' پھر تو فقر کی تیاری کر ایک درع' اس

غَرِیْبٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ۲۳۵۰)

لئے کہ فقر اس شخص کی طرف بہت جلد پہنچتا ہے جو مجھ سے محبت رکھتا ہے' اس پانی سے جو تیزی سے نیچے کی طرف جاتا ہے۔'' (ترمذی اور کہا یہ حدیث غریب ہے)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

۵۲۵۳- (۲۳) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَقَدْ اُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُخَافُ اَحَدٌ وَلَقَدْ اُوْذِيْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُؤْذٰى اَحَدٌ وَلَقَدْ اَتَتْ عَلَيَّ ثَلٰثُوْنَ مِنْ بَيْنِ لَيْلَةٍ وَّيَوْمٍ وَّمَالِيْ وَلِبَلَالٍ طَعَامٌ يَاْكُلُهٗ ذُوْكَبِدٍ اِلَّا شَيْءٌ يُّوَارِيْهِ اِبْطُ بِلَالٍ۔)) (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ حِيْنَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَارِبًا مِنْ مَكَّةَ وَمَعَهٗ بِلَالٌ اِنَّمَا كَانَ مَعَ بِلَالٍ مِنَ الطَّعَامِ مَا يَحْمِلُ تَحْتَ اِبِطِهٖ۔ (الترمذی حدیث رقم ۲۴۷۲ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۵۱ واحمد فی المسند ۳/ ۱۲۰)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک میں اللہ کے راستہ میں بے حد ڈرایا دھمکایا گیا ہوں' حالانکہ اور نہیں ڈرایا گیا کوئی مجھ جیسا اور بے شک مجھے اللہ تعالیٰ کے دین کے بارہ میں سخت تکلیف دی گئی ہے اور نہیں دیا گیا کوئی ایسی تکلیف' بے شک آئے ہیں مجھ پر تیس دن اور تیس راتیں ایسی حالت میں کہ نہیں تھی کوئی چیز میرے اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کے لئے کہ کھائے اس کو کوئی جگر دار ❶ ہاں ایک تھوڑی سی چیز تھی جس کو سیدنا بلال (رضی اللہ عنہ) کی بغل چھپاتی تھی۔'' (ترمذی) اور امام ترمذی نے کہا اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ جس وقت آپ مکہ سے بھاگ کر نکلے ❷ تو آپ کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ تھے' سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کے پاس اس قدر کھانا تھا' جسے بلال رضی اللہ عنہ اپنی بغل میں اٹھاتے تھے۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کوئی جگر دار یعنی کوئی چیز ایسی نہ تھی جس کو کوئی جاندار حیوان کھائے چہ جائے کہ آدمی۔ ❷ بھاگ کر نکلے الخ اس سے سفر ہجرت مراد نہیں ہوسکتا کیوں کہ اس سفر میں آپ کے ساتھ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نہیں تھے بلکہ اس سے مکی زندگی کے پر آشوب حالات مراد ہیں کہ اس دور میں بعض اوقات ایسے حالات بھی آ جاتے تھے کہ کئی کئی روز تک کھانے کی کوئی چیز نہیں ملتی تھی۔

۵۲۵۴- (۲۴) وَعَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ شَكَوْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوْعَ فَرَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَطْنِهٖ عَنْ حَجَرَيْنِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) (الترمذی حدیث رقم ۲۳۷۱)

سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھوک کی شکایت کی اور اپنے پیٹوں سے کپڑا اٹھا کر ایک ایک پتھر بندھا ہوا دکھایا' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیٹ سے کپڑا اٹھا کر دو پتھر دکھائے۔ (ترمذی اور کہا یہ حدیث غریب ہے)۔

حکم الحدیث: اس کی سند میں ایک ضعیف راوی ہے۔

۵۲۵۵- (۲۵) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّهٗ اَصَابَهُمْ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سال صحابہ رضی اللہ عنہم

جُوْعٌ فَاَعْطَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرَةً تَمْرَةً۔ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۲۴۷۴ وابن ماجه حدیث رقم ۴۱۵۷)

سخت قحط سالی میں مبتلا ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو (جہاد پر روانہ کرتے وقت) ایک ایک کھجور دی۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

۵۲۵۶- (۲۶) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِيْهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا مَّنْ نَّظَرَ فِيْ دِيْنِهٖ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَهٗ فَاقْتَدٰى بِهٖ وَنَظَرَ فِيْ دُنْيَاهُ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى مَا فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا وَّمَنْ نَّظَرَ فِيْ دِيْنِهٖ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ وَنَظَرَ فِيْ دُنْيَاهُ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَهٗ فَاَسِفَ عَلٰى مَافَاتَهٗ مِنْهُ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا۔)) (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ ((اَبْشِرُوْا يَا مَعْشَرَ صَعَالِيْكِ الْمُهَاجِرِيْنَ)) فِيْ بَابٍ بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ۔ (الترمذی حدیث رقم ۲۵۱۲ وابن ماجه حدیث رقم ۴۱۴۲)

عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو خصلتیں جس شخص میں وہ ہوں' تو اللہ تعالیٰ اس کو شاکر اور صابر لکھتا ہے' ایک یہ ہے کہ جو شخص اپنے دین میں اپنے سے زیادہ مرتبہ والے کی طرف دیکھے اور اس کی اقتداء کرے اور اپنی دنیا میں اس شخص کی طرف دیکھے جو اس سے کم تر ہے' تو وہ اللہ تعالیٰ کی اس بنا پر تعریف کرے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو فضیلت دی ہے' اللہ تعالیٰ اس کو شاکر اور صابر لکھتا ہے اور جو شخص اپنے دین میں اس شخص کی طرف دیکھے جو اس سے کم ہے' اور اپنی دنیا میں اس شخص کی طرف دیکھے جو اس سے بلند مرتبہ ہے' اور اس چیز پر افسوس کرے جو اسے نہیں ملی تو اللہ تعالیٰ اس کو شاکر اور صابر نہیں لکھتا۔'' (ترمذی) اور ذکر ہو چکی ہے ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث' جس کے الفاظ یہ ہیں ''ابشروا یا معشر صعالیك المهاجرين اس باب میں جو ''فضائل القرآن'' کے بعد ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۵۲۵۷- (۲۷) عَنْ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو سَاَلَهٗ رَجُلٌ قَالَ اَلَسْنَا مِنْ فُقَرَآءِ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُاللّٰهِ اَلَكَ اِمْرَاَةٌ تَاْوِيْ اِلَيْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اَلَكَ مَسْكَنٌ تَسْكُنُهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَنْتَ مِنَ الْاَغْنِيَآءِ قَالَ فَاِنَّ لِيْ خَادِمًا قَالَ فَاَنْتَ مِنَ

سیدنا ابوعبدالرحمٰن حبلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے اس حالت میں سنا کہ جب ان سے ایک شخص نے پوچھا کیا ہم ❶ فقراء مہاجرین میں سے نہیں ہیں؟ تو اس کو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا' کیا تیری عورت ہے' جس کے پاس تو رہتا ہے؟ اس نے کہا' ہاں، میری عورت ہے' پھر

الْمُلُوْكِ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ وَجَآءَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ اِلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَنَا عِنْدَهٗ فَقَالُوْا يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اِنَّا وَاللّٰهِ مَانَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ لَّا نَفَقَةٍ وَّلَا دَابَّةٍ وَّلَا مَتَاعٍ فَقَالَ لَهُمْ مَا شِئْتُمْ اِنْ شِئْتُمْ رَجَعْتُمْ اِلَيْنَا فَاَعْطَيْنٰكُمْ مَايَسَّرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاِنْ شِئْتُمْ ذَكَرْنَا اَمْرَكُمْ لِلسُّلْطَانِ وَاِنْ شِئْتُمْ صَبَرْتُمْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((اِنَّ فُقَرَآءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِيَآءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَى الْجَنَّةِ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا)) قَالُوْا فَاِنَّا نَصْبِرُ لَا نَسْاَلُ شَيْئًا۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (٣٧- ٢٩٧٩)

کہا کیا تیرا گھر ہے جس میں تو رہتا ہے؟ اس نے کہا، ہاں میرا گھر ہے' عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا' تو دولت ❷ مندوں میں سے ہے' اس شخص نے کہا میرا ایک خادم بھی ہے' تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا پھر تو بادشاہوں سے ہے ❸ عبدالرحمٰن نے کہا کہ تین آدمی عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور میں ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا' انہوں نے کہا، اے ابو محمد! اللہ کی قسم! ہمارے پاس کوئی چیز نہیں، نہ خرچہ ہے اور نہ کوئی جانور اور نہ ہی کوئی سامان' تو ان کو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا' تم کیا چاہتے ہو؟ اگر تم چاہو تو ہمارے ساتھ چلو، پس دیں ❹ گے ہم جو چاہے گا اللہ تعالیٰ تمہارے لئے' اور اگر چاہو تو ہم تمہارا معاملہ بادشاہ ❺ کے سامنے ذکر کریں گے اور اگر تم چاہو تو صبر کرو ❻ اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے: ''بے شک فقراء مہاجرین دولت مندوں سے قیامت کے دن چالیس سال پہلے جنت میں جائیں گے' انہوں نے کہا کہ پھر تو ہم صبر کرتے ہیں' کوئی چیز نہیں مانگتے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ کیا ہم فقراء الخ یعنی کیا ہم ان فقراء مہاجرین میں سے نہیں ہیں جن کو یہ بشارت دی گئی ہے کہ وہ جنت میں دولت مندوں سے پہلے داخل ہوں گے۔ ❷ تو دولت مندوں سے ہے اس لئے کہ فقراء کی نہ بیوی تھی اور نہ مکان یا اگر کسی کے پاس ایک چیز تھی تو دوسری نہ تھی' چوں کہ تیرے پاس مکان اور اہل وعیال اور خادم بھی ہے' اس لئے تجھے فقیر نہیں کہا جا سکتا۔ ❸ مشکوٰۃ شریف کے تمام نسخوں میں اسی طرح ہے' یعنی عبدالرحمٰن لکھا ہوا ہے' حالانکہ صحیح ابو عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ ہے جو اس حدیث کے راوی ہیں' صحیح مسلم ص ۴۱۰ ج ۲ میں بھی ابو عبدالرحمٰن ہی لکھا ہوا ہے' اور اس حدیث کے شروع میں بھی ابو عبدالرحمٰن ہی ہے' معلوم ہوتا ہے کہ لفظ ''ابو'' کاتب کے قلم سے رہ گیا ہے۔ ❹ پس دیں گے الخ یعنی اپنے پاس سے کچھ دیں گے۔ ❺ بادشاہ کے سامنے ذکر کریں گے یعنی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس کیوں کہ اس وقت وہی امیر تھے' تا کہ وہ تمہارے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ ❻ صبر کرو الخ کیوں کہ یہ مقام بلند ہمت لوگوں کا ہے۔

٥٢٥٨- (٢٨) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ بَيْنَا اَنَا قَاعِدٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَلْقَةٌ مِّنْ فُقَرَآءِ الْمُهَاجِرِيْنَ قُعُوْدٌ اِذْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ اِلَيْهِمْ فَقُمْتُ اِلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُبَشَّرْ فُقَرَآءُ الْمُهَاجِرِيْنَ بِمَا يَسُرُّ وُجُوْهَهُمْ فَاِنَّهُمْ

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ہم مسجد نبوی میں بیٹھے ہوئے تھے' اور ایک حلقہ فقراء مہاجرین کا بیٹھا ہوا تھا' اچانک نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' اور ان کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھ گئے' پس میں ان کی طرف کھڑا ہوا' تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فقراء مہاجرین کو خوش ہو جانا چاہیے اس چیز کے

يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَاءِ بِاَرْبَعِيْنَ عَامًا قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ اَلْوَانَهُمْ اَسْفَرَتْ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ مَعَهُمْ اَوْمِنْهُمْ۔(رواه الدارمى)

(الدارمى حديث رقم ٢٨٤٤)

ساتھ جوان کے چہروں کو تر و تازہ کر دے اور وہ چیز یہ ہے کہ وہ جنت میں دولت مندوں سے چالیس سال پہلے داخل ہوں گے'' عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے' فقراء مہاجرین کے چہروں کا رنگ دیکھا کہ وہ روشن ہو گیا' عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے کہا یہاں تک کہ میں نے آرزو کی کہ میں بھی ان کے ساتھ ہوتا' یا ان میں سے ہوتا۔ (دارمی)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

٥٢٥٩- (٢٩) وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ اَمَرَنِىْ خَلِيْلِىْ بِسَبْعٍ اَمَرَنِىْ بِحُبِّ الْمَسَاكِيْنِ وَالدُّنُوِّ مِنْهُمْ وَاَمَرَنِىْ اَنْ اَنْظُرَ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنِىْ وَلَا اَنْظُرَ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقِىْ وَاَمَرَنِىْ اَنْ اَصِلَ الرَّحِمَ وَاِنْ اَدْبَرَتْ وَاَمَرَنِىْ اَنْ لَّا اَسْئَلَ اَحَدًا شَيْئًا وَّاَمَرَنِىْ اَنْ اَقُوْلَ بِالْحَقِّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا وَّاَمَرَنِىْ اَنْ لَّا اَخَافُ فِى اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَاَمَرَنِىْ اَنْ اُكْثِرَ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهُنَّ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ۔)) (رواه احمد) (احمد فى المسند ٥/ ١٥٩)

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے میرے جانی دوست نے سات چیزوں کا حکم دیا' مجھے مسکینوں سے محبت کرنے کا حکم دیا اور ان سے قریب رہنے کا اور مجھے یہ حکم دیا کہ میں اس شخص کی طرف دیکھوں جو مجھ سے کم تر ہے اور میں اس شخص کی طرف نہ دیکھوں جو مجھ سے بالاتر ہے اور مجھے یہ حکم دیا کہ قائم رکھوں میں رشتہ داری اگرچہ رشتہ دار' رشتہ توڑیں اور مجھے حکم کیا نہ مانگوں میں کسی سے کچھ اور مجھے حکم کیا کہ میں حق کہوں اگرچہ تلخ ہو' اور مجھے یہ حکم کیا کہ میں اللہ تعالیٰ کے دین کے بارہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈروں اور مجھے حکم دیا کہ میں ''لاحول ولاقوۃ الا باللہ'' کا کلمہ زیادہ کہتا رہوں کیونکہ ❶ یہ کلمہ اس خزانے سے ہے جو عرش کے نیچے ہے۔'' (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کتاب الدعوات کے باب التسبیح والتحمید والتہلیل میں سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت گزر چکی ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے' آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اللہ اکبر بلند آواز سے کہتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آہستہ کہو' تم غائب اور بہرے کو نہیں یاد کرتے کہ جسے بلند آواز سے پکارنے کی ضرورت محسوس ہو' اللہ تعالیٰ قریب ہے اور سنتا ہے اور میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ''لاحول ولاقوۃ الا باللہ'' پڑھتا جاتا تھا' آپ نے فرمایا: عبداللہ بن قیس! کیا نہ بتاؤں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ میں نے کہا ہاں اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''لاحول ولاقوۃ الا باللہ'' جنت کا خزانہ ہے۔

٥٢٦٠- (٣٠) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ مِنَ الدُّنْيَا ثَلٰثَةٌ اَلطَّعَامُ

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں سے تین چیزیں بہت پسند تھیں' کھانا ❶ اور عورتیں

وَالنِّسَآءُ وَالطِّيْبُ فَاَصَابَ اثْنَتَيْنِ وَلَمْ يُصِبْ وَاحِدًا اَصَابَ النِّسَآءَ وَالطِّيْبَ وَلَمْ يُصِبِ الطَّعَامَ۔ (رواه احمد) (احمد فی المسند ٦/ ٨٢)

اور خوشبو پس آپ نے دو چیزوں کو پایا اور نہیں پائی ایک چیز' آپ نے عورتیں اور خوشبو پائی اور آپ نے کھانا نہیں ❷ پایا۔ (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند میں ایک مجہول اور ایک مدلس راوی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ آپ کو کھانا اس لئے محبوب تھا کہ کھانے سے بدن کی توانائی قائم رہتی ہے اور طبیعت میں جتنی طاقت ہو گی اسی قدر دینی امور کو اچھی طرح سرانجام دیا جا سکتا ہے' عورتوں کی پسندیدگی اس لئے تھی کہ نفس کو برے خطرات سے بچایا جائے اور خوشبو سے دماغ کو تقویت ملتی ہے' ان وجوہ کی بناء پر یہ چیزیں آپ کو پسند تھیں۔ ❷ یعنی آپ نے اتنا طعام نہیں پایا کہ ہمہ وقت سیر ہو کر کھاتے' اور یہ بات آپ نے خود پسند کی تھی۔

٥٢٦١- (٣١) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((حُبِّبَ اِلَيَّ الطِّيْبُ وَ النِّسَآءُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ ۔)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ) وَ زَادَ ابْنُ الْجَوْزِيْ بَعْدَ قَوْلِهِ ((حُبِّبَ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا)) (النسائی حدیث رقم ٣٩٣٩ واحمد فی المسند ٣/ ١٢٨)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے خوشبو اور عورتیں بہت پسند ہیں اور بنائی گئی ہے میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں۔'' (احمد' نسائی) اور ابن جوزی نے ''حبب الی'' کے بعد لفظ ''من الدنیا'' زیادہ بیان کیا ہے۔''

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

٥٢٦٢- (٣٢) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ بِهٖ اِلَى الْيَمَنِ قَالَ ((اِيَّاكَ وَالتَّنَعُّمَ فَاِنَّ عِبَادَ اللّٰهِ لَيْسُوْا بِالْمُتَنَعِّمِيْنَ۔)) (رواه احمد) (احمد فی المسند ٥/ ٢٤٣)

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اسے یمن کی طرف بھیجا تو آپ نے فرمایا: ''اپنے آپ کو آرائش اور آرام سے بچانا' اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے بندے آرام و آرائش حاصل ❶ نہیں کرتے۔'' (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ حاصل نہیں کرتے الخ یعنی دنیا مومن کے لئے آرام گاہ نہیں بلکہ دنیا کا آرام و آرائش کافروں' فاجروں' غافلوں اور جاہلوں کے لئے ہے۔

٥٢٦٣- (٣٣) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ رَضِيَ مِنَ اللّٰهِ بِالْيَسِيْرِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْقَلِيْلِ مِنَ الْعَمَلِ۔)) (البیہقی حدیث رقم ٤٥٨٥)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ کے تھوڑے سے دیئے ہوئے رزق پر راضی ہوا تو اللہ تعالیٰ اس سے اس کے تھوڑے سے عمل پر راضی ہو گا۔''

حکم الحدیث: اس کی دو سندیں ہیں اور دونوں ہی ضعیف ہیں۔

٥٢٦٤- (٣٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ((مَنْ جَآعَ اَوِ احْتَاجَ فَکَتَمَہُ النَّاسَ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اَنْ یَّرْزُقَہٗ رِزْقَ سَنَۃٍ مِّنْ حَلَالٍ۔)) (رَوَاھُمَا الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) (البیھقی حدیث رقم ۱۰۰۵٤)

فرمایا: ''جو شخص بھوکا یا محتاج ہو اور اپنی حالت لوگوں سے چھپالے ❶ تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ حق ثابت ہو جاتا ہے کہ اس کو ایک برس کی حلال روزی عطا کرے۔'' (یہ دونوں احادیث بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیں)

حکم الحدیث: امام بیہقی رحمہ اللہ نے اس کے ضعف کی صراحت کی ہے اور امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اس حدیث کو باطل قرار دیا ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی یہ نہ کہتا پھرے کہ میں بھوکا ہوں' میں محتاج ہوں' اور اس بھوک سے وہ بھوک مراد ہے جو قابل برداشت ہو' ورنہ ناقابل برداشت بھوک میں سوال کر سکتا ہے۔

۵۲٦۵ - (۳۵) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ عَبْدَہُ الْمُؤْمِنَ الْفَقِیْرَ الْمُتَعَفِّفَ اَبَا الْعِیَالِ۔)) (رواہ ابن ماجة) (ابن ماجه حدیث رقم ٤١٢١)

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ مومن فقیر ❶ نیک عیال دار بندے کو اپنا دوست رکھتا ہے۔'' (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کہ فقیر پارسا عیالدار ہو اور فقر و فاقہ پر صبر کرے' اکثر اہل اللہ ایسے ہی لوگوں میں ہوتے ہیں' نہ کہ بھیک مانگنے والوں میں' عیالداری کے ساتھ کم معاشی اور پھر قناعت اور صبر بھی فضیلت والا ہے۔

۵۲٦٦ - (۳٦) وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ اِسْتَسْقٰی یَوْمًا عُمَرُ فَجِیْءَ بِمَآءٍ قَدْ شِیْبَ بِعَسَلٍ فَقَالَ اِنَّہٗ لَطَیِّبٌ لٰکِنِّیْ اَسْمَعُ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ نَعٰی عَلٰی قَوْمٍ شَھَوَاتِھِمْ فَقَالَ اَذْھَبْتُمْ طَیِّبٰتِکُمْ فِیْ حَیَاتِکُمُ الدُّنْیَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِھَا فَاَخَافُ اَنْ تَکُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ فَلَمْ یَشْرَبْہُ۔ (رواہ رزین)

زید بن اسلم تابعی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک دن سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پانی طلب کیا تو شہد ملا ہوا پانی لایا گیا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ پاک ہے لیکن میں سنتا ہوں کہ اللہ عزوجل نے ایک قوم پر ان کی نفسانی خواہشات کی وجہ سے عیب لگایا ہے کہ تم نے اپنی لذتیں دنیا کی زندگی میں پوری کرلیں ❶ اور تم ان کے ساتھ بہرہ مند ہوئے تو میں ڈرتا ہوں ہوں کہ ہماری نیکیوں کا ثواب جلد دیا گیا ہے' تو آپ نے وہ شہد ملا ہوا پانی نہ پیا۔ (رزین)

حکم الحدیث: اس کی سند سے میں واقف نہیں ہو سکا۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ وعید اگرچہ کفار کے لیے ہے لیکن جو لوگ طیبات مباحہ میں غرقاب رہتے ہیں تو ان کے نفس کو بھی دنیا کے میلان کی طرف عادت ہو جاتی ہے یہاں تک کہ پھر اپنی عادت کے خلاف نہیں کر سکتے' ایسی صورت میں اگر یہ بات دوسروں سے بھی کہی جائے تو کیا دور ہے۔

۵۲٦۷ - (۳۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا شَبِعْنَا مِنْ تَمْرٍ حَتّٰی فَتَحْنَا خَیْبَرَ۔ (رواہ البخاری) (البخاری

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے ❶ کھجور سے پیٹ نہیں بھرا' یہاں تک کہ ہم نے خیبر فتح کر لیا۔ ❷

حدیث رقم ٤٢٤٣) (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی فقر کی وجہ سے۔ ❷ ہم نے خیبر فتح کیا کہ وہاں کھجوریں بہت تھیں۔

بَابُ الْاَمَلِ وَالْحِرْصِ

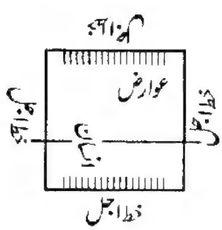
آرزو اور حرص کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٥٢٦٨- (١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَبَّعًا وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسْطِ خَارِجًا مِّنْهُ وَخَطَّ خُطُطًا صِغَارًا اِلٰى هٰذَا الَّذِيْ فِي الْوَسْطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِيْ هُوَ فِي الْوَسْطِ فَقَالَ ((هٰذَا الْاِنْسَانُ وَهٰذَا اَجَلُهٗ مُحِيْطٌ بِهٖ وَهٰذَا الَّذِيْ هُوَ خَارِجٌ اَمَلُهٗ وَهٰذِهِ الْخُطُوْطُ الصِّغَارُ الْاَعْرَاضُ فَاِنْ اَخْطَاَهٗ هٰذَا نَهَسَهٗ هٰذَا وَاِنْ اَخْطَاَهٗ هٰذَا نَهَسَهٗ هٰذَا۔)) (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ٦٤١٧ والترمذی حدیث رقم ٢٤٥٤ وابن ماجه حدیث رقم ٤٢٣١ والدارمی حدیث رقم ٢٧٢٩ واحمد فی المسند ١/ ٣٨٥)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مربع شکل کھینچی ❶ اور درمیان میں ایک خط کھینچا کہ جو اس شکل سے باہر نکلنے والا ❷ تھا اور چھوٹے خط کھینچے اس خط کی طرف جو کہ اس سے دائیں طرف درمیان میں تھا پس آپ نے فرمایا: ''یہ آدمی ہے اور یہ اس کی اجل ہے کہ جو آدمی کو گھیرے ہوئے ہے اور یہ خط جو باہر نکلنے والا ہے یہ اس کی آرزو ہے اور یہ خط جو چھوٹے عوارضات ہیں' پس اگر اس سے گذر گیا تو یہ حادثہ اس کو پہنچتا ہے اور اگر یہ حادثہ گذر گیا تو اس کو یہ پہنچتا ہے۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی کی حرص اور حماقت بیان کی ہے کہ باوجود یکہ موت تو ہر طرف سے گھیر رہی ہے اور صدہا آفات اور مصائب درپیش ہیں اگر ایک بلا سے بچا تو دوسری سے نہیں بچ سکتا' پھر بھی ترک دنیا اور قناعت نہیں کرتا' حرص کا یہ عالم ہے کہ پچاس برس کی عمر نہیں لیکن صدہا برس کا سامان جمع کرتا ہے' آدمی کمال غافل اور نہایت ناعاقبت اندیش ہے۔ ❷ اس کی شکل سامنے ملاحظہ کریں۔



٥٢٦٩- (٢) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطُوْطًا فَقَالَ ((هٰذَا الْاَمَلُ وَهٰذَا اَجَلُهٗ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ جَآءَهُ الْخَطُّ الْاَقْرَبُ۔)) (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ٦٤١٨ وابن ماجه حدیث رقم ٤٢٣١)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی خط کھینچے ❶ اور آپ نے فرمایا: ''یہ خط ❷ آدمی کی آرزو ہے اور یہ خط ❸ اس کی اجل ہے پس آدمی اسی طرح ہوتا ہے کہ اچانک اس کو نزدیک والا خط ❹ آ پہنچتا ہے۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ کئی خط یعنی بطور سابق۔ ❷ یہ خط اس کی ہے آرزو یعنی جو کہ مربع سے باہر نکلا ہے۔ ❸ یہ خط اس کی اجل ہے یعنی مربع جو اس کو گھیرے ہوئے ہے۔ ❹ خط نزدیک کا۔ یعنی اجل کا۔

٥٢٧٠- (٣) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَيَشِبُّ مِنْهُ اثْنَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ۔)) (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ٦٤٢١ ومسلم حديث رقم ١١٥-١٠٤٧ والترمذی حديث رقم ٢٣٣٩ وابن ماجه حديث رقم ٤٢٣٤)

انہی (سیدنا انس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(جب) آدمی بوڑھا ہوتا ہے اور اس میں دو چیزیں جوان ❶ ہوتی ہیں ایک مال کی حرص اور دوسرا لمبی عمر۔'' (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اور جوان ہوتی ہیں یعنی بڑھاپے کی حالت میں مال اور زندگی کی حرص نہایت بڑھ جاتی ہے۔

٥٢٧١- (٤) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيرِ شَابًّا فِي اثْنَيْنِ فِي حُبِّ الدُّنْيَا وَطُولِ الْأَمَلِ۔)) (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ٦٤٢٠ ومسلم حديث رقم ١١٤-١٠٤٦ والترمذی حديث رقم ٢٣٣٨ وابن ماجه ٢/ ٤٢٣٣)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بوڑھے شخص کا دل دو چیزوں میں ہمیشہ جوان رہتا ہے ❶ دنیا کی محبت اور آرزو میں درازی۔'' (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ مرد چوں پیر شود حرص جوان کردد۔ انھیں دونوں حدیثوں کا ترجمہ ہے۔

٥٢٧٢- (٥) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَعْذَرَ اللّٰهُ إِلَى امْرِئٍ أَخَّرَ أَجَلَهُ حَتَّى بَلَّغَهُ سِتِّينَ سَنَةً۔)) (رواه البخاری) (البخاری حديث رقم ٦٤١٩)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے اس شخص سے عذر دور کر دیا ❶ جس کی اجل کو ڈھیل دی یہاں تک کہ اس کو ساٹھ برس تک پہنچایا۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ دور کیا اللہ تعالیٰ نے عذر الخ یعنی ساٹھ برس اتنی عمر ہے کہ اس میں آدمی توبہ کر کے اپنے تمام گناہ معاف کرا سکتا ہے اتنی عمر میں بھی اگر توبہ نہ کی اور گناہ نہ چھوڑے تو اب کون سا عذر باقی رہا۔

٥٢٧٣- (٦) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ تَابَ۔)) (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ٦٤٣٦ ومسلم حديث رقم (١١٨-١٠٤٩) والترمذی حديث رقم ٣٨٩٨ وابن

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اگر انسان کے لئے مال کے دو جنگل ہوں تو البتہ ڈھونڈے تیسرا اور نہیں بھرتی آدمی کے پیٹ کو مگر (قبر کی) مٹی اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرے۔'' ❶ (بخاری، مسلم)

ماجه حديث رقم ٤٢٣٤ والدارمي حديث رقم ٢٧٧٨ واحمد في المسند ٣/ ١٢٢)

فوائد الحدیث: ❶ اس کی جوتو یہ کرتا ہے۔یعنی حرص لالچ سے یعنی اگر چہ وہ بہت زیادہ مالدار ہو' آدمی کی حرص کسی طرح نہیں بجھتی اور زیادہ طلبی کبھی کم نہیں ہوتی' اس کا پیٹ قبر کی خاک کے بغیر کوئی چیز نہیں بھر سکتی' پھر قناعت کی تعریف فرمائی۔

٥٢٧٤ - (٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ جَسَدِيْ فَقَالَ ((كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ۔)) (رواه البخاری) (البخاری حديث رقم ٦٤١٦ والترمذی حديث رقم ٢٣٣٣ وابن ماجه حديث رقم ٤١١٤ واحمد في المسند ٢/ ٢٤)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے جسم کے کسی حصے کو پکڑ کر فرمایا: ''تو دنیا میں ❶ اس طرح زندگی گذار گویا کہ تو اجنبی یا مسافر ہے اور تو اپنے نفس کو مردوں سے شمار کر۔'' ❷ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جیسے مسافر سفر میں زیادہ انتظامات نہیں کرتا اور ہر دم اپنا وطن یاد کر کے زادراہ کی فکر میں رہتا ہے' اسی طرح مومن کو لازم ہے کہ دنیا کو سرائے جان کر اور بیہودہ حرص کو مار کر اپنے اصلی وطن سے غافل نہ ہو' ہر دم وہاں کا سامان کرتا رہے اور یہ جو فرمایا کہ خود کو مُردوں سے شمار کر یعنی پریشانی اور تشویش دنیا کا سبب موت کی غفلت ہے اور جب موت کو یاد رکھے تو تمام مشکلات آسان ہیں۔
❷ یعنی قبر میں آسودہ ہیں اور سب سے پہلے گزر گئے ہیں اور ان کے ساتھ مشابہت کر کہ جو زندگی میں مردہ کے حکم میں رہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٥٢٧٥ - (٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّبِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَاُمِّيْ نُطَيِّنُ شَيْئًا فَقَالَ ((مَا هٰذَا يَا عَبْدَاللّٰهِ)) قُلْتُ شَيْءٌ نُصْلِحُهٗ قَالَ ((اَلْاَمْرُ اَسْرَعُ مِنْ ذٰلِكَ۔)) (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) (ابوداود حديث رقم ٥٢٣٦ والترمذی حديث رقم ٢٣٣٥ وابن ماجه حديث رقم ٤١٦٠ واحمد في المسند ٢/ ١٦١)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر گذرے کہ میں اور میری ماں مٹی سے کسی چیز کی لپائی کر رہے تھے تو آپ نے فرمایا: ''اے عبداللہ! یہ کیا ہے؟'' میں نے کہا، ایک چیز ہے کہ جسے ہم درست ❶ کرتے ہیں' آپ نے فرمایا: ''امر اس سے ❷ جلد تر ہے۔'' (احمد' ترمذی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس کے گر پڑنے کے خوف سے یا اس کی مضبوطی میں اضافہ کے لیے۔ ❷ یعنی موت اس سے جلد تر ہے' پھر ایسا مکان بنانا کیا ضروری ہے جس میں زیادہ تکلیف ہو' ضرورت کے موافق سادہ سا مکان ہی کافی ہے۔

٥٢٧٦ - (٩) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُهْرِيْقُ الْمَآءَ فَيَتَيَمَّمُ بِالتُّرَابِ فَاَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمَآءَ مِنْكَ قَرِيْبٌ يَقُوْلُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پیشاب کرتے تھے تو مٹی سے تیمم کرتے' میں کہتا اے اللہ کے رسول! پانی آپ سے نزدیک ہے، آپ فرماتے کیا

((مَایُدْرِیْنِی لَعَلِّی لَا اَبْلُغُهٗ۔)) (رَوَاهُ فِی شَرْحِ السُّنَّةِ وَابْنُ الْجَوْزِیِّ فِی كِتَابِ الْوَفَاءِ) (البغوی حدیث رقم ٤٠٣١ واحمد فی المسند ١/ ٢٨٨)

معلوم کہ شاید ❶ میں اس پانی تک نہ پہنچوں۔ (شرح السنہ) اور ابن جوزی نے کتاب الوفاء میں نقل کیا ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ڈرتا ہوں میں کہ عمر وفانہ کرے اور اجل آ پہنچے اور فرصت نہ پاؤں میں کہ وضو کروں اس لئے تیمم کر لیتا ہوں کہ ایک طرح کی طہارت حاصل رہے۔

٥٢٧٧- (١٠) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((هٰذَا ابْنُ اٰدَمَ وَهٰذَا اَجَلُهٗ)) وَوَضَعَ یَدَهٗ عِنْدَ قَفَاهُ ثُمَّ بَسَطَ فَقَالَ ((وَثَمَّ اَمَلُهٗ))۔ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٢٣٣٤ وابن ماجه حدیث رقم ٤٢٣٢ واحمد فی المسند ٣/ ٢٥٧)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ آدمی ہے اور یہ اس کی اجل ہے" اور آپ نے اپنا ہاتھ اپنی گدی کے نزدیک رکھا ❶ پھر کھولا تو فرمایا کہ: "اس ❷ جگہ اس کی آرزو ہے۔" (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور رکھا، یعنی واسطے تصویر اور تمثیل قریب ہونے موت کے ساتھ آدمی کے، پھر کھولا اور سر سے اپنا ہاتھ آرزو کی درازی دکھانے کے لیے اونچا کیا۔ یعنی تصویر کے لیے اور تمثیل قریب ہونے موت کے ساتھ آدمی کے۔ ❷ اس جگہ الخ یعنی دور تر، مطلب یہ کہ اجل نزدیک آئی اور آرزو دور گئی۔

٥٢٧٨- (١١) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَرَزَ عُوْدًا بَیْنَ یَدَیْهِ وَاٰخَرَ اِلٰی جَنْبِهٖ وَاٰخَرَ اَبْعَدَ مِنْهُ فَقَالَ ((اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَا)) قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ((هٰذَا الْاِنْسَانُ وَهٰذَا الْاَجَلُ)) اُرَاهُ قَالَ ((وَهٰذَا الْاَمَلُ فَیَتَعَاطَى الْاَمَلَ فَلَحِقَهُ الْاَجَلُ دُوْنَ الْاَمَلِ۔)) (رواه فی شرح السنة) (البغوی حدیث رقم ٤٠٩٣ وابن ماجه حدیث رقم ٤٢٣٢ واحمد فی المسند ٣/ ١٨)

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لکڑی اپنے سامنے گاڑی، ایک لکڑی اس کے پہلو میں اور ایک لکڑی اس سے بہت دور گاڑی تو فرمایا: "تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟" صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اس کو خوب جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: "یہ انسان ہے ❶ اور یہ موت" ❷ آپ نے فرمایا میں گمان کرتا ہوں کہ "یہ آدمی کی آرزو ہے ❸ تو آدمی آرزو کرتا رہتا ہے کہ اس کی آرزو پوری ہونے سے پہلے موت آ پہنچتی ہے۔" (روایت کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ انسان ہے الخ یعنی پہلی لکڑی مثال انسان کی ہے ❷ اور یہ یعنی دوسری لکڑی ❸ آرزو آدمی کی ہے کہ دور دراز گئی ہے پس آدمی آرزو میں گرفتار رہتا ہے اور آرزو کی چیزوں میں مشغول رہتا ہے اور ان کے حاصل کرنے کا ارادہ کرتا ہے۔

٥٢٧٩- (١٢) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((عُمُرُ اُمَّتِیْ مِنْ سِتِّیْنَ سَنَةً اِلٰی

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میری امت کی عمر ساٹھ برس سے ستر برس تک ہے۔"

سَبْعِيْنَ۔)) (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) (الترمذی حدیث رقم ۲۳۳۱)

(ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

۵۲۸۰- (۱۳) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَعْمَارُ اُمَّتِيْ مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ اِلَى السَّبْعِيْنَ وَاَقَلُّهُمْ مَنْ يَّجُوْزُ ذٰلِكَ۔)) (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَذُكِرَ حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ فِيْ بَابِ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ۔) (الترمذی حدیث رقم ۳۵۵۰ وابن ماجه حدیث رقم ۴۲۳۶)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ میری امت کی اکثر عمریں ساٹھ سے ❶ ستر تک کے درمیان ہیں اور امت میں ایسے لوگ بہت کم ہیں جو ستر سے تجاوز کریں۔'' (ترمذی' ابن ماجہ) اور عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ کی حدیث باب عیادۃ المریض میں ذکر کی گئی۔

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے اور حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اب حساب کرنے سے معلوم ہوا کہ فی لاکھ ایک آدمی اسی برس کی عمر تک پہنچا ہے' اور فی کروڑ ایک آدمی سو برس تک اور اوسط عمر انسان کی پینتیس سال رکھی گئی ہے' بھلا اتنی تھوڑی مدت کے لئے یہ جھگڑے چار دن کی زندگی اور ہزاروں برس کا بندو بست' اے انسان! ذرا آنکھ کھول اگر تیری آنکھ کھل جائے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۵۲۸۱- (۱۴) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اَوَّلُ صَلَاحِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْيَقِيْنُ وَالزُّهْدُ وَاَوَّلُ فَسَادِهَا الْبُخْلُ وَالْاَمَلُ۔)) (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) (البیهقی حدیث رقم ۱۰۸۴۴)

عمرو بن شعیب نے اپنے باپ' اپنے دادا رضی اللہ عنہم سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پہلی نیکی اس امت کی ❶ یقین اور زہد کرنا ہے' اور پہلا فساد اس کا بخل اور زندگی کی لمبی امید رکھنا ہے۔'' (روایت کی بیہقی نے شعب الایمان میں)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس پر کہ اللہ تعالیٰ رازق اور متکفل ارزاق کا ہے اور زہد و بے رغبتی کرنا ہے دنیا میں اور جب اللہ عزوجل کی رزاقیت پر یقین ہو جاتا ہے تو بخل نہیں کرتا' کیوں کہ بخل سبب بے یقینی پہنچنے رزق کے ہوتا ہے اور جب زہد کیا تو طول امل اور دنیا میں باقی رہنے کی امید نہ رہے گی کیوں کہ پہلے پہل اس امت میں جو فساد پھیلا تو بخل اور آرزو سے پھیلا کہ وہ دونوں یقین اور زہد کے مخالف ہیں۔

۵۲۸۲- (۱۵) وَعَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ لَيْسَ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا بِلُبْسِ الْغَلِيْظِ وَالْخَشِنِ وَاَكْلِ الْجَشِبِ اِنَّمَا الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا قَصْرُ الْاَمَلِ۔ (رواه فی شرح السنة) (البغوی ۱۴/ ۲۸۶)

سفیان ثوری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ دنیا میں موٹے اور سخت کپڑے پہننے' سوکھی اور خشک روٹی کھانے میں زہد ❶ نہیں ہے بلکہ دنیا میں زہد آرزوؤں میں کمی کرنا ہے۔ (روایت کی بغوی نے شرح السنہ میں)

حکم الحدیث: یہ روایت بغیر سند کے معلق مروی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ حاصل یہ کہ حب دنیا دل کو ہلاک کرنے والی ہے اور دنیا کا ہونا ظاہر پر مضر نہیں ہے اور دل کی مثال کشتی کی طرح ہے کہ اگر پانی ناؤ کے اندر آ جائے تو اس میں تمام سواروں کو ڈبو دیتا ہے اور اگر باہر اس کے رہتا ہے تو جاری کرتا ہے اس کو اور پہنچاتا ہے اس کو طرف اس کی جگہ کے۔

٥٢٨٣- (١٦) وَعَنْ زَيْدِ ابْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا وَسُئِلَ اَيُّ شَيْءٍ اَلزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا قَالَ طِيْبُ الْكَسْبِ وَقَصْرُ الْاَمَلِ- (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) (البيهقي حديث رقم ١٠٧٧٩)

زید بن حسین سے روایت ہے کہ میں نے امام مالک رحمہ اللہ سے سنا' ان سے دنیا میں زہد کے بارہ میں پوچھا گیا تھا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کسب حلال ❶ اور آرزو کا کم ہونا۔ (بیہقی شعب الایمان)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی حقیقت زہد کی یہ ہے کہ تو حلال کھائے اور قناعت کرے قدر ضرورت پر اور آرزو کو کم کرے۔

بَابُ اِسْتِحْبَابِ الْمَالِ وَالْعُمُرِ لِلطَّاعَةِ

اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے لیے مال اور عمر سے محبت کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٥٢٨٤- (١) عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ-)) (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَ ذُكِرَ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ ((لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَيْنِ)) فِيْ بَابِ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ- (مسلم حديث رقم (١١ـ ٢٩٦٥)

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ ❶ متقی غنی گوشہ نشین بندے کو دوست رکھتا ہے۔" (مسلم) اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث جس کا شروع یہ ہے ((لاحسد الا فی اثنین)) باب فضائل قرآن میں ذکر کی گئی۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جب اسلام میں فتنہ وفساد پھیلا تو سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے شہر چھوڑا' اپنے اونٹ بکریاں لے کر جنگل میں جا بسے' ان کے بیٹے نے کہا کہ آپ نے جنگل کو کیوں اختیار کیا؟ تو اس کے جواب میں انہوں نے یہ حدیث پڑھی معلوم ہوا کہ فساد کے وقت گوشہ گیری بہتر ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٥٢٨٥- (٢) عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ ((مَنْ طَالَ عُمُرُهٗ وَ حَسُنَ عَمَلُهٗ)) قَالَ فَاَيُّ النَّاسِ شَرٌّ قَالَ ((مَنْ طَالَ عُمُرُهٗ وَسَآءَ عَمَلُهٗ-)) (رواه احمد و الترمذی والدارمی) (الدارمي حديث رقم ٢٧٤٢ والترمذي

سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول! لوگوں میں کونسا آدمی بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ شخص کہ جس کی عمر ❶ لمبی ہو اور وہ نیک اعمال والا ہو' پھر اس شخص نے کہا کہ لوگوں میں کونسا آدمی بدتر ہے؟ آپ نے فرمایا: "وہ شخص کہ جس کی عمر لمبی ہو اور اس کے اعمال برے

حدیث رقم ۲۳۳۱ واحمد ۵/ ٤٠) ہوں۔"(احمد' ترمذی' دارمی)

حکم الحدیث: یہ حدیث ایک شاہد کے ساتھ حسن صحیح ہے جو کہ ترمذی میں ہی موجود ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بظاہر یہ حکم غالب کا ہے اور اگر عمل نیک و بد برابر ہوں تو ایک وجہ باوجودیکہ ثابت ہونا اس مادہ کا نادر ہے ابن ماجہ میں سیدنا عمرو بن غیلان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! جو کوئی میرے اوپر ایمان لائے' اور میری تصدیق کرے اور جو میں لایا اس کو حق جانے تو اس کے مال اور اولاد اور اپنی ملاقات کو اس کی چاہت کر دے (یعنی موت) اور اس کی موت جلدی کر' آخر حدیث تک' ان دونوں احادیث میں تطبیق یہ ہے کہ ابن ماجہ کی حدیث عارفین باللہ کے باب میں ہے جو عشق الٰہی میں ڈوبے ہوئے ہیں اور ہر دم معشوق کے وصال کے طالب ہیں ان کے لئے تقصیر عمر بہتر ہے تا کہ اپنے محبوب سے جلد مل جائیں اور باب کی حدیث عام مسلمانوں کے حق میں ہے جو عبادت اور کار خیر میں مصروف رہتے ہیں ان کے لئے لمبی عمر بہتر ہے۔

٥٢٨٦- (٣) وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقُتِلَ اَحَدُهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتَ الْاٰخَرُ بَعْدَهٗ بِجُمُعَةٍ اَوْنَحْوِهَا فَصَلُّوْا عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَاقُلْتُمْ)) قَالُوْا دَعَوْنَا اللّٰهَ اَنْ يَّغْفِرَ لَهٗ وَيَرْحَمَهٗ وَيُلْحِقَهٗ بِصَاحِبِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((فَاَيْنَ صَلٰوتُهٗ بَعْدَ صَلٰوتِهٖ وَعَمَلُهٗ بَعْدَ عَمَلِهٖ)) اَوْقَالَ صِيَامُهٗ بَعْدَ صِيَامِهٖ لِمَا بَيْنَهُمَا اَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ۔ (رواه ابوداؤد و النسائی)

(ابوداود حدیث رقم ۲٥۲٤ والنسائی حدیث رقم ۱۹۸٥ وابن ماجه حدیث رقم ۳۹۲٥ واحمد فی المسند ۳/ ٥٠٠)

سیدنا عبید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا ❶ پس ان دونوں میں سے ایک ❷ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں مارا گیا پھر ❸ دوسرا آدمی بھی اس کے تقریباً ایک ہفتہ بعد مر گیا تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس پر نماز ادا کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا کہا تم نے؟" صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا، ہم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ بخشے گناہ اس کے اور رحمت کرے اس پر اور اس کو اس کے ساتھی کے ❹ ساتھ ملا دے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "پس کہاں گئی نماز اس کی بعد نماز اس کی کے' اور کہاں گیا ثواب اور عمل اس کا کہ بعد اس کے کئے' یا فرمایا: "ثواب اس کے ❺ روزہ کا کہ بعد اس کے رکھا یقیناً فرق ان دونوں کے مراتب کے درمیان اتنا ہے جیسا کہ آسمان اور زمین کے درمیان فرق ❻ ہے۔"
(ابوداؤد و نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے۔ ❷ یعنی جہاد میں شہید ہوا۔ ❸ یعنی اپنے بستر پر۔ ❹ ساتھ اس کے ساتھی کے کہ شہید ہوا۔ ❺ ثواب اس کے روزہ کا یعنی کہاں گیا ثواب اس کے روزہ کا۔ ❻ کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہے' اس حدیث سے ایسی عمر کی بڑی فضیلت نکلی جس میں آدمی اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرے اور یہاں اشکال وارد ہوتا ہے کہ کیوں کر افضل اور غالب ہو عمل اس شخص پچھلے کا کہ ایک ہفتہ میں کیا اوپر شہادت اس شخص کے کہ پہلے شہید ہوا' باوجودیکہ درجہ شہادت کا کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اور اظہار دین حق میں بالاتر ہے' خصوصاً نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کہ وہ زمانہ ابتداء اسلام اور قلت مددگاران دین کا تھا جواب اس کا یہ ہے کہ وہ پچھلا شخص بھی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں مرابط تھا اور شہادت کی نیت رکھتا تھا' پس اپنی نیت پر جزا دیا گیا۔

٥٢٨٧ - (٤) وَعَنْ اَبِیْ کَبْشَةَ الْاَنْمَارِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ((ثَلٰثٌ اُقْسِمُ عَلَیْهِنَّ وَاُحَدِّثُکُمْ حَدِیْثًا فَاحْفَظُوْهُ فَاَمَّا الَّذِیْ اُقْسِمُ عَلَیْهِنَّ فَاِنَّهٗ مَانَقَصَ مَالَ عَبْدٍ مِّنْ صَدَقَةٍ وَّلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَّظْلِمَةً صَبَرَعَلَیْهَا اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا عِزًّا وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ اِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْهِ بَابَ فَقْرٍ وَاَمَّا الَّذِیْ اُحَدِّثُکُمْ فَاحْفَظُوْهُ)) فَقَالَ ((اِنَّمَا الدُّنْیَا لِاَرْبَعَةِ نَفَرٍ عَبْدٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَّعِلْمًا فَهُوَ یَتَّقِیْ فِیْهِ رَبَّهٗ وَیَصِلُ رَحِمَهٗ وَیَعْمَلُ لِلّٰهِ فِیْهِ بِحَقِّهٖ فَهٰذَا بِاَفْضَلِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ عِلْمًا وَلَمْ یَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّیَّةِ یَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِیْ مَالًا لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَاَجْرُ هُمَا سَوَآءٌ وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَمْ یَرْزُقْهُ عِلْمًا فَهُوَ یَتَخَبَّطُ فِیْ مَالِهٖ بِغَیْرِ عِلْمٍ لَّا یَتَّقِیْ فِیْهِ رَبَّهٗ وَلَا یَصِلُ فِیْهِ رَحِمَهٗ وَلَا یَعْمَلُ فِیْهِ بِحَقٍّ فَهٰذَا بِاَخْبَثِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٌ لَّمْ یَرْزُقْهُ اللّٰهُ مَالًا وَّلَا عِلْمًا فَهُوَ یَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِیْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِیْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ نِیَّتُهٗ وَوِزْرُهُمَا سَوَآءٌ۔)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَ قَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ) (الترمذی حدیث رقم ٢٣٢٥ وابن ماجه ٢/ ١٤١٣ حدیث رقم ٤٢٢٨ واحمد فی المسند ٤/ ٢٣١)

سیدنا ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: ''تین خصلتیں ہیں کہ ❶ میں ان پر قسم اٹھاتا ہوں اور میں تمہیں ایک ❷ حدیث سناتا ہوں تو اس کو یاد رکھو تو وہ تین چیزیں کہ جن کی حقیقت پر میں قسم اٹھاتا ہوں وہ یہ ہیں کہ آدمی کا مال صدقہ دینے کی وجہ سے کم نہیں ❸ ہوتا اور جس پر ظلم کیا گیا ہے اس نے اس پر صبر کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس ظلم کی وجہ سے اس کی عزت زیادہ کی ❹ اور نہیں کوئی آدمی کہ جس نے مانگنا ❺ شروع کیا مگر اللہ تعالیٰ اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے اور میں تمہیں جو حدیث بیان کر رہا ہوں اس کو یاد رکھو تو وہ یہ ہے کہ دنیا چار آدمیوں کے لیے ہے (۱) وہ بندہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال اور علم دیا تو وہ اس مال میں اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرتا ہے ❻ اور احسان کرتا ہے اپنوں سے اور کام کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے لیے اس مال میں موافق ❼ حق مال کے تو یہ بہتر مرتبہ میں ہے اور (۲) وہ بندہ ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا اور اس کو مال نہیں دیا تو یہ بندہ سچی نیت والا ہے' کہتا ہے اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں فلاں کے عمل سے بہتر عمل کرتا ❽ تو ثواب ان دونوں ❾ کا برابر ہے (۳) وہ بندہ ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس کو علم نہیں دیا ❿ تو وہ اپنے مال میں بغیر علم کے بھٹکتا ہے' اس کے خرچ کرنے میں اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا اور رشتہ داروں سے صلہ رحمی نہیں کرتا اور اس میں ⓫ حق کے ساتھ عمل نہیں کرتا تو یہ شخص بدترین مرتبہ میں ہے (۴) وہ بندہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مال اور علم نہیں دیا اور وہ کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی فلاں آدمی کی طرح عمل کرتا' تو وہ بدنیت ہے اور گناہ ان دونوں کا برابر ہے۔'' (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث صحیح ہے۔

حکم الحدیث: اس حدیث کی ایک اور سند مسند احمد میں ہے اور وہ صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کہ قسم اٹھاتا ہوں میں ان پر کہ وہ حق ہیں۔ ❷ یعنی ایک اور حدیث۔ ❸ یعنی اللہ تعالیٰ کے لیے دینا اگر چہ بظاہر صورت میں نقصان ہے لیکن چونکہ دنیا میں موجب خیر و برکت کا ہے اور سبب حصول ثواب کا آخرت میں زیادہ کے حکم میں ہے۔
❹ یعنی انجام کار اس کو عزت حاصل ہوتی ہے اور ظالم کو ذلت اگر چہ ایک مدت کے بعد ہو۔ ❺ یعنی لوگوں سے بغیر حاجت و ضرورت کے بلکہ بقصد غنا اور زیادتی کے مانگنا۔ ❻ یعنی کہ نہیں خرچ کرتا اس کو حرام اور ناپسندیدہ چیزوں کے حق میں۔ ❼ یعنی ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے لیے حقوق کہ متعلق ہیں ساتھ مال کے، مثلاً زکوٰۃ اور کفارات اور ضیافت اور صدقات وغیرہ کے۔ ❽ فلاں کی طرح کہ تقویٰ کرتا ہے پروردگار کا مال میں اور صلہ رحمی کرتا ہے اور صرف کرتا ہے مال کو حقوق میں۔ ❾ یعنی اگر چہ انسان کا دل مال ہونے کی وجہ سے خرچ کرتا ہے لیکن نیت صادق کی وجہ سے اس کا اجر پاتا ہے۔ ❿ اور نہیں دیا ہے اس کو علم کہ بسبب اس کے تقویٰ کرے اور خرچ کرے مال کو حقوق میں۔
⓫ یعنی کسی طرح کے حق، خواہ اللہ تعالیٰ کا ہو خواہ بندوں کا۔

٥٢٨٨- (٥) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اِذَا اَرَادَ بِعَبْدٍ خَیْرًا اِسْتَعْمَلَهٗ)) فَقِیْلَ وَکَیْفَ یَسْتَعْمِلُهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ((یُوَفِّقُهٗ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ۔)) (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٢١٤٢ واحمد فی المسند ٣/ ١٠٦)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جب بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے ❶ تو اس سے بھلائی کراتا ہے، کہا گیا اے اللہ کے رسول! اس سے بھلائی کس طرح کراتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اس کو موت سے پہلے نیک عمل کی توفیق دیتا ہے۔'' ❷ (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ لفظ ترمذی کے نہیں بلکہ بغوی کے ہیں شرح السنہ میں اور وہ صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بھلائی کا یعنی انجام کار اس کے ہیں۔
❷ توفیق دیتا ہے الخ یعنی یہاں تک کہ مرتا ہے توبہ اور عبادت پر تو اس کا خاتمہ بالخیر ہوتا ہے۔

٥٢٨٩- (٦) وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهٗ هَوَاهَا وَتَمَنّٰی عَلَی اللّٰهِ۔)) (رواه الترمذی وابن ماجة) (الترمذی حدیث رقم ٢٤٥٩ وابن ماجه حدیث رقم ٤٢٦٠ واحمد فی المسند ٤/ ١٢٤)

سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دانا وہ شخص ہے کہ فرمانبردار کرے اپنے نفس کو اللہ تعالیٰ کا اور جو عمل کرے اور احمق وہ شخص ہے کہ جو اپنی نفسانی خواہشات کی ❶ پیروی کرے اور موت کے بعد کے لیے اللہ تعالیٰ پر (بخشش کی) خواہش رکھے''۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور خواہش الخ یعنی کہے کہ وہ بخشنے والا ہے گناہ کرتے ہیں تو کیا ہوا جیسے فساق، فجار اور ملحد کہا کرتے ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٥٢٩٠- (٧) عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک مجلس

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((كُنَّا فِي مَجْلِسٍ فَطَلَعَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى رَأْسِهٖ اَثَرُ مَآءٍ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرَاكَ طَيِّبَ النَّفْسِ قَالَ ((اَجَلْ)) قَالَ ثُمَّ خَاضَ الْقَوْمُ فِي ذِكْرِ الْغِنٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا بَأْسَ بِالْغِنٰى لِمَنِ اتَّقَى اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَالصِّحَّةُ لِمَنِ اتَّقٰى خَيْرٌ مِّنَ الْغِنٰى وَطِيْبُ النَّفْسِ مِنَ النَّعِيْمِ۔)) (رواه احمد)

(ابن ماجه حديث رقم ٢١٤١ واحمد ٥/ ٣٧٢)

میں تھے، تو رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے' اس وقت آپ کے سر پر پانی کا نشان تھا❶ ہم نے کہا اے اللہ کے رسول! ہم آپ کو خوش دل دیکھتے ہیں ❷ آپ نے فرمایا: ''ہاں'' راوی نے کہا پھر لوگ دولتمندی باتوں میں مشغول ہو گئے ❸ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرے اس کو دولتمندی کا کوئی خطرہ نہیں ❹ اور متقی شخص کے لیے بدن کی صحت دولت مندی سے بہتر ہے اور خوش دلی تمام نعمتوں سے بہتر ہے۔'' (احمد)

حکم الحدیث: اسے ابن ماجہ نے بھی روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سر پر نشان یعنی پانی کا بسبب نہانے کے۔ ❷ خوش دل' یعنی اثر اس کا چہرہ پر ہویدا ہے۔ ❸ بیچ ذکر دولت مندی کے کہ نیک ہے یا بد۔ ❹ اگرچہ ساتھ فقر کے ہو۔

۵۲۹۱ - (۸) وَعَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ كَانَ الْمَالُ فِيْمَا مَضٰى يُكْرَهُ فَاَمَّا الْيَوْمَ فَهُوَ تُرْسُ الْمُؤْمِنِ وَقَالَ لَوْلَا هٰذِهِ الدَّنَانِيْرُ لَتَمَنْدَلَ بِنَا هٰؤُلَاءِ الْمُلُوْكُ وَقَالَ مَنْ كَانَ فِي يَدِهٖ مِنْ هٰذِهٖ شَيْءٌ فَلْيُصْلِحْهُ فَاِنَّهٗ زَمَانٌ اِنِ احْتَاجَ كَانَ اَوَّلَ مَنْ يَبْذُلُ دِيْنَهٗ وَقَالَ الْحَلَالُ لَا يَحْتَمِلُ السَّرَفَ۔ (رواه في شرح السنة) (البغوی حديث رقم ٤٠٩٨)

سفیان ثوری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ گذرے ہوئے دور میں مال ناپسندیدہ چیز تھی اور آج کے دور میں مال مومن کی قوت ہے' سفیان نے کہا کہ اگر یہ دینار نہ ہوتے تو یہ بادشاہ ہم کو بے قدر کر دیتے اور سفیان نے کہا کہ جس شخص کے پاس ان مالوں میں سے کچھ مال ہو تو وہ اس کی اصلاح ❶ کرے اس لیے کہ یہ دور ایسا ہے کہ اگر کوئی محتاج ہو وہ پہلا شخص تو ہو گا جو اپنے دین سے ہاتھ دھو ❷ بیٹھے گا اور کہا حلال مال سے فضول خرچی نہیں ہو سکتی۔ (شرح السنہ)

حکم الحدیث: بغیر سند کے معلق بیان کیا ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ضائع نہ کرے اس کو بلکہ تجارت کر کے اس کو بڑھائے۔ ❷ یعنی یہ بات ہم نے آج اپنی آنکھوں سے دیکھ لی کہ آج کے مولوی اور واعظ اپنے معتقدین سے اپنا خرچ لیتے ہیں اور نوابوں اور امیروں سے سوال کرتے ہیں' لیکن حلال کے چار پیسے اپنی محنت سے نہیں کماتے اسی لیے تو ان کی وعظ میں نہ اثر ہے اور نہ برکت' بلکہ یہ مولوی اور درویش اللہ تعالیٰ ان کو سمجھ دے دین کو دنیا کے عوض بیچتے ہیں اور اپنے مریدوں اور معتقدوں کی رعایت سے شرع اور درویشی کے مسائل گھڑتے ہیں اور قرآن وحدیث کی تاویل اور تحریف کرتے ہیں' وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر ہمارے مرید بے اعتقاد ہو جائیں گے تو پھر روٹی کیسے ملے گی' جبکہ گزشتہ علماء اور درویشوں کا طریقہ یہ نہ تھا' کوئی ان میں درزی تھا' کوئی چمرنگ' کوئی حلوائی' کوئی دھوبی' کوئی لوہار' کوئی بڑھئی اور کوئی سوداگر' وہ لوگ اپنی روٹی ان پیشوں کے ذریعہ سے کماتے اور اللہ جل جلالہ کی رضامندی کے لئے جب ضرورت دیکھتے تو وعظ اور نصیحت کرتے' پیری اور درویشی کی انہوں نے کبھی نہیں کھائی اور یہی سبب تھا کہ وہ کسی دنیادار کی ذرا بھی پاسداری نہ کرتے بلکہ بادشاہ تک کے مکان پر بلانے سے بھی نہ جاتے تھے۔

۵۲۹۲- (۹) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يُنَادِىْ مُنَادٍ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ اَيْنَ اَبْنَاءُ السِّتِّيْنَ وَهُوَ الْعُمُرُ الَّذِىْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ۔)) (رَوَاهُ الْبَيْهَقِىُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

(البیهقی حدیث رقم ۱۰۲۵٤)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن پکارنے والا پکارے گا کہ ساٹھ برس کی عمر والے کہاں ہیں؟ اور یہ ایسی عمر ہے کہ جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا نہیں عمر دی ہم نے تم کو ایسی عمر کہ نصیحت حاصل کر سکتا تھا اس میں نصیحت حاصل کرنے والا شخص اور آیا تھا تمہارے پاس ❶ ڈرانے والا۔'' (بیہقی شعب الایمان)

حکم الحدیث: میں اس کی سند سے واقف نہیں ہو سکا۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی قرآن یا رسول' یا بڑھاپا یا موت

۵۲۹۳- (۱۰) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ اِنَّ نَفَرًا مِنْ بَنِىْ عُذْرَةَ ثَلٰثَةً اَتَوُا النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ يَّكْفِيْنِيْهِمْ)) قَالَ طَلْحَةُ اَنَا وَكَانُوْا عِنْدَهٗ فَبَعَثَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا فَخَرَجَ فِيْهِ اَحَدُهُمْ فَاسْتُشْهِدَ ثُمَّ بَعَثَ بَعْثًا فَخَرَجَ فِيْهِ الْاٰخَرُ فَاسْتُشْهِدَ ثُمَّ مَاتَ الثَّالِثُ عَلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ قَالَ طَلْحَةُ فَرَاَيْتُ هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَةِ فِى الْجَنَّةِ وَرَاَيْتُ الْمَيِّتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ اَمَامَهُمْ وَالَّذِى اسْتُشْهِدَ اٰخِرًا يَلِيْهِ وَاَوَّلَهُمْ يَلِيْهِ فَدَخَلَنِىْ مِنْ ذٰلِكَ فَذَكَرْتُ لِلنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ فَقَالَ ((وَمَا اَنْكَرْتَ مِنْ ذٰلِكَ لَيْسَ اَحَدٌ اَفْضَلَ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ مُّؤْمِنٍ يُّعَمَّرُ فِى الْاِسْلَامِ لِتَسْبِيْحِهٖ وَتَكْبِيْرِهٖ وَتَهْلِيْلِهٖ۔)) (احمد فى المسند ۱/ ۱٦۳)

سیدنا عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنو عذرہ کے تین شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور وہ مسلمان ہو گئے ❶ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ❷ ''کون ہے جو مجھے (ان کی خبر گیری سے) کفایت کرے طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا، میں کفایت کروں گا' تو یہ لوگ ابوطلحہ کے پاس تین دن ٹھہرے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جگہ ایک لشکر بھیجا تو ان تین آدمیوں میں سے ایک آدمی اس لشکر کے ساتھ گیا اور وہ شہید ہو گیا پھر آپ نے ایک اور لشکر بھیجا' اس لشکر میں ان تینوں میں سے دوسرا شخص شہید ہو گیا تو پھر تیسرا شخص اپنے بستر پر مرا' عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے ان تینوں کو بہشت میں دیکھا اور میں نے اس شخص کو جو کہ اپنے بستر پر مرا تھا ❸ وہ ان کے آگے تھا اور جو آخر میں شہید کیا گیا تھا وہ اس (مرنے والے) کے پاس ہے جو پہلے شہید ہوا تھا ان میں سے وہ سب سے پیچھے ہے میرے دل میں اس سے شبہ گذرا ❹ تو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ خواب ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''اور تو نے کسی چیز ❺ کا انکار کیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس مسلمان سے کوئی افضل نہیں جو مسلمانی کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کے لیے لمبی عمر دیا جائے' سبحان اللہ' اللہ

اکبر اور الحمدللہ کہنے کے لیے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ارادہ کیا ٹھہرنے کا بہ نیت مجاہد کے اور تھے وہ فقر وفاقہ والے۔ ❷ یعنی کون ہے کہ غم خواری کرے ان کی اور سامان درست کردے ان کا' تاکہ مجھے ان کی خبر گیری کی ضرورت نہ رہے۔ ❸ یعنی اس حال میں کہ مرابط تھا اور نیت رکھنے والا جہاد کا تھا۔ ❹ یعنی چاہیے تھا کہ شہید سب پر مقدم ہوتا یا دونوں شہید ایک مرتبہ میں ہوتے اور جو بستر پر مرا تھا وہ سب سے پیچھے ہوتا جب میں نے اس ترتیب کے خلاف دیکھا تو مجھے تعجب ہوا۔ ❺ حاصل یہ کہ جب دوسرے شہید کی عمر دراز ہوگی پہلے شہید سے بے شک اجر وفضیلت اس کی زیادہ تر ہوگی اس سے اور اسی طرح وہ جو بستر پر مرا اس حال میں کہ وہ مرابط تھا اور جہاد کی نیت رکھنے والا' تو اس کا عمل دونوں شہیدوں سے زیادہ ہوا۔

٥٢٩٤- (١١) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ عُمَيْرَةَ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ عَبْدًا لَوْ خَرَّ عَلٰى وَجْهِهٖ مِنْ يَوْمِ وُلِدَ اِلٰى اَنْ يَمُوْتَ هَرِمًا فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ لَحَقَّرَهٗ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَوَدَّ اَنَّهٗ رُدَّ اِلَى الدُّنْيَا كَيْمَا يَزْدَادَ مِنَ الْاَجْرِ وَالثَّوَابِ رَوَاهُمَا اَحْمَدُ۔ (احمد في المسند ٤/ ١٨٥)

سیدنا محمد بن ابو عمیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تھے آپ نے فرمایا: ''اگر اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کوئی ایک بندہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے لیے اپنے چہرے کے بل گرے (سجدہ کرے (جس دن سے وہ پیدا کیا گیا ہے ❶ یہاں تک کہ وہ بوڑھا ہو کر مرے تو وہ قیامت کے دن اپنی اس عبادت کو اس دن ❷ حقیر سمجھے گا اور وہ پسند کرے گا کہ اسے دوبارہ بھیجا جائے تاکہ وہ اجر وثواب زیادہ حاصل کر سکے۔ (یہ دونوں احادیث احمد نے نقل کیں)

حکم الحدیث: امام احمد وغیرہ نے عتبہ بن عبد سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہاں تک کہ مرے الخ یعنی فرض کیا جائے کہ وقت پیدائش سے بڑھاپے تک سجدہ اور نمازہی میں چہرے کے بل پڑا رہا یا بالغ ہونے کے بعد مراد ہو کہ مرتبہ تکلیف کو پہنچے۔ ❷ یعنی قیامت کے دن عمل کا ثواب دیکھنے کی وجہ سے۔

بَابُ التَّوَكُّلِ وَالصَّبْرِ

توکل اور صبر کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٥٢٩٥- (١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ۔)) (متفق عليه) (البخاري حديث رقم ٦٤٧٢ ومسلم حديث رقم

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت میں سے ❶ بہشت میں ستر ہزار بغیر حساب کے داخل ہوں گے وہ وہ لوگ ہیں جو دم طلب نہیں کرتے اور نہ شگون بد لیتے ہیں اور اپنے رب ہی پر بھروسہ کرتے ہیں۔'' (متفق علیہ)

(۳۷۲۔ ۲۱۸) والترمذی حدیث رقم ۲۴۳۷ وابن ماجه حدیث رقم ۴۲۸۶ والدارمی حدیث رقم ۲۸۰۷ واحمد فی المسند ۴/ ۴۴۱)

فوائد الحدیث: ❶ ستر ہزار بغیر حساب کے اور صحیح مسلم کی دوسری روایت میں ہے کہ ہر نیک آدمی کے ساتھ ان میں سے ستر ستر ہزار آدمی ہوں گے اس صورت میں کل آدمیوں کی تعداد جو جنت میں بے حساب جائیں گے چار ارب اور نوے کروڑ ہوئی اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہم کو بھی ان لوگوں سے کرے آمین۔

۵۲۹۶ - (۲) وَعَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ ((عُرِضَتْ عَلَيَّ الْاُمَمُ فَجَعَلَ يَمُرُّ النَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّجُلُ وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّجُلَانِ وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيُّ وَلَيْسَ مَعَهُ اَحَدٌ فَرَاَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّالْاُفُقَ فَرَجَوْتُ اَنْ يَّكُوْنَ اُمَّتِيْ فَقِيْلَ هٰذَا مُوْسٰى فِيْ قَوْمِهٖ ثُمَّ قِيْلَ لِيْ اُنْظُرْ فَرَاَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَقِيْلَ لِيْ اُنْظُرْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا فَرَاَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَقِيْلَ هٰؤُلَاءِ اُمَّتُكَ وَمَعَ هٰؤُلَاءِ سَبْعُوْنَ اَلْفًا قُدَّامَهُمْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَكْتَوُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ)) فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ)) ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ ((سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ۔))

(متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۶۵۴۱ ومسلم حدیث رقم (۳۷۴۔ ۲۲۰) والترمذی حدیث رقم ۲۴۴۶)

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن نکلے تو آپ نے فرمایا: ''کہ مجھے تمام امتیں دکھائی گئی ہیں پس شروع ہوئے ایک نبی گذرتا ہے تو اس کے ساتھ ایک آدمی ہے اور ایک نبی گزرتا ہے ❶ تو اس کے ساتھ دو شخص ہیں اور ایک نبی گزرتا ہے تو اس کے ساتھ ایک جماعت ہے ایک نبی اور گزرتا ہے تو اس کے ساتھ کوئی بھی آدمی نہیں ہے پھر میں نے ایک بہت بڑا گروہ دیکھا جس نے آسمان کے کنارے کو بھر دیا ہے تو میں نے امید کی کہ یہ میری امت ہو تو کہا گیا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں اپنی قوم (امت) میں پھر مجھے کہا گیا کہ دیکھئے تو میں نے بہت بڑا گروہ دیکھا جس نے آسمان کے کنارے کو روک (بھر) رکھا ہے مجھے کہا گیا کہ ادھر ادھر دیکھئے تو میں نے بہت بڑے گروہ دیکھے جنہوں نے آسمان کے کناروں کو گھیرا ہوا تھا تو مجھے کہا گیا کہ یہ آپ کی امت ہے اور ان کے ساتھ ستر ہزار آدمی جو کہ ان کے آگے ہیں، وہ بہشت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے یہ وہ لوگ ہیں کہ جو نہ شگون لیتے ہیں اور نہ دم کرتے ہیں اور نہ داغ لیتے ہیں اور اپنے پروردگار ہی پر توکل کرتے ہیں۔'' تو سیدنا عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا دعاء کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں شمار کرے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! تو عکاشہ کو ان میں سے کر دے'' پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا اور کہا اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان میں سے کر دے تو

نبی ﷺ نے فرمایا: ”عکاشہ! اس دعا پر تجھ سے سبقت لے گیا۔“ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ گذرتا ایک نبی الخ یعنی جتنے لوگ جس نبی پر ایمان لائے ہوں گے وہی قیامت کے دن اس کے ساتھ ہوں گے اور بعض نبی پر کوئی ایمان نہ لایا ہوگا' تو اس کے ساتھ کوئی نہ ہوگا' معلوم ہوا کہ ہمارے نبی (ﷺ) کی امت سب سے زیادہ ہوگی' دوائی کا چھوڑ دینا توکل نہیں اس لیے کہ آپ نے اکثر دوا کی ہے بلکہ داغنا اور جھاڑ پھونک اور شگون لینا توکل کے مخالف ہے لیکن جب کوئی علاج داغنے کے علاوہ باقی نہ رہے تو اس وقت داغنا بھی درست ہے۔

٥٢٩٧ - (٣) وَعَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَهٗ كُلَّهٗ لَهٗ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّآءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّآءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ.)) (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (٦٤۔ ٢٩٩٩) والدارمی حديث رقم ٢٧٧٧ واحمد فی المسند ١/ ١٧٧)

سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان کے لیے تعجب ❶ ہے کہ تمام بہتر شان اس کے لیے ہے اور یہ شان کسی کے لیے نہیں مگر صرف مسلمان کے لیے ہے' اگر اس کو خوشی پہنچتی ہے تو شکر کرتا ہے، اور یہ شکر اس کے لیے بہتر ہوتا ہے اور اگر اس کو ضرر پہنچتا ہے تو صبر کرتا ہے اور یہ صبر اس کے لیے بہتر ہوتا ہے۔“ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی مومن کا کسی طرح نقصان نہیں' خوشی میں شکر گذاری سے زیادہ نعمت ملے اور ثواب پائے اور غم میں صبر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا مقبول ہو اور بے حساب ثواب ملے اور کافر کو یہ بات حاصل نہیں نہ خوشی میں اس کی اللہ تعالیٰ کی طرف نظر ہوتی ہے اور نہ ہی غم میں۔

٥٢٩٨ - (٤) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِیُّ خَيْرٌ وَّ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيْفِ وَفِیْ كُلٍّ خَيْرٌ اِحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجِزْ وَاِنْ اَصَابَكَ شَیْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّیْ فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا وَلٰكِنْ قُلْ قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَآءَ فَعَلَ فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ.)) (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (٣٤۔ ٢٦٦٤) وابن ماجه حديث رقم (٣٤۔ ٢٦٦٤) واحمد فی المسند ٢/ ٣٧٠)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے نزدیک قوی مسلمان ❶ ضعیف مسلمان سے بہتر اور پیارا ہے اور ❷ ہر مسلمان میں نیکی ہے ❸ تو اس چیز کی حرص کر جو تجھے نفع دے اور اللہ تعالیٰ سے توفیق طلب کر اور عاجز نہ ہو اور اگر تجھے کوئی چیز (تکالیف) پہنچے تو یہ نہ کہہ کہ اگر میں ایسا کرتا تو ایسا ہوتا بلکہ تو کہہ کہ اللہ تعالیٰ نے مقدر کیا اور جو چاہتا ہے اللہ تعالیٰ کرتا ہے' اس لیے کہ ”اگر“ کا لفظ شیطان کے کام کو کھولتا ہے۔“ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی مضبوط ایماندار ضعیف ایماندار سے اللہ تعالیٰ کو اس لیے زیادہ پیارا ہوا کہ وہ اپنے کامل یقین کی وجہ سے دین کے کام پر نہایت مستعد رہتا ہے بخلاف ست ایماندار کے کیونکہ اس سے دین کا کام بخوبی نہیں ہوسکتا۔ ❷ اور ہر مسلمان میں نیکی ہے اس لیے کہ ایمان دونوں میں موجود ہے۔ ❸ یعنی اس میں نبی ﷺ نے سستی دور کرنے کا علاج فرمایا ہے اور فرمایا کہ ایماندار کو مناسب ہے کہ اپنے فائدہ کے کاموں میں سرگرم ہو جائے اور اس کے پورا کرنے کی اللہ تعالیٰ سے مدد چاہے' دینی کام میں ست ہو کر نہ تھک رہے' اس لیے کہ محرومی

کا اصل سبب سستی اور کاہلی ہے اور چونکہ آدمی رنج سے خالی نہیں رہ سکتا اس کا یہی علاج قرآنی ہے یعنی تکلیف میں یوں نہ کہے کہ اگر میں فلاں کام کرتا تو رنج نہ ہوتا بلکہ تقدیر کے مقابلہ میں اگر مگر بولنا شیطانی کام ہے کہ آدمی تقدیر کو بھول کر ظاہری اسباب پر بھروسہ کرتا ہے اور ناحق پچھتا کر غم اٹھاتا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

٥٢٩٩- (٥) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ((لَوْ اَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُوْنَ عَلَی اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرَزَقَكُمْ كَمَا یَرْزُقُ الطَّیْرَ تَغْدُوْا خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا۔)) (رواہ الترمذی و ابن ماجة) (الترمذی حدیث رقم ٢٣٤٤ و ابن ماجه حدیث رقم ٤١٦٤ واحمد فی المسند ٣٠/١)

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "اگر تم اللہ تعالیٰ پر توکل کرو جیسا کہ توکل کرنے کا حق ہے، البتہ وہ تم کو اس طرح روزی دے جس طرح کہ وہ پرندوں کو روزی دیتا ہے جو صبح کو بھوکے نکلتے ہیں اور شام ❶ کو پیٹ بھر کر واپس پلٹتے ہیں۔" (ترمذی اور ابن ماجہ)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی شام کے وقت گھونسلوں کی طرف بسیرا کرنے کے لیے واپس آتے ہیں۔

٥٣٠٠- (٦) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((اَیُّهَا النَّاسُ لَیْسَ مِنْ شَیْءٍ یُقَرِّبُكُمْ اِلَی الْجَنَّةِ وَیُبَاعِدُكُمْ مِنَ النَّارِ اِلَّا قَدْ اَمَرْتُكُمْ بِهٖ وَلَیْسَ شَیْءٌ یُقَرِّبُكُمْ مِنَ النَّارِ وَیُبَاعِدُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا قَدْ نَهَیْتُكُمْ عَنْهُ وَاِنَّ الرُّوْحَ الْاَمِیْنَ (وَفِیْ رِوَایَةٍ) وَاِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِیْ رَوْعِیْ اَنَّ نَفْسًا لَّنْ تَمُوْتَ حَتّٰی تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا اَلَا فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَجْمِلُوْا فِی الطَّلَبِ وَلَا یَحْمِلَنَّكُمْ اِسْتِبْطَاءُ الرِّزْقِ اَنْ تَطْلُبُوْهُ بِمَعَاصِی اللّٰهِ لَا یُدْرَكُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ اِلَّا بِطَاعَتِهٖ۔)) (رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ یَذْكُرْ۔ ((وَاِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ))۔ (البیهقی حدیث رقم ١٠٣٧٦ والبغوی حدیث رقم ٤١١١)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے لوگو! ایسی کوئی چیز نہیں جو تمہیں جنت کے قریب کرے اور دوزخ سے دور رکھے مگر میں نے تمہیں اس کا حکم بتا دیا ہے اور کوئی چیز ایسی نہیں جو تمہیں دوزخ کے قریب کرے اور جنت سے دور کرے مگر تحقیق میں نے تم کو اس سے منع کیا ہے اور تحقیق روح الامین (اور ایک روایت میں ہے کہ) تحقیق روح القدس نے میرے دل میں پھونکا کہ تحقیق کوئی جان نہیں مرتی یہاں تک کہ وہ اپنا رزق پورا لے لیتی ہے ❶ خبردار! پس اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی خواہشات طلب کرنے میں کمی کرو ❷ اور تمہیں رزق کی تاخیر اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم اس کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے طلب کرو (کیونکہ) جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ اس کی اطاعت و فرمانبرداری ❸ کے بغیر حاصل نہیں کیا جا سکتا۔" (شرح السنہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں مگر بیہقی نے جملہ ((وان

روح القدس)) کا جملہ ذکر نہیں کیا۔

حکم الحدیث: ابن مسعود والی سند منقطع ہے اور اس کے کچھ حصوں کے شواہد صحیح سند سے موجود ہیں۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جو کہ مقدر ہے اس کے لیے جیسے کہ اشارہ کیا طرف اس کے حق سبحانہ وتعالیٰ نے اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ۔ ❷ یعنی زیادہ تردد نہ کرو یا یہ معنی کہ اچھے طریق سے روزی طلب کرو محنت مزدوری سے نہ کہ بے حیائی اور بے شرمی کے ذریعہ سے۔ ❸ وہ چیز کہ جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہے یعنی حلال رزق یا بہشت۔

۵۳۰۱- (۷) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اَلزَّهَادَةُ فِی الدُّنْیَا لَیْسَتْ بِتَحْرِیْمِ الْحَلَالِ وَلَا إِضَاعَةِ الْمَالِ وَلٰکِنَّ الزَّهَادَةَ فِی الدُّنْیَا اَنْ لَّا تَکُوْنَ بِمَا فِیْ یَدَیْكَ اَوْثَقَ بِمَا فِیْ یَدَیِ اللّٰهِ وَاَنْ تَکُوْنَ فِیْ ثَوَابِ الْمُصِیْبَةِ اِذَا اَنْتَ اُصِبْتَ بِهَا اَرْغَبَ فِیْهَا لَوْ اَنَّهَا اُبْقِیَتْ لَكَ۔)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمَذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَعَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ الرَّاوِیْ مُنْکَرُ الْحَدِیْثِ) (الترمذی حدیث رقم ۲۳۴۰ وابن ماجه حدیث رقم ۴۱۰۰)

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دنیا میں حلال ❶ کو (اپنے اوپر) حرام کرنے اور مال کو ضائع کرنے کا نام زہد نہیں ہے لیکن دنیا میں زہد یہ ہے کہ جو کچھ تیرے پاس ہے اس پر اس چیز کی نسبت زیادہ اعتماد نہ کر جو کہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور جب تو مصیبت میں مبتلا کیا جائے تو اس مصیبت سے ثواب حاصل کرنے والا ہو اور اگر وہ مصیبت ❷ تیرے لیے باقی رکھی جائے تو تو اس کی بہت رغبت کرنے والا ہو۔“ (ترمذی اور ابن ماجہ اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے اور عمرو بن واقد راوی منکر الحدیث ہے۔)

حکم الحدیث: مرفوع روایت میں ایک متروک الحدیث راوی ہے جبکہ امام احمد نے الزہد میں ابومسلم خولانی کا یہ قول نقل کیا ہے یہ زیادہ درست ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ حلال کو حرام کرنے جیسے جاہل صوفی کیا کرتے ہیں اور اسی کو فقیری اور قرب الی اللہ کا باعث جانتے ہیں شریعت اسلامیہ میں ایسی درویشی سے منع کیا گیا ہے لَا رَهْبَانِیَّةَ فِی الْاِسْلَامِ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَرَهْبَانِیَّةَ نِ ابْتَدَعُوْهَا مَا کَتَبْنٰهَا عَلَیْهِمْ۔ اور فرمایا یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ اور قرب الی اللہ بغیر اتباع شریعت کے ممکن نہیں ہے۔ ❷ اگر وہ مصیبت باقی رکھی جائے یعنی دنیا میں نہ آتے اور آخرت کے لیے اٹھا رکھے جاتے دنیا کی مصیبت گناہوں کا کفارہ ہے پس عقل مند آدمی کو مصیبت سے خوش ہونا چاہیے کہ اگر دنیا مصیبت نہ آتی اور گناہ قائم رہتے تو آخرت میں اس کے بدل عذاب ہوتا۔

۵۳۰۲- (۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کُنْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَقَالَ ((یَا غُلَامُ احْفَظِ اللّٰهَ یَحْفَظْكَ احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ وَاِذَا سَاَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰهَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰی اَنْ یَّنْفَعُوْكَ بِشَیْءٍ لَمْ یَنْفَعُوْكَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ کَتَبَهُ اللّٰهُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا، آپ نے فرمایا: ”اے لڑکے! تو اللہ تعالیٰ کے امر و نہی کی حفاظت کر ❶ اللہ تعالیٰ تیری حفاظت کرے گا ❷ تو اللہ تعالیٰ کے احکام کی حفاظت کر تو اس کو اپنے سامنے پائے گا اور جب تو سوال کرے تو اللہ تعالیٰ ہی سے سوال کر اور جب تو مدد چاہیے تو اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگ اور

لَكَ وَلَوِ اجْتَمَعُوْا عَلَى اَنْ يَّضُرُّوْكَ بِشَيْءٍ لَّمْ يَضُرُّوْكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَ جُفَّتِ الصُّحُفُ.)) (رواه احمد و الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۲۵۱٦ واحمد فی المسند ۱/ ۲۹۳)

تو یہ بات سمجھ لے کہ اگر ساری مخلوق ❸ جمع ہو کر ❹ تجھے نفع دینا چاہے تو وہ تجھے نفع نہیں پہنچا سکتی مگر صرف اسی قدر، جس قدر کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے اور اگر وہ تمام جمع ہو کر تجھے نقصان پہنچانا چاہیں تو نقصان نہیں پہنچا سکتے مگر صرف اتنا جتنا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے لکھ دیا ہو' اقلام اٹھا لی گئی اور صحائف خشک ہو چکے ہیں۔ (احمد، ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ امر ونہی کو اور طالب ہو اس کی رضا کا۔ ❷ یعنی دنیا میں آفات و مکروہات سے اور عقبیٰ میں طرح بطرح کے عذاب سے۔ ❸ یعنی خاص اور عام' انبیاء اور اولیاء اور تمام امام۔ ❹ یعنی متفق ہوں بالفرض والتقدیر

۵۳۰۳- (۹) وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ اٰدَمَ رِضَاهُ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَهٗ وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ اٰدَمَ تَرْكُهٗ اِسْتِخَارَةَ اللّٰهِ وَ مِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ اٰدَمَ سَخَطُهٗ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَهٗ)) (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)۔ (الترمذی حدیث رقم ۲۱۵۱ واحمد فی المسند ۱/ ۱٦۸)

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "انسان کی نیک بختی ❶ میں سے یہ ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے مقدر کیا ہے اس پر وہ راضی اور خوش ہو اور ابن آدم کی بدبختی یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے بھلائی مانگنا چھوڑ دے اور ابن آدم کی بدبختی میں سے یہ بھی ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے مقدر کیا ہے اس پر وہ خوش نہ ہو۔" (احمد، ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی نیک بختی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے خیر کی طلب کرے پھر اس چیز پر راضی ہو کہ حکم کیا ہے ساتھ اس کے اور مقدر کیا ہے اور استخارہ کی نماز کی کیفیت اور دعاء استخارہ اس کتاب کی جلد اول کے باب التطوع کی پہلی فصل میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے مرفوعاً گذر چکی ہے' جب اس طرح سے نماز پڑھ کر دعاء استخارہ صدق دل سے پڑھے گا تو اب ضرور جو کام اس کے حق میں بھلا ہو گا وہی اس کے لیے لکھا جائے گا اور برے کام سے حق تعالیٰ اس کو بچائے گا' غرض استخارہ کرنا سنت اور سعادت ہے اور اس کا ترک کرنا بدبختی ہے مگر یہ ضرور ہے کہ جس کام میں استخارہ کرے وہ مباحات کی قسم میں سے ہو' اگر ثواب کا کام ہے تو فوراً اس کو بجالائے کیونکہ کار خیر میں کسی استخارہ کی ضرورت نہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۵۳۰٤- (۱۰) عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهٗ فَاَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِيْ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد ❶ کی جانب جہاد کیا اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد سے واپس آئے تو وہ بھی آپ کے ساتھ واپس آئے تو

وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاةِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ وَنِمْنَا نَوْمَةً فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْنَا وَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ ((إِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِي وَأَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِي يَدِهِ صَلْتًا قَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي فَقُلْتُ اَللّٰهُ ثَلٰثًا)) وَلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) (البخاری حدیث رقم ۲۹۱۰ ومسلم حدیث رقم (۱۴۔ ۸۴۳) واحمد فی المسند ۳/ ۳۶۵)

صحابہ رضی اللہ عنہم کو ایک جنگل میں دوپہر کا وقت ہو گیا اس میں کیکر کے بہت زیادہ درخت تھے تو رسول اللہ ﷺ اترے اور صحابہ رضی اللہ عنہم بھی درختوں کا سایہ ❷ حاصل کرنے کے لیے علیحدہ علیحدہ ہو گئے' رسول اللہ ﷺ نے ایک کیکر کے درخت کے نیچے پڑاؤ کیا اور اپنی تلوار اس کے ساتھ لٹکا دی اور ہم کچھ دیر کے لیے سو گئے کہ اچانک رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بلایا ❸ آپ کے پاس ایک ❹ اعرابی تھا اور فرمایا کہ "اس اعرابی نے مجھ پر میری تلوار تانی اور میں سویا ہوا تھا جب میں بیدار ہوا تو اس کے ہاتھ میں ننگی تلوار تھی' اعرابی نے کہا کہ تجھے مجھ سے اب کون بچائے گا میں نے تین مرتبہ کہا کہ اللہ تعالیٰ (مجھے بچائے گا) اور آپ نے اسے کوئی سزا نہ دی اور آپ بیٹھ گئے ❺۔" (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ نجد کی جانب' نجد عرب میں ایک ملک ہے اس حدیث سے نبی ﷺ کا بہادر اور مہربان ہونا ثابت ہوا' سبحان اللہ توکل اور بہادری اور استقلال اور عزیمت اس کو کہتے ہیں کہ ایسے سخت وقت میں مضبوط رہے ویسے تو ہر کوئی اچھی خصلت کا دعویٰ کرتا ہے اور بڑی بڑی شیخیاں بگھارتا ہے' لیکن امتحان کے وقت پتے پھول جاتے ہیں' میں نے بچشم خود بڑے بڑے لاف زنوں کو دیکھا کہ ذرا سی مصیبت میں ان کے حواس جاتے رہے بعض نے زہر کھا کر خودکشی کر لی اور حرام کی موت مر گئے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ یہ حدیث آپ کی نبوت کا ایک بڑا ثبوت ہے' اتنی شجاعت اور بہادری یہی نبوت کی نشانی ہے۔ ❷ یعنی ہر کوئی ایک ایک درخت کے نیچے گیا اور قیلولہ کیا۔ ❸ یعنی اپنے پاس۔ ❹ ایک اعرابی یعنی بدو کافر۔ ❺ اور بیٹھے یعنی بعد اس کے کہ تم لیٹتے۔

۵۳۰۵- (۱۱) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرِنِ الْإِسْمَاعِيلِيِّ فِي صَحِيحِهِ فَقَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قَالَ ((اَللّٰهُ)) فَسَقَطَ السَّيْفُ مِنْ يَدِهِ فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّيْفَ فَقَالَ ((مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي)) فَقَالَ كُنْ خَيْرَ اٰخِذٍ فَقَالَ ((تَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ)) قَالَ لَا وَلٰكِنِّي أُعَاهِدُكَ عَلٰى أَنْ لَّا أُقَاتِلَكَ وَلَا أَكُوْنَ مَعَ قَوْمٍ يُقَاتِلُوْنَكَ فَخَلّٰى سَبِيْلَهُ فَأَتٰى أَصْحَابَهُ فَقَالَ جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ خَيْرِ النَّاسِ هٰكَذَا فِي كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَفِي الرِّيَاضِ۔

اور ابوبکر اسماعیلی کی صحیح میں روایت ہے کہ اعرابی نے کہا: "تجھے مجھ سے کون بچائے گا؟" آپ نے فرمایا: "اللہ" اس کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی تو رسول اللہ ﷺ نے تلوار اٹھالی اور کہا تجھے مجھ سے کون بچائے گا؟ اعرابی نے کہا کہ تم بہتر پکڑنے والے ہو ❶ تو آپ نے فرمایا: "(کیا تو) اس کی گواہی ❷ دیتا ہے کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ تعالیٰ اور میں اللہ کا رسول ہوں؟" اعرابی نے کہا کہ نہیں ❸ لیکن میں آپ سے عہد کرتا ہوں کہ نہ میں تم سے لڑوں گا اور نہ ہی میں آپ سے لڑنے والی قوم کا ساتھ دوں گا' تو آپ نے اعرابی کو چھوڑ دیا تو

(البخاری حدیث رقم ۲۹۱۳ ومسلم حدیث رقم (۱۴۔۸۴۳) واحمد فی المسند ۳/ ۳۹۰)

وہ اپنی قوم کے پاس آیا اور کہا کہ میں تمہارے پاس ایک بہترین انسان سے ہو کر آیا ہوں اسی ❹ طرح کتاب حمیدی اور کتاب ریاض ❺ میں ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی مہربانی کرو اور معاف کرو۔ ❷ یعنی مسلمان ہوتا ہے تو۔ ❸ یعنی میں مسلمان نہیں ہوتا۔ ❹ یعنی یہ حدیث متفق علیہ زیادتی کے ساتھ حمیدی میں۔ ❺ یعنی ریاض الصالحین کے جو امام نووی رحمہ اللہ کی تصنیف ہے۔

۵۳۰۶- (۱۲) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اٰیَۃً لَّوْ اَخَذَ النَّاسُ بِھَا لَکَفَتْھُمْ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ۔)) (رواہ احمد و ابن ماجۃ والدارمی) (ابن ماجہ حدیث رقم ۴۲۲۰ والدارمی حدیث رقم ۲۷۲۵ واحمد فی المسند ۱/ ۲۴۸)

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں ایک آیت جانتا ہوں اگر لوگ اس پر عمل کریں تو ان کو کفایت ❶ کرے (وہ یہ ہے) جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈر جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے غموں مشکلات سے نکلنے ❷ کی جگہ بنا دیتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جہاں سے اسے گمان ❸ بھی نہیں ہوتا۔'' (احمد اور ابن ماجہ اور دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند منقطع ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ البتہ کفایت کرے ان کو یعنی تمام افعال و اوراد سے۔ ❷ یعنی دنیا اور آخرت کے غموں سے۔ ❸ یعنی بے رنج و تردد کے اس کو روزی پہنچاتا ہے۔

۵۳۰۷- (۱۳) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَقْرَاَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ((اِنِّیْ اَنَا الرَّزَّاقُ ذُوالْقُوَّۃِ الْمَتِیْنِ)) (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ) وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ (الترمذی حدیث رقم ۲۹۴۰)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ آیت سکھائی ''میں ❶ ہوں روزی دینے والا زور آور استوار۔'' (ابوداؤد ترمذی اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

حکم الحدیث: اس کی سند میں ابو اسحاق السبیعی تدلیس کرتے ہیں۔

فوائد الحدیث: ❶ تحقیق میں ہوں الخ یہ قرأت شاذ ہے اور قرأت مشہور یہ ہے اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُوالْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ اور حاصل یہ ہے جب ایسا ہوا تو واجب ہے کہ اسی پر بھروسہ کرے۔

۵۳۰۸- (۱۴) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ اَخَوَانِ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَانَ اَحَدُھُمَا یَاْتِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ یَحْتَرِفُ فَشَکَا الْمُحْتَرِفُ اَخَاہُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں دو بھائی تھے تو ان دونوں بھائیوں میں سے ایک بھائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ❶ آتا تھا اور دوسرا بھائی کچھ حرفت کرتا تھا' حرفت کرنے والے نے اپنے بھائی کا نبی سے شکوہ کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهِ۔)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

(الترمذی حدیث رقم ۲۳۴۵)

نے فرمایا: ''ہوسکتا ہے کہ تو اس کی وجہ سے رزق دیا جاتا ہے۔'' ❷ (ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی چونکہ وہ مجرد اور ہر وقت عبادت کے کاموں میں مشغول رہتا اور زیادہ تر نبی ﷺ کی خدمت میں علم و معرفت کی طلب کے لیے رہتا تھا۔ ❷ اس سے معلوم ہوا کہ محتاجوں کی خبر گیری کثرت رزق کا باعث ہے۔

۵۳۰۹- (۱۵) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ قَلْبَ ابْنِ اٰدَمَ بِكُلِّ وَادٍ شُعْبَةٌ فَمَنْ اَتْبَعَ قَلْبَهُ الشُّعَبَ كُلَّهَا لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ بِاَيِّ وَادٍ اَهْلَكَهُ وَمَنْ تَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ كَفَاهُ الشُّعَبَ۔)) (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه حديث رقم ٤١٦٦)

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کے دل کے لیے ❶ ہر جنگل میں ایک شاخ ہے، جس شخص نے اپنے دل کو سارے شعبوں کے پیچھے ڈالا تو اللہ تعالیٰ کوئی پرواہ نہیں کرتا خواہ اس کو جنگل میں ہلاک کر دے اور جو کوئی اللہ تعالیٰ پر توکل کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو تمام فکروں سے کفایت ❷ کرے گا۔'' (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ہر جنگل میں ایک شاخ ہے یعنی اس کے دل میں بہت سی خواہشات ہیں، مال کی محبت، اولاد کی محبت، مکان کی محبت، لباس کی محبت۔ ❷ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف یکسوئی ہو جائے گی۔ حافظ صاحب فرماتے ہیں مصلحت دید بن آنست کہ یاران ہمہ کار بگذار ند اغم طرہ یاری گیرند۔

۵۳۱۰- (۱۶) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّوَجَلَّ لَوْ اَنَّ عَبِيْدِيْ اَطَاعُوْنِيْ لَاَسْقَيْتُهُمُ الْمَطَرَ بِاللَّيْلِ وَاَطْلَعْتُ عَلَيْهِمُ الشَّمْسَ بِالنَّهَارِ وَلَمْ اُسْمِعْهُمْ صَوْتَ الرَّعْدِ۔))

(رواه احمد) (احمد فی المسند ۲/ ۳۵۹)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا پروردگار عزوجل فرماتا ہے: ''اگر میرے بندے میری اطاعت کریں، تو میں ان پر رات کو بارش برساؤں اور میں ان پر دن کو دھوپ نکالوں اور میں ان کو گرجنے کی آواز نہ سناؤں۔'' (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

۵۳۱۱- (۱۷) وَعَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ عَلٰى اَهْلِهٖ فَلَمَّا رَاٰى مَابِهِمْ مِنَ الْحَاجَةِ خَرَجَ اِلَى الْبَرِيَّةِ فَلَمَّا رَاَتِ امْرَاَتُهٗ قَامَتْ اِلَى الرَّحٰى فَوَضَعَتْهَا وَاِلَى التَّنُّوْرِ فَسَجَرَتْهُ ثُمَّ قَالَتْ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا فَنَظَرَتْ فَاِذَا الْجَفْنَةُ قَدِ امْتَلَاَتْ قَالَ وَذَهَبَتْ اِلَى التَّنُّوْرِ فَوَجَدَتْهُ مُمْتَلِئًا

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ ایک شخص اپنے اہل و عیال پر داخل ہوا تو جب اس نے ان کی ضرورت کو دیکھا تو وہ جنگل کی طرف چل پڑا ❶ جب اس کی بیوی نے دیکھا تو وہ اٹھی، چکی کو رکھا ❷ اور تنور کو گرم کیا ❸ پھر اس نے دعا کی ''اے اللہ! ہمیں ❹ رزق عطا فرما'' تو جب اس عورت نے

قَالَ فَرَجَعَ الزَّوْجُ قَالَ اَصَبْتُمْ بَعْدِيْ شَيْئًا قَالَتِ امْرَاَتُهٗ نَعَمْ مِنْ رَّبِّنَا وَقَامَ اِلَى الرَّحٰى فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((اَمَا اِنَّهٗ لَوْ لَمْ يَرْفَعْهَا لَمْ تَزَلْ تَدُوْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔)) (رواه احمد) (احمد في المسند ٢/ ٥١٣)

(چکی کی طرف) دیکھا تو وہاں برتن آگے سے بھرا ہوا تھا اور تنور کی طرف ❺ گئی تو دیکھا کہ تنور روٹیوں سے بھرا ❻ پڑا ہے، راوی نے کہا کہ جب خاوند گھر واپس ❼ آیا تو اس نے کہا کہ میرے بعد تمہیں کوئی چیز ملی ہے؟ ❽ اس کی بیوی نے کہا کہ ہاں ہمیں ہمارے پروردگار کی طرف سے عطا ہوا ❾ ہے، وہ چکی کی طرف کھڑا ہوا ❿ اور اس بات کا نبی ﷺ سے ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا اگر وہ اس (چکی) کو نہ اٹھاتا تو وہ قیامت تک چلتی رہتی۔" (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اللہ تعالیٰ کے آگے عاجزی کرنے کیلئے۔ ❷ یعنی اوپر کے پتھر کو نیچے کے پتھر پر یا معنی یہ ہیں کہ تیار کیا اس کو اور صاف کیا اس کو اس کے باامید پر کہ اس کا خاوند باہر گیا ہے کچھ لائے اور اس کو پیس کر روٹی پکائے۔ ❸ یعنی روٹی پکانے کے لیے۔ ❹ یعنی اپنے پاس سے کہ تو خیر الرازقین ہے اور منقطع ہوگئی طمع ہماری غیر تیرے سے۔ ❺ یعنی تا کہ روٹی پکائے اس میں آٹا گوندھنے کے بعد۔ ❻ یعنی اس برتن (ٹب) والے آٹے کی خود بخود روٹیاں بن کر تنور میں جالگیں یا آٹا برتن میں بحال خود رہا اور تنور میں روٹیاں غیب سے پیدا ہوئیں۔ ❼ یعنی بعد دعاء کرنے کے۔ ❽ یعنی دانے کہ ان کو پیس کر روٹی پکائی ہو۔ ❾ یعنی خالق کی طرف سے بحسب عادت نہیں ملا بلکہ محض غیب سے اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا۔ ❿ اور کھڑا ہوا طرف چکی کے یعنی تعجب سے کہ اوپر کا پتھر اٹھا کر دیکھے۔

٥٣١٢ - (١٨) وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ الرِّزْقَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ كَمَا يَطْلُبُهٗ اَجَلُهٗ۔)) (رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ) (ابو نعيم في حلية الاولياء ٦/ ٨٦)

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "البتہ بندے کو ڈھونڈتا ہے رزق جیسے کہ اس کو اس کی اجل ❶ ڈھونڈتی ہے۔" (ابونعیم نے کتاب حلیہ میں روایت کیا)

حکم الحدیث: اس حدیث کے دو شاہد ہیں جو اسے مضبوط کرتے ہیں۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی روزی اور اجل دونوں کا پہنچنا یقینی ہے اور جیسے اس بات کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ کوئی موت کو ڈھونڈے اور حاصل کرے وہ بالضرور پہنچتی ہے تو ایسے ہی رزق بھی ضرور پہنچتا ہے۔

٥٣١٣ - (١٩) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِيْ نَبِيًّا مِّنَ الْاَنْبِيَآءِ ضَرَبَهٗ قَوْمُهٗ فَاَدْمَوْهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۔ (متفق عليه) (البخاري حديث رقم ٣٤٧٧ وابن ماجه حديث رقم ٤٠٢٥ واحمد في المسند ١/ ٤٤١)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ گویا میں رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھ رہا ہوں ❶ کہ انبیاء علیہم السلام میں سے ایک نبی علیہ السلام کا حال بیان کرتے ہیں کہ ان کو ان کی قوم نے مارا اور ان کو لہولہان کیا جبکہ وہ نبی پونچھتے جاتے تھے خون اپنے چہرہ سے اور کہتے تھے، یاالٰہی! تو میری قوم کو بخش ❷ دے اس لیے کہ یہ نہیں جانتے۔ (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی نبی ﷺ کا بیان فرمایا ہوا مجھے خوب یاد اور آنکھوں کے سامنے ہے۔
❷ یعنی ان کے اس فعل کو معاف کر اور دنیا میں اس فعل پر ان کو عذاب نہ کر۔

بَابُ الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ

دکھاوے اور سنانے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٥٣١٤- (١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَّنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ۔)) **(رواه مسلم)** (مسلم حديث رقم (٣٤- ٢٥٦٤) وابن ماجه حديث رقم ٤١٤٣ واحمد في المسند ٢/ ٢٨٥)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے اموال کو نہیں ❶ دیکھتا لیکن وہ تمہارے دلوں اور تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی دل کی صفائی اور خالص نیت کے بغیر ظاہری صفائی کا کچھ اعتبار نہیں اس حدیث میں تقویٰ اور درویشی کا مضمون بھی ہے۔

٥٣١٥- (٢) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَكَ فِيْهِ مَعِيَ غَيْرِيْ تَرَكْتُهٗ وَشِرْكَهٗ۔)) وَفِيْ رِوَايَةٍ ((فَاَنَا مِنْهُ بَرِيْءٌ هُوَ لِلَّذِيْ عَمِلَهٗ۔)) **(رواه مسلم)** (مسلم حديث رقم (٤٦- ٢٩٨٥) وابن ماجه حديث رقم ٤٢٠٢ واحمد في المسند ٢/ ٣٠١)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میں شریکوں کے شرک سے بے نیاز ہوں' جو کوئی عبادت میں میرے ساتھ کسی اور کو شریک کرے تو میں اس کو اس کے شرک کے ساتھ چھوڑتا ہوں'' اور ایک روایت میں اس طرح آیا ہے: ''پس میں اس سے بیزار ہوں اس کا عمل ❶ اس کے لیے ہے' جس کے لیے اس نے کیا ہے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جو عبادت اور عمل دکھاوے اور شہرت کے لیے ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبول نہیں بلکہ مردود ہے اور اللہ تعالیٰ اسی عبادت اور عمل کو قبول کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ ہی کے لیے خالص ہو کسی دوسرے کا اس میں کچھ بھی حصہ نہ ہو۔

٥٣١٦- (٣) وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ يُّرَائِيْ يُرَائِي اللّٰهُ بِهٖ۔)) **(متفق عليه)** (البخاري حديث رقم ٦٤٩٩ ومسلم حديث رقم (٤٨- ٢٩٨٧) والترمذي حديث رقم ٢٣٨١ وابن ماجه حديث رقم ٤٢٠٧

سیدنا جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص سنانے کے لیے عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے عیب مشہور کرے گا ❶ اور جو شخص کوئی عمل دکھاوے کے لیے کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو دکھا دے گا۔'' (بخاری ومسلم)

واحمد فی المسند ۳/ ۴۰)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی سب کے سامنے اس کو ذلیل کرے گا۔

۵۳۱۷- (۴) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ (وَفِیْ رِوَايَةٍ) وَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ ((تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ)) (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (۱۶۶۔ ۲۶۴۲) وابن ماجه حدیث رقم ۴۲۲۵ واحمد فی المسند ۵/ ۱۵۶)

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا آپ فرمائیں کہ ایک شخص کوئی بھلائی کا عمل کرتا ہے اور اس پر لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں اور ایک روایت میں ہے اس کو لوگ اس کام پر دوست رکھتے ہیں' آپ نے فرمایا: ''یہ فقط مسلمان کی جلدی والی خوشخبری ہے ❶۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی یہ دنیاوی خوشخبری اور آخرت کی خوشخبری ابھی آگے ہے یعنی مرنے کے قریب یا یہ کہ آخرت میں جو ثواب اور اجر ہے وہ تو الگ ہے' یہ دنیا ہی میں خوشی ہے' اس لیے کہ لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

۵۳۱۸- (۵) عَنْ اَبِیْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ فَضَالَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ نَادٰى مُنَادٍ مَنْ كَانَ اَشْرَكَ فِیْ عَمَلٍ عَمِلَهُ لِلّٰهِ اَحَدًا فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ.)) (رواه احمد) (الترمذی حدیث رقم ۳۱۵۴ واحمد فی المسند ۳/ ۴۶۶)

سیدنا ابوسعد بن ابوفضالہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ لوگوں کو قیامت کے دن جمع کرے گا جس میں کوئی شک نہیں (تو) ایک منادی کرنے والا فرشتہ اعلان کرے گا جس شخص نے کوئی ایسا عمل کیا ہے جس میں اس نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو بھی شریک کر لیا ہو تو اسے چاہیے کہ اپنے اس عمل کا ثواب اس غیر اللہ سے طلب کرے کیونکہ یقیناً اللہ تعالیٰ شریکوں سے بے نیاز ہے۔'' (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

۵۳۱۹- (۶) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((مَنْ سَمَّعَ النَّاسَ بِعَمَلِهِ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ اَسَامِعَ خَلْقِهِ وَحَقَّرَهُ وَصَغَّرَهُ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) (البیهقی حدیث رقم ۶۸۲۱ واحمد فی المسند ۲/ ۱۶۲)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص لوگوں کو اپنے عمل سنائے تو اللہ تعالیٰ خلائق کے کانوں میں یہ بات پہنچائے گا کہ یہ ریا کار ہے اور اس کو حقیر اور ذلیل کرے گا۔'' (بیہقی فی شعب الایمان)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

٥٣٢٠- (٧) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ طَلَبَ الْاٰخِرَةِ جَعَلَ اللّٰهُ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَجَمَعَ لَهُ شَمْلَهُ وَاَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ وَمَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ طَلَبَ الدُّنْيَا جَعَلَ اللّٰهُ الْفَقْرَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَشَتَّتَ عَلَيْهِ اَمْرَهُ وَلَا يَاْتِيهِ مِنْهَا اِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ.)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) (الترمذی حدیث رقم ٢٤٦٥ وابن ماجه حدیث رقم ٤١٠٥ واحمد فی المسند ٥/ ١٨٣)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کی نیت ❶ آخرت طلب ❷ کرنے کی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں ❸ غنا ڈال دیتا ہے اور اس کیلئے اس کی پریشانیاں جمع کر دیتا ہے اور اس کے پاس ❹ دنیا ذلیل ہو کر آتی ہے اور جس شخص کا ارادہ دنیا طلب کرنے کا ہو ❺ تو اللہ تعالیٰ اسکی محتاجگی اس کی آنکھوں کے درمیان ❻ کر دیتا ہے اور اس پر اس کا کام منتشر کرتا ہے اور اس کے پاس دنیا نہیں آتی کوئی مگر وہ ❼ جو کہ اس کیلئے مقدر کی گئی ہے۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث اپنی مختلف سندوں کی بنا پر صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نیت اس کی یعنی قصد اصلی اس کا امر علمی اور عملی کے۔ ❷ یعنی آخرت کو مقصود اصلی سمجھ کر اس کی بڑی فکر رکھے اور دنیا اس کی ذلیل سمجھے۔ ❸ یعنی وہ کسی کا محتاج نہیں بنتا اور نہ کسی کے پاس اپنی غرض لے کر جاتا ہے۔ ❹ یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور لوگ حیران ہوتے ہیں کہ بغیر سعی اور کوشش کے اس کو دنیا کیسے ملتی ہے۔ ❺ یعنی رات دن اسی میں مصروف رہے اور دین کی اصل نہ سمجھے۔ ❻ یعنی ہر روز ایک نئی تشویش لاحق ہوگی جس سے جینے تک چھٹکارا نہ ہوگا اور یہ جو فرمایا کہ اس کی مفلسی دونوں آنکھوں کے درمیان کر دے گا تو اس کے یہ معنی ہیں کہ ہر ایک شخص اس کو ذلیل اور محتاج سمجھے گا۔ ❼ یعنی فکر اور تشویش اور کوشش سے کچھ نہ ہوگا۔

٥٣٢١- (٨) وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ اَبَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ. (احمد فی المسند ٥/ ١٨٣)

احمد اور دارمی نے ابان سے' انہوں نے سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٥٣٢٢- (٩) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ بَيْنَا اَنَا فِي بَيْتِي فِي مُصَلَّايَ اِذَا دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ فَاَعْجَبَنِي الْحَالُ الَّتِي رَاٰنِي عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((رَحِمَكَ اللّٰهُ يَااَبَاهُرَيْرَةَ لَكَ اَجْرَانِ اَجْرُ السِّرِّ وَاَجْرُ الْعَلَانِيَةِ.)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ (الترمذی حدیث رقم ٢٣٨٤ وابن ماجه حدیث رقم ٤٢٢٦)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اس وقت کہ میں اپنے گھر میں مصلے پر تھا کہ اچانک مجھ پر ایک شخص داخل ہوا تو مجھے یہ بات اچھی ❶ لگی کہ جس حال میں اس نے مجھے دیکھا' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تجھ پر اللہ تعالیٰ رحمت کرے اے ابوہریرہ! تیرے لیے دوگنا ثواب ہے (١) ثواب پوشیدہ کا اور (٢) ثواب ظاہر کا۔'' (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند میں کچھ کمزوری ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ بات اچھی لگی لیکن میں نے یہ عمل خالص اللہ تعالیٰ کے لیے کیا تھا نہ کہ لوگوں کے دکھانے اور سنانے کے لیے' لیکن اس نے مجھے اچانک دیکھ لیا تو مجھے یہ اچھا معلوم ہوا کہ الحمد للہ مجھے اس نے نیک کام میں دیکھا برائی میں نہیں دیکھا۔

٥٣٢٣- (١٠) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يَخْتِلُونَ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ يَلْبَسُوْنَ لِلنَّاسِ جُلُوْدَ الضَّأْنِ مِنَ اللِّيْنِ أَلْسِنَتُهُمْ أَحْلَى مِنَ السُّكَّرِ وَ قُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الذِّئَابِ يَقُوْلُ اللّٰهُ أَبِيْ يَغْتَرُّوْنَ أَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِءُوْنَ فَبِيْ حَلَفْتُ لَا بْعَثَنَّ عَلَى أُولٰٓئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ فِيْهِمْ حَيْرَانَ۔)) (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٢٤٠٤)

نے فرمایا: ''زمانہ کے آخر میں کئی لوگ ایسے ہوں گے جو دین کا نام لے کر دنیا طلب کریں ❶ گے وہ لوگوں کے لیے نرمی ظاہر کرنے کے لیے دنبے کی کھال پہنیں گے ❷ ان کی زبانیں شکر سے زیادہ شیریں ہوں گی اور ان کے دل ❸ بھیڑیوں جیسے ہوں گے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا وہ میری مہلت دینے کی وجہ سے غرور ❹ کرتے ہیں یا وہ مجھ پر جرأت ❺ کرتے ہیں تو میں اپنی ذات کی قسم اٹھاتا ہوں کہ میں ان پر انہی میں سے ایسا فتنہ ❻ مسلط کروں گا کہ جو عقلمند آدمی کو حیران کردے گا۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند سخت ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یا یہ معنی کہ دنیا کو دین کے ساتھ بدل لیں گے اور دنیا کو دین پر اختیار کریں گے اور ظاہر تر یہ ہے کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ فریب دیں گے اہل دنیا کو ساتھ عمل دین کے یعنی فریب دیں گے بیچ طلب کرنے دنیا کے ساتھ کرنے امور دینیہ اور تورع کے اور پہننے لباس دینداروں کے بطریق ریا اور سمعہ کے جیسے کہ دلالت کرتا ہے اس پر قول نبی ﷺ کا یلبسون للناس۔ (الحدیث)
❷ یعنی دنیا داروں کو دھوکا دینے کے لئے دینداروں کا لباس پہنیں گے۔ ❸ یعنی سختی اور دشمنی کرنے میں اہل تقویٰ سے اور غالب ہونے صفات بہیمیہ اور شہوات حیوانیہ کے۔ ❹ یعنی یہ نہیں جانتے کہ میں ڈھیل دیتا ہوں یا مراد اغترار سے یہاں اللہ تعالیٰ سے نہ ڈرنا ہے اور اپنے فعل بد سے توبہ کا ترک کرنا یعنی وہ میرے غضب اور میرے عذاب سے نہیں ڈرتے۔ ❺ یعنی لوگوں میں ان کے مکر کرنے اور اعمال صالحہ کے اظہار کی وجہ سے۔ ❻ یعنی بسبب مسلط کرنے ان کے لوگوں سے بیچ اظہار اعمال صالحہ کے۔

٥٣٢٤- (١١) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى قَالَ لَقَدْ خَلَقْتُ خَلْقًا أَلْسِنَتُهُمْ أَحْلٰى مِنَ السُّكَّرِ وَقُلُوْبُهُمْ أَمَرُّ مِنَ الصَّبْرِ فَبِيْ حَلَفْتُ لَأُتِيْحَنَّهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ فِيْهِمْ حَيْرَانَ فَبِيْ يَغْتَرُّوْنَ أَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِءُوْنَ۔)) (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ٢٤٠٤)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: تحقیق میں نے ایک مخلوق پیدا کی ان کی زبانیں شکر سے زیادہ شیریں ہیں اور ان کے دل ایلوے سے تلخ تر ہیں تو میں اپنی قسم اٹھاتا ہوں کہ ان میں ایسا فتنہ اتاروں گا کہ جو عقل مند کو حیران کردے گا تو کیا وہ میرے ساتھ فریب کرتے ہیں یا مجھ پر دلیری کرتے ہیں۔'' (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند میں ایک ضعیف راوی ہے۔

٥٣٢٥- (١٢) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شِرَّةً

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر چیز کے لیے زیادتی ہے اور ہر زیادتی کے لیے سستی

وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةٌ فَإِنْ صَاحِبُهَا سَدَّدَ وَقَارَبَ فَارْجُوْهُ وَإِنْ أُشِيْرَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ فَلَا تَعُدُّوْهُ.)) (رواه الترمذي) (الترمذي حديث رقم ٢٤٥٣ وابن ماجه حديث رقم ٤٢٠١ واحمد في المسند ٢/ ١٥٨)

ہے، تو اگر اس کے صاحب نے میانہ روی کی اور قریب ہوا تو اس سے امید رکھو اور اگر انگلیوں کے ساتھ اس کی طرف اشارہ کیا گیا تو تم اس کو شمار نہ کرو۔'' ❶ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی کچھ اس لیے کہ محبت جاہ کی اور ناموری اور شہرت اور ثنا حسن کی آدمی کو تمام لذات دنیا سے بڑھ کر ہوتی ہے اور سب زینتوں سے اس زینت کو زیادہ چاہتا ہے لوگ اتباع خواہش اور محبت کی ثناء میں ہلاک ہو جاتے ہیں۔

٥٣٢٦ - (١٣) وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِحَسْبِ امْرِىءٍ مِّنَ الشَّرِّ أَنْ يُّشَارَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ فِيْ دِيْنٍ أَوْ دُنْيَا إِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ. (البيهقي حديث رقم ٦٩٧٨)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی کے لیے یہی برائی کافی ❶ ہے کہ اس کے دین یا دنیا کے متعلق انگلیوں سے اس کی طرف اشارہ کیا جائے، مگر جس کو اللہ تعالیٰ بچائے۔'' (بیہقی شعب الایمان)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس لیے کہ اس طرح شہرت اچھی نہیں ہوتی بلکہ گم نامی بہتر ہے یہ اور بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کے پھیلانے کی وجہ سے شہرت عطا کرے اور اس امر میں کچھ اس شخص کی تکلیف و پیروی کو دخل نہیں تو ایسی بے تکلف شہرت کا مضائقہ نہیں ورنہ شہرت سخت مضر ہے۔ ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ کہتے تھے جس نے شہرت کو اچھا جانا اس نے اللہ تعالیٰ کو نہیں مانا اور ایوب سختیانی رحمہ اللہ کہتے ہے جب تک آدمی اس بات کو اچھا نہیں جانتا کہ میرے مرتبہ کی کسی کو خبر نہ ہو تو تب تک اللہ تعالیٰ کی تصدیق نہیں ہوتی۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٥٣٢٧ - (١٤) عَنْ أَبِيْ تَمِيْمَةَ قَالَ شَهِدْتُ صَفْوَانَ وَأَصْحَابَهٗ وَجُنْدُبٌ يُوْصِيْهِمْ فَقَالُوْا هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ شَقَّ شَاقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) قَالُوْا أَوْصِنَا فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَايُنْتِنُ مِنَ الْإِنْسَانِ بَطْنُهٗ فَمَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لَّا يَأْكُلَ إِلَّا طَيِّبًا فَلْيَفْعَلْ وَمَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لَّا يَحُوْلَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ مِلْءُ كَفٍّ مِّنْ دَمٍ أَهْرَاقَهٗ فَلْيَفْعَلْ. (رواه البخاري)

ابو تمیمہ تابعی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں صفوان اور اس کے ساتھیوں کے پاس اس حالت میں حاضر ہوا کہ سیدنا جندب رضی اللہ عنہ ان کو نصیحت کر رہے تھے تو انہوں نے کہا کہ کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ سیدنا جندب رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: ''جو شخص نیک عمل کا چرچا کرے تو اس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن رسوا کرے گا اور جو شخص اپنے نفس پر مشقت ڈالے ❶ تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن مشقت میں ڈالے گا'' ❷ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ ہمیں نصیحت کیجیے تو انہوں نے فرمایا: ❸

(البخاری حدیث رقم ۱۷۵۲)

تحقیق پہلی چیز جو کہ انسان کی خراب ہوتی ہے وہ اس کا پیٹ ہے، پس جو شخص طاقت رکھے کہ نہ کھائے مگر حلال، تو چاہیے کہ وہ یہ کام کرے اور جو شخص طاقت رکھے کہ اس کے اور بہشت کے درمیان ایک چلو خون مانع نہ ہو جسے اس نے بہایا ہو تو چاہیے کہ ویسا کرے۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اپنے نفس یا کسی مسلمان کو بلاوجہ تکلیف دے۔ ❷ یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یا صفوان اور اس کے اصحاب نے جندب (رضی اللہ عنہ) سے۔ ❸ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یا سیدنا جندب نے اور جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں اور ان کی کنیت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ہے۔

٥٣٢٨- (١٥) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ خَرَجَ يَوْمًا اِلٰى مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَاعِدًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِيْ قَالَ مَا يُبْكِيْكَ قَالَ يُبْكِيْنِيْ شَيْءٌ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((اِنَّ يَسِيْرَ الرِّيَآءِ شِرْكٌ وَمَنْ عَادٰى لِلّٰهِ وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَ اللّٰهَ بِالْمُحَارَبَةِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْاَبْرَارَ الْاَتْقِيَآءَ الْاَخْفِيَآءَ الَّذِيْنَ اِذَا غَابُوْا لَمْ يُفْتَقَدُوْا وَاِنْ حَضَرُوْا لَمْ يُدْعَوْا وَلَمْ يُقَرَّبُوْا قُلُوْبُهُمْ مَصَابِيْحُ الْهُدٰى يَخْرُجُوْنَ مِنْ كُلِّ غَبْرَآءَ مُظْلِمَةٍ)) (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) (ابن ماجه حديث رقم ٣٩٨٩ والبيهقي حديث رقم ٦٨١٢ وهو عن معاذ)

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کی طرف نکلے سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے پاس بیٹھے روتا ہوا پایا' تو کہا کہ کس چیز نے تجھے رلایا ہے؟ معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے ایک چیز نے رلایا جس کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا تھا کہ "تھوڑی سی ریا کاری بھی تھوڑا شرک ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے کسی دوست سے دشمنی رکھے تو اس نے اللہ تعالیٰ کا جنگ کے ساتھ مقابلہ کیا' اللہ تعالیٰ نیک' پرہیز گار اور گم ناموں کو دوست رکھتا ہے ❶ اور وہ لوگ کہ جب غائب ہوں تو نہ پوچھے جائیں ❷ اور جب حاضر ہوں تو نہ بلائے جائیں ❸ اور پاس نہ بٹھائے جائیں، دل ان کے چراغ ہدایت کے ہیں، وہ ہر تاریک فتنہ سے نکلتے ہیں۔" ❹ (ابن ماجہ، بیہقی فی شعب الایمان)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں شہرت نہیں چاہتے۔ ❷ یعنی غربت اور فقر کی وجہ سے۔ ❸ یعنی ان کو ذلیل یا حقیر جان کر۔ ❹ یعنی ایسے لوگوں پر فتنہ اثر نہیں کرتا۔ اس حدیث سے گمنام مسلمان کی بڑی فضیلت نکلی اور مطلب حدیث کا یہ ہے کہ بعض بندگان الٰہی ظاہر کے تو ایسے برے کہ کوئی ان کو نہ بلائے اور نہ ان سے مشورہ لے مگر باطن کے ایسے صاف کہ اللہ تعالیٰ کو ان کی خاطر داری منظور رہتی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی مسلمان ظاہری برائی والے کو حقیر نہ جانے۔

٥٣٢٩- (١٦) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا صَلّٰی فِی الْعَلَانِیَّۃِ فَاَحْسَنَ وَصَلّٰی فِی السِّرِّ فَاَحْسَنَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی ھٰذَا عَبْدِیْ حَقًّا۔)) (رواہ ابن ماجۃ) (ابن ماجۃ حدیث رقم ٤٢٠٠)

فرمایا: ''بندہ جس وقت کہ ظاہر میں نماز پڑھتا ہے تو اچھی طرح پڑھتا ہے ❶ اور جب خلوت میں نماز پڑھتا ہے تو اچھی طرح پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرا سچا بندہ ہے۔'' (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ انتہائی نیک لوگوں کا مرتبہ ہے ان کے نزدیک آدمی اور دیوار برابر ہے خلوت اور جلوت دونوں حال میں ان کی عبادت یکساں ہوتی ہے لیکن مبتدیوں کے لیے تو یہ بہتر ہے کہ لوگوں کے سامنے تو سارے ادنیٰ درجہ کی نماز پڑھ لیں اور تنہائی میں نماز خوب عمدہ کریں تا کہ ریا کی جڑ کٹ جائے۔

٥٣٣٠- (١٧) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ اَقْوَامٌ اِخْوَانُ الْعَلَانِیَّۃِ اَعْدَاءُ السَّرِیْرَۃِ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ یَکُوْنُ ذٰلِکَ قَالَ ذٰلِکَ بِرَغْبَۃِ بَعْضِھِمْ اِلٰی بَعْضٍ وَرَھْبَۃِ بَعْضِھِمْ مِّنْ بَعْضٍ۔ (احمد فی المسند ٥/ ٢٣٥)

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آخر زمانہ میں کئی ایک اقوام ہوں گی کہ جو ظاہر میں دوست ❶ ہوں گی اور باطن میں دشمن ہوں گی'' پس کہا گیا اے اللہ کے رسول! یہ حال کس وجہ سے ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''اس لیے ہوگا کہ وہ ایک دوسرے پر طمع رکھتے ہوں گے اور ایک دوسرے سے ڈرتے ہوں گے۔''

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث کے موافق اس وقت دشمنان دوست نما طرفہ رسم ہم نے دیکھ لیا کہ مطلب کے علاوہ ایک دوسرے سے ملاقات نہیں کرتے اور بغیر کسی مقصد کے ایک دوسرے کے دیکھنے کا ارادہ نہیں کرتے اور باوجود سرد دلی اور خشک مغزی کے گرم و چرب گفتگو تصنع کے ساتھ زبان پر لاتے ہیں اور اظہار خیر سگالی ناکردہ اور جانفشانی نابودہ فرماتے ہیں۔

٥٣٣١- (١٨) وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَکَ وَمَنْ صَامَ یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَکَ وَمَنْ تَصَدَّقَ یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَکَ۔ (رواھما احمد) (احمد فی المسند ٤/ ١٢٦)

سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص کہ دکھلاوے کے لیے نماز پڑھے تو اس نے شرک کیا ❶ اور جو شخص دکھلاوے کا روزہ رکھے ❷ تو اس نے شرک کیا اور جو شخص دکھلاوے کا صدقہ کرے تو اس نے شرک کیا۔'' (یہ دونوں روایات احمد نے بیان کیں)

حکم الحدیث: اس میں ایک ضعیف راوی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی شرک خفی جیسے کہ اس کے بعد کی روایت میں صریحاً آیا ہے۔

❷ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ میں بھی ریا کو دخل ہے۔

٥٣٣٢- (١٩) وَعَنْہُ اَنَّہٗ بَکٰی فَقِیْلَ لَہٗ مَا یُبْکِیْکَ قَالَ شَیْءٌ سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

انہی (سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ وہ رو پڑے تو انہیں کہا گیا تجھے کس چیز نے رلایا ہے؟ کہا کہ ایک

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَذَكَرْتُهُ فَأَبْكَانِيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((أَتَخَوَّفُ عَلٰى أُمَّتِي الشِّرْكَ وَالشَّهْوَةَ الْخَفِيَّةَ)) قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُشْرِكُ أُمَّتُكَ مِنْ بَعْدِكَ قَالَ نَعَمْ أَمَا إِنَّهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ شَمْسًا وَلَا قَمَرًا وَلَا حَجَرًا وَلَا وَثَنًا وَلٰكِنْ يُرَاءُوْنَ بِأَعْمَالِهِمْ وَالشَّهْوَةُ الْخَفِيَّةُ أَنْ يُّصْبِحَ أَحَدُهُمْ صَائِمًا فَتَعْرِضُ لَهُ شَهْوَةٌ مِّنْ شَهَوَاتِهِ فَيَتْرُكُ صَوْمَهُ.)) (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ) (احمد فی المسند ٤/ ١٢٤ والبیهقی حدیث رقم ٦٨٣٠ وابن ماجه حدیث رقم ٤٢٠٥ یہی روایت ابن ماجہ میں ایک دوسری سند کے ساتھ مروی ہے اور وہ بھی ضعیف ہے)

چیز نے جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی میں نے اس کو یاد کیا تو اس نے مجھے رلا دیا' میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ''میں اپنی امت پر شرک ❶ اور پوشیدہ خواہش ❷ سے ڈرتا ہوں'' میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا آپ کی امت آپ کے بعد شرک کرے گی؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، خبر دار! وہ سورج' چاند' پتھر بت نہیں ❸ پوجیں گے لیکن دکھلاوے کے لیے عمل کریں گے ❹ اور پوشیدہ خواہش یہ ہے کہ ایک آدمی صبح کو روزہ رکھے گا تو اس کی خواہشات میں سے ایک خواہش ❺ اس کے سامنے آئے گی جس کی وجہ سے وہ روزہ توڑ دے گا۔'' (احمد' بیہقی فی شعب الایمان)

حکم الحدیث: اس میں ایک متروک راوی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی شرک خفی سے۔ ❷ یعنی وہ ایسی ہے کہ نہیں پاتے اس کو مگر خوب ریاضت ومجاہدہ کرنے والے۔ ❸ یعنی شرک جلی نہیں کریں گے۔ ❹ یعنی شرک خفی۔ ❺ یعنی شہوت خفیہ یہ ہے کہ آدمی صبح کو روزہ کی نیت سے اٹھے' پھر شہوت اس پر غالب ہو اس کو پورا کرے اور روزہ ترک کرے اور بعض نے کہا یہ بھی پوشیدہ شہوت ہے کہ ظاہر میں یہ بیان کرے کہ مجھے عورتوں کی بالکل خواہش نہیں اور جب تنہائی میں عورت مل جائے تو اس سے حرام کا مرتکب ہو' بعض نے کہا شہوت خفیہ ہر گناہ کو شامل ہے جس کی دل میں آرزو ہو۔

٥٣٣٣- (٢٠) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا هُوَ أَخْوَفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِيْ مِنَ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ)) فَقُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ((اَلشِّرْكُ الْخَفِيُّ أَنْ يَقُوْمَ الرَّجُلُ فَيُصَلِّيْ فَيَزِيْدُ صَلَاتَهُ لِمَا يَرٰى مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ.)) (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه حدیث رقم ٤٢٠٤)

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپس میں مسیح دجال کا ذکر کر رہے تھے آپ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جو میرے نزدیک تم پر فتنہ ❶ مسیح دجال سے بھی زیادہ خوفناک ہے؟'' ہم نے کہا اے اللہ کے رسول! ہاں خبر دیجئے' آپ نے فرمایا: ''وہ چیز پوشیدہ شرک ہے اور وہ یہ ہے کہ آدمی کھڑا ہوتا ہے اور نماز پڑھتا ہے ❷ اور جب وہ محسوس کرتا ہے کہ کوئی شخص اسے دیکھ رہا ہے تو وہ اپنی نماز کو زیادہ کرتا ہے۔'' (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ فتنہ مسیح دجال سے' کیونکہ دجال کا فتنہ تو چند روز تک اور وہ بھی خاص لوگوں پر ہو گا لیکن یہ شرک تو ہر زمانہ میں ہر ایک شخص پہ ہو سکتا ہے۔ ❷ یعنی بہت آہستہ آہستہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا ہے جب اس کو کوئی دیکھتا ہے اور جب دیکھنے والا کوئی شخص نہ ہو تو جلدی جلدی پڑھ لیتا ہے معاذ اللہ! تو دیکھئے ریاکاری کیسی بری بلا ہے کہ اس کو شرک فرمایا اور جیسے شرک نہ بخشا جائے گا تو ویسے ہی ریا کا عمل کبھی قبول

نہ ہوگا آیت فمن کان یرجوا میں شرک سے ریاکاری ہی مراد ہے اور عمل صالح وہی ہے جو خالص اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے ہو اور اسی حدیث کے مضمون کو سعدی شیرازی رحمہ اللہ نے اس بیت میں خوب ادا کیا ہے۔

کلید در دوزخ است آن نماز — کہ در چشم مردم گذاری دراز

٥٣٣٤- (٢١) وَعَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الْاَصْغَرُ)) قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الشِّرْكُ الْاَصْغَرُ قَالَ ((الرِّيَاءُ))۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ) وَ زَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ يَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُمْ يَوْمَ يُجَازِي الْعِبَادَ بِاَعْمَالِهِمْ اِذْهَبُوْا اِلَى الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُرَاءُوْنَ فِي الدُّنْيَا فَانْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ عِنْدَهُمْ جَزَآءً خَيْرًا۔ (البيهقي حديث رقم ٦٨٣١)

سیدنا محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے تمہارے متعلق سب سے زیادہ اندیشہ شرک اصغر کے متعلق ہے'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا اے اللہ کے رسول! شرک اصغر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ ریا ہے۔'' (احمد) اور بیہقی نے شعب الایمان میں زیادہ کیا کہ جس دن اللہ تعالیٰ بندوں کو ان کے اعمال کی جزا دے گا تو ریاکاروں سے فرمائے گا کہ تم ان لوگوں کی طرف جاؤں جن کے دکھلاوے کے لیے تم دنیا میں عمل کرتے تھے' تو تم دیکھو کہ کیا تمہیں ان سے جزا یا بھلائی ملتی ہے؟''

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

٥٣٣٥- (٢٢) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَوْ اَنَّ رَجُلًا عَمِلَ عَمَلًا فِيْ صَخْرَةٍ لَا بَابَ لَهَا وَلَا كُوَّةَ خَرَجَ عَمَلُهُ اِلَى النَّاسِ كَائِنًا مَّا كَانَ۔)) (البيهقي حديث رقم ٦٩٤٠)

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر کوئی شخص کسی چٹان میں عمل کرے کہ جس کا دروازہ اور نہ روشن دان ہو' اس کا عمل جو کچھ بھی ہو وہ لوگوں کی طرف نکلے گا۔''

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

٥٣٣٦- (٢٣) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ كَانَتْ لَهُ سَرِيْرَةٌ صَالِحَةٌ اَوْ سَيِّئَةٌ اَظْهَرَ اللّٰهُ مِنْهَا رِدَآءً يُعْرَفُ بِهٖ۔)) (البيهقي حديث رقم ٦٩٤٢)

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس آدمی کی کوئی اچھی یا بری خصلت پوشیدہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی ایک نشانی ظاہر کر دیتا ہے جس سے وہ پہچانا جاتا ہے۔'' ❶

حکم الحدیث: اس کی سند سخت ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ دونوں احادیث کا حاصل یہ ہے کہ ہر چند کہ کوئی شخص خلوت میں اس طرح عمل کرے کہ کوئی اس پر مطلع نہ ہو' تو نکلتا ہے اور ظاہر ہوتا ہے عمل اس کا جو ہو حاجت اظہار کی' نہیں تھا ریا کرے اور قبولیت اور ثواب سے خالی رہ جائے۔

٥٣٣٧- (٢٤) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰى هٰذِهِ الْاُمَّةِ كُلَّ مُنَافِقٍ يَتَكَلَّمُ بِالْحِكْمَةِ وَيَعْمَلُ بِالْجَوْرِ.)) (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

(البیهقی حدیث رقم ۱۷۷۷)

فرمایا: ''میں اس امت پر ① ہر ایسے منافق کے شر سے ② ڈرتا ہوں جو حکمت ❸ کے ساتھ کلام کرتا ہے اور ظلم کے ساتھ عمل کرتا ہے۔'' (بیہقی نے تینوں احادیث شعب الایمان میں روایت کیں)

حکم الحدیث: میں اس کی سند سے واقف نہیں ہو سکا۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اجابت کے۔ ❷ یعنی ریا کار یا فاسق سے۔ ❸ جیسے آجکل کے ملحد کہ اپنے مواعظ میں خوب تقاریر جھاڑتے ہیں اور ان کا عمل تقاریر کے بالکل مخالف ہوتا ہے۔

۵۳۳۸ - (۲۵) وَعَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ حَبِيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنِّيْ لَسْتُ كُلَّ كَلَامِ الْحَكِيْمِ اَتَقَبَّلُ وَلٰكِنِّيْ اَتَقَبَّلُ هَمَّهُ وَهَوَاهُ فَاِنْ كَانَ هَمُّهُ وَهَوَاهُ فِيْ طَاعَتِيْ جَعَلْتُ صَمْتَهُ حَمْدًا لِّيْ وَوَقَارًا وَّاِنْ لَّمْ يَتَكَلَّمْ.)) (رواه الدارمی) (الدارمی حدیث رقم ۲۵۲)

سیدنا مہاجر بن حبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں ❶ ہر کلام حکیم کو قبول نہیں کرتا لیکن میں اس کے ارادہ اور محبت کو قبول ❷ کرتا ہوں اگر اس کا ارادہ اور اس کی محبت میری اطاعت کے لیے ہو تو میں اس کی خاموشی کو اپنا وقار اور اپنی بزرگی بنا دیتا ہوں اگرچہ وہ نہ کلام کرے۔'' (دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جو کچھ حکیم کہے میں وہ سب قبول نہیں کرتا۔ ❷ غرض یہ ہے کہ جس شخص کی نیت میری اطاعت کی نہیں ہے اس کی تقریر اگرچہ علم و حکمت میں ہو برباد ہے کہ وہ ریا اور سنانے کے لیے کہتا ہے۔

بَابُ الْبُكَاءِ وَالْخَوْفِ

رونے اور ڈرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۵۳۳۹ - (۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَّلَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا.)) (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ۶۴۸۵ ومسلم حدیث رقم (۱۔۹۰۱) والترمذی حدیث رقم ۲۳۱۳ وابن ماجه حدیث رقم ۴۱۹۱ والدارمی حدیث رقم ۲۷۳۵ والموطا حدیث رقم ۱ من كتاب الصلاة

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قسم ہے اس ذات کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے! تم اس چیز کو جان لو ❶ جو کہ میں جانتا ہوں، البتہ تم بہت روؤ اور کم ہنسو تم۔'' (بخاری)

واحمد فی المسند ۲/ ۲۵۷)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی موت کی سختیاں اور قبر کے رنگ برنگ عذاب اور قیامت کی مصیبتیں اور دوزخ کی آفات اگر تم کمال یقین کے ساتھ جان لو جیسا کہ میں جانتا ہوں تو عیش و آرام بھول جاؤ اور خوشی پر غم غالب ہو جائے یہ غفلت کا سبب ہے جو تم چین میں رہتے ہو۔

۵۳۴۰- (۲) وَعَنْ اُمِّ عَلَاءِ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَاللّٰهِ لَا اَدْرِيْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ۔)) (رواه البخاري) (البخاری حدیث رقم ۷۰۱۸)

سیدہ ام علاء انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی قسم ہے! میں نہیں ❶ جانتا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ میرے اور تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا؟'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جو کچھ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا خواہ دنیا میں خواہ قبر میں خواہ آخرت میں سو اس کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا اور اگر اللہ تعالیٰ نے کسی اپنے مقبول بندے کو وحی یا الہام سے کوئی بات بتائی کہ فلاں کا انجام بخیر ہے تو وہ اور بات ہے اور اس سے زیادہ معلوم کر لینا ان کے اختیار سے باہر ہے۔

۵۳۴۱- (۳) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَرَاَيْتُ فِيْهَا اِمْرَاَةً مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ تُعَذَّبُ فِيْ هِرَّةٍ لَهَا رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعًا وَرَاَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ۔)) (رواه مسلم) (البخاری حدیث رقم ۳۴۸۲ ومسلم حدیث رقم (۹۔ ۹۰۴) والنسائی حدیث رقم ۱۴۸۲ واحمد فی المسند ۳/ ۳۳۵)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھ پر دوزخ کی آگ ظاہر کی گئی پس میں نے اس میں بنی اسرائیل میں سے ایک عورت دیکھی جو ایک بلی ❶ کی وجہ سے عذاب دی جا رہی تھی اس نے ایک بلی کو باندھ رکھا تھا وہ اس کو کچھ کھلاتی تھی نہ اس کو چھوڑتی تھی کہ کھائے چوہے وغیرہ یہاں تک کہ وہ بلی بھوکی مر گئی اور میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ اپنی آنتیں دوزخ کی آگ میں کھینچتا ہے اور وہ پہلا شخص تھا کہ جس نے (بتوں کے نام پر) سانڈ چھوڑنے کی رسم نکالی تھی۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ عورت بلی مارنے سے دوزخ میں گئی اور یہ گناہ صغیرہ نہیں ہے بلکہ اس کے اصرار سے کبیرہ ہو گیا اور حدیث میں یہ نہیں ہے۔

۵۳۴۲- (۴) وَعَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَزِعًا يَقُوْلُ ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ)) وَحَلَّقَ بِاِصْبَعَيْهِ الْاِبْهَامِ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا قَالَتْ زَيْنَبُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَنُهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ

سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن گھبرائے ہوئے ان کے پاس تشریف لائے اور فرماتے تھے: ''نہیں کوئی معبود برحق مگر اللہ تعالیٰ عرب کے لیے ہلاکت ہو ایک ایسے شر سے جو نزدیک پہنچ چکا ہے آج کے دن یاجوج وماجوج کی دیوار سے مانند اس کے'' ❶ سوراخ ہو گیا ہے یہ کہہ کر آپ نے انگوٹھا اور شہادت کی انگلی

((نَعَمْ إِذَا كَثُرَتِ الْخَبَثُ.)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٣٣٤٦ ومسلم حدیث رقم (٢ - ٢٨٨) والترمذی حدیث رقم ٢١٨٧ وابن ماجه حدیث رقم ٣٩٥٣ والموطا حدیث رقم ٢٢ من کتاب الکلام واحمد فی المسند ٢/ ٣٩٠)

سے حلقہ بنایا سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے کہا اے اللہ کے رسول! کیا ہم ہلاک ہوں گے حالانکہ ہمارے درمیان صالحین موجود ہیں؟ آپ نے فرمایا" ہاں، جس وقت کہ فسق وفجور بہت ہوگا۔" (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس حلقہ کے برابر اس دیوار میں سوراخ ہوگیا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں اس دیوار میں سوراخ ہوا تھا جو روز بروز بڑھ رہا ہے یہاں تک کہ قیامت کے قریب ایک راستہ بن جائے گا اور یاجوج ماجوج نکل کر سارے عالم کو تباہ کر دیں گے ہر چند کہ وہ مصیبت عالم گیر ہے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کا نام خاص اس لیے فرمایا کہ عرب سے یاجوج ماجوج کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے زیادہ عداوت ہوگی۔

٥٣٤٣- (٥) وَعَنْ أَبِي عَامِرٍ أَوْ أَبِي مَالِكٍ نِ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((لَيَكُوْنَنَّ مِنْ أُمَّتِيْ أَقْوَامٌ يَّسْتَحِلُّوْنَ الْخَزَّ وَالْحَرِيْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ وَلَيَنْزِلَنَّ أَقْوَامٌ إِلَى جَنْبِ عَلَمٍ يَرُوْحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ يَأْتِيْهِمْ رَجُلٌ لِّحَاجَةٍ فَيَقُوْلُوْنَ ارْجِعْ إِلَيْنَا غَدًا فَيُبَيِّتُهُمُ اللّٰهُ وَيَضَعُ الْعَلَمَ وَيَمْسَخُ اٰخَرِيْنَ قِرَدَةً وَّخَنَازِيْرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.)) (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ الْحِرَّ بِالْحَاءِ وَالرَّاءِ الْمُهْمَلَتَيْنِ وَهُوَ تَصْحِيْفٌ وَإِنَّمَا هُوَ بِالْخَاءِ وَالزَّاءِ الْمُعْجَمَتَيْنِ نَصَّ عَلَيْهِ الْحُمَيْدِيُّ وَابْنُ الْأَثِيْرِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَفِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ عَنِ الْبُخَارِيِّ وَكَذَا فِيْ شَرْحِهِ الْخَطَّابِيْ ((تَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَةٌ لَهُمْ يَأْتِيْهِمْ لِحَاجَةٍ.)) (البخاری حدیث رقم ٥٥٩٠ وابو داود حدیث رقم ٤٠٣٩)

سیدنا ابو عامر رضی اللہ عنہ سے یا سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: "البتہ میری امت میں سے کچھ قوموں کے لوگ ایسے ہوں گے جو خز' ریشمی کپڑے' شراب' باجوں کو حلال کریں گے ❶ اور کچھ لوگ بلند پہاڑ کے پہلو میں رات کے وقت اترے ہوں گے ان کے پاس ان کے مواشی ہوں گے ان کے پاس ایک آدمی کسی حاجت کے لیے آئے گا' وہ کہیں گے ہمارے پاس کل آنا، تو راتوں رات ان پر اللہ تعالیٰ عذاب بھیجے گا اور ان پر پہاڑ کو گرا دے گا اور اللہ تعالیٰ بعض کو ان میں سے بصورت بندر اور سور کے قیامت تک مسخ کر دے گا۔" ❷ (بخاری) اور مصابیح کے بعض نسخوں میں بجائے الخز کے الحر ساتھ ح اور راء مہملتین کے ہے اور یہ غلط ہے اور نہیں ہے یہ لفظ مگر الخز ساتھ خاء اور زاء کے (معجمہ کے) اس معنی پر حمیدی اور ابن اثیر رحمہ اللہ نے اس حدیث میں تصریح کی ہے اور کتاب حمیدی میں بخاری رحمہ اللہ سے اسی طرح ہے اور بخاری کی شرح خطابی میں ہے ((تروح علیهم سارحة لهم یاتیهم لحاجة))۔

فوائد الحدیث: ❶ حلال کریں گے خز کو الخ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمایا سچ ہوا کہ اس زمانہ میں اکثر لوگ اپنے آپ کو آپ کی امت میں کہتے ہیں مگر ریشمی کپڑے اور باجا سننا اور بجانا بطور حلال کے استعمال کرتے ہیں' پھر بعض جاہل حلال بھی جانتے ہیں اور بعض جاہل پیرزادے

صاحبزادے اور صورت کے مشائخ راگ سننا عبادت جانتے ہیں اور راگ کی محفل میں ذوق شوق سے جاتے ہیں۔ ❷ قیامت تک کہ یعنی قیامت تک ان کی نسل چلے گی یا اس واقعہ کے بعد پھر جو ایسا عمل کیا کرے گا۔ ان پر ایسا ہی عذاب اترا کرے گا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خسف مسخ اس امت میں بھی ہوگا مگر خاص طور پر نہ کہ عام طور پر اور جن احادیث میں نفی وارد ہے وہ عموم کی نفی پر محمول ہیں۔

٥٣٤٤- (٦) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِذَا اَنْزَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا اَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيْهِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰى اَعْمَالِهِمْ۔)) (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ٧١٠٨ ومسلم حديث رقم (٨٤- ٢٨٧٩) وفی المسند ٢/ ٤٠)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس وقت کہ اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب اتارتا ہے تو وہ عذاب ہر اس شخص کو جو ان کے درمیان ❶ ہو پہنچتا ہے پھر وہ اپنے اعمال کے موافق اٹھائے جائیں گے۔“ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی نیکوں پر فقط دنیاوی عذاب ہوتا ہے آخرت میں اپنی نیکیوں کا ثواب پائیں گے اور عذاب میں اس لیے شریک ہوئے کہ اپنی قوم کو گناہوں سے کیوں نہ روکا اگر وہ کہنا نہ مانتے تھے تو ان کے ساتھ کیوں رہے۔

٥٣٤٥- (٧) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَامَاتَ عَلَيْهِ۔)) (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (٨٣- ٢٨٧٨) واحمد فی المسند ٣/ ٣٣١)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہر بندہ (روز قیامت) اس حال میں اٹھایا جائے گا ❶ جس حالت پر وہ مرا ہے۔“ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ کہ مرا ہے اس پر یعنی کفر یا ایمان پر اخلاص یا نفاق پر۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٥٣٤٦- (٨) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَارَاَيْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا۔)) (رواه الترمذی) (الترمذی حديث رقم ٢٦٠١)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دوزخ کی آگ کی طرح ❶ میں نے کوئی ایسا نہیں دیکھا کہ اس سے بھاگنے والا سوتا ہے اور نہ میں نے بہشت کی طرح کوئی ایسا دیکھا کہ اس کا طلب گار سوتا ہے۔“ ❷ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند سخت ضعیف ہے لیکن اس کے دو شاہد ہیں جو ایک دوسرے کو مضبوط کرتے ہیں۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی شدت وہول میں۔ یعنی اگر کوئی قوی دشمن شر سے بھاگتا ہے تو سوتا نہیں ہے اور غافل نہیں ہوتا اور جتنا ہو سکتا ہے بھاگتا ہے مگر یہ عجیب بات ہے کہ دوزخ کی آگ جو اس سے ڈرا اور شناعت کے ساتھ لوگوں کے درپے ہے' لوگ اس سے بھاگنے میں غفلت کرتے ہیں اور کوشش نہیں کرتے اور اگر بھاگتے بھی ہیں تو عین بھاگنے میں سوتے ہیں اور غافل ہوتے ہیں اور بھاگنا آگ دوزخ سے ساتھ ترک کرنے گناہوں اور لازم کرنے نیکیوں کے ہوتا ہے۔ ❷ سوتا ہے طلب کرنے والا اس کا' یعنی اگر کوئی کسی محبوب چیز کا خواہش مند ہوتا ہے تو وہ اس سے غافل نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کے طلب کرنے میں سستی کرتا ہے اور اس کے پانے کے لیے جتنا کہ ہو سکتا ہے تگ و دو مگر بہشت جو کہ باوجود تمام خوبی اور راحت کے جو کہ اس میں ہیں' اس کی طلب میں نہیں دوڑتا اور اس کو نہیں پاتا اور دوڑنا بہشت کی طرف اور

پانا اس کا ساتھ کرنے طاعات کے اور بچنے گناہوں سے ہوتا ہے۔

٥٣٤٧- (٩) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ((اِنِّیْ اَرٰی مَالَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَالَا تَسْمَعُوْنَ اَطَّتِ السَّمَآءُ وَحُقَّ لَھَا اَنْ تَاِطَّ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا فِیْھَا مَوْضِعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْھَتَہٗ سَاجِدًا لِّلّٰہِ وَاللّٰہِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا وَلَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَآءِ عَلَی الْفُرُشَاتِ وَلَخَرَجْتُمْ اِلَی الصُّعُدَاتِ تَجْاَرُوْنَ اِلَی اللّٰہِ)) قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ شَجَرَۃً تُعْضَدُ۔ (رواہ احمد و الترمذی وابن ماجۃ) (الترمذی حدیث رقم ٢٣١٢ وابن ماجہ حدیث رقم ٤١٩٠ واحمد فی المسند ٥/ ١٧٣)

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں اس چیز کو دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں اس چیز کو سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے آواز کرتا ہے آسمان اور لائق ہے اس کو یہ کہ آواز کرے' اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' نہیں آسمان میں جگہ چار انگشت کی مگر کہ فرشتہ رکھے ہوئے ہیں پیشانی اپنی اللہ تعالیٰ کے حضور' اللہ کی قسم! اگر تم جان لو وہ چیز جو میں جانتا ہوں البتہ تم کم ہنسو اور زیادہ روؤ اور تم عورتوں کے ساتھ بچھونوں پر لذت حاصل نہ کرو اور البتہ تم جنگلات کی طرف اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتے ہوئے نکلو۔'' سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا، کاش میں ❶ درخت ہوتا کہ کاٹا جاتا۔ (احمد، ترمذی اور ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی مومن جب دنیا اور آخرت کے مصائب میں غور کرتا ہے تو اس کے نزدیک یہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ کاش میں آدمی نہ ہوتا ایک درخت یا پتھر ہوتا اگر چہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی حکمت وہی خوب جانتا ہے اور جو اس نے ہم کو بنایا اس میں کچھ فائدہ ضرور ہوگا' پس ہم اس کی مرضی اور تقدیر پر راضی ہیں۔

٥٣٤٨- (١٠) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ((مَنْ خَافَ اَدْلَجَ وَمَنْ اَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ اَلَا اِنَّ سِلْعَۃَ اللّٰہِ غَالِیَۃٌ اَلَا اِنَّ سِلْعَۃَ اللّٰہِ الْجَنَّۃُ۔)) (رواہ الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٢٤٥٠)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ❶ ڈرتا ہے تو پہلی رات ہی بھاگتا ہے جو شخص بھاگتا ہے تو منزل کو پہنچتا ہے آگاہ رہو اللہ تعالیٰ کی متاع مہنگی ہے، آگاہ رہو کہ اللہ تعالیٰ کی متاع بہشت ہے۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند میں ایک ضعیف راوی ہے لیکن حسن درجہ کا شاہد موجود ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ سالک آخرت کا حال ہے کہ شیطان اس کی راہ پر لگ رہا ہے اگر چلنے میں ہوشیاری کی اور اپنے عمل کو خالص کیا تو شیطان سے امن میں ہوا۔

٥٣٤٩- (١١) وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ((یَقُوْلُ اللّٰہُ جَلَّ ذِکْرُہٗ اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَکَرَنِیْ یَوْمًا اَوْ خَافَنِیْ فِیْ مَقَامٍ۔)) (رَوَاہُ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ رب العزت جس کا ذکر بڑی شان والا ہے کہ آگ میں سے اس شخص کو نکالو کہ جس نے مجھے ❶ کسی دن یاد کیا یا مجھ سے

التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ)

(الترمذی حدیث رقم ٢٥٩٤)

کسی جگہ ڈر گیا۔" (ترمذی اور بیہقی نے کتاب بعث ونشور میں)

حکم الحدیث: اس میں ایک ضعیف راوی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی بشرط ایمان۔ طیبی رحمہ اللہ نے کہا ذکر سے مراد اخلاص ہے اور وہ خالص دل سے ورنہ تمام کافر زبان سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور مراد خوف سے باز رکھنا اعضاء کا ہے گناہوں سے اور لگانا ان کا طاعات میں۔

٥٣٥٠- (١٢) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ ﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ﴾ اَهُمُ الَّذِيْنَ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ وَيَسْرِقُوْنَ قَالَ ((لَا يَابِنْتَ الصِّدِّيْقِ وَلٰكِنَّهُمُ الَّذِيْنَ يَصُوْمُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَهُمْ يَخَافُوْنَ اَنْ لَّا يُقْبَلَ مِنْهُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ۔)) (رواه الترمذی وابن ماجة) (الترمذی حدیث رقم ٣١٧٥ وابن ماجه حدیث رقم ٤١٩٨ واحمد فی المسند ٦/ ١٥٩)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کا مطلب پوچھا: "اور وہ لوگ کہ دیتے ہیں ❶ وہ چیز کہ دیتے ہیں اور دل ان کے ڈرتے ہیں" ❷ آیا یہ لوگ وہ ہیں کہ جو شراب پیتے اور چوری کرتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "صدیق کی بیٹی! ❸ نہیں' لیکن یہ لوگ وہ ہیں کہ جو روزہ رکھتے' نماز پڑھتے اور زکوۃ دیتے ہیں اور باوجود اس کے وہ ڈرتے ہیں ❹ کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کے اعمال مقبول نہ ہوں یہ وہ لوگ ہیں جو نیک کاموں میں جلدی کرتے ہیں۔" (ترمذی، ابن ماجہ)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی قسم زکوۃ اور صدقات سے۔ ❷ یعنی بخوف اس کے کہ نہ قبول ہو ان سے اور نہ واقع ہو بوجہ لائق کے اور ماخوذ ہوں ان میں۔ ❸ یعنی ان سے وہ لوگ مراد نہیں ہیں جو شراب پیتے اور چوری کرتے ہیں۔ ❹ اور باوجود اس کے کہ وہ ڈرتے ہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اعمال قبول نہ ہونے کا ڈر رکھنا چاہیے۔

٥٣٥١- (١٣) وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ ((يٰاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللّٰهَ اذْكُرُوا اللّٰهَ جَآءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَآءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ جَآءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ۔)) (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٢٤٥٧ واحمد فی المسند ٥/ ١٣٦)

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت دو تہائی رات گذر جاتی تو (نبی صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ جایا کرتے تھے) فرماتے: "اے لوگو! اللہ تعالیٰ کو یاد کرو اللہ تعالیٰ کو یاد کرو' آیا ❶ زلزلہ، پیچھے آتا ہے اس کے پیچھے آنے والا، ❷ آئی موت ساتھ ان احوال کے جو اس میں ہیں، آئی موت ان احوال کے ساتھ کہ جو اس میں ہیں۔" (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ آیا زلزلہ یعنی پہلا نفخہ۔ ❷ پیچھے آنے والا یعنی دوسرا نفخہ اور غرض اس حدیث سے یہ ہے کہ جب قیامت پیچھے لگی چلی آتی ہے تو اب اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے۔

٥٣٥٢- (١٤) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةٍ فَرَاَى النَّاسَ كَاَنَّهُمْ يَكْتَشِرُوْنَ قَالَ ((اَمَا اِنَّكُمْ لَوْ اَكْثَرْتُمْ ذِكْرَهَاذِمِ اللَّذَّاتِ لَشَغَلَكُمْ عَمَّا اَرَى الْمَوْتَ فَاَكْثِرُوْا ذِكْرَهَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ فَاِنَّهُ لَمْ يَاْتِ عَلَى الْقَبْرِ يَوْمٌ اِلَّا تَكَلَّمَ فَيَقُوْلُ اَنَا بَيْتُ الْغُرْبَةِ وَاَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ وَاَنَا بَيْتُ التُّرَابِ وَاَنَا بَيْتُ الدُّوْدِ وَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ مَرْحَبًا وَاَهْلًا اَمَا اِنْ كُنْتَ لَاَحَبَّ مَنْ يَمْشِيْ عَلٰى ظَهْرِيْ اِلَيَّ فَاِذَا وُلِّيْتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ اِلَيَّ فَسَتَرٰى صَنِيْعِيْ بِكَ)) قَالَ ((فَيَتَّسِعُ لَهُ مَدَّ بَصَرِهٖ وَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ اِلَى الْجَنَّةِ وَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ اَوِ الْكَافِرُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ لَا مَرْحَبًا وَلَا اَهْلًا اَمَا اِنْ كُنْتَ لَاَبْغَضَ مَنْ يَمْشِيْ عَلٰى ظَهْرِيْ اِلَيَّ فَاِذَا وُلِّيْتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ اِلَيَّ فَسَتَرٰى صَنِيْعِيْ بِكَ)) قَالَ ((فَيَلْتَئِمُ عَلَيْهِ حَتّٰى يَخْتَلِفَ اَضْلَاعُهٗ)) قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَصَابِعِهٖ فَاَدْخَلَ بَعْضَهَا فِيْ جَوْفِ بَعْضٍ قَالَ ((وَيُقَيَّضُ لَهٗ سَبْعُوْنَ تِنِّيْنًا لَوْ اَنَّ وَاحِدًا مِّنْهَا نَفَخَ فِي الْاَرْضِ مَا اَنْبَتَتْ شَيْئًا مَّا بَقِيَتِ الدُّنْيَا فَيَنْهَسْنَهٗ وَيَخْدِشْنَهٗ حَتّٰى يُفْضٰى بِهٖ اِلَى الْحِسَابِ)) قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ))۔ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۲٤٦۰ والنسائی حدیث رقم ۱۸۲٤ وابن ماجه حدیث رقم ٤۲٥۸)

کے لیے نکلے تو لوگوں کو دیکھا گویا کہ وہ ہنستے ہیں' آپ نے فرمایا: ''خبردار! اگر تم لذتوں کو کاٹنے والی کا زیادہ ❶ ذکر کرو تو وہ تمہیں اس چیز سے باز رکھے جس کو میں موت خیال کرتا ہوں تم لذتوں کو کاٹنے والی کو زیادہ یاد کیا کرو کیونکہ قبر پر کوئی دن نہیں آتا مگر وہ بولتی ❷ ہے اور کہتی ہے کہ میں ❸ اجنبیت کا گھر ہوں اور میں تنہائی کا گھر ❹ ہوں اور میں خاک کا گھر ہوں ❺ اور میں کیڑوں کا گھر ہوں اور جس وقت کہ مومن بندہ دفن کیا جاتا ہے تو اس کو قبر کہتی ہے کہ تو مکان فراخ اور اپنی جگہ میں آیا ہے تو مجھے ان لوگوں سے بہت پیارا تھا جو مجھ پر چلتے پھرتے ہیں پس آج میں تجھ پر حاکم کی گئی ہوں اور تو میری طرف مجبور ہوا تو دیکھے گا کہ میں تیرے ساتھ کیسا اچھا سلوک کرتی ہوں' آپ نے فرمایا کہ پھر اس کی حد نظر تک فراخ ہو جاتی ہے اور اس کے لیے ایک دروازہ بہشت کی طرف ❻ کھولا جاتا ہے اور جب کوئی فاسق ❼ یا کہا کافر دفن کیا جاتا ہے تو قبر کہتی ہے ❽ کہ نہ آیا تو مکان فراخ میں اور نہ اپنی جگہ میں' خبردار ہو کہ تو مجھے ان لوگوں میں سے بہت زیادہ برا لگتا تھا جو مجھ پر چلتے پھرتے ہیں آج میں تجھ پر حاکم بنائی گئی ہوں اور تو میری طرف مجبور کیا گیا ہے' اب تو دیکھے گا کہ میں تیرے ساتھ کیسا برا سلوک کرتی ہوں پس آپ نے فرمایا کہ پھر اس پر قبر ملتی ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں مختلف ❾ ہوتی ہیں' ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں کے ساتھ اشارہ ❿ کیا' پس بعض انگلیاں بعض میں داخل کیں اور فرمایا: ''اس کافر کے لیے ستر اژدھا مقرر کیے جاتے ہیں اگر ان میں سے ایک اژدھا زمین پر پھنکار مارے تو زمین دنیا کے باقی رہنے کے وقت تک کچھ بھی نہ اگائے' تو وہ اس کو کاٹتے اور نوچتے ہیں یہاں تک کہ اس بندہ کو حساب ⓫ کی طرف پہنچایا جائے'' سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ

نے کہا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سوا اس کے نہیں کہ قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے ⓬ یا آگ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔“ (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی موت کی یاد سے دنیا کی بے ثباتی ذہن میں جمتی اور آخرت کا خیال پیدا ہوتا ہے' یہی قبروں کی زیارت میں فائدہ ہے اور موت کو لذتوں کو مٹانے والی کہا' یعنی دنیا کی جسمانی لذتیں مٹا دیتی ہے مثلاً مال کی لذت عہدہ اور حکومت کی لذت اولاد کی لذت اور یہ مطلب نہیں کہ موت سے بالکل لذتیں جاتی رہتی ہیں بلکہ موت کے بعد اچھے لوگوں کو تو وہ لذائذ حاصل ہوتی ہیں جن کے سامنے دنیا کی لذات کی کچھ بھی حقیقت نہیں ہے۔ ❷ یعنی زبان سے کہتی ہے۔ ❸ یعنی دوری کا' کہ مجھ میں جو آیا' تو وہ اپنوں' آشناؤں اور اپنے گھر سے دور ہوا' تو اس لیے اے انسان تو دنیا میں اس طرح قیام کر گویا کہ تو غریب ہے۔ ❹ یعنی پس نہیں نفع دیتی مگر توحید واحد قہار کی۔ ❺ یعنی اصل دہر ندہ کی۔ ❻ یعنی جہاں تک کہ نظر کام کرتی ہے۔ ❼ بندہ فاسق یا کہا کافر' یہ شک راوی کا ہے کہ لفظ فاسق فرمایا' یا کافر۔ ❽ یعنی جیسے کہ نا آشنا اور بن بلائے ہوئے کو کہتے ہیں۔ ❾ یعنی ایک دوسری میں مل جاتی ہیں۔ ❿ یعنی پسلیوں کی آپس میں ملنے والی صورت بتانے کے لیے۔ ⓫ یعنی قیامت کے دن تک۔ ⓬ اس حدیث اور دوسری احادیث سے قبر کا عذاب ثابت ہوتا ہے اور کتاب وسنت سے اس پر بہت سے دلائل ہیں اور عقل کے لحاظ سے بھی یہ ناممکن نہیں ہے کہ بدن کے کسی جزو میں حیات پیدا کر دے اور اس کو عذاب ہو۔ اور بخاری' مسلم اور اصحاب سنن نے اس باب میں بہت سی احادیث نقل کی ہیں اور اہل سنت کا یہی اعتقاد ہے۔ اب ہم لوگوں کو جو نظر نہیں آتا تو اللہ تعالیٰ کی عین عنایت ہے ورنہ مارے خوف کے سب انسان ہلاک ہو جائیں اور اس کی مثال یہ ہے کہ آدمی خواب میں کیا کیا ہولناک باتیں دیکھتا ہے لیکن جو شخص اس کے پاس جاگتا ہوا اس کو کچھ بھی نظر نہیں آتا' بہر حال قبر آخرت کی منازل میں سے پہلی منزل ہے اور آخرت کے امور کا یہاں انکشاف کامل نہیں ہو سکتا جتنا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے فرما دیا اس کو مان لینا چاہیے۔

٥٣٥٣- (١٥) وَعَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ قَالَ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ شِبْتَ قَالَ ((شَیَّبَتْنِیْ سُوْرَةُ هُوْدَ وَاَخَوَاتُهَا۔)) (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٣٢٩٧)

سیدنا ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ❶ آپ بوڑھے ہو گئے ہیں' آپ نے فرمایا: ”مجھے سورۂ ھود اور اس کی بہنوں ❷ نے بوڑھا کر دیا ہے۔“ (ترمذی)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی عمر کے لحاظ سے آپ پر بڑھاپے کے آثار بہت جلد واضح ہوئے ہیں۔ ❷ یعنی جن سورتوں میں سورہ ہود کی طرح قیامت وعذاب کا زیادہ ذکر ہے' جیسے واقعہ' مرسلات' عم اور تکویر وغیرہ اور اگلی حدیث میں اس کا صاف بیان ہے۔

٥٣٥٤- (١٦) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ شِبْتَ قَالَ ((شَیَّبَتْنِیْ هُوْدُ وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلٰتِ وَعَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ وَاِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ)) رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَذُكِرَ حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ((لَا یَلِجُ النَّارَ)) فِیْ كِتَابِ الْجِهَادِ) (الترمذی حدیث رقم

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپ بوڑھے ہو گئے' آپ نے فرمایا: ”مجھے سورۂ ھود' واقعہ اور مرسلات اور عم یتساء لون اور اذا الشمس کورت نے بوڑھا کر دیا۔“ (ترمذی) اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث لایلج النار کتاب

۳۲۹۷) الجہاد میں ذکر کی گئی ہے)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۵۳۵۵- (۱۷) عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّكُمْ لَتَعْمَلُوْنَ اَعْمَالاً هِيَ اَدَقُّ فِيْ اَعْيُنِكُمْ مِّنَ الشَّعْرِ كُنَّا نَعُدُّهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُوْبِقَاتِ يَعْنِي الْمُهْلِكَاتِ۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ۶۴۹۲ والدارمی حدیث رقم ۲۷۶۸ واحمد فی المسند ۶/ ۷۰)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تم عمل کرتے ہو اور وہ تمہاری نظروں میں بال سے بھی بہت زیادہ ❶ باریک ہیں ہم ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں موبقات یعنی ہلاک کرنے والوں میں سے شمار کرتے تھے۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی حقیقت میں بڑے ہیں اور تم ان کو چھوٹا جانتے ہو اور ان کے کرنے سے نہیں ڈرتے۔

۵۳۵۶- (۱۸) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((يَا عَائِشَةُ اِيَّاكِ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ فَاِنَّ لَهَا مِنَ اللّٰهِ طَالِبًا۔)) (رواه ابن ماجة والدارمی والبیهقی فی شعب الایمان) (ابن ماجه حدیث رقم ۴۲۴۳ والدارمی حدیث رقم ۲۷۲۶ واحمد فی المسند ۱/ ۴۰۲)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے عائشہ! تو اپنے آپ کو حقیر گناہوں سے ❶ دور رکھ' اس لیے کہ ان گناہوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک طالب ہے۔'' (ابن ماجہ' بیہقی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی تو صغیرہ گناہوں سے بھی بچ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کا مطالبہ بھی ہوگا' یہ وہ وقت ہے کہ ہر آدمی بڑے گناہ کو چھوٹا سمجھ کر بجالاتا ہے' پھر چھوٹے گناہ کی پرسش کجا' میرے نزدیک اجتناب کبار کا اس زمانہ میں ایک امر محال یا شرع میں منسوخ ٹھہر گیا ہے کبیرہ گناہ وہی ہے جس کو آدمی صغیرہ سمجھتا ہے اور استخفاف کبیرہ کا کفر' بعض اوباش بعض ذنوب پر اپنی مجالس میں فخر کرتے ہیں کوئی طاقت جماع پر اور کوئی زور بازو پر' حالانکہ ایسا کرنا کفر کی اور برے خاتمہ کی ابتدا کی نشانی ہے۔

۵۳۵۷- (۱۹) وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ لِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ هَلْ تَدْرِيْ مَا قَالَ اَبِيْ لِاَبِيْكَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاِنَّ اَبِيْ قَالَ لِاَبِيْكَ يَا اَبَا مُوْسٰى هَلْ يَسُرُّكَ اَنَّ اِسْلَامَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِجْرَتَنَا مَعَهُ وَجِهَادَنَا مَعَهُ وَعَمَلَنَا كُلَّهُ مَعَهُ بَرَدَلَنَا وَاَنَّ كُلَّ عَمَلٍ عَمِلْنَا بَعْدَهُ نَجَوْنَا مِنْهُ

سیدنا ابو بردہ بن ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا' کیا تو جانتا ہے کہ میرے باپ نے تیرے باپ سے کیا کہا؟ سیدنا ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نہیں جانتا' سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تحقیق میرے باپ نے تیرے باپ سے کہا کہ ❶ اے ابو موسیٰ! کیا تو یہ پسند کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہمارا اسلام لانا' آپ کے

كِفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ فَقَالَ اَبُوْكَ لِاَبِیْ لَا وَاللّٰهِ قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْنَا وَصُمْنَا وَعَمِلْنَا خَيْرًا كَثِيْرًا وَاَسْلَمَ عَلٰى اَيْدِيْنَا بَشَرٌ كَثِيْرٌ وَّاِنَّا لَنَرْجُوْا ذَاكَ قَالَ اَبِیْ لٰكِنِّیْ اَنَا وَالَّذِیْ نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُّ اَنَّ ذٰلِكَ بَرَدَلَنَا وَاَنَّ كُلَّ شَیْءٍ عَمِلْنَا بَعْدَهٗ نَجَوْنَا مِنْهُ كِفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ فَقُلْتُ اِنَّ اَبَاكَ وَاللّٰهِ كَانَ خَيْرًا مِّنْ اَبِیْ۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ۳۹۱۵)

ساتھ ہمارا ہجرت کرنا ❷ آپ کے ساتھ ہمارا جہاد کرنا اور آپ کے ساتھ ہمارا عمل ❸ کرنا ہمارے لیے باقی رکھا جائے ❹ اور ہم نے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد جو عمل کیے ہیں ہم ان سے برابر برابر ❺ نجات پائیں تو تیرے والد نے میرے والد سے کہا اللہ کی قسم! ایسے نہیں ہم نے رسول اللہ ﷺ کے بعد جہاد کیا' ہم نے نماز پڑھی اور ہم نے روزے رکھے اور ہم نے بہت نیک اعمال ❻ کیے اور ہمارے ہاتھ پر بہت سے آدمی مسلمان ہوئے اور ہم اس کی بھی توقع رکھتے ہیں ❼ میرے والد ❽ نے کہا لیکن میں قسم اٹھاتا ہوں اس ذات کی کہ عمر کی جان اس کے ہاتھ میں ہے البتہ میں تو اس بات کو دوست رکھتا ہوں کہ وہ عمل جو کہ ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ کیے ہیں وہ ہمارے لیے باقی رہیں اور جو کچھ ہم نے نبی ﷺ کے بعد کیا ہے ان سے برابر سر برابر نجات پائیں تو میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اللہ کی قسم! تمہارے والد میرے والد سے بہتر تھے۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے۔ ❷ یعنی آپ کی نبوت کے سائے میں آپ کی زندگی میں اور آپ کے ساتھ مل کر۔ ❸ یعنی نماز اور روزے اور زکوۃ اور حج اور ان جیسے دوسرے اعمال۔ ❹ یعنی ان کے دور میں۔ ❺ یعنی نہ نفع اس کا ہم کو پہنچے اور نہ ضرر اس کا ہم پر پڑے اور نہ موجب ثواب کا ہو اور نہ سبب عذاب کا۔ ❻ عمل نیک بہت' صدقات وغیرہ۔ ❼ یعنی اشیاء مذکورہ کے ثواب کی زیادہ' بوجہ پہلے اسلام اور ہجرت وغیرہ کے۔ ❽ یعنی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے۔

۵۳۵۸- (۲۰) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَمَرَنِیْ رَبِّیْ بِتِسْعٍ خَشْيَةِ اللّٰهِ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَكَلِمَةِ الْعَدْلِ فِی الْغَضَبِ وَالرِّضَاءِ وَالْقَصْدِ فِی الْفَقْرِ وَالْغِنَا وَاَنْ اَصِلَ مَنْ قَطَعَنِیْ وَاُعْطِیَ مَنْ حَرَمَنِیْ وَاَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَنِیْ وَاَنْ يَّكُوْنَ صَمْتِیْ فِكْرًا وَّنُطْقِیْ ذِكْرًا وَّنَظَرِیْ عِبْرَةً وَّ اٰمُرَ بِالْعُرْفِ وَقِيْلَ بِالْمَعْرُوْفِ۔)) (رواه رزين)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہ مجھے میرے رب نے نو چیزوں کا حکم کیا ہے اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ ❶ اور ظاہر میں ڈرنا' غصہ اور رضامندی کی حالت میں سچی بات کہنا ❷ فقر اور غنا میں میانہ روی ❸ کرنا' جو میرے ساتھ قطع رحمی ❹ کرے تو میں اس کے ساتھ صلہ رحمی ❺ کروں جو مجھے محروم رکھے تو میں اسے دوں اور جو مجھ پر ظلم کرے تو میں اس سے درگذر کروں ❻ میرا خاموش رہنا ❼ ' میرا فکر ہو اور میرا بولنا میرا ذکر ہو' میری نظر عبرت ہو

اور میں نیکی کا حکم کروں' اور کہا گیا ❽ ہے ساتھ معروف کے۔

(رزین)

حکم الحدیث: میں اس کی سند سے واقف نہیں ہو سکا۔

فوائد الحدیث: ❶ پوشیدہ اور ظاہر میں یعنی خلوت اور جلوت میں۔ ❷ یعنی آدمی جب راضی ہوتا ہے کسی سے تو اس کی تعریف کرتا ہے اور اس کو اچھا کہتا ہے اور اس کا عیب ڈھانپتا ہے اور جب غصہ میں آتا ہے تو برخلاف اس کے کرتا ہے' چاہیے کہ دونوں حال میں یکساں رہے۔ ❸ میانہ روی فقر اور غنا میں یعنی فقر میں جزع فزع نہ کرے اور غنا میں تکبر اور سرکشی اور علو اختیار نہ کرے۔ ❹ یعنی سلوک کروں۔ ❺ یعنی اگر کوئی بدسلوکی کرے تو میں اس سے سلوک واحسان کروں۔ ❻ یعنی بدلہ لینے کی قدرت کے باوجود۔ ❼ یعنی جب خاموش رہوں تو اللہ تعالیٰ کی مصنوعات میں فکر کروں اور جب بات کروں تو اللہ تعالیٰ کو یاد کروں اور جب مخلوقات میں نظر کروں تو عبرت اور ہوشیاری کے لیے کروں نہ کہ ساتھ جہل وغفلت کے۔ ❽ یعنی ایک روایت میں بجائے بالعرف کے بالمعروف آیا اور دونوں کے معنی ایک ہی ہیں' اور نہی عن المنکر کو ذکر نہیں کیا کیوں کہ امر بالمعروف اچھی بات کے کرنے اور بری بات کے منع کرنے دونوں کو شامل ہے اور یہ خصلت زیادہ ہے نو خصلتوں مذکورہ سے جو جامع ہے تمام بھلائیوں اور طاعات کو بیچ حقوق خلق وحق کے کہ بطریق اجمال کے بعد تفصیل کے ذکر کیے۔

٥٣٥٩- (٢١) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا مِنْ عَبْدٍ مُّؤْمِنٍ يَّخْرُجُ مِنْ عَيْنَيْهِ دُمُوْعٌ وَّاِنْ كَانَ مِثْلَ رَأْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ثُمَّ يُصِيْبُ شَيْئًا مِّنْ حَرِّ وَجْهِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ۔)) (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه حديث رقم ٤١٩٧)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی مومن بندہ کی آنکھوں سے (اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے آنسو نہیں نکلتے اور اگرچہ وہ مکھی کے سر کے برابر ہو پھر اس کے چہرہ کو گرمی پہنچتی ہے مگر اللہ تعالیٰ اس پر آگ کو حرام کر دیتا ہے۔ (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس میں ایک ضعیف راوی ہے۔

بَابُ تَغَيُّرِ النَّاسِ

لوگوں میں تغیر وتبدل کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٥٣٦٠- (١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّمَا النَّاسُ كَالْاِبِلِ الْمِائَةِ لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيْهَا رَاحِلَةً۔)) (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ٦٤٩٨ ومسلم حديث رقم (٢٣٢-٢٥٤٧) والترمذی حديث رقم ٣٨٧٢ وابن ماجه

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی ❶ سو اونٹوں کی طرح ہیں مگر نہیں قریب کہ تو ان میں سے ایک کو بھی سواری (کرنے کے) قابل پائے۔ (متفق علیہ)

حدیث رقم ۳۹۹۰ واحمد ۲/ ۷۰)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جیسے سو اونٹوں میں ایک بھی عمدہ تیز رفتار نہیں نکلتا ویسے ہی سو آدمیوں میں ایک بھی کامل آدمی صحبت کے لائق نہیں ملتا' مطلب یہ کہ ناقص لوگ کثرت سے ہیں اور کامل کم یاب۔

۵۳۶۱- (۲) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَ ذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰی لَوْدَ خَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوْهُمْ)) قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی قَالَ ((فَمَنْ؟)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۳۴۵۶ ومسلم حدیث رقم (۶۔ ۲۶۶۹) واحمد فی المسند ۲/ ۵۱۱)

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''البتہ ❶ تم ان لوگوں کی پیروی کرو گے جو تم سے پہلے تھے بالشت ساتھ بالشت کے اور ہاتھ ساتھ ہاتھ کے یہاں تک کہ اگر بیٹھے ہوں گے وہ گوہ کے سوراخ میں تو تم ان کی پیروی کرو گے صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! وہ یہود اور نصاریٰ ہیں؟ آپ نے فرمایا اور کون ہیں۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ فی الحقیقت جیسا جیسا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ویسا ہی ہوا کہ اس امت کی عوام کی خلقت میں شرک اور بدعت نہایت رائج ہوگئی قبر پرستی اور پیر پرستی اور بداعتقادی علے العموم ظاہر ہے' یہود و نصاریٰ کے قدم بقدم ہوگئی بلکہ تعزیہ داروں اور پیر پرستوں نے ایسے اختراعات نکالے ہیں کہ یہود و نصاریٰ کو بھی ہرگز نہ سوجھے۔

۵۳۶۲- (۳) وَعَنْ مِرْدَاسِ نِ الْاَسْلَمِیِّ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((یَذْهَبُوْنَ الصَّالِحُوْنَ الْاَوَّلُ وَالْاَوَّلُ وَیَبْقٰی حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِیْرِ اَوِ التَّمْرِ لَایُبَالِیْهِمُ اللّٰهُ بَالَةً۔)) (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ۶۴۳۴)

مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیک لوگ پہلے پہلے جاتے رہیں گے اور نابکار مانند بھوسے جو کے یا کھجور کے باقی رہ جائیں گے ❶ اللہ تعالیٰ ان کی پرواہ نہیں کرے گا۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ نہیں پرواہ کرے گا یعنی ان کا کچھ قدر و اعتبار نہ کرے گا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

۵۳۶۳- (۴) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَشَتْ اُمَّتِی الْمُطَیْطِیَاءَ وَخَدَمَتْهُمْ اَبْنَاءُ الْمُلُوْكِ اَبْنَاءُ فَارِسَ وَالرُّوْمِ سَلَّطَ اللّٰهُ شِرَارَهَا عَلٰی خِیَارِهَا۔)) (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ) (الترمذی حدیث رقم ۲۲۶۱)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس ❶ وقت میری امت متکبرانہ چال چلنے لگے اور روم و فارس کے بیٹے ان کی خدمت کرنے لگیں تو (ایسے وقت میں) اللہ تعالیٰ امت کے بدوں کو ان کے نیکوں پر مسلط کرے گا۔'' (ترمذی) اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے جیسا فرمایا ویسا ہی ہوا' جب فارس و روم فتح ہوا اور وہاں کی غنیمتیں ہاتھ آئیں اور ان

کی اولاد کو غلام بنایا اور دولت مندی تو ی ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلین کو ان پر مسلط کیا اور بنو امیہ کو بنو ہاشم پر غالب کیا۔

٥٣٦٤ - (٥) وَعَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتُلُوْا اِمَامَكُمْ تَجْتَلِدُوْا بِاَسْيَافِكُمْ وَيَرِثُ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ۔)) (رواہ الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٢١٧٠ وابن ماجه حدیث رقم ٤٠٤٣ واحمد فی المسند ٥/ ٣٨٩)

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم اپنے امام کو قتل کرو گے ❶ اور تم ایک دوسرے کو اپنی تلواروں کے ساتھ مارو گے اور یہاں تک کہ تمہاری دنیا کے بدکار لوگ تمہارے وارث ہوں گے۔ ❷ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند میں ایک مجہول راوی ہے لیکن اس کا ایک شاہد حسن درجہ کا ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی خلیفہ یا سلطان کو۔ ❷ یعنی ملک اور سلطنت ظالموں کے ہاتھ آئے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ مسلمانوں ہی نے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو مار ڈالا اور اپنے درمیان خوب طرح کا بازار گرم کیا اور سلطنت یزید و مروان کے قبضہ میں کر دی۔

٥٣٦٥ - (٦) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُوْنَ اَسْعَدَ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعُ بْنُ لُكَعٍ۔)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ) (الترمذی حدیث رقم ٢٢٠٩ واحمد فی المسند ٥/ ٣٨٩)

انہی (سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ ہو بہرہ مند ترین لوگوں کا دنیا میں ساتھ کثرت مال کے احمق بیٹا احمق کا۔ ❶ (ترمذی اور بیہقی نے کتاب دلائل النبوت میں روایت کی)۔

حکم الحدیث: اس میں جہالت ہے لیکن شواہد کے ساتھ یہ حسن درجے تک ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ احمق بن احمق کا مطلب یہ ہے کہ ذلیل اور پاجی لوگ حاکم ہوں گے اور جو لوگ شریف النسب اور عالی ہمت ہوں گے ان کی تو قدر و منزلت نہ ہوگی اور چور اٹھائی گیرے جہاں بھر کے دغاباز پاجی کمینے برسر حکومت ہوں گے اب وہی زمانہ ہے اکثر شہروں میں یہی حال ہے اللہ تعالیٰ رحم کرے۔

٥٣٦٦ - (٧) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ نِ الْقُرَظِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ اِنَّا لَجُلُوْسٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَاطَّلَعَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ مَا عَلَيْهِ اِلَّا بُرْدَةٌ لَهٗ مَرْقُوْعَةٌ بِفَرْوٍ فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكٰى لِلَّذِيْ كَانَ فِيْهِ مِنَ النِّعْمَةِ وَالَّذِيْ هُوَ فِي الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كَيْفَ بِكُمْ

سیدنا محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا مجھے اس آدمی نے حدیث بیان کی جس نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد ❶ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اس حال میں آئے کہ ان کے بدن پر نہیں تھی مگر چادر ان کی پیوند کی ہوئی ساتھ ٹکڑے چمڑے کے پس جب اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو روئے بسبب اس امر کے کہ تھے ❷ بیچ نعمتوں کے اور بسبب دیکھنے اس حال کے کہ اس میں ❸ ہے آج پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حال ہوگا تمہارا جس وقت کہ صبح کو ❹ نکلے گا ایک تمہارا بیچ ایک جوڑے کے اور شام کو نکلے گا بیچ ایک جوڑے کے اور رکھا جائے گا

اِذَا غَدَا اَحَدُكُمْ فِي حُلَّةٍ وَرَاحَ فِي حُلَّةٍ وَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ وَرُفِعَتْ اُخْرٰى وَسَتَرْتُمْ بُيُوْتَكُمْ كَمَا تُسْتَرُ الْكَعْبَةُ)) فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِّنَّا الْيَوْمَ نَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَةِ وَ نُكْفَى الْمُؤْنَةَ قَالَ ((لَا اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِّنكُمْ يَوْمَئِذٍ.)) (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٢٧٤٧)

اس کے آگے ایک تاش کھانے کا ❺ اور اٹھایا جائے گا دوسرا اور ڈھانپو ❻ گے تم گھروں اپنوں کو جیسے ❼ کہ ڈھانپا جاتا ہے کعبہ' بعض صحابہ نے کہا' اے اللہ کے رسول! ہم اس دن ❽ بہتر ہوں گے اس حال سے کہ آج رکھتے ہیں اس لیے کہ فارغ ❾ ہوں گے واسطے عبادت کے اور کفایت ❿ کیے جائیں گے ہم محنت سے نبی ﷺ نے فرمایا: ''یوں نہیں ہے بلکہ تم آج کے دن بہتر ہو بہ نسبت اس دن کے۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کے شواہد ہیں جو اسے صحیح درجے تک لے جاتے ہیں۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی مسجد مدینہ میں یا مسجد قبا میں۔ ❷ کہ تھے یعنی پہلے اس دن سے۔ ❸ یعنی فقر وخستہ حالی سیوطی رحمہ اللہ نے جمع الجوامع میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک دن سیدنا مصعب بن عمیر نبی ﷺ کے پاس آئے اور انہوں نے بکری کا تسمہ اپنی کمر سے باندھ رکھا تھا' نبی ﷺ نے فرمایا دیکھو اس شخص کا دل اللہ تعالیٰ نے روشن کر دیا ہے اور میں نے اس کے والدین کو دیکھا کہ اس کو بہت نفیس کھانا کھلاتے تھے اور میں نے اس پر جوڑا کپڑوں کا دیکھا جو دو سو درہم کا تھا پس اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت نے اس کو اس حالت میں پہنچا دیا کہ جو تم آج دیکھتے ہو۔ ❹ یعنی بسبب نہایت تنعم کے۔ ❺ یعنی جیسے متنعمین کی عادت ہے۔ ❻ یعنی تم اپنے گھروں کو دیوار گیریں لگاؤ گے۔ ❼ یہ کنایہ ہے تنعم اور ترفہ اور اسراف سے بیچ ہر چیز کے۔ ❽ یعنی جس دن یہ حال رکھتے ہوں گے۔ ❾ یعنی کسب معیشت و تردد رزق سے۔ ❿ یعنی لونڈی غلام نوکر چاکر کام کاج کریں گے اور ہم فراغت سے بندگی کریں گے

٥٣٦٧- (٨) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ اَلصَّابِرُ فِيْهِمْ عَلٰى دِيْنِهٖ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ.)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادُهٗ) (الترمذی حدیث رقم ٢٢٦٠ واحمد فی المسند ٢/ ٣٩٠)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ صبر کرنے والا اس زمانہ کے لوگوں میں ❶ اپنے دین پر مانند مٹھی میں لینے والا انگارہ کے ہے۔ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے از راہ اسناد کے۔

حکم الحدیث: اس میں ایک ضعیف راوی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اپنے یعنی اوپر نگاہ رکھنے امر دین اپنے کے ساتھ ترک کرنے دنیا اپنی کے۔

٥٣٦٨- (٩) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ اُمَرَآءُكُمْ خِيَارَكُمْ وَاَغْنِيَاؤُكُمْ سُمَحَآءَكُمْ وَاُمُوْرُكُمْ شُوْرٰى بَيْنَكُمْ فَظَهْرُ الْاَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ بَطْنِهَا وَاِذَا كَانَ اُمَرَاءُكُمْ شِرَارُكُمْ وَاَغْنِيَاءُكُمْ بُخَلَاءُكُمْ وَ اُمُوْرُكُمْ اِلٰى نِسَآءِكُمْ فَبَطْنُ الْاَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس وقت تمہارے امیر نیک لوگ ہوں اور تمہارے غنی سخی لوگ ہوں اور تمہارے آپس کے کام مشورہ ❶ سے ہوں تو اس وقت زمین کی پشت ❷ تمہارے لیے زمین کے پیٹ سے بہتر ہے اور جب تمہارے امیر تمہارے ❸ برے لوگ ہوں اور دولت مند تمہارے بخیل لوگ ہوں اور تمہارے

ظَهْرِهَا۔)) (رواہ الترمذی وقال هذا حديث غريب) (الترمذی حدیث رقم ٢٢٦٦)

کام عورتوں کے سپرد ہوں ❹ تو اس وقت زمین کا پیٹ تمہارے لیے زمین کی پیٹھ سے بہتر ہے۔(ترمذی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی مسلمان ایک رائے پر ہوں اور آپس میں متفق ہوں نہ کہ مختلف۔ ❷ یعنی موت سے زندگی بہتر ہے اس لیے کہ تم عمل کرو گے جو کہ کتاب وسنت میں ہے اور خوشحالی اس کے لیے کہ دراز ہو عمر اس کی اور اچھے ہوں عمل اس کے۔ ❸ بدتمہارے یعنی فاسق اور ظالم۔ ❹ یعنی کہ وہ ناقصات عقل ودین ہیں اور وارد ہوا ہے شاوردھن وخالفوھن اور وہ مرد بھی انہیں کے حکم میں ہیں جن پر حب جاہ ومال کی غالب ہے اس چیز کو کہ اس سے دین میں ضرر ہے اور انجام کار نہیں جانتے۔

٥٣٦٩- (١٠) وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يُوْشِكُ الْأُمَمُ أَنْ تَدَاعٰى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْأَكَلَةُ إِلٰى قَصْعَتِهَا)) فَقَالَ قَائِلٌ وَمِنْ قِلَّةٍ نَّحْنُ يَوْمَئِذٍ قَالَ ((بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيْرٌ وَلٰكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ وَلَيَنْزِعَنَّ اللّٰهُ مِنْ صُدُوْرِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ وَلَيَقْذِفَنَّ فِيْ قُلُوْبِكُمُ الْوَهْنَ)) قَالَ قَائِلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْوَهْنُ قَالَ ((حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ۔)) (رواہ ابوداؤد والبیھقی فی دلائل النبوۃ) (ابوداود حدیث رقم ٤٢٩٧ واحمد فی المسند ٥/ ٢٧٨)

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قریب ہیں گروہ کفر وضلالت کے کہ جو بلائیں گے بعض ان کے بعض کو واسطے لڑنے تمہارے کے جیسے کہ بلاتے ہیں کھانے والے بعض ان کے بعض کو دسترخوان کی طرف پس کہا کہنے والے نے یہ غالب آنا ان کا ہم پر بسبب کمی کے ہوگا اس دن؟ کہا تم اس دن بہت ہو گے لیکن تم مانند جھاگ کے ہو گے کہ اوپر کنارہ نالے کے ہوتے ہیں اور البتہ نکال ڈالے گا اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے سینوں میں سے رعب تمہارا اور البتہ ❶ ڈالے گا تمہارے دلوں میں سستی' کہنے والے نے کہا اے اللہ کے رسول! ہمارے دلوں میں اور کیا ہے سستی پڑنے کا سبب آپ نے فرمایا کہ دنیا کی محبت اور موت کو بُرا سمجھنا۔(ابوداؤد' بیہقی نے دلائل النبوۃ)

حکم الحدیث: اس معنی کی مرفوع روایات موجود ہیں۔

فوائد الحدیث: ❶ البتہ ڈالے گا الخ اسی حدیث کے موافق اس زمانہ میں مسلمانوں کا حال پرملال ہے' یہ ساری ذلتیں جو مسلمانوں کو ہوتی رہتی ہیں اس کا سبب قومی یہی ہے کہ ان لوگوں نے اپنا دین چھوڑ دیا ہے اور مراسم ایمان کو طاق نسیان پر رکھ کر بے شرمی کا جامہ پہن لیا ہے' جس کو سنو وہ یہی کہتا ہے کہ مسلمانوں پر ادبار ہے اور کفار کا اقبال' کوئی کمبخت اتنا انصاف نہیں کرتا کہ یہ ادبار واقبال کس سبب سے ہے اور کس طرف سے ہے خودکردہ راچہ درمان' تم نے کب یاد رکھا اللہ تعالیٰ کو کہ وہ تم کو یاد رکھے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٥٣٧٠- (١١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ((مَا ظَهَرَ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا نہیں ❶ پیدا ہوتی

الْغُلُوْلُ فِیْ قَوْمٍ اِلَّا اَلْقَی اللّٰهُ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ وَلَا فَشَا الزِّنَا فِیْ قَوْمٍ اِلَّا كَثُرَ فِيْهِمُ الْمَوْتُ وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِلَّا قُطِعَ عَنْهُمُ الرِّزْقُ وَلَا حَكَمَ قَوْمٌ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّا فَشَا فِيْهِمُ الدَّمُ وَلَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ اِلَّا سُلِّطَ عَلَيْهِمُ الْعَدُوُّ.)) (رواه مالك)

(الموطا حديث رقم ٢٦ من كتاب الجهاد)

خیانت کرنا غنیمت میں بیچ کسی قوم کی مگر کہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں دشمن کا رعب ڈالتا ہے اور نہیں پھیلتا زنا کسی قوم میں مگر کہ ان میں اموات بہت ہوتی ہیں اور نہیں کم کرتی کوئی قوم پیمانہ اور ترازو مگر کہ موقوف کیا جاتا ہے ان سے رزق اور نہیں حکم کرتی کوئی قوم ناحق مگر کہ پھیلتی ہے درمیان ان کے خونریزی اور نہیں توڑتی کوئی قوم عہد مگر یہ کہ ان پر دشمن مسلط کیا جاتا ہے۔ (مالک)

فوائد الحدیث: ❶ نہیں پیدا ہوتی الخ طبرانی نے اس حدیث کو مرفوعاً بیان کیا سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے' اس میں یہ بھی ہے کہ جو قوم زکوٰۃ روکتی ہے' ان سے بارش رک جاتی ہے۔

بَابُ الْاِنْذَارِ وَ التَّحْذِيْرِ

ڈرانے اور بچانے کے مسائل

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٥٣٧١ - (١) عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ نِ الْمُجَاشِعِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِیْ خُطْبَتِهٖ ((اَلَا اِنَّ رَبِّیْ اَمَرَنِیْ اَنْ اُعَلِّمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِیْ يَوْمِیْ هٰذَا كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهٗ عَبْدًا حَلَالٌ وَاِنِّیْ خَلَقْتُ عِبَادِیْ حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ وَاِنَّهُمْ اَتَتْهُمُ الشَّيَاطِيْنُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِيْنِهِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا اَحْلَلْتُ لَهُمْ وَاَمَرَتْهُمْ اَنْ يُّشْرِكُوْا بِیْ مَالَمْ اُنْزِلْ بِهٖ سُلْطَانًا وَ اِنَّ اللّٰهَ نَظَرَ اِلٰی اَهْلِ الْاَرْضِ فَمَقَتَهُمْ عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ اِلَّا بَقَايَا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَقَالَ اِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِاَبْتَلِيَكَ وَابْتَلِیَ بِكَ وَاَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا لَا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ وَتَقْرَءُهٗ نَائِمًا وَيَقْظَانَ وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِیْ اَنْ

سیدنا عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبہ میں فرمایا خبردار! تحقیق میرے رب نے مجھے حکم کیا کہ میں تم کو وہ چیز سکھلاؤں جو تم نہیں جانتے اس چیز سے جو اس نے مجھے سکھائی میرے اس دن میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو مال کہ دیا میں نے اس کو کسی بندہ کو حلال ❶ ہے اور میں نے پیدا کیا ہے سب بندوں کو مائل باطل سے طرف حق کی اور تحقیق آئے ❷ بندوں کے پاس شیاطین پس پھیرا ان کو شیاطین نے ان کے دین سے اور حرام کی ان پر وہ چیز کہ حلال کی میں نے ان کے لیے اور حکم کیا شیاطین نے ان کو یہ کہ شریک کریں وہ ساتھ میرے اس چیز کو کہ نہیں اتاری میں نے ساتھ اس کے کوئی دلیل اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے نظر کی ❸ طرف زمین والوں کے ❹ پس مبغوض رکھا عرب ان کے کو اور عجم ان کے کو مگر ایک جماعت کو ❺ اہل کتاب سے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ نہیں بھیجا ہے میں نے تجھے رسول بنا کر مگر اس لیے کہ آزمائش کروں میں تیری اور آزمائش ❻ کروں میں ❼ ساتھ تیرے اور بھیجی میں نے تجھ پر ایک کتاب کہ اس کو پانی نہیں ❽ دھوتا

اُحْرِقَ قُرَيْشًا فَقُلْتُ رَبِّ اِذًا يَثْلَغُوْا رَأْسِىْ فَيَدَعُوْهُ خُبْزَةً قَالَ اسْتَخْرِجْهُمْ كَمَا اَخْرَجُوْكَ وَاغْزُهُمْ نُغْزِكَ وَاَنْفِقْ فَسَيُنْفِقُ عَلَيْكَ وَابْعَثْ جَيْشًا نَبْعَثْ خَمْسَةً مِّثْلَهُ وَقَاتِلْ بِمَنْ اَطَاعَكَ مَنْ عَصَاكَ۔)) (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم ٦٣/ ٢٨٦٥ واحمد في المسند ٤/ ٢٦٦)

اور تو اس کو سوتے اور جاگتے پڑھتا ہے اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم کیا ہے کہ میں قریش کو جلا ❾ دوں پس میں نے کہا' اے میرے پروردگار! اس وقت یہ میرا سر کچلیں گے اور میرے سر کو روٹی کی طرح کر دیں گے فرمایا کہ نکال تو ان کو ان کے وطن سے جیسے کہ انہوں نے تجھے نکالا اور جہاد کر ان پر' ہم جہاد کا اسباب مہیا کریں گے اور خرچ کر ہم بہم پہنچا دیں گے اس کو تیرے لیے اور بھیج ان پر لشکر بھیجیں ❿ گے ہم پانچ مقدار لشکر غنیم کے اور لڑ ہمراہ لے کر ان کو کہ فرمانبرداری کی ہے انہوں نے تیری ساتھ ان کے کہ سرکشی کی ہے تجھ سے۔ (روایت کی مسلم نے)

فوائد الحدیث: ❶ حلال ہے یعنی جو مال بوجہ شرعی حاصل ہوا حلال ہے کوئی اس کو اپنی طرف سے حرام نہیں کر سکتا جیسے جاہلیت میں اونٹوں کو جو بتوں کی نذر کرتے تھے اپنے اوپر حرام کر دیا۔ ❷ آئے بندوں کے پاس شیطان الخ یعنی اگر شیطان کسی کو نہ بہکائے تو ہر آدمی اپنی پیدائشی دین پر رہتا اور حلال چیز کو سوائے حکم الٰہی کے حرام نہ جانتا' کفار عرب کا معمول تھا کہ بتوں کے نام پر سانڈ چھوڑتے اور اس کا کھانا حرام جانتے' سو فرمایا کہ یہ شیطانی بات ہے کہ حلال کو حرام کہتے ہیں' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نذر نیاز کھانے کو جس کو عورتیں اچھوتا کہتی ہیں بدوں فاتحہ ہوئے نہ کھانا یا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے فاتحہ کے کھانے کو مردوں کو نہ دینا ہرگز درست نہیں یہ بھی شیطانی بات ہے کہ شرع میں اس کا کچھ حکم نہیں۔ ❸ نظر کی طرف: مین والوں کے یعنی ان کو شرک پر متفق اور گمراہی میں مستغرق پایا۔ ❹ پس مبغوض رکھا ان کو ان کی بدکرداری اور بداعتقادی کی وجہ سے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے ان کے شرک پر متفق ہونے کی وجہ سے اور یہ بسبب ان کے کفر کے ہے' سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی قوم کافر ہوئی ساتھ عیسیٰ علیہ السلام کے اور عبادت کی عزیر علیہ السلام کی اور قوم عیسیٰ علیہ السلام قائل ہوئی تثلیث کی یا عیسیٰ علیہ السلام کی ابنیت کی۔

❺ مگر ایک جماعت کو' اہل کتاب سے کہ باقی اور ثابت رہی اوپر دین و ایمان ساتھ موسیٰ علیہ السلام کے اور عیسیٰ علیہ السلام کے اور تحریف و تبدیل نہ کیا دین اور کتاب اپنی کو یہاں تک کہ ایمان لائے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ ❻ آزمائش کروں الخ کیوں کر صبر کرتا ہے تو قوم کی ایذا پر۔ ❼ ساتھ تیرے یعنی تیری قوم کہ آیا ایمان لاتے ہیں یا کفر کرتے ہیں۔ ❽ نہیں دھوتا اس کو پانی یعنی کاغذ کے لکھے ہوئے کو پانی سے دھوئے تو مٹ جاتا ہے یہ ویسا نہیں ہے بلکہ محفوظ ہے زوال سے قیامت تک دلوں میں محفوظ ہے اور احکام اس کے باقی ہیں۔ ❾ یعنی ہلاک کروں ان کو۔

❿ چنانچہ بدر کے روز پانچ ہزار فرشتے واسطے مدد لشکر اسلام کے پہنچے اور مشرک اس دن ہزار تھے اور مسلمان صرف تین سو تیرہ۔

٥٣٧٢ - (٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ((لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ)) فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِىْ يَا بَنِىْ فِهْرٍ يَا بَنِىْ عَدِيٍّ لِبُطُوْنِ قُرَيْشٍ حَتّٰى اِجْتَمَعُوْا فَقَالَ ((اَرَأَيْتَكُمْ لَوْ اَخْبَرْتُكُمْ اَنَّ خَيْلًا بِالْوَادِىْ تُرِيْدُ اَنْ تُغِيْرَ عَلَيْكُمْ اَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ)) قَالُوْا نَعَمْ مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ اِلَّا صِدْقًا قَالَ ((فَاِنِّىْ نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَىْ عَذَابٍ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری کہ اپنے قریبی کنبہ والوں کو ڈرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پر ❶ چڑھے اور پکارنا شروع کیا اے اولاد فہر کی! اے اولاد عدی کی! قریش کے فرقوں کو' یہاں تک کہ جمع ہوئے اور فرمایا کہ مجھے بتاؤ کہ میں تم کو یہ کہوں کہ ایک لشکر نے جنگل میں پڑاؤ کیا ہے جو تمہیں تباہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو کیا تم مجھے سچا سمجھو گے' انہوں نے کہا ہاں' اس لیے کہ نہیں تجربہ کیا ہم نے تم پر مگر

شَدِيْدٍ)) فَقَالَ اَبُوْلَهَبٍ تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا فَنَزَلَتْ ((تَبَّتْ يَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ وَّتَبَّ۔)) (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِیْ رِوَايَةٍ ((وَ نَادٰی يَا بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ اِنَّمَا مَثَلِیْ وَمَثَلُكُمْ رَجُلٍ رَاَی الْعَدُوَّ فَانْطَلَقَ يَرْبَأُ اَهْلَهٗ فَخَشِیَ اَنْ يَسْبِقُوْهُ فَجَعَلَ يَهْتِفُ يَا صَبَاحَاهُ۔)) (البخاری حدیث رقم ٤٧٧٠ ومسلم حدیث رقم (٣٥٥۔ ٢٠٨) والترمذی حدیث رقم ٣٣٦٣ والدارمی حدیث رقم ٢٧٣٢ واحمد فی المسند ١ / ٣٠٧)

سچ کا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''کہ میں تم کو سخت عذاب کے اترنے سے پہلے خبر دیتا ہوں' ابولہب نے کہا تمہیں تمام دن ہلاکت ہو' کیا اسی بات کے لیے تو نے ہم کو اکٹھا کیا تھا پس اتری یہ سورہ ہلاک ہو دونوں ہاتھ ابی لہب کے اور ہلاک ہو وہ آپ۔ (متفق علیہ) اور ایک روایت میں آیا ہے کہ ندا آئے گی' نبی ﷺ نے فرمایا اے بیٹو! عبد مناف کی نہیں ہے حال میرا اور تمہارا مگر مانند حال ایک شخص کے کہ دیکھا لشکر دشمن کا پس گیا وہ شخص تا کہ نگہبانی کرے اپنی قوم کی تو یہ شخص ڈرا کہ دشمن اس کے اہل کی طرف سبقت لے جائیں تو اس نے یا صباحا کہہ کر چلانا شروع کر دیا۔

فوائد الحدیث: ❶ ابتداء اسلام میں تمام قریش کو مکہ میں جمع کیا اور یہ حدیث فرمائی یعنی دنیا میں اپنے مال دینے میں مجھے اختیار ہے میں آخرت میں مالک و مختار نہیں بدوں ایمان اور پر نیک عمل کے میری روایت نہ بھولنا۔

٥٣٧٣- (٣) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ ((لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ)) دَعَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَاجْتَمَعُوْا فَعَمَّ وَخَصَّ فَقَالَ ((يَابَنِیْ كَعْبِ بْنِ لُؤَیٍّ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِیْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَابَنِیْ عَبْدِ شَمْسٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِیْ هَاشِمٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِیْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا فَاطِمَةُ اَنْقِذِیْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا غَيْرَ اَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَاَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا۔)) (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِی الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ قَالَ ((يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اِشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ لَا اُغْنِیْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا اُغْنِیْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسَ بْنَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ لَا اُغْنِیْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَاصَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری کہ تو اپنے کنبہ کے قریبی لوگوں کو ڈرا' تو نبی ﷺ نے قریش کو بلایا پس جمع ہوئے نبی ﷺ نے پکارنے میں تعمیم ❶ اور تخصیص کی اور فرمایا اے اولاد کعب بن لوی! اپنی جانوں کو آگ سے خلاص کرو' اے اولاد مرہ بن کعب کی! اپنی جانوں کو دوزخ کی آگ سے خلاص کرو' اے اولاد عبد شمس کی! اپنی جانوں کو آگ سے خلاص کرو' اے اولاد عبد مناف کی! خلاص کروا اپنی جانوں کو آگ سے' اے اولاد ہاشم کی خلاص کروا اپنی جانوں کو آگ سے' اے اولاد عبدالمطلب کی خلاص کروا اپنی جانوں کو آگ سے' اے فاطمہ! خلاص کرا اپنی جان کو آگ سے' اس لیے کہ میں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے تمہارے لیے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں سوائے اس کے کہ تمہارا مجھ پر قرابت کا حق ہے جس کو میں اس کی تری کے ساتھ تر کرتا ہوں۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے اور بیچ حدیث متفق علیہ کے آیا ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے گروہ قریش کی خرید و❷ اپنی جانوں

اُغْنِیْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا وَیَافَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِیْنِیْ مَا شِئْتِ مِنْ مَالِیْ لَا اُغْنِیْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا۔)) (البخاری حدیث رقم ۲۷۵۳ ومسلم حدیث رقم (۳۴۸۔ ۲۰۴) والترمذی حدیث رقم ۳۱۸۵ والنسائی حدیث رقم ۳۶۴۴ واحمد فی المسند ۲/ ۳۳۳)

کو نہیں دفع کر سکتا میں تم سے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے کچھ' اے اولاد عبد مناف کی! نہیں دور کر سکتا میں تم سے اللہ کے عذاب سے کچھ اے عباس' عبدالمطلب کے بیٹے! نہیں دور کر سکتا میں تم سے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے کچھ اور اے صفیہ! پھوپھی رسول اللہ ﷺ کی نہیں دور کر سکتا میں تجھ سے اللہ تعالیٰ کا عذاب کچھ بھی اور اے فاطمہ بیٹی محمد (ﷺ) کی! ❸ مانگ مجھ سے جو چاہے میرے مال سے میں تجھ سے اللہ تعالیٰ کا عذاب دور نہیں ❹ کر سکتا۔

فوائد الحدیث: ❶ پس تعمیم کی نبی ﷺ نے الخ یعنی پکارنا ان کو ساتھ نام جلد بعید کے ان کے کو کہ سب کو شامل ہوا اور ساتھ نام جلد قریب کے کہ مخصوص ہو ساتھ بعض کے' پھر راوی نے کیفیت عموم خصوص کی بیان کی اور غرض یہ ہے کہ اوپر سے نیچے تک حب یک جدی برادریوں کو علیحدہ علیحدہ نام لے کر حکم الٰہی سنا دیا' یعنی سوائے ایمان اور نیک عمل کے میری برادری پر گھمنڈ نہ کرنا کہ ایمان کے علاوہ کسی کو دوزخ سے بچا سکوں گا' باقی رہی گناہ گار مسلمانوں کی شفاعت' تو رسول اللہ ﷺ کی اجازت کے بعد البتہ ہوگی' رہا برادری کا حق تو وہ بخوبی ادا ہوگا۔ ❷ خریدو اپنی جانوں کو یعنی خلاص کروان کو آگ دوزخ سے ساتھ ایمان کے۔ ❸ مانگ مجھ سے جو چاہے الخ یعنی دنیا میں اپنا مال دینے کا مجھے اختیار ہے آخرت کا میں مالک اور مختار نہیں ایمان اور نیک عمل کے علاوہ میری قرابت پر نہ پھولنا۔

❹ اس حدیث پر بعض نے یہ اعتراض کیا ہے کہ نبی ﷺ کے پاس اس قدر مال کہاں تھا کہ خاص کر مکہ میں جو فرمایا میرے مال میں سے جو تو چاہے مانگ لے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ نبی ﷺ کو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مال سے اللہ عزوجل نے غنی کر دیا تھا جیسے فرمایا: وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَاَغْنٰی اور آیت کی تفسیر میں مفسرین کا یہی قول ہے اور علاوہ اس کے مال کا اطلاق تھوڑے بہت دونوں پر ہوتا ہے پس یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ نبی ﷺ کے پاس بالکل مال نہ تھا اور باوجود اس کے یہ عبارت مال بالفعل پر تقاضہ نہیں کرتی' شاید یہ مراد ہو کہ اگر کچھ میرے پاس مال ہوگا تو لے لینا مگر نجات اخروی میرے ملک میں نہیں ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

۵۳۷۴- (۴) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((اُمَّتِیْ هٰذِهٖ اُمَّةٌ مَرْحُوْمَةٌ لَیْسَ عَلَیْهَا عَذَابٌ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابُهَا فِی الدُّنْیَا اَلْفِتَنُ وَالزَّلَازِلُ وَالْقَتْلُ۔)) (رواه ابوداؤد) (ابوداود حدیث رقم ۴۲۷۸ وابن ماجه حدیث رقم ۲۴۹۲ واحمد فی المسند ۴/ ۴۱۰)

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت یہ امت مرحومہ ہے ❶ آخرت میں اسے عذاب نہ ہوگا دنیا میں اس کا عذاب فتنے' زلزلے اور قتل ہے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی سخت عذاب بعض نے کہا یہ خاص ہے اس جماعت سے جو کبائر کے مرتکب نہیں ہوتے اور ممکن ہے کہ اس

سے خاص صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت مراد ہو۔

٥٣٧٥ - (٥) ٥٣٧٦ - (٦) وَعَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ بَدَءَ نُبُوَّةً وَرَحْمَةً ثُمَّ يَكُوْنُ خِلَافَةً وَرَحْمَةً ثُمَّ مُلْكًا عَضُوْضًا ثُمَّ كَائِنٌ جَبْرِيَّةً وَعُتُوًّا وَفَسَادًا فِي الْأَرْضِ يَسْتَحِلُّوْنَ الْحَرِيْرَ وَالْفُرُوْجَ وَالْخُمُوْرَ يُرْزَقُوْنَ عَلٰى ذٰلِكَ وَيُنْصَرُوْنَ حَتّٰى يَلْقُوا اللّٰهَ.)) (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ.) (الدارمی حدیث رقم ٢١٠١ والبیهقی حدیث رقم ٥٦١٦)

سیدنا ابوعبیدہ (بن جراح) اور سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''یہ امر دین نبوت ❶ اور رحمت کے ساتھ ظاہر ہوا پھر امر دین کا ❷ خلافت اور رحمت ہوگا' پھر ❸ یہ امر بادشاہت گزندہ ہونے والا ہے' یہ کار تکبر اور حد سے گذرنا اور فساد بڑھنا ہے زمین میں' حلال جانیں گے یہ ریشمی کپڑوں کو اور عورتوں کی شرمگاہوں کو اور شرابوں کو' روزی دیئے جائیں گے باوجود ان کاموں کے اور مدد دیے جائیں گے یہاں تک کہ یہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کریں گے۔ (روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں)

حکم الحدیث: ٥٣٧٦ - (٦) اس میں ایک ضعیف راوی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ساتھ نبوت اور رحمت یہ زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر موقوف ہوا۔ ❷ خلافت ورحمت خلافت سے خلفاء راشدین کا زمانہ مراد ہے کہ ساتھ خلافت اور نیابت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کار دین ودنیا کا انتظام رکھتا تھا' تیس برس تک یہ زمانہ رہا' ساڑھے انتیس برس خلفاء اربعہ کا زمانہ اور چھ ماہ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کا زمانہ۔ ❸ پھر ہوگا یہ امر بادشاہت گزند' خلفاء کی خلافت کے بعد خلافت عباسیہ کے ختم ہو جانے تک یہ حالت رہی' عثمان خاں ترک کے ہاتھ پر خلافت عباسیہ ختم ہوگئی' یہ شخص ترکستان سے نکل کر شام اور روم کی طرف گیا اور اس کو فتح کیا اور اسی سے بنائی ہوئی سلطنت ترک یعنی دولت عثمانیہ کی اور اب جو بادشاہ ہے روم کا سلطان عبدالمجید خان وہ بھی ترک ہے اسی عثمان کی اولاد میں سے جبریت اور عتوت اور فساد سے یہی دولت عثمانیہ مراد ہے۔

٥٣٧٧ - (٧) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((إِنَّ أَوَّلَ مَا يُكْفَأُ قَالَ زَيْدُ بْنُ يَحْيَى الرَّاوِيْ يَعْنِي الْإِسْلَامَ كَمَا يُكْفَأُ الْإِنَاءُ)) يَعْنِي الْخَمْرَ قِيْلَ فَكَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَدْ بَيَّنَ اللّٰهُ فِيْهَا مَا بَيَّنَ قَالَ يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اِسْمِهَا فَيَسْتَحِلُّوْنَهَا.)) (رواه الدارمی) (الدارمی حدیث رقم ٢١٠٠)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے سب سے پہلے جس چیز کو الٹا یا جائے گا' زید بن یحییٰ راوی نے کہا کہ اس سے مراد اسلام ہے' یعنی جس طرح اسلام میں برتن کو الٹا کر دیا جاتا ہے' جس میں شراب ہوگی' کہا گیا پس کس طرح اے اللہ کے رسول! حالانکہ بیان کیا اللہ تعالیٰ نے اس کے درمیان وہ چیز کہ بیان کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کا شراب کے ❶ علاوہ کوئی اور نام رکھیں گے اور اس کو حلال سمجھیں گے۔ (دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جیسے کوئی شربت مفرح کہے گا کوئی عرق النشاط کوئی شراب الصالحین وغیرہ تو ایسے نام بدلنے سے کیا ہوتا ہے؟ جو

چیز حرام ہے وہ ہر طرح حرام ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٥٣٧٨- (٨) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((تَكُوْنُ النُّبُوَّةُ فِيْكُمْ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا عَاضًا فَيَكُوْنُ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ يَكُوْنُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَيَكُوْنُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ)) ثُمَّ سَكَتَ قَالَ حَبِيْبٌ فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ كَتَبْتُ اِلَيْهِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اُذَكِّرُهُ اِيَّاهُ وَقُلْتُ اَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنَ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بَعْدَ الْمُلْكِ الْعَاضِّ وَالْجَبْرِيَّةِ فَسُرَّبِهٖ وَاَعْجَبَهٗ يَعْنِيْ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيْزِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ) (احمد فی المسند ٤/ ٢٧٣)

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''باقی رہے گا وجود نبوت کا اور نور اس کا درمیان تمہارے جب تک کہ چاہے اللہ تعالیٰ ہونا اس کا' پھر اٹھا لے گا نبوت کو اللہ تعالیٰ' پھر ہو گی خلافت اوپر طریقہ نبوت کے کب تک کہ چاہے گا اللہ تعالیٰ ہونا اس کا پھر اس کو بھی اللہ تعالیٰ اٹھا لے گا' پھر حکومت بادشاہت گزندہ ہو گی پس باقی رہے گی وہ جب تک کہ اللہ تعالیٰ چاہے گا کہ ہو پھر اس کو بھی اللہ تعالیٰ اٹھا لے گا پھر ہو گی حکومت بادشاہت تکبر اور غلبہ کی پس باقی رہے گی وہ جب تک کہ اللہ تعالیٰ چاہے اس کو اللہ تعالیٰ پھر اٹھا لے گا پھر خلافت ❶ نبوت کے طریقہ پر ہو گی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے' حبیب بن سالم رحمہ اللہ نے کہا جب عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ خلیفہ بنے تو میں نے یہ حدیث ان کو بطور یاد دہانی لکھ بھیجی اور میں نے کہا امید رکھتا ہوں کہ آپ بادشاہت گزندہ اور غلبہ کے بعد امیر المؤمنین مقرر ہوئے ہیں' تو وہ اس سے خوش ہوئے اور یہ تفسیر ان کو بہت پسند آئی۔ (احمد اور بیہقی فی دلائل النبوۃ)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ممکن ہے کہ خلافت علی منہاج النبوۃ سے یہی عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا زمانہ مراد ہو جیسے حبیب نے کہا یا اس سے مہدی کا زمانہ مراد ہو۔

❁❁❁

كِتَابُ الْفِتَنِ

فتنوں (آزمائشوں) کا بیان ❶

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٥٣٧٩- (١) عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَاتَرَكَ شَيْئًا يَكُوْنُ فِيْ مَقَامِهِ ذٰلِكَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا حَدَّثَ بِهٖ حَفِظَهٗ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ قَدْ عَلِمَهٗ اَصْحَابِيْ هٰؤُلَاءِ وَاِنَّهٗ لَيَكُوْنُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيْتُهٗ فَاَرَاهُ فَاَذْكُرُهٗ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ اِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ اِذَا رَاٰهُ عَرَفَهٗ۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ٦٦٠٤ ومسلم حديث رقم (٢٣۔ ٢٨٩١) وابوداود حديث رقم ٤٢٤٠ والترمذی حديث رقم ٢١٩١ وابن ماجه حديث رقم ٤٠٥٣ واحمد فی المسند ٥/ ٣٨٥)

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے (اور خطبہ ارشاد فرمایا) نہیں چھوڑی کوئی چیز کہ واقع ہونے والی تھی اس مقام میں قیامت تک مگر یہ کہ اس کا ذکر فرمایا جس نے اس کو یاد رکھا اس نے یاد رکھا اور جو بھول گیا سو بھول گیا تحقیق جانا ہے اس کو میرے ان ساتھیوں نے اور تحقیق شان یہ ہے کہ البتہ واقع ہوتی ہے ان سے وہ چیز کہ بھول گیا ہوں میں اس چیز کو پس یاد دلاتا ہوں میں اس کو جیسے کہ یاد دلاتا ہے شخص چہرہ شخص کا جب کہ غائب ہوتا ہے اس سے، پھر جب کہ دیکھتا ہے اس کو پہچان لیتا ہے اس کو۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ فتنہ کہتے ہیں ہر ایک فساد کو جو مسلمانوں میں واقع ہو خواہ یہ فساد آپس کی لڑائی کا ہو یا گمراہی کا یا مال و دولت اور اولاد کا جو اللہ تعالیٰ سے غافل کر دے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت میں جو بڑے بڑے فتنے واقع ہوں گے ان کی خبر دے دی تھی اور گمراہی کا فتنہ صحابہؓ کے آخری عہد میں نکلنا شروع ہوا سب سے پہلے معبد جہنی نکلا جو تقدیر کا منکر تھا پھر عبداللہ بن سبا کا فتنہ جس نے رفض پھیلایا پھر جہم بن صفوان کا فتنہ جس نے اللہ تعالیٰ کی صفات کی تاویل کی، ہمارے دور میں ایک شخص سید احمد خاں کشمیری نکلا ہے اس نے لوگوں کو ملحد بنا دیا اور حال میں ایک شخص پنجاب میں نکلا جس کا نام مرزا غلام احمد تھا جس نے دعویٰ کیا کہ میں عیسیٰ ہوں اللہ عزوجل ان فتنوں سے بچائے۔ آمین

٥٣٨٠- (٢) وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوْبِ كَالْحَصِيْرِ عُوْدًا عُوْدًا فَاَيُّ قَلْبٍ اُشْرِبَهَا نُكِتَتْ فِيْهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ وَاَيُّ قَلْبٍ اَنْكَرَهَا نُكِتَتْ فِيْهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتّٰى يَصِيْرَ عَلٰى قَلْبَيْنِ اَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهٗ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَالْاٰخَرُ اَسْوَدُ مُرْبَادًّا كَالْكُوْزِ مُجَخِّيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوْفًا وَلَا

انہی (سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے پیش کیے ❶ جائیں گے فتنے دلوں پر مانند بوریہ کے ایک ایک تنکے کے، پس جو دل کہ ملایا گیا ساتھ ان فتنوں کے نشان کیا جائے گا بیچ اس کے نکتہ سیاہ اور جس دل نے انکار کیا ان فتنوں کا تو نشان کیا جائے گا اس میں نکتہ سفید یہاں تک کہ دل دو قسم پر سفید مانند سنگ مرمر کے ہو جائیں گے پس نہیں ضرر کرے گا اس طرح کے

يُنْكِرُ مُنْكَرًا اِلَّا مَا اُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ۔)) (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (۲۳۱ ـ ۱۴۴) واحمد فی المسند ۵/ ۴۰۵)

دل میں کوئی فتنہ جب تک کہ آسمان اور زمین باقی ہے اور دوسرا دل سیاہ راکھ کا الٹے برتن کی طرح ہے جو کسی نیک کام کو پہچانے گا اور نہ ہی کسی بُرے کام کو سمجھے گا مگر ہوائے نفسانی جو کہ اسے پلا دی گئی ہے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ پیش کیے جائیں گے الخ یعنی فاسد اعتقاد اور باطل خطرات کا دلوں پر ہجوم رہتا ہے سو جس دل میں واہیات جم گئیں تو وہ سیاہ ہو گیا اس کو نیک و بد کی تمیز نہیں رہتی جیسے اوندھے برتن میں پانی نہیں ٹھہرتا اور جس دل نے ان کی طرف ذرہ بھی توجہ نہ دی اور اپنے آپ کو خطرات واہیہ سے بچایا تو وہ دل روشن ہو جاتا ہے اس کو نیک و بد کی تمیز ہوتی ہے اور وہ گناہ سے بچا رہتا ہے۔

۵۳۸۱- (۳) وَعَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَيْنِ رَأَيْتُ اَحَدَهُمَا وَاَنَا اَنْتَظِرُ الْاٰخَرَ حَدَّثَنَا ((اِنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ فِيْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ)) وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ ((يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقٰى اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلٰى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ وَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ وَلَا يَكَادُ اَحَدٌ يُؤَدِّي الْاَمَانَةَ فَيُقَالُ اِنَّ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِيْنًا لِلرَّجُلِ مَا اَعْقَلَهُ وَمَا اَظْرَفَهُ وَمَا اَجْلَدَهُ وَمَا فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ۔)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۲۱۷۹ وابن ماجه حدیث رقم ۴۰۵۳ واحمد فی المسند ۵/ ۳۸۳)

انہی (سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو احادیث بیان کیں میں نے ان میں سے ایک دیکھ لی اور دوسری کا میں منتظر ہوں، ہم سے آپ نے حدیث بیان کی کہ امانت لوگوں کے دلوں کی جڑ میں اتری پھر انہوں نے اس کو قرآن سے سمجھا ❶ پھر سنت سے پھر اس کے اٹھ جانے کے متعلق آپ نے فرمایا کہ ایک آدمی سوئے گا اس کے دل سے امانت اٹھالی جائے گی اور اس کا نشان اس کے دل میں تل کی طرح رہ جائے گا تو وہ بھی قبض کر لیا جائے گا پھر اس کا نشان آبلہ کی طرح رہ جائے گا جیسے آگ کا انگارہ، جسے پاؤں پر ڈالے تو وہ آبلہ (چھالا) بن جائے، وہ پھول جائے تو اس کو بھرا ہوا دیکھے گا، اس میں کچھ بھی نہ ہو گا اور صبح کریں گے لوگ اس حالت میں کہ بیع وشرا کریں گے آپس میں اور نہیں قریب کوئی کہ امانت کو ادا کرے پس کہا جائے گا فلاں قبیلہ کے درمیان ایک شخص امانت دار ہے اور کہا جائے گا اس شخص کے لیے کیا خوب عقلمند ہے اور کیا خوشگو ہے اور کیا چالاک ہے اور حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر ایمان نہیں ہے۔ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ظاہر اور باطن سے امانتدار اور دیندار ہو گئے اور اس حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ امانت داری آہستہ آہستہ کم ہوتی جائے گی، اور آخر کار یہ حال ہو جائے گا کہ نامی اور مشہور لوگ جن کی لوگ تعریف کریں گے ان کی بھی نیت بدل جائے گی ان کے دل میں بھی امانتداری نہ رہے گی۔

٥٣٨٢- (٤) وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ اَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ اَنْ يُّدْرِكَنِيْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ فَجَآءَ نَا اللّٰهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ ((نَعَمْ)) قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ ((نَعَمْ وَفِيْهِ دَخَنٌ)) قُلْتُ وَمَا دَخَنُهُ قَالَ ((قَوْمٌ يَسْتَنُّوْنَ بِغَيْرِ سُنَّتِيْ وَيَهْدُوْنَ بِغَيْرِ هَدْيَتِيْ تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ)) قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ ((نَعَمْ دُعَاةٌ عَلٰى اَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ اَجَابَهُمْ اِلَيْهَا قَذَفُوْهُ فِيْهَا)) قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صِفْهُمْ لَنَا قَالَ ((هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُوْنَ بِاَلْسِنَتِنَا)) قُلْتُ فَمَا تَاْمُرُنِيْ اِنْ اَدْرَكَنِيْ ذٰلِكَ قَالَ ((تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ)) قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا اِمَامٌ قَالَ ((فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ بِاَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَاَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ۔)) (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ ((يَكُوْنُ بَعْدِيْ اَئِمَّةٌ لَا يَهْتَدُوْنَ بِهُدَايَ وَلَا يَسْتَنُّوْنَ بِسُنَّتِيْ وَسَيَقُوْمُ فِيْهِمْ رِجَالٌ قُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الشَّيَاطِيْنِ فِيْ جُثْمَانِ اِنْسٍ)) قَالَ حُذَيْفَةُ قُلْتُ كَيْفَ اَصْنَعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ قَالَ ((تَسْمَعُ وَتُطِيْعُ الْاَمِيْرَ وَاِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَاُخِذَ مَالُكَ وَاسْمَعْ فَاَطِعْ۔)) (البخاری حدیث رقم ٣٦٠٦ ومسلم حدیث رقم (٥١۔ ١٨٤٧) وابن ماجه حدیث رقم ٣٩٧٩)

انہی (سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہا کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ❶ خیر کے بارہ میں سوال کرتے تھے اور میں برائی کے ❷ بارہ میں سوال کیا کرتا تھا اس ڈر ❸ سے کہیں وہ مجھے پہنچے حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا' اے اللہ کے رسول! ہم جاہلیت اور بدی کے ❹ دور میں تھے' اللہ تعالیٰ ہمارے پاس اس خیر کو ❺ لایا تو کیا اس خیر کے پیچھے کچھ شر ہونے والی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''کہ ہاں ہوگی ❻ میں نے کہا اور کیا اس شر کے ❼ پیچھے خیر ہوگی؟ فرمایا ہاں ❽ اور اس میں کدورت ہوگی میں نے کہا اس کی کدورت کیا ہوگی؟ فرمایا کچھ لوگ ہوں گے جو میرے راستہ کے علاوہ دوسرا راستہ اختیار کریں گے اور لوگوں کو میرے راستہ کے علاوہ بتائیں گے' تو ان کے بعض کاموں کو پہچانے گا اور بعض کا انکار کرے گا تو میں نے کہا کیا اس خیر کے بعد شر ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں بلانے والے ہوں گے لوگوں کو اوپر دروازے دوزخ کے تو جو شخص ان کی بات کو قبول کرے گا تو وہ اس کو اس میں ڈالیں گے' میں نے کہا اے اللہ کے رسول! ہمیں ان کے بارہ میں بتائیے ❾ فرمایا کہ وہ ❿ ہوں گے قوم ⓫ ہماری سے اور کلام کریں گے ساتھ زبانوں ہماری کے ⓬ تو میں نے کہا پس آپ مجھے کیا فرماتے ہیں اگر میں ایسے حالات کو پالوں تو آپ نے فرمایا لازم پکڑ جماعت مسلمین کو اور امام ان کے کو میں نے کہا اگر نہ ہو ⓭ مسلمانوں کے لیے جماعت اور نہ امام؟ فرمایا تو ان سب فرقوں سے الگ ہو جا اگر چہ تو درخت کی جڑ چبائے یہاں تک کہ تجھے موت پہنچے ⓮ اور یکسوئی کی حالت پر ہو۔ (متفق علیہ) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے بعد امام ہوں گے جو میری سیدھی راہ پر نہیں چلیں گے اور میرا طریقہ نہیں پکڑیں گے اس دور میں کتنے ایسے لوگ ظاہری ہوں گے ⓯ کہ جو آدمی کے

جسم میں شیطانوں کے دل ہوں گے سیدنا خذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! میں ایسے وقت میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا سننا تو جو کچھ کہے امیر اور فرمانبرداری کرنا امیر کی اگرچہ ماری جائے پیٹھ تیری اور لیا جائے مال تیرا پس سننا اور اطاعت کرنا۔

فوائد الحدیث: ❶ خیر کے بارہ میں یعنی اطاعت سے تا کہ بجالائیں اس کو یا وسعت رزق سے تا کہ خوش ہوں ساتھ اس کے اور مدد حاصل کریں ساتھ دنیا کے آخرت پر۔ ❷ یعنی گناہ کا یا فتنہ کا کہ مرتکب ہوتا ہے وسعت رزق پر۔ ❸ یعنی خوف اس کے لیے کہ لاحق ہو مجھ کو شر بنفسہ یا سبب اس کا اور یہی طریق اختیار کیا ہے حکماء نے اور بعض فضلاء نے کہ رعایت پرہیز کی اولیٰ ہے بیچ دفع کرنے بیماری کے استعمال کرنے دوا کے سے اور کہا طیبی رحمہ اللہ نے مراد شر سے فتنہ ہے اور سست ہونا ارکان اسلام کا اور غالب ہونا گمراہی کا اور پھیلنا بدعات کا اور خیر عکس اس کی ہے۔ ❹ اور بدی کی یہ عطف تفسیری ہے اور اس سے کفر مراد ہے اور یا تخصیص بعد تعیم ہے۔ ❺ اس خیر کو یعنی اسلام کو یعنی آپ کے مبعوث کرنے کے ساتھ۔ ❻ ہاں ہوگی یعنی اس خیر کے بعد شر ہوگا۔ ❼ خیر ہوگی کہ پھر امر دین کا رواج پائے۔
❽ ہاں یعنی بعد اس شر کے خیر ہوگی۔ ❾ بیان کیجئے الخ یعنی تا کہ جب وہ لوگ پیدا ہوں تو میں ان کو پہچان لوں۔ ❿ وہ یعنی جہنم کے دروازہ کی طرف بلانے والے۔ ⓫ قوم ہماری یعنی اسلام کا دعویٰ کریں گے۔ ⓬ ہماری زبان میں یعنی قرآن وحدیث کی مگر وہ قرآن وحدیث کی وہ تاویلات کریں گے جو سلف میں سے کسی نے بیان نہیں کیں جیسے آج کل سید احمد و مرزا غلام احمد اور نور دین وغیرہ ہیں۔ ⓭ اگر نہ ہو مسلمانوں کے لیے جماعت اور مسلمانوں کے کئی جدا جدا فرقے ہو جائیں اور ہر ایک فرقہ خود مختار اور خود رائے ہو جیسے اس زمانہ میں ہے۔ ⓮ اور پہنچے تجھے موت حالانکہ ہو تو اوپر حالت یکسوئی کے اس حدیث میں بڑی پیشگوئی فرمائی خوارج اور قرامطہ وغیرہ کے جو گمراہ فرقے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہوئے اور بعض نے کہا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا زمانہ مراد ہے اور بعض نے کہا یہ وہ زمانہ تھا جو بنو امیہ کی خلافت کے بعد ہوا اس میں اگرچہ بھلائی تھی لیکن بدعات پھیل گئی تھیں اس کے بعد واضح برائی کا زمانہ اب ہے جب کہ نیچریت اور مرزائیت کھلم کھلا پھیل رہی ہے اور جہنم کی طرف بلانے والے وہ لوگ ہیں جو نیچریوں اور مرزائیوں کے پیرو ہیں اس وقت جماعت اسلام کا ساتھ دینا ہر مسلمان کو ضروری ہے اور ان بے دینوں سے علیحدہ رہنا لازمی ہے۔ ⓯ یہ زمانہ یہی زمانہ حال ہے اور یہ شیطان صورت میں آدمی کے یہی نیچری اور مرزائی وغیرہ ہیں جنہوں نے لوگوں کو ملحد بنا دیا اور باطنیہ اور قرامطہ وغیرہ کا مذہب از سر نو تازہ کیا۔

٥٣٨٣- (٥) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ یُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَیُمْسِیْ كَافِرًا وَیُمْسِیْ مُؤْمِنًا وَیُصْبِحُ كَافِرًا یَبِیْعُ دِیْنَهٗ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْیَا۔)) (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (١٨٦۔ ١١٨) وابوداود حدیث رقم ٤٢٥٩ والترمذی حدیث رقم ٢١٩٥ وابن ماجه حدیث رقم

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ❶ ''جلدی کرو ساتھ اعمال نیک کے ان فتنوں پر کہ مانند ٹکڑوں اندھیری رات کے ہوں گے کہ صبح کے وقت آدمی مومن ہوگا اور شام کے وقت کافر ہو اور شام کو وہ مومن ہوگا اور صبح کے وقت کافر ہوگا جو اپنے دین کو دنیا کے مال کے بدلہ میں بیچے گا۔ (مسلم)

٣٩٥٤ واحمد فی المسند ٢/ ٣٠٤)

فوائد الحدیث: ❶ جلدی کروالخ اس حدیث میں ان فسادوں کی خبر ہے جو آج اس زمانہ میں واقع ہو رہے ہیں اور ارشاد ہے کہ فرصت کو آدمی غنیمت سمجھے اور پریشانی سے پہلے جو نیک عمل ہو سکے وہ کر گذرے۔

٥٣٨٤- (٦) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((سَتَكُوْنُ فِتَنٌ اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً اَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهٖ)) (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِیْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ اَلنَّائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْيُقْظَانِ وَالْيُقْظَانُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ مَنْ وَجَدَ مَلْجَأً اَوْ مَعَاذًا فَلْيَسْتَعِذْ بِهٖ)) (البخاری حدیث رقم ٣٦٠١ ومسلم حدیث رقم (١٠_ ٢٨٨٦) والترمذی حدیث رقم ٢١٩٤ واحمد فی المسند ٢/ ٢٨٢)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قریب ہے کہ فتنے پیدا ہوں گے بیٹھنے والا ان فتنوں میں کھڑے سے بہتر ہوگا اور کھڑا اس حالت میں چلنے والے سے بہتر ہے اور اس فتنہ کی طرف جانے والا دوڑنے والے سے بہتر ہے جو شخص اس کی طرف جھانکے گا تو وہ فتنہ اس کو اپنی طرف کھینچ لے گا تو جو شخص خلاصی یا پناہ کی جگہ پائے تو اسے ❶ چاہیے کہ وہ اس کے ساتھ پناہ پکڑے۔ (متفق علیہ) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہوگا فتنہ سونے والا اس فتنہ میں جاگنے والے سے بہتر ہے اور جاگنے والا اس فتنہ میں کھڑے سے بہتر ہے اور کھڑا ہونے والا اس فتنہ میں سعی کرنے والے سے بہتر ہے ❷ تو جو شخص کہ پائے جگہ بھاگنے کی یا پناہ کی تو اسے چاہیے کہ وہ اس کے ساتھ پناہ پکڑے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث میں اشارہ ہے ان فسادوں کا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ظاہر ہوئے جیسے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت یعنی اس عالمگیر فساد کی اصلاح مقدر نہیں تو کم کوشش کرنے والا اس میں بہتر ہوگا زیادہ کوشش کرنے والے سے۔

❷ سعی سے مراد یہاں معنی چلنے کے ہیں کہ مفضی ہوتا ہے طرف سعی کے اور صراح میں ہے سعی دوڑنا اور شتابی کرنا اور کسب کار کرنا پس یہاں معنی اخیر مراد ہوں گے۔

٥٣٨٥- (٧) وَعَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتَنٌ اَلَا ثُمَّ تَكُوْنُ فِتَنٌ اَلَا ثُمَّ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ اَلْقَاعِدُ خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ فِيْهَا وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ اِلَيْهَا اَلَا فَاِذَا وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَ لَهٗ اِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِاِبِلِهٖ وَمَنْ كَانَ لَهٗ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهٖ وَمَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِاَرْضِهٖ)) فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ مَنْ لَّمْ

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تحقیق قصہ یہ ہے کہ عنقریب بہت سے فتنے پیدا ہوں گے آگاہ رہو پھر بہت سے فتنے پیدا ہوں گے' آگاہ رہو! پھر پایا جائے گا ان فتنوں میں ایک بہت بڑا فتنہ' اس میں بیٹھا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا پس خبردار ہو جاؤ جب فتنہ واقع ہو اور جس شخص کے پاس اونٹ ہوں تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے اونٹوں میں جا رہے اور

تَكُنْ لَهُ إِبِلٌ وَلَا غَنَمٌ وَلَا أَرْضٌ قَالَ ((يَعْمِدُ إِلَى سَيْفِهِ فَيَدُقُّ عَلَى حَدِّهِ بِحَجَرٍ ثُمَّ لِيَنْجُ إِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلٰثًا)) فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ أُكْرِهْتُ حَتّٰى يُنْطَلَقَ بِيْ إِلَى أَحَدِ الصَّفَّيْنِ فَضَرَبَنِيْ رَجُلٌ بِسَيْفِهِ أَوْ يَجِيْءُ سَهْمٌ فَيَقْتُلُنِيْ قَالَ ((يَبُوْءُ بِإِثْمِهِ وَإِثْمِكَ وَيَكُوْنُ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ)) (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (١٢ـ ٢٨٨٦) وابن ماجه حديث رقم ٣٩٥٨ واحمد في المسند ٤/ ٤٨)

جس شخص کے پاس بکریاں ہوں تو وہ اپنی بکریوں میں جا رہے اور جس شخص کی (کھیتی باڑی کی) زمین ہو تو وہ اپنی زمین میں جا رہے' ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول! مجھے بتایئے کہ جس کے پاس نہ اونٹ ہوں' نہ بکریاں اور نہ ہی زمین ❶ (تو وہ کیا کرے؟) نبی ﷺ نے فرمایا کہ قصد کرے طرف تلوار اپنی کے' پس مارے ❷ اوپر تیزی تلوار کے ساتھ پتھر کے' پھر چاہیے کہ جلدی بھاگے اگر ہو سکے بھاگنا اے اللہ! تحقیق پہنچایا میں نے حکم تیرا تین بار فرمایا' پس عرض کیا ایک شخص نے کہ اے اللہ کے رسول! خبر دیجیے مجھے کہ اگر جبر کیا جاؤں میں یہاں تک کہ لے جایا جائے مجھے طرف ایک صف کے ان دو صف قتال سے پس مارے مجھے ایک شخص اپنی تلوار سے یا آ لگے مجھے تیر اور وہ مجھے مار ڈالے' آپ نے فرمایا کہ پھرے گا وہ قاتل تیرا ساتھ گناہ اپنے کے اور ساتھ گناہ تیرے کے اور وہ دوزخیوں میں سے ہوگا۔'' ❸ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ جلدی یعنی تا کہ نہ پہنچے اس کو فتنہ ❷ یعنی توڑ ڈالے ہتھیار اپنے تا کہ نہ جائے طرف اس لڑائی کے اس لیے کہ مسلمان جو آپس میں لڑتے ہیں ان کی لڑائیوں میں نہیں جانا چاہیے۔ ❸ اور ہوگا دوزخیوں میں سے الخ نبی ﷺ کو معلوم تھا کہ میرے بعد فساد ہوں گے اور مسلمانوں میں قتل شروع ہوگا اس لیے نبی ﷺ نے یہ حدیث فرمائی اور اس وقت میں گوشہ گیری بتلائی' نبی ﷺ کے اکثر صحابہ' مثلاً سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ اس حدیث کی وجہ سے مسلمانوں کی جنگ میں شریک نہ ہوئے۔

٥٣٨٦- (٨) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يُوْشِكُ أَنْ يَكُوْنَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهِ مِنَ الْفِتَنِ)) (رواه البخاري) (البخاري حديث رقم ١٩ وابوداود حديث رقم ٤٢٦٧ والنسائي حديث رقم ٥٠٣٦ وابن ماجه حديث رقم ٣٩٨٠ واحمد في المسند ٢/ ٦)

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ❶ ''قریب ہے کہ مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہوں وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش کے قطرات کے گرنے کے مقامات پر ان کے پیچھے جائے گا اپنے دین کو لے کر یہ فتنوں سے بھاگے گا۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ قریب ہے کہ الخ یعنی فساد کے وقت میں گوشہ گیری بہتر ہے کہ لوگوں کے ملنے سے ایسے وقت میں ایمان سلامت نہیں رہتا تو بکریاں چرانا بہتر ہے۔

٥٣٨٧ - (٨) وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُطُمٍ مِنْ اٰطَامِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ ((هَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰى)) قَالُوْا لَا قَالَ ((فَاِنِّىْ لَاَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ كَوَقْعِ الْمَطَرِ.)) (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ١٨٧٨ ومسلم حدیث رقم (٩- ٢٨٨٥) واحمد ٥/ ٢٠٠)

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے بلند مکانوں میں سے ایک مکان پر چڑھے اور فرمایا کہ کیا تم اس چیز کو دیکھتے ہو جو کہ میں دیکھتا ہوں صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تحقیق البتہ میں فتنوں کو دیکھتا ہوں ❶ جو کہ تمہارے گھروں میں اس طرح گر رہے ہیں جس طرح کہ بارش گرتی ہے۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث میں بھی ان فسادوں کی خبر ہے جو مدینہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہوئے جیسے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت اور یزید کے وقت کا قتال جس میں مسجد نبوی کی بے حرمتی کی اور ہزاروں عورتوں کا ازالہ بکارت لشکریوں کے ہاتھ سے وقوع میں آیا تھا۔

٥٣٨٨ - (١٠) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((هَلَكَةُ اُمَّتِىْ عَلٰى يَدَىْ غِلْمَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ.)) (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ٣٦٠٥ واحمد فی المسند ٢/ ٣٨٨)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کی ہلاکت ❶ قریش میں سے کئی نوجوانوں کے ہاتھوں سے ہوگی۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ قریش کے لڑکوں سے جیسے یزید اور مروان کی اکثر اولاد اور یعنی عباسی بادشاہ یہ احادیث معجزات ہیں کہ جیسا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ویسا ہی ہوا اس کا مفصل حال تاریخ میں مذکور ہے۔

٥٣٨٩ - (١١) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ)) قَالُوْا وَمَا الْهَرْجُ قَالَ ((اَلْقَتْلُ.)) (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٤٢٥٥ و مسلم حدیث رقم ١١-١٥٧ وابن ماجه حدیث رقم ٤٠٥٢ واحمد فی المسند ١/ ٤٠٢)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قریب ہوگا آپس میں زمانہ اور اٹھایا جائے گا علم اور پیدا ہوں گے فتنے اور ڈالا جائے گا بخل اور بہت ہوگا ہرج' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یہ ہرج کیا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قتل۔'' ❶ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی خونریزی کثرت سے ہوگی' اس حدیث میں قیامت کی نشانیاں' ارشاد فرمائیں اور یہ جو فرمایا کہ زمانہ قریب ہو جائے گا یعنی قیامت کا زمانہ متصل ہو جائے گا یہ مطلب رات اور دن بوجہ عیش عشرت کے چھوٹے چھوٹے معلوم ہوں گے۔

٥٣٩٠ - (١٢) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَاْتِىَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَّا يَدْرِى الْقَاتِلُ فِيْمَ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُوْلُ فِيْمَ قُتِلَ)) فَقِيْلَ كَيْفَ يَكُوْنُ ذٰلِكَ قَالَ ((اَلْهَرْجُ اَلْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِى النَّارِ.)) (رواه

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ لوگوں پر ایسا دور آئے گا کہ قاتل کو معلوم نہیں ❶ ہوگا کہ کس وجہ سے اس نے قتل کیا اور نہ ہی مقتول جانے گا کہ اسے کس وجہ سے

مسلم) (مسلم حدیث رقم ٥٦-٢٩٠٨)

قتل کیا گیا ہے' کہا گیا کہ یہ کس طرح ہوگا؟ آپ نے فرمایا ہرج کی وجہ سے' قاتل اور مقتول دونوں آگ میں ہیں۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ایسا زمانہ بگڑے گا کہ بلا سبب خون ریزی ہوگی ایسا بڑا گناہ لوگوں کو آسان معلوم ہوگا چنانچہ خانہ جنگی اکثر بلا وجہ ہو جاتی ہے ولایتی اور بدوی آدمی کی جان کو چیونٹی برابر بھی نہیں جانتے گویا یہی انسان کو بناتے ہیں جو ناحق حلال کر ڈالتے ہیں۔

٥٣٩١- (١٣) وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَلْعِبَادَةُ فِي الْحَرَجِ كَهِجْرَةٍ إِلَيَّ)) (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم ١٣٠-٢٩٤٨ والترمذى حديث رقم ٢٢٠١ وابن ماجه حديث رقم ٣٥٩٨٥ واحمد فى المسند ٥/ ٢٥)

سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فتنہ کے دور میں عبادت کرنا میری طرف ہجرت کرنے کا ثواب ❶ رکھتی ہے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس لیے کہ ایسے سخت وقت میں دین پر ثابت قدم رہنا نہایت مشکل کام ہے۔

٥٣٩٢- (١٤) وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ اَتَيْنَا اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَشَكَوْنَا اِلَيْهِ مَا نَلْقٰى مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ ((اِصْبِرُوْا فَاِنَّهٗ لَا يَاْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ اِلَّا الَّذِيْ بَعْدَهٗ اَشَرُّ مِنْهُ حَتّٰى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ)) سَمِعْتُهٗ مِنْ نَّبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رواه البخارى) (البخارى حديث رقم ٧٠٦٨ واحمد فى المسند ٣/ ١٧٩)

سیدنا زبیر بن عدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ہم نے ان سے حجاج بن یوسف کی شکایت کی جو وہ ہم سے کرتا تھا تو سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ صبر کرو تحقیق تم پر جو بھی دور آئے گا تو وہ پہلے سے بدتر ہو گا ❶ یہاں تک کہ تم اپنے پروردگار سے ملو میں نے یہ حدیث تمہارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یہ باعتبار اکثر اور اغلب کے ہے ورنہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا زمانہ اور عیسیٰ علیہ السلام اور مہدی کا زمانہ بلا خلاف بہتر ہیں اور مراد ان زمانوں سے زمانہ حجاج سے دجال تک ہے اور زمانہ عیسیٰ علیہ السلام اور مہدی اور عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا اس سے مستثنیٰ ہے اور مقصود صبر و تسلی دینا ہے امت کو اور تعلیم و ترغیب' بعض نے کہا زمانہ عیسیٰ علیہ السلام اور مہدی کا مستثنیٰ ہے شارع کے کلام سے اور دوسرے زمانوں میں کسی نہ کسی اعتبار سے فی الجملہ بدتری رہی ہے اور سبب اس کا روز بروز دور ہوتے جانا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے یہاں تک کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے باوجود صفائی باطن کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن کے بعد اپنے حالات میں بھی تبدیلی پائی۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٥٣٩٣- (١٥) عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ اَنَسِيَ اَصْحَابِيْ اَمْ تَنَاسَوْا وَاللّٰهِ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَائِدِ فِتْنَةٍ اِلٰى اَنْ تَنْقَضِيَ الدُّنْيَا يَبْلُغُ مَنْ مَّعَهٗ ثَلٰثَمِائَةٍ فَصَاعِدًا اِلَّا قَدْ سَمَّاهُ لَنَا

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھی بھول گئے یا بھولنے کا اظہار ❶ کرتے ہیں اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ایسے فتنہ کا ذکر نہیں چھوڑا کہ جس کے قائد کے تابعداروں کی تعداد تین

بِاسْمِهٖ وَاسْمِ اَبِیْهِ وَاسْمِ قَبِیْلَتِهٖ۔(رواه ابو داوٗد) (ابو داود حدیث رقم ٤٢٤٣)

سو ❷ یا اس سے زیادہ ہوگی اس کا نام بتایا' اس کے باپ اور اس کے قبیلہ کا نام بھی بتایا۔(ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی بھولے نہیں بلکہ بھولنے کا اظہار کرتے ہیں۔ ❷ تین سو کی ظاہری قید اس لیے نکالی کہ اجتماع اس قدر آدمیوں کا باعث ہونے مفسدہ کا اور لائق ہونے ضرر کا اکثر ہوتا ہے اور کم اس سے ہوں تو اعتبار نہیں رکھتے۔

٥٣٩٤- (١٦) وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِی الْاَئِمَّةَ الْمُضِلِّیْنَ وَاِذَا وُضِعَ السَّیْفُ فِیْ اُمَّتِیْ لَمْ یُرْفَعْ عَنْهُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ۔)) (رواه ابو داوٗد و الترمذی) (ابو داود حدیث رقم ٤٢٥٢ والترمذی حدیث رقم ٢٢٢٩ وابن ماجه حدیث رقم ٣٩٥٢ واحمد فی المسند ٥/ ٢٧٨)

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں اپنی امت پر گمراہ کرنے والے سرداروں کا خوف رکھتا ہوں جب میری امت میں تلوار رکھ ❶ دی گئی تو قیامت تک نہ اٹھائی جائے گی۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ حدیث بھی ایک معجزہ ہے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ جب سے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ مقتول ہوئے تو اس وقت سے فتنوں کا تارنہ ٹوٹا اور یہی حال رہے گا قیامت قائم ہونے تک' انا للہ وانا الیہ راجعون۔

٥٣٩٥- (١٧) وَعَنْ سَفِیْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ((اَلْخِلَافَةُ ثَلٰثُوْنَ سَنَةً ثُمَّ تَکُوْنُ مُلْکًا)) ثُمَّ یَقُوْلُ سَفِیْنَةُ اَمْسِكْ خِلَافَةَ اَبِیْ بَکْرٍ سَنَتَیْنِ وَ خِلَافَةَ عُمَرَ عَشْرَةً وَعُثْمَانَ اِثْنَتَیْ عَشْرَةَ وَ عَلِیٍّ سِتَّةً۔(رواه احمد و الترمذی و ابوداوٗد) (ابو داود حدیث رقم ٤٦٤٦ والترمذی حدیث رقم ٢٢٢٦ واحمد فی المسند ٥/ ٢٢٠)

سیدنا سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا' آپ فرماتے تھے: خلافت تیس برس تک ہوگی' پھر بادشاہت میں بدل جائے گی پھر کہتا ہے سفینہ کہ ❶ حساب کر مدت خلافت سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی دو برس اور مدت خلافت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی دس برس اور مدت خلافت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی بارہ برس اور مدت خلافت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی چھ برس۔(احمد، ترمذی، ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ حساب کرالخ یہ حساب تقریبی ہے' مبنی ہے اوپر حذف کسور کے ورنہ خلافت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی جیسے کہ جامع الاصول میں مذکور ہے دو برس اور چار ماہ تھی اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی دس برس اور چھ ماہ اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی بارہ برس سے چند روز کم اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی چار برس نو ماہ' تو اس حساب سے خلفاء اربعہ کی خلافت انتیس ۲۹ برس سات ماہ ہوئی اور پانچ ماہ جو باقی رہے ان میں سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی امارت تھی۔

٥٣٩٦- (١٨) وَعَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا' اے

اللّٰهِ اَيَكُوْنُ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهٗ شَرٌّ قَالَ ((نَعَمْ)) قُلْتُ فَمَا الْعِصْمَةُ قَالَ ((اَلسَّيْفُ)) قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ السَّيْفِ بَقِيَّةٌ قَالَ ((نَعَمْ تَكُوْنُ اِمَارَةٌ عَلٰى اَقْذَاءٍ وَهُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ)) قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ((ثُمَّ يَنْشَاءُ دُعَاةُ الضَّلَالِ فَاِنْ كَانَ لِلّٰهِ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةٌ جَلَدَ ظَهْرَكَ وَاَخَذَ مَالَكَ فَاَطِعْهُ وَاِلَّا فَمُتْ وَاَنْتَ عَاضٌّ عَلٰى جِذْلِ شَجَرَةٍ)) قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ((ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ بَعْدَ ذٰلِكَ مَعَهٗ نَهْرٌ وَ نَارٌ فَمَنْ وَقَعَ فِيْ نَارِهٖ وَجَبَ اَجْرُهٗ وَحُطَّ وِزْرُهٗ وَمَنْ وَقَعَ فِيْ نَهْرِهٖ وَجَبَ وِزْرُهٗ وَحُطَّ اَجْرُهٗ)) قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ((ثُمَّ يُنْتَجُ الْمُهْرُ فَلَا يُرْكَبُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ ((هُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ وَجَمَاعَةٌ عَلٰى اَقْذَاءٍ)) قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْهُدْنَةُ عَلَى الدَّخَنِ مَا هِيَ قَالَ ((لَا تَرْجِعُ قُلُوْبُ اَقْوَامٍ عَلَى الَّذِيْ كَانَتْ عَلَيْهِ)) قُلْتُ هَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ ((فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ صَمَّاءُ عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلٰى اَبْوَابِ النَّارِ فَاِنْ مُتَّ يَا حُذَيْفَةُ وَاَنْتَ عَاضٌّ عَلٰى جِذْلٍ خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ تَتَّبِعَ اَحَدًا مِّنْهُمْ)) (رواه ابوداؤد) (ابوداود حديث رقم ٤٢٤٤ وابن ماجه حديث رقم ٣٩٨١ واحمد في المسند ٥/ ٤٠٣)

اللہ کے رسول! کیا اس خیر کے بعد شر ہو گا جیسا کہ اسلام سے پہلے کفر تھا؟ آپ نے فرمایا ہاں' میں نے کہا کہ بچاؤ کا کیا طریقہ ہے؟ آپ نے فرمایا ❶ تلوار' میں نے کہا' کیا اہل اسلام لڑنے کے بعد باقی رہیں گے؟ آپ نے فرمایا' ہاں فساد پر امارت ہو گی اور کدورت ❷ پر صلح ہو گی' میں نے کہا پھر کیا ہو گا؟ آپ نے فرمایا کہ پھر پیدا ہوں گے بلانے والے طرف گمراہی کے پس اگر ہو واسطے اللہ کے خلیفہ زمین میں کہ مارے کوڑا تیری پیٹھ پر اور لے لے مال تیرا پس اطاعت ❸ کر اس کی اور اگر خلیفہ نہ ہو تو پھر تو اس حال میں مر کہ تو کسی درخت کی جڑ کو لازم کرنے والا ہو ❹ میں نے کہا پھر کیا ہو گا؟ فرمایا پھر اس کے بعد دجال نکلے گا اس کے ساتھ پانی اور آگ کی نہر ہو گی' جو کوئی اس کی آگ میں پڑے تو اس کا اجر ثابت ہوا اس کے پہلے گناہوں کا بوجھ اتارا گیا اور جو کوئی اس کی نہر میں پڑا تو ثابت ہوا بوجھ گناہ اس کے کا اور اتارا گیا ثواب اس کا سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے کہا کہ پھر کیا ہو گا؟ آپ نے فرمایا کہ گھوڑی کا بچہ پیدا ہو گا اور ابھی وہ سواری کے قابل نہیں ہو گا ❺ کہ قیامت قائم ہو جائے گی آپ نے فرمایا کدورت پر صلح ہو گی اور ناخوشی پر اکٹھ ہو گا' میں نے کہا اے اللہ کے رسول! الهدنه على الدخن کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا کہ لوگوں کے دل پہلی حالت پر نہیں آئیں گے' ❻ میں نے کہا کیا اس خیر کے بعد شر ہو گا آپ نے فرمایا ہاں اس کے بعد شر ہو گا وہ ایک بڑا فتنہ ہے ❼ اندھا اور بہرا اس فتنہ پر ہوں گے بلانے والے گویا کہ وہ کھڑے ہیں اوپر دروازہ دوزخ کے پس اگر مرے تو اے حذیفہ! اس حال میں ❽ کہ لازم کرنے والا ہو جڑ درخت کی تو تیرے لیے اس سے بہتر ہے کہ تو اہل فتنہ میں سے کسی کی پیروی کرے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ فرمایا گمواریعنی اس سے بچاؤ کا طریقہ یہ ہے کہ مارے ان کو ساتھ تلوار کے۔ ❷ امارت اور پرسار کے یعنی ہوگی حکومت ملی ہوئی ساتھ کچھ بدعات اور کرنے منہیات کے۔ ❸ پس اطاعت کر اس کی یعنی جب تک کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف حکم نہ کرے تاکہ فتنہ نہ اٹھے۔ ❹ جڑ کسی درخت کی یعنی گوشہ پکڑ لوگوں سے ایسی حالت میں اور گذار عمر ساتھ صبر و سختی کے جنگوں میں اور قناعت ساتھ چبانے گھاس اور لکڑی کے۔ ❺ اس سے مراد عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ ہے کہ ان کے وقت سے قیامت تک گھوڑوں پر سوار ہو کر جہاد نہ کریں گے یا یہ کنایہ ہے دجال کے بعد زمانہ کے قلیل ہونے سے اور مطلب یہ ہے کہ پھر قیامت بہت قریب ہوگی۔

❻ یعنی نہیں ہوں گے دل ان کے صاف کینہ اور بغض سے جیسے کہ پہلے صاف تھے اس سے بیچ زمانہ سابق اس کام کے یا جیسے کہ تھے کدورت کے آنے سے پہلے۔ ❼ اندھا اور بہرا یعنی اس فتنہ میں لوگ اندھے اور بہرے ہوں گے جو ناحق دیکھیں گے اور ناحق سنیں گے۔ ❽ لازم کرنے والا ہو جڑ درخت کی یعنی جنگل میں جا کر عزلت اور گوشہ گیری کرنا اور مرنے تک ایک درخت کی جڑ چوسنے پر قناعت کرنا اور ان تمام فرق سے الگ رہنا ایسے فتنہ کے زمانہ میں جب کہ نہ کوئی مسلمانوں کا امام ہو نہ جماعت ہو بہتر اور باعث نجات ہے یہ زمانہ اب ہے کہ مسلمانوں میں صدہا فرق پیدا ہو گئے ہیں ایسے وقت میں عزلت اور گوشہ گیری مناسب ہے۔

٥٣٩٧- (١٩) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ رَدِيْفًا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عَلٰى حِمَارٍ فَلَمَّا جَاوَزْنَا بُيُوْتَ الْمَدِيْنَةِ قَالَ ((كَيْفَ بِكَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ جُوْعٌ تَقُوْمُ عَنْ فِرَاشِكَ وَلَا تَبْلُغُ مَسْجِدَكَ حَتّٰى يُجْهِدَكَ الْجُوْعُ)) قَالَ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ((تَعَفَّفْ يَا اَبَا ذَرٍّ)) قَالَ ((كَيْفَ بِكَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ مَوْتٌ يَبْلُغُ الْبَيْتُ الْعَبْدَ حَتّٰى اِنَّهٗ يُبَاعُ الْقَبْرُ بِالْعَبْدِ)) قَالَ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ((تَصْبِرُ يَا اَبَا ذَرٍّ)) قَالَ ((كَيْفَ بِكَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ قَتْلٌ تَغْمُرُ الدِّمَاءُ اَحْجَارَ الزَّيْتِ)) قَالَ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ تَاْتِیْ مَنْ اَنْتَ مِنْهُ قَالَ قُلْتُ وَاَلْبَسُ السِّلَاحَ قَالَ ((شَارَكْتَ الْقَوْمَ اِذًا)) قُلْتُ فَكَيْفَ اَصْنَعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ((اِنْ خَشِيْتَ اَنْ يَبْهَرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ فَاَلْقِ نَاحِيَةَ ثَوْبِكَ عَلٰى وَجْهِكَ لِيَبُوْءَ بِاِثْمِكَ وَاِثْمِهٖ.)) (رواه ابو داوٗد) (ابوداود حديث رقم ٤٢٦١ وابن ماجه حديث رقم ٣٩٥٨ واحمد فى المسند ٥/ ١٤٩)

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے پیچھے گدھے پر سوار تھا تو جب ہم مدینہ کے گھروں سے آگے بڑھے تو آپ نے فرمایا: ''کیا حال ہوگا تیرا اے ابوذر! جب کہ ہوگی مدینہ میں بھوک اٹھے گا تو بچھونے اپنے سے اور نہیں پہنچ سکے گا اپنی مسجد کو یہاں تک کہ تجھے بھوک مشقت میں ڈالے گی' ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا اللہ اور رسول اس کا دانا تر ہے ساتھ اس کے فرمایا پارسائی کر اے ابوذر! فرمایا کیا حال ہوگا تیرا اے ابوذر؟ جس وقت مدینہ میں موت واقع ہوگی کہ ایک گھر غلام کی قیمت کو اور ایک قبر کی جگہ غلام کی قیمت کو پہنچ جائے گی ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا دانا تر ہے' آپ نے فرمایا صبر کرنا اے ابوذر! پھر آپ نے فرمایا: ''کیا حال ہو گا تیرا اے ابوذر! جس وقت کہ ہو مدینہ میں قتل کہ ڈھانپ لے ❶ خون احجار الزیت کو ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے کہا اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا دانا تر ہے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو ❷ اس کے پاس جا جس سے تو ہے' ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا اور میں اپنے ہتھیار پہن لوں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو

اس وقت ان لوگوں میں شریک ہو جائے گا' میں نے کہا اے اللہ کے رسول! میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا گویا ڈرے تو مگر روشن ہو تجھ پر چمک تلوار کی ❸ تو ڈال تو کونا اپنے کپڑے کا اپنے منہ پر تا کہ پھرے قاتل ساتھ گناہ تیرے کے اور ساتھ گناہ اپنے کے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند میں ایک راوی مجہول ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ خون احجار الزیت کو یہ مدینہ طیبہ میں ایک پتھریلا مقام ہے۔ ❷ تم جاؤ جس سے تم ہو یعنی اہل مدینہ اور اللہ تعالیٰ اور رسول (ﷺ) کے ساتھ رہ۔ ❸ تو ڈال تو کونا اپنے کپڑے کا اپنے منہ پر اور قتل ہو جا اس حدیث میں اس بات کی نصیحت ہے کہ جب مسلمانوں کی آپس میں خانہ جنگی ہو تو اس میں حصہ نہ لے اور نہ تلوار اٹھا' قتل ہونا قبول کر لو مگر کسی مسلمان پر ہاتھ مت اٹھاؤ سبحان اللہ! سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ایسے وقت میں یہی کردار ادا کیا کہ شہید ہونا قبول کیا لیکن مسلمانوں کی خون ریزی قبول نہ کی۔

۵۳۹۸- (۲۰) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((كَيْفَ بِكَ إِذَا أُبْقِيْتَ فِيْ حُثَالَةٍ مِّنَ النَّاسِ مَرِجَتْ عُهُوْدُهُمْ وَأَمَانَاتُهُمْ وَاخْتَلَفُوْا فَكَانُوْا هٰكَذَا)) وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعَهُ قَالَ فَبِمَ تَأْمُرُنِيْ قَالَ ((عَلَيْكَ بِمَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَاتُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ وَإِيَّاكَ وَعَوَامَّهُمْ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ ((اِلْزَمْ بَيْتَكَ وَامْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَخُذْ مَاتَعْرِفُ وَدَعْ مَاتُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِأَمْرِ خَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعْ أَمْرَ الْعَامَّةِ.)) (رواه الترمذی و صححه) (البخاری حدیث رقم ٦٤٣٤ وابوداود حدیث رقم ٤٣٤٢ وابن ماجه حدیث رقم ٣٩٥٧ والدارمی حدیث رقم ٢٧١٩ واحمد فی المسند ٢/ ١٦٢)

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تیرا کیا حال ہوگا جس وقت کہ تو ناکارہ لوگوں کے درمیان چھوڑ دیا جائے گا ان کے عہد اور امانتیں خلط ملط ہو جائیں گی اور وہ آپس میں اختلاف کریں گے پس ہوں گے اس طرح پر اور داخل کیں نبی ﷺ نے انگلیاں مبارک اپنی انگلیوں میں ❶ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا آپ کیا فرماتے ہیں مجھے؟ آپ نے فرمایا کہ جس کو تو حق سمجھتا ہے اسے لازم پکڑ اور چھوڑ دے تو اس چیز کو کہ برا جانے اور اپنے نفس کے امر کو لازم پکڑ اور اپنے آپ کو عوام سے دور رکھ۔ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ لازم پکڑ اپنے گھر کو اور ہمیشہ رہ اپنے گھر میں اور اپنی زبان کو قابو میں رکھ اور جس چیز کو تو ٹھیک سمجھتا ہے اس کو مضبوطی سے پکڑ اور جس چیز کو تو بُرا جانتا ہے اس کو چھوڑ دے اور اپنے نفس کے کام کو لازم پکڑ اور عوام ❷ کو چھوڑ دے۔ (ترمذی) اور اس کو صحیح کہا۔

فوائد الحدیث: ❶ اور داخل کیں نبی ﷺ نے انگلیاں اپنی انگلیوں میں یعنی ایمان دار اور بے ایمان کی تمیز نہ رہے گی۔

❷ اور عوام کو چھوڑ دے' جب عوام سے ضرر اور نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ترک کی اجازت ہے اور آیت ﴿یایها الذین اٰمنوا علیکم انفسکم ......﴾ ایسے زمانہ پر بھی محمول ہے۔

٥٣٩٩- (٢١) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ ((اِنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ فِتَنًا کَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ یُصْبِحُ الرَّجُلُ فِیْھَا مُؤْمِنًا وَیُمْسِیْ کَافِرًا وَیُمْسِیْ مُؤْمِنًا وَیُصْبِحُ کَافِرًا اَلْقَاعِدُ فِیْھَا خَیْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْمَاشِیْ فِیْھَا خَیْرٌ مِّنَ السَّاعِیْ فَکَسِّرُوْا فِیْھَا قِسِیَّکُمْ وَقَطِّعُوْا فِیْھَا اَوْتَارَکُمْ وَاضْرِبُوْا سُیُوْفَکُمْ بِالْحِجَارَۃِ فَاِنْ دُخِلَ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْکُمْ فَلْیَکُنْ کَخَیْرِ ابْنَیْ اٰدَمَ۔)) (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّہٗ ذُکِرَ اِلٰی قَوْلِہٖ ((خَیْرٌ مِّنَ السَّاعِیْ)) ثُمَّ قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ ((کُوْنُوْا اَحْلَاسَ بُیُوْتِکُمْ)) وَفِیْ رِوَایَۃِ التِّرْمَذِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی الْفِتْنَۃِ ((کَسِّرُوْا فِیْھَا قِسِیَّکُمْ وَقَطِّعُوْا فِیْھَا اَوْتَارَکُمْ وَالْزَمُوْا فِیْھَا اَجْوَافَ بُیُوْتِکُمْ وَکُوْنُوْا کَابْنِ اٰدَمَ)) وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ۔

(ابوداود حدیث رقم ٤٢٥٩ والترمذی حدیث رقم ٢٢٠٢ وابن ماجۃ حدیث رقم ٣٩٦١ واحمد فی المسند ٤/ ٤١٦)

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''کہ قیامت سے پہلے اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح فتنے ہوں گے' ان میں صبح کو آدمی مومن ہوگا اور شام کو کافر' اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہوگا' بیٹھنے والا ان میں بہتر ہوگا کھڑے سے اور چلنے والا ان میں بہتر ہوگا دوڑنے والے سے' توڑ ڈالو ان میں کمانیں اپنی اور کاٹ ڈالو ان میں چلے اپنی کمانوں کے اور مارو اپنی تلواروں کو پتھروں پر' پس اگر آئے کوئی کسی پر مارنے کے لیے تم میں سے تو چاہیے کہ ہو وہ مانند بہترین دو بیٹوں جناب آدم علیہ السلام کے۔ (ابوداؤد) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ذکر کی گئی حدیث ان کے قول خیر من الساعی تک پھر کہا بعض صحابہ نے پس کیا فرماتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے گھروں کے ٹاٹ بن جاؤ اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچ مقدمہ فتنہ کے کہ توڑ ڈالنا تم فتنوں میں کمانیں اپنی اور کاٹ ڈالنا ان میں چلے اپنی کمانوں کے اور لازم پکڑنا ان میں گھروں کے اندر کو اور تم ❶ جناب آدم علیہ السلام کے بیٹے کی طرح ہو جانا۔ اور کہا یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور تم آدم علیہ السلام کے بیٹے کی مانند ہو جانا یعنی ہابیل کے کہ اس نے اپنے بھائی قابیل کو نہیں مارا بلکہ یوں کہا کہ اگر تو مجھے مارے گا تو پھر بھی میں تجھے نہیں ماروں گا مراد اس سے مسلمانوں کے آپس میں جو فتنے ہوئے وہ ہیں اور مطلب آپ کا یہ ہے کہ ان فتنوں میں لڑنا اور مسلمانوں کو مارنا گویا فتنے کی تائید کرنا ہے پس گھر میں خاموشی سے بیٹھے رہنا بہتر ہے اور جس قدر کوئی زیادہ حرکت کرے گا اتنا ہی برا ہے اور بعض صحابہ رضی اللہ عنہم جیسے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ وغیرہ کا قول اس حدیث کے موافق یہ ہے کہ فتنہ میں مسلمان پر ہاتھ اٹھانا جائز نہیں اگر وہ مارنے کے لیے آئے تو صبر کرے اور مار کھالے اس کا دفع کرنا بھی جائز نہیں اور جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین کا یہ قول ہے کہ حق کی تائید کرنا بہتر ہے اور خاطیوں اور باغیوں کا مارنا ثواب ہے اور سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے لشکر سے کہا ہم تم سے اللہ تعالیٰ کی کتاب کے موافق لڑتے ہیں۔

٥٤٠٠- (٢٢) وَعَنْ اُمِّ مَالِکٍ الْبَھْزِیَّۃِ قَالَتْ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِتْنَۃً فَقَرَّبَھَا قُلْتُ

سیدہ ام مالک بہزیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنہ کا ذکر کیا اور اس کو ❶ قریب ظاہر کیا' میں نے کہا اے

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ فِيْهَا قَالَ ((رَجُلٌ فِيْ مَاشِيَتِهٖ يُؤَدِّيْ حَقَّهَا وَيَعْبُدُ رَبَّهٗ وَرَجُلٌ اٰخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهٖ يُخِيْفُ الْعَدُوَّ وَيُخَوِّفُوْنَهٗ۔)) (رواه الترمذی)

(الترمذی حدیث رقم ۲۱۷۷ واحمد فی المسند ٦/ ٤١٩)

اللہ کے رسول! کون ہوگا بہتر لوگوں کا اس فتنہ کے زمانہ میں؟ آپ نے فرمایا وہ شخص ہے کہ ہو اپنے مویشی میں ادا کرتا ہے ❷ حق ان کا اور بندگی کرتا ہے اپنے رب کی اور بہتر وہ شخص ہے کہ جس نے اپنے گھوڑے کا سر پکڑا' ڈراتا ہے دشمنان دین کو ❸ اور ڈراتے ہیں وہ اس کو۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند میں ایک نامعلوم شخص ہے لیکن اس کا ایک شاہد ہے جس کے ساتھ یہ صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی خبر دی کہ اس کا واقع ہونا قریب ہے اور طیبی رحمہ اللہ نے کہا یعنی خوب وصف بیان کیا اس کا اور جو کوئی خوب وصف بیان کرتا ہے کسی چیز کا کسی کے سامنے اور ذکر کرتا ہے صفات و احوال اس کے مبالغہ سے تو قریب کرتا ہے اس کو یعنی اس کے ذہن میں یا خارج میں بھی اس لیے کہ جب خوب ذہن میں آئی اور معین ہوئی وجود اس کا خارج میں بھی متخیل ہوتا ہے۔
❷ یعنی ان کی زکوۃ ادا کرتا ہے۔ ❸ دشمنان دین کو یعنی کافروں کو مسلمانوں کے فتنہ سے بھاگ کر کفار سے لڑتا ہے اور وہ اس سے لڑتے ہیں پس بچ گیا یہ فتنہ سے اور ثواب حاصل کیا۔

۵٤٠١ - (۲۳) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِي النَّارِ اَللِّسَانُ فِيْهَا اَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّيْفِ۔)) (رواه الترمذی و ابن ماجة)

(ابوداود حدیث رقم ٤٤٦٥ والترمذی حدیث رقم ۲۱۷۸ وابن ماجه حدیث رقم ۳۹٦۷ واحمد فی المسند ۲/ ۲۱۲)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عنقریب ایک فتنہ پیدا ہوگا' جو عرب پر غالب آ جائے گا' اس کے مقتول آگ میں جائیں گے' اس میں زبان ہلانا' تلوار ❶ چلانے سے بھی زیادہ سخت ہوگی۔'' (ترمذی وابن ماجہ)

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ تلوار الخ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ فتنہ میں زبان کو بند رکھنا چاہیے' ایسا نہ ہو کہ زبان سے ناحق بات نکلے اور گناہ گار ہو جائے یا فتنہ میں شریک سمجھا جائے یا اس بات سے فتنہ کو کوئی ترقی ہو۔

۵٤٠۲ - (۲٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ صَمَّاءُ بُكْمَاءُ وَعُمْيَاءُ مَنْ اَشْرَفَ لَهَا اِسْتَشْرَفَتْ لَهٗ وَاِشْرَافُ اللِّسَانِ فِيْهَا كَوُقُوْعِ السَّيْفِ۔)) (رواه ابوداؤد)

(ابوداود حدیث رقم ٤۲٦٤ واحمد فی المسند ٥/ ٤٠٦)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عنقریب ایک بہرہ' گونگا' اندھا فتنہ پیدا ہوگا' جو شخص اس کی طرف جھانکے گا وہ اپنی طرف کھینچ لے گا' اور اس میں زبان ہلانا تلوار چلانے کے مانند ہوگی۔'' (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

۵۴۰۳- (۲۵) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا قُعُوْدًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْفِتَنَ فَاَكْثَرَ فِيْ ذِكْرِهَا حَتّٰى ذَكَرَ فِتْنَةَ الْاَحْلَاسِ فَقَالَ قَائِلٌ وَمَا فِتْنَةُ الْاَحْلَاسِ قَالَ ((هِيَ هَرَبٌ وَ حَرَبٌ ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّآءِ دَخَنُهَا مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ مِنِّيْ وَلَيْسَ مِنِّيْ اِنَّمَا اَوْلِيَائِيَ الْمُتَّقُوْنَ ثُمَّ يَصْطَلِحُ النَّاسُ عَلٰى رَجُلٍ كَوَرِكٍ عَلٰى ضِلَعٍ ثُمَّ فِتْنَةَ الدُّهَيْمَاءِ لَا تَدَعُ اَحَدًا مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً فَاِذَا قِيْلَ اِنْقَضَتْ تَمَادَّتْ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيْهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا حَتّٰى يَصِيْرُ النَّاسُ اِلٰى فُسْطَاطَيْنِ فُسْطَاطُ اِيْمَانٍ لَانِفَاقَ فِيْهِ وَفُسْطَاطُ نِفَاقٍ لَااِيْمَانَ فِيْهِ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَانْتَظِرُوا الدَّجَّالَ مِنْ يَوْمِهٖ اَوْمِنْ غَدِهٖ۔)) (رواه ابوداوٗد) (ابوداوٗد حديث رقم ۴۲۴۲ واحمد فی المسند ۲/ ۱۳۳)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فتنوں کا ذکر کثرت سے کیا' یہاں تک کہ آپ نے فتنۃ الاحلاس کا ذکر کیا' کسی صحابی نے کہا' فتنۃ الاحلاس کیا ہے' آپ نے فرمایا' اس فتنہ میں لڑائیوں کی وجہ سے لوگوں کا بھاگنا ہے' اور مال وعزت کو لوٹنا ہے' پھر آپ نے فتنہ سراء ❶ کا ذکر کیا' جس کا فساد ایک شخص کے قدموں کے نیچے سے پیدا ہوگا' جو میرے اہل بیت میں سے ہوگا' وہ سمجھے گا کہ مجھ سے تعلق رکھتا ہے' حالانکہ وہ مجھ سے ❷ نہیں ہوگا' اس لئے کہ میرے دوست پرہیزگار لوگ ہیں' پھر بیعت کریں گے لوگ ایک شخص کے ہاتھ پر' جیسا کہ کولہے ❸ پر پسلی ہوتی ہے پھر آپ نے ایک بہت بڑے پریشان کن فتنہ کا ذکر کیا' کہ وہ اس امت میں سے کسی کو نہیں چھوڑے گا مگر وہ ہر ایک کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا' پس جب کہا جائے گا کہ ختم ہو گیا تو وہ اور زیادہ بڑھ جائے گا' اس فتنہ میں صبح کو آدمی مومن ہوگا اور شام کو کافر ہو جائے گا (اسی طرح وہ ہمیشہ رہے گا) یہاں تک کہ ہو جائیں گے لوگ طرف دو خیموں کے ایک خیمہ ایمان کا کہ اس میں نفاق نہیں ہوگا اور دوسرا خیمہ نفاق کا کہ اس میں ایمان نہیں ہوگا پس جب ہو یہ تو اس وقت منتظر ہونا ظہور دجال کے اس دن یا اس کے اگلے دن۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سراء الخ سراء کا لغوی معنیٰ ''خوشحال'' ہے' اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے' کہ اس موقع پر لوگ مال و دولت کی فراوانی کی وجہ سے خوش حال ہو کر تمرد اور سرکشی میں مبتلا ہو کر' فساد برپا کریں گے۔

❷ تعلق الخ جس طرح میرے اہل بیت سے نسبی تعلق رکھے گا' اس طرح میری سنت کے مطابق عمل نہیں کرے گا۔

❸ کولہے الخ یعنی جس طرح کولہے کی ہڈی پسلی پر درست اور سیدھی نہیں ہوتی اسی طرح وہ بیعت پختہ اور صحیح نہیں ہوگی۔

۵۴۰۴- (۲۶) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدْ اِقْتَرَبَ اَفْلَحَ مَنْ كَفَّ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عرب کے لیے اس شر سے ہلاکت ہو جو قریب ہو گئی ہے ❶

يَدَهُ۔)) (رواه ابوداؤد) (البخاری حدیث رقم ۷۰۵۹ ومسلم حدیث رقم (۱-۲۸۸۰) وابوداود حدیث رقم ۴۲۴۹ والترمذی حدیث رقم ۲۱۸۷ وابن ماجة حدیث رقم ۳۹۵۳ واحمد فی المسند ۲/ ۴۴۱)

جس نے اپنے ہاتھ بند رکھے اس نے نجات پائی۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ظہور اس کا اور مراد اس سے واقعہ سیدنا عثمان، سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہم کا اور یزید کا مقابلہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ۔

۵۴۰۵- (۲۷) وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((اِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ اِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ اِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ وَلَمَنْ اُبْتُلِيَ فَصَبَرَ فَوَاهًا۔)) (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۴۲۶۳)

سیدنا مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے نیک بخت البتہ وہ شخص ہے جو دور کیا گیا فتنوں سے تحقیق نیک بخت البتہ وہ شخص ہے جو دور کیا گیا فتنوں سے تحقیق نیک بخت البتہ وہ شخص ہے جو دور کیا گیا فتنوں سے اور جو فتنہ میں مبتلا کیا گیا اور اس نے صبر کیا تو اس نے عمدہ کام کیا۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

۵۴۰۶- (۲۸) وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِيْ اُمَّتِيْ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِيْ بِالْمُشْرِكِيْنَ وَحَتّٰى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِي الْاَوْثَانَ وَاِنَّهُ سَيَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ كَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهُ نَبِيُّ اللّٰهِ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ۔)) (رواه ابو داؤدو و الترمذی) (ابوداود حدیث رقم ۴۲۵۲ والترمذی حدیث رقم ۲۲۰۲ وابن ماجه حدیث رقم ۳۹۵۲ واحمد فی المسند ۵/ ۲۷۸)

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ جس وقت میری امت میں تلوار رکھی جائے گی تو وہ قیامت تک نہیں اٹھائی جائے گی اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ میری امت کا ایک قبیلہ مشرکوں سے جا ملے گا اور یہاں تک کہ میری امت کے کچھ قبائل بتوں کی پوجا کریں گے اور عنقریب میری امت میں تیس جھوٹے ہوں گے وہ سب گمان کریں گے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر ثابت قدم اور غالب رہے گی جو شخص ان کی مخالفت ❶ کرے گا وہ ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آ جائے۔'' (ابوداؤد، ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث میں آپ کا کھلا معجزہ ہے آپ نے فرمایا کہ میری امت آپس میں لڑے گی اور پھر یہ لڑائی قیامت

تک موقوف نہ ہوگی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی اخیر خلافت میں مسلمانوں میں آپس میں پھوٹ پڑگئی اور آج تک یہ پھوٹ باقی ہے اور آپ نے فرمایا کہ میری امت کے بعض قبائل بت پرستی کرنے لگیں گے ایسا ہی ہوا کہ بہت سے مسلمان نام کے مسلمان ہیں اور شرک میں گرفتار ہیں' اولیاء کے مزار اور جھنڈی اور علم اور شدی اور چلہ پوجتے ہیں اور ان پر جانور ذبح کرتے ہیں اور ان کو سجدہ کرتے ہیں اور آپ نے فرمایا کہ قیامت کے نزدیک تیس دجال جھوٹے پیدا ہوں گے تو اس امت میں کئی شخص نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر چکے ہیں اور اب ہمارے زمانہ میں ایک شخص غلام احمد موضع قادیان میں سے نکلا اس نے معاذ اللہ عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کیا اور وہ کہتا ہے کہ میرے اوپر ہر زبان میں وحی آتی ہے یہ یقینی دجال ہے اور ان تیس دجالوں میں سے ایک ہے جو قیامت کے قریب ظاہر ہوں گے اور آپ نے فرمایا کہ ایک گروہ میری امت کا ہمیشہ حق پر قائم رہے گا وہ اہل حدیث ہیں ان کا طائفہ برابر قائم ہے یہاں تک کہ اخیر طائفہ ان کا امام مہدی کے ساتھ ہوگا یہ حدیث آپ کی نبوت کی کھلی دلیل ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اور کوئی ایسی صاف پیشین گوئی نہیں کرسکتا۔

٥٤٠٧- (٢٩) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((تَدُوْرُ رُحَى الْإِسْلَامِ لِخَمْسٍ وَّثَلٰثِيْنَ اَوْسِتٍّ وَّثَلٰثِيْنَ اَوْسَبْعٍ وَّثَلٰثِيْنَ فَإِنْ يُّهْلِكُوْا فَسَبِيْلُ مَنْ هَلَكَ وَاِنْ يَّقُمْ لَهُمْ دِيْنُهُمْ يَقُمْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ عَامًا)) قُلْتُ أَمِمَّا بَقِيَ اَوْمِمَّا مَضٰى قَالَ ((مِمَّا مَضٰى۔)) (رواه ابوداؤد) (ابوداود حديث رقم ٤٢٥٤ واحمد في المسند ١/ ٣٩٠)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دین اسلام کی چکی پینتیس یا چھتیس یا سینتیس برس تک پھرتی رہے گی ❶ پس اگر ہلاک ہوں تو یہ ان کی راہ ہے جو لوگ پہلے ہلاک ہوئے اور اگر ان کا دین ان کے لیے پورا قائم ہو تو ستر برس تک قائم رہے گا۔ میں نے کہا کیا ستر برس ان سالوں کے بعد ہوں گے جن کا ذکر ہوا یا ان کے ساتھ؟ آپ نے فرمایا جو دور گذر رہا ہے اس کے بعد سے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پھرتی رہے گی الخ علماء نے کہا ہے کہ اس سے مراد حرب وقتال ہے سید نے حاشیہ مشکوٰۃ میں کہا ہے مراد اس حدیث سے یہ ہے کہ تمام امر اسلام کا طریق استقامت پر اور بعد پر حدثات ظالمین سے اتنی مدت تک باقی رہے گا اس میں اشارہ کیا ہے طرف تین فتنوں کے قتل عثمان ۳۵ پینتیس میں ہجرت خیر الانام سے ہوا اور واقعہ جمل کا ۳۶ چھتیس میں اور واقعہ صفین کا ۳۷ سینتیس میں غرض سنہ ستر ہجری تک امر اسلام کو تمام قوت حاصل رہی مراد اس قوت سے سلوک ہے منہج نبوت پر یعنی لوگ اسی راہ پر قائم تھے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں تھے کسی طرح کا تغیر نفس شعائر اسلام میں نہیں آیا تھا اگر چہ مخالفت باہم سے فتنہ فساد دنیا کا ہوتا تھا اور اس فتنہ میں اکثر اصحاب رسالت فنا ہو گئے ان کے ہلاک ہونے سے بنیاد غربت اسلام میں ہو چلی انا للہ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٥٤٠٨- (٣٠) عَنْ اَبِيْ وَاقِدِ اللَّيْثِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ اِلٰى غَزْوَةِ حُنَيْنٍ مَرَّ بِشَجَرَةٍ لِّلْمُشْرِكِيْنَ كَانُوْا يُعَلِّقُوْنَ عَلَيْهَا اَسْلِحَتَهُمْ يُقَالُ لَهَا ذَاتُ اَنْوَاطٍ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ اَنْوَاطٍ كَمَا لَهُمْ ذَاتُ اَنْوَاطٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

سیدنا ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوۂ حنین کی طرف نکلے ❶ تو ایک درخت کے پاس سے گذرے جس پر مشرکین اپنے ہتھیار لٹکاتے تھے اس درخت کو ذات انواط کہا جاتا تھا تو مسلمانوں نے کہا ❷ اے اللہ کے رسول! ہمارے لیے بھی ایک درخت ذات انواط بنائیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰہِ ھٰذَا کَمَا قَالَ قَوْمُ مُوْسٰی ((اِجْعَلْ لَّنَا اِلٰھًا کَمَا لَھُمْ اٰلِھَۃٌ وَ الَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَتَرْکَبُنَّ سُنَنَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ۔)) (رواہ الترمذی) (البخاری حدیث رقم ۷۳۱۹ والترمذی حدیث رقم ۲۱۸۰ وابن ماجہ حدیث رقم ۳۹۹۴ واحمد فی المسند ۵/ ۳۴۰)

کہ جس پر ہم اپنے ہتھیار لٹکائیں جیسا کہ ان کے لیے ذات انواط ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سبحان اللہ! تمہارا یہ کہنا ایسا ہے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہا' اے موسیٰ! ٹھہراؤ ہمارے لیے ایک معبود کہ پوجیں ہم اس کو جیسے کہ کافروں کے لیے معبود ہیں' قسم ہے اس ذات کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے البتہ تم ان لوگوں کے راستوں پر چلو گے جو تم سے پہلے تھے۔'' ❸ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ غزوۂ حنین کی طرف یہ غزوہ فتح مکہ کے بعد واقع ہوا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بعض نو مسلم تھے جو اسلام کے احکامات سے واقف نہ تھے۔ ❷ یعنی وہ مسلمان جن کا مرتبۂ توحید کامل نہیں ہوا تھا۔ ❸ یعنی بنی اسرائیل وغیرہ اس حدیث میں شکایت ہے ان کے احوال کی کہ ایسی باتیں کرتے ہیں جو گمراہی اور حد سے اگلی امتوں سے ہوا۔

۵۴۰۹- (۳۱) وَعَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ وَقَعَتِ الْفِتْنَۃُ الْاُوْلٰی یَعْنِیْ مَقْتَلَ عُثْمَانَ فَلَمْ یَبْقَ مِنْ اَصْحَابِ بَدْرٍ اَحَدٌ ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَۃُ الثَّانِیَۃُ یَعْنِی الْحَرَّۃَ فَلَمْ یَبْقَ مِنْ اَصْحَابِ الْحُدَیْبِیَۃِ اَحَدٌ ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَۃُ الثَّالِثَۃُ فَلَمْ تَرْفَعْ وَبِالنَّاسِ طَبَاخٌ۔ (رواہ البخاری) (البخاری حدیث رقم ۴۰۲۴)

ابن مسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ پہلا فتنہ یعنی شہادت عثمان غنی ہوا تو بدر والے صحابہ میں سے کوئی باقی نہ رہا❶ پھر فتنہ حرہ کا واقع ہوا❷ تو حدیبیہ والوں میں سے کوئی باقی نہ رہا پھر تیسرا فتنہ واقعہ ہوا❸ تو وہ فتنہ لوگوں میں قوت وفربہی رہنے تک نہ اٹھا۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی بدر والے فتنہ عثمان سے تا فتنہ دیگر مر گئے نہ یہ کہ وہ لوگ ان فتنوں میں مارے گئے اہل بدر میں سے سب سے آخر میں جس کا انتقال ہوا وہ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہیں ان کا انتقال واقعہ حرہ سے چند سال پہلے ہوا تھا' اللہ تعالیٰ نے ان کو ببرکت غزوہ بدر دوبارہ فتنہ میں مبتلا نہیں کیا۔ ❷ اس سے مراد یزید بن معاویہ کا فتنہ ہے جس کا ذکر گزرا۔ ❸ فتنہ اس سے مراد خروج ابن حمزہ خارجی ہے' زمانہ مروان بن حکم میں اور مطلب سعید کا یہ ہے کہ اب صحابہ رضی اللہ عنہم باقی نہیں رہے۔

بَابُ الْمَلَاحِمِ

جنگ وقتال کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۵۴۱۰- (۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَقْتَتِلَ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ لڑیں گے وہ دو

فِئَتَانِ عَظِيْمَتَانِ تَكُوْنُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيْمَةٌ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ وَحَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبٌ مِّنْ ثَلٰثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَحَتّٰى يُقْبَضَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ الزَّلَازِلُ وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَيَظْهَرَ الْفِتَنُ وَيَكْثُرَ الْهَرَجُ وَهُوَ الْقَتْلُ وَحَتّٰى يَكْثُرَ فِيكُمُ الْمَالُ فَيَفِيْضَ حَتّٰى يُهِمَّ رَبُّ الْمَالِ مَنْ يَّقْبَلُ صَدَقَتَهٗ وَحَتّٰى يَعْرِضَهٗ فَيَقُوْلُ الَّذِيْ يَعْرِضُهٗ عَلَيْهِ لَا اِرَبَ لِيْ بِهٖ وَحَتّٰى يَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِي الْبُنْيَانِ وَحَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ يَالَيْتَنِيْ مَكَانَهٗ وَحَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَاِذَا طَلَعَتْ وَرَاٰهَا النَّاسُ اٰمَنُوْا اَجْمَعُوْنَ فَذٰلِكَ حِيْنَ ﴿لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا﴾ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَبَايَعَانِهٖ وَلَا يَطْوِيَانِهٖ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهٖ فَلَا يَطْعَمُهٗ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يَلِيْطُ حَوْضَهٗ فَلَا يَسْقِيْ فِيْهِ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ اُكْلَتَهٗ اِلٰى فِيْهِ فَلَا يَطْعَمُهَا.)) (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۷۱۲۱ ومسلم حدیث رقم (۲۴۸۔ ۱۵۷) واحمد فی المسند ۲/ ۳۱۳)

گروہ بڑے ان کے درمیان قتال عظیم ہو گا ایک ان کا دعویٰ ❶ ہو گا اور یہاں تک کہ تیس کے لگ بھگ جھوٹے دجال پیدا ہوں گے ہر ایک ❷ ان میں سے دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے اور یہاں تک کہ اٹھایا جائے گا علم اور بہت ہوں گے زلزلے ❸ اور قریب ہو گا زمانہ اور پیدا ہوں گے فتنے ❹ اور ہرج بہت ہو گا' وہ قتل ہے اور یہاں تک کہ ❺ تم میں مال بہت زیادہ ہو جائے گا یہاں تک کہ صاحب مال پریشان ہو گا کہ اس کا صدقہ کون قبول کرے اور یہاں تک کہ وہ شخص کسی کو مال کا صدقہ دینا چاہے گا تو آگے سے وہ کہے گا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں اور یہاں تک کہ لوگ بلند و بالا عمارتوں کے بنانے میں فخر کریں گے اور یہاں تک کہ کوئی کسی آدمی کی قبر پر گذرے گا اور کہے گا اے کاش! کہ اس کی جگہ میں ہوتا ❻ اور یہاں تک کہ نکلے گا آفتاب مغرب کی طرف سے پس جب آفتاب مغرب سے نکلے گا اور دیکھیں گے اس کو آدمی ایمان لائیں گے سب پس یہ وقت ہے کہ نہیں ❼ نفع دے گا کسی نفس کو ایمان لانا اس کا کہ جو اس دن سے پہلے ایمان نہیں لایا یا اپنے ایمان میں اس نے کوئی نیکی نہ کی اور اس قدر جلد قیامت قائم ہو گی ❽ کہ دو آدمیوں نے کپڑا اپنے درمیان کھولا ہو گا اور وہ خرید و فروخت نہیں کر سکیں گے کہ قیامت قائم ہو جائے گی ایک شخص اپنے حوض کی لپائی میں مشغول ہو گا کہ قیامت آ جائے گی' ایک شخص اپنے منہ کی طرف لقمہ اٹھا رہا ہو گا' اس کو کھا نہ سکے گا کہ قیامت آ جائے گی۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ اس سے سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی لڑائی مراد ہے' دونوں کا دین اسلام تھا اور ایک ہی کلمہ۔
❷ ہر ایک ان میں سے دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے' زمانہ حال میں غلام احمد قادیان میں سے دجال نکلا ہے جو نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔
❸ اور قریب ہو گا زمانہ یعنی جلدی گذرے گا بوجہ عیش و عشرت کے یا برکت نہ ہونے کی وجہ سے یا یہ مراد ہے کہ عمریں چھوٹی ہوں گی۔
❹ اور لڑائیاں مسلمانوں میں۔ ❺ اور یہاں تک کہ بہت ہوں گے درمیان تمہارے مال امام مہدی کے وقت میں سب لوگ مالدار ہو جائیں

گے کوئی محتاج نہ ملے گا جو صدقہ لے گویا فرمایا کہ اس وقت کو غنیمت جانو اور محتاجوں کو دو۔ ❻ ہوتا میں الخ قیامت کے قریب سے فساد پھیلیں گے کہ لوگ موت کی تمنا کریں گے۔ ❼ نہیں نفع دے گا الخ یعنی بغیر دیکھے گا ایمان معتبر ہے اور جب عذاب کا سامنا ہوا تو ایمان لانا کیا فائدہ اسی لیے اگر کافر مرتے وقت ایمان لائے تو اس کا ایمان معتبر نہیں کیونکہ اس وقت عذاب آخرت سامنے آ جاتا ہے۔
❽ پس نہ لپیٹے گا الخ اس حدیث میں امت کو قیامت سے آگاہ کر دیا کہ اس سے غافل نہ رہیں اس لیے کہ قیامت کی کوئی تاریخ مقرر نہیں لوگ اپنے دنیا کے کاموں میں مشغول ہوں گے کہ اچانک قیامت آ جائے گی۔

٥٤١١- (٢) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَحَتّٰى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْاَعْيُنِ حُمْرُ الْوُجُوْهِ ذُلْفَ الْاُنُوْفِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ٢٩٢٨ ومسلم حديث رقم (١١- ٢٩١٢) وابوداود حديث رقم ٤٣٠٤ والترمذی حديث رقم ٢٢١٥ والنسائی حديث رقم ٣١٧٧ وابن ماجه حديث رقم ٤٠٩٦ واحمد فی المسند ٢/ ٢٣٩)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ لڑو گے تم ایک قوم سے ❶ جن کی جوتیاں بال کی ہوں گی اور یہاں تک کہ تم ترکوں سے لڑو گے جن کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی' ان کے چہرے سرخ ہوں گے' ان کے ناک بیٹھے ہوئے ہوں گے ان کے چہرے تہہ بتہہ ڈھالوں ❷ کے معلوم ہوں گے۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ خوزستان اور کرمان دو شہر ہیں ان سے وہاں کے رہنے والے مراد ہیں اور اگلی حدیث میں اس کا صاف بیان ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان سے لڑے اور فتحیاب ہوئے۔ ❷ ڈھالیں' چمڑوں کی تہہ بہ تہہ ''مجان'' ساتھ زبر میم اور تشدید نون کے جمع مجن کے ہے کہ میم کی زیر سے ہے بمعنی سپر کے اور مشابہت دی چہروں کے ساتھ سپر کے بسبب پھیلے ہوئے ہونے ان کے اور ان کے گول ہونے کے ساتھ چمڑے تہہ بہ تہہ کے بہ سبب موٹے ہونے اور کثرت گوشت کے۔

٥٤١٢- (٣) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا خُوْزًا وَكِرْمَانَ مِنَ الْاَعَاجِمِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ فُطْسَ الْاُنُوْفِ صِغَارَ الْاَعْيُنِ وُجُوْهُهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ۔)) (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) (البخاری حديث رقم ٣٥٩٠ وابن ماجه حديث رقم ٤٠٩٨ واحمد فی المسند ٢/ ٣١٩)

انہی (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم خوز اور کرمان سے جو کہ عجمیوں میں سے ہیں جنگ کرو گے' جن کے چہرے سرخ' ناک چپٹے آنکھیں چھوٹی چھوٹی ہیں' ان کے چہرے تہہ بتہہ ڈھالوں کی طرح معلوم ہوتے ہیں اور ان کے جوتے بالوں کے ہیں۔ (بخاری)

٥٤١٣- (٤) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ عِرَاضَ الْوُجُوْهِ۔ (البخاری حديث رقم ٢٩٢٧)

اور بخاری کی ایک روایت میں عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ سے سرخ چہرہ کے بجائے چوڑے چپٹے چہرے والے ہیں۔

٥٤١٤- (٥) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْيَهُوْدَ فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ حَتّٰى يَخْتَبِیَ الْيَهُوْدِیُّ مِنْ وَّرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ فَيَقُوْلُ الْحَجَرُ وَالشَّجَرُ يَامُسْلِمُ يَا عَبْدَاللّٰهِ هٰذَا يَهُوْدِیٌّ خَلْفِیْ فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ اِلَّا الْغَرْقَدَ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرِ الْيَهُوْدِ۔)) (رواه مسلم) (البخاری حدیث رقم ٢٩٢٦ ومسلم حدیث رقم (٢٨۔ ٢٩٢٢) واحمد ٢/ ٤١٧)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ قیامت قائم نہیں ہو گی یہاں تک کہ مسلمان یہودیوں سے لڑیں گے پس یہودیوں کو مسلمان ماریں گے ❶ یہاں تک کہ یہودی پتھر اور درخت کے پیچھے چھپے گا تو پتھر اور درخت کہے گا اے مسلمان' اے اللہ کے بندے! یہ ہے یہودی میرے پیچھے پس آ اور قتل کر اس کو' مگر درخت غرقد (نہیں) اس لیے کہ وہ یہودیوں کا درخت ہے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ قیامت کے قریب دجال نکلے گا اس کے لشکر میں اکثر یہودی ہوں گے جب عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے دجال مارا جائے گا تو مسلمان اس وقت یہودیوں کو چن چن کے قتل کریں گے اور غرقد ایک کانٹے دار درخت ہے جو بیت المقدس کی طرف بہت ہوتا ہے اور اس درخت کو یہود کے ساتھ ایک نسبت ہے جس کو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

٥٤١٥- (٦) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ يَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ۔)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٣٤١٧ ومسلم حدیث رقم (٦۔ ٢٩١٠) واحمد فی المسند ٢/ ٤١٧)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہو گی یہاں تک کہ قحطان سے ایک ❶ آدمی (نکلے) ظاہر ہو گا جو اپنی لاٹھی سے لوگوں کو ہانکے گا۔'' (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ قحطان میں سے' قحطان ایک شخص تھا یمن کا اصل عرب اس کی اولاد ہیں سو فرمایا کہ اس قوم سے ایک بادشاہ بڑا حکم والا ہو گا لوگ اس کے ایسے قابو میں ہوں گے جیسے بکریاں چرواہے کے قابو میں کہ جدھر چاہے ادھر ہانک لے جائے' شاید کہ اس بادشاہ کا نام جہجاہ ہو جیسے اگلی حدیث میں آتا ہے۔

٥٤١٦- (٧) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَاتَذْهَبُ الْاَيَّامُ وَاللَّيَالِیْ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُّقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ)) وَفِیْ رِوَايَةٍ ((حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَوَالِیْ يُقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ۔)) (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (٦١۔ ٢٩١١) والترمذی حدیث رقم ٢٢٢٨ واحمد فی المسند ٢/ ٣٢٩)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ نہیں تمام ہوں گے دن اور رات یہاں تک کہ ایک شخص جس کو جہجاہ کہا جائے گا اور ایک روایت میں ہے یہاں تک کہ موالی میں سے ❶ ایک بادشاہ ہو گا جس کو جہجا کہا جائے گا۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ موالی میں سے یعنی غلاموں میں سے۔

٥٤١٧- (٨) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ كَنْزَ آلِ كِسْرٰى الَّذِىْ فِى الْاَبْيَضِ۔)) (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (۷۸۔ ۲۹۱۹) واحمد فى المسند ۵/ ۱۰۰)

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے آل کسریٰ کا خزانہ مسلمانوں کی ایک جماعت کھولے گی جو کہ اس کے سفید محل میں ہے۔ (مسلم)

۵۴۱۸- (۹) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا يَكُوْنُ كِسْرٰى بَعْدَهٗ وَقَيْصَرُ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُوْنُ قَيْصَرُ بَعْدَهٗ وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَسَمَّى الْحَرْبَ خُدْعَةٌ۔)) (متفق عليه) (البخارى حديث رقم ۳۰۲۸ ومسلم حديث رقم ۷۶۔ ۲۹۱۸ و الترمذى حديث رقم ۲۲۱۶ واحمد فى المسند ۲/۳۱۳)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہلاک ہوا کسریٰ ❶ اور اس کے بعد کسریٰ نہ ہوگا اور قیصر البتہ ہلاک ہوگا اور اس کے بعد قیصر نہیں ہوگا اور البتہ ان دونوں بادشاہوں کے خزانے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں تقسیم کیے جائیں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑائی کا نام فریب رکھا۔'' (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی روم اور ایران کے بادشاہوں کے خاندانوں میں سلطنت نہ رہے گی اسلام کا عمل وہاں ہوگا یہ حدیث معجزہ ہے جیسا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ویسا ہی ہوا چنانچہ ایران سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں فتح ہوا پینتیس ہزار کا لشکر اسلام تھا ہر سپاہی کو بارہ ہزار درہم ملے تو اس حساب سے سب خزانہ ایران کا بیالیس کروڑ ہوا اور اسی طرح روم بھی مسلمانوں کے ہاتھ سے فتح ہوا اور وہاں کا خزانہ بھی لشکر اسلام میں تقسیم ہوا اور یہ جو فرمایا لڑائی فریب کا نام ہے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ لڑائی صرف شمشیر زنی پر موقوف نہیں بلکہ جنگ میں فریب اور تدبیر بھی ضرور چاہیے۔

۵۴۱۹- (۱۰) وَعَنْ نَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((تَغْزُوْنَ جَزِيْرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ۔)) (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (۳۸۔ ۲۹۰۰) وابن ماجه حديث رقم ۴۰۹۱ واحمد فى المسند ۴/ ۳۳۸)

سیدنا نافع بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم جزیرہ عرب سے جنگ کرو گے اس کو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے فتح کر دے گا پھر فارس سے جنگ کرو گے اللہ تعالیٰ اس کو تمہارے لیے فتح کر دے گا پھر تم روم سے جنگ کرو گے اس کو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے فتح کر دے گا پھر تم دجال سے ❶ جنگ کرو گے تو اس پر اللہ تعالیٰ تم کو فتح دے گا۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ پس فتح دے گا اس پر اللہ تعالیٰ جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ویسا ہی ہوا' اول عرب فتح ہوا' اس کے بعد ایران اس کے بعد روم اور دجال پر فتح امام مہدی کے وقت میں ہوگی' یہ عمدہ معجزہ ہے کہ آئندہ کی خبر مطابق پڑی۔

۵۴۲۰- (۱۱) وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَتَيْتُ

سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ مِّنْ اَدَمٍ فَقَالَ ((اُعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَوْتِيْ ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ مُوْتَانٌ يَأْخُذُ فِيْكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتّٰى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا ثُمَّ فِتْنَةٌ لَّا يَبْقٰى بَيْتٌ مِّنَ الْعَرَبِ اِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُوْنُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْاَصْفَرِ فَيَغْدِرُوْنَ فَيَاْتُوْنَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِيْنَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا)) (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ۳۱۷۶ ومسلم حدیث رقم (۲۴۹۔ ۵۰۳) وابن ماجه حدیث رقم ۴۰۴۲ واحمد فی المسند ۶/ ۲۴)

کے پاس غزوۂ تبوک میں آیا آپ اس وقت چمڑہ کے خیمہ میں تھے آپ نے فرمایا تو چھ چیزوں کو قیامت کے آنے سے پہلے شمار کر پہلے میرا مرنا' پھر بیت المقدس فتح ہونا ❶ پھر تمہارے اندر ایک عام بیماری پھیلے گی جیسے بکریوں میں بیماری پھیلتی ہے پھر مال کا بہت زیادہ ہونا یہاں تک کہ دیے جائیں گے مرد کو سو دینار تو وہ ناراض ہوگا پھر پیدا ہونا فتنہ کا کہ نہیں رہے گا کوئی گھر عرب سے مگر اس گھر میں فتنہ داخل ہوگا پھر تمہارے اور روم کے درمیان صلح ہوگی لیکن وہ عہد شکنی کریں گے اور وہ اسی جھنڈوں کا لشکر لے کر تم پر چڑھائی کریں گے' ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار آدمی ہوں گے۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ دوسرے فتح ہونا بیت المقدس کا الخ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں بیت المقدس فتح ہوا اور وبا شام میں پڑی کہ ستر ہزار آدمی تین دن میں مر گئے' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں اس کو طاعون عمواس کہتے ہیں اور مال کی کثرت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوئی اور زیادہ تر امام مہدی کے وقت میں ہوگی اور عرب میں فساد سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت سے شروع ہوا اور رومیوں سے یعنی نصاریٰ سے صلح اور جنگ قیامت کے قریب ہوگی یہ حدیث بھی معجزہ ہے جیسا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا اور ویسا ہی ہوگا۔

۵۴۲۱- (۱۲) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْاَعْمَاقِ اَوْ بِدَابِقَ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِّنَ الْمَدِيْنَةِ مِنْ خِيَارِ اَهْلِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ فَاِذَا تَصَافُّوْا قَالَتِ الرُّوْمُ خَلُّوْا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِيْنَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ فَيَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ لَا وَاللّٰهِ لَا نُخَلِّيْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ اِخْوَانِنَا فَيُقَاتِلُوْنَهُمْ فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَبَدًا وَيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ اَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ وَيَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لَا يُفْتَنُوْنَ اَبَدًا فَيَفْتَتِحُوْنَ قُسْطُنْطِيْنِيَّةَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوْا سُيُوْفَهُمْ بِالزَّيْتُوْنِ اِذْ صَاحَ فِيْهِمُ الشَّيْطَانُ اِنَّ الْمَسِيْحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِيْ اَهْلِيْكُمْ فَيَخْرُجُوْنَ وَذٰلِكَ بَاطِلٌ فَاِذَا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک کہ رومی ❶ دابق یا اعماق میں نہیں اتریں گے تو اس وقت مدینہ کی طرف سے ایک لشکر ❷ زمین کے بہترین لوگوں کا ان کی طرف مقابلہ کے لیے نکلے گا اور جس وقت وہ صف باندھ لیں گے تو رومی کہیں گے کہ تم ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان سے ہٹ جاؤ جنہوں نے ہم سے قیدی بنائے ہیں ہم ان سے جنگ کریں گے' مسلمان کہیں گے اللہ کی قسم ہم تمہارے اور مسلمانوں کے درمیان سے نہیں ہٹیں گے تو مسلمان رومیوں سے لڑیں گے ایک تہائی مسلمانوں کی شکست کھا کر بھاگ جائے گی اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول نہیں فرمائے گا اور ایک تہائی شہید کر دیئے جائیں گے اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ بہترین

جَاءُوا الشَّامَ خَرَجَ فَبَيْنَاهُمْ يُعِدُّوْنَ لِلْقِتَالِ يُسَوُّوْنَ الصُّفُوْفَ إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَيَنْزِلُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ فَأَمَّهُمْ فَإِذَا رَاٰهُ عَدُوُّ اللّٰهِ ذَابَ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ فَلَوْ تَرَكَهُ لَا نْذَابَ حَتّٰى يَهْلِكَ وَلٰكِنْ يَقْتُلُهُ اللّٰهُ بِيَدِهٖ فَيُرِيْهِمْ دَمَهٗ فِيْ حَرْبَتِهٖ.))

(رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (٣٤-٢٨٩٧)

شہداء ہوں گے اچانک ان میں شیطان آواز دے گا کہ مسیح دجال تمہارے بعد تمہارے گھروں میں آ چکا ہے تو وہ لوگ نکلیں گے اور یہ خبر جھوٹی ہو گی پھر جب مسلمان شام میں آئیں گے تو اس وقت دجال نکلے گا' اس وقت یہ تیاری کرتے ہوں گے لڑائی کی' صفیں برابر کریں گے کہ اچانک قائم کی جائے گی نماز پس اتریں گے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اور وہ مسلمانوں کی امامت کرائیں گے تو جب اللہ تعالیٰ کا دشمن ❹ آپ کو دیکھے گا تو وہ اس طرح پگھلنے لگے گا جس طرح کہ نمک پانی میں حل ہو جاتا ہے اگر اس کو چھوڑ دیں تو وہ بالکل ہی ختم ہو جائے مر جائے لیکن اللہ تعالیٰ اس کو ان کے ہاتھ سے قتل کرائے گا اور وہ (عیسیٰ علیہ السلام) اپنے نیزہ میں اس کا خون (لوگوں کو) دکھائیں گے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اعماق میں یا دابق میں' یہ شام کے ملک میں حلب کے پاس دو مقامات ہیں۔ ❷ ایک لشکر مدینہ سے مراد امام مہدی کا لشکر ہے۔ ❸ نہیں خالی کریں گے الخ یعنی تم اس فریب سے مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنا چاہتے ہو' سو یہ ممکن نہیں' نصاریٰ کی ہمیشہ یہی چال رہی کہ مسلمانوں میں پھوٹ ڈال کر اپنا مطلب نکال لیتے ہیں پھر جس شخص کے پہلے طرف دار بنتے ہیں جب وہ اکیلا رہ جاتا ہے اور اس کی قوت ٹوٹ جاتی ہے تو اس کو بھی دبا کر اپنا مطیع بنا لیتے ہیں قسطنطنیہ یعنی استنبول کو قسطنطنیہ بہت مدت سے مسلمانوں کے لیے عمل میں ہے چنانچہ اب روم کا بادشاہ سلطان عبدالمجید خان وہاں ہی رہتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے قریب نصاریٰ کا اس میں عمل ہو جائے گا پھر امام مہدی کے وقت میں فتح ہو گا۔ ❹ اللہ کا دشمن یعنی دجال۔

٥٤٢٢- (١٣) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُوْمُ حَتّٰى لَا يُقْسَمَ مِيْرَاثٌ وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيْمَةٍ ثُمَّ قَالَ عَدُوٌّ يَجْمَعُوْنَ لِأَهْلِ الشَّامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ أَهْلَ الْإِسْلَامِ يَعْنِي الرُّوْمَ فَيَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى تَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا قیامت قائم نہیں ہو گی ❶ یہاں تک کہ میراث ❷ تقسیم نہ کی جائے اور نہیں خوش ہو گا کوئی بسبب غنیمت کے' پھر کہا کہ اہل شام کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے دشمن اکٹھے ہوں گے اور ان دشمنوں کے لیے مسلمان بھی اپنے لشکر میں سے ایک فوج کا لشکر منتخب کریں گے' جو مرنا قبول کرے گا اور وہ فوج کا لشکر فتح یاب ہو گا ❸ ان میں جنگ ہو گی یہاں تک کہ ان کے درمیان رات حائل ہو جائے گی اور دونوں فوجیں اپنے اپنے ڈیروں پر فتح و شکست کے بغیر واپس آئیں گے اور جو لشکر

وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يُمْسُوْا فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الرَّابِعِ نَهَدَ إِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَيَجْعَلُ اللّٰهُ الدَّبَرَةَ عَلَيْهِمْ فَيَقْتَتِلُوْنَ مَقْتَلَةً لَمْ يُرَ مِثْلُهَا حَتّٰى إِنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِمْ فَلَا يُخَلِّفُهُمْ حَتّٰى يَخِرَّ مَيِّتًا فَيَتَعَادُّ بَنُو الْأَبِ كَانُوْا مِائَةً فَلَا يَجِدُوْنَهُ بَقِيَ مِنْهُمْ إِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ فَبِأَيِّ غَنِيْمَةٍ يُفْرَحُ أَوْ أَيُّ مِيْرَاثٍ يُقْسَمُ فَبَيْنَاهُمْ كَذٰلِكَ إِذْ سَمِعُوْا بِبَأْسٍ هُوَ أَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ فَجَاءَهُمُ الصَّرِيْخُ إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِيْ ذَرَارِيْهِمْ فَيَرْفُضُوْنَ مَا فِيْ أَيْدِيْهِمْ وَيُقْبِلُوْنَ فَيَبْعَثُوْنَ عَشَرَ فَوَارِسَ طَلِيْعَةً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنِّيْ لَأَعْرِفُ أَسْمَاءَهُمْ وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمْ وَأَلْوَانَ خُيُوْلِهِمْ هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ أَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ)) (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم ۳۷-۲۸۹۹)

لڑنے کے لیے آگے نکلا تھا وہ مارا جائے گا' پھر مسلمان اپنے لشکر میں سے موت کے لیے ایک فوج منتخب کریں گے کہ جو غالب ہو کر لوٹے' پس وہ لڑیں گے یہاں تک کہ شام کریں گے پھر مسلمان اور کافر ہر ایک غیر غالب واپس لوٹے گا اور فنا ہو جائے گی وہ فوج جو لڑنے کے لیے آگے نکلی تھی اور جب چوتھا دن ہو گا تو باقی اہل اسلام کفار سے جنگ کے لیے نکلیں گے' اللہ تعالیٰ کفار کو شکست دیدے گا وہ اس طرح لڑیں گے کہ اس سے پہلے ایسی لڑائی نہیں دیکھی گئی ایک پرندہ ان کے اطراف سے اڑ کر گذرنا چاہے گا کہ ان کو پیچھے چھوڑنے سے پہلے مر ❹ کر گر پڑے گا ایک باپ کے بیٹوں کو شمار کیا جائے گا جو سو تھے ❺ کہ ان میں سے ایک ہی باقی بچا ہو گا، تو کس مال غنیمت سے خوش ہوا جائے اور کونسی میراث تقسیم، وہ اس حالت میں ہوں گے کہ اس سے بھی بڑی جنگ کے متعلق سنیں گے مسلمانوں کو ایک آواز سنائی دے گی کہ ان کے گھروں میں ہو گی اور وہ دجال کی طرف متوجہ ہوں گے، دجال کے حالات معلوم کرنے کے لیے دس آدمی سوار روانہ کریں گے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ البتہ میں ان کے نام' ان کے باپ دادوں کے نام اور ان کے گھوڑوں کے رنگ بھی جانتا ہوں وہ بہترین سواروں کے یا فرمایا کہ اس دن زمین کی پشت پر وہ بہترین سواروں میں سے ہوں گے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ایک بار کوفہ میں سرخ آندھی آئی کسی نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ قیامت آ گئی تو اس وقت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث سنائی۔ ❷ کیوں کہ جب کوئی وارث ہی نہ رہے گا تو ترکہ کون تقسیم کرے گا اور جب کوئی لڑائی سے ہی زندہ نہ بچے گا تو غنیمت کی کیا خوشی ہو گی۔ ❸ نہ پھری فوج مگر غالب اور فتح یاب یہ جملہ صفت کاشفہ مبینہ موضحہ ہے شرطۃ کی اور معنی یہ ہیں کہ مسلمان اس لشکر کو اس شرط پر بھیجیں گے کہ وہ بھاگیں نہیں بلکہ ثابت قدم رہیں یہاں تک کہ وہ مارے جائیں یا غالب آئیں شرطۃ ساتھ پیش شین اور زبر اور جزم کے اول لشکر کہ حاضر ہو جنگ کے لیے اور مستعد ہو مرنے کے لیے۔ ❹ گر پڑے گا زمین پر مردہ ان کی بدبو سے یا بسبب لمبی مسافت کے اس طرف سے اس طرف تک۔ ❺ پس نہ پائیں گے الخ یعنی ایک جدی لوگ جو گنتی میں سو ہوں گے ان میں سے ایک بچے گا' نی صدی ننانوے آدمی مارے جائیں گے اور یہ جو فرمایا کہ ایسی لڑائی ہو گی کہ ویسی کسی نے نہیں دیکھی اس میں اشارہ ہے کہ وہ لڑائی نئی قسم کی ہو گی یہ توپ اور بندوق کی لڑائی ہے گولوں اور گولیوں کی بوچھاڑ۔ (واللہ اعلم)

٥٤٢٣- (١٤) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((هَلْ سَمِعْتُمْ بِمَدِينَةٍ جَانِبٌ مِّنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِّنْهَا فِي الْبَحْرِ)) قَالُوْا نَعَمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَغْزُوَهَا سَبْعُوْنَ أَلْفًا مِّنْ بَنِيْ إِسْحٰقَ فَإِذَا جَآءُوْهَا نَزَلُوْا فَلَمْ يُقَاتِلُوْا بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوْا بِسَهْمٍ قَالُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ أَحَدُ جَانِبَيْهَا)) قَالَ ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ الرَّاوِيْ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ ((الَّذِيْ فِي الْبَحْرِ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ الثَّانِيَةَ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْأٰخَرُ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ الثَّالِثَةَ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ فَيُفَرَّجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُوْنَهَا فَيَغْنِمُوْنَ فَبَيْنَاهُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْمَغَانِمَ إِذْ جَآءَهُمُ الصَّرِيْخُ فَقَالَ إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَيَتْرُكُوْنَ كُلَّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُوْنَ.)) (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم ٧٨- ٢٩٢٠)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم نے اس شہر کے بارہ میں سنا ہے کہ جس کی ایک سائیڈ جنگل میں ہے اور ایک سائیڈ دریا کی طرف ہے' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا ہاں اے اللہ کے رسول! ہم نے سنا ❶ ہے' آپ نے فرمایا کہ قیامت برپا نہیں ہوگی یہاں تک کہ اس شہر والوں سے ستر ہزار آدمی اولاد اسحٰق علیہ السلام میں سے جنگ کریں گے تو جب اولاد اسحٰق اس جگہ پر آئیں گے تو وہ ان کے ساتھ ہتھیاروں اور تیروں سے جنگ نہیں کریں گے بلکہ وہ کہیں گے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر تو اس کا ایک کنارہ گر پڑے گا ثور بن یزید راوی نے کہا میرا گمان ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ جانب دریا میں ہے' پھر مسلمان دوسری بار کہیں گے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو اس کی دوسری سائیڈ گر پڑے گی' مسلمان تیسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو ان کے لیے راستہ نکل آئے گا وہ اس میں داخل ہوں گے اور مال غنیمت لوٹیں گے وہ ابھی مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے کہ ایک آواز آئے گی کہ تحقیق دجال نکل چکا ہے' تو وہ ہر چیز چھوڑ کر واپس لوٹ آئیں گے۔ ❷ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی قسطنطنیہ ہے اس حدیث میں قسطنطنیہ کی فتح کی خبر ہے جو قیامت کے قریب امام مہدی کے وقت میں ہوگی اور اس حدیث اور آئندہ حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت کے قریب نصاریٰ پھر شہر قسطنطنیہ کو لے لیں گے ابھی تک یہ بات نہیں ہوئی مگر اس کے آثار بہت قریب معلوم ہوتے ہیں اور سلطان روم کی سلطنت بہت کمزور ہوگئی ہے اور گذشتہ پچاس سال سے تو اس قدر جلد مسلمانوں کا تنزل ہو رہا ہے کہ اگر ایسا ہی رہا تو بہت جلد یہ پیشین گوئی ان شاء اللہ تعالیٰ ظاہر ہوگی جزیرہ عرب کے کئی بندر مثل عدن اور سواکہن وغیرہ نصاریٰ نے اپنے قبضہ میں کر لیے ہیں اور ولایت مصر کو سلطان روم کے اختیار سے نکال کر وہاں اپنا اقتدار جما رہے ہیں' اب اس وقت میں جبکہ میں ان احادیث کا حاشیہ لکھ رہا ہوں آرمینیہ کا ہنگامہ چھڑا ہوا ہے دیکھئے کیا ظہور میں آتا ہے اَللّٰهُمَّ انْصُرِ الْإِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَدَمِّرْ عَلٰى أَعْدَاءِ الدِّيْنِ اَللّٰهُمَّ شَتِّتْ شَمْلَهُمْ وَمَزِّقْ جَمْعَهُمْ وَدَمِّرْ دِيَارَهُمْ وَخَرِّبْ بُنْيَانَهُمْ آمین۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ہتھیاروں کے بغیر صرف کلمہ کی برکت سے فتح ہوگی اور دوسری احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ہتھیار بھی استعمال ہوں گے لیکن آخرکار فتح کلمہ کی برکت سے ہوگی۔ ❷ اس روایت میں بنی اسحاق کا لفظ ہے حالانکہ عرب بنی اسرائیل ہیں اور معروف بھی یہی ہے کہ بنی اسمٰعیل میں سے یہ لوگ ہوں گے اور بعض نے کہا یہ شام کا لشکر اسحاق کی اولاد میں سے ہیں۔ (لمعات)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

٥٤٢٤- (١٥) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((عُمْرَانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ يَثْرِبَ وَ خَرَابُ يَثْرِبَ خُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ وَخُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ قُسْطُنْطِيْنِيَّةَ وَفَتْحُ قُسْطُنْطِيْنِيَّةَ خُرُوْجُ الدَّجَّالِ۔)) (رواه ابوداوٗد) (ابوداود حديث رقم ٣٢٩٤ وابن ماجه حديث رقم ٤٠٩٢ واحمد في المسند ٥/ ٢٣٢)

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بیت المقدس کی آبادی مدینہ کے ویران ہونے کا سبب ہے اور مدینہ کا ویران ہونا جنگ عظیم کا سبب ہے اور جنگ عظیم قسطنطنیہ کی فتح کا سبب ہے اور قسطنطنیہ کی فتح دجال کا ظاہر ہونا ہے۔" (ابوداود)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

٥٤٢٥- (١٦) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَلْمَلْحَمَةُ الْعُظْمٰى وَفَتْحُ قُسْطُنْطِيْنِيَّةَ وَخُرُوْجُ الدَّجَّالِ فِیْ سَبْعَةِ اَشْهُرٍ۔)) (رواه الترمذی و ابوداوٗد) (ابوداود حديث رقم ٤٢٩٥ والترمذی حديث رقم ٢٢٣٨ وابن ماجه حديث رقم ٤٠٩٢ واحمد فی المسند ٥/ ٢٣٤)

انہی (سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بڑی جنگ اور قسطنطنیہ کا فتح ہونا اور دجال کا نکلنا سات ماہ میں ہوگا۔" (ترمذی، ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

٥٤٢٦- (١٧) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((بَيْنَ الْمَلْحَمَةِ وَفَتْحُ الْمَدِيْنَةِ سِتُّ سِنِيْنَ وَيَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِی السَّابِعَةِ۔)) (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ هٰذَا اَصَحُّ۔) (ابوداود حديث رقم ٤٢٩٦ وابن ماجة حديث رقم ٤٠٩٣ واحمد في المسند ٤/ ١٨٩)

سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جنگ عظیم اور قسطنطیہ کے فتح کے درمیان چھ سال کا فاصلہ ہے اور ساتویں برس میں دجال نکلے گا۔ (ابوداؤد) اور کہا یہ حدیث صحیح تر ہے۔ ❶

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور کہا یہ حدیث صحیح تر ہے اور پہلی حدیث کا اسناد ضعیف ہے اور اس روایت کا اسناد بھی قوی نہیں ہے اس میں بقیہ ہے بعض نے کہا احتمال ہے کہ بڑی لڑائی چھ برس تک رہے اور اگلی روایت میں جو میعاد بیان کی ہے وہ اس کے ختم ہونے سے ہو اور دوسری روایت میں اس کے ابتداء سے میعاد مراد ہو اور انجاع میں ہے کہ دوسری روایت پہلی روایت سے زیادہ صحیح ہے اور اس کو ترمذی، احمد اور حاکم نے روایت کیا اور راجح یہی ہے کہ یہ تینوں واقعات سات برس میں ہوں گے۔

٥٤٢٧- (١٨) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ يُوْشِكُ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ يُّحَاصَرُوْا اِلَى الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى يَكُوْنَ اَبْعَدَ مَسَالِحِهِمْ سَلَاحٌ وَسَلَاحٌ قَرِيْبٌ مِّنْ خَيْبَرَ۔ (رواه ابو داوٗد) (ابوداود حديث رقم ٤٢٩٩ واحمد في المسند ٢/ ٤٠٢)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا قریب ہے کہ مسلمان ایک شہر میں گھیرے جائیں یہاں تک کہ ان کی دور ترین سرحد سلاح ہو گی اور سلاح خیبر کے قریب ہی کی ایک جگہ کا نام ہے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

٥٤٢٨- (١٩) وَعَنْ ذِىْ مِخْبَرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَقُوْلُ سَتُصَالِحُوْنَ الرُّوْمَ صُلْحًا اٰمِنًا فَتَغْزُوْنَ اَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِّنْ وَّرَآءِ كُمْ فَتُنْصَرُوْنَ وَتَغْنَمُوْنَ وَتَسْلَمُوْنَ ثُمَّ تَرْجِعُوْنَ حَتّٰى تَنْزِلُوْا بِمَرْجٍ ذِىْ تُلُوْلٍ فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ النَّصْرَانِيَّةِ الصَّلِيْبَ فَيَقُوْلُ غَلَبَ الصَّلِيْبُ فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَدُقُّهٗ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَغْدِرُ الرُّوْمُ وَتَجْمَعُ لِلْمَلْحَمَةِ)) وَزَادَ بَعْضُهُمْ ((فَيَثُوْرُ الْمُسْلِمُوْنَ اِلٰى اَسْلِحَتِهِمْ فَيَقْتَتِلُوْنَ فَيُكْرِمُ اللّٰهُ تِلْكَ الْعِصَابَةَ بِالشَّهَادَةِ۔)) (رواه ابو داوٗد) (ابوداود حديث رقم ٤٢٩٢ وابن ماجه حديث رقم ٤٠٩٨ واحمد في المسند ٤/ ٩١)

سیدنا ذی مخبر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے تھے عنقریب تم ❶ رومیوں سے باامن صلح کرو گے پھر تم اور رومی مل کر (ایک تیسرے) دشمن کے ساتھ جنگ کرو گے پس تم نصرت کیے جاؤ گے اور غنیمت پاؤ گے اور سلامت رہو گے پھر تم واپس لوٹو گے یہاں تک کہ تم اور اہل روم ایک جگہ ٹھہرو گے جہاں ٹیلے ہوں گے ایک عیسائی صلیب اٹھائے ہوئے آئے گا اور کہے گا کہ صلیب غالب آ گئی' مسلمانوں میں سے ایک شخص سخت غصہ میں آ کر وہ صلیب توڑ دے گا اس وقت رومی عہد کو توڑ ڈالیں گے اور لوگوں کو جنگ کے لیے جمع کریں گے اور بعض نے یہ عبارت زیادہ کی کہ پھر مسلمان اپنے ہتھیاروں کی طرف دوڑیں گے اور ان سے جنگ کریں گے' اللہ تعالیٰ اس جماعت کو شہادت کے ساتھ عزت و بزرگی سے نوازے گا۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ آثار محشر میں ہے کہ آخری دور میں انگریز یا روس سلطان روم کے شریک ہو کر انگریزوں سے مقابلہ کریں گے اور سلطان روم کو فتح ہو گی پھر جو سلطنت نصاریٰ کی روم کی تائید پر ہو گی وہ بھی مذہبی تکرار کی وجہ سے علیحدہ ہو جائے گی اور تمام نصاریٰ ایک ہو کر مسلمانوں پر حملہ کریں گے سلطان روم شہید ہوں گے اور شہر قسطنطنیہ نصاریٰ کے قبضہ میں آ جائے گا مسلمان متفرق ہو کر پریشان ہوں گے کہ اتنے میں امام مہدی ظاہر ہوں گے اور نصاریٰ کے خلاف جہاد ہو گا اور امام کو فتح پر فتح ہوتی جائے گی یہاں تک کہ قسطنطنیہ پھر نصاریٰ سے لے لیں گے۔

٥٤٢٩- (٢٠) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اُتْرُكُوا الْحَبَشَةَ مَاتَرَكُوْكُمْ فَاِنَّهٗ لَا يَسْتَخْرِجُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ اِلَّا

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا تم حبشیوں ❶ کو چھوڑ دو جب تک کہ وہ تمہیں چھوڑیں' اس لیے کہ کعبہ کا خزانہ ایک چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی

ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ۔)) (رواہ ابوداؤد) (ابوداود حدیث رقم ٤٣٠٩ والنسائی حدیث رقم ٣١٧٧ واحمد فی المسند ٥/ ٣٧١)

نکالے گا۔" (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ تم حبشیوں کو چھوڑ دو اور ان سے تعرض نہ کرو جب تک کہ وہ تم کو چھوڑیں اور وہ تم سے تعرض نہ کریں' یہاں خزانہ سے مراد وہ خزانہ ہے جو کعبہ میں مدفون ہے' بعض نے کہا اس میں مخلوق ہے اور بعض نے کچھ اور کہا اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ خراب کرے گا کعبہ کو دو چھوٹی پنڈلیوں والا حبش میں سے اور یہ دونوں احادیث اللہ عزوجل کے قول ﴿حرمًا امنا﴾ اور ﴿من دخله كان آمنًا﴾ کے مخالف نہیں ہیں کیوں کہ یہ امر قیامت کے قریب ہوگا جب کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ رہے گا اور ظاہر ہے کہ کعبہ کو اللہ عزوجل نے امن والا باعتبار غالب احوال کے فرمایا جیسے کہ ابن زبیر اور قرامطہ وغیرہ کا قضیہ اس پر دلالت کرتا ہے یا مراد حرم کو امن گرداننے سے یہ ہے کہ وہاں کے لوگوں کو چاہیے کہ لوگوں کو امن سے رہنے دیں اور کسی کے جان و مال سے تعرض نہ کریں۔

٥٤٣٠- (٢١) وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((دَعُوا الْحَبَشَةَ مَا دَعُوْكُمْ وَاتْرُكُوا التُّرْكَ مَاتَرَكُوْكُمْ۔)) (رواہ ابوداؤد و النسائی) (ابوداود حدیث رقم ٤٣٠٢ والنسائی حدیث رقم ٣١٧٧)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک شخص (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا تم حبشیوں کو اس وقت تک چھوڑ دو جب تک کہ وہ تم کو چھوڑیں اور تم ترکوں کو چھوڑ و جب تک کہ وہ تم کو چھوڑیں۔ (ابوداؤد' نسائی)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

٥٤٣١- (٢٢) وَعَنْ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثٍ ((يُقَاتِلُكُمْ قَوْمٌ صِغَارُ الْاَعْيُنِ)) يَعْنِي التُّرْكَ قَالَ ((تَسُوْقُوْنَهُمْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ حَتّٰى تُلْحِقُوْهُمْ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ فَاَمَّا فِي السِّيَاقَةِ الْاُوْلٰى فَيَنْجُوْا مَنْ هَرَبَ مِنْهُمْ وَاَمَّا فِي الثَّانِيَةِ فَيَنْجُوْا بَعْضٌ وَيُهْلِكَ بَعْضٌ وَاَمَّا فِي الثَّالِثَةِ فَيُصْطَلَمُوْنَ)) اَوْكَمَا قَالَ۔ (رواہ ابوداؤد) (ابوداود حدیث رقم ٤٣٠٥ واحمد فی المسند ٥/ ٣٤٨)

سیدنا بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا تمہارے ساتھ چھوٹی آنکھوں والی ❶ ایک قوم جنگ کرے گی یعنی ترک' تم ان کو تین مرتبہ ہانکو گے یہاں تک کہ تم ان کو جزیرہ عرب میں پہنچاؤ گے لیکن پہلی مرتبہ ہانکنے میں ان سے وہ لوگ نجات پا جائیں گے جو بھاگ نکلے ہوں گے اور دوسری مرتبہ بعض نجات پا جائیں گے اور بعض ہلاک ہوں گے اور تیسری مرتبہ جڑ سے اکھاڑے جائیں گے یا جیسا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ترک یہ کئی قبائل اور کئی قومیں ہیں اولاد یافث بن نوح علیہ السلام کے جیسے چغتائی کرغیز کاسک قزاق قلمق اور ناوط خوبک ازبک سرکش وغیرہ پہلے یہ لوگ کافر اور مشرک تھے انہوں نے اسلام کو وہ صدمہ پہنچایا کہ ایسا صدمہ کسی قوم نے نہیں پہنچایا آخری خلیفہ مستعصم باللہ کو انہوں ہی نے شہید کیا اور بغداد کو انہوں نے تباہ و تاراج کیا لاکھوں مسلمانوں کو مار ڈالا اور لاکھوں کتابیں علوم فنون کی جلا دیں

اور نبی ﷺ نے اس فتنہ کی پیشین گوئی آئندہ حدیث میں جو ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا۔

٥٤٣٢- (٢٣) وَعَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((يَنْزِلُ اُنَاسٌ مِّنْ اُمَّتِیْ بِغَائِطٍ يُّسَمُّوْنَهُ الْبَصْرَةَ عِنْدَ نَهْرٍ يُّقَالُ لَهُ دَجْلَةُ يَكُوْنُ عَلَيْهِ جَسْرٌ يَّكْثُرُ اَهْلُهَا وَيَكُوْنُ مِنْ اَمْصَارِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِذَا كَانَ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ جَآءَ بَنُوْ قَنْطُوْرَآءَ عِرَاضُ الْوُجُوْهِ صِغَارُ الْاَعْيُنِ حَتّٰى يَنْزِلُوْا عَلٰى شَطِّ النَّهْرِ فَيَتَفَرَّقُ اَهْلُهَا ثَلٰثَ فِرَقٍ فِرْقَةٌ يَاْخُذُوْنَ فِیْ اَذْنَابِ الْبَقَرِ وَالْبَرِيَّةِ وَهَلَكُوْا وَفِرْقَةٌ يَاْخُذُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ وَهَلَكُوْا وَفِرْقَةٌ يَجْعَلُوْنَ ذَرَارِيَّهُمْ خَلْفَ ظُهُوْرِهِمْ وَيُقَاتِلُوْنَهُمْ وَهُمُ الشُّهَدَاءُ.)) (رواه ابو داؤد) (ابوداود حدیث رقم ٤٣٠٦ واحمد فی المسند ٥/ ٤٥)

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ میری امت کے لوگ پست زمین میں اتریں گے اس شہر کا نام وہ بصرہ رکھیں گے وہ دریائے دجلہ کے پاس ہے' اس پر اہل بصرہ کے پل ❶ بہت ہوں گے اور وہ شہر مسلمانوں کے شہروں میں سے ہوگا اور آخری دور میں قنطورا کے بیٹے ❷ اس شہر والوں سے لڑنے کے لیے آئیں گے جن کے چہرے چوڑے چکلے اور آنکھیں چھوٹی چھوٹی ہوں گی یہاں تک کہ وہ اس نہر کے کنارے پر اتریں گے اور اس شہر کے لوگ تین فرق میں متفرق ہوں گے ایک فرقہ بیلوں کی دموں میں پناہ لے گا ❸ اور جنگل میں چلا جائے گا' وہ ہلاک ہو جائے گا ❹ اور ایک فرقہ اپنی جانوں کی امان طلب کرے گا ❺ وہ ہلاک ہو جائیں گے اور ایک فرقہ اپنی عورتوں اور بچوں کو پیچھے چھوڑ دے گا ان سے جنگ کریں گے اور وہ شہید ہوں گے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ علماء نے کہا ہے کہ اس حدیث میں بصرہ سے مراد بغداد ہے کیوں کہ دجلہ اور پل بغداد میں ہے جبکہ بصرہ اور بغداد میں نبی ﷺ کے زمانہ میں متفرق گڑھیاں تھیں بصرہ کے ضلع میں۔ ❷ یہ نام ہے ترک کے جدا علیٰ کا ازبک اس کی اولاد میں سے ہیں۔ ❸ یعنی اعراض کریں گے اور مشغول ہوں گے زراعت میں اور تلاش کریں گے بیلوں کو کھیتی کے لیے۔ ❹ یعنی ان کے شر سے بسبب اس حیلہ کے نجات نہیں پائے گا۔ ❺ شاید اس فرقہ سے مراد خلیفہ مستعصم باللہ اور ان کے ساتھی ہوں جنہوں نے امان طلب کی اپنے لیے اور اہل بغداد کے لیے اور ہلاک ہوئے ان کے ہاتھوں سے اور انہوں نے ان میں سے بھی کسی کو باقی نہ چھوڑا۔

٥٤٣٣- (٢٤) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((يَا اَنَسُ اِنَّ النَّاسَ يُمَصِّرُوْنَ اَمْصَارًا وَاِنَّ مِصْرًا مِّنْهَا يُقَالُ لَهُ الْبَصْرَةُ فَاِنْ اَنْتَ مَرَرْتَ بِهَا اَوْ دَخَلْتَهَا فَاِيَّاكَ وَسِبَاخَهَا وَكَلَاءَهَا وَنَخِيْلَهَا وَسُوْقَهَا وَبَابَ اُمَرَآئِهَا وَعَلَيْكَ بِضَوَاحِيْهَا فَاِنَّهُ يَكُوْنُ بِهَا خَسْفٌ وَقَذْفٌ وَرَجْفٌ وَقَوْمٌ يَبِيْتُوْنَ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے انس! لوگ شہر بنائیں گے اور ایک شہر ان شہروں میں سے ہوگا جس کو بصرہ کہا جائے گا پس اگر تو اس پر گذرے یا تو اس میں داخل ہو تو خود کو اس کی شور والی ❶ زمین سے دور رکھنا' اس کے سبزہ' اس کی کھجوروں' اس کے بازاروں اور اس کے امراء کے دروازوں سے بچنا' اس کے کناروں ❷ کو

وَيُصْبِحُوْنَ قِرَدَةً وَّخَنَازِيْرَ۔)) (ابو داود حدیث رقم ٤٣٠٧)

لازم پکڑنا' کیونکہ وہاں شکلوں کا بدلنا' ❸ پتھروں کا پڑنا اور زلزلوں کا نزول ہوگا' وہاں ایک قوم رات گذارے گی' صبح کو وہ خنزیر اور بندر بنا دیئے جائیں گے۔ (روایت کیا اس کو ❹)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس کی شور والی زمین سے یعنی اس کے ان مواضع سے کہ زمین شور رکھتے ہیں۔ ❷ اس کا نام ضواحی ہے یہ جمع ہے ضاحیۃ کی بمعنی زمین کے کنارے کہ ظاہر اور کھلی ہو آفتاب میں اس میں گوشہ نشینی کا امر ہے۔ ❸ ان مقامات میں کہ منع کیا گیا وہاں کے جانے سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسخ اور خسف اس امت میں بھی واقع ہوگا۔ ❹ روایت کیا اس کو یعنی مشکوٰۃ کے اصل نسخہ میں رواہ کے لفظ کے بعد سفیدی چھوٹی ہوئی ہے بسبب نہ پانے مؤلف کے نام راوی کے' لیکن جزری نے کہا رواہ ابو داؤد من طریق لم یعجزم بھا الراوی بل قال لا اعلم الاعن موسٰی بن انس بن مالك یعنی امام ابوداؤد نے اس حدیث کو ایسے طریق سے روایت کیا ہے جو طریق یقینی نہیں ہے اس طرح کہ ایک راوی کی تعیین میں شبہ ہے اور عبارت جو مذکور ہوئی ابہام اور اشتباہ پر دلالت کرتی ہے اور یہ موسیٰ بن انس بن مالک انصاری رحمہ اللہ قاضی ہیں اور بصرہ کے تابعین میں سے ہیں۔

٥٤٣٤ - (٢٥) وَعَنْ صَالِحِ بْنِ دِرْهَمٍ يَقُوْلُ انْطَلَقْنَا حَاجِّيْنَ فَإِذَا رَجُلٌ فَقَالَ لَنَا إِلَى جَنْبِكُمْ قَرْيَةٌ يُّقَالُ لَهَا الْأُبُلَّةُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَنْ يَّضْمَنُ لِيْ مِنْكُمْ أَنْ يُّصَلِّيَ لِيْ فِيْ مَسْجِدِ الْعَشَّارِ رَكْعَتَيْنِ أَوْ أَرْبَعًا وَيَقُوْلُ هٰذِهٖ لِأَبِيْ هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ خَلِيْلِيْ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَبْعَثُ مِنْ مَّسْجِدِ الْعَشَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُهَدَآءَ لَا يَقُوْمُ مَعَ شُهَدَآءِ بَدْرٍ غَيْرُهُمْ۔)) (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ) وَقَالَ هٰذَا الْمَسْجِدُ مِمَّا يَلِي النَّهْرَ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ أَبِي الدَّرْدَآءِ ((إِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِيْنَ)) فِيْ بَابِ ذِكْرِ الْيَمَنِ وَالشَّامِ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔ (ابو داود حدیث رقم ٤٣٠٨)

صالح بن درہم تابعی رحمہ اللہ سے روایت ہے' وہ کہتے تھے کہ ہم حج کرنے کے لیے (بصرہ سے مکہ کو چلے) تو وہاں ایک شخص تھا ❶ اس نے ہم سے کہا کہ کیا تمہارے شہر کی ایک جانب میں ابلہ نامی بستی ہے ❷ ہم نے کہا ہاں' اس نے کہا کہ تم میں سے مجھے کون ضمانت دیتا ہے کہ وہ وہاں کی مسجد عشار میں میرے لیے دو رکعات یا چار رکعات نماز پڑھے ❸ اور کہے کہ اس کا ثواب ابو ہریرہ کے لیے ہے؟ میں نے اپنے جانی دوست ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تحقیق اللہ عزوجل مسجد عشار سے قیامت کے دن شہداء اٹھائے گا' بدر کے شہداء کے علاوہ ان کے ساتھ کوئی دوسرے کھڑے نہیں ہوں گے۔ (ابو داؤد) اور کہا کہ یہ مسجد نہر ❹ کی جانب ہے اور ہم سیدنا ابی درداء رضی اللہ عنہ کی حدیث جس کی ابتداء یہ ہے ان فسطاط المسلمین یمن اور شام کے باب میں ذکر کریں گے اگر چاہے گا اللہ تعالیٰ۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ۔ ❷ ابلہ یہ بصرہ کے قریب ایک مشہور بستی ہے۔ ❸ یعنی میرے لیے نیت کرنے' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدنی عبادت کا ثواب بھی دوسرے کو پہنچ جاتا ہے اکثر علماء کا یہی مذہب ہے بخلاف عبادت مالیہ کے کہ وہ بالاتفاق جائز ہے

اور عشار ساتھ زبر عین اور تشدید شین کے مسجد کا نام ہے جو کہ ابلہ میں ہے اس میں برکت حاصل کرنے کے لیے نماز پڑھتے ہیں۔
❹ یعنی نہر فرات کی طرف۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٥٤٣٥- (٢٦) عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ اَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ فَقُلْتُ اَنَا اَحْفَظُ كَمَا قَالَ قَالَ هَاتِ اِنَّكَ لَجَرِيْءٌ وَكَيْفَ قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَنَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَجَارِهٖ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ)) فَقَالَ عُمَرُ لَيْسَ هٰذَا اُرِيْدُ اِنَّمَا اُرِيْدُ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ قُلْتُ مَالَكَ وَلَهَا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ فَيُكْسَرُ الْبَابُ اَوْيُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ ذٰلِكَ اَحْرٰى اَنْ لَّا يُغْلَقَ اَبَدًا قَالَ فَقُلْنَا لِحُذَيْفَةَ هَلْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ قَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ اَنَّ دُوْنَ غَدٍ لَيْلَةً اِنِّيْ حَدَّثْتُهٗ حَدِيْثًا لَيْسَ بِالْاَغَالِيْطِ قَالَ فَهِبْنَا اَنْ نَسْاَلَ حُذَيْفَةَ مَنِ الْبَابُ فَقُلْنَا لِمَسْرُوْقٍ سَلْهُ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ عُمَرُ۔)) (متفق عليه) (مسلم حديث رقم (٢٦ـ ١٤٤) والبخاري حديث رقم ٧٠٩٦ والترمذي حديث رقم ٢٢٥٨ وابن ماجه حديث رقم ٣٩٥٥ واحمد في المسند ٥/ ٣٨٦)

سیدنا شقیق رضی اللہ عنہ نے سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ ہم سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھے انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث جو فتنہ کے متعلق وہ تم میں سے کس کو یاد ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے یاد ہے ❶ جیسے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بیان کرتو البتہ دلیر ہے کہہ ❷ جو کچھ آپ نے فرمایا تھا سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مرد کی آزمائش اس کے اہل وعیال اس کے مال اس کے نفس اس کے فرزندوں اور اس کے ہمسایہ میں ہو گی ❸ جس کا کفارہ روزے نماز صدقہ امر معروف اور نہی عن المنکر بن جاتے ہیں پس سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میری مراد ❹ اس فتنہ سے ہے جو دریا کی طرح موجیں مارے گا ❺ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا اے امیر المومنین! آپ کو اس فتنہ سے کیا کام ہے تمہارے اور اس فتنہ کے درمیان ایک دروازہ ہے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا وہ دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا میں نے کہا بلکہ توڑا جائے گا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یہ زیادہ لائق ہے کہ کبھی بند نہ کیا جائے ❻ شقیق نے کہا ہم نے سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا کیا عمر جانتے تھے کہ وہ دروازہ کون ہے تو اس نے کہا ہاں عمر رضی اللہ عنہ اس کو جانتے تھے جیسا کہ وہ جانتے تھے کہ دن کے بعد رات ہے میں نے ان سے حدیث بیان کی کہ اس میں کوئی غلط بات نہیں تھی شقیق نے کہا پھر ہم اس بات سے ڈر گئے کہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھیں کہ دروازہ سے کون ❼ مراد ہے ہم نے مسروق سے کہا وہ وہاں موجود تھے انہوں نے حذیفہ سے پوچھا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے

کہا کہ اس دروازہ سے مراد ❽ عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی بعینہٖ زیادتی اور نقصان کے بغیر۔ ❷ چونکہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے حدیث کی یادداشت کا دعویٰ کیا اس لیے عمر رضی اللہ عنہ کو تعجب ہوا اور فرمایا وہ بیان کر کونسی حدیث ہے جس کو تو نہیں بھولا اور تجھ کو بعینہٖ یاد ہے اور اس میں حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حفظ وضبط کی تحسین ہے اور یہ کہ میں جانتا ہوں کہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فتنوں کا حال پوچھنے میں دلیری کیا کرتا تھا مجھے یقین ہے کہ تجھے اس کا علم ہوگا۔ ❸ یعنی اگر آدمی سے جان و مال بیوی' اولاد اور ہمسائے کے حق میں کچھ قصور یا ناانصافی ہو جائے گی تو ان عبادات سے معاف ہو جائے گی۔ ❹ عمر رضی اللہ عنہ نے جب پوچھا کہ تم میں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فتنہ کے بارہ میں حدیث کس کو یاد ہے' تو یہ سوال محتمل تھا دو معنی پر ایک تو یہ کہ مراد فتنہ سے امتحان و آزمائش ہو باعتبار اولاد وغیرہ کے جیسے کے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے **وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ** الخ اور دوسرا یہ کہ اس واقعہ سے قتال کا ہونا مراد ہو اور عمر رضی اللہ عنہ کا سوال دوسری شق سے تھا جبکہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پہلی شق بیان کی تو اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس سوال میں میں یہ مراد نہیں رکھتا۔ ❺ یعنی اس کا اثر سب مسلمانوں کو پہنچے گا۔ ❻ کیوں کہ جب دروازہ ٹوٹ گیا تو بند کیسے ہوسکتا ہے۔ ❼ مراد ہے دروازہ سے جس کے سبب سے فتنے بند تھے۔ ❽ مراد دروازہ سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں انہی کی ذات روک تھی تمام بلاؤں اور فتنوں کے جب سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے مسلمانوں پر آفت آ گئی سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد سے دلوں میں کدورت شروع ہوئی آخر آپس میں جنگ چھڑ گئی جو آج تک قائم ہے اور فتنہ سمندر کی موجوں طرح امنڈ آیا اور آپس میں لڑائیوں کا بازار گرم ہو گیا اور ہوا جو ہوا سبحان اللہ' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا درجہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا درجہ کسی صحابی رضی اللہ عنہ کو نہیں ملا ان کی ذات بابرکات سے مسلمانوں کا رعب تھا' وہ کافروں پر روک تمام بلاؤں اور فتنوں کے لیے رکاوٹ تھی' رضی اللہ تعالیٰ عنہ ورضا عنا۔

٥٤٣٦- (٢٧) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ فَتْحُ الْقُسْطُنْطِيْنِيَّةِ مَعَ قِيَامِ السَّاعَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) (الترمذی حدیث رقم ٢٢٣٩ واحمد فی المسند ٥/ ٢٣٢)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قسطنطنیہ کی فتح قیامت کے قریب ہے۔ (ترمذی) اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ
قیامت کی علامات کا بیان
اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٥٤٣٧- (١) عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَقُوْلُ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ وَ يَكْثُرَ الزِّنَا وَ يَكْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ اِمْرَاَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ))۔ وَفِيْ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم اٹھایا جائے گا' جہالت زیادہ ہو جائے گی اور زنا بہت ہوگا' شراب کا پینا عام ہو جائے گا' مرد کم ہوں گے اور عورتیں بہت ہوں گی یہاں تک کہ پچاس عورتوں کے لیے ایک مرد خبر گیری

رَوَایَۃٍ ((یَقِلَّ الْعِلْمُ وَ یَظْهَرَ الْجَهْلُ)) (متفق علیه)

(البخاری حدیث رقم ۸۰ ومسلم حدیث رقم ۹/ ۲۶۷۱ وابوداود حدیث رقم ٦۰ والترمذی حدیث رقم ۲۲۰٥ والنسائی حدیث رقم ٤٤٥٦ وابن ماجه حدیث رقم ٤۰٤٥ والدارمی حدیث رقم ٤٧٦ واحمد ۳/ ۱٧٦)

کرنے والا ہوگا اور ایک روایت میں ہے کہ علم کم ہوگا اور جہل پیدا ہوگا۔ (متفق علیہ)

٥٤٣٨- (۲) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِيْنَ فَاحْذَرُوْهُمْ۔)) (رواه مسلم)

(مسلم حدیث رقم ۱۰ ۱۸۲۲ وابن ماجه حدیث رقم ۳۹٥۲ واحمد فی المسند ٥/ ۸٦)

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ قیامت کے آنے سے پہلے جھوٹے ❶ پیدا ہوں گے تم ان سے بچ کر رہنا۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ان سے مراد اس حدیث سے جھوٹے نبوت کے دعویدار مثلاً مسیلمہ کذاب' اسود عنسی' سجاح طلیحہ' مختار اور غلام احمد قادیانی وغیرہ ہیں جنہوں نے جھوٹی پیغمبری کے دعویٰ کیے جیسے اللہ تعالیٰ نے اگلوں کو برباد کیا مرزا کو بھی برباد کرے گا۔ (کر دیا' اس کے کئی اور دعویدار برباد ہو گئے اب تو بس قیامت کا ہی انتظار باقی ہے)۔

٥٤٣٩- (۳) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ اِذْجَآءَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ ((اِذَا ضُيِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ)) قَالَ كَيْفَ اِضَاعَتُهَا قَالَ ((اِذَاوُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰى غَيْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ۔)) (رواه البخاری)

(البخاری حدیث رقم ٥۹)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باتیں کر رہے تھے کہ ایک دیہاتی آیا اور اس نے کہا کہ قیامت کب ہوگی؟ آپ نے فرمایا کہ جس وقت امانت ضائع کی جائے گی تو اس وقت تو قیامت کا انتظار کر' دیہاتی نے کہا کہ امانت کس وقت میں ضائع ہوگی؟ آپ نے فرمایا جس وقت ❶ کہ حکومت کا کام کسی نااہل کو سونپا جائے تو اس وقت تو قیامت کا منتظر رہ۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ جس وقت کہ سونپا جائے الخ یعنی بے علم کم عمر اور ظالم کا حاکم ہونا قیامت کی نشانی ہے۔

٥٤٤۰- (٤) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ الْمَالُ وَ يَفِيْضَ حَتّٰى يُخْرِجَ الرَّجُلُ زَكَاةَ مَالِهٖ فَلَا يَجِدُ اَحَدًا يَقْبَلُهَا مِنْهُ وَحَتّٰى تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَ اَنْهَارًا))۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَ فِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ قَالَ ((تَبْلُغُ

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ کثرت سے مال ہوگا اور بہت ہوگا یہاں تک کہ ایک شخص اپنے مال کی زکوٰۃ نکالے گا تو کسی کو قبول کرنے والا نہ پائے گا یہاں تک کہ عرب کی زمین سبزہ اور نہروں والی ❶ ہو جائے۔ (مسلم)

الْمَسَاكِنُ إِهَابَ أَوْيَهَابَ))۔ (البخاری حدیث رقم ٧١٢٠ ومسلم حدیث رقم ٢٠/ ١٥٧)

اور مسلم کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ فرمایا آبادی اہاب یا یہاب تک پہنچے گی۔

فوائد الحدیث: ❶ سبزہ اور نہروں والی الخ عرب کی زمین میں اس وقت سبزہ تھا نہ نہر سو فرمایا کہ آخر وقت میں اس میں سبزہ اور نہریں ہوں گی اور اہاب ایک جگہ کا نام ہے جو مدینہ سے کچھ فاصلہ پر ہے۔

٥٤٤١- (٥) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ خَلِيْفَةٌ يَقْسِمُ الْمَالَ وَلَا يَعُدُّهُ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ ((يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ اُمَّتِيْ خَلِيْفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ حَثْيًا وَلَا يَعُدُّهُ عَدًّا))۔ **(رواه مسلم)** (مسلم حدیث رقم (٦٩۔ ٢٩١٤)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ آخری وقت میں ایک خلیفہ مال تقسیم کرے گا ❶ اور اس کو گنے گا نہیں اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا میری امت کے آخر میں ایک خلیفہ ہو گا جو لپیں بھر بھر کر مال دے گا اور اس کا حساب نہیں رکھے گا۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ تقسیم کرے گا اس حدیث میں فتح اسلام اور کثرت مال کی خبر ہے اس خلیفہ سے یا سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ مراد ہیں کہ جب ایران کا خزانہ آیا تو انہوں نے ہاتھوں سے لپ بھر بھر کر بیشمار تقسیم کیا تھا یا پھر امام مہدی مراد ہوں گے' جریری جو اس حدیث کا ایک راوی ہے اس نے کہا میں نے ابونضرہ اور ابوالعلاء سے پوچھا کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ ہے انہوں نے کہا نہیں یہ امام مہدی ہیں جو امت کے آخری وقت میں پیدا ہوں گے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تو اوائل میں تھے۔

٥٤٤٢- (٦) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَّحْسُرَ عَنْ كَنْزٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَ فَلَا يَاْخُذْمِنْهُ شَيْئًا۔)) **(متفق علیه)** (البخاری حدیث رقم ٧١١٩ ومسلم حدیث رقم (٣٠۔ ٢٨٩٤) وابوداود حدیث رقم ٤٣١٣ والترمذی حدیث رقم ٢٥٦٩ وابن ماجه حدیث رقم ٤٠٤٦)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قریب ہے کہ دریائے فرات سونے کے ایک خزانہ سے کھل جائے گا تو جو شخص وہاں موجود ہو ❶ تو وہ اس میں سے کچھ نہ لے۔'' (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ پس چاہیے کہ اس سے کچھ نہ لے اس لیے کہ وہ قیامت کی نشانی ہے اس وقت میں مسلمانوں کو اپنی عاقبت کی فکر لازم ہے دنیا لے کر کیا کریں گے۔

٥٤٤٣- (٧) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسُرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ وَيَقُوْلُ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ لَعَلِّيْ

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ قیامت قائم نہیں ہو گی یہاں تک کہ فرات سونے کے ایک پہاڑ سے کھل جائے گا لوگ اس پر لڑیں گے تو ہر سو میں سے ننانوے ❶ مارے جائیں گے اور ان میں سے

اَكُوْنُ اَنَا الَّذِىْ اَنْجُوْ۔)) (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (۲۹۔ ۲۸۹٤) واحمد فی المسند ٥/ ۱٤۰)

ہر شخص کہے گا شاید کہ میں وہ شخص ہوں کہ جو نجات پاؤں۔" (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اپنے دل میں شاید میں بچ جاؤں اور اس سونے کو حاصل کروں معاذ اللہ دنیا ایسی خراب چیز ہے کہ لوگ اس کے پیچھے اپنی جان آبرو اور عزت گنوا دیتے ہیں لیکن وہ حاصل نہیں ہوتی عاقل وہی ہے جو پہلے سے اس نابکار کو طلاق دے دے۔

٥٤٤٤- (۸) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((تَقِيْءُ الْاَرْضُ اَفْلَاذَ كَبِدِهَا اَمْثَالَ الْاُسْطُوَانَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَيَجِيْءُ الْقَاتِلُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قَتَلْتُ وَ يَجِيْءُ الْقَاطِعُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِيْ وَ يَجِيْءُ السَّارِقُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قُطِعَتْ يَدِىْ ثُمَّ يَدَعُوْنَهُ فَلَا يَاْخُذُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا۔)) (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (٦۲۔ ۱۰۱۳) والترمذی حدیث رقم ۲۲۰۸)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ زمین اپنے جگر کے ٹکڑے جو کہ سونے اور چاندی کے ستونوں کی طرح ہوں گے باہر نکال دے گی' تو قاتل آئے گا اور کہے گا کہ کیا میں نے اس کو حاصل کرنے کے لیے لوگوں کو قتل کیا؟ قطع رحمی کرنے والا آئے گا اور کہے گا کہ کیا میں نے اس کے لیے رشتے ناتے توڑے؟ چور آئے گا اور کہے گا کہ کیا اس کی وجہ سے میرا ہاتھ کاٹا گیا؟ پھر وہ تمام اس کو چھوڑ دیں گے اور اس سے کچھ بھی نہ لیں ❶ گے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ پس نہیں یعنی یہ قیامت کے قریب ہوگا خوف قیامت سے فرصت کہاں جو آدمی مال کا لین دین کرے۔

٥٤٤٥- (۹) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ وَ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِىْ كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ وَلَيْسَ بِهِ الدِّيْنُ اِلَّا الْبَلَاءُ))۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (٥٤۔ ۱٥۷) وابن ماجه حدیث رقم ٤۰۳۷)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ ایک شخص قبر پر سے گذرے گا اس پر لوٹے اور کہے گا کہ اے کاش! اس قبر والے کی جگہ میں ❶ ہوتا' اس کا یہ لوٹنا دین کی وجہ سے نہیں بلکہ مصیبت و بلا کی وجہ سے ہوگا۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی تو ان خرابیوں اور فتنوں میں نہ پڑتا ایسا فساد اور خرابیاں قیامت کے قریب پھیلیں گی یہاں تک کہ آدمی زندگی سے بیزار ہو جائے گا۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ فِتْنَةِ الْمَحْيَاءِ وَالْمَمَاتِ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ۔

٥٤٤٦- (۱۰) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ اَرْضِ حِجَازٍ تُضِيْءُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰى۔)) (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۷۱۱۸ ومسلم حدیث

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ آگ ❶ نکلے گی جو بصریٰ کے اونٹوں کی گردنیں روشن کر دے گی۔ (متفق علیہ)

رقم (۴۲۔ ۲۹۰۲)

فوائد الحدیث: ❶ زمین حجاز سے الخ حجاز عرب میں اس زمین کا نام ہے جس میں مکہ اور مدینہ ہے اور بصری ایک شہر کا نام ہے تاریخ مدینہ میں مذکور ہے کہ پہلے چند روز مدینہ میں برابر زلزلہ رہا لوگوں نے سمجھا شاید کہ قیامت آ گئی ہے لیکن ایک طرف سے زمین پھٹ گئی اس میں سے سربلند آگ نکلی جو چالیس دن قائم رہی اس آگ سے لوہا اور پتھر جلتا تھا مگر گھاس نہ جلتی تھی سینکڑوں کوس تک اس کی روشنی تھی آخر سلطنت عباسیہ میں یہ ماجرا گذرا چھ سو برس سے زیادہ ہوا تو جیسا نبی ﷺ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا یہ آپ کا معجزہ ہوا۔

۵۴۴۷- (۱۱) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ نَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ۔)) (رواه البخاری) (البخاری تعلیقا فی الباب ۲۴ باب خروج النار واحمد فی المسند ۳/ ۱۰۸)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کی ❶ پہلی علامت یہ ہے کہ ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف ہانکے گی۔“ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ مراد یہ ہے کہ جو علامات متصل ہیں ان میں پہلی یہ ہوگی۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

۵۴۴۸- (۱۲) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ فَتَكُوْنَ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَ تَكُوْنُ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَيَكُوْنُ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ وَتَكُوْنُ السَّاعَةُ كَالضَّرْمَةِ بِالنَّارِ۔)) (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۲۳۳۲)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کہ قیامت قائم نہیں ہو گی یہاں تک کہ زمانہ قریب ہو جائے گا تو سال مہینہ کی طرح اور مہینہ ہفتہ کی طرح اور ہفتہ دن کی طرح اور دن گھنٹہ کی طرح اور گھنٹہ ❶ آگ کے شعلہ کے اٹھنے کی طرح ہوگا۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند میں دو ضعیف راوی ہیں لیکن صحیح سند کے ساتھ اس کا شاہد موجود ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور ہوگی ساعت الخ یعنی بوجہ عیش وعشرت کے زمانہ جلدی گذرے گا اور بعض نے کہا کہ لوگ فتنوں کی وجہ سے تکلفات میں مصروف ہوں گے معلوم نہ ہوگا کہ کتنے دن گذر گئے یا حقیقت میں ہی زمانہ چھوٹا ہو جائے گا۔

۵۴۴۹- (۱۳) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَوَالَةَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَغْنَمَ عَلٰى اَقْدَامِنَا فَرَجَعْنَا فَلَمْ نَغْنَمْ شَيْئًا وَ عَرَفَ الْجُهْدَ فِيْ وُجُوْهِنَا فَقَامَ فِيْنَا فَقَالَ ((اَللّٰهُمَّ لَا تَكِلْهُمْ اِلَيَّ فَاَضْعُفَ عَنْهُمْ وَلَا تَكِلْهُمْ اِلٰى اَنْفُسِهِمْ فَيَعْجِزُوْا عَنْهَا وَلَا تَكِلْهُمْ اِلَى النَّاسِ فَيَسْتَاْثِرُوْا عَلَيْهِمْ)) ثُمَّ وَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى

سیدنا عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں پیدل ❶ جہاد کرنے کے لیے بھیجا تاکہ ہم غنیمت لائیں ہم واپس آئے اور ہم غنیمت سے کچھ بھی نہ لائے آپ نے ہمارے چہروں میں مشقت کا اثر ❷ دیکھا تو آپ ❸ ہم میں کھڑے ہوئے اور کہا اے اللہ! نہ سونپ کام ان کے میری طرف اس سے میں ضعیف ❹ ہو جاؤں گا اور نہ چھوڑ ان کو ان

رَأْسِیْ ثُمَّ قَالَ ((یَابْنَ حَوَالَةَ اِذْرَاَیْتَ الْخَلَافَةَ قَدْ نَزَلَتِ الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ فَقَدْدَنَتِ الزَّلَازِلُ وَالْبَلَا بِلُ وَالْاُمُوْرُ الْعِظَامُ وَ السَّاعَةُ یَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنَ النَّاسِ مِنْ یَدِیْ هٰذِهٖ اِلٰی رَأْسِكَ۔)) (رواه) (ابوداود حدیث رقم ٢٥٣٥)

کے نفسوں کی طرف کہ یہ اپنے نفسوں سے مہمات کے سرانجام کرنے سے عاجز آئیں گے اور نہ چھوڑ ان کو لوگوں کی طرف ❺ وہ لوگ اپنی حاجتوں کو ان کی حاجتوں پر مقدم رکھیں گے پھر رکھا نبی ﷺ نے دست مبارک اپنا میرے سر پر پھر فرمایا' اے حوالہ کے بیٹے! جس وقت تو دیکھے کہ تحقیق خلافت زمین مقدس میں اتری چکی ہے تو اس وقت زلزلے' ❻ فکر وغم اور بڑے بڑے ❼ کام قریب آ جائیں گے اور قیامت اس دن لوگوں سے اتنی قریب ہوگی جتنا کہ میرا ہاتھ تیرے سر کے قریب ہے اس ہاتھ میرے سے طرف سر تیرے کے۔ (روایت کیا اس کو ❽)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی سواریوں کے نہ ہونے کی وجہ سے۔ ❷ یعنی غنیمت کے نہ پانے کا رنج اور مراد اثر سے غم اور خجالت حیا ہے۔ ❸ یعنی وعظ سنانے کے لیے جو شامل ہو ہماری تسلی پر اور ہمارے لیے دعا کرنے کے لیے۔ ❹ یعنی ان کی غم خواری اور خبر گیری کا بار میں نہیں اٹھا سکوں گا۔ ❺ یعنی ان کو لوگوں کا محتاج نہ کر' حاصل تمام کلام کا یہ ہے کہ نہ سونپ امور ان کے میری طرف کہ میں سرانجام نہیں کر سکتا ان کے امور کو اور نہ سونپ ان کو ان کے نفسوں کی طرف کہ یہ عاجز ہوں گے اپنے نفسوں کی خبر گیری سے بہ سبب کثرت شہوات اور شرور انفاس اپنے کے اور نہ ان کو لوگوں کی طرف سونپ کہ وہ مقدم رکھیں گے اپنے نفسوں کو ان پر پس ضائع کریں گے بلکہ وہ بندے تیرے ہیں کہ ان سے جو آقا اپنے غلاموں سے کرتے ہیں اور اس میں تعلیم اور تنبیہ ہے نبی ﷺ کی طرف سے امت کو کہ کام اپنے اللہ تعالیٰ ہی کو سونپو اور کسی پر بھروسہ نہ کرو اور نہ ہی کسی اور کی طرف نظر رکھو اس لیے کہ جو کوئی اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے تو وہ اس کے دینی اور دنیاوی کاموں سے کفایت کرتا ہے جیسے کہ فرمایا وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ۔ ❻ زلزلے اور بلابل' معنی فکر اور غم اور فتنہ اور وسوسہ کے ہے۔ ❼ یعنی قیامت کی علامات۔ ❽ اصل نسخہ مشکوۃ میں بعد لفظ رواہ کے اس حدیث میں سفیدی چھوٹی ہوئی ہے اور جزری نے یہ عبارت لاحق کی ہے رواہ ابوداؤد واسنادہ حسن ورواہ الحاکم فی صحیحہ یعنی اس حدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے اور اس کو حاکم نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

٥٤٥٠- (١٤) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اتُّخِذَ الْفَیْءُ دُوَلًا وَ الْاَمَانَةُ مَغْنَمًا وَ الزَّكٰوةُ مَغْرَمًا وَ تُعُلِّمَ لِغَیْرِ الدِّیْنِ وَ اَطَاعَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهٗ وَ عَقَّ اُمَّهٗ وَ اَدْنٰى صَدِیْقَهٗ وَ اَقْصٰى اَبَاهُ وَ ظَهَرَتِ الْاَصْوَاتُ فِی الْمَسَاجِدِ وَسَادَ الْقَبِیْلَةَ فَاسِقُهُمْ وَ كَانَ زَعِیْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ وَ اُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ وَ ظَهَرَتِ الْقَیْنَاتُ وَ الْمَعَازِفُ وَ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس وقت کہ مال غنیمت کو ذاتی ❶ دولت سمجھا جائے گا اور امانت ❷ کو غنیمت سمجھا جائے گا اور زکوۃ کو تاوان سمجھا جائے گا اور جس وقت کہ علم غیر دین کے لیے ❸ سیکھا جائے گا اور مرد اپنی ❹ بیوی کی فرمانبرداری کرے گا اور اپنی ماں کی ❺ نافرمانی کرے گا اور مرد اپنے دوست کو نزدیک کرے گا اور اپنے باپ کو دور رکھے گا ❻ اور مساجد میں آوازیں بلند

شُرِبَتِ الْخُمُوْرُ وَ لَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا فَارْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَآءَ وَ زَلْزَلَةً وَ خَسْفًا وَ مَسْخًا وَ قَذْفًا وَ اٰيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ قُطِعَ سِلْكُهٗ فَتَتَابَعَ۔ (رواہ الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۲۲۱۱)

ہوں گی اور قوم کا سردار وہ ہوگا جو ان میں سے فاسق ہے اور ان کا رئیس بڑا کمینہ ہوگا اور آدمی کی تعظیم اس کی بُرائی کے ڈر کی وجہ سے کی جائے گی اور گانے والیاں ظاہر ہوں گی اور باجے ظاہر ہوں گے اور شرابیں پی جائیں گی اور لعنت کہیں گے پچھلے اس امت کے اگلوں کو تو اس وقت منتظر رہو ❼ سرخ ہوا کا زلزلوں کا' زمین میں دھنس جانے' صورتوں کے بدل جانے' پتھروں کے برسنے اور متواتر نشانیوں کے ظاہر ہونے کا انتظار کرو' جیسے جواہر کی لڑی کا دھاگہ ٹوٹ جانے سے اس کے موتی اوپر نیچے گرنے لگتے ہیں۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی غنی لوگ غنیمت کو جو بحکم شرع تمام غازیوں کا مال ہے اپنے تصرف میں لائیں گے اور فقیروں کو محروم رکھیں گے۔ ❷ امانت کو غنیمت یعنی امانت کو ایک لوٹ کی طرح سمجھیں گے۔ ❸ غیر دین کے یعنی دنیا اور جاہ اور عزت کے حاصل کرنے کے لیے۔ ❹ اپنی بیوی کے یعنی مخالف شریعت کے۔ ❺ اپنی ماں کی نافرمانی کرے گا یعنی خلاف شرع۔ ❻ اور دور رکھے گا اپنے باپ کو الخ آج کل یہی حال ہے۔ ❼ پس منتظر رہ الخ یہ حدیث معجزہ ہے نبی ﷺ کا جیسا فرمایا ویسا ہی ہوا اس حدیث میں جتنی پیشینگوئیاں بیان فرمائیں سب اس زمانہ میں اکٹھی ہوگئی ہیں' اب کسی کا انتظار باقی نہیں سوا ان اعمال کی سزا کے سو اس کے وقوع کا بھی ہم کو کامل یقین ہے اللہ تعالیٰ ہم کو ان سزاؤں سے بچائے۔ آمین۔

۵۴۵۱- (۱۵) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِذَا فَعَلَتْ اُمَّتِيْ خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ)) وَ عَدَّ هٰذِهِ الْخِصَالَ وَ لَمْ يَذْكُرْ ((تُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ)) قَالَ ((وَ بَرَّ صَدِيْقَهٗ وَ جَفَا اَبَاهُ)) وَ قَالَ ((وَ شُرِبَ الْخَمْرُ وَ لُبِسَ الْحَرِيْرُ۔)) (رواہ الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۲۲۱۰)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس وقت میری امت پندرہ کام کرے گی تو ان پر آزمائش اتر پڑیں گی آپ ❶ نے ان باتوں کو شمار کیا اور ان میں یہ بات ذکر نہ کی ❷ کہ سیکھا جائے گا علم واسطے غیر دین کے ❸ آپ نے فرمایا اور سلوک کرے گا اپنے دوست سے اور اپنے باپ پر ظلم کرے گا اور شراب پی جائیں گی اور ریشمی کپڑے پہنے جائیں گے۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ وہ باتیں جو پہلی حدیث میں مذکور ہوئی اور یہ قول مصابیح والے کا ہے اس لیے کہ ترمذی نے دونوں احادیث متواتر ذکر کی ہیں اور ان دونوں میں سے ہر ایک میں پندرہ پندرہ چیزیں شمار کیں۔ ❷ یعنی علی رضی اللہ عنہ نے۔ ❸ یعنی علی رضی اللہ عنہ نے ادنٰی صدیقہ کے بجائے بر صدیقہ کہا اقصی اباہ کے بجائے جفا اباہ کہا اور شربت الخمور کے بجائے شرب الخمر ساتھ لفظ واحد کے اور تعلم لغیر الدین کے بجائے لبس الحریر ذکر کیا ہے۔

٥٤٥٢- (١٦) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اِسْمُهٗ اِسْمِيْ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْ دَاوٗدَ) وَ فِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ قَالَ ((لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى يَبْعَثَ اللّٰهُ فِيْهِ رَجُلًا مِّنِّيْ اَوْمِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اِسْمُهٗ اِسْمِيْ وَاسْمُ اَبِيْهِ اِسْمَ اَبِيْ يَمْلَاُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَ عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَ جَوْرًا۔)) (ابوداود حديث رقم ٤٢٨٢ والترمذی حديث رقم ٢٢٣٠ وابن ماجه حديث رقم ٢٧٧٩ واحمد فی المسند ١/ ٧٧٦)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دنیا فنا نہیں ہوگی یہاں تک کہ ایک شخص میرے اہل بیت میں سے عرب کا مالک ہوگا ❶ اس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔ (ترمذی' ابوداؤد) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر نہ باقی رہے گا دنیا سے مگر ایک روز تو البتہ اللہ تعالیٰ اس دن کو اتنا لمبا کرے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس میں ایک مرد کو میرے نسب سے ❷ بھیجے گا یا فرمایا میرے اہل بیت میں سے ❸ ہو گا اس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام کے موافق ہوگا وہ ساری زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح کہ ظلم وستم سے بھری ہوئی تھی۔

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس کا نام میرے نام کے مطابق ہوگا' وہ محمد مہدی ہیں کہ نام ان کا محمد ہوگا اور لقب مہدی اور تخصیص عرب کی بسبب اصالت اور شرافت ان کی کے ہے ورنہ اور احادیث میں آیا ہے کہ وہ تمام دنیا کے مالک ہوں گے خواہ عرب خواہ عجم اور ظاہر تر یہ ہے کہ اقتصار کیا ذکر عرب پر اس لیے کہ سب مطیع ہیں عرب کے پس تقدیر کلام یہ ہے کہ یہاں تک کہ مالک ہوں گے' عرب کے اور ان کے تابع ہیں اہل اسلام سے پس جو کہ مسلمان ہو وہ عربی ہے۔ ❷ یا فرمایا یہ شک راوی کا ہے اور اختلاف ہے اس میں کہ وہ اولاد حسن رضی اللہ عنہ سے ہوں گے یا اولاد حسین رضی اللہ عنہ سے اور ظاہر تر یہ ہے کہ باپ کی جانب سے حسنی ہوں گے اور ماں کی جانب سے حسینی۔ ❸ اس میں رد ہے شیعہ پر وہ کہتے ہیں کہ مہدی موعود قائم ومنتظر ہے اور وہ محمد حسن عسکری کے بیٹے ہیں۔

٥٤٥٣- (١٧) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ((يَقُوْلُ الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مِنْ اَوْلَادِ فَاطِمَةَ۔)) (رواه ابوداؤد) (ابوداود حديث رقم ٤٢٨٤ وابن ماجه حديث رقم ٤٠٨٦)

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ مہدی میری عترت اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

٥٤٥٤- (١٨) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَلْمَهْدِيُّ مِنِّيْ اَجْلَى الْجَبْهَةِ اَقْنَى الْاَنْفِ يَمْلَاُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَ

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ مہدی مجھ سے ہے روشن پیشانی بلند بینی والا ہوگا جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسے کہ وہ ظلم وستم

عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَ جَوْرًا يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِيْنَ.)) (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد حديث رقم ٤٢٨٥ واحمد في المسند ٣/ ١٧)

سے بھری ہوئی تھی' وہ زمین میں سات ❶ برس تک حکومت کرے گا۔(ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سات برس اور ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث آئندہ میں جو آیا ہے سات برس یا آٹھ برس یا نو برس تو یہ شک راوی کا ہے اور احتمال ہے کہ اس روایت میں جزم ہے سات برس کا اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث آئندہ جس کو ابوداؤد نے روایت کیا اس کی موید ہے اور احتمال ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث آئندہ کو بیان کیا تو تعین مبہم تھا اور وقت معین کیا واللہ اعلم۔

٥٤٥٥- (١٩) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قِصَّةِ الْمَهْدِيِّ قَالَ ((فَيَجِيْئُ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ يَا مَهْدِيُّ اَعْطِنِيْ اَعْطِنِيْ قَالَ فَيَحْثِيْ لَهٗ فِيْ ثَوْبِهٖ مَا اسْتَطَاعَ اَنْ يَّحْمِلَهٗ.)) (رواه الترمذی) (الترمذی حديث رقم ٢٢٣٣ وابن ماجه حديث رقم ٤٠٨٣ واحمد في المسند ٣/ ٢١)

انہی (سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مہدی کا قصہ روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ مہدی کے پاس ایک شخص آئے گا اور وہ کہے گا کہ اے مہدی! مجھے دے ❶ دے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پس وہ ❷ لپ بھر بھر کر اس کے کپڑے میں ڈالے گا جس کو وہ اٹھا نہیں سکے گا۔(ترمذی)

حکم الحدیث: اس میں ایک ضعیف راوی ہے اور اس کی متابعت ایک مجہول راوی کرتا ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ دے مجھے دے مجھے یعنی کچھ اور تکرار تاکید کے لیے ہے۔ ❷ لپ بھر کر دے گا یعنی بہت اور بے شمار۔

٥٤٥٦- (٢٠) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((يَكُوْنُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيْفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ هَارِبًا اِلٰى مَكَّةَ فَيَاْتِيْهِ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُوْنَهٗ وَ هُوَ كَارِهٌ فَيُبَايِعُوْنَهٗ بَيْنَ الرُّكْنِ وَ الْمَقَامِ وَ يُبْعَثُ اِلَيْهِ بَعْثٌ مِنَ الشَّامِ فَيُخْسَفُ بِهِمُ الْبَيْدَاءَ بَيْنَ مَكَّةَ وَ الْمَدِيْنَةِ فَاِذَا رَاَى النَّاسُ ذٰلِكَ اَتَاهُ اَبْدَالُ الشَّامِ وَ عَصَائِبُ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُوْنَهٗ ثُمَّ يَنْشَاُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ اَخْوَالُهٗ كَلْبٌ فَيَبْعَثُ اِلَيْهِمْ بَعْثًا فَيَظْهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ وَ ذٰلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ وَ يَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ وَ يُلْقِي الْاِسْلَامُ بِجِرَانِهٖ فِي الْاَرْضِ فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِيْنَ ثُمَّ يُتَوَفّٰى وَ يُصَلِّيْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ.)) (رواه

ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ایک خلیفہ کے مرنے ❶ پر اختلاف واقعہ ہو جائے گا ❷ تو اہل مدینہ میں سے ایک شخص بھاگ کر ❸ مکہ کی طرف نکلے گا ❹ اس کے پاس لوگ اہل مکہ سے آئیں گے وہ اس کو نکالیں گے جبکہ وہ شخص اس کو (امامت) مکروہ سمجھتا ہو گا لوگ اس سے حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کریں گے اور بھیجا جائے گا ❺ اس کی طرف ایک لشکر شام سے پس وہ لشکر ❻ بیداء میں مکہ اور مدینہ کے درمیان دھنسا جائے گا جب لوگ یہ حال دیکھیں گے تو مہدی کے پاس شام کے ابدال ❼ اور اہل عراق سے جماعتیں آئیں گی وہ مہدی سے بیعت کریں گے پھر قریش سے ایک آدمی ظاہر ہو گا جس کے ننھیال ❽ کلب سے ہوں گے' وہ ان

ابوداؤد) (ابوداود حدیث رقم ٤٢٨٦ واحمد فی المسند ٦/ ٣١٦)

کی طرف ایک لشکر روانہ کرے گا' مہدی اس پر غالب آ جائے گا اور یہ مذکورہ لشکر کلب کا فتنہ ہو گا اور مہدی لوگوں میں موافقت سنت نبی کے عمل کریں گے اور اسلام ❾ اپنی گردن زمین پر ڈال دے گا' مہدی سات برس تک زندہ رہیں ❿ گے پھر وہ فوت ہو جائیں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جو آخر زمانہ میں ہو گا اور مراد خلیفہ سے خلیفہ مخفی ہے کیوں کہ وہ سلطان ہو گا۔ ❷ یعنی واسطے مکروہ جاننے لینے منصب امارت کے یا ڈر نے فتنہ کے کہ واقع ہو گا اور مراد مدینہ سے وہ شہر ہی جس میں وہ خلیفہ ہو گا یا مدینہ سے مدینہ مطہرہ مراد ہے۔

❸ مکہ کی طرف اس لیے کہ وہ ہر اس شخص کی جائے پناہ ہے جو اس کے ساتھ پناہ طلب کرے اور ہر شخص کی عبادت گاہ ہے اور وہ شخص مہدی ہوں گے اس لیے ابوداؤد نے اس حدیث کو مہدی کے باب میں نقل کیا ہے۔ ❹ یعنی ان کے کام کے ظاہر ہونے اور ان کی قدر پہچاننے کے۔

❺ یعنی بادشاہ جو اس وقت شام میں ہو گا ایک لشکر امام مہدی سے لڑائی کے لیے بھیجے گا۔ ❻ یعنی مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک جگہ ہے۔

❼ یہ حال یعنی سنیں گے خبر ہلاک ہونے سفیان کی اور شام کے لشکر سے مراد یہی سفیان کا لشکر ہے۔ ❽ یعنی مخالف مہدی کا۔

❾ یعنی ثبات وقرار پائے گا۔ ❿ زرکشی نے کہا کہ ان احادیث میں جس مہدی کا ذکر ہے یہ وہ مہدی ہیں جو عیسیٰ علیہ السلام کا دور پائیں گے اور ان کے ساتھ نماز پڑھیں گے' قسطنطنیہ کو پھر نصاریٰ سے چھین لیں گے اور مہدی عرب اور عجم کے مالک ہو جائیں گے اور زمین کو عدل اور انصاف سے بھریں گے اور رکن اور مقام کے درمیان ان سے بیعت کی جائے گی اور وہ سفیان سے لڑیں گے اور ہند کے بادشاہ ان کی اطاعت کریں گے انتھی کلام۔ یہ تمام علامات آپ کی احادیث میں وارد ہیں ان لوگوں پر تعجب ہے جنہوں نے اس کو مہدی سمجھ لیا جس میں ان علامات میں سے ایک بھی موجود نہیں جیسے مہدیہ ایک قوم ہے جو سید محمد جونپوری ایک ہندی مرد کو مہدی سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں مہدی آمد ورفت اور اس سے زیادہ عجیب یہ ہے جو مقام قادیان میں غلام احمد مرزا کہتا ہے کہ میں ہی عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہوں اور میں ہی مہدی ہوں۔ (لعنة الله عليه)

٥٤٥٧- (٢١) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَلَآءً یُصِیْبُ هٰذِهِ الْاُمَّةَ حَتّٰی لَا یَجِدُ الرَّجُلُ مَلْجَاً یَلْجَاُ اِلَیْهِ مِنَ الظُّلْمِ فَیَبْعَثُ اللّٰهُ رَجُلًا مِّنْ عِتْرَتِیْ وَ اَهْلِ بَیْتِیْ فَیَمْلَاُ بِهِ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّ عَدْلًا کَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا یَرْضٰی عَنْهُ سَاکِنُ السَّمَآءِ وَ سَاکِنُ الْاَرْضِ لَا تَدَعُ السَّمَآءُ مِنْ قَطْرِ هَاشَیْئًا اِلَّا صَبَّتْهُ مِدْرَارًا وَّلَا تَدَعُ الْاَرْضُ مِنْ نَبَاتِهَا شَیْئًا اِلَّا اَخْرَجَتْهُ حَتّٰی یَتَمَنَّی الْاَحْیَآءُ الْاَمْوَاتَ یَعِیْشُ فِیْ ذٰلِكَ سَبْعَ سِنِیْنَ

سیدنا ابو سعید (خدری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بلا عظیم کا ذکر کیا جو اس امت کو پہنچے گی یہاں تک کہ کوئی شخص پناہ کی جگہ نہیں پائے گا جس کی طرف ظلم سے پناہ پکڑے' تو اللہ تعالیٰ میری عترت میں سے ایک شخص کو بھیجے گا' وہ عدل وانصاف سے زمین کو بھر دے گا جیسے وہ اس سے پہلے ظلم وستم سے بھری ہوئی تھی آسمان اور زمین کے رہنے والے اس سے راضی ہوں گے' آسمان ❶ اپنے مینہ کے قطروں سے کچھ نہ چھوڑے گا مگر یہ کہ برسائے گا اس کو اور زمین اپنی روئیدگی سے کچھ نہ چھوڑے گی مگر یہ کہ نکالے

اَوْ ثَمَانَ سِنِیْنَ اَوْ تِسْعَ سِنِیْنَ۔ رَوَاہُ (احمد فی المسند ۳/ ۳۷ والحاکم فی المستدرك ٤/ ٢٦٥)

گی اس کو یہاں تک کہ زندہ مردوں کی ❷ آرزو کریں گے مہدی اس خوشی میں سات برس یا آٹھ برس یا نو برس زندہ رہیں گے۔ (روایت کیا اس کو ❸)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی بارش مہدی کے دور میں بہت برسے کی اور زراعتیں اور حاصل زمین کی کمال پر آ دیں گے اور عیش اور زندگانی خوشی کی ہوگی۔ ❷ یعنی وجود اور حیات ان کے اور کہیں گے کہ کاش کے وہ زندہ ہوتے ہمارے زمانہ میں تاکہ عیش اور نشاط و کامرانی دیکھتے اور بعض لفظ احیاء کو ساتھ زیر ہمزہ کے پڑھتے ہیں مصدر بمعنی زندہ کرنے کے یعنی مردے آرزو کریں گے کہ زندہ کرے اللہ تعالیٰ ان کو اور یہ بطریق فرض و تقدیر کے ہے واسطے قصد مبالغہ کے اگر یہ روایت ثابت ہو، وگرنہ صرف احتمال ہی ہے۔ واللہ اعلم

❸ بعد لفظ رواہ کے سفیدی چھوٹی ہوئی ہے اور لاحق کی گئی ہے یہ عبارت مستدرک حاکم کی وقال صحیح۔

٥٤٥٨ - (٢٢) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ وَّرَاءِ النَّهْرِ يُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ حَرَّاثٌ عَلٰى مُقَدَّمَتِهٖ رَجُلٌ يُّقَالُ لَهٗ مَنْصُوْرٌ يُّوَطِّنُ اَوْيُمَكِّنُ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا مَكَّنَتْ قُرَيْشٌ لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ جَبَ عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ نَّصْرُهٗ اَوْقَالَ اِجَابَتُهٗ۔)) (رواہ ابو داؤد) (ابو داود حدیث رقم ٤٢٩٠)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ ایک شخص ❶ ماوراءِ نہر سے نکلے گا اس کو حارث حراث کہا جائے گا اس کے لشکر کی اگلی فوج پر ایک شخص ہوگا جس کا نام منصور ہوگا وہ آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو جگہ اور رہنے کی جگہ دے گا جیسا کہ قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھکانا دیا تھا ہر مسلمان پر اس کی تائید کرنا واجب ہے یا فرمایا اس کی بات قبول کرنا لازم ہے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی صالح پیچھے نہر کے سے یعنی ان شہروں بخارا اور سمرقند وغیرہ کے۔

٥٤٥٩ - (٢٣) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْاِنْسَ وَ حَتّٰى تُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهٖ وَ شِرَاكُ نَعْلِهٖ وَ يُخْبِرُهٗ فَخِذُهٗ بِمَا اَحْدَثَ اَهْلُهٗ بَعْدَهٗ۔)) (رواہ الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٢١٨١ واحمد فی المسند ٣/ ٨٤)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ درندے آدمیوں سے کلام کریں گے یہاں تک کہ آدمی سے اس کے کوڑے کا پھندنا اور اس کے جوتے کا تسمہ کلام کرے گا۔ اور اس کی ران اس کو خبر دے گی جو اس کے اہل نے نیا کام کیا۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٥٤٦٠- (٢٤) وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَلْاٰيَاتُ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ۔)) (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه حديث رقم ٤٠٥٧)

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ دو سو برس بعد نشانیاں ❶ پیدا ہوں گی۔'' (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: یہ من گھڑت روایت ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ حدیث ضعیف ہے ابن جوزی رحمہ اللہ نے اس کو موضوعات میں لکھا ہے اور شاید آیات سے اس حدیث میں وہ آیات مراد ہیں جیسے خلق قرآن کا قول جو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے وقت میں نکلا اور اس کی وجہ سے اہل حدیث پر آفت آئی۔

٥٤٦١- (٢٥) وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّايَاتِ السُّوْدَ قَدْ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ خُرَاسَانَ فَأْتُوْهَا فَاِنَّ فِيْهَا خَلِيْفَةَ اللّٰهِ الْمَهْدِيَّ۔)) (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ۔) (الترمذی حديث رقم ٢٢٦٩ وابن ماجه حديث رقم ٤٠٨٤ والبيهقی فی دلائل النبوة ٦/ ٥١٦)

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ جس وقت تم سیاہ نشانات جھنڈے دیکھو کہ خراسان سے نکل آئے ہیں، تو تم ان کے پاس آؤ اس لیے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ❶ مہدی ہوگا۔'' (احمد، بیہقی فی دلائل النبوۃ)

حکم الحدیث: یہ حدیث منکر ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی خلیفہ مہدی کو اللہ تعالیٰ کی نصرت و تائید ہوگی پس یہ حدیث اس کے منافی نہ ہوگی کہ مہدی کے ظہور کی ابتداء حرمین شریفین سے ہوگی اور مؤید ہے اس کی وہ روایت جس کو ابن ماجہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ ایک بار ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں بنی ہاشم کے چند جوان آئے ان کو دیکھ کر آپ کی آنکھیں بھر آئیں اور رنگ بدل گیا میں نے اس کا سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا ہم اس گھر کے لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے دنیا پر آخرت کو اختیار کیا اور میرے اہل بیت قریب ہے کہ میرے بعد تکالیف اٹھائیں گے اور سختی اور اخراج یہاں تک کہ کچھ لوگ مشرق سے آئیں گے ان کے ساتھ سیاہ جھنڈے ہوں گے وہ خزانہ طلب کریں گے لوگ ان کو نہ دیں گے وہ لڑیں گے اور مدد دیے جائیں گے آخر ان کو دیا جائے گا وہ اپنے لیے حکومت قبول نہ کریں گے اور میرے اہل بیت سے ایک شخص کو یہ خزانہ اور حکومت دے دیں گے وہ زمین کو عدل سے بھر دے گا جیسے لوگوں نے اس کو ظلم سے بھرا ہوگا آخر حدیث تک۔

٥٤٦٢- (٢٦) وَعَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ وَ نَظَرَ اِلٰی ابْنِهِ الْحَسَنِ وَ قَالَ اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ سَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ يُسَمّٰى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ يُشْبِهُهُ فِی الْخُلُقِ وَلَا يُشْبِهُهُ فِی الْخَلْقِ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةً يَمْلَأُ الْاَرْضَ عَدْلًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) وَ لَمْ يَذْكُرِ الْقِصَّةَ۔

ابواسحق رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور عنقریب اس کی پشت سے ایک شخص تمہارے نبی کی سیرت باطنی میں مشابہ پیدا ہوگا، جس کا نام اور آپ کی پیدائش (صورت) کے مشابہ ہوگا، پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے پورے قصہ ❶ کا ذکر کیا کہ وہ زمین کو عدل

(ابو داود حدیث رقم ٤٢٩٠)

سے بھر دے گا۔ (ابوداؤد) اور قصہ ذکر نہیں کیا۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ قصہ بھر دینے الخ ابن طاہر فتنی رحمہ اللہ نے کہا معلوم نہیں کہ یہ کیسے لوگ ہیں کیا مجنون ہیں جو ایک مرد کو جس کی حکومت ایک گاؤں میں بھی نہیں ہوئی مہدی خیال کرتے ہیں اور احادیث صحیحہ کی جو اپنے خلاف ہوں تکذیب کرتے ہیں اور ایسے مہدی کو انبیاء سابقین پر فضیلت دیتے ہیں اور جو اس کی مہدویت کا منکر ہو اس کو کافر جانتے ہیں اور ان کے اصحاب کو ابوبکر رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ سے افضل بتاتے ہیں خاک پڑے ان کی عقل پر۔

٥٤٦٣- (٢٧) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ فُقِدَ الْجَرَادُ فِيْ سَنَةٍ مِنْ سِنِيْ عُمَرَ الَّتِيْ تُوُفِّيَ فِيْهَا فَاهْتَمَّ بِذٰلِكَ هَمًّا شَدِيْدًا فَبَعَثَ إِلَى الْيَمَنِ رَاكِبًا وَ رَاكِبٌ إِلَى الْعِرَاقِ وَ رَاكِبًا إِلَى الشَّامِ يَسْئَلُ عَنِ الْجَرَادِ هَلْ أُرِيَ مِنْهُ شَيْئًا فَأَتَاهُ الرَّاكِبُ الَّذِيْ مِنْ قِبَلِ الْيَمَنِ بِقَبْضَةٍ فَنَثَرَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمَّا رَاٰهَا عُمَرُ كَبَّرَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ خَلَقَ أَلْفَ أُمَّةٍ سِتُّمِائَةٍ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ وَأَرْبَعُ مِائَةٍ فِي الْبَرِّ فَإِنَّ أَوَّلَ هَلَاكِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ الْجَرَادُ فَإِذَا هَلَكَ الْجَرَادُ تَتَابَعَتِ الْأُمَمُ كَنِظَامِ السِّلْكِ۔)) (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

(البیهقی حدیث رقم ١٠١٣٢)

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اس سال جبکہ ان کی وفات ہوئی' ٹڈی گم ہو گئی ❶ تو عمر رضی اللہ عنہ اس کی وجہ سے سخت غمگین ہوئے انہوں نے یمن کی طرف ایک سوار اور ایک سوار عراق کی طرف اور ایک سوار شام کی طرف روانہ کیا' جو ٹڈی ❷ کے متعلق لوگوں سے پوچھتے تھے کہ کیا اس کو دیکھا گیا ہے یا نہیں' تو وہ سوار جو کہ یمن کی طرف گیا تھا وہ ایک مٹھی بھر کر لایا اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پھیلا دیا' جب انہوں نے اسے دیکھا تو اللہ اکبر کہا ❸ اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار قسم کی مخلوقات پیدا فرمائی ہیں' چھ سو سمندر میں اور چار سو خشکی میں اور اس وقت میں سب سے پہلے ٹڈی ہلاک ہو گی اور جب ٹڈی ہلاک ہو گی تو دوسری مخلوقات پے در پے ہلاک ہوں گی جس طرح کہ موتیوں کی لڑی ٹوٹ جاتی ہے۔ (بیہقی فی شعب الایمان)

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ٹڈی اس دیار میں پیدا نہ ہوئی۔

❷ یعنی ناپیدا ہونے ٹڈی کے۔

❸ یعنی بسبب خوشی کے۔

بَابُ الْعَلَامَاتِ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ وَ ذِكْرِ الدَّجَّالِ

قیامت سے پہلے ظاہر ہونے والی نشانیوں اور دجال کے ذکر کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٥٤٦٤ - (١) عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدِنِ الْغِفَارِيِّ قَالَ اِطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَ نَحْنُ نَتَذَاكَرُ فَقَالَ ((مَاتَذْكُرُوْنَ)) قَالُوْ نَذْكُرُ السَّاعَةَ قَالَ ((اِنَّهَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرَ اٰيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّآبَّةَ وَ طُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا وَ نُزُوْلَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَ ثَلَاثَةَ خُسُوْفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَ خَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَ اٰخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ اِلٰى مَحْشَرِهِمْ۔)) وَ فِيْ رِوَايَةٍ ((نَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدْنٍ تَسُوْقُ النَّاسَ اِلَى الْمَحْشَرِ)) وَ فِيْ رِوَايَةٍ فِي الْعَاشِرَةِ ((وَ رِيْحٌ تُلْقِي النَّاسَ فِي الْبَحْرِ۔)) (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (٣٩۔ ٢٩٠١) وابو داود حديث رقم ٤٣١١ والترمذی حديث رقم ٢١٨٣)

سیدنا حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر جھانکا' ہم آپس میں ذکر کر رہے تھے' آپ نے فرمایا کیا ذکر کرتے ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ ہم قیامت کا ذکر کرتے ہیں' آپ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ تم دس نشانیاں نہ دیکھ لو تو آپ نے ذکر فرمایا ❶ دھویں کا اور نکلنا دجال کا اور دابۃ الارض کا ❷ اور نکلنا آفتاب کا مغرب کی طرف سے ❸ اور اترنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا اور نکلنا یاجوج اور ماجوج کا ❹ اور تین خسوف کا ایک خسف مشرق میں اور ایک خسف مغرب میں اور ایک خسف عرب میں اور وہ نشانی کہ جو سب کے بعد واقع ہوگی وہ ایک آگ ہوگی جو یمن کی طرف سے نکلے گی وہ لوگوں کو ❺ محشر کی طرف ہانکے گی اور ایک روایت میں آیا ہے کہ عدن کے کنارے سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو محشر کی طرف ہانکے گی اور ایک روایت میں ہے کہ دسویں نشانی ایک آندھی آئے گی جو لوگوں کو دریا میں ڈالے گی۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ذکر فرمایا دھوئیں کا قیامت سے پہلے یہ دھواں عالم میں چھپے گا مسلمانوں کی زکام جیسے حالت ہو جائے گی اور کافروں کا سر جھلس جائے گا۔ ❷ اور دابۃ الارض کا الخ' مکہ کی زمین سے ایک جانور نکلے گا جس کا سر ساٹھ گز لمبا ہوگا جیسے بیل کا اور آنکھ سور جیسی اور کان ہاتھی جیسے اور سینگ پہاڑی بکرے جیسے' سینہ جیسے شیر کا اور کوکھ جیسے بلی کی اور دم جیسے مینڈھے کی اور رنگ جیسے چیتے کا اور ہاتھ پاؤں جیسے اونٹ کے اس کے پاس موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی' مسلمان اور کافر کو سونگھ کر بتلائے گا اور کہے گا اسلام کا دین سچا ہے اور سب دین جھوٹے ہیں سورہ نمل کی آیت ﴿اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ﴾ الآیۃ میں اس کا بیان ہے۔

❸ مغرب کی طرف سے یعنی جدھر سورج غروب ہوتا ہے ادھر ہی سے نکلے گا۔ ❹ نکلنا یاجوج اور ماجوج کا' وہ دو قومیں ہیں یافث بن نوح علیہ السلام کی اولاد میں جو قیامت کے قریب ظاہر ہوں گی۔

❺ میدان حشر کی طرف' یہ شام کی زمین ہے گویا وہ آگ بقدرت الٰہی لوگوں کو ملک شام کی طرف ہانکنے والی ہوگی۔

٥٤٦٥ - (٢) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا الدُّخَانَ وَ الدَّجَّالَ وَ دَابَّةَ الْاَرْضِ وَ طُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا وَ اَمْرَ الْعَامَّةِ وَ خُوَيْصَّةَ اَحَدِكُمْ۔)) (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (١٢٩ ـ ٢٩٤٧) وابن ماجه حديث رقم ٤٠٥٦ واحمد فی المسند ٢/ ٣٢٤)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”چھ چیزوں کے آنے سے پہلے پہلے تم نیک کاموں میں جلدی کرو ❶ دھواں‘ دجال‘ دابۃ الارض‘ آفتاب کا مغرب کی طرف سے نکلنا اور تم میں سے ایک عام اور خاص لوگوں کا فتنہ۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ جلدی کرو الخ آثار قیامت سے اور اپنی موت سے پہلے جو کرنا ہو سو کرلو۔

٥٤٦٦ - (٣) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((اِنَّ اَوَّلَ الْاٰيَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا وَ خُرُوْجُ الدَّآبَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى وَاَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْاُخْرٰى عَلٰى اَثَرِهَا قَرِيْبًا۔)) (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (١١٨ ـ ٢٩٤١) وابوداود حديث رقم ٤٣١٠ وابن ماجه ٢/ ١٣٥٣)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ❶ قیامت کی پہلی نشانیوں میں سے آفتاب کا مغرب سے نکلنا ہے اور نکلنا دابۃ الارض کا لوگوں پر چاشت کے وقت اور ان میں سے جو بھی نشانی پہلے واقع ہو جائے گی تو دوسری اس کے بعد بہت جلد ❷ ظاہر ہو گی۔“ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ قیامت کی پہلی نشانی الخ یعنی ان نشانیوں میں جو قانون قدرت کے خلاف ہیں‘ کیونکہ پہلی نشانی مہدی کا ظہور ہے‘ پھر عیسیٰ علیہ السلام کا اترنا‘ پھر دجال کا نکلنا‘ پھر یاجوج ماجوج کا نکلنا‘ اور دابۃ الارض میں اختلاف ہے کہ سورج کے طلوع کے بعد نکلے گا یا پہلے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہی خیال تھا اور بعض نے کہا کہ اس سے پہلے نکلے گا‘ بہر حال آسمانی نشانیوں میں سورج کا نکلنا پہلی نشانی ہے اور زمینی نشانیوں میں دابۃ الارض کا پہلے نکلنا ہے۔ اور سید نے کہا کہ قیامت کی پہلی نشانی دجال کا نکلنا ہے‘ پھر عیسیٰ علیہ السلام کا اترنا پھر یاجوج ماجوج کا نکلنا پھر دابۃ الارض کا پھر سورج کا مغرب سے نکلنا‘ کیوں کہ سورج نکلنے پر ایمان کا دروازہ بند ہو جائے گا اور عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد بہت سے کافر دین اسلام قبول کریں گے یہاں تک کہ ساری دنیا میں ایک ہی دین ہو جائے گا۔ ❷ نزدیک یعنی ان دونوں علامات میں دوسری نشانیوں کی نسبت بہت کم فاصلہ ہوگا۔

٥٤٦٧ - (٤) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((ثَلٰثٌ اِذَا خَرَجْنَ ﴿لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِیْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا﴾ طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا وَالدَّجَّالُ وَ دَابَّةُ الْاَرْضِ۔)) (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تین نشانیاں ❶ جب ظاہر ہوں گی تو کسی شخص کو اس کا ایمان کوئی فائدہ نہیں دے گا جو کہ اس سے پہلے ایمان نہیں لایا ہوگا یا پھر جس آدمی نے اپنے ایمان کی حالت میں کوئی نیکی نہ کی ہو گی‘ مغرب کی طرف سے سورج کا طلوع ہونا‘ دجال کا

(۴۴۹-۱۵۸) وابوداود حدیث رقم ۴۳۱۲) ظاہر ہونا اور دابۃ الارض کا نکلنا۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ تین نشانیاں الخ یعنی جب یہ نشانیاں ظاہر ہوئیں تو قیامت ظاہر ہو گئی' ایمان بالغیب باقی نہ رہا اس لیے کہ اس وقت کا ایمان لانا کچھ فائدہ نہ کرے گا۔

۵۴۶۸- (۵) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ((حِیْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ اَتَدْرِیْ اَیْنَ تَذْھَبُ ھٰذِہٖ)) قُلْتُ اَللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ ((فَاِنَّھَا تَذْھَبُ حَتّٰی تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَاْذِنُ فَیُؤْذَنُ لَھَا وَ یُوْشِكُ اَنْ تَسْجُدَ وَلَا یُقْبَلُ مِنْھَا فَتَسْتَاْذِنَ فَلَا یُؤْذَنُ لَھَا وَ یُقَالُ لَھَا ارْجِعِیْ مِنْ حَیْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَّغْرِبِھَا فَذٰلِكَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی ﴿وَ الشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّھَا﴾ قَالَ ((مُسْتَقَرُّھَا تَحْتَ الْعَرْشِ۔)) **(متفق علیه)** (البخاری حدیث رقم ۳۱۹۹ ومسلم حدیث رقم (۲۵۱-۱۵۹) والترمذی حدیث رقم (۱۵۶)

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر ❶ جب سورج غروب ہوتا ہے تو تو جانتا ہے کہ یہ کہاں جاتا ہے؟ میں نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتے ہیں' آپ نے فرمایا کہ یہ آفتاب نیچے عرش کے جاتا ہے' یہاں تک کہ سجدہ کرتا ہے پھر اجازت مانگتا ہے تو اجازت دیا جاتا ہے اور قریب ہے ❷ کہ یہ سجدہ کرے گا اور اس سے سجدہ قبول نہیں کیا جائے گا اور اجازت مانگے گا تو اجازت نہیں دیا جائے گا اور کہا جائے گا اسے کہ تو واپس لوٹ جا' جہاں سے تو آیا ہے اور وہ مغرب سے طلوع ہوگا تو اللہ تعالیٰ کا فرمان کہ سورج اپنے ٹھکانے کے لیے چلتا ہے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا ٹھکانہ عرش کے نیچے ہے۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ پھر اجازت مانگتا ہے یعنی مشرق سے طلوع ہونے کا۔ ❷ اور قریب ہے کہ الخ یعنی قیامت کے قریب اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آفتاب کا حال مثل گھڑی کے ہے کہ ایک رات اور ایک دن چل کر بند ہو جاتی ہے بدون حکم کے دوسرے دن نہیں چلتی اسی طرح ہر روز آفتاب حکم الٰہی کے بغیر طلوع نہیں ہوتا جب اس حکیم مطلق کا حساب پورا ہو جائے گا تو اس عالم کی کل بگڑ جائے گی الٹی چال چل کر یہ سب کارخانہ ٹوٹ پھوٹ جائے گا اور اسی کا نام قیامت ہے۔

۵۴۶۹- (۶) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ((یَقُوْلُ مَا بَیْنَ خَلْقِ اٰدَمَ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَةِ اَمْرٌ اَکْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ۔)) **(رواہ مسلم)** (مسلم حدیث رقم (۱۲۶-۲۹۴۶)

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، آپ فرماتے تھے کہ آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لے کر قیامت کے دن تک ❶ دجال سے بڑا کوئی کام نہیں۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ دجال سے بڑا' یعنی تمام مصائب سے دجال زیادہ تر ہے' عالم میں کوئی بلا اس کے برابر نہیں۔

۵۴۷۰- (۷) وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ اللّٰہَ لَا یَخْفٰی عَلَیْکُمْ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَیْسَ بِاَعْوَرَ وَ اِنَّ الْمَسِیْحَ الدَّجَّالَ اَعْوَرُ

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تم پر پوشیدہ نہیں ہے اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے اور تحقیق مسیح دجال کانا ہوگا اس کی دائیں آنکھ کانی ہوگی گویا

عَيْنِ الْيُمْنٰى كَأَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ۔)) (متفق علیه)
(البخاری حدیث رقم ۷۱۲۳ ومسلم حدیث رقم (۱۰۔ ۱۶۹) وابوداود حدیث رقم ۴۳۱۶ وابن ماجه حدیث رقم ۴۰۷۱ واحمد فی المسند ۲/ ۳۳)

کہ اس کی آنکھ انگور کا پھولا ہوا دانہ ہے۔ (متفق علیہ)

۵۴۷۱- (۸) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَامِنْ نَبِيٍّ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ اَلَا اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَ، فَ، رَ۔)) (متفق علیه)
(البخاری حدیث رقم ۷۴۳۱ ومسلم حدیث رقم (۱۰۱۔ ۲۹۳۳) وابوداود حدیث رقم ۴۳۱۶ والترمذی حدیث رقم ۲۲۴۵)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ نہیں کوئی نبی گذرا مگر یہ کہ ڈرایا ہے اس نے اپنی امت کو کانے جھوٹے سے ❶ خبردار رہنا دجال کانا ہوگا اور پروردگار تمہارا کانا نہیں اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان (لفظ) کفر لکھا ہوا ہوگا۔'' (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ کانے جھوٹے سے الخ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار خطبہ پڑھا اور فرمایا: ہر چند کہ ہر ایک رسول علیہ السلام نے اپنی امت کو دجال کی خبر دی ہے مگر ایسا صاف پتہ نہیں بتلایا کہ جس سے اس کا جھوٹ سب پر کھل جائے اور میں تم کو بتلاتا ہوں کہ وہ کانا ہوگا اور خدائی کا دعویٰ کرے گا جبکہ ناقص ہونا اللہ کی شان نہیں اگلی حدیث میں اس کا صاف بیان ہے۔=

۵۴۷۲- (۹) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَاحَدَّثَ بِهٖ نَبِيٌّ قَوْمَهٗ اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَ اِنَّهٗ يَجِيْءُ مَعَهٗ بِمِثْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِيْ يَقُوْلُ اِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَ اِنِّيْ اُنْذِرُكُمْ كَمَا اَنْذَرَ بِهٖ نُوْحٌ قَوْمَهٗ۔))
(متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۳۳۳۷ ومسلم حدیث رقم (۱۰۵۔ ۲۹۳۴)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خبردار! کیا میں تم کو دجال کی ایسی بات بتاؤں جو کسی نبی (علیہ السلام) نے اپنی امت کو نہیں بتائی تحقیق دجال کانا ہے اور تحقیق دجال اپنے ساتھ مانند جنت اور دوزخ کے لائے گا تو ❶ جس کو یہ جنت کہے گا وہ آگ ہوگی اور تحقیق میں تم کو ڈراتا ہوں جیسا کہ نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا تھا۔'' (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ پس جس کو آگ کہے گا، وہ بہشت ہوگی، مراد یہ ہے کہ حقیقت میں آگ اس کی مومنوں کے لیے باغ ہو جائے گی اور اس کا باغ اس کے تابعداروں کے لیے آگ ہو جائے گا۔

۵۴۷۳- (۱۰) وَعَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ وَ اِنَّ مَعَهٗ مَآءً وَ نَارًا فَاَمَّا الَّذِيْ يَرَاهُ النَّاسُ مَآءً فَنَارٌ تُحْرِقُ وَ اَمَّا الَّذِيْ يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا فَمَآءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ فَمَنْ اَدْرَكَ

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا دجال اس حال میں نکلے گا کہ اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی پس جس کو لوگ پانی دیکھیں گے تو وہ آگ ہوگی جو جلا دے گی اور جس کو لوگ آگ دیکھیں گے تو وہ پانی ٹھنڈا

ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِيْ يَرَاهُ نَارًا فَإِنَّهُ مَآءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ))۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَ زَادَ مُسْلِمٌ ((وَاِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوْحُ الْعَيْنِ عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيْظَةٌ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَءُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٌ وَ غَيْرُ كَاتِبٍ۔)) (البخاری حدیث رقم ۳۴۵۰ ومسلم حدیث رقم (۱۰۵۔ ۲۹۳۴)

شیریں ہوگا تم میں سے جو شخص اسے پائے تو اسے چاہیے کہ وہ آگ ❶ میں داخل ہو' کیونکہ وہ پانی شیریں ❷ ٹھنڈا ہوگا۔ (متفق علیہ) اور زیادہ کیا مسلم نے اس عبادت کو کہ تحقیق کی ایک آنکھ مٹی ہوئی ہوگی اس پر ناخنہ ہوگا' اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ کافر لکھا ہوگا جس کو ہر مومن لکھنے والا اور غیر لکھنے والا پڑھ سکے گا۔

فوائد الحدیث: ❶ دیکھے اس کو آگ یعنی پس اختیار کرے تکذیب اس کی اور نہ پرواہ کرے ڈالنے اس کے اس چیز میں کہ دیکھے اس کو آگ۔ ❷ پانی شیریں ہوگا یعنی حقیقت میں یا بحسب مآل۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

۵۴۷۴- (۱۱) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَلدَّجَّالُ اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰى جُفَالُ الشَّعْرِ مَعَهُ جَنَّتُهُ وَ نَارُهُ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَ جَنَّتُهُ نَارٌ۔)) **(رواه مسلم)** (مسلم حدیث رقم (۱۰۴۔ ۲۹۳۴) وابن ماجه حدیث رقم ۴۰۷۱ واحمد ۳/ ۱۱۵)

انہی (سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دجال بائیں آنکھ سے کانا ہوگا ❶ اس کے بال کثرت سے ہوں گے' بہشت اور اس کی آگ اس کے ساتھ ہوگی پس اس کی آگ بہشت ہے اور اس کی بہشت آگ ہے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یہ حدیث سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کی گذشتہ حدیث کے مخالف نہیں ہے جس میں آیا ہے کہ وہ دائیں آنکھ کا کانا ہے' کیونکہ آدمی کی دائیں آنکھ مقابل کی نسبت بائیں ہوتی ہے اور بائیں دائیں تو اگر اس کی بائیں آنکھ کانی ہوگی تو ناظر کی نسبت وہ دائیں ہوگی اور اگر دائیں کانی ہوگی تو ناظر کی نسبت وہ بائیں ہوگی' تو آپ نے ایک حدیث میں نفس دجال کی نسبت خبر دی ہے اور ایک حدیث میں دیکھنے والے کی نسبت کہ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی گذشتہ حدیث میں مذکور ہے کہ گویا دجال کی آنکھ انگور ہے پھولا ہوا اور سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کی گذشتہ حدیث میں مذکور ہے کہ اس کی آنکھ مٹی ہوئی ہوگی جس پر ایک موٹا سا چھلکا ہوگا اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی آئندہ حدیث میں جو دوسری فصل میں ان شاء اللہ تعالیٰ آئے گی کہ اس کی آنکھ مٹی ہوئی ہوگی نہ پھولی ہوگی اور اندر کو گھسی ہوئی اور تطبیق اس میں یہ ہے کہ اس کی ایک آنکھ تو ثابت ہوگی لیکن بے نور اور دوسری انگور کی طرح پھولی ہوئی پس درست یہ ہے کہ کہا جائے اعور عین الیسری واعور عین الیمنی کیونکہ اس کی دونوں آنکھیں عیب دار ہوں گی۔

۵۴۷۵- (۱۲) وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ فَقَالَ ((اِنْ يَّخْرُجْ وَ اَنَا فِيْكُمْ فَاَنَا حَجِيْجُهُ دُوْنَكُمْ وَاِنْ يَّخْرُجْ وَلَسْتُ فِيْكُمْ فَامْرُءٌ حَجِيْجُ نَفْسِهٖ وَاللّٰهُ خَلِيْفَتِيْ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِيَةٌ كَاَنِّيْ اُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ اَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَاْ عَلَيْهِ

سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اگر وہ میری موجودگی میں نکل آیا تو میں اس سے جھگڑنے والا ہوں اور اگر وہ میری غیر موجودگی میں ظاہر ہوا تو ہر آدمی اپنے نفس کا جھگڑا کرنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر مسلمان پر میرا خلیفہ ہے دجال جوان ہوگا ❶ بہت گھنگریالے بالوں والا' اس کی آنکھ پھولی ہوگی گویا کہ میں تشبیہ دیتا ہوں اس کو ساتھ عبدالعزی ❷ بن قطن کے' تم میں سے جو شخص اسے پائے تو اسے

فَوَاتِحَ سُوْرَةِ الْكَهْفِ)) وَفِي رِوَايَةٍ (فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ بِفَوَاتِحِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ فَإِنَّهَا جِوَارُكُمْ مِنْ فِتْنَتِهِ إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَ الْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِيْنًا وَ عَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللّٰهِ فَاثْبُتُوْا)) قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَ مَالُبْثُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ ((أَرْبَعُوْنَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَ يَوْمٌ كَشَهْرٍ وَ يَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَّ سَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ)) قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَسَنَةٍ أَيَكْفِيْنَا فِيْهِ صَلٰوةُ يَوْمٍ قَالَ ((لَا اُقْدُرُوْا لَهُ قَدْرَهُ)) قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ مَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ ((كَالْغَيْثِ اِسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيْحُ فَيَأْتِيْ عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوْهُمْ فَيُؤْمِنُوْنَ بِهِ فَيَأْمُرُ السَّمَآءَ فَتُمْطِرُ وَ الْأَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًى وَ أَسْبَغَهُ ضُرُوْعًا وَ أَمَدَّهُ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوْهُمْ فَيَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُوْنَ مُمْحِلِيْنَ لَيْسَ بِأَيْدِيْهِمْ شَيْءٌ مِّنْ أَمْوَالِهِمْ وَ يَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُوْلُ لَهَا أَخْرِجِيْ كُنُوْزَكِ فَتَتْبَعُهُ كُنُوْزُهَا كَيَعَاسِيْبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُوْ رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوْهُ فَيُقْبِلُ وَ يَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيْحَ بْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُوْذَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلٰى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَ إِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ مِثْلُ جُمَانٍ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ مِنْ رِيْحِ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ وَ نَفَسُهُ يَنْتَهِيْ حَيْثُ يَنْتَهِيْ طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتّٰى

چاہیے کہ اس کے سامنے سورۂ کہف کی ❸ پہلی آیات پڑھے اور ایک روایت میں ہے کہ سورۂ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے تو وہ اس کے فتنہ سے امان کا سبب ہیں تحقیق دجال شام اور عراق کے درمیان کے ایک راستہ سے ظاہر ہوگا وہ دائیں بائیں فساد کرے گا اے اللہ کے بندو! پس ثابت رہنا' ہم نے کہا اے اللہ کے رسول! وہ زمین میں کتنا عرصہ ٹھہرے گا؟ آپ نے فرمایا چالیس دن ❹ ایک دن سال کا ہوگا اور ایک دن مہینہ کا اور ایک دن مقدار ہفتہ کا اور باقی دن معمول کے مطابق ہوں گے' ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! جو دن سال کا ہوگا کیا ہمیں ایک دن کی نمازیں کافی ہوں گی؟ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ ادائے نماز کے لیے وقت کا اندازہ کرنا ❺ ہم نے کہا اے اللہ کے رسول! کس قدر ہوگا جلد چلنا اس کا زمین میں' آپ نے فرمایا مانند بارش کے جس وقت کہ آتی ہے پیچھے اس کے ہوا' تو وہ ایک قوم پر گذرے گا اور ان کو بلائے گا تو وہ اس پر ایمان لائیں گے پھر وہ آسمان کو حکم کرے گا ❻ تو آسمان بارش برسائے گا اور زمین کو حکم کرے گا تو وہ اگائے گی' شام کو ان کے پاس ان کے مویشی آئیں گے ان کی پائیں دلاز ہوں گی ان کے تھن دودھ سے اور ان کی کوکھیں خوب بھری ہوئی ہوں گی' پھر دجال ایک اور قوم کے پاس آئے گا ان کو بلائے گا وہ اس کا انکار کریں گے' وہ ان سے واپس پلٹے گا تو وہ قحط میں مبتلا ہو جائیں گے اور ان کے پاس ان کے اموال میں سے کچھ بھی نہ رہے گا اور دجال ایک دیوانہ پر گذرے گا اور ویرانہ کو کہے گا اپنے خزانوں کو نکال تو وہ خزانے دجال کے پیچھے چلیں گے جس طرح کہ شہد کی مکھیاں اپنے سردار کے پیچھے چلتی ہیں پھر دجال ایک بھرپور نوجوان کو بلائے گا' اس کو تلوار کا وار کر کے دو ٹکڑے کر دے گا اور تیر کے نشانہ کی جگہ پر اس کو پھینک دے گا پھر دجال ایسے ہی کاموں میں مشغول ہوگا کہ اس جوان کو بلائے گا تو وہ مسکراتا ہوا آئے گا اس کا چہرہ چمک ❼ رہا ہوگا' اللہ تعالیٰ مسیح علیہ السلام بیٹے مریم کو بھیجے گا تو وہ دمشق

يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي عِيسٰى قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ وَ يُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذَا أَوْحَى اللّٰهُ إِلٰى عِيسٰى إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِّي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّوْرِ وَ يَبْعَثُ اللّٰهُ يَأْجُوجَ وَ مَأْجُوجَ ﴿وَ هُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ﴾ فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُوْنَ مَا فِيْهَا وَ يَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُوْلُ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَاءٌ ثُمَّ يَسِيْرُوْنَ حَتّٰى يَنْتَهُوْا إِلٰى جَبَلِ الْخَمَرِ وَ هُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَرْمُوْنَ بِنُشَّابِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مَخْضُوْبَةً دَمًا وَّ يُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ وَ أَصْحَابُهُ حَتّٰى يَكُوْنَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِّنْ مِّائَةِ دِيْنَارٍ لِأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسٰى وَ أَصْحَابُهُ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسٰى وَ أَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُوْنَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهُ زَهَمُهُمْ وَ نَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسٰى وَ أَصْحَابُهُ إِلَى اللّٰهِ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ)) وَ فِي رِوَايَةٍ ((تَطْرَحُهُمْ بِالنَّهْبَلِ وَيَسْتَوْقِدُ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ قِسِيِّهِمْ وَ نُشَّابِهِمْ وَ جِعَابِهِمْ سَبْعَ سِنِيْنَ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ

کے مشرقی طرف (8) منارۂ بیضاء سے اتریں گے جو زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے ہوں گے' اپنے ہاتھ فرشتوں کے پروں پر رکھے ہوں گے' جس وقت جھکائیں گے سر اپنا ٹپکے گا پسینہ ان کا اور جب اٹھائیں گے سر اتریں گے ان کے بالوں سے قطرے مانند چاندی کے دانوں کے جس کافر تک ان کی خوشبو پہنچے گی تو وہ مر جائے گا اور ان کی خوشبو وہاں تک پہنچے گی جہاں تک کہ ان کی نگاہ پہنچے گی عیسیٰ علیہ السلام دجال کو ڈھونڈیں گے یہاں تک کہ اس کو دروازہ (9) لد پر پائیں گے پس اس کو قتل کریں گے پھر عیسیٰ علیہ السلام کے پاس ایک قوم آئے گی جس کو اللہ تعالیٰ نے دجال کے شر سے بچایا ہوگا' عیسیٰ علیہ السلام ان کے چہروں سے گرد و غبار صاف کریں گے اور ان کو ان کے مراتب کی خبر دیں گے جو کہ وہ بہشت میں پائیں گے آپ اسی طرح سے ہوں گے کہ اچانک اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجے گا کہ تحقیق میں نے اپنے کئی بندے نکالے ہیں جن سے کوئی بھی مقابلہ کی ہمت نہیں کر سکتا پس میرے بندوں کو طرف کوہ طور کے جمع کر اور بھیجے گا اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کو اور وہ ہر زمین بلند سے دوڑیں گے پس گذریں گے پہلے ان کے اوپر طبریہ کے تالاب (10) کے پاس سے ان کی پہلی جماعت گذرے گی وہ اس کا سارا پانی پی جائیں گے پھر آخری جماعت گذرے گی اور کہے گی کہ کبھی یہاں بھی پانی ہوتا ہوگا پھر وہ چلیں گے یہاں تک کہ وہ جبل خمر پہنچیں گے جو کہ بیت المقدس میں ایک پہاڑ ہے پھر یاجوج ماجوج کہیں گے کہ ہم نے زمین والوں کو قتل کر دیا ہے' آؤ اب آسمان والوں کو بھی قتل کر دیں پس وہ اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر ان کے تیر خون میں رنگے ہوئے واپس لوٹائے گا' اللہ تعالیٰ کا نبی (11) عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی محصور ہو جائیں گے' یہاں تک کہ بیل کا سر سو دینار سے بہتر محسوس ہوگا تو اللہ تعالیٰ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی دعا کریں گے اللہ ان پر ان کی گردنوں میں کیڑے بھیجے گا پس وہ مردہ ہو جائیں

الْاَرْضَ حَتّٰى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْاَرْضِ اَنْبِتِيْ ثَمَرَتَكِ وَ رُدِّيْ بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَاْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَ يَسْتَظِلُّوْنَ بِقِحْفِهَا وَ يُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتّٰى اَنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْاِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَ اللِّقْحَةُ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيْلَةَ مِنَ النَّاسِ وَ اللِّقْحَةُ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيْحًا طَيِّبَةً فَتَاْخُذُهُمْ تَحْتَ اٰبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوْحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَ كُلِّ مُسْلِمٍ وَ يَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُوْنَ فِيْهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ اِلَّا الرِّوَايَةَ الثَّانِيَةَ وَهِيَ قَوْلُهٗ ((تَطْرَحُهُمْ بِالنَّهْبَلِ)) اِلٰى قَوْلِهٖ ((سَبْعَ سِنِيْنَ۔)) (رواه الترمذی) (مسلم حديث رقم (١١٠ ـ ٢٩٣٧) وابوداود حديث رقم ٤٣٢١ والترمذی حديث رقم ٢٢٤٠ وابن ماجه حديث رقم ٤٠٧٥)

گے مانند مرنے ایک جان کے' پھر عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی زمین پر اتریں گے پس نہیں پائیں گے زمین میں جگہ ایک بالشت مگر کہ اس کو چربی اور ان کی بدبو نے بھر دیا ہوگا اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے دوست اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے پس اللہ تعالیٰ جانور پرند بھیجے گا جن کی گردنیں بختی اونٹوں کی گردنوں کے مانند ہوں گی ⓬ تو وہ جانور ان کو اٹھا کر جہاں اللہ تعالیٰ چاہے گا وہاں پھینک دیں گے اور ایک روایت میں ہے کہ جانور ان کو نہبل ⓭ کے مقام میں پھینک دیں گے اور مسلمان ان کی کمانوں' تیروں اور ترکشوں سے سات برس تک آگ جلاتے رہیں گے اللہ تعالیٰ ایک بارش برسائے گا اس سے کوئی بھی مٹی کا گھر یا روئی کا خیمہ نہیں چھپا سکے گا' وہ بارش زمین کو دھو کر شیشے کی طرح چمکا دے گی پھر زمین سے کہا جائے گا کہ اپنی برکت ظاہر کر اور پھل نکال' تو اس وقت ایک جماعت ایک انار کھائے گی اور اس کے چھلکے سے سایہ حاصل کریں گے' دودھ میں برکت دی جائے گی' یہاں تک کہ ایک اونٹنی کا دودھ لوگوں کی ایک بہت بڑی جماعت کو کافی ہوگا' گائے ایک قبیلہ کو کافی ہوگی' بکری ایک چھوٹی جماعت کو کافی ہوگی' لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک خوشبودار ہوا بھیجے گا' وہ ان کو ان کی بغلوں کے نیچے سے پکڑے گی ⓮ اور ہر مومن مسلمان کی روح قبض کرے گی اور صرف برے لوگ باقی رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح اختلاط ⓯ کریں گے' ان پر قیامت ⓰ قائم ہوگی۔ (مسلم) مگر دوسری روایت کہ وہ ان کو نہبل میں پھینکیں گی سے لے کر سبع سنین تک کے الفاظ ترمذی نے روایت کیے ہیں۔ (ترمذی)

فوائد الحدیث: ❶ تحقیق دجال جوان ہوگا' تمیم کی روایت میں ہے کہ وہ بوڑھا ہے اور شاید رنج و غم سے تمیم کو بوڑھا معلوم ہوا ہو یا یہ بھی دجال کی کوئی شعبدہ بازی ہو۔ ❷ ساتھ عبدالعزیٰ بن قطن کے' یہ قوم خزاعہ میں ایک کافر تھا جو زمانہ جاہلیت میں مر گیا۔
❸ سورۂ کہف کی الخ سورۂ کہف کے شروع کی دس آیات میں دفع شر دجال کی تاثیر ہے۔ ❹ فرمایا چالیس دن اور سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے کہ چالیس برس تک رہے گا اور یہ اختلاف اس طرح رفع ہوتا ہے کہ سیدنا نواس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں دنوں کا طول مذکور ہے کہ ایک دن ایک سال کا ہوگا تو گویا چالیس دن کی حدیث میں دنوں کا قصر مذکور ہے کہ ایک برس ایک مہینہ کے برابر ہوگا اور دن جیسے تنکے کا جلنا اور غور

کرنے سے دونوں کا مضمون واحد ہو جاتا ہے۔ ❺ اندازہ کرنا یعنی گھنٹوں کے حساب سے اب تو گھڑیاں ایسے رائج ہیں کہ اندازہ کرنے میں کوئی دقت ہی نہ ہوگی۔ ❻ پس حکم کرے گا الخ دجال اور یاجوج ماجوج کو جن کا ذکر آگے آتا ہے اللہ تعالیٰ اتنی طاقت دے گا اہل ایمان کے امتحان کے لیے کہ کون ان کے داؤ میں آتا ہے اور کون ایمان پر ثابت رہتا ہے' اہل ایمان کو لازم ہے کہ جب کسی خلاف شرع فقیر پیر وغیرہ سے خرق عادت دیکھے تو اس کا ہرگز یقین نہ کرے اس کو دجال کا نائب جانے' ایمان اور تقویٰ پر نظر رکھے شعبدہ بازی پر خیال نہ کرے کیونکہ ایسے کام شعبدہ بازی ہیں کہ کرامت نہیں اور کرامات اس کا نام ہے جو ولی یعنی متقی مومن سے ہو اور جو کافر بے دین فاسق سے ہو اس کو استدراج کہتے ہیں۔ ❼ چمک رہا ہوگا' دوسری روایت میں ہے دجال اس سے کہے گا اب تو میرے اوپر ایمان لایا' وہ کہے گا اب تو میرا ایمان اور بھی زیادہ ہو گیا ہے کہ تو وہی کانا دجال ہے جس کی نبی ﷺ نے بشارت دی' پھر اس کو آرے سے چرائے گا' پھر جلا کر پوچھے گا وہی کہے گا اب تو اور بھی مجھے تصدیق ہوگئی ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کا دشمن دجال ہے' پھر بحکم الٰہی دجال کو اس کے مارنے کی طاقت نہ رہے گی اور دجال جس طرح سے زور کرے گا اس کا زور نہ چلے گا اور مردود کو اللہ تعالیٰ ذلیل اور خوار کرے گا اور یہ روایت سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے آگے آتی ہے اس کو مسلم نے روایت کیا۔ ❽ دمشق کے مشرقی طرف یعنی اردن پہاڑ پر جہاں سے آپ غائب ہوئے تھے اور آسمان پر چڑھ گئے تھے اور دوسرا آپ ﷺ کی صورت بن گیا اس کو یہودیوں نے سولی دیا یہ مضمون اگرچہ انجیل کے چار مشہور نسخوں میں ہے لیکن نصاریٰ نے ان میں تحریف کی ہے اور برنباس کی انجیل میں یہ مضمون اسی طرح موجود ہے جیسے قرآن مجید میں ہے' حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے کہا ہمارے دور میں ایک سفید منارہ ۷۴۱ھ میں وہاں پایا گیا اور یہ آپ ﷺ کی نبوت کی ایک بڑی نشانی ہے۔ (زجاجہ) ❾ دروازہ ''لُد'' پر لد شام میں ایک پہاڑ کا نام ہے۔

❿ طبریہ کے تالاب اور ایک تالاب کا پانی خالی کر دینا کچھ قیاس سے بعید نہیں ہے جب لاکھوں ہزاروں آدمی اور لاکھوں اور ہزاروں ان کے جانور ہوں' اس کے سوا قیامت کے قریب کی نشانیاں ایسی ہیں کہ اس میں اکثر باتیں اس زمانہ کی عادت اور رسم کے خلاف ہیں' یاجوج ماجوج کی کثرت بھی اسی قبیل سے ہے اور ممکن ہے کہ قیامت کے قریب تک ان کی یہ کثرت ہو جائے' بہر حال اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ خوب جانتے ہیں اور بہتر طریقہ یہی ہے کہ جو کچھ صحیح حدیث میں منقول ہوا اس کو مان لیں' خاموش رہیں' شیطان کے وساوس سے استغفار کرتے رہیں اور قیاسی اور اٹکل پچو ڈھکوسلے قرآن وحدیث میں نہ کریں۔ ⓫ اللہ تعالیٰ کے نبی اور ان کے ساتھی یعنی کوہ طور پر۔ ⓬ اونٹوں کی گردنوں کی مانند ہوں گی یعنی اونٹوں کے برابر پرندے آئیں گے' بختی ایک قسم کا ایک بہت بڑا اونٹ ہوتا ہے۔ ⓭ نہبل میں الخ یہ بیت المقدس میں ایک مقام کا نام ہے' بعض نے کہا مشرق کی طرف ایک مقام ہے اکثر لوگوں کو اس زمانہ میں یہ شبہ ہوتا ہے کہ جب یاجوج ماجوج اس کثرت سے ہیں کہ ساری دنیا والوں کو مار ڈالیں گے اور تالاب کے تالاب پانی پی کر خالی کر دیں گے تو اب یہ کروڑوں اور اربوں لوگ کس قلعے پر رہتے ہیں' زمین کو تو اس زمانہ میں سیاحوں نے اور جغرافیہ دانوں نے خوب چھان ڈالا ہے اور کوئی ایسا بڑا قطعہ ان کی نظر سے باقی نہیں رہا جس میں اس قدر خلقت رہتی ہو' البتہ ممکن ہے کہ کوئی چھوٹا سا پہاڑ یا جزیرہ ان کی نظر سے رہ گیا ہو مگر اس میں اتنی مخلوق کہاں سما سکتی ہے اور یہ اعتراض بے شک ضعیف الایمان دلوں میں وسوسے ڈال دیتا ہے لیکن جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی قدرتوں کو سمجھے ہوئے ہیں ان کے نزدیک یہ بات کچھ بعید نہیں ہے اور جغرافیہ دانوں کا تو یہ حال ہے کہ کئی ہزار برس تک ان کو امریکہ کے ملک پر اطلاع نہ تھی جو وسعت میں اس براعظم میں قریب قریب ہے' یہاں تک کہ کولمبس نے پانچ سو برس ہوئے اس زمین کو پایا اور دریافت کیا اس وقت سے سارے نقشے جو پہلے لوگوں نے قائم کیے تھے بدل گئے اور بجائے ربع مسکون کے نصف مسکون کہنا صحیح ہوا' اسی طرح ممکن ہے کہ زمین کے ان قطعات میں جو قطب شمالی سے قریب ہیں یاجوج ماجوج رہے ہوں اور بوجہ سردی اور تاریکی کے آدمی ان کے ملک تک نہ جا سکتے ہوں۔ ⓮ اور ہر مسلمان کی قبض ارواح کی طرح مجاز ہے کیونکہ حقیقت میں بحکم الٰہی قابض الارواح ملک الموت ہیں اور اپنے محل میں معلوم ہو چکا ہے کہ مومن ومسلم دونوں ایک ہی ہیں' جو مومن ہے وہ مسلمان ہے اور جو مسلم ہے وہ مومن ہے مگر علماء نے جو فرق رکھا ہے وہ یہ ہے کہ تصدیق قلبی کے اعتبار سے آدمی کو مومن کہتے

ہیں اور باعتبار انقیاد ظاہر کے مسلم اس اعتبار سے ہر مومن مسلمان ہے اور یہاں مقصود تاکید اور تعمیم ہے۔ ⑮ گدھوں کے آپس میں اور بعض نے کہا مراد مردوں کا عورتوں سے علانیہ بے لحاظی و بے حیائی کے ساتھ لوگوں کے سامنے جماع کرنا ہے جیسے کہ گدھوں کی عادت ہے۔

⑯ یعنی نہ ان کے غیر پر اور باب لاتقوم الساعۃ کی فصل اول کی پہلی حدیث میں بروایت سیدنا انس ؓ ان شاء اللہ تعالیٰ آئے گا کہ قیامت نہ ہوگی جب تک اللہ اللہ کہنا موقوف نہ ہوگا۔

٥٤٧٦ - (١٣) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَیَتَوَجَّہُ قِبَلَہٗ رَجُلٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَیَلْقَاہُ الْمَسَالِحُ مَسَالِحُ الدَّجَّالِ فَیَقُوْلُوْنَ لَہٗ اَیْنَ تَعْمِدُ فَیَقُوْلُ اَعْمِدُ اِلٰی ھٰذَا الَّذِیْ خَرَجَ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ لَہٗ اَوَمَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا فَیَقُوْلُ مَا بِرَبِّنَا خَفَاءٌ فَیَقُوْلُوْنَ اقْتُلُوْہُ فَیَقُوْلُ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ اَلَیْسَ قَدْ نَھٰکُمْ رَبُّکُمْ اَنْ تَقْتُلُوْا اَحَدًا دُوْنَہٗ فَیَنْطَلِقُوْنَ بِہٖ اِلَی الدَّجَّالِ فَاِذَا رَاٰہُ الْمُؤْمِنُ قَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ ھٰذَا الدَّجَّالُ الَّذِیْ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَیَاْمُرُ الدَّجَّالُ بِہٖ فَیُشَبَّحُ فَیَقُوْلُ خُذُوْہُ وَ شُجُّوْہُ فَیُوْسَعُ ظَھْرُہٗ وَبَطْنُہٗ ضَرْبًا قَالَ فَیَقُوْلُ اَوَمَا تُؤْمِنُ بِیْ قَالَ فَیَقُوْلُ اَنْتَ الْمَسِیْحُ الْکَذَّابُ قَالَ فَیُؤْمَرُ بِہٖ فَیُؤْشَرُ بِالْمِیْشَارِ مِنْ مَّفْرِقِہٖ حَتّٰی یُفَرَّقَ بَیْنَ رِجْلَیْہِ قَالَ ثُمَّ یَمْشِی الدَّجَّالُ بَیْنَ الْقِطْعَتَیْنِ ثُمَّ یَقُوْلُ لَہٗ قُمْ فَیَسْتَوِیْ قَائِمًا ثُمَّ یَقُوْلُ لَہٗ اَتُؤْمِنُ بِیْ فَیَقُوْلُ مَا ازْدَدْتُ فِیْکَ اِلَّا بَصِیْرَۃً قَالَ ثُمَّ یَقُوْلُ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّہٗ لَا یَفْعَلُ بَعْدِیْ بِاَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ قَالَ فَیَاْخُذُہُ الدَّجَّالُ لِیَذْبَحَہٗ فَیُجْعَلُ مَا بَیْنَ رَقَبَتِہٖ اِلٰی تَرْقُوَتِہٖ نُحَاسًا فَلَا یَسْتَطِیْعُ اِلَیْہِ سَبِیْلًا قَالَ فَیَاْخُذُ بِیَدَیْہِ وَ رِجْلَیْہِ فَیَقْذِفُ بِہٖ فَیَحْسِبُ

سیدنا ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہ دجال نکلے گا تو اس کی طرف ایک مسلمان متوجہ ہوگا دجال کے سپاہی اسے ملیں گے ❶ اور کہیں گے کہ تو کہاں جانے کا ارادہ رکھتا ہے تو وہ کہے گا ❷ کہ میں اس شخص کی طرف جا رہا ہوں جو نکلا ہے ❸ نبی ﷺ نے فرمایا کہ دجال کی اتباع کرنے والے کہیں گے کیا تو ہمارے ❹ رب پر ایمان نہیں لاتا' تو وہ کہے گا ❺ کہ ہمارے پروردگار کی صفات میں کوئی پوشیدگی نہیں ❻ پھر وہ کہیں گے اس شخص کو مار ڈالو تو بعض ان کا بعض سے کہے گا کہ کیا نہیں منع کیا تم کو تمہارے رب نے کہ اس کے حکم کے بغیر کسی کو قتل نہ کیا جائے' وہ لوگ اس شخص کو دجال کی طرف لے جائیں گے تو جب دجال کو دیکھے گا تو کہے گا' اے لوگو! یہ وہی دجال ہے جس کے بارہ میں رسول اللہ ﷺ نے خبر دی تھی' آپ نے فرمایا تھا کہ دجال اس کے چت لٹانے کا حکم کرے گا پھر حکم دے گا کہ پکڑ دو اور اس کا سر کچل دو' تو اس کی پیٹھ اور پیٹ پر مار مار کر اس کو فراخ کر دیا جائے گا' نبی ﷺ نے فرمایا پھر وہ کہے گا کیا تو مجھ پر ایمان نہیں لاتا' نبی ﷺ نے فرمایا پس مومن کہے گا تو مسیح جھوٹا ہے نبی ﷺ نے فرمایا پس اس کے دو ٹکڑے کرنے کا حکم کیا جائے گا پس آری سے سر کی طرف سے پیرا جائے گا یہاں تک کہ دونوں پاؤں کے درمیان اس کو دو ٹکڑے کیا جائے گا' آپ نے فرمایا پھر دجال اس کے دونوں ٹکڑوں کے درمیان چلے گا پھر دجال اس کو کہے گا اٹھ کھڑا ہو پس وہ ❼ سیدھا اٹھ کھڑا ہوگا' پھر دجال اس کو کہے گا کیا تو مجھ پر ایمان لاتا ہے تو وہ مومن کہے گا کہ تیرے پہچاننے میں میرا علم و یقین اور بھی بڑھ گیا ہے' نبی ﷺ نے فرمایا پھر وہ مومن کہے گا اے لوگو! میرے بعد

النَّاسُ اِنَّمَا قَذَفَهُ اِلَى النَّارِ وَاِنَّمَا اُلْقِيَ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((هٰذَا اَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔)) (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (١١٣ـ ٢٩٣٨)

یہ کسی کے ساتھ کچھ نہیں کر سکے گا' نبی ﷺ نے فرمایا دجال اس کو ذبح کرنے کے لیے پکڑے گا' تو اس کی گردن اور سینہ کی درمیانی جگہ کو تانبے کی طرح بنا دیا جائے گا' وہ اس کو قتل نہ کر سکے گا وہ اس کے دونوں ہاتھ اور پاؤں پکڑ کر اس کو پھینکے گا' لوگ سمجھیں گے کہ اس نے اس کو آگ میں پھینکا ہے جبکہ وہ جنت میں پھینکا گیا ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ❽ شخص اللہ رب العالمین کے نزدیک شہادت کے لحاظ سے لوگوں میں بہت بڑا ہوگا۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ پس کہیں گے یعنی وہ سپاہی۔ ❷ پس کہے گا یعنی وہ مرد۔ ❸ کہ نکلا ہے یعنی دجال۔ ❹ ہمارے رب پر الخ یہاں رب سے ان کی مراد دجال ہے' بسبب اس کے مال و جاہ کے۔ ❺ پس کہے گا یعنی وہ مرد مسلمان۔ ❻ نہیں الخ یعنی ہمارے مالک کے رب ہونے کے دلائل ظاہر ہیں۔ ❼ پس سیدھا اٹھ کر کھڑا ہوگا' قاضی نے کہا یہ تمام احادیث اہل حق کی دلیل ہیں کہ دجال کو بھیج کر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آزمائے گا' اس طرح سے کہ وہ اس کو بڑے بڑے کاموں کی قدرت دے گا جیسے مردوں کا جلانا اور پانی کا برسانا' زمین کے خزانے نکالنا' یہ تمام کام اس کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہوں گے' پھر اللہ تعالیٰ اس کو عاجز کر دے گا اور کسی کو وہ قتل نہ کر سکے گا اور اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو مضبوط رکھے گا' یہی اہل سنت کا' تمام محدثین اور فقہاء کا مذہب ہے اور وہ معاذ اللہ الوہیت کا دعویٰ کرے گا حالانکہ اس کا دعویٰ اس کی صورت حال سے غلط ہوگا' اس لیے کہ وہ کانا ہوگا اور تمام حدوث کی نشانیاں اس میں موجود ہوں گی اور وہ خود اپنا عیب دور کرنے سے اور اپنی پیشانی کا لکھا کافر کا لفظ مٹانے سے عاجز ہوگا' اس کے تابع لالچی یا ڈرپوک لوگ ہی ہوں گے اور جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ توفیق دے گا وہ کبھی اس کے فریب میں نہ آئیں گے اور یہ شخص جس کو دجال مارے گا پھر جلائے گا ایسے ہی موافق لوگوں میں سے ہوگا۔

❽ یعنی اللہ کے نزدیک اس مومن کی شہادت نہایت عمدہ ہے۔

٥٤٧٧ـ (١٤) وَعَنْ اُمِّ شَرِيْكٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ حَتّٰى يَلْحَقُوْا بِالْجِبَالِ)) قَالَتْ اُمُّ شَرِيْكٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ قَالَ ((هُمْ قَلِيْلٌ۔)) (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (١٢٥ـ ٢٩٤٥) والترمذي حديث رقم ٦/ ٤٦٢)

سیدہ ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''البتہ دجال سے لوگ بھاگیں گے یہاں تک کہ وہ پہاڑوں پر پہنچیں گے ام شریک رضی اللہ عنہا نے کہا اے اللہ کے رسول! اس دن ❶ عرب کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا عرب (اس وقت) تھوڑے ہوں گے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی کیونکہ ان کا کام اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنا اور دین سے فتنوں کا شر دور کرنا ہے۔

٥٤٧٨ـ (١٥) وَعَنْ اَنَسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُوْدِ اِصْفَهَانَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ۔)) (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (١٢٤ـ ٢٩٢٤) وابن

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا: ''یہود اصفہان کے ستر ہزار یہودی دجال کی پیروی کریں گے جن پر سیاہ چادریں ہوں گی۔'' ❶ (مسلم)

ماجه حديث رقم ٤٠٧٧)

فوائد الحدیث: ❶ جن پر سیاہ چادریں ہوں گی طیلسان ایک کپڑا ہے جو عرب میں معروف ہے اور بعض علماء نے اس حدیث سے طیلسان کے پہننے کی کراہت پر استدلال کیا ہے اور حق یہ ہے کہ طیلسان کا سر پر اوڑھنا سنت ہے اگرچہ طیلسان کا اوڑھنا ایک وقت میں کسی قوم کا شعار ہو مگر نبی ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس کا پہننا ثابت ہے اور جنھوں نے طیلسان پہننا مکروہ کہا ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے بحکم ضرورت اس کو پہنا ہے مگر ان کا یہ جواب درست نہیں اور جمہور کے نزدیک مطلقاً طیلسان کا پہننا جائز ہے اور احادیث اور آثار سے اس کا پہننا ثابت ہوتا ہے اور طیالسہ طاء کی زبر اور لام کی زیر سے جمع ہے طیلسان کی اور اصفہان ساتھ زیر ہمزہ اور اس کی زبر سے اور فاء کی زبر سے ایران کے شہروں میں سے ایک شہر کا نام ہے۔

٥٤٧٩ - (١٦) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((یَاْتِی الدَّجَّالُ وَ هُوَ مُحَرَّمٌ عَلَیْهِ اَنْ یَّدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِیْنَةِ فَیَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِیْ تَلِی الْمَدِیْنَةَ فَیَخْرُجُ اِلَیْهِ رَجُلٌ وَهُوَ خَیْرُ النَّاسِ اَوْ مِنْ خِیَارِ النَّاسِ فَیَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِیْ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدِیْثَهُ فَیَقُوْلُ الدَّجَّالُ اَرَءَیْتُمْ اِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ اَحْیَیْتُهُ هَلْ تَشُكُّوْنَ فِی الْاَمْرِ فَیَقُوْلُوْنَ لَا فَیَقْتُلُهُ ثُمَّ یُحْیِیْهِ فَیَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ فِیْكَ اَشَدَّ بَصِیْرَةً مِّنِّی الْیَوْمَ فَیُرِیْدُ الدَّجَّالُ اَنْ یَّقْتُلَهُ فَلَا یُسَلَّطُ عَلَیْهِ.)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٧١٣٢ والترمذی حدیث رقم ٢٢٤٢ واحمد فی المسند ٥/ ٣٢)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دجال ❶ آئے گا اور اس پر حرام ہے کہ وہ مدینہ کے راستوں میں داخل ہو وہ مدینہ کے قریب شور والی زمین میں اترے گا تو اس کی طرف ایک شخص نکلے گا حالانکہ وہ بہترین لوگوں کا ہوگا یا کہا بہترین لوگوں میں سے ہوگا' وہ شخص کہے گا میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہ دجال ہے جس کے متعلق ہم کو رسول اللہ ﷺ نے خبر دی تھی تو دجال ❷ کہے گا مجھے بتاؤ کہ اگر میں اس کو قتل کروں' پھر زندہ کروں تو کیا تم میرے معاملہ ❸ میں شک کرو گے؟ لوگ کہیں گے ہم شک نہیں کریں گے ❹ تو دجال اس کو قتل کر دے گا اور پھر اس کو زندہ کر دے گا وہ شخص اللہ کی قسم اس سے پہلے تیرے متعلق مجھے اتنا یقین نہیں تھا جتنا کہ آج ہے' تو دجال چاہے گا کہ اس کو قتل کرے لیکن وہ اس پر طاقت نہیں پائے گا۔ (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ظاہر ہوگا دنیا میں یا متوجہ ہوگا طرف مدینہ مطہرہ کے۔ ❷ یعنی ان سے جو اس کے گروہ ہوں گے۔ ❸ یعنی میرے الٰہ ہونے میں۔ ❹ یہ لوگ اہل شقاوت سے ہوں گے کہ جو اس کے گرویدہ اور تابعدار ہوں گے۔

٥٤٨٠ - (١٧) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((یَاْتِی الْمَسِیْحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ هِمَّتُهُ الْمَدِیْنَةُ حَتّٰی یَنْزِلَ دُبُرَ اُحُدٍ ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ وَ هُنَالِكَ یَهْلِكُ.)) (متفق علیه) (مسلم حدیث رقم ٤٨٦-

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ مسیح دجال مشرق کی طرف سے آئے گا جبکہ اس کا ارادہ مدینہ مطہرہ میں آنے کا ہوگا یہاں تک کہ وہ کوہ ❶ احد کے پیچھے اترے گا پھر فرشتے اس کا منہ شام کی طرف پھیر ❷ دیں گے اور وہاں وہ ہلاک ہوگا (متفق علیہ)

١٣٨٠) والترمذی حدیث رقم ٢٢٤٣)

فوائد الحدیث: ❶ مدینہ سے احد تین کوہ ہے۔ ❷ پھر پھیر دیں گے یعنی بعد واقع قضیہ شخص مذکور کے۔

٥٤٨١ - (١٨) وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَایَدْخُلُ الْمَدِیْنَۃَ رُعْبُ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ لَھَا یَوْمَئِذٍ سَبْعَۃُ اَبْوَابٍ عَلٰی کُلِّ بَابٍ مَلَکَانِ۔)) (رواہ البخاری) (البخاری حدیث رقم ١٨٧٩)

سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اہل مدینہ پر دجال کا خوف داخل نہیں ہوگا مدینہ کے ❶ اس دن سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازہ پر دو فرشتے ہوں گے۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دجال کے زمانہ میں مدینہ کا حصار ہوگا' یہ حدیث بھی پوری ہوئی آپ کی وفات کے صدھا برس بعد مدینہ کا حصار بنایا گیا' اس کے کل چھ دروازے تھے کئی سال سے ساتواں دروازہ بھی تیار ہوگیا ہے' اب مدینہ منورہ کے سات دروازے ہیں۔ امام سیوطی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ یہ جو کہا جاتا ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد زمین پر نہیں اترتے اس کی کچھ اصل نہیں ہے اور اس کے بطلان کی دلیل یہ ہے کہ طبرانی نے نقل کیا کہ جو ایمان دار طہارت پر مرتا ہے اس کے مرنے پر جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوتے ہیں اور ابونعیم نے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال مدینہ پر سے گذرے گا تو وہ عظیم مخلوق کو دیکھے گا اور پوچھے گا تو کون ہے؟ وہ کہیں گے میں جبرائیل علیہ السلام ہوں مجھے اللہ عزوجل نے بھیجا ہے تاکہ میں تجھے اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم میں (داخل ہونے سے) ہٹادوں۔

٥٤٨٢ - (١٩) وَعَنْ فَاطِمَۃَ بِنْتِ قَیْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ مُنَادِیَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُنَادِیْ اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ فَخَرَجْتُ اِلَی الْمَسْجِدِ فَصَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضٰی صَلَاتَہٗ جَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَھُوَ یَضْحَکُ فَقَالَ ((لِیَلْزَمْ کُلُّ اِنْسَانٍ مُصَلَّاہُ)) ثُمَّ قَالَ ((ھَلْ تَدْرُوْنَ لِمَ جَمَعْتُکُمْ)) قَالُوْا اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ ((اِنِّیْ وَاللّٰہِ مَاجَمَعْتُکُمْ لِرَغْبَۃٍ وَّلَا لِرَھْبَۃٍ وَلٰکِنْ جَمَعْتُکُمْ لِاَنَّ تَمِیْمَ الدَّارِیَّ کَانَ رَجُلًا نَصْرَانِیًّا فَجَآءَ وَاَسْلَمَ وَحَدَّثَنِیْ حَدِیْثًا وَافَقَ الَّذِیْ کُنْتُ اُحَدِّثُکُمْ بِہٖ عَنِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِیْ اَنَّہٗ رَکِبَ فِیْ سَفِیْنَۃٍ بَحْرِیَّۃٍ مَعَ ثَلٰثِیْنَ رَجُلًا مِّنْ لَخْمٍ وَّجُذَامٍ فَلَعِبَ بِھِمُ الْمَوْجُ شَھْرًا فِی الْبَحْرِ فَاَرْفَؤُوْا اِلٰی جَزِیْرَۃٍ حِیْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ فَجَلَسُوْا فِیْ اَقْرُبِ السَّفِیْنَۃِ

سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن کو سنا جو پکار رہا ہے کہ ❶ نماز جمع کرنے والی ہے' میں مسجد کی طرف چلی اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی پھر جب نماز پڑھ چکے تو آپ منبر پر بیٹھے اس وقت آپ مسکرا رہے تھے ❷ آپ نے فرمایا کہ ہر آدمی اپنی نماز والی جگہ پر بیٹھا رہے ❸ پھر فرمایا کیا جانتے ہو تم کہ میں نے تمہیں کس لیے جمع کیا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اللہ اور اللہ کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا میں نے تمہیں کسی رغبت یا رہبت کے لیے جمع نہیں کیا' بلکہ میں نے تمہیں ایک واقعہ سنانے کے لیے جمع کیا ہے مجھے تمیم داری نے بیان کیا ہے جو کہ عیسائی تھا اور آ کر وہ مسلمان ہوگیا ہے اس کا بیان کردہ واقعہ میرے اس بیان کے مطابق ہے جو کہ میں نے تمہیں دجال کے متعلق بتایا تھا تمیم داری نے مجھے بتایا کہ وہ لخم اور جذام قبیلہ کے تیس آدمیوں ❹ کے ساتھ بحری

فَدَخَلُوا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَآبَّةٌ اَهْلَبُ كَثِيْرُ الشَّعْرِ لَايَدْرُوْنَ مَاقُبُلُهُ مِنْ دُبُرِهٖ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ قَالُوْا وَيْلَكِ مَآ اَنْتِ قَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوْا وَ مَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتْ اَيُّهَا الْقَوْمُ اِنْطَلِقُوْآ اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ فِى الدَّيْرِ فَاِنَّهٗ اِلٰى خَبَرِكُمْ بِالْاَشْوَاقِ قَالَ لَمَّا سَمَّتْ لَنَارَ جُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا اَنْ تَكُوْنَ شَيْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتّٰى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَاِذَافِيْهِ اَعْظَمُ اِنْسَانٍ مَارَاَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَ اَشَدُّهٗ وَثَاقًا مَجْمُوْعَةً يَدُهٗ اِلٰى عُنُقِهٖ مَابَيْنَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيْدِ قُلْنَا وَ يْلَكَ مَا اَنْتَ قَالَ قَدَرْتُمْ عَلٰى خَبَرِيْ فَاَخْبِرُوْنِيْ مَا اَنْتُمْ قَالُوْا نَحْنُ اُنَاسٌ مِّنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِى سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَلَعِبَ بِنَا الْبَحْرُ شَهْرًا فَدَخَلْنَا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْنَا دَآبَّةٌ اَهْلَبُ فَقَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ اِعْمِدُوْا اِلٰى هٰذَا فِى الدَّيْرِ فَاَقْبَلْنَا اِلَيْكَ سِرَاعًاوَ فَزِعْنَا مِنْهَا وَلَمْ نَاْمَنْ اَنْ تَكُوْنَ شَيْطَانَةً فَقَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَّخْلِ بَيْسَانَ قُلْنَا عَنْ اَيِّ شَاْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ اَسْئَلُكُمْ عَنْ نَخْلِهَا هَلْ تُثْمِرُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَمَآ اِنَّهَا تُوْشِكُ اَنْ لَّاتُثْمِرَ قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ قُلْنَا عَنْ اَيِّ شَاْنِهَا تَسْتَخْبِرُ؟ قَالَ هَلْ فِيْهَا مَآءٌ قُلْنَا هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَآءِ قَالَ اَمَا اِنَّ مَآءَ هَا يُوْشِكُ اَنْ يَّذْهَبَ قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ عَيْنِ زُغَرَقُلْنَا عَنْ اَيِّ شَاْنِهَا تَسْتَخْبِرُ؟ قَالَ هَلْ فِى الْعَيْنِ مَآءٌ وَهَلْ يَزْرَعُ اَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ قُلْنَا نَعَمْ هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَآءِ وَ اَهْلُهَا يَزْرَعُوْنَ مِنْ مَّآءِ هَا قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَّبِيِّ الْاُمِّيِّيْنَ مَافَعَلَ قُلْنَا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَّكَّةَ وَ نَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ اَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّهٗ قَدْ ظَهَرَ عَلٰى مَنْ يَّلِيْهِ مِنَ الْعَرَبِ وَ اَطَاعُوْهُ قَالَ اَمَآ اِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّهُمْ اَنْ

جہاز میں سوار ہوا اور ایک ماہ تک دریا کی موجیں ہماری کشتی سے کھیلتی ❺ رہیں' ایک دن غروب آفتاب کے وقت وہ ایک جزیرہ پر لنگر انداز ہوئے' پھر وہ ایک پلوار (چھوٹی کشتی) میں بیٹھ کر ❻ جزیرہ میں ❼ داخل ہوئے تو ایک بہت زیادہ بالوں والا چار پایہ انہیں ملا جس کے بالوں کی زیادتی کی وجہ سے اس کی دم اور منہ کا پتہ ❽ نہیں چلتا تھا' انہوں نے کہا افسوس ہے تجھ پر ❾ تو کون ہے؟ اس نے کہا میں جاسوس ❿ ہوں تم اس شخص کی طرف چلو جو کہ دیر میں ہے اس لیے کہ وہ طرف تمہاری خبروں کے سننے کا بہت ⓫ شوق رکھتا ہے' تمیم داری نے کہا جب اس نے ہمارے لیے ایک شخص کا ذکر کیا تو ہم اس جانور سے ڈرے کہ وہ شیطان ہو' تمیم داری نے کہا پس ہم جلدی سے چلے یہاں تک کہ ہم دیر میں داخل ہوئے اس میں ایک بہت بڑا انسان تھا کہ اس قدر بڑا انسان ہم نے کبھی نہیں دیکھا اور نہ ہی کبھی اس قدر مضبوطی ⓬ کے ساتھ بندھا ہوا دیکھا اس کے ہاتھ گردن کے ساتھ' اس کے ٹخنوں اور گھٹنوں کے درمیان لوہے سے جکڑے ہوئے ہیں' ہم نے کہا تجھ پر افسوس تو کون ہے؟ اس نے کہا تحقیق تم مجھ پر آن پہنچے تم کون ہو؟ ⓭ انہوں نے کہا ہم عرب کے رہنے والے ہیں ہم دریائی کشتی میں سوار ہوئے پس مہینہ بھر ہم کو دریا نے طوفان میں ڈالا پس ہم اس جزیرہ میں داخل ہوئے' ہم سے ایک بالوں والا جانور ملا اس نے کہا میں جاسوس ہوں تم اس شخص کے پاس جاؤ جو کہ دیر میں ہے ⓮ تو ہم جلدی سے تیری طرف چلے آئے اس شخص نے کہا کہ مجھے بیسان ⓯ کی کھجوروں کے بارہ میں بتاؤ کہ کیا وہ پھل دے رہی ہیں؟ ہم نے کہا ہاں' اس نے کہا خبردار! نزدیک ہے کہ وہ نہ میوہ لائیں' اس نے کہا مجھے بحیرہ طبریہ کے بارہ میں بتاؤ کہ کیا اس میں پانی ہے؟ ہم نے کہا وہ بہت پانی رکھتا ہے' اس نے کہا نزدیک

تُطِيْعُوْهُ وَإِنِّيْ مُخْبِرُكُمْ عَنِّيْ إِنِّيْ أَنَا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ وَإِنِّيْ يُوْشِكُ أَنْ يُّؤْذَنَ لِيْ فِي الْخُرُوْجِ فَأَخْرُجُ فَأَسِيْرُ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدَعُ قَرْيَةً إِلَّا هَبَطْتُهَا فِيْ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ هُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَا هُمَا كُلَّمَا أَرَدْتُّ أَنْ أَدْخُلَ وَاحِدًا مِّنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِيْ مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِيْ عَنْهَا وَإِنَّ عَلٰى كُلِّ نَقْبٍ مِّنْهَا مَلٰئِكَةً يَّحْرُسُوْنَهَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهٖ فِي الْمِنْبَرِ ((هٰذِهٖ طَيْبَةُ هٰذِهٖ طَيْبَةُ هٰذِهٖ طَيْبَةُ)) يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ ((أَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ)) فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ أَلَا إِنَّهٗ فِيْ بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَأَوْمَأَ بِيَدِهٖ إِلَى الْمَشْرِقِ۔ (رواه **مسلم**) (مسلم حديث رقم (١١٩ ـ ٢٩٤٢) وابوداود حديث رقم ٤٣٢٦ والترمذي حديث رقم ٢٢٥٣)

ہے کہ اس کا پانی جا تا رہے' اس نے کہا مجھے چشمہ زغر کے بارہ میں بتاؤ (16) کہ کیا اس چشمہ میں پانی ہے اور کیا وہاں کے لوگ اس چشمہ کے پانی سے کھیتی باڑی کرتے ہیں؟ ہم نے کہا ہاں وہ چشمہ بہت پانی رکھتا ہے اور وہاں کے لوگ اس کے پانی سے زراعت کرتے ہیں' پھر اس نے کہا کہ مجھے امیوں کے نبی کے بارہ میں بتاؤ (17) کہ اس نے کیا کیا ہے؟ ہم نے کہا وہ ظاہر ہو چکے ہیں اور مکہ سے ہجرت کر کے وہ یثرب (18) میں چلے گئے ہیں' اس نے کہا کیا عرب نے ان کے ساتھ لڑائی کی ہے؟ ہم نے کہا ہاں' اس نے کہا پھر کیا ہوا؟ ہم نے کہا کہ وہ قرب و جوار کے عرب پر غالب آ چکے ہیں اور ان لوگوں نے اس کی اطاعت کر لی ہے اس نے کہا اگر وہ اس کی اطاعت کریں تو یہ ان کے لیے بہتر (19) ہے' میں تمہیں اپنے متعلق بتاتا ہوں کہ میں دجال ہوں اور قریب ہے کہ مجھے نکلنے کی اجازت ملے' تو میں ظاہر ہوں گا اور میں زمین میں چلوں گا مکہ اور مدینہ کے علاوہ میں چالیس (20) راتوں میں ہر بستی اور شہر میں جاؤں گا مکہ اور مدینہ میں میرا داخلہ حرام ہے' ان میں سے جس مقام میں بھی میں داخل ہونا چاہوں گا تو مجھے آگے سے ایک فرشتہ ملے گا جس کے ہاتھ میں ننگی تلوار ہو گی جس سے وہ مجھے روکے گا' اس کے ہر راستہ پر فرشتے اس کی حفاظت کر رہے ہوں گے' راوی کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے منبر پر لاٹھی ماری اور فرمایا یہ طیبہ ہے یہ طیبہ ہے یہ طیبہ ہے اس سے آپ کی مراد مدینہ منورہ ہے' کیا میں نے تمہیں یہ حدیث بیان کی تھی؟ لوگوں نے کہا جی ہاں' آپ نے فرمایا کہ وہ شام کے دریا (21) یا یمن کے دریا میں ہے' نہیں بلکہ وہ مشرق کی طرف ہے' آپ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ فرمایا۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: (1) آؤ نماز کو یہ کلمہ واسطے طلب اور ترغیب نماز کے کہا کرتے ہیں تا کہ لوگ آئیں اور جمع ہوں' جیسے کسوف اور خسوف

کے واسطے آپ کے زمانہ مبارک میں کہتے تھے۔ ❷ ہنستے تھے یعنی مسکراتے تھے یعنی بحسب عادت شریف اپنی کے۔ ❸ لازم پکڑے الخ یعنی جہاں نماز پڑھے وہیں بیٹھا رہے اٹھے نہیں۔ ❹ لخم اور جذام سے الخ یہ دونوں قبیلوں کے نام ہیں اور لخم لام کی زبر اور خاء معجمہ کی جزم سے ہے اور جذام جیم کی پیش اور ذال معجمہ سے۔ ❺ یعنی ہوا مخالف تھی اور شدت امواج سے مارا مارا پھرتا رہا۔ ❻ پلوار میں یعنی ہوڑی میں جو جہاز کے ساتھ رہتے ہیں کنارے پر جانے کے لیے۔ ❼ جزیرہ میں ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ آخر ہوا ان کو ایک جزیرہ کی طرف لے گئی جس کو وہ نہیں جانتے تھے۔ ❽ نہیں جانتے تھے لوگ اس کا اگلا حصہ نہ پچھلا حصہ یعنی بالوں کے ہجوم سے اس کا اگلا پچھلا حصہ دریافت نہ ہوتا تھا۔

❾ افسوس ہے تجھ پر کون ہے تو یعنی ڈر گئے اور ڈر کر یہ کلمہ کہا' یہ محاورہ ہے نئی چیز کے دیکھنے پر ایسا کہتے ہیں' ان کو معلوم نہ تھا کہ وہ اس بات کا جواب بھی دے گا بلکہ وہ اس کو جانور سمجھتے تھے۔ ❿ میں جاسوس ہوں یعنی دجال کا۔ ⓫ بہت شوق رکھتا ہے یعنی تم سے خبریں پوچھنے کا اور تم کو خبریں دینے کا۔ ⓬ کہ دیکھا ہو ہم نے یعنی اس سے پہلے اتنا بڑا قد آور آدمی نہیں دیکھا۔ ⓭ یعنی میرا حال تو تم کو اب معلوم ہو جائے گا پہلے اپنا بیان کرو تم کون لوگ ہو۔ ⓮ کہ دیر میں ہے یعنی اس مندر میں ہے۔ ⓯ بیسان کی کھجوروں' عمان اور بیسان دو گاؤں ہیں شام میں' ان کے درمیان کھجور کا باغ ہے۔ ⓰ چشمہ زغر کے بارہ میں' زغر ایک گاؤں ہے شام میں جہاں زغر لوط علیہ السلام کی بیٹی جا کر اتری تھیں وہاں پانی کا ایک چشمہ ہے اس کے پانی کا سوکھ جانا دجال کے نکلنے کی نشانی ہے۔ ⓱ امیوں کے نبی سے یعنی عرب کے سے یہ طعن کے طور پر کہا کہ نبی ﷺ خاص عرب ہی کے نبی ہیں جیسے کہ بعض یہود گمان کرتے تھے اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ دجال نے کہا اس شخص کا کیا حال ہے جو تم لوگوں میں پیدا ہوا (یعنی نبی آخر الزمان ﷺ) ان لوگوں نے کہا اچھا حال ہے اس نبی نے ایک قوم سے دشمنی کی (یعنی قریش کی قوم سے بوجہ شرک اور بت پرستی کے) لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو غالب کر دیا اب عرب کے لوگ ایک مذہب ہو گئے ان کا الٰہ ایک ہی ہے اور ان کا دین (اسلام) بھی ایک ہی ہے۔ ⓲ یثرب کی طرف یعنی مدینہ کی طرف اور یثرب مدینہ کا پہلا نام ہے۔ ⓳ یہ بہتر ہے ان کے لیے یعنی اطاعت نبی ﷺ اور جملہ ان یطیعوہ کا بیان ہے اور اس میں نبی ﷺ کی فضیلت اس نے اقرار کیا از راہ اضطرار کے اور اس لیے کہ اس کو اس وقت کفر کے ظاہر کرنے اور اسلام کے انکار کرنے کی کچھ غرض نہ تھی۔ ⓴ سوائے مکہ اور مدینہ کے ابن ماجہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ وہاں جانے کی مجھے طاقت نہیں ہے نبی ﷺ نے فرمایا اس پر مجھے خوشی ہوتی ہے طیبہ یہی شہر ہے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔

㉑ دجال شام کے دریا میں ہے الخ اول نبی ﷺ نے دجال کا مقام دریائے شام یا دریائے یمن فرمایا' پھر شاید اسی وقت وحی سے معلوم ہوا کہ مشرق کی طرف ہے' اسی لیے تین بار اسی مضمون کو تاکید سے فرمایا چنانچہ اس حدیث کے سوا دوسری حدیث میں صاف ہے کہ دجال مشرق سے آئے گا اور طبرستان شام کے پاس ہے معلوم ہوا کہ دجال بالفعل موجود ہے اور قیدی ہے قیامت کے قریب باذن الٰہی نکلے گا اور عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے مارا جائے گا یہ تو بڑا دجال ہے جو قیامت کے قریب نکلے گا اور اس کا فتنہ عالم گیر ہو گا لیکن اس سے پہلے بھی اس امت میں بہت سے دجال ہوئے ہیں جنہوں نے لوگوں کو بھڑکا دیا اور راہ راست سے ڈگمگا دیا ہمارے زمانہ میں قادیان ضلع گورداس پور میں ایک شخص ظاہر ہوا ہے جو اپنے تئیں مسیح موعود اور مہدی موعود بتلاتا ہے اور معجزات کا صاف صاف انکار کرتا ہے اور قرآن مجید کی ایسی تلاوت کرتا ہے جو تحریف سے بھی بدتر ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی شر سے مسلمانوں کو بچائے اور راہ راست پر قائم رکھے۔

٥٤٨٣- (٢٠) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((رَاَيْتُنِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَاَيْتُ رَجُلًا اٰدَمَ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِّنْ اُدْمِ الرِّجَالِ لَهٗ لِمَّةٌ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِّنَ اللِّمَمِ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آج رات میں نے اپنے آپ کو کعبہ کے قریب دیکھا' میں نے ایک خوبصورت گندمی رنگ کا آدمی دیکھا ہے جیسا کہ تو نے بھی دیکھا ہے اس کے خوبصورت بال اس کے

قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَآءً مُتَّكِئًا عَلٰى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا الْمَسِيْحُ بْنُ مَرْيَمَ قَالَ ثُمَّ إِذَا اَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ اَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ كَاَشْبَهِ مَنْ رَاَيْتُ مِنَ النَّاسِ بِابْنِ قَطَنٍ وَّاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ))۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ فِي الدَّجَّالِ ((رَجُلٌ اَحْمَرُ جَسِيْمٌ جَعْدُ الرَّأْسِ اَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى اَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ)) وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا)) فِيْ بَابِ الْمَلَاحِمِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فِيْ بَابِ قِصَّةِ ابْنِ صَيَّادٍ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔ (البخاری حدیث رقم ۳۴۴۰ ومسلم حدیث رقم (۲۷۳۔ ۱۶۹) والموطا حدیث رقم ۲ من کتاب صفۃ النبی ﷺ واحمد فی المسند ۲/ ۱۵۴)

کندھوں تک ہیں اگر تو نے کسی کے بال دیکھے ہوں اس نے اپنے بالوں میں کنگھی کر رکھی ہے ان بالوں میں سے پانی ٹپکتا ہے وہ شخص دو آدمیوں کے کندھوں پر سہارا لیے ہوئے بیت اللہ کا طواف کر رہا ہے' پس میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا یہ مسیح علیہ السلام بیٹا مریم کا ہے' نبی ﷺ نے فرمایا پھر میں نے ایک آدمی دیکھا جس کے بال بہت گھنگریالے ہیں' وہ دائیں آنکھ سے کانا ہے گویا کہ اس کی آنکھ پھولا ہوا انگور کا دانہ ہے جن لوگوں کو میں نے دیکھا ہے' یہ ان میں سے ابن قطن کے بہت مشابہ ہے یہ دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے بیت اللہ ❶ کا طواف کر رہا ہے میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ مسیح دجال ہے (متفق علیہ) اور ایک روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا دجال کے حق میں کہ وہ شخص ہے سخت جسیم اس کے سر کے بال مڑے ہوئے ہیں وہ کانا ہے دائیں آنکھ سے' بہت نزدیک لوگوں میں ساتھ اس کے ازروئے مشابہت کے ابن قطن ہے اور ذکر کی گئی حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی جس کے الفاظ **لاتقوم الساعة حتی تطلع الشمس من مغربها** ہیں ملاحم کے باب میں اور ذکر کریں گے ہم حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ کی کہ **قام رسول اللہ ﷺ فی الناس** ابن صیاد کے قصہ میں اگر چاہے گا اللہ تعالیٰ۔

فوائد الحدیث: ❶ طواف کرتا ہے خانہ کعبہ کا' یہ خواب ہے نبی ﷺ کا اور کعبہ سے مراد دونوں مقامات میں دین اسلام ہے عیسیٰ علیہ السلام کے طواف سے گرد اسلام کے یہ مراد ہے کہ وہ دین اسلام کی اصلاح کے لیے اس کے گرد گھوم رہے ہیں اور دجال کے طواف سے گرد اسلام کی یہ غرض ہے کہ وہ دین اسلام کی تخریب کے درپے ہوگا' عیسیٰ علیہ السلام کا لقب اس لیے مسیح ہوا کہ انہوں نے گھر نہیں بنایا اکثر جنگل میں پھرا کرتے تھے اور ان کے ہاتھ لگانے سے بیمار صحت یاب ہوتے تھے اور دجال کا لقب اس لیے مسیح ہوا کہ وہ چالیس دن میں تمام عالم میں گھوم پھر لے گا عیسیٰ علیہ السلام اور دجال قیامت کے قریب آئیں گے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں مسیحوں کی نشانیاں بتلا دیں تاکہ مسلمان پہچان لیں اور دھوکا نہ کھائیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٥٤٨٤- (٢١) عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فِيْ حَدِيْثِ تَمِيْمِ نِ الدَّارِيِّ قَالَتْ قَالَ ((فَإِذَا أَنَا بِامْرَأَةٍ تَجُرُّ شَعْرَهَا قَالَ مَا أَنْتِ قَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ اِذْهَبْ إِلَى ذٰلِكَ الْقَصْرِ فَأَتَيْتُهُ فَإِذَا رَجُلٌ يَجُرُّ شَعْرَهُ مُسَلْسَلٌ فِي الْأَغْلَالِ يَنْزُوْ فِيْمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ فَقُلْتُ مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا الدَّجَّالُ.)) (رواه ابوداؤد)

(ابوداود حديث رقم ٤٣٢٥)

سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا تمیم داری کی حدیث کے ❶ بارہ میں روایت کرتی ہیں کہ تمیم داری نے کہا کہ میں ایک عورت پر گذرا جو اپنے بال کھینچتی ہے تمیم نے کہا کون ہے تو؟ اس نے کہا میں جاسوسی کرنے والی ❷ ہوں تو اس محل کی طرف جا' پس آیا میں اس میں تو وہاں میں نے ایک شخص کو دیکھا جو کہ اپنے بال کھینچتا ہے' وہ زنجیروں میں بندھا ہوا ہے' وہ زمین و آسمان کے درمیان کودتا ہے میں نے کہا کون ہے تو؟ اس نے کہا میں دجال ہوں۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ حدیث تمیم داری میں جو کہ ساتھ روایت مسلم کے گذری یعنی بجائے فلقیتھم دابة اھلب کے ابوداؤد میں فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے اس طرح مروی ہے۔ ❷ جاسوسی کرنے والی کہ خبریں پہنچاتی ہوں دجال کو' یہ حدیث فاطمہ کی گذشتہ حدیث کے خلاف نہیں جس میں جساسہ پر دابہ کا اطلاق کیا ہے کیوں کہ لفظ دابہ لغوی معنی کے لحاظ سے عورت کو بھی شامل ہے اور ممکن ہے کہ وہ جساسہ جن ہو کبھی چار پایہ ہو کر نظر آیا اور کبھی عورت ہو کر' واللہ اعلم اور مسلم کی گذشتہ حدیث میں جساسہ کے ساتھ بات چیت کرنے والی جماعت مذکور ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بات چیت کرنے والا جساسہ کے ساتھ تمیم ہی تھا تو اس سے دونوں احادیث میں کچھ منافات لازم نہیں آتی کیوں کہ ممکن ہے کہ بات چیت کرنے والی ساری جماعت ہو اور چونکہ تمیم بھی ان میں ایک تھے اس لیے سوال کی نسبت تمیم کی طرف کرنا جائز ہے یا سائل صرف تمیم ہی ہوں مگر سوال کی نسبت سب کی طرف کر دے کیوں کہ جب ایک شخص جماعت میں سے کچھ کام کرتا ہے اور سب کے مشورے سے کام کرتا ہے تو وہ کام سب کی طرف منسوب ہوتا ہے۔

٥٤٨٥-(٢٢) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنِّيْ حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَتّٰى خَشِيْتُ أَنْ لَاتَعْقِلُوْا إِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ قَصِيْرٌ أَفْحَجُ جَعْدٌ أَعْوَرُ مَطْمُوْسُ الْعَيْنِ لَيْسَتْ بِنَاتِئَةٍ وَّلَا حَجْرَآءَ فَإِنْ أُلْبِسَ عَلَيْكُمْ فَاعْلَمُوْا أَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ.)) (رواه ابوداؤد)

(ابوداود حديث رقم ٤٣٢٠ واحمد في المسند ٣٢٤/٥)

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "تحقیق میں نے تم سے دجال کا حال بیان کیا یہاں تک کہ میں ڈرا کہ کہیں تمہیں اس کے متعلق سمجھ نہ آئے' مسیح دجال کا قد ❶ چھوٹا ہے' مڑے ہوئے بالوں والا' کانا ہے' آنکھ اس کی نہ پھولی ہوئی اور نہ اندر دھنسی ہوئی اگر پھر بھی تم کو شک پڑے تو جان لو کہ بے شک تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے۔" (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور تمیم کی حدیث میں گذرا کہ ویسا بڑا آدمی ہم نے کبھی نہیں دیکھا اور دجال کے بارہ میں یہ اختلافات فی الحقیقت اختلافات نہیں ہیں کیوں کہ وہ ایک ساحر شخص ہوگا جو جادو کے زور سے طرح طرح کے طلسم دکھلائے گا تو کیا تعجب ہے کہ کبھی وہ اپنی دائیں آنکھ کا کانا ہونا دکھلائے کبھی بائیں آنکھ کا' کبھی لمبا قد کبھی پست قد' کبھی موٹا' کبھی متوسط' کبھی آنکھ پھولی ہوئی' کبھی برابر لیکن جو اللہ نہ ہونے کی نشانیاں اللہ تعالیٰ نے اس میں رکھ دیں ان کو اپنے سے دور نہ کر سکے گا' جیسے کانا ہونا' آنکھ میں پھلی ہونا پیشانی پر کافر لکھا ہونا اور اس حدیث میں اس تقریر کا صاف بیان ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اگر اس کا امر تم پر مشتبہ ہو جائے تو وہ کانا تو ضرور ہی ہوگا۔

٥٤٨٦- (٢٣) وَعَنْ اَبِیْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((اِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوْحٍ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَ الدَّجَّالَ قَوْمَهٗ وَاِنِّیْ اُنْذِرُ كُمُوْهُ)) فَوَصَفَهٗ لَنَا قَالَ ((لَعَلَّهٗ سَيُدْرِكُهٗ بَعْضُ مَنْ رَاٰنِیْ اَوْ سَمِعَ كَلَامِیْ)) قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ قُلُوْبُنَا يَوْمَئِذٍ قَالَ ((مِثْلُهَا)) يَعْنِی الْيَوْمَ ((اَوْ خَيْرٌ۔)) (رواه الترمذی و ابوداؤد) (ابوداود حديث رقم ٤٧٥٦ والترمذی حديث رقم ٢٢٣٤ واحمد فی المسند ٢ / ١٧٨)

سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا اس نے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے تحقیق نہیں گذرا کوئی نبی نوح علیہ السلام کے بعد مگر یہ کہ اس نبی نے دجال سے اپنی قوم کو ڈرایا ہے اور میں ڈراتا ہوں تم کو اس سے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا واقعہ ہمیں بیان کیا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شاید کہ نزدیک ہو کہ پائے اس کو بعض ان لوگوں میں سے کہ دیکھا ہے ❶ مجھے یا سنا ہے انہوں نے کلام میرا' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا اے اللہ کے رسول! پس کیسے ہوں گے دل ہمارے اس دن (کہ پائیں گے ہم اس کو) فرمایا جیسے کہ ہیں دل تمہارے آج کے دن یا اس سے بہتر ہوں گے۔'' (ترمذی، ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند میں انقطاع ہے لیکن پہلے جملہ کے بہت سے شواہد ہیں اور وہ صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ دیکھا ہے مجھے احتمال ہے کہ اس سے جن مسلمان مراد ہوں وہ دجال کے وقت تک زندہ رہیں یا خضر مراد ہوں یا یہ مطلب ہو جس نے میرا کلام سنا خواہ بواسطہ ہی سنا ہو تو تمام وہ مسلمان مراد ہو سکتے ہیں جو آپ کی حدیث سنتے ہیں۔

٥٤٨٧- (٢٤) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ اَبِیْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اَلدَّجَّالُ يَخْرُجُ مِنْ اَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا خُرَاسَانُ يَتْبَعُهٗ اَقْوَامٌ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ۔)) (رواه الترمذی) (الترمذی حديث رقم ٢٢٣٧ وابن حديث رقم ٢٢٣٧ واحمد فی المسند ١ / ٤)

سیدنا عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دجال مشرق کی ایک زمین سے نکلے گا جس کا نام خراسان ہے بہت سی اقوام اس کی پیروی کریں گی' ان کے چہرے تہہ بہ تہہ ڈھال کی طرح ہوں گے۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

٥٤٨٨- (٢٥) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْيَنْأَ مِنْهُ فَوَاللّٰهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَأْتِيهِ وَهُوَ يَحْسِبُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ فَيَتَّبِعُهُ مِمَّا يُبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ۔)) (رواہ ابوداؤد) (ابو داود حدیث رقم ٤٣١٩ واحمد فی المسند ٤/ ٤٣١)

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص دجال کے نکلنے کی خبر سنے تو اسے چاہیے کہ وہ اس سے دور رہے ❶ اللہ کی قسم ایک شخص دجال کے پاس آئے گا اور وہ گمان رکھتا ہوگا کہ میں مومن ہوں ❷ پس وہ ان شبہات کی وجہ سے دجال کی اتباع کرے گا جن سے دجال بھیجا جائے گا۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس لیے کہ دور رہنا اس کے نزدیک رہنے سے اچھا ہوگا' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَلَا تَرْكَنُوْا إِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ﴾ یعنی اور نہ جھکو ظالموں کی طرف پھر لگے گی تم کو آگ۔ ❷ یعنی اس پر ایمان لائے گا۔

٥٤٨٩- (٢٦) وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ بْنِ السَّكَنِ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَمْكُثُ الدَّجَّالُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَالْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَالْيَوْمُ كَاضْطِرَامِ السَّعَفَةِ فِي النَّارِ۔)) (رواہ فی شرح السنۃ) (البغوی حدیث رقم ٤٢٦٤ واحمد فی المسند ٦/ ٤٥٤)

سیدہ اسماء بنت یزید بن سکن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دجال زمین میں ❶ چالیس برس ٹھہرے گا برس مانند مہینے کے ہوگا اور مہینہ مانند ہفتہ کے اور ہفتہ مانند دن کے اور دن مانند جلتے تنکے کے آگ میں۔'' (شرح السنہ)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ چالیس برس اور سیدنا نواس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں گذرا کہ وہ چالیس دن تک رہے گا اور ان دونوں کا اختلاف اس طرح رفع ہوتا ہے کہ سیدنا نواس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں دنوں کا طول مذکور ہے کہ ایک دن ایک سال کا ہوگا تو گویا چالیس دن چالیس سال کے ہوئے اور اس حدیث میں دنوں کا قصر مذکور ہے کہ ایک برس ایک ماہ کا اور ممکن ہے کہ پہلی حدیث میں وہ دن مراد ہوں جن میں وہ دنیا کا دورہ کرے گا اور لوگوں کو گمراہ کرے گا اور اس حدیث میں اس سے پہلے کے دن مراد ہوں۔

٥٤٩٠- (٢٧) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ أُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ السِّيْجَانُ))۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ) (البغوی حدیث رقم ٤٢٦٥)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت میں سے ستر ہزار لوگ دجال ❶ کی اتباع کریں گے ان پر سیاہ چادریں ہوں گی۔'' (بغوی فی شرح السنہ)

حکم الحدیث: اس میں ایک راوی متروک ہے اور یہ صحیح مسلم کی حدیث کے مخالف بھی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مراد امت سے امت اجابت ہے کیوں کہ پہلی ایک حدیث میں گذرا کہ یہ اصفہان کے یہود ہوں گے۔

٥٤٩١- (٢٨) وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ

سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِيْ فَذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ ((اِنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ ثَلٰثَ سِنِيْنَ سَنَةٌ تُمْسِكُ السَّمَآءُ فِيْهَا ثُلُثَ قَطْرِهَا وَالْاَرْضُ ثُلُثَ نَبَاتِهَا وَالثَّانِيَةُ تُمْسِكُ السَّمَآءُ ثُلُثَيْ قَطْرِهَا وَالْاَرْضُ ثُلُثَيْ نَبَاتِهَا وَالثَّالِثَةُ تُمْسِكُ السَّمَآءُ قَطْرَهَا كُلَّهٗ وَالْاَرْضُ نَبَاتَهَا كُلَّهٗ وَلَا يَبْقٰى ذَاتُ ظِلْفٍ وَلَا ذَاتُ ضِرْسٍ مِنَ الْبَهَائِمِ اِلَّا هَلَكَ وَ اِنَّ مِنْ اَشَدِّ فِتْنَتِهٖ اِنَّهٗ يَاْتِي الْاَعْرَابِيَّ فَيَقُوْلُ اَرَاَيْتَ اِنْ اَحْيَيْتُ لَكَ اِبِلَكَ اَلَسْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ رَبُّكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيُمَثِّلُ لَهُ الشَّيْطَانُ نَحْوَ اِبِلِهٖ كَاَحْسَنِ مَايَكُوْنُ ضُرُوْعًا وَ اَعْظَمِهٖ اَسْنِمَةً قَالَ وَ يَاْتِي الرَّجُلَ قَدْمَاتَ اَخُوْهُ وَ مَاتَ اَبُوْهُ فَيَقُوْلُ اَرَاَيْتَ اِنْ اَحْيَيْتُ لَكَ اَبَاكَ وَ اَخَاكَ اَلَسْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ رَبُّكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيُمَثِّلُ لَهُ الشَّيَاطِيْنُ نَحْوَاَبِيْهِ وَاَخِيْهِ)) قَالَتْ ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ رَجَعَ وَ الْقَوْمُ فِيْ اِهْتِمَامٍ وَ غَمٍّ مِمَّا حَدَّثَهُمْ قَالَتْ فَاَخَذَ بِلَحْمَتَيِ الْبَابِ فَقَالَ ((مَهْيَمْ اَسْمَاءُ)) قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ خَلَعْتَ اَفْئِدَتَنَا بِذِكْرِ الدَّجَّالِ قَالَ ((اِنْ يَّخْرُجْ وَ اَنَا حَيٌّ فَاَنَا حَجِيْجُهٗ وَ اِلَّا فَاِنَّ رَبِّيْ خَلِيْفَتِيْ عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ)) فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ اِنَّا لَنَعْجِنُ عَجِيْنَنَا فَمَا نَخْبِزُهٗ حَتّٰى نَجُوْعَ فَكَيْفَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَئِذٍ قَالَ يُجْزِئُهُمْ مَا يُجْزِئُ اَهْلَ السَّمَاءِ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَ التَّقْدِيْسِ۔)) (رواہ) (ابن ماجه حديث رقم ٤٠٧٧ واحمد في المسند ٦/ ٤٥٥)

تھے آپ نے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا کہ دجال کے نکلنے سے پہلے تین برس ہوں گے ❶ ایک برس ہوگا کہ آسمان اس برس اپنا تہائی مینہ ❷ باز رکھے گا اور زمین اپنی ایک تہائی روئیدگی باز رکھے گی ❸ اور دوسرے سال روکے گا آسمان دو تہائی مینہ اپنا اور زمین دو تہائی روئیدگی اپنی اور تیسرے سال بند رکھے گا آسمان تمام مینہ اپنا ❹ اور زمین تمام روئیدگی اپنی پس نہیں باقی رہے گا ❺ صاحب کھر کا اور نہ صاحب دانت کا وحشی چار پائیوں میں سے مگر یہ کہ ہلاک ہو جائیں گے اور سخت ترین فتنہ دجال کا یہ ہے کہ وہ ایک گنوار کے پاس ❻ آئے گا اور اسے کہے گا کہ اگر میں تیرے اونٹوں کو زندہ کردوں تو کیا تو مجھے اپنا رب تسلیم کرلے گا تو گنوار کہے گا ہاں' پس صورت ❼ بنا کر لائے گا تو دجال گنوار کے لیے اونٹوں کی صورتیں بنا کر لائے گا' جو بہت عمدہ تھنوں والے اور بڑی کوہانوں والے ہوں گے نبی ﷺ نے فرمایا دجال ایک شخص کے پاس آئے گا جس کا بھائی اور باپ مر گیا ہوگا دجال اس سے کہے گا کہ اگر میں تیرے باپ اور بھائی کو زندہ کردوں تو کیا تو مجھے اپنا رب تسلیم کرلے گا؟ وہ کہے گا کیوں نہیں تو شیطان اس کے بھائی اور باپ کی صورت بنا دے گا' سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں پھر رسول اللہ ﷺ اپنے کام کے لیے تشریف لے گئے پھر واپس تشریف لائے اور صحابہ رضی اللہ عنہم فکر و غم میں تھے جو نبی ﷺ نے ان کو دجال کا حال بتایا تھا' تو نبی ﷺ نے دروازہ کے دونوں پاٹوں ❽ (حصوں) کو پکڑا اور فرمایا اے اسماء! تیرا کیا حال ہے؟ میں نے کہا آپ نے دجال کا ذکر کرکے ہمارے دل نکال ڈالے' نبی ﷺ نے فرمایا اگر نکلے دجال اور میں زندہ ہوا تو میں اس کو دفع کروں گا ورنہ تحقیق میرا رب ❾ ہر مومن پر میرا خلیفہ ہے' میں نے کہا اے اللہ کے رسول' اللہ کی قسم! ہم اپنا آٹا گوندھتی ہیں اور روٹیاں نہیں پکا چکتیں کہ ہمیں بھوک ❿ لگ جاتی ہے' پس مومنوں کا اس دن کیا حال ہوگا؟ ⓫ آپ نے فرمایا ان کو وہ چیز ⓬ کفایت کرے گی جو آسمان والوں کو تسبیح و تقدیس کے کفایت کرتی

ہے۔(روایت کی یہ ⑬)

حکم الحدیث: اس میں ایک ضعیف راوی ہے۔

فوائد الحدیث: ① تین برس ہوں گے یعنی برکت کے جاتے رہنے میں مختلف۔ ② تہائی اپنا یعنی بہ نسبت معتاد کے۔ ③ اور باز رکھے گی الخ یعنی اگر چہ پانی دی جائے گی غیر بارش کے۔ ④ یعنی پس قحط پڑے گا تمام زمین کے لوگوں میں اور خزانے اور دفینے دجال کے ساتھ ہوں گے اور طرح طرح کی نعمتیں، روٹیاں، میوے اور نہریں۔ ⑤ گھر کا یعنی گائیں اور بکریاں اور ہرن اور مانند ان کے۔ ⑥ ایک گنوار کے پاس کہ وہ علم نہ رکھتا ہوگا۔ ⑦ صورت بنا کر لائے گا یعنی شیطانوں کو۔ ⑧ دونوں پاٹوں کو معنی ہیں ''لحمتی الباب'' لفظ لحمہ ساتھ زبر لام اور جزم حاء کے تمام مشکوۃ اور مصابیح کے نسخوں میں اسی طرح ہے بمعنی جانب کے ذکرہ ابن الملک اور صحاح اور قاموس اور لغت کی اور کتابوں میں اس کے یہ معنی مذکور نہیں ہیں اور طیبی نے کہا کہ صواب بلجفتي الباب ہے ساتھ جیم کے جگہ جاء کے اور ساتھ فاء کے جگہ میم کے بمعنی باز و دروازے کے میں کہتا ہوں جب تمام نسخے لحمتے الباب کے لفظ پر متفق ہیں تو اب توجیہ ضروری ہے اور وہ یہ کہ قاموس میں لحمہ کے معنی گوشت کے ٹکڑے کے لکھے ہیں پس تجرید کی جائے اور کہا جائے کہ مراد ان دونوں سے دونوں ٹکڑے دروازے کے ہیں یعنی کواڑ کہ وہ مل جاتے ہیں اور جدا ہو جاتے ہیں پس یہ توجیہ اولیٰ ہے روایت کتاب کو خطا قرار دینے سے۔ ⑨ خلیفہ میرا ہے ہر مومن پر یعنی وہ حافظ اور حامی اور ان کا کارساز ہوگا۔ ⑩ کہ بھوک لگ جاتی ہے ہم کو یعنی بسبب دیر لگنے کے روٹی کے پکنے میں قلت صبر سے طبیعت انسان کی بھوک سے بایں حد ہے۔ ⑪ اس دن یعنی بیچ وقت قحط اور منحصر ہونے وجود روٹی کے نزدیک دجال کے اور اتباع اس کی کے۔
⑫ وہ چیز کے کفایت کرتی ہے آسمان والوں کو یعنی تسبیح اور تہلیل کھانے کے قائم مقام ہوگی اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہر مسلمان کو دجال کے فتنے سے بچائے، نبی ﷺ ہر نماز میں دجال کے فتنے سے پناہ مانگتے تھے۔
⑬ اور بعد لفظ رواہ کے یہاں اصل نسخہ میں سفیدی چھوٹی ہوئی ہے اور پھر کسی نے لاحق کیا ہے احمد اور ابوداؤد طیالسی۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٥٤٩٢- (٢٩) عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَاسَأَلَ اَحَدٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ اَكْثَرَ مِمَّاسَأَلْتُهُ وَ اِنَّهُ قَالَ لِيْ ((مَايَضُرُّكَ)) قُلْتُ اِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ مَعَهُ جَبَلَ خُبْزٍ وَّنَهَرَ مَاءٍ قَالَ ((هُوَ اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ۔)) (متفق عليه) (البخاري حديث رقم ٧١٢٢ ومسلم حديث رقم (١١٥ ـ ٢٩٣٩) واحمد في المسند ٥/ ٤٣٤)

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کسی نے رسول اللہ ﷺ سے دجال کا حال اس قدر زیادہ نہیں پوچھا جتنا کہ میں نے پوچھا اور نبی ﷺ نے میرے لیے فرمایا: ''دجال تجھے ضرر نہیں کرے گا میں نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ تحقیق اس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ ہوگا اور پانی کی نہر ہوگی نبی ﷺ نے فرمایا دجال اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بہت زیادہ ذلیل ① ہے۔(متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ① بہت ذلیل ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے کہ وہ پیدا کرے اس کے ہاتھ پر مانند ان امور کے حقیقۃ بلکہ جو باتیں وہ دکھلائے گا وہ نظر بندی کی قسم سے ہوں گی اور خیالات کی طرح فی الواقع ان کا وجود نہ ہوگا اور وہ اس سے مومنوں کو گمراہ نہ کر سکے گا۔

٥٤٩٣- (٣٠) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((يَخْرُجُ الدَّجَّالُ عَلٰى حِمَارٍ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دجال ایک سفید گدھے پر نکلے گا جس کے دونوں کانوں کے

اَقْمَرَ مَابَیْنَ اُذُنَیْهِ سَبْعُوْنَ بَاعًا۔)) (رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ کِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ۔) (لم یخرج احادیث الدجال فی کتاب البعث والنشور للبیهقی الصادر عن مرکز الخدمات والأبحاث الثقافیة بیروت - بتحقیق الشیخ عامر احمد حیدر فقد ذکر المحقق فی مقدمته: ((انه وقع لی انی رایت فی کتاب شرح مسلم للنووی ١٨/٤٧-٤٨)

درمیان ستر بام کا فاصلہ ہوگا۔ (بیہقی فی کتاب البعث والنشور)

حکم الحدیث: اس کی سند سخت ضعیف ہے۔

بَابُ قِصَّةِ ابْنِ صَیَّادٍ

ابن صیاد ❶ کے قصہ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٥٤٩٤- (١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اِنْطَلَقَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ رَهْطٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ قِبَلَ ابْنِ صَیَّادٍ حَتّٰی وَجَدُوْهُ یَلْعَبُ مَعَ الصِّبْیَانِ فِیْ اُطُمِ بَنِیْ مَغَالَةَ وَ قَدْ قَارَبَ ابْنُ صَیَّادٍ یَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ یَشْعُرْ حَتّٰی ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهٗ بِیَدِهٖ ثُمَّ قَالَ ((اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ)) فَنَظَرَ اِلَیْهِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّیِّیْنَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَیَّادٍ اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَرَصَّهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ ((اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَ بِرُسُلِهٖ)) ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَیَّادٍ ((مَاذَا تَرٰی)) قَالَ یَاْتِیْنِیْ صَادِقٌ وَ کَاذِبٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((خُلِّطَ عَلَیْكَ الْاَمْرُ)) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((اِنِّیْ خَبَاْتُ لَكَ خَبِیْئًا)) وَ خَبَاَلَهٗ ﴿یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت میں ابن صیاد کی طرف چلے یہاں تک کہ بنی مغالہ محلے ❷ میں ایک ٹیلہ پر بچوں کے ساتھ کھیلتا ہوا پایا اور ابن صیاد اس وقت سن بلوغت کو پہنچ چکا تھا' وہ نہ سمجھ سکا' یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی پیٹھ پر اپنا ہاتھ مارا پھر فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں' ابن صیاد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تم امیوں ❸ کے رسول ہو پھر ابن صیاد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ ❹ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد کو بھینچا پھر آپ نے فرمایا: ''ایمان لایا میں اللہ تعالیٰ اور اس ❺ کے رسولوں پر پھر آپ نے ابن صیاد کے لیے فرمایا کیا دیکھتا ہے تو' وہ بولا میرے پاس ایک سچا اور ایک جھوٹا آتا ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تجھ پر معاملہ مشتبہ کیا

بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ﴾ فَقَالَ هُوَالدُّخُّ فَقَالَ ((اِخْسَأْفَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ)) قَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَاْذَنُ لِيْ فِيْهِ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنْ يَّكُنْ هُوَ لَا تُسَلَّطُ عَلَيْهِ وَ اِنْ لَّمْ يَكُنْ هُوَ فَلَاخَيْرَ لَكَ فِيْ قَتْلِهِ)) قَالَ ابْنُ عُمَرَ اِنْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيُّ يَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِيْ فِيْهَا ابْنُ صَيَّادٍ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَ هُوَ يَخْتِلُ اَنْ يَّسْمَعَ مِنَ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ يَّرَاهُ وَ ابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ فِيْ قَطِيْفَةٍ لَّهٗ فِيْهَا زَمْزَمَةٌ فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ اَيْ صَافُ وَ هُوَا سْمُهٗ هٰذَا مُحَمَّدٌ فَتَنَاهٰى ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ)) قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ ((اِنِّيْ اُنْذِرُ كُمُوْهُ وَمَا مِنْ نَّبِيٍّ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ لَقَدْ اَنْذَرَ نُوْحٌ قَوْمَهٗ وَلٰكِنِّيْ سَاَقُوْلُ لَكُمْ فِيْهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهٖ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ اَعْوَرُ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ))۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۳۰۵۵ ومسلم حدیث رقم (۹۵۔ ۲۹۳۰) وابوداود حدیث رقم ۴۳۲۹ والترمذی حدیث رقم ۲۲۴۹ واحمد فی المسند ۲/ ۱۴۸)

گیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تحقیق دل میں چھپایا ہے میں نے تیرے لیے ایک اسم پوشیدہ حالانکہ چھپائی نبی ﷺ نے اس کے لیے یہ آیت جس دن لائے گا آسمان دھواں ظاہر' پس کہا اس نے وہ پوشیدہ چیز دُخ ہے' نبی ﷺ نے فرمایا دور ہو پس ہرگز نہ تجاوز ❻ کرے گا تو اپنے قدر سے' عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے رسول! کیا آپ مجھے ابن صیاد کے بارہ میں اجازت دیتے ہیں کہ میں اس کی گردن اڑا دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ❼ اگر ابن صیاد دجال معہود ہے تو' تو اس پر مسلط نہیں کیا جائے گا اگر وہ دجال نہیں ہے تو پھر اس کو قتل کرنے میں تیرے لیے بھلائی نہیں ہے' ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ ابی بن کعب کو لے کر کھجور کے ان درختوں کی طرف چلے جن میں وہ موجود تھا' رسول اللہ ﷺ کھجور کے تنوں کی اوٹ لیتے تھے اور آپ ❽ (اس سے پوشیدہ رہنا چاہتے تھے) اس کو فریب دیتے تھے تاکہ آپ اس سے کچھ سن سکیں اس سے پہلے کہ وہ آپ کو دیکھ لے اور ابن صیاد اپنے بچھونے پر ایک چادر میں لیٹا ہوا تھا' اس چادر میں آواز تھی ❾ ابن صیاد کی ماں نے نبی ﷺ کو دیکھا آپ خرما کی شاخوں میں چھپے ہوئے تھے' ابن صیاد کی ماں نے کہا اے صاف! اور یہ نام ہے ابن صیاد کا' یہ محمد ﷺ کھڑے ہیں' ابن صیاد کلام کرنے سے رک گیا ❿' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر چھوڑ ⓫ دیتی اس کو اس کی ماں ⓬ تو وہ معاملہ ظاہر کرتا' سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی جس کے وہ لائق ہے' پھر دجال کے حالات کا ذکر کیا اور فرمایا کہ میں تم کو دجال سے ڈراتا ہوں اور نہیں ⓭ کوئی نبی مگر کہ ڈرایا ہے اس نے اپنی قوم کو اس سے' البتہ ڈرایا ہے سیدنا نوح علیہ السلام ⓮ نے اپنی قوم کو' لیکن میں تم سے دجال کے مقدمہ میں ایک بات کہتا ہوں

کہ اس کو کسی نبی نے اپنی قوم سے نہیں کہا' تم جان لو کہ وہ دجال ہوگا کانا ⑮ اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ① ابن صیاد کے الخ نووی رحمہ اللہ نے کہا ابن صیاد یا ابن صائد اس کا نام صاف ہے علماء نے کہا کہ اس کا قصہ مشکل ہے اور اس کا امر مشتبہ ہے کہ وہی دجال تھا یا دجال الگ ہے اور اس میں کچھ شک نہیں کہ ابن صیاد دجالوں میں سے ایک دجال تھا' علماء نے کہا ظاہر احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ابن صیاد کے بارہ میں آپ پر وحی نہیں آئی اور آپ کو دجال کی صفات وحی سے معلوم ہوئی تھیں اور ابن صیاد میں بعض صفات موجود تھیں اس وجہ سے آپ کو گمان تھا یقین نہ تھا کہ یہ شاید دجال ہو۔ ② محلہ بنی مغالہ' یہود میں سے ایک قوم کا نام ہے۔
③ امیوں کے نبی ہو بعض یہود کا یہی اعتقاد تھا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے منکر نہ تھے لیکن خاص عرب کا نبی جانتے تھے پس ان کا یہ کہنا متناقض تھا کیونکہ نبی سچا ہوتا ہے اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت نبوت عام کی تو عرب کی تخصیص باطل ہوئی۔ ④ پس پہنچایا یہ ترجمہ ہے لفظ رصہ کا اور نووی رحمہ اللہ نے کہا ہمارے بلاد کے اکثر نسخوں میں فرفضہ فاؤ اور ضاد معجمہ سے ہے یعنی چھوڑ دیا اس کو اور ترک کیا سوال و جواب کا۔
⑤ اور اس کے رسولوں پر اور تو ان میں سے نہیں ہے تو میں تجھے جھوٹا سمجھتا ہوں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قتل نہیں کیا کیوں کہ وہ لڑکا تھا اور لڑکوں کے مارنے سے آپ کو روکا گیا اور یہود ان دنوں میں مستامن تھے۔ ⑥ ہرگز نہ تجاوز کرے گا تو اپنی قدر سے یعنی شیطان اور جن کاہنوں کو تو اتنا ہی بتا سکتے ہیں کہ سارے جملہ میں سے ایک آدھ لفظ وہ بھی الٹ پلٹ کر بتاتے ہیں جیسے تو نے پوری آیت میں سے صرف ایک دخان کا لفظ بتا دیا بس تیرا اتنا ہی مقدر ہے برخلاف انبیاء علیہم السلام کے ان کو اللہ تعالیٰ صاف اور پوری بات بتلا دیتا ہے۔ ⑦ اگر ابن صیاد ہے' دجال الخ یعنی اگر یہی حقیقت میں دجال ہے تو اس کو نہ مار سکے گا اس لیے کہ دجال کی موت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے مقدر ہے اور اگر یہ دجال نہیں ہے تو پھر اس کے دھوکہ پر اس کے مارنے میں کیا فائدہ ہے اور آپ نے اس کو قتل نہ کیا حالانکہ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا' اس وجہ سے کہ وہ نابالغ تھا پھر اختلاف ہے کہ ابن صیاد کہاں مرا؟ ابوداؤد میں ایک روایت ہے کہ وہ حرہ کے دن غائب ہو گیا۔ ⑧ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس آدمی کے شر اور فساد کا ڈر ہو تو اس کے متعلق لوگوں کو خبردار کرنا جائز ہے۔ ⑨ آواز تھی یعنی آواز پوشیدہ جو سمجھ میں نہیں آتی۔ ⑩ یعنی خاموش ہو گیا۔
⑪ اگر چھوڑ دیتی الخ یعنی اس کو نہ بتاتی۔ ⑫ تو ظاہر کرتا یعنی کچھ اس سے وجود میں آتا جس سے اس کے حال کی حقیقت ظاہر ہو جاتی۔
⑬ نہیں کوئی نبی یعنی نوح علیہ السلام کے بعد۔ ⑭ نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو یعنی جن کا زمانہ بہت پہلے تھا۔ ⑮ ہوگا کانا معاذ اللہ کانا پن ایک عیب ہے اور اللہ تعالیٰ ہر ایک عیب سے پاک ہے ابن شہاب رحمہ اللہ نے کہا مجھ سے عمر بن ثابت انصاری نے بیان کیا ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے بیان کیا کہ جس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو دجال سے ڈرایا اور یہ بھی فرمایا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں کافر لکھا ہوگا جس کو ہر کوئی پڑھ لے گا جو اس کے کاموں کو برا جانے گا یا اس کو ہر ایک مومن پڑھ لے گا اور آپ نے فرمایا تم یہ جان رکھو کہ کوئی تم سے اپنے رب کو نہیں دیکھے گا جب تک کہ وہ مر نہ جائے گا۔

٥٤٩٥ - (٢) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ لَقِیَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَبُوْبَكْرٍ وَّ عُمَرُ يَعْنِىْ اِبْنَ صَيَّادٍ فِىْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَتَشْهَدُ اَنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ)) فَقَالَ هُوَ اَتَشْهَدُ اَنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَ

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ابن صیاد سے مدینہ کے کسی راستہ میں ملے تو ابن صیاد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں' اس نے کہا کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ' اس کے فرشتوں' اس کی کتب

مَلٰٓئِکَتِهٖ وَ کُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ مَاذَا تَرٰی)) قَالَ اَرٰی عَرْشًا عَلَی الْمَآءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((تَرٰی عَرْشَ اِبْلِیْسَ عَلَی الْبَحْرِ قَالَ وَ مَاتَرٰی)) قَالَ اَرٰی صَادِقَیْنِ وَ کَاذِبًا اَوْ کَاذِبَیْنِ وَ صَادِقًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((لُبِّسَ عَلَیْهِ فَدَعُوْهُ۔)) (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم (۸۷۔ ۲۹۲۵) والترمذی حدیث رقم ۲۲۴۷)

اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا' اس نے کہا میں ایک تخت پانی پر دیکھتا ہوں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو دریا پر ابلیس کا تخت دیکھتا ہے ❶ نبی ﷺ نے فرمایا اور کیا دیکھتا ہے تو؟ ابن صیاد نے کہا کہ میں دو سچوں ❷ اور ایک جھوٹے کو دیکھتا ہوں ❸ یا دو جھوٹوں اور ایک سچے کو' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس پر اس کا کام مشتبہ کر دیا گیا ❹ ہے' اس کو چھوڑ دو (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ تو ابلیس کا تخت دریا پر دیکھتا ہے جیسے کہ اول کتاب میں باب الوسوسہ میں گذرا کہ ابلیس اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے اور فوجیں بھیجتا ہے کہ لوگوں کو فتنے میں ڈالو۔ ❷ دو سچوں کو یعنی جو سچی خبریں لاتے ہیں۔ ❸ یا دو جھوٹوں کو اور ایک سچے کو اور یہ شک راوی کا ہے کہ اس طرح کہا یا اس طرح اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ شک ابن صیاد سے ہو اور کہتا ہو کہ وہ دیکھتا ہوں یا یہ اور اس کو بہت دخل ہے بیچ خلط اور اختلال امر اس کے کہ جزم نہیں رکھتا تھا اور حال اس کا بروجہ انتظام واستقامت کے نہ تھا یا یہ غرض ہو کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک سچا اور ایک جھوٹا میرے پاس آتا ہے اور کبھی دو جھوٹے اور ایک سچا۔ ❹ یعنی اس کو اپنے بارہ میں شک ہے کہ وہ سچا ہے یا جھوٹا۔

۵۴۹۶- (۳) وَعَنْهُ اَنَّ ابْنَ صَیَّادٍ سَأَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ فَقَالَ ((دَرْمَکَةٌ بَیْضَآءُ مِسْكٌ خَالِصٌ۔)) (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم (۹۳۔ ۲۹۲۸) واحمد فی المسند ۳/ ۴)

انہی (سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ ابن صیاد نے نبی ﷺ سے بہشت کی مٹی کا حال پوچھا تو آپ نے فرمایا بہشت کی مٹی سفید میدہ مشک خالص ہے (مسلم)

۵۴۹۷- (۴) وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ لَقِیَ ابْنُ عُمَرَ ابْنَ صَیَّادٍ فِیْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِیْنَةِ فَقَالَ لَهٗ قَوْلًا اَغْضَبَهٗ فَانْتَفَخَ حَتّٰی مَلَاَ السِّکَّةَ فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلٰی حَفْصَةَ وَ قَدْ بَلَغَهَا فَقَالَتْ لَهٗ رَحِمَكَ اللّٰهُ مَا اَرَدْتَّ مِنَ ابْنِ صَیَّادٍ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اِنَّمَا یَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ یَّغْضَبُهَا۔)) (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ۹۸۔ ۲۹۳۲) واحمد فی المسند ۶/ ۲۸۳)

نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہا کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ابن صیاد سے مدینہ کی ایک گلی میں ملاقات کی تو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اسے ایسی بات کہہ دی جس سے اس کو غصہ آ گیا اور ابن صیاد پھول گیا یہاں تک کہ گلی کا راستہ بند ہو گیا' سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور پہنچی تھی یہ خبر ان کو پس سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کو کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے تو نے ابن صیاد سے کیا چاہا تجھے معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے نہیں نکلے گا دجال مگر ایک غصہ کی وجہ سے جو کہ وہ کرے گا۔ ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ تو شاید ابن صیاد دجال ہو اور تیرے غصہ دلانے کی وجہ سے نکل پڑے' اس لیے کہ دجال مظہر قہر الٰہی ہے مگر تحقیق یہ ہے کہ دجال اور شخص ہے اور تمیم رضی اللہ عنہ نے اس کو بچشم خود دیکھا اور اس کا قصہ نبی ﷺ سے کہا جیسے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی حدیث میں گذرا۔

٥٤٩٨- (٥) وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ صَيَّادٍ اِلٰى مَكَّةَ فَقَالَ لِيْ مَالَقِيْتُ مِنَ النَّاسِ يَزْعُمُوْنَ اِنِّي الدَّجَّالُ اَلَسْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((اِنَّهٗ لَا يُوْلَدُ لَهٗ)) وَ قَدْ وُلِدَلِيْ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ ((هُوَ كَافِرٌ)) وَ اَنَا مُسْلِمٌ اَوَ لَيْسَ قَدْ قَالَ ((لَايَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ وَ لَا مَكَّةَ)) وَ قَدْ اَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ وَ اَنَا اُرِيْدُ مَكَّةَ ثُمَّ قَالَ لِيْ فِيْ اٰخِرِ قَوْلِهٖ اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَ عْلَمُ مَوْلِدَهٗ وَ مَكَانَهٗ وَ اَيْنَ هُوَ وَاَعْرِفُ اَبَاهُ وَ اُمَّهٗ قَالَ فَلَبَّسَنِيْ قَالَ قُلْتُ لَهٗ تَبًّا لَكَ سَآئِرَ الْيَوْمِ قَالَ وَ قِيْلَ لَهٗ اَيَسُرُّكَ اِنَّكَ ذَاكَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ لَوْ عُرِضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (٨٩۔ ٢٩٢٧) واحمد في المسند ٣/ ٢٦)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ میں ابن صیاد کے ساتھ مکہ تک گیا ابن صیاد نے کہا میں نے لوگوں سے بہت تکلیف اٹھائی ہے لوگ گمان کرتے ہیں کہ میں دجال ہوں کیا تو نے ❶ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا آپ فرماتے تھے کہ دجال کی اولاد نہیں ہو گی اور جبکہ میری اولاد ہے اور کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا تھا کہ دجال کافر ہوگا اور میں مسلمان ہوں' کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ دجال مدینہ اور مکہ میں داخل نہیں ہوگا اور میں مدینہ سے آیا ہوں اور میں مکہ کا ارادہ رکھتا ہوں پھر آخر میں ابن صیاد کہنے لگا' خبردار! اللہ کی قسم میں البتہ دجال کی پیدائش کا وقت اور اس کا مکان جانتا ہوں اور میں اس کے ماں باپ کو بھی جانتا ہوں' ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا پس مشتبہ ❷ کیا ابن صیاد نے امر مجھ پر' میں نے کہا ابن صیاد کو تیرے لیے باقی دنوں میں ہلاکی ہو' ابن صیاد کو کہا گیا کیا تجھے اچھا لگتا ہے کہ تو ہی وہ آدمی ہو؟ تو ابن صیاد نے کہا اگر مجھ پر پیش کیا جائے تو میں اس بات کو ناپسند نہیں کروں گا۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اے ابوسعید!۔ ❷ کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو دجال سے کچھ نہ کچھ تعلق ضرور ہے ورنہ اس کا مقام کیوں کر اس کو معلوم ہو' نووی رحمہ اللہ نے کہا ابن صیاد کے یہ دلائل کہ اس کی اولاد ہے اور وہ مدینہ میں پیدا ہوا کہ میں مسلمان ہوں' کچھ کافی نہیں' کیونکہ یہ صفات دجال کی اس وقت کی آپ نے بتلائیں جب وہ فساد کرنے کے لیے دنیا میں نکلے گا نہ کہ اس سے پہلے کی۔

٥٤٩٩- (٦) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقِيْتُهٗ وَ قَدْ نَفَرَتْ عَيْنُهٗ فَقُلْتُ مَتٰى فَعَلَتْ عَيْنُكَ مَا اَرٰى قَالَ لَا اَدْرِيْ قُلْتُ لَاتَدْرِيْ وَ هِيَ فِيْ رَاْسِكَ قَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ خَلَقَهَا فِيْ عَصَاكَ قَالَ فَنَخَرَ كَاَشَدِّ نَخِيْرِ حِمَارٍ سَمِعْتُ۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (٩٩۔ ٢٩٣٢)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ابن صیاد سے اس حال میں ملا کہ اس کی آنکھ پھولی ہوئی تھی' میں نے کہا تیری آنکھ کا کب سے یہ حال ہوا جو میں دیکھتا ہوں اس نے کہا میں نہیں جانتا' میں نے کہا تو نہیں جانتا حالانکہ وہ تیرے سر میں ہے کہنے لگا اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اس کو تیرے عصا میں پیدا کر دے اس نے کہا گدھے کی طرح سخت آواز نکالی جو کہ میں نے ایسی آواز کبھی نہیں سنی۔ (مسلم)

٥٥٠٠- (٧) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَاَيْتُ

محمد بن منکدر تابعی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا جابر

جَابِرَبْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَحْلِفُ بِاللّٰهِ اَنَّ ابْنَ صَيَّادِ الدَّجَّالُ قُلْتُ تَحْلِفُ بِاللّٰهِ قَالَ اِنِّىْ سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلٰى ذٰلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ٧٣٥٥ ومسلم حديث رقم (٩٤ ـ ٢٩٢٩) وابوداود حديث رقم ٤٣٣١)

بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اللہ کی قسم اٹھاتا تھا ❶ کہ بے شک ابن صیاد دجال ہے، میں نے کہا کہ تم اللہ کی قسم اٹھاتے ہو، جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کو سنا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس پر قسم اٹھاتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر انکار نہیں کیا تھا۔ (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ قسم اٹھاتے تھے سیدنا جابر، سیدنا عمر اور عبداللہ رضی اللہ عنہم جو ابن صیاد کے دجال ہونے پر قسم اٹھا لیتے تو صرف غلبہ ظن پر ورنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ابن صیاد کے بارہ میں اشتباہ تھا اس لیے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا جب انہوں نے ابن صیاد کے مارنے کا ارادہ کیا کہ اگر یہی حقیقت میں دجال ہے تو اس کو نہ مار سکے گا اور اگر یہ دجال نہیں تو اس کے مارنے میں کیا فائدہ؟ جیسے گذرا تو معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بالیقین اس کو دجال خیال نہ فرماتے تھے ورنہ ایسا نہ فرماتے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِىْ (دوسری فصل)

٥٥٠١ - (٨) عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا اَشُكُّ اَنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ ابْنُ صَيَّادٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَ الْبَيْهَقِيُّ فِىْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ۔) (ابوداود حديث رقم ٤٣٣٠)

نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے اللہ کی قسم! مجھے اس بارہ میں کوئی شک نہیں کہ ابن صیاد مسیح دجال ہے۔ (ابوداؤد، بیہقی فی کتاب بعث والنشور)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

٥٥٠٢ - (٩) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ فَقَدْنَا ابْنَ صَيَّادٍ يَوْمَ الْحَرَّةِ (رواه ابو داوٗد) (ابوداود حديث رقم ٤٣٣٢)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے ابن صیاد کو حرہ کے دن گم پایا۔ ❶ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ حرہ کے دن الخ حرہ کا ذکر کئی بار گذرا شیخ عبدالحق رحمہ اللہ نے کہا اگر اس عبارت سے اس کا ظاہر مراد ہے اور وہ یہ کہ ابن صیاد اس واقعہ میں ایسا غائب ہوا کہ کسی نے نہ جانا کہ کہاں گیا تو یہ روایت اس روایت کے منافی ہوگی جس میں آیا ہے کہ وہ مدینہ میں مرا اور اس پر نماز جنازہ پڑھی گئی اور اگر مفہوم اس کا عام ہے اور شامل موت کو بھی ہے تو کچھ منافات نہیں ہے۔

٥٥٠٣ - (١٠) وَعَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْكُثُ اَبَوَا الدَّجَّالِ ثَلٰثِيْنَ عَامًا لَّا يُوْلَدُ لَهُمَا وَلَدٌ ثُمَّ يُوْلَدُ لَهُمَا غُلَامٌ اَعْوَرُ اَضْرَسُ وَ اَقَلُّهُ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ ثُمَّ نَعَتَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تیس برس تک دجال کے ماں باپ کے ہاں کوئی اولاد نہ ہوگی، پھر ان کے لیے ایک لڑکا کانا اور بڑے دانتوں ❶ والا پیدا ہوگا جو نفع ❷ کے لحاظ سے کمتر ہوگا، اس کی آنکھیں سوئیں گی لیکن اس کا ❸ دل نہیں سوئے گا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فَقَالَ ((اَبُوْهُ طُوَالُ ضَرْبِ اللَّحْمِ كَانَ اَنْفَهٗ مِنْقَارٌ وَّ اُمُّهٗ اِمْرَاَةٌ فِرْضَاخِيَّةٌ طَوِيْلَةُ الْيَدَيْنِ)) فَقَالَ اَبُوْبَكْرَةَ فَسَمِعْنَا بِمَوْلُوْدٍ فِي الْيَهُوْدِ بِالْمَدِيْنَةِ فَذَهَبْتُ اَنَا وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اَبَوَيْهِ فَاِذَا نَعْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمَا فَقُلْنَا هَلْ لَّكُمَا وَلَدٌ فَقَالَا مَكَثْنَا ثَلٰثِيْنَ عَامًا لَا يُوْلَدُ لَنَا وَلَدٌ ثُمَّ وُلِدَ لَنَا غُلَامٌ اَعْوَرُ اَضْرَسُ وَاَقَلُّهٗ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهٗ قَالَ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمَا فَاِذَا هُوَ مُنْجَدِلٌ فِي الشَّمْسِ فِيْ قَطِيْفَةٍ وَلَهٗ هَمْهَمَةٌ فَكَشَفَ عَنْ رَاْسِهٖ فَقَالَ مَا قُلْتُمَا قُلْنَا وَهَلْ سَمِعْتَ مَا قُلْنَا قَالَ نَعَمْ تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ۔ (رواہ الترمذی)

(الترمذی حدیث رقم ۲۲۴۸ واحمد فی المسند ۵/ ۴۰)

اس کے ماں باپ کا حال بیان کیا اور فرمایا کہ اس کا باپ لمبے قد کا ❹ تھوڑے گوشت والا گویا کہ اس کی ناک ❺ مرغ کی چونچ کی ہے اور اس کی ماں چوڑی چکلی موٹی اور لمبے ہاتھوں والی عورت ہوگی' اس کی ناک چونچ کی طرح معلوم ہوگی ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نے سنا کہ مدینہ میں یہود کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا ہے اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اس کے ماں باپ کے پاس گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اوصاف اس کے والدین کے بیان فرمائے تھے وہ ان میں موجود تھے تو ہم نے اس کے ماں باپ سے کہا کیا تمہارا کوئی فرزند ہے؟ انہوں نے کہا تمیں برس تک ہمارے ہاں کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا پھر ہمارے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا' جو بڑے دانتوں والا اور کم منفعت والا ہے' اس کی آنکھیں سوتی ہیں اور اس کا دل نہیں سوتا' ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم ان دونوں کے پاس سے باہر نکلے تو ان کا وہی بچہ چادر لپیٹے ہوئے دھوپ میں لیٹا ہوا تھا اس کی آواز ہلکی تھی' اس نے کہا تم نے کیا کہا؟ ہم نے کہا کیا تو نے سن لیا جو کچھ ہم نے کہا' اس نے کہا ہاں میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس میں ایک ضعیف راوی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بڑے دانتوں والا یعنی کچلیوں والا اور بعض نے کہا کہ مراد اضرس سے یہ ہے کہ دانتوں سمیت پیدا ہوا گا۔ ❷ یعنی نہیں ہوگا کوئی لڑکا کم تر اس سے فائدہ میں۔ ❸ اور نہیں سوئے گا دل اس کا یعنی منقطع ہوں گے افکار فاسدہ اس سے سونے کے وقت بسبب کثرت وسوسوں اور پے در پے آنے افکار فاسدہ کے کہ اس کو شیطان القا کرے گا جیسے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دل بسبب کثرت افکار صالحہ کے اور بسبب پے در پے آنے الہامات کے نہیں سوتا تھا۔ ❹ باپ اس کا لمبا ہوگا الخ غرض یہ ہے کہ دجال میں یہ اوصاف ضرور ہوں گے اور یہ غرض نہیں کہ جہاں یہ اوصاف موجود ہوں وہ دجال ہی ہو کیوں کہ دنیا میں بہت سے ایسے لوگ ہوں گے جن میں یہ تمام صفات موجود ہوں گی۔ ❺ ناک اس کی چونچ مرغ کی ہے یعنی اس کی ناک مشابہ جانور کی چونچ کی طرح لمبی ہوگی۔

۵۵۰۴- (۱۱) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ اِمْرَاَةً مِّنَ الْيَهُوْدِ بِالْمَدِيْنَةِ وَلَدَتْ غُلَامًا مَمْسُوْحَةً عَيْنُهٗ طَالِعَةٌ نَابُهٗ فَاَشْفَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّكُوْنَ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ میں ایک یہودی عورت کے ہاں لڑکا پیدا ہوا' جس کی آنکھ مٹی ہوئی اور کچلی والے دانت ابھرے ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے

الدَّجَّالُ فَوَجَدَهُ تَحْتَ قَطِيفَةٍ يُهَمْهِمُ فَاٰذَنَتْهُ أُمُّهُ فَقَالَتْ يَا عَبْدَاللّٰهِ هٰذَا اَبُو الْقَاسِمِ فَخَرَجَ مِنَ الْقَطِيفَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَالَهَا قَاتَلَهَا اللّٰهُ لَوْ تَرَكَتْهُ لَبَيَّنَ)) فَذَكَرَ مِثْلَ مَعْنٰى حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ اِئْذَنْ لِّيْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَاَقْتُلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنْ يَّكُنْ هُوَ فَلَسْتَ صَاحِبَهُ اِنَّمَا صَاحِبُهُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ هُوَ فَلَيْسَ لَكَ اَنْ تَقْتُلَ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْعَهْدِ)) فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُشْفِقًا اِنَّهُ هُوَ الدَّجَّالُ۔ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ) (البغوی حدیث رقم ٤٢٧٤ واحمد فی المسند ٣/ ٣٦٨)

ڈرے ❶ کہ کہیں وہ دجال نہ ہو' آپ نے اس کو چادر کے نیچے لیٹا ہوا پایا وہ آہستگی سے آواز نکال رہا تھا ❷ تو اس کو اس کی ماں نے آگاہ کیا اور کہا اے عبداللہ یہ ابوالقاسم ﷺ ❸ کھڑے ہیں تو وہ چادر سے نکلا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے کیا ہوا؟ اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کرے اگر اسے اس کی ماں چھوڑ دیتی تو وہ اپنا حال ظاہر کر دیتا ❹ اس کے بعد اس نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کے مطابق بیان کیا کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کو قتل کروں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر یہ وہ نہیں ہے تو اس کا صاحب (ساتھی) ❺ نہیں ہے کیونکہ اس کا صاحب (ساتھی) عیسیٰ علیہ السلام ہیں اور اگر وہ دجال نہیں تو پھر تجھے اس کا قتل کرنا جائز نہیں' رسول اللہ ﷺ ہمیشہ اس بات سے ڈرتے رہے کہ کہیں یہ ابن صاد دجال نہ ہو۔ (بغوی فی شرح السنہ)

حکم الحدیث: اس کی سند میں ابوزبیر کی تدلیس ہے اور یہ حدیث مختصراً صحیح مسلم میں موجود ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پس ڈرے الخ نبی ﷺ اس کے دیکھنے کے لیے آئے تا کہ اس کا حال معلوم کریں۔ ❷ یعنی کہ سمجھ میں نہ آئے۔ ❸ یہ ابوالقاسم یعنی محمد رسول اللہ ﷺ کھڑے ہیں' خبردار رہو! اور ان سے کلام کرنے کے لیے مستعد ہو۔ ❹ یعنی اگر اس کو ایسا ہی رہنے دیتی اور ہم اس کی باتیں سنتے تو معلوم کرتے کہ وہ کاہن ہے یا ساحر۔ اس حدیث میں بھی صاف طور پر مذکور ہے کہ آپ اس کو بالجزم دجال خیال نہ کرتے تھے بلکہ اس کے دجال ہونے سے ڈرتے تھے۔ ❺ یعنی تو اسے قتل نہیں کر سکتا' عیسیٰ علیہ السلام کے علاوہ اور کوئی شخص بھی اس کو قتل نہیں کرے گا۔ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ابن صیاد کا نام عبداللہ تھا اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کی گذشتہ متفق علیہ حدیث سے اس کا نام صاف معلوم ہوتا ہے تو ممکن ہے کہ ان دونوں میں سے ایک اس کا نام ہو اور دوسری کا اطلاق اس کی ماں نے ابن صیاد پر وصف کے طور پر کیا ہو۔

بَابُ نُزُوْلِ عِيْسٰى عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے اترنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٥٥٠٥- (١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے

لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيُكَسِّرُ الصَّلِيْبَ وَ يَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَ يَضَعُ الْجِزْيَةَ وَ يَفِيْضُ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ اَحَدٌ حَتّٰى تَكُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِّنَ الدُّنْيَا وَ مَافِيْهَا)) ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَاقْرَءُ وْا اِنْ شِئْتُمْ ﴿وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ﴾ الْاٰيَةَ۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٣٤٤٨ ومسلم حدیث رقم (٢٤٢۔ ١٥٥) واخرجه الترمذی حدیث رقم ٢٢٣٣ وابن ماجه حدیث رقم ٤٠٧٨)

عیسیٰ علیہ السلام تم میں ضرور اتریں گے وہ عادل حاکم ہوں گے' وہ صلیب کو توڑیں گے اور سور کو قتل کریں گے اور جزیہ رکھ دیں گے ❶ اور مال بہت ہوگا اور اس کو کوئی قبول نہیں کرے گا اس وقت ایک سجدہ دنیا سے اور ہر چیز سے کہ جو دنیا میں ہیں بہتر ہوگا پھر سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اگر اس چیز میں شک ہو تو یہ آیت پڑھوا گر چاہو" کہ نہیں ہے کوئی اہل کتاب سے مگر کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام پر ان کے مرنے سے پہلے ایمان ❷ لائے گا۔" (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اہل ذمہ سے اور ان کو اسلام کا حکم کریں گے اور نہیں قبول کیا جائے گا ان سے سوائے دین حق کے مقصود باطل کرنا نصرانیت کا اور مٹانا احکام اور آثار اس کے اور حکم کرنا ساتھ شرائع دین اسلام کے ہے اور بعض نے کہا کہ رکھا جائے گا ان سے جزیہ اس لیے کہ نہیں پایا جائے گا کوئی محتاج کہ جو قبول کرے جزیہ ان سے بہ سبب کثرت مال کے اور کمی اہل حرص کے۔

❷ اس میں صراحت ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا مذہب یہی تھا کہ موتہ کی ضمیر عیسیٰ علیہ السلام کی طرف پھرتی ہے اور یہی قول ہے ایک جماعت مفسرین کا اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عیسیٰ علیہ السلام کے اب تک زندہ ہونا اسی آیت سے نکالا ہے۔

٥٥٠٦- (٢) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَ اللّٰهِ لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيْبَ وَ لَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيْرَ وَ لَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ وَ لَيَتْرُكَنَّ الْقِلَاصَ فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ وَلَيَدْعُوَنَّ اِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهٗ اَحَدٌ۔)) (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَ فِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ ((كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَ اِمَامُكُمْ مِّنْكُمْ۔)) (البخاری حدیث رقم ٣٤٤٩ ومسلم حدیث رقم ٢٤٣/ ١٥٢ واحمد فی المسند ٢/ ٤٩٤)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ کی قسم! ابن مریم علیہ السلام عادل حاکم بن کر تم میں نازل ہوں گے سولی (صلیب) کو توڑیں گے اور سور کو قتل کریں گے' اہل ذمہ سے جزیہ ختم کریں گے اور چھوڑی جائیں گی اونٹنیاں جوان پس نہیں کی جائے گی سواری ان پر اور لوگوں میں کینہ اور بغض اور حسد البتہ جاتا رہے گا اور البتہ عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو مال قبول کرنے کی طرف بلائیں گے تو اسے کوئی بھی قبول نہیں کرے گا۔ (مسلم) اور بخاری اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جبکہ تم میں عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اتریں گے اور امام تمہارا ❶ تم میں سے ہوگا۔

فوائد الحدیث: ❶ اور امام تمہارا تم میں سے ہوگا' قیامت کے قریب امام مہدی کے وقت میں عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزول فرمائیں گے اور نصرانی دین کو مٹائیں گے اور محمدی دین پر عمل کریں گے اور ہر چند کہ ابھی نصاریٰ سے جزیہ لینا درست ہے لیکن عیسیٰ علیہ السلام اپنے وقت میں

نصاریٰ سے جزیہ قبول نہ کریں گے تو ان کو قتل کریں گے اور لوگوں کے دلوں سے کپٹ، دشمنی اور جلن جاتی رہے گی اس لیے کہ کسی چیز کی حاجت نہ ہوگی اور ہر ایک کے پاس مال کثرت سے ہوگا۔

۵۵۰۷ - (۳) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَزَالُ طَآئِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ)) قَالَ ((فَيَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقُوْلُ اَمِيْرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَيَقُوْلُ لَا اِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ اُمَرَآءُ تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْاُمَّةَ))۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) (مسلم حديث رقم (۲٤۷۔ ۱۵٦) وابوداود حديث رقم ۲٤۸٤ والترمذی حديث رقم ۲۲۲۹ وابن ماجه فی السنن ۱/ ٤ واحمد فی المسند ٥/ ۲۷۹)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر لڑتی رہے گی، وہ قیامت کے دن تک غالب رہے گی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عیسیٰ علیہ السلام بیٹے مریم کے اتریں گے پس امت کا امیر کہے گا کہ آؤ ہمیں نماز پڑھاؤ تو عیسیٰ علیہ السلام اس امیر سے کہیں گے کہ نہیں، تحقیق بعض تم میں سے بعض پر امیر وامام ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس امت کی عزت فرمائی ہے۔ ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس امت کی، کہ اتنے بڑے نبی روح اللہ، مسلمانوں کے امام کی اقتدا قبول فرمائیں گے اور ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے سبحان اللہ۔ عیسیٰ علیہ السلام ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی پیروی کریں گے۔

وَ هٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ۔

اور اس باب میں دوسری فصل نہیں ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۵۵۰۸ - (٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اِلَى الْاَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ وَ يُوْلَدُ لَهٗ وَيَمْكُثُ خَمْسًا وَّ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَمُوْتُ فَيُدْفَنُ مَعِيَ فِيْ قَبْرِيْ فَاَقُوْمُ اَنَا وَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فِيْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ بَيْنَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ۔)) (رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِيْ كِتَابِ الْوَفَآءِ۔)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عیسیٰ بن مریم علیہ السلام زمین میں نازل ہوں گے، وہ شادی کریں گے ان کی اولاد ہوگی اور وہ زمین میں پینتالیس برس ٹھہریں گے پھر مریں گے پھر میرے مقبرہ کے نزدیک دفن کیے جائیں گے تو میں اور عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان ایک قبر سے اٹھیں گے۔ (ابن جوزی فی کتاب وفا)

حکم الحدیث: میں اس کی سند سے واقف نہیں ہوسکا۔

بَابُ قُرْبِ السَّاعَةِ وَ اِنَّ مَنْ مَّاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِيَامَتُهٗ

قیامت کے نزدیک ہونے اور جو آدمی مر گیا اس پر قیامت قائم ہوگئی کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۵۵۰۹- (۱) عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ)) قَالَ شُعْبَةُ وَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُوْلُ فِيْ قِصَصِهٖ كَفَضْلِ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى فَلَا اَدْرِیْ اَذَكَرَهٗ عَنْ اَنَسٍ اَوْ قَالَهٗ قَتَادَةُ. (متفق عليه)

(البخاری حدیث رقم ٦٥٠٤ ومسلم حدیث رقم (١٣٣-٢٩٥١) وابن ماجه حدیث رقم ٤٠٤٠ والدارمی حدیث رقم ٢٧٥٩ واحمد فی المسند ٤/ ٣٠٩)

شعبہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کہ میں اور قیامت ان دو انگلیوں ❶ کی طرح بھیجے گئے ہیں شعبہ نے کہا میں نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ اپنے وعظ میں کہتے تھے ❷ جس طرح ایک کو دوسرے پر فضیلت ہے اور میں نہیں جانتا کہ سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا یا از خود کہا۔“ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ ان دو انگلیوں کی طرح الخ یعنی کلمہ، تشہد اور درمیانی کی طرح، نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبین ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی رسول نہیں قیامت تک آپ کا دین قائم رہے گا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں اور قیامت میں کوئی حائل نہ ٹھہرا اور مطلب یہ ہے کہ جس قدر درمیان والی انگلی سے شہادت کی انگلی بڑھی ہوئی ہے اسی طرح مبعوث ہونا میرا بڑھا ہوا قیامت سے بھی کہ میں قیامت کے آگے آگے آیا ہوں اور قیامت میرے پیچھے پیچھے چلی آتی ہے۔ ❷ یعنی بیچ بیان مراد کے مشابہت دینی بعثت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے ساتھ قیام قیامت کے ان دونوں انگلیوں کو۔

۵۵۱۰- (۲) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتَ بِشَهْرٍ ((تَسْاَلُوْنِیْ عَنِ السَّاعَةِ وَاِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَ اُقْسِمُ بِاللّٰهِ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ نَّفْسٍ مَّنْفُوْسَةٍ يَاْتِیْ عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَهِیَ حَيَّةٌ يَّوْمَئِذٍ)) (رواه مسلم)

(مسلم حدیث رقم (٢١٨-٢٥٣٨) واحمد فی المسند ٣/ ٣٢٢)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اپنی رحلت سے مہینہ بھر پہلے آپ نے فرمایا کہ تم مجھ سے قیامت کے وقت کے بارہ میں پوچھتے ہو تحقیق اس کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور میں اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھاتا ہوں کہ کوئی نفس روئے زمین پر پیدا نہیں کیا گیا کہ اس پر سو برس گذریں اور وہ اس دن زندہ ہو۔ (مسلم)

۵۵۱۱- (۳) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَاْتِیْ مِائَةُ سَنَةٍ وَّعَلَى الْاَرْضِ

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”سو برس زمین پر نہیں گذریں گے ❶ کہ اس دن

نَفْسٌ مَّنْفُوْسَةٌ الْيَوْمَ۔)) (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (۲۱۹۔ ۲۵۳۹) والترمذی حدیث رقم ۲۲۵۰ واحمد فی المسند ۳/ ۳۷۹)

کوئی شخص زندہ ہو۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ نہیں گذریں گے الخ یعنی سو برس سے زیادہ اس وقت میں کسی کی عمر نہ ہوگی مطلب حدیث کا یہ کہ جب اتنی تھوڑی عمر ٹھہری تو دنیا کا لالچ کرنا بے فائدہ ہے اور دوسرا فائدہ اس بیان کا یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جانا تھا کہ میرے بعد بعض جھوٹے لوگ میری صحبت کا دعویٰ کریں گے جیسے کہ ہندوستان میں کئی سو برس کے بعد بابا رتن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا دعویٰ کرتا تھا سو ان دونوں احادیث سے اس کا دعویٰ غلط ہو گیا اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قرن کے لوگ سو برس کے اندر فوت ہو چکے۔

۵۵۱۲- (٤) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْأَعْرَابِ يَأْتُوْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْأَلُوْنَهُ عَنِ السَّاعَةِ فَكَانَ يَنْظُرُ إِلَى أَصْغَرِهِمْ فَيَقُوْلُ ((إِنْ يَّعِشْ هٰذَا لَا يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمَ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ۔)) (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٦٥١١ ومسلم حدیث رقم (۱۳٦۔ ۲۹۵۲) واحمد فی المسند ۳/ ۱۹۲)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کئی اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور وہ آپ سے قیامت کے بارہ میں پوچھتے' تو آپ ان میں سے چھوٹے کی طرف دیکھتے اور فرماتے کہ اگر یہ لڑکا ❶ زندہ رہا تو یہ بوڑھا نہیں ہوگا کہ تم پر تمہاری قیامت قائم ہو چکی ہوگی۔ (بخاری ومسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اگر زندہ رہا یہ لڑکا الخ یعنی یہ لڑکا بوڑھا نہ ہونے پائے گا کہ تم سب مر جاؤ گے تو تمہارے حق میں گویا قیامت آ گئی مثل مشہور ہے اگر اپنی جان نہیں تو گویا سارا جہان نہیں ان لوگوں نے حقیقی قیامت کا سوال کیا اور آپ نے مجازی قیامت کا جواب دیا اس لیے کہ اگر فرماتے کہ میں قیامت کا وقت نہیں جانتا تو جنگلی جاہل بداعتقاد ہو جاتے کہ یہ کیسا نبی ہے جو قیامت کو نہیں جانتا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

۵۵۱۳- (٥) عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((بُعِثْتُ فِيْ نَفَسِ السَّاعَةِ فَسَبَقْتُهَا كَمَا سَبَقَتْ هٰذِهٖ هٰذِهٖ)) وَأَشَارَ بِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى۔ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۲۲۱۳)

سیدنا مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ میں قیامت کے ابتداء کار پر ہوں' میں قیامت سے سبقت کر کے آیا ہوں جس طرح کہ یہ انگلی اس انگلی پر اور آپ نے اپنی شہادت اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ کیا۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: میں اس کی سند سے واقف نہیں ہو سکا۔

۵۵۱٤- (٦) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنِّيْ لَأَرْجُوْا أَنْ لَّا تَعْجِزَ أُمَّتِيْ عِنْدَ رَبِّهَا أَنْ يُّؤَخِّرَهُمْ نِصْفَ يَوْمٍ)) قِيْلَ

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''البتہ میں امید رکھتا ہوں کہ میری امت اپنے پروردگار کے نزدیک اس سے عاجز نہ ہوگی کہ ان کو نصف دن

لِسَعْدٍ وَ كَمْ نِصْفُ يَوْمٍ قَالَ خَمْسُمِائَةِ سَنَةٍ۔ (رواه ابو داوٗد) (ابوداود حديث رقم ٤٣٥٠ واحمد في المسند ١/ ١٧٠)

کی تاخیر دے" سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ نصف دن سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا کہ نصف دن پانچ سو سال کا ہے۔" ❶ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ آدھا دن پانچ سو برس کا ہے یعنی اس امت کی اتنی مدت قربت و مکانت متمکن رہے گی چنانچہ مصداق اس حدیث کا مشہور ہو چکا کہ سنہ پانچ سو برس تک امت اسلام کو وہ قوت اور ظہور حاصل تھا کہ جس کی نظیر نہیں ملتی پھر جب سے کہ دولت اسلام بغداد سے ہاتھ نثار کی جاتی رہی تب سے اگر چہ نام اسلام کا باقی رہا لیکن نہایت غربت کے ساتھ یہاں تک کہ ایک ہزار سال کے ختم ہو گئے اور ساتھ ہی رہی سہی عزت اور دولت بھی زائل ہو گئی اور اقطار ارض سے حکومت اسلام کی جو کہ بطور طوائف الملوک برائے نام باقی رہ گئے تھے وہ بھی فنا پذیر ہونے لگے فانا للہ وانا الیہ راجعون۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٥٥١٥ - (٧) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَثَلُ هٰذِهِ الدُّنْيَا مَثَلُ ثَوْبٍ شُقَّ مِنْ اَوَّلِهٖ اِلٰى اٰخِرِهٖ فَبَقِيَ مُتَعَلِّقًا بِخَيْطٍ فِيْ اٰخِرِهٖ فَيُوْشِكُ ذٰلِكَ الْخَيْطُ اَنْ يَّنْقَطِعَ))۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) (البيهقي حديث رقم ١٠٢٣٨)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس دنیا کا حال ❶ ایک کپڑے کے حال کی مانند ہے کہ جسے اول سے آخر تک پھاڑ دیا گیا ہو اور آخر میں وہ ایک دھاگہ سے لٹکا ہوا ہے پس قریب ہے کہ وہ دھاگا بھی توڑا جائے۔" ❷ (بیہقی فی شعب الایمان)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس دنیا کا حال یعنی فنا کے قریب پہنچنے میں اور قرب زمان قیامت میں ❷ کہ توڑا جائے یعنی دنیا تمام اور فانی ہو۔

بَابُ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ

اس بات کا بیان کہ قیامت صرف بُرے لوگوں پر قائم ہوگی ❶

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٥٥١٦ - (١) عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْاَرْضِ اَللّٰهُ اَللّٰهُ)) وَ فِيْ رِوَايَةٍ قَالَ ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰى اَحَدٍ يَقُوْلُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ))۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (٢٣٤-١٤٨) والترمذي حديث رقم ٢٢٠٧ واحمد في المسند ٣/ ١٠٧)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیامت برپا نہیں ہوگی یہاں تک کہ زمین میں اللہ اللہ نہ کہا جائے ❷ اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا کسی ایسے شخص پر قیامت قائم نہیں ہوگی جو اللہ اللہ کہتا ہوگا۔" (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ معلوم ہوا کہ جب تک نیکوں کا وجود دنیا میں موجود ہے اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جیسے کہ اوپر گزرا کہ آخر عہد عیسیٰ علیہ السلام میں ایک خوشبودار ہوا چلے گی جس سے تمام مسلمان مرجائیں گے اور بدکار باقی رہ جائیں گے وہ آپس میں گدھوں کی طرح اختلاط کریں گے اور ان پر قیامت قائم ہوگی۔ ❷ زمین میں اللہ اللہ نہ کہا جائے یعنی قیامت اس وقت آئے گی جب تمام لوگ کافر ہو جائیں گے یا یہ مطلب کہ قیامت اس وقت آئے گی جب کوئی اتنا بھی نہ کہے گا کہ اے گناہ گار' بدکار اللہ تعالیٰ سے ڈر' معلوم ہوا کہ جہان کا باقی رہنا بہ سبب برکت علماء عاملین اور ذاکرین اور صالحین کے ہے' جب ان کو جہان سے اٹھالیا جائے گا تو پھر جہان بھی نہیں رہے گا۔

٥٥١٧- (٢) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ الْخَلْقِ۔)) (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم ١٣١- ٢٩٤٩' ابن ماجه حديث رقم ٤٠٣٩ واحمد ٤٠٣٩)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ قیامت قائم نہیں ہوگی مگر بدترین مخلوق پر۔ (مسلم)

٥٥١٨- (٣) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ اَلْيَاتُ نِسَآءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِى الْخَلَصَةِ)) وَ ذُوالْخَلَصَةِ طَاغِيَةُ دَوْسٍ الَّتِىْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ فِى الْجَاهِلِيَّةِ۔ (متفق عليه) (البخارى حديث رقم ٧١١٦ ومسلم حديث رقم ٥١٠_ ٢٩٠٦)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ بنی دوس کی عورتوں کی سیرینیں ذی الخلصہ کے گرد طواف کریں گی ❶ اور ذوالخلصہ قبیلہ دوس کے بت کا نام ہے جس کو وہ زمانہ جاہلیت میں پوجتے تھے۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ دوس کی عورتوں کی سرینیں الخ دوس یمن کی ایک قوم کا نام ہے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی اسی قوم سے ہیں' ذوالخلصہ اس قوم کے بت کا نام تھا اس کو کافر کعبہ یمانی بھی کہتے تھے جب وہ قوم مسلمان ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بت کو توڑ واڈالا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے قریب وہ قوم مرتد ہو جائے گی اس بت کو پھر نیا بنائیں گے اور ان کی عورتیں اس کے گرد طواف کریں گی۔

٥٥١٩- (٤) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ((لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰى يُعْبَدَاللَّاتُ وَ الْعُزّٰى)) فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُ لَاَ ظُنُّ حِيْنَ اَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿هُوَالَّذِىْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ﴾ اَنَّ ذٰلِكَ تَامًّا قَالَ ((اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ مِنْ ذٰلِكَ مَاشَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيْحًاطَيِّبَةً فَتُوُفِّىَ كُلُّ مَنْ كَانَ فِىْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ فَيَبْقٰى مَنْ لَّا خَيْرَ فِيْهِ فَيَرْجِعُوْنَ

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے تھے رات اور دن ختم نہیں ہوں گے یہاں تک کہ لات اور عزیٰ کی پوجا کی جائے گی' میں نے کہا' اے اللہ کے رسول! تحقیق میں گمان کرتی ہوں جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ''کہ وہ اللہ کہ بھیجا رسول اپنا ساتھ ہدایت کے اور دین درست کے تاکہ غالب کرے اس کو تمام ادیان پر اگرچہ اس کو مشرک ناخوش رکھیں کہ بت پرستی ختم ہونے والی ہے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا تو اسی طرح ہوگا پھر اللہ تعالیٰ ایک خوشبودار ہوا بھیجے گا

اِلٰی دِیْنِ اٰبَآئِہِمْ۔)) (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم (۲۹۰۷_۵۲)

تو ہر وہ شخص کہ جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہوگا اس کو موت آ جائے گی اور جن میں کسی قسم کی بھلائی نہیں ہوگی' وہ باقی رہ جائیں گے اور وہ اپنے آباء کے دین کی طرف واپس پلٹ جائیں گے۔ ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ باب کی احادیث سب اپنے ظاہر پر محمول ہیں اور دوسری حدیث میری امت کا ایک گروہ حق پر قائم رہے گا قیامت کے دن تک تو وہ اس کے مخالف نہیں کیوں کہ مراد اس سے یہ ہے کہ وہ گروہ قائم رہے گا یہاں تک کہ یہ ہوا اس کو ختم کرے گی پھر قیامت قائم ہوگی۔

۵۵۲۰- (۵) وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ((یَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَیَمْکُثُ اَرْبَعِیْنَ لَا اَدْرِیْ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا اَوْشَھْرًا اَوْ عَامًا فَیَبْعَثُ اللّٰہُ عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ کَاَنَّہٗ عُرْوَۃُ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَیَطْلُبُہٗ فَیُھْلِکُہٗ ثُمَّ یَمْکُثُ فِی النَّاسِ سَبْعَ سِنِیْنَ لَیْسَ بَیْنَ اثْنَیْنِ عَدَاوَۃٌ ثُمَّ یُرْسِلُ اللّٰہُ رِیْحًا بَارِدَۃً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا یَبْقٰی عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ اَحَدٌ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ ذَرَّۃٍ مِنْ خَیْرٍ اَوْ اِیْمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْہُ حَتّٰی لَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ دَخَلَ فِیْ کَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْہُ عَلَیْہِ حَتّٰی تَقْبِضَہٗ قَالَ فَیَبْقٰی شِرَارُ النَّاسِ فِیْ خِفَّۃِ الطَّیْرِ وَ اَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا یَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا وَّلَا یُنْکِرُوْنَ مُنْکَرًا فَیَتَمَثَّلُ لَھُمُ الشَّیْطَانُ فَیَقُوْلُ اَلَا تَسْتَحْیُوْنَ فَیَقُوْلُوْنَ فَمَا تَاْمُرُنَا فَیَاْمُرُھُمْ بِعِبَادَۃِ الْاَوْثَانِ وَ ھُمْ فِیْ ذٰلِکَ دَآرٌّ رِزْقُھُمْ حَسَنٌ عَیْشُھُمْ ثُمَّ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَلَا یَسْمَعُہٗ اَحَدٌ اِلَّا اَصْغٰی لِیْتًا وَّ رَفَعَ لِیْتًا)) قَالَ فَاَوَّلُ مَنْ یَسْمَعُہٗ رَجُلٌ یَلُوْطُ حَوْضَ اِبِلِہٖ فَیَصْعَقُ وَ یَصْعَقُ النَّاسُ ثُمَّ یُرْسِلُ اللّٰہُ مَطَرًا کَاَنَّہُ الطَّلُّ فَیَنْبُتُ مِنْہُ اَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ یُنْفَخُ فِیْہِ اُخْرٰی فَاِذَا ھُمْ قِیَامٌ یَنْظُرُوْنَ ثُمَّ یُقَالُ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ ھَلُمَّ اِلٰی رَبِّکُمْ وَ قِفُوْھُمْ اِنَّھُمْ مَسْئُوْلُوْنَ فَیُقَالُ اَخْرِجُوْا بَعْثَ النَّارِ فَیُقَالُ مِنْ کَمْ کَمْ فَیُقَالُ مِنْ کُلِّ اَلْفٍ تِسْعَ مِائَۃٍ

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دجال نکلے گا اور وہ چالیس رہے گا ❶ میں نہیں جانتا کہ چالیس دن مراد ہیں یا چالیس مہینے یا چالیس برس اس کے بعد اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام بن مریم کو بھیجے گا گویا کہ وہ عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں ❷ تو وہ دجال کو ڈھونڈیں گے اور اس کو ماریں گے پھر عیسیٰ علیہ السلام لوگوں میں سات برس ٹھہریں گے اس حال میں کہ دو شخصوں کے درمیان دشمنی نہ ہوگی پھر اللہ تعالیٰ ایک ٹھنڈی ہوا شام کی طرف سے ❸ بھیجے گا تو جس کے دل میں رائی کے برابر ایمان ہوگا وہ ہوا اس کی روح نکال لے گی یہاں تک کہ اگر کوئی تم میں سے پہاڑ کے اندر گیا ہوگا تو البتہ وہ ہوا اس پہاڑ میں اس شخص پر داخل ہوگی یہاں تک کہ اس کی روح قبض کرے گی آپ نے فرمایا بدترین ❹ لوگ باقی رہ جائیں گے جو پرندوں کی طرح سبکی اور درندوں کی طرح گرانی رکھتے ہوں گے وہ کسی نیک کو نہ سمجھیں گے اور کسی برائی سے باز نہیں آئیں گے تو ان کے پاس انسانی شکل میں شیطان آئے گا اور وہ کہے گا تم کو شرم نہیں آتی' تو وہ لوگ کہیں گے کہ تو ہمیں کس بات کا حکم کرتا ہے' وہ ان کو بتوں کی پوجا کا حکم دے گا اور وہ لوگ اسی حالت میں ہوں گے' ان کا رزق بہت زیادہ ہوگا' ان کی معیشت بھی اچھی ہوگی' پھر صور پھونکا جائے گا' اس کی آواز کو جو شخص بھی سنے گا تو وہ اپنی گردن ایک طرف جھکائے گا اور دوسری طرف بلند ❺ کرے گا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

وَتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ قَالَ فَذَالِكَ يَوْمٌ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا وَ ذٰلِكَ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ))۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَ ذُكِرَ حَدِيْثُ مُعَاوِيَةَ ((لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ)) فِيْ بَابِ التَّوْبَةِ۔ (مسلم حدیث رقم (۱۱۶۔ ۲۹۴۰)

نے فرمایا اس کی آواز سب سے پہلے وہ شخص سنے گا جو اپنے اونٹوں کے حوض کی لپائی کر رہا ہوگا' وہ مر جائے گا اور دوسرے لوگ بھی مر جائیں گے' پھر اللہ تعالیٰ شبنم کی طرح بارش برسائیں گے' تو اس کی وجہ سے لوگ اگیں گے پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو اس وقت لوگ کھڑے دیکھ رہے ہوں گے پھر کہا جائے گا اے لوگو! اپنے پروردگار کی طرف آؤ اور (فرشتوں سے) کہا جائے گا ان کو روکو' ان سے سوال کیا جانا ہے' کہا جائے گا کہ دوزخ کی آگ کے لیے ان میں سے حصہ نکالو' پوچھا جائے گا کہ کتنوں میں سے کتنے' پس کہا جائے گا کہ دوزخ کے لیے ہزار شخص میں سے نوسو ننانوے نکالو ❻ فرمایا پس یہ وقت وہ دن ہے کہ جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا اور یہ وہی دن ہے جب پنڈلی کھلے گی۔ ❼ (مسلم) اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی حدیث جس کی ابتداء لاتنقطع الہجرۃ ہے باب التوبہ میں بیان کی گئی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ ❷ گویا کہ وہ عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں یعنی صورت میں۔ ❸ شام کی طرف سے جبکہ دوسری حدیث میں ہے کہ وہ ہوا یمن کی طرف سے چلے گی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس وقت دو ہوائیں چلیں گی ایک یمن کی طرف سے اور دوسری شام کی طرف سے۔ ❹ یعنی چڑیوں کی طرح جلد باز اور بے وقوف ہوں گے اور درندوں کی طرف بد اخلاق۔ ملا علی قاری اور شیخ رحمہ اللہ نے کہا فسق اور فساد اور قضائے شہوات نفسانیہ میں ایسے سبک اور تیز رو ہوں گے جیسے پرندے اور ظلم اور خونریزی میں ایسے گراں جیسے درندے' اس میں اشارہ ہے اس طرف کہ وہ علم وحلم سے خالی ہوں گے اور ان پر دست درازی اور غضب و وحشت اور ہلاک کرنا اور قلت رحم غالب ہوں گے۔ ❺ یعنی اس کی دہشت سے لوگوں کے دل پھٹ جائیں گے اور جسمانی قوت نہ رہے گی اور اثر اس کا گردن میں پیدا ہوگا جیسا کہ دہشت میں ہوا کرتا ہے کہ ہر ایک طرف کو جھک جاتا ہے۔ ❻ ہزار شخص میں سے نوسو ننانوے یعنی ہزار میں سے ایک جنتی ہوگا۔ ❼ جب پنڈلی سے کپڑا اٹھایا جائے گا' حشر کے دن ہر امت جس کو پوجتی تھی اس کے ساتھ جائے گی' پروردگار آئے گا جس صورت میں نہ پہچانیں گے وہ فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں' میرے ساتھ آؤ کہیں گے نعوذ باللہ ہمارا رب آئے گا تو ہم پہچان لیں گے فرمائے گا کچھ اس کا نشان جانتے ہو' پھر ظاہر ہوگا ان کی پہچان کے موافق اور پنڈلی کھولے گا تو وہ سجدہ میں گریں گے۔ ہم سلف کا مذہب ''ساق'' کی نسبت باب الحشر میں سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ کی حدیث پر بیان کریں گے درمیان دونوں نفخوں کے الخ یعنی قیامت میں دو بار صور پھونکا جائے گا پہلی مرتبہ تمام مخلوق مر جائے گی دوسری مرتبہ کے صور سے تمام مخلوق زندہ ہو کر اٹھ کھڑی ہوگی۔

اس باب میں دوسری اور تیسری فصل نہیں ہے۔

بَابُ النَّفْخِ فِی الصُّوْرِ

صور پھونکے جانے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

۵۵۲۱- (۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَابَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ اَرْبَعُوْنَ)) قَالُوْا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا قَالَ اَبَيْتُ قَالُوْا اَرْبَعُوْنَ شَهْرًا قَالَ اَبَيْتُ قَالُوْا اَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ اَبَيْتُ ثُمَّ يُنْزِلُ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ)) قَالَ ((وَ لَيْسَ مِنَ الْاِنْسَانِ شَیْءٌ لَّا يَبْلٰى اِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَ هُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ وَ مِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ فِیْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ يَاْكُلُهُ التُّرَابُ اِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَ فِيْهِ يُرَكَّبُ۔) (البخاری حدیث رقم ۴۹۳۵ ومسلم حدیث رقم (۱۴۱۔ ۲۹۵۵) وابوداود حدیث رقم ۴۷۴۳ واحمد فی المسند ۲/ ۳۲۲)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دونفخوں کے درمیان چالیس ہیں' لوگوں نے پوچھا اے ابوہریرہ! چالیس دن' انہوں نے کہا میں نہیں جانتا ❶ لوگوں نے کہا چالیس ماہ' کہا میں نہیں جانتا' لوگوں نے کہا چالیس برس' کہا میں نہیں جانتا پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی اتارے گا تو لوگ اس طرح اگیں گے جس طرح سبزہ اگتا ہے فرمایا اور آدمی سے کوئی چیز باقی نہیں رہتی مگر ایک ہڈی اور اس کا نام عجب ❷ الذنب ہے' اس ہڈی سے مخلوقات کے اعضا ترتیب دیے جائیں گے۔ (متفق علیہ) اور مسلم کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ آپ نے فرمایا آدمی کے تمام جسم کو مٹی کھا جاتی ہے مگر ایک ریڑھ کی ہڈی کو نہیں کھاتی کہ اس سے پیدا کیا گیا ہے اول خلقت میں اور اس میں ترکیب دیا جائے گا۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی دن ماہ یا سال وغیرہ کا تعین مجھے معلوم نہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے ہی سنا ہے جیسا کہ تم سے کہا۔

❷ عَجْبُ الذَّنَبِ ہے الخ عجب الذنب اس ہڈی کو کہتے ہیں جہاں سے جانور کی دم نکلتی ہے' آدمی کے بدن میں اس کو ڈہڈی کہتے ہیں سو فرمایا آدمی کا بدن تمام مٹی میں گل جاتا ہے مگر ہڈی نہیں گلتی' آدمی کی پیدائش پیٹ میں اول وہیں سے شروع ہوتی ہے اور قیامت میں بھی اسی ہڈی سے ترکیب شروع ہوگی' سب بدن کی خاک وہاں متصل ہو کر جیسا بدن تھا ویسا تیار ہو جائے گا' یہ جو فرمایا کہ ڈہڈی نہیں گلتی یا تو تمام نہیں گلتی ہو گی یا اس کے باریک باریک اصلی اجزا نہ گلتے ہوں گے اگرچہ غیر اصلی اجزا گل جائیں۔

۵۵۲۲- (۲) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ يَطْوِی السَّمَآءَ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ۔)) (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۴۸/۱۲ ومسلم حدیث رقم (۲۳۔ ۲۷۸۷) والدارمی

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ زمین کو پنجہ میں لے گا اور آسمان کو اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹے گا پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں ہوں بادشاہ کہاں ہیں زمین کے بادشاہ۔'' (متفق علیہ)

حدیث رقم ۲۷۹۹)

۵۵۲۳- (۳) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَطْوِي اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ ثُمَّ يَطْوِي الْاَرْضِيْنَ بِشِمَالِهٖ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ ((يَأْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْاُخْرٰى ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ۔)) (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (۲۴۔ ۲۷۸۸) وابوداود حديث رقم ۴۷۳۲ وابن ماجه حديث رقم ۱۹۸)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ آسمانوں کو قیامت کے دن لپیٹے گا پھر ان کو اپنے دائیں ہاتھ میں ❶ پکڑے گا پھر فرمائے گا کہ میں ہوں بادشاہ کہاں ہیں جبار کہاں ہیں تکبر کرنے والے' پھر زمینوں کو اپنے بائیں ہاتھ میں لپیٹے گا اور ایک روایت میں زمینوں کو اپنے دوسرے ہاتھ میں پکڑے گا پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں' کہاں ہیں جبار' کہاں ہیں تکبر کرنے والے؟'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اپنے دائیں ہاتھ میں الخ مسلم کی دوسری حدیث میں ہے اور مٹھی بند کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ میں اور اس کو کھولنے موندنے لگے اس حدیث سے بخوبی ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں جو ''ہاتھ'' مذکور ہے اس سے ہاتھ ہی مراد ہے اس کے علاوہ نہیں اور قدرت کی تاویل باطل ہوئی اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹھی بنا کر صحابہ رضی اللہ عنہم کو دکھادی اور ان کو اس سے کچھ بھی استعجاب نہ ہوا تو ان کا بھی عقیدہ یہی تھا اور معلوم ہوا جیسے ذات باری موصوف ہے ہاتھوں سے ویسے اس کی مبارک ہاتھ موصوف ہیں قبض وبسط واخذ سے کہ وارد ہوئی ہے اس کے ساتھ کتاب وسنت اور اسی طرح موصوف ہے اصابع سے' چنانچہ حدیث آئندہ میں اس کا صاف بیان ہے۔

۵۵۲۴- (۴) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَآءَ حِبْرٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْاَرْضِيْنَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْمَآءَ وَالثَّرٰى عَلٰى اِصْبَعٍ وَّ سَائِرَ الْخَلْقِ عَلٰى اِصْبَعٍ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ فَيَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَنَا اللّٰهُ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا مِمَّا قَالَ الْحِبْرُ تَصْدِيْقًا لَهٗ ثُمَّ قَرَاَ ﴿وَ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۔﴾ (متفق عليه) (البخاري حديث رقم ۴۸۱۱ ومسلم حديث رقم (۱۹۔ ۲۷۸۶) والترمذي

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہودیوں میں سے ایک عالم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! تحقیق اللہ تعالیٰ آسمانوں کو قیامت کے دن ایک انگلی پر رکھے گا اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور پہاڑوں اور درختوں کو ایک انگلی پر اور پانی اور خاک ❶ نمناک کو ایک انگلی پر اور باقی مخلوق کو ایک انگلی پر' پھر انگلیوں کو ہلائے گا اور فرمائے گا میں ہوں بادشاہ' میں ہوں اللہ' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم از راہ تعجب اس بات پر ہنس پڑے اور آپ نے اس کی باتوں کی تصدیق کی ❷ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی ❸ اور نہیں قدر جانی اللہ تعالیٰ کی مشرکوں نے حق قدر جاننے اس کے کے اور ساری زمین اس کے قبضہ میں ہوگی دن قیامت کے اور آسمان لپیٹے ہوئے ہوں گے اس کے دائیں ہاتھ میں پاک ہے اللہ تعالیٰ اور

حدیث رقم ۳۲۳۸)

بزرگ ہے وہ اس چیز سے کہ شریک کرتے ہیں مشرک اس کو۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ خاک نمناک کوالخ یعنی پانی کے نیچے کی۔ ❷ تصدیق کرنے کے لیے اس کے یعنی نبی ﷺ کا تعجب کرنا یہودی عالم کی تکذیب سے نہ تھا بلکہ بسبب اس کے تصدیق اور اس کے راستے کو جاننے کے۔ ❸ اور نہ قدر جانی الخ یعنی نہ پہچانا اس کو جیسا کہ پہچاننا چاہیے اور نہ تعظیم کی اس کی جیسے کہ تعظیم کرنی چاہیے اور نہ پوجا اس کو جیسا کہ پوجنا چاہیے اس حدیث سے پروردگار جل شانہ کی انگلیوں کا ثبوت ہوتا ہے جیسے ہاتھوں کا ثبوت قرآن وحدیث سے موجود ہے اور اوپر کئی بار بیان ہوا کہ سلف کا مذہب اس قسم کی احادیث میں یہ ہے کہ ان کے ظاہری معنے پر ایمان لائیں اور کیفیت کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کریں اور تشبیہ سے بچے رہیں' بعض متکلمین نے کہا ہے کہ نبی ﷺ کی ہنسی اس عالم کے رد کے لیے تھی کیوں کہ یہود جسم کے قائل تھے اور یہ قول مردود ہے اس لیے کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بڑے فقیہ اور سمجھ دار صحابی تھے انہوں نے خود اس روایت میں کہا ہے کہ آپ نے اس عالم کی تصدیق کی اور جو آپ کی تجسیم کا رد منظور ہوتا تو آپ یہ آیت نہ پڑھتے اس لیے کہ جیسے اصبع سے تجسیم کا وہم ہوتا ہے ویسے ہی قبضہ اور یمین سے بھی ہوتا ہے پس صاف ظاہر ہے کہ ان متکلمین نے غور نہیں کیا اور جو چاہا دہ کہا دیا' صحیح یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات توقیفی ہیں یعنی جو صفت واسم اللہ تعالیٰ کے لیے قرآن وحدیث میں ثابت ہو وہ کہنا چاہیے اور جو نہ ثابت ہو وہ نہ کہنا چاہیے۔

۵۵۲۵- (۵) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ﴿قَوْلِهٖ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ﴾ فَاَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ قَالَ ((عَلَى الصِّرَاطِ))۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (۲۹- ۲۷۹۱) وابن ماجه حدیث رقم ۴۲۷۹ والدارمی حدیث رقم ۲۸۰۹ واحمد فی المسند ۶/ ۳۵)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کے مضمون کے متعلق پوچھا اس دن زمین اس زمین کے علاوہ تبدیل کی جائے گی اور آسمان پس کہاں ہوں گے لوگ اس دن؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ لوگ اس دن پل صراط پر ہوں گے۔ (مسلم)

۵۵۲۶- (۶) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔)) (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ۳۲۰۰)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ❶ ''سورج اور چاند قیامت کے دن لپیٹے جائیں گے۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ سورج اور چاند یعنی جب قیامت قائم ہو جائے گی اور یہ عالم فنا ہو جائے گا تو پھر روشنی کی کوئی ضرورت نہ رہے گی اور دوسری وجہ یہ ہے تا کہ ان کے پوجنے والے ان کا زوال اور نقصان دیکھ کر شرمندہ ہوں۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

۵۵۲۷- (۷) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كَيْفَ اَنْعَمُ وَ

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کس طرح چین سے رہوں حالانکہ اسرافیل علیہ السلام

صَاحِبُ الصُّوْرِ قَدِ الْتَقَمَهُ وَاَصْغٰى سَمْعَهُ وَحَنٰى جَبْهَتَهُ يَنْتَظِرُ مَتٰى يُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ)) فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ ((قُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔)) (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۲۴۳۱ واحمد فی المسند ۳/ ۷۳)

اس نے صور کو اپنے منہ میں لے رکھا ہے اور جھکائے ہوئے ہے کان اپنا اور جھکا رہا ہے پیشانی اپنی منتظر ہے کہ کب حکم کیا جائے صور پھونکنے کا' پس صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ ہمیں کس بات کا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا تم کہو کہ کافی ہے ہم کو اللہ تعالیٰ اور وہ اچھا کارساز ہے۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

۵۵۲۸- (۸) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((الصُّوْرُ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيْهِ۔)) (رواه الترمذی و ابو داؤد والدارمی) (ابو داود حدیث رقم ۴۷۴۲ والترمذی حدیث رقم ۲۴۳۰ والدارمی حدیث رقم ۲۷۹۸ واحمد ۲/ ۱۶۲)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "صور ایک سینگ ہے جس میں پھونکا جائے گا۔" ❶ (ترمذی' ابوداؤد' دارمی)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اسرافیل علیہ السلام پھونکیں گے دوبار اور بعض نے کہا کہ صور کا سرا آسمانوں اور زمینوں کے عرض کی طرح گول ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۵۵۲۹- (۹) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى ﴿وَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ﴾ اَلصُّوْرُ قَالَ ﴿وَالرَّاجِفَةُ﴾ اَلنَّفْخَةُ الْاُوْلٰى ﴿وَالرَّادِفَةُ﴾ اَلثَّانِيَةُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجُمَةِ بَابٍ)۔ (البخاری تعلیقا فی الباب ۴۳ باب نفخ الصور)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اللہ تعالیٰ کے قول فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ناقور ❶ سے مراد صور ہے اور راجفہ ❷ سے مراد پہلا نفخہ ہے اور رادفہ ❸ سے مراد دوسرا نفخہ ہے۔ (بخاری نے ترجمۃ الباب میں روایت کیا)

فوائد الحدیث: ❶ کہ ناقور سے مراد صور ہے اور معنی آیت کے یہ ہیں کہ جب پھونکا جائے گا صور میں تو وہ دن سخت ہے کافروں پر۔ ❷ اور مراد راجفہ سے یعنی آیت يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ میں کہ زمین و پہاڑ اس سے ہل جائیں گے اور حرکت میں آئیں گے مشتق رجف سے بمعنی ہلنا اور لرزہ میں پڑنے کے۔ ❸ اور رادفہ سے مراد یعنی تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ میں دوسرا نفخہ ہے کہ جو پہلے نفخہ کے بعد ہوگا مشتق ردف سے بمعنی ایک چیز کے پیچھے (بعد) پہنچنے کے۔

۵۵۳۰- (۱۰) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَاحِبَ الصُّوْرِ وَقَالَ ((عَنْ يَمِيْنِهٖ جِبْرِيْلُ

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صور پھونکنے والے کا ذکر کیا ❶ اور فرمایا کہ اس کے دائیں طرف

وَعَنْ يَّسَارِهٖ مِيْكَائِيْلُ۔)) (احمد فی المسند ٣/ ١٠ وابوداود ٤/ ٢٩٣ حدیث رقم ٣٩٩)

جبرائیل علیہ السلام ہوں گے اور بائیں طرف میکائیل علیہ السلام۔

حکم الحدیث: اس میں ایک راوی ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ صور پھونکنے والے کا یعنی اسرافیل علیہ السلام کا اور یہ جو فرمایا کہ اس کے دائیں اور بائیں جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام ہوں گے یعنی صور پھونکنے کے وقت۔

٥٥٣١- (١١) وَعَنْ اَبِیْ رَزِيْنِ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يُعِيْدُ اللّٰهُ الْخَلْقَ وَ مَا اٰيَةُ ذٰلِكَ فِیْ خَلْقِهٖ قَالَ ((اَمَا مَرَرْتَ بِوَادِیْ قَوْمِكَ جَدْبًا ثُمَّ مَرَرْتَ بِهٖ يَهْتَزُّ خَضِرًا)) قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ((فَتِلْكَ اٰيَةُ اللّٰهِ فِیْ خَلْقِهٖ كَذٰلِكَ يُحْيِي اللّٰهُ الْمَوْتٰى۔)) (رواهما رزين) (رزین واخرجه احمد فی المسند ٤/ ١١)

سیدنا ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ ❶ مخلوق کو کس طرح زندہ کرے گا اور مخلوق میں اس کی نشانی کیا ہے ❷ آپ نے فرمایا کیا کبھی تو قحط کے وقت ❸ اپنی قوم کے جنگل میں سے نہیں گذرا ہے اور پھر تو سرسبزی اور شادابی کے وقت گذرا ہے؟ میں نے کہا ہاں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو یہ نشانی قدرت الٰہی کی ہے اس کی مخلوق میں' اسی طرح اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کرے گا۔ (نقل کیں یہ دونوں احادیث رزین نے)

حکم الحدیث: اس کی سند میں کمزوری ہے۔ بعض نے اسے حسن کہا ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ خلق کو یعنی بعد بوسیدہ اور خاک ہونے کے۔ ❷ اور اس کی نشانی کیا ہے کہ اس سے اس پر دلیل پکڑیں۔ ❸ قحط کے وقت جبکہ وہاں کچھ سبزہ نہیں ہوتا۔

بَابُ الْحَشْرِ

حشر کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٥٥٣٢- (١) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى اَرْضٍ بَيْضَآءَ عَفْرَآءَ كَقُرْصَةِ النَّقِيِّ لَيْسَ فِيْهَا عَلَمٌ لِاَحَدٍ۔)) (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٦٥٢١ ومسلم حدیث رقم ٢٨- ٢٧٩٠)

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جمع کیے جائیں گے لوگ قیامت کے دن سفید زمین پر جو میدہ کی روٹی کی طرح سرخی مارتی ہوگی اس میں کسی کے لیے نشان نہیں ہوگا۔'' ❶ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ اس میں کسی کے لیے نشان نہیں ہوگا یعنی کوئی عمارت جیسے مکان یا مینار وغیرہ نہ رہے گا۔

٥٥٣٣- (٢) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((تَكُوْنُ الْاَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُبْزَةً وَّاحِدَةً يَتَكَفَّأُهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهٖ كَمَا يَتَكَفَّأُ اَحَدُكُمْ خُبْزَتَهٗ فِي السَّفَرِ نُزُلًا لِاَهْلِ الْجَنَّةِ)) وَاَتٰى رَجُلٌ مِنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ بَارَكَ الرَّحْمٰنُ عَلَيْكَ يَآاَبَا الْقَاسِمِ اَلَا اُخْبِرُكَ بِنُزُلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ ((بَلٰى)) قَالَ تَكُوْنُ الْاَرْضُ خُبْزَةً وَاحِدَةً كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْنَا فَضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِاِدَامِهِمْ بِالَامَ وَالنُّوْنِ قَالُوْا وَمَا هٰذَا قَالَ ثَوْرٌ وَنُوْنٌ يَاْكُلُ مِنْ زَائِدَةِ كَبِدِهِمَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٦٥٢٠ ومسلم حدیث رقم (٣٠۔ ٢٧٩٢)

نے فرمایا: ❶ ''قیامت کے دن زمین ایک روٹی ہوگی اس کو جبار تعالیٰ اپنے ہاتھ میں الٹ پلٹ کرے گا جیسے کے الٹ پلٹ کرتا ہے ایک تمہارا اپنی روٹی کو سفر میں درحالی کہ وہ روٹی بہشت والوں کی مہمانی ہوگی پھر ایک قوم یہود سے ایک شخص آیا اور کہا کہ اے ابوالقاسم! اللہ رب العزت آپ پر برکت بھیجے کیا میں بہشت والوں میں مہمان نوازی کے بارہ میں آپ کو نہ بتاؤں آپ نے فرمایا ہاں بتا' یہودی نے کہا زمین ایک روٹی ہوگی جیسا کہ فرمایا تھا نبی ﷺ نے ہماری طرف دیکھا پھر آپ ہنسے یہاں تک کہ نبی ﷺ کی کچلیاں ظاہر ہوئیں پھر یہودی نے کہا کیا میں تم کو اہل جنت کے سالن کے بارہ میں نہ بتاؤں وہ بالام اور نون ہے انہوں نے کہا وہ کیا ہے؟ یہودی کہنے لگا یہ بیل اور مچھلی ان کے گوشت کے ٹکڑے سے کہ جو جگر پر بڑھ رہا ہے ستر ہزار آدمی کھائیں گے۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے بھی جہمیہ کی جان نکلتی ہے اور زمین کا طعام ہو جانا کچھ خلاف عقل نہیں ہے بلکہ عادت کے بھی خلاف نہیں اس لیے کہ اب بھی زمین کی مٹی سے عجیب وغریب اور مزیدار میوے نکلتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ اگر تمام زمین کو شیریں میدہ کر ڈالے تو اس سے کیا بعید ہے اور یہ جماعت جو اس روٹی کو کھائے گی' یہ وہ جماعت ہے کہ جو بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے اور ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کے سے ہوں گے اور احتمال ہے کہ مراد مبالغہ اور کثرت ہو نہ عدد مخصوص اور زائد کبد ایک ٹکڑا جدا ہے جگر سے اور وہ خوش تر اور گوارتر ہوتا ہے۔

٥٥٣٤ - (٣) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى ثَلٰثِ طَرَآئِقَ رَاغِبِيْنَ رَاهِبِيْنَ وَاِثْنَانِ عَلٰى بَعِيْرٍ وَّ ثَلٰثَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَّاَرْبَعَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَ عَشَرَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَ تَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا وَ تَبِيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوْا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ اَصْبَحُوْا وَ تُمْسِيْ مَعَهُمْ حَيْثُ اَمْسَوْا۔)) (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٦٥٢٢ ومسلم حدیث رقم

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ تین اقسام پر جمع کیے جائیں گے ❶ ایک فرقہ رغبت کرنے والا ❷ اور دوسرا ڈرنے والا ❸ حالانکہ دو شخص ایک اونٹ پر ہوں گے اور تین شخص ایک اونٹ پر اور چار شخص ایک اونٹ پر اور دس آدمی ایک اونٹ پر اور ان کے باقی ماندہ لوگوں کو آگ اکٹھا کرے گی ❹ جہاں وہ قیلولہ کریں گے تو آگ بھی ان کے ساتھ قیلولہ کرے گی جہاں وہ لوگ رات گذاریں گے تو آگ بھی ان کے ساتھ رات گذارے گی اور

(۵۹۔ ۲۸۶۱) والنسائی حدیث رقم ۲۰۸۵)

جہاں وہ صبح کریں گے تو آگ بھی ان کے ساتھ صبح کرے گی اور جہاں وہ شام کریں گے تو آگ بھی ان کے ساتھ شام کرے گی۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ جمع کیے جائیں گے الخ یہ وہ حشر ہے جو قیامت سے پہلے دنیا میں ہوگا اور یہ تمام نشانیوں کے بعد قیامت کی آخری نشانی ہے۔ ❷ رغبت کرنے والا یعنی ثواب کا امیدوار اپنے نیک اعمال کی وجہ سے۔ ❸ دو سرا ڈرنے والا یعنی قصوروار مسلمان۔ ❹ اور جمع کرے گی باقی لوگوں کو آگ الخ یہ تیسری قسم کے لوگ ہیں قیامت سے پہلے تمام ملکوں کے زندہ لوگوں کو شام کے ملک میں آگ ہانک لائے گی لیکن مسلمان سوار ہوں گے اور کافر پیدل اور قیامت کا حشر قبروں سے ہوگا۔

۵۵۳۵- (۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَأَ ﴿كَمَا بَدَأْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ﴾ وَ اَوَّلُ مَنْ يُّكْسٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِبْرَاهِيْمُ وَ اِنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِيْ يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ اُصَيْحَابِيْ اُصَيْحَابِيْ فَيَقُوْلُ اِنَّهُمْ لَنْ يَّزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُذْ فَارَقْتَهُمْ فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ ﴿وَ كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ اِلٰى قَوْلِهِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾۔ (متفق علیہ)

(البخاری حدیث رقم ۳۳۴۹ ومسلم حدیث رقم (۵۸۔ ۲۸۶۰) والترمذی حدیث رقم ۲۴۲۳ والنسائی حدیث رقم ۲۰۸۷ واحمد فی المسند ۱/ ۲۲۰)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ فرمایا: ''تم ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ جمع کیے جاؤ گے ❶ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی جب کہ ہم نے ان کو اول پیدائش میں پیدا کیا ویسا ہی ہم پھر پیدا کر نکالیں گے ہم پر وعدہ لازم ہے بلاشبہ ہم کرنے والے ہیں اور قیامت کے دن جس کو پہلے کپڑے پہنائے جائیں گے وہ جناب ابراہیم علیہ السلام ہیں اور تحقیق کئی آدمی میرے صحابہ میں سے پکڑے جائیں گے بائیں طرف سے تو میں کہوں گا یہ اصحاب میرے ہیں' یہ اصحاب میرے ہیں پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا تحقیق یہ ہمیشہ رہے اپنی ایڑیوں پر پھرنے والے جب سے تو ان سے جدا ہوا' تو میں ویسا ہی کہوں گا جیسا کہ صالح بندہ نے کہا ❷ اور میں ان پر گواہ تھا جب تک کہ میں ان کے درمیان تھا۔ اس کلمہ تک کہ آخر آیت ہے العزیز الحکیم۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی دنیا کے سامان میں شب و روز مشغول رہتے ہو سواری اور پوشاک پر مرتے ہو قیامت میں یہ کچھ بھی نہ رہے گا کپڑا تک بدن پر نہ ہوگا جیسے ننگے مادرزاد پیدا ہوئے تھے ویسے ہی قبروں سے اٹھو گے۔ ❷ یعنی عیسیٰ علیہ السلام۔

۵۵۳۶- (۵) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا)) قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرِّجَالُ وَ النِّسَآءُ جَمِيْعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ ((يَا عَائِشَةُ الْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ يَّنْظُرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ۔)) (متفق

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے قیامت کے دن لوگ ننگے پاؤں' ننگے بدن' بے ختنہ جمع کیے جائیں گے میں نے کہا اے اللہ کے رسول! کیا مرد اور عورتیں تمام اکٹھے وہ ایک دوسرے کو دیکھیں گے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ! اس دن معاملہ

علیه) (البخاری حدیث رقم ٦٥٢٧ ومسلم حدیث رقم (٥٦۔ ٢٨٥٩) والنسائی حدیث رقم ٢٠٨٤ وابن ماجه حدیث رقم ٤٢٧٦)

اس سے سخت تر ہے ❶ کہ وہ ایک دوسرے کو دیکھیں گے۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی تمام لوگ اپنی اپنی مصیبت میں گرفتار ہوں گے حواس کہاں ہوں گے کہ کوئی کسی کو دیکھے۔

٥٥٣٧- (٦) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلاً قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ ((اَلَيْسَ الَّذِيْ اَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُّمْشِيَهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٤٧٦٠ ومسلم حدیث رقم (٥٤۔ ٢٨٠٦)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا اے اللہ کے نبی! قیامت کے دن کافر کا چہرے کے بل کیسے ❶ حشر کیا جائے گا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اس کو دنیا میں دونوں پاؤں پر چلایا وہ اس کو قیامت کے دن چہرہ کے بل چلانے پر قادر نہیں ہے؟ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ دوسری روایت میں ہے کہ اس شخص نے کہا قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ قیامت میں کفار چہرے کے بل چلیں گے یہ کس طرح ہوگا؟ اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس نے پاؤں میں چلنے کی طاقت دی وہ چہرے کو بھی دے سکتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے سامنے تمام مشکل چیزیں آسان ہیں۔

٥٥٣٨- (٧) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((يَلْقٰى اِبْرَاهِيْمُ اَبَاهُ اٰزَرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلٰى وَجْهِ اٰزَرَ قَتَرَةٌ وَّ غَبَرَةٌ فَيَقُوْلُ اِبْرَاهِيْمُ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ لَا تَعْصِنِيْ فَيَقُوْلُ لَهٗ اَبُوْهُ اَلْيَوْمَ لَا اَعْصِيْكَ فَيَقُوْلُ اِبْرَاهِيْمُ يَارَبِّ اِنَّكَ وَعَدْتَّنِيْ اَنْ لَّا تُخْزِيَنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ فَاَيُّ خِزْيٍ اَخْزٰى مِنْ اَبِي الْاَبْعَدِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنِّيْ حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِيْنَ ثُمَّ يُقَالُ لِاِبْرَاهِيْمَ انْظُرْ مَا تَحْتَ رِجْلَيْكَ فَيَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ بِذِيْخٍ مُّتَلَطِّخٍ فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهٖ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ۔)) (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ٣٣٥٠)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ آزر سے قیامت کے دن ملاقات کریں گے جبکہ آزر کے چہرہ پر سیاہی ❶ اور غبار ہوگا پس اس کو ابراہیم علیہ السلام کہیں گے کیا میں نے تجھے نہیں کہا تھا کہ میری نافرمانی نہ کر ❷ ابراہیم علیہ السلام سے ان کا باپ کہے گا کہ آج کے ❸ دن میں تیری نافرمانی نہ کروں گا تو ابراہیم علیہ السلام کہیں گے اے میرے پروردگار! تحقیق تو نے وعدہ کیا تھا کہ تو مجھے رسوا نہ کرے گا جس دن کہ لوگ اٹھائے جائیں گے تو میرے باپ کی رسوائی سے بڑی رسوائی اور کونسی ہوگی، کہ وہ (رحمت سے) دور ہونے والا ہے پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے کافروں پر بہشت حرام کی ❹ پھر ابراہیم علیہ السلام کو کہا جائے گا کہ اپنے پاؤں کی طرف دیکھ تیرے پاؤں کے نیچے کیا چیز ہے؟ پس ابراہیم علیہ السلام اپنے پاؤں کی طرف دیکھیں گے تو وہ آزر ہوگا کفتار آلودہ مٹی و گوبر میں تو

اس کے پاؤں پکڑ کر اس کو دوزخ کی آگ میں ڈالا جائے گا۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی غم وفکر کی وجہ سے۔ ❷ یعنی اس چیز میں کہ جس کے متعلق میں تجھے حق تعالیٰ کی طرف سے بتاؤں۔ ❸ یعنی میری شفاعت کرو۔ ❹ یعنی یہ ممکن نہیں کہ یہ دوزخ سے نکلے اور بہشت میں جائے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بغیر ایمان کے رشتہ ناتا کچھ کام نہیں آئے گا سبحان اللہ جس باپ کا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام جیسا بیٹا ہو تو وہ دوزخ میں جا پڑے۔

٥٥٣٩- (٨) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الْاَرْضِ سَبْعِيْنَ ذِرَاعًا وَيُلْجِمُهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ اٰذَانَهُمْ۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٦٥٣٢ ومسلم حدیث رقم (٦١- ٢٨٦٣) واحمد فی المسند ٢/ ٤١٨)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ قیامت کے دن لوگ پسینہ گرائیں گے یہاں تک کہ ان کا پسینہ زمین میں ستر گز تک جائے گا اور ان کو لگام کرے گا عرق یہاں تک کہ ان کے کانوں تک پہنچے گا۔ (متفق علیہ)

٥٥٤٠- (٩) وَعَنِ الْمِقْدَادِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيْلٍ فَيَكُوْنُ النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَّكُوْنُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّكُوْنُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّكُوْنُ اِلٰى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُّلْجِمُهُمُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا)) وَاَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهٖ اِلٰى فِيْهِ۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (٦٢- ٢٨٦٤) والترمذی حدیث رقم ٢٤٢١ واحمد فی المسند ٥/ ٢٥٤)

سیدنا مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ قیامت کے دن سورج مخلوق کے قریب کر دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ ایک میل کے فاصلہ پر ہوگا ❶ اور لوگ اپنے اپنے اعمال کے مطابق پسینہ میں شرابور ہوں گے' ان میں سے بعض کا پسینہ ❷ ٹخنوں تک ہوگا اور بعض کا گھٹنوں تک بعض کا تہبند باندھنے کی جگہ تک اور بعض کو لگام کرے گا پسینہ ❸ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اپنے منہ کی طرف اشارہ کیا۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ بعض لوگ اس حدیث میں یہ اشکال پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ آفتاب زمین سے کئی کروڑ میل پر ہے باوجود اس کے اتنی حرارت ہے' پھر اگر میل پر ہوگا تو اس کے شعاع سے بلکہ اس کے شعلوں سے جس میں صدہا من کے پتھر اڑتے ہیں ایک دم میں سب جل کر خاک ہو جائیں گے ان کا جواب یہ ہے کہ یہ آخرت کا بیان ہے اور وہاں کے اجسام اور طرح کے ہوں گے تو جائز ہے کہ ان میں اتنی حرارت کا تحمل ہو جیسے عطارد وہ آفتاب کے اس قدر قریب ہے کہ زمین والے ایک لحہ بھی اس پر نہیں ٹھہر سکتے باوجود اس کے عطارد پر جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے وہ وہاں بافراغت رہتی ہے۔ ❷ اور یہ لوگ وہ ہوں گے کہ عمل ان کے بہت اور خوب تر ہیں اور اسی قیاس پر دوسروں کو سمجھنا چاہیے کہ جس کے جتنے اعمال نیک کم اور اعمال بد زیادہ ہوں گے تو وہ اتنا ہی پسینہ میں زیادہ ڈوبا ہوا ہوگا۔ ❸ یعنی دہانے تک پہنچے گا بلکہ اندر دہانے کے آ جائے گا اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ جب پسینہ مانند دریا کے ہوگا تو یہ کیوں کر ہوگا کہ ایک کو تو دہانے تک پہنچے اور دوسرے کے گھٹنے یا کمر تک' ٹخنے تک؟ اس کا جواب یہ ہے کہ آخرت کے امور کا یہاں پورا انکشاف نہیں ہو سکتا اور اللہ عزوجل ہر ایک انسان

کے پسینہ کو تھام رکھے گا' تو نہیں دیکھتا کہ ایک قبر میں دو آدمیوں کو دفن کیا جاتا ہے مگر ان میں سے ایک تو عذاب میں گرفتار ہوتا ہے اور دوسرا چین میں ایک مکان میں مختلف قسم کے لوگ موجود ہوتے ہیں ایک تندرست اور دوسرا بیمار۔ قالہ ابن الملک۔

٥٥٤١- (١٠) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی یَا اٰدَمُ فَیَقُوْلُ لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ وَالْخَیْرُ كُلُّهٗ فِیْ یَدَیْكَ قَالَ اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِیْنَ فَعِنْدَهٗ یَشِیْبُ الصَّغِیْرُ ﴿وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَی النَّاسَ سُكٰرٰی وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰی وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِیْدٌ﴾ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَیُّنَا ذٰلِكَ الْوَاحِدُ قَالَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ مِنْكُمْ رَجُلًا وَمِنْ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ اَلْفًا)) ثُمَّ قَالَ ((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ)) فَكَبَّرْنَا فَقَالَ ((اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ)) فَكَبَّرْنَا فَقَالَ ((اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ)) فَكَبَّرْنَا قَالَ ((مَا اَنْتُمْ فِی النَّاسِ اِلَّا كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِیْ جِلْدِ ثَوْرٍ اَبْیَضَ اَوْ كَشَعْرَةٍ بَیْضَاءَ فِیْ جِلْدِ ثَوْرٍ اَسْوَدَ))۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٣٣٤٨ ومسلم حدیث رقم (٣٧٩- ٢٢٢) واخرجه الترمذی حدیث رقم ٣١٦٨)

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے آدم! تو وہ کہیں گے میں حاضر ہوں اور میں مستعد ہوں تیری خدمت میں اور سب بھلائیاں تیرے دونوں ہاتھوں میں ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا آگ کا لشکر نکال آدم علیہ السلام کہیں گے دوزخ کے لشکر کی مقدار کتنی ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہر ہزار میں سے نوسو ننانوے' تو اس وقت بچہ بوڑھا ہو جائے گا اور ہر حاملہ اپنا حمل گرا دے گی اور تو اس حال میں لوگوں کو مست اور نہیں ہوں گے وہ مست دیکھے گا لیکن اللہ تعالیٰ کا عذاب سخت ہے' صحابہ نے کہا اے اللہ کے رسول! اور ہم میں سے وہ ایک کونسا ہوگا نبی ﷺ نے فرمایا تم خوش ہو جاؤ پس تحقیق تم میں سے ایک شخص ہوگا اور یاجوج اور ماجوج میں سے ہزار ❶ پھر نبی ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں امید کرتا ہوں کہ تم اہل جنت کی ایک چوتھائی ہو گے' ہم نے اللہ اکبر کہا پھر نبی ﷺ نے فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ تم اہل جنت کی تہائی ہو گے ہم نے اللہ اکبر کہا' آپ نے فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ تم آدھے ❷ اہل جنت ہو گے پس ہم نے تکبیر کہی نبی ﷺ نے فرمایا لوگوں میں تمہاری تعداد اتنی ہے ❸ جتنی کہ سفید بیل کی کھال میں سیاہ بال ہوتے ہیں یا سیاہ بیل کی کھال میں سفید بال۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی دوزخ کے بھرنے کے لیے یاجوج ماجوج کیا کم ہیں جو تم گھبراتے ہو۔ ❷ معلوم ہوا کہ آدھے بہشت میں یہ امت مرحومہ ہوگی اور آدھی میں دوسرے رسولوں کی امتیں ہوں گی اتنا کرم اس امت پر محض نبی کریم ﷺ کی اتباع کی بدولت ہے اللھم صل وسلم علیہ اس حدیث کا پہلا مضمون تو جگر کے ٹکڑے کرتا ہے اور بعد والا بغلیں بجواتا ہے' ایمان کے دو پر ہیں' خوف اور امید' نہ صرف خوف ہی بہتر کہ رحمت سے ناامید کر ڈالے اور نہ بے دغدغہ امید ہی رکھنا چاہیے کہ خلاف شرع اور بے قید بنا ڈالے۔ ❸ یعنی امت محمدیہ بہ نسبت پہلی امتوں کے نہایت کم ہے دوزخ کے لیے یاجوج ماجوج اور اگلی امتوں کے کافر کچھ کم نہیں۔

٥٥٤٢- (١١) وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((يَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهٖ فَيَسْجُدُلَهٗ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ وَيَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ فِى الدُّنْيَا رِيَاءً وَسُمْعَةً فَيَذْهَبُ لِيَسْجُدَ فَيَعُوْدُ ظَهْرُهٗ طَبَقًا وَاحِدًا)) (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٤٩١٩ ومسلم حدیث رقم (٣٠٢ـ ١٨٣)

انہی (سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارا رب اپنی ❶ پنڈلی کھولے گا پس اس کو ہر مومن مرد اور مومنہ عورت سجدہ کریں گے اور وہ شخص سجدہ نہیں کرے گا جو دنیا میں لوگوں کے دکھانے اور سنانے کے لیے سجدہ کرتا تھا اور ارادہ کرے گا کہ سجدہ کرے تو اس کی پیٹھ ایک ہڈی بغیر جوڑ کے ہو جائے گی۔ (متفق علیہ)

فوائد الحديث: ❶ سلف کا مذہب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں اپنے لیے ثابت کی ہیں وہ تمام حق ہیں اور محمول ہیں اپنے ظاہری معانی پر لیکن جیسے اللہ تعالیٰ کی کیفیت اور حقیقت کسی بشر کو معلوم نہیں ویسے ہی ان چیزوں کی حقیقت معلوم نہیں پس ان پر ایمان لانا چاہیے اور ان کی کیفیت اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنا چاہیے اور تشبیہ سے بچنا چاہیے یہ خیال نہ کرے کہ معاذ اللہ' اللہ تعالیٰ کا ہاتھ یا چہرہ یا آنکھ یا پنڈلی کسی مخلوق کے ہاتھ یا چہرہ یا آنکھ کی طرح ہیں بلکہ جیسے اس کی ذات بے مثل' بے نظیر ہے ویسے ہی اس کی صفات میں بھی سلف رحمہم اللہ کا یہی عقیدہ ہے۔

٥٥٤٣- (١٢) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَيَاْتِى الرَّجُلُ الْعَظِيْمُ السَّمِيْنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ)) وَقَالَ اِقْرَءُوْا ﴿فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا﴾ (الكهف: ١٠٥) (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٤٧٢٩ ومسلم حدیث رقم (١٨ـ ٢٧٨٥)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن ایک بہت ہی موٹا ❶ شخص آئے گا اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا وزن مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہوگا اور نبی ﷺ نے فرمایا تم اس آیت کو پڑھو' پس قائم نہیں کریں گے ہم کافروں کے لیے قیامت کے دن کچھ قدر رد اعتبار۔'' (متفق علیہ)

فوائد الحديث: ❶ معلوم ہوا کہ دنیا میں بڑائی اور موٹاپا ایمان اور نیک عمل کے بغیر اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِىْ (دوسری فصل)

٥٥٤٤- (١٣) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهِ الْاٰيَةَ ﴿يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا﴾ قَالَ ((اَتَدْرُوْنَ مَا اَخْبَارُهَا)) قَالُوْا اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ((فَاِنَّ اَخْبَارَهَا اَنْ تَشْهَدَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ وَ اَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا اَنْ تَقُوْلَ عَمِلَ عَلَىَّ كَذَا وَ كَذَا يَوْمَ كَذَا وَ كَذَا)) قَالَ ((فَهٰذِهٖ اَخْبَارُهَا))۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِىُّ) وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ) (الترمذی حدیث رقم ٢٤٢٩ واحمد

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی اس دن زمین اپنی خبریں بیان کرے گی نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا جانتے ہو کہ ❶ زمین کی خبریں کیا ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا' اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں' آپ نے فرمایا زمین کی خبریں یہ ہیں کہ وہ ہر مرد اور عورت پر گواہی دے گی ❷ جو کچھ اس کی پشت پر انہوں نے کیا ہوگا اور کہیگی کہ فلاں دن مجھ پر ایسا اور ایسا ❸ عمل کیا آپ نے فرمایا پس ❹ یہ اس کی خبریں ہیں۔'' (احمد' ترمذی) اور ترمذی

فی المسند ۲/ ۳۷٤) نے کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ زمین کی کیا خبریں ہیں؟ کہ بیان کرے گی ان کو۔ ❷ اوپر بندہ اور لونڈی کے الخ یعنی مرد و زن کے۔ ❸ کیا مجھ پر ایسا اور ایسا یعنی اطاعت کی یا معصیت کی۔ ❹ یہ الخ یعنی شہادتیں یا مذکورات۔

٥٥٤٥- (١٤) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَامِنْ اَحَدٍ يَمُوْتُ اِلَّا نَدِمَ)) قَالُوْا وَ مَانَدَامَتُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ((اِنْ كَانَ مُحْسِنًا نَدِمَ اَنْ لَّايَكُوْنَ اِزْدَادَ وَ اِنْ كَانَ مُسِيْئًا نَدِمَ اَنْ لَّا يَكُوْنَ نَزَعَ.)) (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٢٤٠٣ والنسائی حدیث رقم ١٨١٨ والدارمی حدیث رقم ٢٧٥٨ واحمد فی المسند ٢/ ٢٦٣)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی شخص نہیں مرتا ہے مگر یہ کہ وہ پشیمان ہوتا ہے ❶ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! اس کی ندامت کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا اگر وہ نیکوکار ہے تو پشیمان ہوتا ہے کہ نیکی زیادہ (کیوں) نہ کی اور اگر ہے بدکار تو پشیمان ہوتا ہے کہ اس نے اپنے نفس کو برائی سے (کیوں) نہ بچایا۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس میں ایک مجہول راوی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی پس حیات کو موت سے پہلے غنیمت جانو اور فوت ہونے سے پہلے بھلائیوں پر سبقت کرو۔

٥٥٤٦- (١٥) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلٰثَةَ اَصْنَافٍ صِنْفًا مُشَاةً وَ صِنْفًا رُكْبَانًا وَ صِنْفًا عَلٰى وُجُوْهِهِمْ)) قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ كَيْفَ يَمْشُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ قَالَ ((اِنَّ الَّذِىْ اَمْشَاهُمْ عَلٰى اَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُّمْشِيَهُمْ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ)) اَمَآ اِنَّهُمْ يَتَّقُوْنَ بِوُجُوْهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ وَّشَوْكٍ.)) (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٣١٤٢ واحمد فی المسند ٢/ ٣٥٤)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن لوگ تین اقسام پر اکٹھے کیے جائیں گے ایک قسم کے لوگ پیدل چلیں گے اور ایک قسم کے لوگ سوار اور ایک قسم کے لوگ منہ کے بل چلیں گے کہا گیا اے اللہ کے رسول! وہ چہرہ کے بل کس طرح سے چلیں گے؟ آپ نے فرمایا تحقیق جس ❶ ذات نے ان کو پاؤں کے بل چلایا وہ ان کو چہروں کے بل چلانے پر بھی قادر ہے آگاہ رہو تحقیق وہ اپنے چہرہ کے ساتھ ہر بلندی اور کانٹے سے بچیں گے۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس میں ایک ضعیف اور ایک مجہول راوی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جس نے پاؤں میں چلنے کی طاقت دی ہے وہ چہرے میں بھی دے سکتا ہے یعنی اللہ تعالی کے سامنے تمام مشکلات آسان ہیں اور اس حدیث کے آخر میں جو فرمایا کانٹے سے یعنی اور مانند اس کے ہر قسم کی موذیات کے یعنی چہرہ ان کے بجائے ہاتھ اور پاؤں کے ہو جائیں گے جیسے کہ ہاتھ اور پاؤں سے موذیات راہ سے اور بلندی اور پستی اس کی سے بچتے ہیں ویسے ہی اپنے چہروں سے کریں گے اور ان کے چہرے بلا تفاوت پاؤں کا کام دیں گے لیکن چونکہ دنیا میں سجدہ نہ کیا اور گردن اطاعت اور فرمانبرداری کی نہ رکھی اللہ تعالی نے ان کو خوار اور سرنگوں کیا۔

٥٥٤٧- (١٦) وَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهٗ رَأْىُ عَيْنٍ فَلْيَقْرَأْ ﴿اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ﴾ وَ ﴿اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ﴾ وَ ﴿اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ﴾۔ (رواه احمد والترمذی)

(الترمذی حدیث رقم ٣٣٣٣ واحمد فی المسند ٢/ ١٠٠)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ وہ قیامت کے دن کو اس طرح دیکھے گویا کہ وہ اس کو اپنی آنکھ سے دیکھ رہا ہے، تو وہ سورہ ❶ ﴿اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ﴾ اور سورہ ﴿اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ﴾ اور سورہ ﴿اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ﴾ پڑھے۔ (احمد، ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس لیے کہ ان سورتوں میں قیامت کا مفصل احوال مذکور ہے پڑھنے والا اگر ان کو حضور دل سے پڑھے تو یہ سورتیں قیامت کے احوال کو ایسے واضح کر دیتی ہیں گویا آنکھ سے دیکھتا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٥٥٤٨- (١٧) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اِنَّ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِیْ ((اِنَّ النَّاسَ يُحْشَرُوْنَ ثَلٰثَةَ اَفْوَاجٍ فَوْجًا رَاكِبِيْنَ طَاعِمِيْنَ كَاسِيْنَ فَوْجًا يَسْحَبُهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ وَ تَحْشُرُهُمُ النَّارَ وَ فَوْجًا يَمْشُوْنَ وَ يَسْعَوْنَ وَ يُلْقِی اللّٰهُ الْاٰفَةَ عَلَى الظَّهْرِ فَلَا يَبْقٰى حَتّٰى اِنَّ الرَّجُلَ لَتَكُوْنَ لَهُ الْحَدِيْقَةُ يُعْطِيْهَا بِذَاتِ الْقَتَبِ لَا يَقْدِرُ عَلَيْهَا۔)) (رواه النسائی) (النسائی حدیث رقم ٢٠٨٦)

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ تحقیق سچے اور سچے کہے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا ہے کہ تحقیق لوگ تین اقسام پر اکٹھے ❶ کیے جائیں گے ایک قسم سوار کھانے والے پہننے والے اور ایک قسم کے لوگوں کو فرشتے ان کے چہروں کے بل کھینچتے ہوں گے اور ان کو دوزخ کی آگ پر جمع کریں گے اور ایک قسم کے لوگ پیدل چلیں گے اور دوڑیں گے اور اللہ تعالیٰ سواریوں پر آفت ڈالے گا تو کوئی باقی نہیں رہے گی یہاں تک کہ ایک آدمی اونٹ کے بدلہ میں باغ دے گا اور اس کے باوجود بھی وہ اس پر قادر نہ ہو سکے گا۔ (نسائی)

حکم الحدیث: امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث منکر ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ وہی حشر ہے جو قیامت سے پہلے دنیا پر ہوگا اور سب سے آخری یہی نشانی ہے اور سیاق حدیث اور اس کا اس باب میں لانا دلالت کرتا ہے کہ اس سے حشر قیامت مراد ہو مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ((اِنَّ الرَّجُلَ يَكُوْنُ لَهٗ حَدِيْقَةٌ.)) صریح دلالت کرتا ہے کہ حشر قیامت کا نہیں ہے اور اسی طرح قول نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ((طَاعِمِيْنَ كَاسِيْنَ)) ظاہر ہے، اس میں طیبی رحمہ اللہ نے بھی کہا کہ یہ حشر قیامت کا حشر نہیں ہے بلکہ یہ وہ حشر ہے جو قیامت کی علامت ہے جیسے باب کی فصل کی حدیث میں گذرا، پس اس باب میں ذکر کرنا استطراد ہے۔ انتہی

بَابُ الْحِسَابِ وَالْقِصَاصِ وَالْمِيزَانِ

حساب' قصاص اور میزان کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٥٥٤٩ - (١) عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((لَيْسَ اَحَدٌ يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا هَلَكَ)) قُلْتُ اَوَلَيْسَ يَقُوْلُ اللّٰهُ ﴿فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا﴾ فَقَالَ ((اِنَّمَا ذٰلِكَ الْعَرْضُ وَلٰكِنْ مَنْ نُوْقِشَ فِي الْحِسَابِ يَهْلِكُ))۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ٦٥٣٦ ومسلم حديث رقم ٧٩-٢٨٧٦ والترمذی حديث رقم ٢٤٢٦ واحمد فی المسند ٦/ ٢٠٦)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''نہیں کوئی کہ جو قیامت کے دن حساب کیا جائے مگر وہ ہلاک ہوگا' میں نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا پس قریب ہے کہ حساب کیا جائے گا وہ شخص حساب آسان' تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس کا مقصد تو صرف بیان کرنا ❶ ہے لیکن جو کوئی حساب میں کدو کاش کیا گیا ❷ تو وہ ہلاک ہو جائے گا۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی یہ تو نیکوں کو صرف ان کے اعمال نامے دکھلا دیے جائیں گے ان سے کچھ پوچھا نہ جائے گا۔ ❷ کدو کاش کیا گیا الخ یعنی یہ کہا جائے کہ فلاں کام کیوں کیا تھا اور فلاں کیوں نہ کیا تو وہ مقرر عذاب میں پڑا' بندہ کا بال بال گناہ گار ہے کیا طاقت ہے کہ جواب وہی کر سکے' اس لیے حساب کے رو سے نجات پانا بہت مشکل ہے ہر سانس اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور ہر نعمت پر شکر واجب ہے تو اتنی عبادت کس بندہ سے ہو سکتی ہے کہ وہ ایک لحہ کے لیے بھی اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہ رہے' اے مالک! ہم حساب کے لائق کہاں ہیں ہمارا تو دفتر برائیوں سے سیاہ ہو رہا ہے سوائے تیرے فضل اور کرم کے چھٹکارا کہاں؟ اللهم ارحم حالنا ولا تنظر الى سوء اعمالنا آمين

٥٥٥٠ - (٢) وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ وَلَا حِجَابٌ يَحْجُبُهُ فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهِ وَيَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرٰى اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ۔)) (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ٦٥٣٩ ومسلم حديث رقم (٦٧-١٠١٦) والترمذی حديث رقم ٢٤١٥ وابن ماجه حديث رقم ١٨٥ واحمد فی المسند ٤/ ٣٧٧)

سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص نہیں مگر اس سے اس کا رب اس طرح کلام کرے گا کہ اس کے اور پروردگار کے درمیان کوئی پردہ اور کوئی ترجمان نہ ہوگا ❶ کہ بندے کو اس کے رب سے چھپائے پس بندہ اپنی دائیں طرف دیکھے گا اور جو اعمال اس نے آگے بھیجے تھے وہ نظر آئیں گے وہ اپنے آگے دیکھے گا تو سامنے اس کو آگ نظر آئے گی' لہٰذا تم آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ٹکڑا کے ساتھ ہی ہو۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی بالمشافہ اللہ تعالیٰ سے کلام کرے گا اور دائیں بائیں نیک یا بد اپنے اعمال ہوں گے اور سامنے دوزخ دہک رہی ہو گی پھر نبی ﷺ نے اس نازک وقت کے بچاؤ کی تدبیر بتلائی یعنی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں صدقہ دینا اگرچہ تھوڑا ہی ہو معلوم ہوا کہ خیرات کرنے میں دوزخ سے بچاؤ کی بڑی تدبیر ہے۔

۵۵۵۱ - (۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اللّٰهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهٗ وَيَسْتُرُهٗ فَيَقُوْلُ اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ اَىْ رَبِّ حَتّٰى قَرَّرَهٗ بِذُنُوْبِهٖ وَرَاٰى فِيْ نَفْسِهٖ اَنَّهٗ قَدْ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَاَنَا اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰى كِتَابَ حَسَنَاتِهٖ وَاَمَّا الْكُفَّارُ وَالْمُنَافِقُوْنَ فَيُنَادٰى بِهِمْ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ ﴿هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظَّالِمِيْنَ﴾)) (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ۲۴۴۱ ومسلم حديث رقم (۵۲ ـ ۲۷۶۸) واحمد في المسند ۲/ ۱۰۵)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ مومن کو نزدیک کرے گا پس ❶ اس پر اپنا کنارہ رکھے گا اور اس کو ڈھانپے گا یہاں تک کہ اس سے اس کے گناہوں کا اقرار کرائے گا ❷ اور مومن اپنے دل میں گمان کرے گا کہ میں ہلاک ہو گیا اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تیرے ان گناہوں کو دنیا میں چھپائے رکھا اور میں آج تیرے ان گناہوں کو بخشوں گا پس مومن اپنی نیکیوں کی کتاب دیا جائے گا اور کافر اور منافق کے بارہ میں مخلوقات کے سامنے اعلان کیا جائے گا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ باندھا' خبردار ہو جاؤ! ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔'' (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کنف بھی اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ہے جیسے دوسری صفات ہیں' اس لیے اس پر بھی بلا کیف ایمان لانا جزو ایمان ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ متکلم ہے اور اس کے کلام میں حروف واصوات ہیں اور مخاطب اس کے کلام پاک کو بلا تکلف سمجھ سکتا ہے اور یہ امر بغیر حروف واصوات کے ممکن نہیں۔

❷ یعنی کیا تو نے یہ یہ گناہ کیا' تو بندہ اقرار کرے گا کہ واقعی میں ان گناہوں کو پہچانتا ہوں۔

۵۵۵۲ - (۴) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ دَفَعَ اللّٰهُ اِلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا فَيَقُوْلُ هٰذَا فِكَاكُكَ مِنَ النَّارِ)) (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (۴۹ ـ ۲۷۶۷) وابن ماجه حديث رقم ۴۲۸۵)

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایک یہودی یا عیسائی ہر مسلمان ❶ کے حوالہ کرے گا اور فرمائے گا کہ یہ تیرے لیے آگ سے خلاصی کا سبب ہے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی مرد ہو یا عورت اس حدیث کے یہ معنی ہیں کہ ہر مکلّف کے لیے خواہ کافر ہو' خواہ مومن ایک جگہ ہے بہشت میں اور دوزخ میں پس جو کوئی باایمان گیا مکان اس کا کہ دوزخ میں تھا تبدیل کیا جائے گا ساتھ مکان اس کے کہ بہشت میں تھا اور جو کوئی کہ باایمان نہ گیا تو اس کا حال اس کے برعکس ہو گا پس گویا کافر عوض اور بدل مومنوں کے ہیں' ان کے مقامات میں کہ دوزخ میں ہیں پس گویا یہ کافر مومنوں کے لیے آگ سے خلاصی کا سبب ہیں۔

۵۵۵۳ - (۵) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

ﷺ ((يُجَاءُ بِنُوْحٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ لَهٗ هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ يَا رَبِّ فَتُسْئَلُ اُمَّتَهٗ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ مَا جَاءَ نَا مِنْ نَّذِيْرٍ فَيُقَالُ مَنْ شُهُوْدُكَ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَاُمَّتُهٗ)) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((فَيُجَاءُ بِكُمْ فَتَشْهَدُوْنَ اَنَّهٗ قَدْ بَلَّغَ)) ثُمَّ قَرَءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((وَكَذَالِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا۔))
(رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ۳۳۳۹)

فرمایا: ''جناب نوح علیہ السلام دن قیامت کے لائے جائیں گے اور ان سے پوچھا جائے گا کہ کیا ❶ تم نے امت کو پہنچایا' تو وہ کہیں گے' اے میرے رب! ہاں میں نے پہنچا دیا تھا پھر ان کی امت سے پوچھا جائے گا ❷ تو ان کی امت کے لوگ کہیں گے کہ ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا' پس کہا جائے گا نوح علیہ السلام کو کہ تمہارے گواہ کون ❸ ہیں تو نوح علیہ السلام کہیں گے کہ میرے گواہ محمد ﷺ اور ان کی امت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھر تم کو لایا جائے گا اور تم گواہی دو گے کہ نوح علیہ السلام نے احکام الٰہی اپنی امت کو پہنچا دیئے تھے پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی اور اسی طرح کیا ہم نے تم کو افضل امت تاکہ تم لوگوں پر گواہی دینے والے ❹ ہو جاؤ اور رسول تم پر گواہ ہوگا۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یہ اللہ تعالیٰ کے قول: ﴿يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ﴾ کے منافی نہیں ہے' اس لیے کہ اجابت اور چیز ہے اور تبلیغ اور چیز ہے۔ ❷ یعنی امت دعوت۔
❸ یعنی تبلیغ رسالت پر اللہ تعالیٰ نوح علیہ السلام سے گواہ طلب کرے گا حالانکہ وہ امت کو قائل کرنا خوب جانتا ہے۔
❹ اس حدیث اور اس آیت سے امت محمدیہ کی تمام امتوں پر خوب فضیلت ثابت ہوئی اس لیے کہ گواہی کی لیاقت ہر شخص کو نہیں ہوتی کیونکہ گواہی کے لیے عدالت اور صداقت شرط ہے۔

۵۵۵٤ - (٦) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَضَحِكَ فَقَالَ ((هَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا اَضْحَكُ)) قَالَ قُلْنَا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ((مِنْ مُخَاطِبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهٗ يَقُوْلُ يَا رَبِّ اَلَمْ تُجِرْنِيْ مِنَ الظُّلْمِ)) قَالَ فَيَقُوْلُ ((بَلٰى)) قَالَ ((فَيَقُوْلُ فَاِنِّيْ لَا اُجِيْزُ عَلٰى نَفْسِيْ اِلَّا شَاهِدًا مِّنِّيْ)) قَالَ ((فَيَقُوْلُ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيْدًا وَبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ شُهُوْدًا)) قَالَ ((فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ فَيُقَالُ لِاَرْكَانِهٖ اِنْطِقِيْ)) قَالَ ((فَتَنْطِقُ بِاَعْمَالِهٖ ثُمَّ يُخَلّٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْكَلَامِ)) قَالَ ((فَيَقُوْلُ بُعْدًا لَّكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ اُنَاضِلُ))۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے تو آپ ہنسے اور فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میں کس وجہ سے ہنسا ہوں؟ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں' آپ نے فرمایا ایک بندہ کا اپنے رب سے آمنے سامنے ہو کر کلام کرنے کی وجہ سے میں ہنسا ہوں' بندہ کہے گا اے میرے پروردگار ❶ کیا تو نے مجھے ظلم سے پناہ نہیں دی' نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ہاں' آپ نے فرمایا پھر بندہ کہے گا ❷ میں اپنے نفس پر اپنے نفس کے علاوہ کوئی اور گواہ قبول نہیں کروں گا' نبی ﷺ نے فرمایا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا آج کے دن تجھ پر تیرا نفس کفایت کرتا ہے

(رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ۱۷-۲۹۶۹)

اور بزرگ فرشتے جو کہ بندوں کے اعمال لکھنے والے ہیں گواہی کے لیے کافی ہیں نبی ﷺ نے فرمایا پھر اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی پھر اس کے اعضاء سے کہا جائے گا کہ بولو' آپ نے فرمایا کہ وہ اس کے اعمال کے بارہ میں بتائیں گے پھر بندہ اور اس کی کلام کے درمیان چھوڑا جائے گا' نبی ﷺ نے فرمایا پھر بندہ کہے گا تمہارے لیے ہلاکت ہو' میں تو تمہاری طرف سے ❸ جھگڑتا تھا۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی تو نے وعدہ کیا ہے کہ ظلم نہ کروں گا۔ ❷ یعنی مجھ پر اس وقت الزام ثابت ہوگا کہ جب میری ذات میں کوئی قصور کی دلیل ظاہر ہو اور گواہی دے' غیر کی گواہی دینے کا مجھے اعتماد نہیں اور یہ نہ جانا کہ اللہ تعالیٰ اس پر بھی قادر ہے کہ وہ اس کی ذات سے اس پر گواہ پیدا کرے کہ اس کو مجال انکار اور گنجائش دم مارنے کی نہ رہے۔ ❸ یعنی تمہارا ہی بچانا دوزخ سے مجھے منظور تھا سو تم آپ ہی اقرار کر کے دوزخ میں گرتے ہو اور جواب اعضاء کا محذوف ہے دلالت کرتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کا قول ﴿وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ﴾

۵۵۵۵ - (۷) وَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ ((هَلْ تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِی الظَّهِيْرَةِ لَيْسَتْ فِیْ سَحَابَةٍ)) قَالُوا لَا قَالَ ((فَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِیْ سَحَابَةٍ)) قَالُوْا لَا قَالَ ((فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَا تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ اِلَّا كَمَا تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْيَةِ اَحَدِهِمَا)) قَالَ فَيَلْقَى الْعَبْدَ فَيَقُوْلُ اَیْ فُلْ اَلَمْ اُكْرِمْكَ وَاُسَوِّدْكَ وَاُزَوِّجْكَ وَاُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَ الْاِبِلَ وَاَذَرْكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُوْلُ بَلٰى قَالَ ((فَيَقُوْلُ اَفَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِیَّ فَيَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ فَاِنِّیْ قَدْ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِیْ ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِیَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ فَيَقُوْلُ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ اٰمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا ہم اپنے رب کو قیامت کے دن دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا کیا تم دوپہر کے وقت سورج دیکھنے میں اختلاف کرتے ہو' جبکہ آسمان پر بادل نہ ہوں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ نہیں' آپ نے فرمایا تو کیا چودھویں رات کے چاند دیکھنے میں تم کوئی جھگڑا کرتے ہو جبکہ وہ بادلوں میں چھپا ہوا نہ ہو؟ صحابہ نے کہا نہیں' آپ نے فرمایا اس اللہ کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' جس طرح تم ان دونوں کے دیکھنے میں اختلاف ❶ نہیں کرتے اسی طرح تم اپنے پروردگار کو دیکھنے میں بھی اختلاف نہیں کرو گے' آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے ایک بندہ سے ملے گا اور اسے کہے گا کہ کیا میں نے تجھے بزرگی نہ دی تھی اور کیا میں نے تجھے سردار نہیں بنایا تھا' کیا میں نے تجھے بیوی نہیں دی تھی اور کیا میں نے اونٹ اور گھوڑوں کو تیرا تابعدار نہیں بنایا تھا اور کیا میں نے تجھے رئیس بنا کر نہ چھوڑا تھا کہ تو (بٹائی کی) چوتھائی لے' تو بندہ کہے گا کہ ہاں' آپ نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تو یہ گمان کرتا تھا کہ تو مجھ سے ملاقات کرے گا؟

وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَيُثْنِي بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ فَيَقُوْلُ هٰهُنَا إِذًا ثُمَّ يُقَالُ الْآنَ نَبْعَثُ شَاهِدًا عَلَيْكَ وَيَتَفَكَّرُ فِي نَفْسِهِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْهَدُ عَلَيَّ فَيُخْتَمُ عَلٰى فَمِهِ وَيُقَالُ لِفَخِذِهِ انْطِقِي فَتَنْطِقُ فَخِذُهُ وَلَحْمُهُ وَعِظَامُهُ بِعَمَلِهِ وَذٰلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهِ وَذَالِكَ الْمُنَافِقُ وَذَالِكَ الَّذِيْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِ.)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ ذُكِرَ حَدِيْثُ أَبِي هُرَيْرَةَ يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ فِي بَابِ التَّوَكُّلِ بِرَوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ. (البخاری حدیث رقم ۸۰٦ ومسلم حدیث رقم (١٦-٢٩٦٨) وابوداود حدیث رقم ٤٧٣٠ والترمذی حدیث رقم ٢٥٤٩ وابن ماجه حدیث رقم ١٧٧ والدارمی حدیث رقم ٤٨٠١ واحمد في المسند ٣/ ١٦)

بندہ کہے گا کہ نہیں! تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جس طرح تو نے مجھے بھلا دیا تھا میں نے بھی تجھے بھلا دیا ہے پھر اللہ تعالیٰ دوسرے بندہ سے ملے گا تو اس سے بھی اسی طرح کہے گا ❷ پھر اللہ تعالیٰ تیسرے بندہ سے ملے گا تو اس سے بھی اسی طرح کہے گا وہ کہے گا اے میرے پروردگار میں تجھ پر، تیری کتاب اور تیرے رسل پر ایمان لایا میں نے نماز پڑھی، میں نے روزہ رکھا اور میں نے تصدیق کی وہ اپنی طاقت کے مطابق بھلائی کی تعریف کرے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہیں ٹھہر جا، پھر اس سے کہا جائے گا کہ ہم تجھ پر ابھی گواہ لاتے ہیں، وہ اپنے دل میں سوچے گا کہ مجھ پر کون گواہی دے گا تو اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کی ران سے کہا جائے گا کہ بول، تو اس کی ران، اس کا گوشت اور اس کی ہڈیاں بول کر اس کے اعمال بتا دیں گیں اور یہ اس لیے ہوگا تا کہ بندہ اپنے نفس سے عذر کا ازالہ کر سکے، یہ منافق ہوگا اور یہ وہ شخص ❸ ہوگا کہ جس پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوگا۔ (مسلم) اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث یدخل من امتی الجنة باب التوکل میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت کے ساتھ ذکر کی گئی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مگر جیسے الخ یہ تشبیہ ہے سورج اور چاند کے دیکھنے کی اللہ تعالیٰ کے دیکھنے کے ساتھ، نہ کہ تشبیہ سورج اور چاند کی اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے، کیونکہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہیں اور مخلوق کسی بات میں خالق کی مثل نہیں ہوسکتی اللہ عزوجل نے فرمایا، اس کے جوڑ کی کوئی چیز نہیں اور مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دیدار میں کسی طرح کی مشکل نہیں ہوگی۔ ❷ یہ خطاب حق کے اس بندے سے اور جواب بندے کے اس سے۔ ❸ اور یہ وہ شخص ہوگا، اس حدیث سے بتفصیل تمام رویت الٰہی قیامت میں ثابت ہوئی اور یہی مذہب ہے اہل سنت وجماعت کا مگر جن لوگوں کی قسمت میں نعمت دیدار نہیں، وہ اس کا انکار کرتے ہیں اور من حیث النظر بھی یہ امر ثابت ہے کہ رویت موجود کی صحیح ہے مذہب اہل علم اور جمہور امت کا اثبات رویت الٰہی ہے آخرت میں اور خوارج اور معتزلہ اور بعض مرجیہ نے انکار کیا اور کہا کہ روایت مستلزم ہے عرلی کی حدوث اور حلول فی المکان کو اور یہ تمسک ان کا فاسد ہے اس لیے کہ ادلہ قائم ہیں اس پر کہ حق تعالیٰ موجود ہے اور جب تعلق علم کا معلوم سے مستلزم حدوث معلوم نہیں تو تعلق روایت کا کیوں حدوث مرئی کا مستلزم ہوگا۔ (فتح الباری مختصراً)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٥٥٥٦- (٨) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((وَعَدَنِيْ رَبِّيْ أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِيْ سَبْعِيْنَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ میرے پروردگار نے مجھ سے وعدہ کیا کہ وہ میری امت میں سے ستر ہزار لوگوں کو بغیر

كُلِّ اَلْفٍ سَبْعُوْنَ اَلْفًا وَّ ثَلٰثُ حَثَيَاتٍ مِّنْ حَثَيَاتِ رَبِّیْ۔)) (رواہ احمد والترمذی و ابن ماجۃ)
(الترمذی حدیث رقم ۲۴۳۷ وابن ماجه حدیث رقم ۴۲۸۵ والدارمی حدیث رقم ۲۸۰۷ واحمد فی المسند ۵/ ۲۶۸)

حساب اور عذاب کے جنت میں داخل کرے گا اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار (مزید بھی) ہوں گے اور رب کریم کی لپوں ❶ سے تین لپیں بھی۔ (احمد، ترمذی اور ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پروردگار کی لپ کی مقدار وہی جانتا ہے یا اللہ مجھے بھی اپنے فضل و کرم سے ان میں سے فرمانا۔ آمین

۵۵۵۷- (۹) وَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَلٰثَ عَرَضَاتٍ فَاَمَّا عَرْضَتَانِ فَجِدَالٌ وَّ مَعَاذِيْرُ وَ اَمَّا الْعَرْضَةُ الثَّالِثَةُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَطِيْرُ الصُّحُفُ فِی الْاَيْدِیْ فَاٰخِذٌ بِيَمِيْنِهٖ وَاٰخِذٌ بِشِمَالِهٖ))۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَ قَالَ لَا يَصِحُّ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ قِبَلِ اَنَّ الْحَسَنَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ۔) (الترمذی حدیث رقم ۲۴۲۵ وابن ماجه حدیث رقم ۴۲۷۷ واحمد فی المسند ۴/ ۴۱۴)

حسن رحمہ اللہ، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن لوگ تین مرتبہ پیش کیے جائیں گے (پہلی) دو مرتبہ میں تو جھگڑا ❶ اور عذر کرنا ہوگا اور تیسری مرتبہ میں نامہ اعمال ❷ ہاتھوں میں اڑیں گے تو بعض ان میں سے اپنے دائیں ❸ ہاتھ میں لینے والے ہوں گے اور بعض ان میں سے اپنے بائیں ❹ ہاتھوں میں لینے والے ہوں گے۔'' (احمد، ترمذی) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے کیونکہ حسن بصری نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔ ❺

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جھگڑا کرنا اور عذر کرنا ہوگا کوئی کہے گا ہمارے پاس انبیا نہیں آئے کوئی کہے گا ہم کو ان کی حقیقت معلوم نہیں ہوئی اور کوئی گناہوں کے اقرار کی معذرت کرے گا۔ ملا علی قاری رحمہ اللہ نے کہا پہلی مرتبہ میں تو اپنے نفسوں سے ملامت دفع کریں گے کہ کہیں گے ہم کو انبیاء نے تیرے حکم نہیں پہنچائے اور دوسری مرتبہ میں اقرار کریں گے مثلاً ہر ایک کہے گا کہ میں نے سہو اور خطا کی راہ سے یہ کام کیا یا جہالت سے یا تیرے معاف کر دینے کی امید تھی اور اس طرح کی دوسری باتیں وغیرہ۔ ❷ ہاتھوں یعنی بسبب تمام ہونے معاملہ حساب کے سب کے ہاتھوں میں اعمال نامے مل جائیں گے۔ ❸ اپنے دائیں ہاتھ میں یہ اہل سعادت ہوں گے۔ ❹ بائیں ہاتھوں میں وہ اہل شقاوت ہوں گے پس اس وقت تمام فیصلہ ہو جائے گا اور اہل ضلالت اہل ہدایت میں بھی امتیاز ہو جائے گا۔

❺ یعنی اس حدیث کی اسناد منقطع ہے متصل نہیں ہے مگر شیخ جزری نے تصحیح المصابیح میں کہا کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں حسن بصری سے تین احادیث نقل کی ہیں، جن کو حسن بصری نے انہوں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۵۵۵۸- (۱۰) وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی۔ (احمد فی المسند ۴/ ۴۱۴)

اس حدیث کو بعض محدثین نے حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے انہوں نے سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔

٥٥٥٩- (١١) وَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ اللّٰهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِيْ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَّ تِسْعِيْنَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مِّثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا اَظَلَمَكَ كَتَبَتِيَ الْحَافِظُوْنَ فَيَقُوْلُ لَا يَارَبِّ فَيَقُوْلُ اَفَلَكَ عُذْرٌ قَالَ لَا يَارَبِّ فَيَقُوْلُ بَلٰى اِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً وَ اِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَتُخْرَجُ بِطَاقَةٌ فِيْهَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ فَيَقُوْلُ اُحْضُرْ وَ زْنَكَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ مَاهٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ فَيَقُوْلُ اِنَّكَ لَا تُظْلَمُ قَالَ فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِيْ كَفَّةٍ وَ الْبِطَاقَةُ فِيْ كَفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَ ثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ فَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَيْءٌ.)) (رواه الترمذی و ابن ماجة)

(الترمذی حدیث رقم ٢٦٣٩ وابن ماجة حدیث رقم ٤٣٠٠ واحمد فی المسند ٢/ ٢١٣)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ میری امت میں سے تمام مخلوقات کے سامنے ایک شخص کو خلاصی دے گا' اور اس پر ننانوے رجسٹر کھولے گا' ہر رجسٹر تا حد نظر ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کیا تو اس سے انکار کرتا ہے؟ ❶ کیا تجھ پر میرے لکھنے والوں نے کوئی ظلم کیا ہے' وہ شخص کہے گا نہیں اے میرے پروردگار' اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا تجھے کوئی عذر ہے' وہ کہے گا نہیں اے میرے پروردگار' کوئی عذر نہیں ہے' اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہاں ہمارے ❷ پاس تیری ایک نیکی ہے اور آج کے دن تجھ پر کوئی ظلم نہیں ❸ ہوگا پھر ایک چٹھی نکالی جائے گی اس میں ❹ **اشهد ان لااله الا الله وان محمدا عبده ورسوله** لکھا ہوگا' پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اپنے عمل کے وزن پر حاضر ہو ❺ تو وہ کہے گا اے میرے رب! اس ایک چٹھی کو ان تمام رجسٹروں سے کیا مناسبت ہے؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تجھ پر ظلم نہیں کیا جائے گا' آپ نے فرمایا پس تمام رجسٹر ترازو کے ایک پلڑے میں رکھے جائیں گے اور وہ چٹھی دوسرے پلڑے میں' پس اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ کوئی چیز بھاری نہیں۔ ❻ (ترمذی، ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ان رجسٹروں میں ہے۔ ❷ ہمارے پاس ایک چیز ہے کہ قائم مقام تیرے عذر کے ہے تحقیق ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے یعنی بڑی اور مقبول کہ مٹائے گی ان تمام گناہوں کو جو تیرے پاس ہیں۔ ❸ یعنی ہاتھ ناقص کرنے ثواب تیرے اور نہ زیادہ کرنے عذاب کے تجھ پر۔ ❹ یہ کلمہ احتمال ہے کہ یہ کلمہ وہ ہوگا جو اول سب سے کہا ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ بعد کے کسی وقت کا ہو جو کہ مقبول ہوا ہوگا اور یہی ظاہر تر ہے۔ ❺ وزن عمل اپنے پر یا وقت وزن اپنے پر کہ میزان ہے یعنی جس وقت یہ چٹھی ننانویں رجسٹروں کے ساتھ وزن کی جائے گی تو بھی حاضر ہوتا کہ ظاہر ہو تجھ پر انتفاء ظلم۔ ❻ یہ حدیث مشہور ہے حدیث بطاقہ کے ساتھ اور اس میں بڑی امید ہے عصاۃ مومنین کے لیے بشرطیکہ ان کا خاتمہ ایمان پر ہو' یا اللہ ہم کو ایمان پر مضبوط رکھ۔

٥٥٦٠- (١٢) وَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا ذَكَرَتِ النَّارَ فَبَكَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَايُبْكِيْكِ)) قَالَ

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے آگ کا ذکر کیا ❶ اور وہ رو پڑیں ❷ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيْتُ فَهَلْ تَذْكُرُوْنَ اَهْلِيْكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَمَّا فِيْ ثَلٰثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا يَذْكُرُ اَحَدٌ اَحَدًا عِنْدَ الْمِيْزَانِ حَتّٰى يَعْلَمَ اَيَخِفُّ مِيْزَانُهٗ اَمْ يَثْقُلُ وَ عِنْدَ الْكِتٰبِ حَتّٰى يُقَالَ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ حَتّٰى يَعْلَمَ اَيْنَ يَقَعُ كِتَابُهٗ فِيْ يَمِيْنِهٖ اَمْ فِيْ شِمَالِهٖ مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِهٖ وَ عِنْدَ الصِّرَاطِ اِذَا وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ.)) (رواه ابو داوٗد) (ابوداود حديث رقم ٤٧٥٥ واحمد فى المسند ٦/ ١١٠)

تیرے رونے کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں آگ کو یاد کر کے روئی ہوں ❸ کیا آپ اپنے اہل کو قیامت کے دن یاد رکھیں گے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین مقامات پر کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا (۱) میزان کے وقت جب تک اس کو یہ معلوم نہ ہو جائے کہ اس کا وزن ہلکا ہوا ہے یا بھاری (۲) اعمال نامہ ملنے کے وقت جب ❹ کہا جائے گا کہ آؤ اپنا لکھا ہوا پڑھ لو یہاں تک کہ وہ یہ دیکھ لے کہ اس کا اعمال نامہ اس کے دائیں ہاتھ میں ملتا ہے یا بائیں ہاتھ میں یا پیٹھ کے پیچھے سے ❺ پل صراط کے وقت جبکہ وہ دوزخ پر رکھی جائے گی۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یاد کیا الخ یعنی اپنے دل میں۔ ❷ یعنی اس کے ڈر سے۔ ❸ پس روئی میں الخ یعنی اس کے عذاب کے ڈر سے۔ ❹ یعنی از راہ خوشی کے کہے گا وہ شخص کہ جس کے دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ ملے گا۔ ❺ پیٹھ کے پیچھے سے یعنی دایاں ہاتھ گلے میں طوق کیا جائے گا اور بایاں ہاتھ پیٹھ کے پیچھے سے کیا جائے گا اور نامہ اعمال پیٹھ کے پیچھے سے دلایا جائے گا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٥٥٦١- (١٣) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَآءَ رَجُلٌ فَقَعَدَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِيْ مَمْلُوْكِيْنَ يُكَذِّبُوْنَنِيْ وَ يَخُوْنُوْنَنِيْ وَ اَشْتِمُهُمْ وَ اَضْرِبُهُمْ فَكَيْفَ اَنَا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ يُحْسَبُ مَاخَانُوْكَ وَعَصَوْكَ وَ كَذَّبُوْكَ وَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ فَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ بِقَدْرِ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ كِفَافًا لَا لَكَ وَ لَا عَلَيْكَ وَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ دُوْنَ ذَنْبِهِمْ كَانَ فَضْلًا لَّكَ وَ اِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ فَوْقَ ذُنُوْبِهِمْ اُقْتُصَّ لَهُمْ مِنْكَ الْفَضْلُ فَتَنَحَّى الرَّجُلُ وَ جَعَلَ يَهْتِفُ وَ يَبْكِيْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَمَا تَقْرَأُ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿وَ نَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ

ام المومنین سیدہ عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے آ کر بیٹھ گیا اور کہا اے اللہ کے رسول! میرے غلام ہیں جو مجھ سے جھوٹ بولتے اور میرے مال میں خیانت کرتے اور میری نافرمانی کرتے ہیں تو میں ان کو برا کہتا ہوں ❶ اور مارتا ہوں تو میرا اور ان کا معاملہ کس طرح ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب قیامت کا دن ہوگا تو حساب کیا جائے گا اس چیز کا کہ خیانت کی ہے تیری اور نافرمانی کی ہے تیری اور جھوٹ بولتے ہیں تجھ سے اور حساب کیا جائے گا سزا دینا تیرا ان کو ❷ پس اگر ہوگا سزا دینا تیرا ان کو بقدر ان کے گناہوں کے ❸ تو نہ تجھ کو اس میں ثواب ہوگا اور نہ تجھ پر اس میں عذاب اور اگر تیرا ان کو سزا دینا ان کے گناہوں سے کم ہوگا تو زائد کا حق تیرا ہوگا اور اگر تیری سزا ان

شَيْئًا وَّإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا حَاسِبِيْنَ﴾ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَجِدُلِيْ وَلِهٰؤُلَاءِ شَيْئًا خَيْرًا مِّنْ مُّفَارَقَتِهِمْ اُشْهِدُكَ اَنَّهُمْ كُلُّهُمْ اَحْرَارٌ۔ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۳۱۶۵ واحمد فی المسند ۶/ ۲۸۰)

کے گناہوں سے زیادہ ہوگی تو ان کے لیے تجھ سے زیادتی کا بدلہ لیا جائے گا تو وہ شخص مجلس سے الگ ہوا اور رونے چلانے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا ❹ کیا تو اللہ تعالیٰ کا قول نہیں پڑھتا کہ وہ فرماتا ہے ''اور رکھیں گے ہم ترازو انصاف کے دن قیامت کے پس نہ ظلم کیا جائے گا کوئی کچھ ❺ اور اگر چہ ہو گا عمل مقدار دانہ رائی کے حاضر کریں گے ہم اس کو اور کافی ہیں ❻ ہم حساب کرنے والے اس شخص نے کہا اے اللہ کے رسول! میں اپنے اور ان کے لیے اس سے بہتر کوئی بات ❼ نہیں سمجھتا کہ میں ان سے جدا ہو جاؤں' میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ وہ تمام آزاد ہیں۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی از راہ تادیب کے۔ ❷ پس اگر الخ یعنی اگر عرفاً اور عادتاً سزا دینا تیرا ان کے گناہوں کے برابر ہوگا۔
❸ نہ تجھ کو اس میں الخ بلکہ کرنا اس کا مباح تھا کہ تجھ پر گناہ نہیں ہے۔ ❹ پس فرمایا الخ یعنی واسطے تائید اور اثبات اس چیز کے کہ فرمایا۔
❺ نہ ظلم کیا جائے گا کوئی کچھ یعنی نہیں چھوڑا جائے گا حق اس کا کچھ۔ ❻ اور کافی ہیں الخ یعنی اس لیے کہ نہیں ہے زیادتی کسی کو ہمارے علم وعدل پر اور مطلب یہ ہے کہ اگر رائی کے برابر بھی کسی کا عمل تھوڑا ہوگا تو وہ بھی ہم تولیں گے اور غرض مبالغہ ہے ظلم کے نہ کرنے میں۔
❼ یعنی الگ ہو جاؤں میں ان سے اس لیے کہ محافظت رعایت میں محاسبہ ومطالبہ نہایت دشوار ہے۔

۵۵۶۲- (۱۴) وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ صَلَاتِهٖ اَللّٰهُمَّ ((حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا)) قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الْحِسَابُ الْيَسِيْرُ قَالَ ((اَنْ يَّنْظُرَ فِيْ كِتَابِهٖ فَيَتَجَاوَزَ عَنْهُ اِنَّهٗ مَنْ نُّوْقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَئِذٍ يَا عَائِشَةُ هَلَكَ۔)) (رواه احمد) (احمد فی المسند ۶/ ۴۸)

انہی (ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ اپنی نماز میں یہ فرما رہے تھے یا الٰہی! ❶ حساب کر تو میرے اعمال کا حساب آسان میں لے عرض کیا اے اللہ کے نبی! آسان حساب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا آسان حساب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے اعمال نامہ کو دیکھے اور اس سے درگذر کرے لیکن اے عائشہ! جس کے حساب میں سخت چھان بین کی گئی تو وہ ہلاک ہو گیا۔ ❷ (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ امت کی تعلیم اور اسے خواب غفلت سے بیدار کرنے یا خوف الٰہی کرنے کے لیے ہے۔
❷ یعنی عذاب کیا جائے گا۔

۵۵۶۳- (۱۵) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَخْبِرْنِيْ مَنْ يَّقْوٰى عَلَى الْقِيَامِ

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا مجھے بتائیے کہ جو شخص قیامت کے دن کھڑے ہونے کی ❶

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِیْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ فَقَالَ ((يُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَكُوْنَ عَلَيْهِ كَالصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ۔)) (البیهقی فی البعث والنشور راجع الملاحظة فی الحدیث رقم ٥٤٩٣)

طاقت رکھے گا ایسا دن کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے حق میں فرمایا ہے "اس دن کہ کھڑے ہوں گے لوگ روبرو پروردگار عالموں کے" آپ نے فرمایا قیامت کا دن مسلمان پر ❷ ہلکا کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ دن اس پر ❸ فرض نماز کی مانند ہوگا۔ ❹

حکم الحدیث: صاحب مشکوۃ نے اسے بغیر سند کے بیان کیا ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کھڑے ہونے۔کے یعنی اللہ تعالیٰ کے حساب کے لیے۔ ❷ مسلمان الخ یعنی کامل مسلمان پر۔
❸ فرض نماز کے مانند یعنی مقدار ادائے فرض کے کہ نہایت اس کی چار رکعات ہیں یا بقدر اس کے وقت کے۔ ❹ مروی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سورت پڑھی اور جب اس قول ﴿يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ پر پہنچے تو روئے اور اس کا مابعد نہ پڑھ سکے۔

٥٥٦٤- (١٦) وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ﴿يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ﴾ مَاطُوْلُ هٰذَا الْيَوْمِ فَقَالَ ((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ اِنَّهٗ لَيُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَكُوْنَ اَهْوَنَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ يُصَلِّيْهَا فِي الدُّنْيَا۔)) (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ۔) (البیهقی فی شعب الایمان ١/ ٣٢٤ واحمد فی المسند ٣/ ٧٥)

انہی (سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اس دن کے بارہ میں پوچھا گیا کہ جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہوگی' اس کی لمبائی کیا ہے؟ ❶ آپ نے فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! وہ دن مومن شخص پر ہلکا کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ اس پر فرض نماز سے بھی زیادہ آسان ہوگی جو کہ وہ دنیا میں پڑھتا رہا ہے۔" (دونوں احادیث بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں روایت کیں)

حکم الحدیث: اسے امام احمد نے ضعیف سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی کیا ہوگا حال لوگوں کا اس دن کی درازی میں؟ کیا اس کی درازی کے باوجود اس میں کھڑے رہ سکیں گے۔

٥٥٦٥- (١٧) وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((يُحْشَرُ النَّاسُ فِيْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُنَادِیْ مُنَادٍ فَيَقُوْلُ اَيْنَ الَّذِيْنَ كَانَتْ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ فَيَقُوْمُوْنَ وَهُمْ قَلِيْلٌ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ يُؤْمَرُ لِسَآئِرِ النَّاسِ اِلَى الْحِسَابِ۔)) (رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔)

سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن لوگ ایک وسیع میدان میں جمع کیے جائیں گے تو ایک پکارنے والا پکارے گا اور کہے گا کہاں ہیں وہ لوگ ❶ کہ جن کے پہلو خواب گاہوں سے جدا ہوتے ہیں ❷ پس وہ اٹھیں گے اور وہ تھوڑے ہوں گے اور وہ بہشت میں بغیر حساب کے ❸ داخل ہوں گے پھر باقی لوگوں کے لیے حساب لینے کا حکم کیا جائے گا۔ (بیہقی)

حکم الحدیث: میں اس کی سند سے واقف نہیں ہو سکا۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی تہجد پڑھتے ہیں اور بعض نے کہا صلوۃ الاوابین پڑھنے والے مراد ہیں اور احتمال ہے کہ مراد ان سے وہ ہیں کہ جو نماز عشاء اور صبح پڑھتے ہیں۔ ❷ جدا ہوتے ہیں الخ یعنی تہجد پڑھتے ہیں۔ ❸ بغیر حساب کے الخ اس لیے کہ مشقت اطاعت پر صبر کیا تھا اور لذت راحت ترک کی تھی' اللہ تعالی نے فرمایا صبر والوں کو بلا حساب مزدوری ملے گی۔

بَابُ الْحَوْضِ وَالشَّفَاعَةِ

حوض اور شفاعت کا بیان ❶

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٥٥٦٦- (١) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((بَيْنَا اَنَا اَسِيْرُ فِي الْجَنَّةِ اِذَا اَنَا بِنَهْرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ قُلْتُ مَاهٰذَا يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِيْ اَعْطَاكَ رَبُّكَ فَاِذَا طِيْنُهُ مِسْكٌ اَذْفَرُ۔)) (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ٦٥٨١ واحمد فی المسند ٣/ ١٦٤)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس وقت کہ میں بہشت میں سے گذرا ❷ اور میں ایک نہر پر پہنچا کہ اس کے دونوں طرف موتی کے خول کے گنبد ہیں ❸ میں نے کہا اے جبرائیل! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا یہ حوض کوثر ہے جو آپ کے پروردگار نے آپ کو دیا ہے تو اس وقت اس کی مٹی مشک تیز خوشبودار ہے۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ حوض اور شفاعت کا بیان۔ شفاعت' لغت میں حوض' پانی کے جمع ہونے اور اس کے بہنے کو کہتے ہیں اور حیض جو عورتوں کو آتا ہے وہ بھی اسی سے مشتق ہے اور یہاں وہ حوض مراد ہے جو نبی ﷺ کے لیے قیامت کے دن ہوگا اس کی صفات احادیث میں مذکور ہیں قرطبی رحمہ اللہ نے کہا کہ نبی ﷺ کے لیے دو حوض ہوں گے ایک تو موقف میں ہوگا اور کوثر عربی زبان میں خیر کثیر کو کہتے ہیں اور صحیح یہ ہے کہ حوض پہلے میزان کے ہوگا پس لوگ اپنی قبروں سے پیاسے نکلیں گے اور پہلے میزان کے حوض پر آئیں گے اور اسی طرح ہر نبی علیہ السلام کا موقف میں ایک حوض ہوگا جہاں ان کی امت آئے گی اور انبیاء علیہم السلام آپس میں اپنی امتوں کی کثرت سے مباحات کریں گے' نبی ﷺ نے فرمایا میں امید کرتا ہوں کے میرے حوض پر زیادہ لوگ آئیں گے الی آخر ما قال العلی القاری والشیخ۔ ❷ بہشت میں سے گذرا یعنی شب معراج کو۔ ❸ موتی کے خول جیسے یعنی ہر گنبد موتی ہے خالی اندر سے رہنے کے لیے۔

٥٥٦٧- (٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((حَوْضِيْ مَسِيْرَةُ شَهْرٍ وَزَوَايَاهُ سَوَاءٌ وَمَاءُهُ اَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِيْحُهُ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيْزَانُهُ كَنُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ يَشْرَبُ مِنْهَا فَلَا يَظْمَأُ اَبَدًا۔)) (متفق علیه) (البخاری حدیث ٦٥٧٩ ومسلم حدیث رقم (٢٧- ٢٢٩٢) واحمد فی المسند ٣/ ٣٨٤)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرا حوض ایک مہینہ کی سیر کی مسافت ہے اور اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور اس کی بو مشک سے زیادہ خوشبودار اور اس کے آب خورے آسمان کے ستاروں ❶ کی مانند ہیں جو شخص کہ اس میں سے پیئے گا تو وہ کبھی پیاسا نہ ہو گا۔'' ❷ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ آسمان کے ستاروں کے مانند یعنی بے شمار۔ ❷ کبھی پیاسا نہ ہوگا' یعنی ہر چند پیاس تو ایک بار کے پینے میں جاتی رہے گی لیکن اہل جنت لذت کے لیے اس کو ہمیشہ پیا کریں گے۔

٥٥٦٨- (٣) عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ حَوْضِی اَبْعَدُ مِنْ اَیْلَةَ مِنْ عَدْنٍ لَهُوَ اَشَدُّ بَیَاضًا مِّنَ الثَّلْجِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ بِاللَّبَنِ وَلَاٰنِیَتُهٗ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُوْمِ وَاِنِّی لَاَصُدُّ النَّاسَ عَنْهُ كَمَا یَصُدُّ الرَّجُلُ اِبِلَ النَّاسِ عَنْ حَوْضِهٖ)) قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَعْرِفُنَا یَوْمَئِذٍ قَالَ ((نَعَمْ لَكُمْ سِیْمَاءُ لَیْسَتْ لِاَحَدٍ مِّنَ الْاُمَمِ تَرِدُوْنَ عَلَیَّ غُرًّا مُّحَجَّلِیْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ۔)) (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) (مسلم حدیث رقم (٣٦۔ ٢٤٧) والترمذی حدیث رقم ٣٤٤٥ وابن ماجه حدیث رقم ٤٢٨٢ واحمد فی المسند ٤/ ٤٢٤)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرا حوض ❶ ایلہ کی عدن سے مسافت سے زیادہ وسیع ہے وہ برف سے زیادہ سفید اور شہد ملے ہوئے دودھ سے زیادہ میٹھا ہے' اس کے برتن آسمان کے ستاروں جتنے ہیں اور تحقیق میں ❷ لوگوں کو اس سے روکوں گا جیسا کہ کوئی شخص لوگوں کے اونٹوں کو اپنے حوض سے روکتا ہے' بعض صحابہ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کیا آپ ہم کو پہچانیں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں میں تم کو پہچانوں گا' تمہاری ایک علامت ہوگی جو کسی اور امت کی نہیں ہوگی تم میرے پاس سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں کے ساتھ آؤ گے جو کہ وضو کی نورانیت کی وجہ سے ہوں گے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی میرے حوض کے دونوں کناروں کے درمیان کی دوری۔ ❷ یعنی کوثر سے ہٹا دوں گا اور یہ جو فرمایا کہ اس کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جیسا عدن اور ایلہ میں تو مطلب یہ کہ وہ حوض بہت لمبا چوڑا ہے' اس سے تحدید مراد نہیں ہے اور یہ اس حدیث کے مخالف بھی نہیں ہے جس میں عدن اور عمان کو بیان کیا ہے اور نہ اس کے جس میں صنعاء اور مدینہ مذکور ہے اور نہ اس کے جس میں حوبا اور ازرح کے درمیان کی تمثیل دی ہے کیوں کہ ہر کسی کو اس کی سمجھ کے مطابق بتایا ہے اور ایلہ زبر ہمزہ اور جزم یا سے ایک شہر کا نام ہے کنارہ دریا پر آخر شہروں شام کے سے متصل دریائے یمن کے اور عدن آخر شہروں میں سے دریائے ہند کے متصل ہے۔

٥٥٦٩- (٤) وَفِیْ رِوَایَةٍ لَّهٗ عَنْ اَنَسٍ قَالَ ((تُرٰی فِیْهِ اَبَارِیْقُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ۔)) (البخاری حدیث رقم ٦٥٨٠ ومسلم حدیث رقم (٤٣۔ ٢٣٠٣) والترمذی حدیث رقم ٢٤٤٢ وابن ماجه حدیث رقم ٤٣٠٥)

مسلم کی ایک روایت میں سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے اس طرح ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس حوض میں چاندی اور سونے کے آبخورے' آسمان کے ستاروں کی تعداد کے مطابق دیکھے جائیں گے۔

٥٥٧٠- (٥) وَفِیْ اُخْرٰی لَهٗ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سُئِلَ عَنْ شَرَابِهٖ فَقَالَ ((اَشَدُّ بَیَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ یَغُتُّ فِیْهِ مِیْزَابَانِ یَمُدَّانِهٖ مِنَ الْجَنَّةِ اَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ وَالْاُخْرٰی مِنْ وَّرِقٍ۔)) (مسلم حدیث رقم

مسلم کی ایک اور روایت میں سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے اس طرح ہے کہ نبی ﷺ سے اس حوض کے پانی کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے' جنت سے اس کے دو پرنالے نکلتے ہیں ایک

(۳۷۔ ۲۳۰۱) وابن ماجه حديث رقم ۴۳۰۳)

پرنالہ سونے کا ہے اور ایک پرنالہ چاندی کا ہے۔

۵۵۷۱ - (۶) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنِّیْ فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ اَبَدًا لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ اَقْوَامٌ اَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُوْنِیْ ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِیْ وَ بَيْنَهُمْ فَاَقُوْلُ اِنَّهُمْ مِنِّیْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِیْ۔)) (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ۶۵۸۳ ومسلم حديث رقم (۲۶۔ ۲۹۰) وابن ماجه حديث رقم ۴۳۰۴ واحمد فی المسند ۱/ ۲۵۷)

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ میں حوض کوثر پر تمہارا امیر سامان ہوں گا جو شخص میرے پاس سے گذرے گا تو اس سے پانی پیئے گا اور جو کوئی اس سے پانی پیئے گا تو وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا میرے پاس کئی اقوام آئیں گی میں ان کو پہچانوں گا وہ مجھے پہچانیں گے پھر میرے اور ان کے درمیان حائل کیا جائے گا تو میں کہوں گا کہ یہ مجھ سے ہیں ❶ پس کہا جائے گا کہ تم نہیں جانتے ❷ کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا' میں کہوں گا دوری ہو' دوری ہو ان لوگوں کے لیے جنہوں نے میرے بعد دین میں تبدیلیاں کیں۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یہ مجھ سے ہیں الخ اس حدیث میں وہ لوگ مراد ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مرتد ہو گئے تھے جن کو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قتل کیا یا وہ لوگ جنہوں نے دین میں نئی باتیں نکالیں اور بدعات پھیلائیں یہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں ہے کہ میری امت کے اعمال مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں سوموار اور جمعرات کے دن' کیونکہ یہ پیشی مجملا ہوتی ہے' کچھ نام بنام نہیں ہوتی اور اگر نام بنام بھی ہو تو آپ قیامت میں ان کے نام سے واقف نہ ہوں گے جب یہ کہا جائے گا کہ ان لوگوں نے نئے نئے کام نکال لیے تھے دین میں آپ کو اس وقت معلوم ہو جائے گا کہ یہ فلاں لوگ ہیں اور آپ بھی ان کو فرمائیں گے دور ہو دور ہو' مراد وہ لوگ ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دین اسلام سے پھر گئے جن کو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تہ تیغ کیا اگر اصحاب سے ان احادیث میں جن میں اصحاب کا لفظ وارد ہے صحابہ ہی ہوں اور جو اصحاب کا لفظ ساری امت کو شامل ہو تو پھر کوئی اشکال نہیں اور باب کی روایت میں تو اصحاب کا لفظ ہی نہیں ہے۔

❷ یعنی اس لیے کہ مرتد ہو گئے اور گناہ مومن کو حوض پر آنے اور اس کے پانی پینے سے منع نہیں کرتے۔

۵۵۷۲ - (۷) عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((يُحْبَسُ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُهَمُّوْا بِذٰلِكَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا اِلٰى رَبِّنَا فَيُرِيْحُنَا مِنْ مَّكَانِنَا فَيَأْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اٰدَمُ اَبُو النَّاسِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَاَسْكَنَكَ جَنَّتَهٗ وَاَسْجَدَ لَكَ مَلٰٓئِكَتَهٗ وَعَلَّمَكَ اَسْمَاءَ كُلِّ شَیْءٍ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتّٰى يُرِيْحَنَا مِنْ مَّكَانِنَا هٰذَا فَيَقُوْلُ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روکے جائیں گے مسلمان قیامت کے دن یہاں تک کہ وہ رونے کی وجہ سے فکر میں ڈالے جائیں گے پس کہیں گے مسلمان کاش ہم کسی کو طلب کرتے تاکہ وہ ہماری پروردگار کے پاس شفاعت کرتا وہ ہم کو اس غم و محنت سے راحت دیتا پس آئیں گے مسلمان آدم علیہ السلام کے پاس' اور کہیں گے کہ تم آدم ہو سارے لوگوں کے باپ ہو تم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور تم کو اپنے بہشت میں رکھا اور تمہارے لیے اپنے فرشتوں سے سجدہ کرایا ❶ اور سکھائے تم کو نام ہر چیز کے' تو تم شفاعت کرو ہماری نزدیک پروردگار

لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ
أَكْلَهُ مِنَ الشَّجَرَةِ وَقَدْ نُهِيَ عَنْهَا وَلٰكِنِ
ائْتُوْا نُوْحًا أَوَّلَ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ إِلٰى أَهْلِ
الْأَرْضِ فَيَأْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ
وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ سُؤَالَهُ رَبَّهُ
بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلٰكِنِ ائْتُوْا إِبْرَاهِيمَ خَلِيْلَ
الرَّحْمٰنِ قَالَ فَيَأْتُوْنَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُوْلُ إِنِّي
لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ ثَلٰثَ كَذِبَاتٍ
كَذَبَهُنَّ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُوْسٰى عَبْدًا آتَاهُ اللّٰهُ
التَّوْرَاةَ وَ كَلَّمَهُ وَقَرَّبَهُ نَجِيًّا قَالَ فَيَأْتُوْنَ
مُوْسٰى فَيَقُوْلُ إِنِّي لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ
خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ قَتْلَهُ النَّفْسَ وَلٰكِنِ
ائْتُوْا عِيْسٰى عَبْدَاللّٰهِ وَرَسُوْلَهُ وَرُوْحَ اللّٰهِ
وَكَلِمَتَهُ قَالَ فَيَأْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ
هُنَاكُمْ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا عَبْدًا غَفَرَ اللّٰهُ
لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ فَيَأْتُوْنِّيْ
فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فِيْ دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِيْ
عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ
مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَّدَعَنِيْ فَيَقُوْلُ اِرْفَعْ مُحَمَّدُ
وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ
قَالَ ((فَأَرْفَعُ رَأْسِيْ فَأُثْنِيْ عَلٰى رَبِّيْ بِثَنَاءٍ
وَتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا
فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ
الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُوْدُ الثَّانِيَةَ فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ
فِيْ دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِيْ عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ
وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ
يَّدَعَنِيْ ثُمَّ يَقُوْلُ اِرْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ

اپنے کے تاکہ راحت بخشے وہ ہم کو اس تکلیف سے' آدم علیہ السلام کہیں گے کہ نہیں میں اس لائق اور یاد کریں گے وہ گناہ اپنا کہ پہنچے تھے ❷ کھانے درخت کو حالاں کہ منع کیے گئے تھے اس سے لیکن تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ ❸ وہ پہلے نبی ہیں کہ بھیجا ان کو اللہ تعالیٰ نے روئے زمین کے کفار پر تو لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے' تو وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں ہوں اور یاد کریں گے نوح علیہ السلام گناہ اپنا کہ پہنچے اس کو وہ یہ کہ ❹ سوال کیا اپنے رب سے نادانستہ لیکن تم سیدنا ابراہیم علیہ السلام دوست اللہ مہربان کے پاس جاؤ نبی ﷺ نے فرمایا پس لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے تو وہ کہیں گے کہ میں اس لائق نہیں ہوں اور یاد کریں گے وہ تین جھوٹ ❺ کہ کہا تھا ان کو لیکن وہ کہیں گے کہ تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ ایک بندہ ہے کہ دی ان کو اللہ تعالیٰ نے تورات اور کلام کیا ان سے اور نزدیک کیا ان کو بھید کہنے کو نبی ﷺ نے فرمایا پس آئیں گے وہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے پاس پس کہیں گے وہ میں نہیں اس مرتبہ کا اور یاد کریں گے وہ گناہ اپنا کہ پہنچے تھے اس کو وہ یہ کہ ایک قبطی کو مار ڈالا لیکن وہ کہیں گے کہ تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ اللہ کا بندہ' اس کا رسول' اس کی روح اور کلمہ ہے' لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے کہ میں اس مرتبہ کا نہیں لیکن تم محمد ﷺ کے پاس جاؤ کہ وہ ایک ایسا بندہ ہے کہ بخش دیئے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے اگلے پچھلے گناہ نبی ﷺ نے فرمایا لوگ میرے پاس آئیں گے پس جب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھوں گا تو سجدہ میں گر پڑوں گا اور جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا مجھے سجدہ میں چھوڑے رکھے گا پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے محمد ﷺ! سر اٹھا اور کہہ قبول کی جائے گی' عرض تیری اور شفاعت کر قبول کی جائے گی شفاعت تیری اور مانگ تو دیا جائے گا' نبی ﷺ نے فرمایا پس اٹھاؤں گا میں سر اپنا اور تعریف کروں گا میں اپنے رب کی ساتھ تعریف وحمد کے ❻ جو سکھلائے گا مجھ کو اللہ تعالیٰ وہ تعریف' پھر شفاعت ❼ کروں گا میں پس ❽ مقرر کی جائے گی میرے لیے ایک حد معین' میں چلوں گا اور میں لوگوں کو دوزخ سے نکالوں گا اور ان کو بہشت میں داخل کروں گا' پھر آؤں گا میں دوبارہ اور میں اللہ تعالیٰ سے اس کے گھر میں آنے کی

وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهُ قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِيْ فَأُثْنِيْ عَلٰى رَبِّيْ بِثَنَاءٍ وَّتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوْدُ الثَّالِثَةَ فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فِيْ دَارِهٖ فَيُؤْذَنُ لِيْ عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدَعَنِيْ ثُمَّ يَقُوْلُ اِرْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهُ قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِيْ فَأُثْنِيْ عَلٰى رَبِّيْ بِثَنَاءٍ و تَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِّنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ حَتّٰى مَا يَبْقٰى فِي النَّارِ اِلَّا مَنْ قَدْحَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ اَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ خُلُوْدٌ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ ﴿عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ قَالَ ((وَهٰذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِيْ وُعِدَهٗ نَبِيُّكُمْ۔)) (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٦٥٦٥ ومسلم حدیث رقم (٣٢٢۔ ١٩٣) والترمذی حدیث رقم ٢٤٣٤ وابن ماجه حدیث رقم ١٢-٤٣ والدارمی حدیث رقم ٥٢ واحمد فی المسند ٣/ ١٤٤)

اجازت طلب کروں گا' مجھے اس کی اجازت مل جائے گی تو جب میں اپنے پروردگار کو دیکھوں گا تو سجدہ میں گر پڑوں گا اور جب تک وہ اللہ تعالیٰ چاہے گا مجھے سجدہ میں چھوڑے رکھے گا پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے محمد ﷺ تو اپنا سر اٹھا اور کہہ سنا جائے گا اور شفاعت کر قبول کی جائے گی تیری شفاعت اور مانگ تو دیا جائے گا' نبی ﷺ نے فرمایا پھر میں سر اپنا اٹھاؤں گا اور تعریف کروں گا میں رب اپنے کی ساتھ تعریف اور حمد کے جو سکھلائے گا مجھ کو اللہ تعالیٰ' پھر شفاعت کروں گا میں پس حد مقرر کی جائے گی میرے لیے ایک حد مقرر' میں چلوں گا اور میں لوگوں کو دوزخ سے نکالوں گا اور داخل کروں گا میں ان کو بہشت میں' پھر آؤں گا میں تیسری بار اور میں اپنے پروردگار سے اس کے گھر میں آنے کی اجازت طلب کروں گا مجھے اس کی اجازت مل جائے گی اور میں اللہ تعالیٰ کو دیکھ کر سجدہ میں گر پڑوں گا تو جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا مجھے سجدہ میں چھوڑے رکھے گا پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے محمد ﷺ! تو اپنا سر اٹھا اور کہہ سنی جائے گی عرض تیری اور شفاعت کر قبول کی جائے گی شفاعت تیری اور مانگ دیا جائے گا' نبی ﷺ نے فرمایا میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور تعریف کروں گا میں اپنے رب کی ساتھ تعریف اور حمد کے جو سکھائے گا مجھ کو اللہ تعالیٰ' پھر شفاعت کروں گا میں پس حد مقرر کی جائے گی میرے لیے ایک حد' تو میں چلوں گا اور میں ان لوگوں کو آگ سے نکالوں گا اور بہشت میں داخل کروں گا یہاں تک کہ نہ باقی رہے گا دوزخ میں مگر ❾ وہ شخص کہ روکا ہے اس کو قران نے یعنی وہ شخص کہ واجب ہوا ہے اس پر ہمیشہ رہنا دوزخ میں پھر نبی ﷺ نے یہ آیت پڑھی ''نزدیک ہے یہ کہ اٹھائے گا تجھ کو رب تیرا مقام محمود میں'' سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا اور یہ ہے وہ مقام محمود کہ جس کا اللہ تعالیٰ نے تمہارے رسول کے ساتھ وعدہ کیا ہوا ہے۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ اور سجدہ کروایا یعنی تحیت کا سجدہ نہ کہ عبادت کا کیوں کہ اگلے زمانہ میں سجدہ کرنا تحیت تھی جیسے یوسف علیہ السلام کو آپ کے والدین اور گیارہ بھائیوں نے سجدہ کیا تھا ہماری شریعت میں اللہ تعالیٰ نے وہ رواج موقوف کر دیا اور آج پہلے رواج پر چلنا ویسا ہے کہ کوئی بہن سے نکاح کرے جیسا کہ آدم علیہ السلام کے وقت میں ہوا۔ ❷ کھانے درخت کو امام نووی رحمہ اللہ نے کہا علماء نے اختلاف کیا کہ انبیاء علیہم السلام سے گناہ صادر ہوتے ہیں یا نہیں' پھر طول دیا اس اختلاف کے بیان میں اور قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا کہ نبوت کے بعد ان سے کفر سرزد نہیں ہو سکتا

لیکن نبوت سے پہلے تو اس میں اختلاف ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ نبوت سے پیشتر بھی معصوم ہیں اور نبوت کے بعد بھی کبائر سے بالاتفاق معصوم ہیں اور رہے صغائر تو جو صغائر ایسے ہیں جن سے خست اور کمینہ پن نکلتا ہے اس سے بھی بالاتفاق معصوم ہیں اور باقی صغیرہ گناہوں میں اختلاف ہے اکثر فقہاء اور محدثین اور متکلمین سلف اور خلف کا یہ قول ہے کہ اس قسم کے صغائر ان سے ہو سکتے ہیں اور دلیل ان کی قرآن کی آیات اور احادیث ہیں اور محققین کی ایک جماعت کا یہ قول ہے کہ وہ صغائر سے بھی پاک ہیں اور یہ آیات اور احادیث تاویل کی گئی ہیں یا محمول ہیں سہو پر۔ (مختصراً من النووی) ❸ یعنی یہ اعتراض ہوگا کہ آدم علیہ السلام ' شیث علیہ السلام اور سیدنا ادریس علیہ السلام یہ تینوں نوح علیہ السلام سے پہلے نبی تھے اس لیے کہ آدم علیہ السلام کو اپنی اولاد کی تعلیم کا حکم ہوا تھا اور وہ کافر نہ تھے اور شیث علیہ السلام خلیفہ تھے آدم علیہ السلام اور ادریس علیہ السلام کے کہ وہ الیاس ہیں جو بنی اسرائیل کے نبی تھے' لیکن کافروں کی ہدایت کے لیے بھیجا جانا تو یہ امر سب سے پہلے نوح علیہ السلام کے لیے ہوا۔ (نووی) ❹ سوال الخ یعنی اپنے بیٹے کی نجات کے لیے۔ ❺ کہ کہا تھا یعنی دنیا میں۔ ❻ سکھلائے گا مجھ کو اللہ تعالیٰ وہ تعریف یعنی اسی وقت اور اب نہیں جانتا ہوں میں اور اسی سبب سے اس جگہ کو مقام حمد اور مقام محمود کہتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ سفارش قبول کرنے والے کی حمد وثنا کرے تاکہ اس کے قرب ورضا سے مشرف ہو کر قبولیت شفاعت کے ساتھ مستفید ہو۔ ❼ پھر شفاعت کروں گا' قاضی نے کہا کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی احادیث میں آیا ہے کہ سجدہ' حمد اور اذن شفاعت کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم امتی' امتی کہنا شروع کریں گے۔ ❽ پس حد کی جائے گی الخ یعنی تعیین فرمائے گا اللہ تعالیٰ میرے لیے گنہگاروں کی ایک جماعت مخصوص کو کہ ان کی شفاعت کرو مثلاً فرمائے گا کہ زانیوں کے حق میں' میں نے آپ کی سفارش منظور کی پھر فرمائے گا شراب خوروں کے حق میں تمہاری سفارش منظور کی اور اسی پر باقی کا قیاس کر لینا چاہیے۔ ❾ مگر وہ شخص کہ روکا ہے اس کو قرآن نے یعنی جس کی مغفرت کا قرآن میں حکم نہیں یعنی مشرکین اور کافرین' معلوم ہوا کہ حشر میں سب انبیاء علیہم السلام جواب دے دیں گے اور اپنی اپنی بھول چوک یاد کر کے شرمائیں گے اور آخر میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم شفیع خلائق ہوں گے اور ہم گنہگاروں کو بھی اس قہر کے مقام سے بچائیں گے اس وقت فضیلت محمدی تمام عالم پر ظاہر ہوگی اسی مقام کو مقام محمود اور شفاعت کبریٰ کہتے ہیں جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خاص ہے اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کو اس میں کچھ دخل نہیں' پہلے آپ سے اس لیے شفاعت نہ شروع ہوئی تاکہ تمام خلقت کو انبیاء علیہم السلام کی زبان سے ثابت ہو جائے کہ سوائے آپ کے کسی کو رتبہ نہیں' ہر چند کہ انبیاء اور اولیاء کی بھی شفاعت ثابت ہے لیکن وہ شفاعت جزئی ہے شفاعت کلی نہیں' اور سب سے پہلے اس میدان میں سوائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی قدم نہ رکھ سکے گا پھر جب شفاعت کا دروازہ کھلا اور قہر ایزدی بسبب ملاحظہ محمدی کے فرو ہوا تو دوسرے انبیاء علیہم السلام اور ائمہ کرام رحمہم اللہ اور امام بھی بقدر اپنے مراتب کے شفاعت پر مستعد ہوں گے۔

٥٥٧٣ - (٨) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِيْ بَعْضٍ فَيَأْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اِشْفَعْ اِلٰى رَبِّكَ فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِاِبْرَاهِيْمَ فَاِنَّهٗ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ فَيَأْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوْسٰى فَاِنَّهٗ كَلِيْمُ اللّٰهِ فَيَأْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيْسٰى فَاِنَّهٗ رُوْحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ فَيَأْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ فَيَأْتُوْنِيْ فَاَقُوْلُ اَنَا لَهَا فَاَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ

انہی (سیدنا انس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن ❶ لوگ آپس میں آمد ورفت کریں گے تو وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ اپنے رب کے پاس ہماری سفارش کیجئے تو وہ کہیں گے کہ میں اس لائق نہیں' لیکن تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ خلیل الرحمٰن ہیں' لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے۔ وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں لیکن تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ کلیم اللہ ہیں' لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے' وہ کہیں گے کہ میں اس لائق نہیں لیکن تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ' اس لیے

فَيُؤْذَنُ لِيْ وَيُلْهِمُنِيْ مَحَامِدَ اَحْمَدُهٗ بِهَا لَا تَحْضُرُنِيَ الْاٰنَ فَاَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ وَاَخِرُّ لَهٗ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ فَيُقَالُ اِنْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ شَعِيْرَةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ فَانْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخِرُّ لَهٗ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ اَوْ خَرْدَلَةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ فَانْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخِرُّ لَهٗ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ فَيُقَالُ اِنْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ اَدْنٰى اَدْنٰى اَدْنٰى مِثْقَالِ حَبَّةِ خَرْدَلَةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ فَاَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ فَانْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ثُمَّ اَعُوْدُ الرَّابِعَةَ فَاَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخِرُّ لَهٗ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ ائْذَنْ لِيْ فِيْمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ لَكَ وَلٰكِنْ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَكِبْرِيَائِيْ وَعَظَمَتِيْ لَاُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۷۵۱۰ ومسلم حدیث رقم (۳۲۶۔ ۱۹۳)

کہ وہ روح اللہ ❷ اور اس کا کلمہ ہیں' لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ کہیں گے میں اس کا اہل نہیں لیکن تم محمد ﷺ کے پاس جاؤ وہ لوگ میرے پاس آئیں گے میں کہوں گا کہ میں ہی اس کا اہل ہوں ❸ پھر میں اپنے رب کے پاس جانے کی اجازت طلب کروں گا تو مجھے اجازت مل جائے گی اور میرے دل میں اللہ تعالیٰ طرح طرح کے حمد کے کلمات ڈالے گا میں ان کلمات کے ساتھ اس کی حمد کروں گا جو کہ اس وقت میرے پاس نہیں ہیں اور میں سجدہ میں گر جاؤں گا اور کہا جائے گا اے محمد ﷺ! اپنا سر اٹھا اور کہہ قبول کی جائے گی عرض تیری اور مانگ دیا جائے گا تو اور شفاعت کر قبول کی جائے گی تو میں کہوں گا اے میرے رب! میری امت کو بخش' پس کہا جائے گا جاؤ اور نکالو اس کو کہ جس کے دل میں جو کے برابر ایمان ہو ❹ میں ایسا کرنے کے بعد پھر (دوبارہ) آؤں گا اور انہی کلمات کے ساتھ اس کی تعریف کروں گا اور سجدہ میں گر جاؤں گا' کہا جائے گا اے محمد ﷺ! اپنا سر اٹھا اور کہہ قبول کی جائے گی عرض تیری اور مانگ دیا جائے گا تو اور شفاعت کر قبول کی جائے گی میں کہوں گا اے میرے رب! میری امت کو بخش' پس کہا جائے گا جاؤ اور نکالو اس کو کہ جس کے دل میں ذرہ یا رائی برابر ایمان ہو' پس میں جاؤں گا اور نکالوں گا' میں پھر (تیسری مرتبہ) آؤں گا اور میں انہی کلمات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد کروں گا پھر میں سجدہ میں گر پڑوں گا تو کہا جائے گا اے محمد ﷺ! اپنا سر اٹھا اور کہہ سنا جائے گا تیرا کہنا اور مانگ دیا جائے گا تو اور شفاعت کر قبول کی جائے گی تو میں کہوں گا اے میرے رب! میری امت کو بخش' پس کہا جائے گا جاؤ اور نکالو اس کو کہ جس کے دل میں ❺ ادنیٰ ادنیٰ رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہو ❻ اس کو نکال لو' میں جاؤں گا اور ان کو نکالوں گا پھر میں چوتھی بار انہی کلمات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تعریف وحمد

کروں گا اور سجدہ میں گر جاؤں گا' تو کہا جائے گا اے محمد ﷺ! اپنا سر اٹھا اور کہہ سنی جائے گی عرض تیری اور مانگ دیا جائے گا تو اور شفاعت کر قبول کی جائے گی تیری شفاعت' میں کہوں گا اے میرے رب! مجھے اس شخص کی اجازت دیجئے کہ جن لوگوں نے لا الہ الا اللہ ❼ پڑھا ہے میں ان کو آگ سے نکال لاؤں اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ تمہارا کام نہیں لیکن مجھے اپنی عزت وجلال' بڑائی اور بزرگی کی قسم ہے میں اس سے اس شخص کو ضرور نکالوں گا جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہے۔ ❽

فوائد الحدیث: ❶ اور مضطرب ہوں گے لوگ بعض ان کے بعض کی طرف یعنی کھل بلی پڑے گی۔
❷ روح اللہ اور کلمہ اس کا یعنی اللہ تعالیٰ کے کلام سے پیدا ہوئے اور بلفظ کن موجود ہوئے۔ ❸ یعنی یہ میرا ہی کام ہے کسی اور سے نہیں ہوگا۔
❹ یعنی ایسے سب لوگوں کو نکال لوں گا جن کے دل میں جو یا گیہوں کے برابر ایمان ہوگا۔ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا اس سے سلف اور اہل سنت کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ ایمان بڑھتا اور کم ہوتا ہے انتہی ان احادیث سے یہ بھی نکلا کہ شفاعت کی اجازت آپ کو قیامت کے دن حاصل ہوگی البتہ اللہ تعالیٰ اس کا وعدہ آپ سے کر چکا ہے جو ضرور پورا ہوگا اب یہ سمجھنا کہ شفاعت کا اذن آپ کو حاصل ہو چکا ہے یہ صریح جہالت' صحیح احادیث اور قرآن کی مخالفت ہے کیونکہ قرآن مجید میں خود موجود ہے کہ وہاں کسی کی شفاعت کارگر نہ ہوگی مگر جس کو اللہ تعالیٰ اجازت دے اب یہ شفاعت بھی انہی لوگوں کے حق میں ہوگی جن کو نجات دینا اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا' اللہ عزوجل نے فرمایا ﴿يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا﴾ ❺ ادنیٰ ادنیٰ ادنیٰ مقدار دانہ رائی کے الخ اس میں کمال مبالغہ اور نہایت فضل وکرم ہے۔
❻ لا الہ الا اللہ یعنی کوئی نیکی اس سے زیادہ نہ رکھتا ہوگا لیکن یہ شرط ہے کہ خلوص دل سے کہا ہو اور اسی پر خاتمہ ہوا ہو طیبی رحمہ اللہ نے کہا اس سے معلوم ہوتا ہے مقدار جو اور رائی کے وغیرہ ہے اس ایمان کے کہ تعبیر کیا ہے اس کو تصدیق کر بلکہ اس سے ثمرات ایمان مراد ہیں اور یہاں مطلق تصدیق مراد ہے اب اختلاف نہ رہے گا' اس حدیث میں اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی آئندہ حدیث میں جس میں نبی ﷺ نے فرمایا میری شفاعت کے ساتھ وہ مسعود ہوں گے جنہوں نے خلوص دل سے۔ ❼ لا الہ الا اللہ کہا کیوں کہ آئندہ حدیث میں بھی یہی مراد ہے کہ میری سفارش کے لائق وہ ہیں جو ایمان کے ساتھ کچھ عمل بھی رکھتے ہیں لیکن نفس کی شامت سے گناہ بھی کرتے رہے اور یہاں صرف تصدیق مراد ہے۔
❽ یعنی توحید پر یقین رکھا اس حدیث میں بڑی امید ہے موحدین عصاۃ کے لیے بشرطیکہ ان کا خاتمہ توحید ورسالت پر ہو۔

٥٥٧٤ - (٩) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِّنْ قَلْبِهِ أَوْ نَفْسِهِ۔)) (رواه البخاري)

(البخاري حديث رقم ٩٩ واحمد في المسند ٢/ ٣٧٣)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا خوش بخت لوگوں میں ❶ میری شفاعت کے ساتھ قیامت کے دن وہ شخص ہوگا جس نے خالص دل یا خالص نفس کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہا ہوگا۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ قیامت کے دن آپ کی شفاعت کا سب سے زیادہ سعادت مند کون ہے؟ تو آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی اور فصل ثانی میں سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں آئے گا کہ نبی ﷺ

نے فرمایا شفاعت میری ان لوگوں کے لیے ہوگی جنہوں نے میری امت سے کبیرہ گناہ کیے اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی دوسری حدیث میں ہے کہ ہر نبی کی ایک دعا ہوتی ہے جو اپنی امت کے بارہ میں ضرور قبول ہوتی ہے تو ہر نبی نے اپنی دعا جلدی کر کے دنیا ہی میں پوری کر لی اور میں نے اپنی دعا کو اپنی امت کی شفاعت کے لیے پوشیدہ رکھ چھوڑا تو میری شفاعت میری امت کے ہر ایک شخص کے لیے ہوگی جو اس حال میں مرا ہو کہ اس نے اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو (یعنی توحید پر رہ کر مرا ہو) ان احادیث سے معلوم ہوا جو شخص شرک میں مبتلا رہ کر مرا تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم رہے گا۔

٥٥٧٥- (١٠) وَعَنْهُ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ ﷺ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَیْهِ الذِّرَاعُ وَکَانَتْ تُعْجِبُهٗ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً ثُمَّ قَالَ ((اَنَا سَیِّدُ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَتَدْنُو الشَّمْسُ فَیَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْکَرْبِ مَالَا یُطِیْقُوْنَ فَیَقُوْلُ النَّاسُ اَلَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ یَشْفَعُ لَکُمْ اِلٰی رَبِّکُمْ فَیَاْتُوْنَ اٰدَمَ وَذَکَرَ حَدِیْثَ الشَّفَاعَةِ وَقَالَ فَاَنْطَلِقُ فَاٰتِیْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَاَقَعُ سَاجِدًا لِّرَبِّیْ ثُمَّ یَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَیَّ مِنْ مَّحَامِدِهٖ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَیْهِ شَیْئًا لَمْ یَفْتَحْهُ عَلٰی اَحَدٍ قَبْلِیْ ثُمَّ قَالَ یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَرْفَعُ رَاْسِیْ فَاَقُوْلُ اُمَّتِیْ یَارَبِّ اُمَّتِیْ یَا رَبِّ اُمَّتِیْ یَارَبِّ فَیُقَالُ یَا مُحَمَّدُ اَدْخِلْ مِنْ اُمَّتِكَ مَنْ لَّا حِسَابَ عَلَیْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْاَیْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَکَاءُ النَّاسِ فِیْمَا سِوٰی ذٰلِكَ مِنَ الْاَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّ مَا بَیْنَ الْمِصْرَاعَیْنِ مِنْ مَّصَارِیْعِ الْجَنَّةِ کَمَا بَیْنَ مَکَّةَ وَهَجَرَ.)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٤٧١٢ ومسلم حدیث رقم (٣٢٧- ١٩٤) والترمذی حدیث رقم ١٨٣٧ وابن ماجه حدیث رقم ٣٣٠٧ واحمد فی المسند ٢/ ٤٣٥)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوشت لایا گیا اور آپ کے سامنے دستی کا گوشت رکھا گیا' آپ کو دستی کا ❶ گوشت بہت پسند تھا تو آپ نے اس سے توڑ توڑ کر کھایا پھر فرمایا کہ میں قیامت کے دن لوگوں کا سردار ❷ ہوں گا جس دن کہ لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے' سورج نزدیک ہو جائے گا' لوگوں کو شدید غم اور فکر لاحق ہوگی جس کی وہ طاقت نہیں رکھیں گے' لوگ آپس میں کہیں گے کیا نہیں دیکھتے تم کسی ایسے شخص کو کہ جو سفارش کرے تمہاری نزدیک تمہارے رب کے' تو وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور شفاعت کی پوری حدیث ذکر کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں چل کر عرش کے نیچے آؤں گا اور اپنے رب کے سامنے سجدہ میں گر پڑوں گا پھر اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی تعریف کے لیے حمد و ثناء کے ایسے ایسے کلمات کھولے (الہام کرے) گا کہ جو مجھ سے پہلے کسی پر نہیں کھولے گئے' پھر فرمائے گا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اپنا سر اٹھا لو اور مانگو دیئے جاؤ گے اور سفارش کرو قبول کی جائے گی' میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور میں کہوں گا اے میرے رب میری امت! اے میرے رب میری امت! اے میرے رب میری امت (کو بخش دے) کہا جائے گا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اپنی امت میں سے ان لوگوں کو جن پر حساب نہیں ہے ان کو جنت کے دائیں دروازہ میں سے داخل کر دے اور یہ لوگ دوسرے ❸ دروازوں میں دوسرے لوگوں کے ساتھ بھی شریک ہیں پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے

اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جنت کے دروازہ کے دونوں پاٹوں کے درمیان کا فاصلہ اتنا ہے جتنا کہ مکہ مکرمہ اور ہجر ❹ کے درمیان ہے۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ کیونکہ اس میں ریشے نہیں ہوتے اور وہ جلدی گل جاتا ہے اور اس کا ذائقہ بھی عمدہ ہوتا ہے۔
❷ یعنی تمام انبیاء علیہم السلام کا وغیرہ بھی اس لیے کہ سب محتاج ہوں گے میری شفاعت کے قیامت کے دن بسبب تو قیر و عزت میری کے دن قیامت کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے۔ ❸ یعنی دوسرے دروازوں سے بھی جا سکتے ہیں لیکن یہ دروازہ ان کے لیے مخصوص ہے۔ ❹ ہجر بحرین میں ایک شہر ہے' دوسری حدیث میں ہے جیسے مکہ اور بصری میں' شہر مکہ سے ایک ماہ کی راہ پر ہے تو جنت کا پھاٹک اس قدر بڑا ہے کہ چوکھٹ کا ایک کونہ دوسرے کونے سے اتنا مسافت رکھتا ہے' اللہ اکبر جل شانہ اس سے قیاس کر لینا چاہیے کہ جنت اندر سے کتنی بڑی ہے۔

٥٥٧٦- (١١) وَعَنْ حُذَيْفَةَ فِيْ حَدِيْثِ الشَّفَاعَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((وَتُرْسَلُ الْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَتَقُوْمَانِ جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا۔)) (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (١٢٩ـ ١٩٥)

سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ شفاعت کی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: ''امانت ❶ اور رشتہ داری کو بھیجا جائے گا وہ دونوں پل صراط کے دونوں جانب دائیں اور بائیں کھڑی ہوں گی۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ امانت یعنی خلوص اور سچائی صداقت اور راست بازی بات چیت اور ہر کام کاج میں اور ناتہ یعنی رشتہ داروں سے جو محتاج ہوں ان سے سلوک کرنا ان کی خبر لینا یہ دونوں بڑے کام ہیں جن کا خیال ہر مومن کو ہمیشہ رکھنا چاہیے۔

٥٥٧٧- (١٢) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَلَا قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْ اِبْرَاهِيْمَ ﴿رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ﴾ وَقَالَ عِيْسٰى ﴿اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ﴾ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ ((اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ)) وَبَكٰى فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَاجِبْرَائِيْلُ اِذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ فَسَلْهُ مَا يُبْكِيْهِ فَاَتَاهُ جِبْرَائِيْلُ فَسَاَلَهٗ فَاَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَا قَالَ فَقَالَ اللّٰهُ لِجِبْرَائِيْلَ اِذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ فَقُلْ اِنَّا سَنُرْضِيْكَ فِيْ اُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْءُكَ۔ (رواه مسلم)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بن عاص سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی جو جناب ابراہیم علیہ السلام کی درخواست کے بارہ میں ہے ''اے میرے پروردگار! ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا تو جس نے میری پیروی کی وہ مجھ سے ہے'' اور عیسیٰ علیہ السلام نے کہا ''اگر عذاب کرے تو ان کو تو تحقیق وہ تیرے بندے ہیں'' پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور کہا یا الٰہی! میری امت کو بخش' میری امت پر رحم کر اور آپ رو پڑے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے جبرائیل! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا اور تیرا رب اچھی طرح جانتا ہے لیکن ان سے پوچھ کہ کیوں روتے ہو؟ جبرائیل علیہ السلام آئے آپ سے پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بتایا' پھر اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام سے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا اور ان سے کہہ کہ ہم آپ کو عنقریب آپ کی امت کے بارہ میں خوش

کریں گے اور غمگین نہیں کریں گے۔ ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یہ حدیث امت کے لوگوں کے لیے بڑی امید ہے اور اس میں بیان ہے نبی ﷺ کی کمال بزرگی اور علو درجہ کا ہے اور جبرائیل علیہ السلام کے بھیجنے میں یہ حکمت بھی تھی کہ آپ کی بزرگی واضح ہو جائے اور معلوم ہو جائے کہ آپ کا درجہ بہت عالی ہے اور اللہ تعالیٰ آپ کی رضامندی چاہتا ہے لیکن یہ یاد رہے کہ اہل بدعت پر آپ کبھی خوش نہ ہوں گے اور ان کا نام سنتے ہی فرمائیں گے سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِي یعنی دور کر دو دور کر دو جس نے میرے بعد دین کو بدل دیا۔

٥٥٧٨ - (١٣) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ نَاسًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((نَعَمْ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهِيْرَةِ صَحْوًا لَيْسَ مَعَهَا سَحَابٌ وَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ صَحْوًا لَيْسَ فِيْهَا سَحَابٌ)) قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ((مَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا كَمَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ اَحَدِهِمَا اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ لِيَتَّبِعْ كُلُّ اُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا يَبْقٰى اَحَدٌ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللّٰهِ مِنَ الْاَصْنَامِ وَالْاَنْصَابِ اِلَّا يَتَسَاقَطُوْنَ فِي النَّارِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يَبْقَ اِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ مِنْ بَرٍّ وَفَاجِرٍ اَتَاهُمْ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ فَمَاذَا تَنْظُرُوْنَ يَتَّبِعُ كُلُّ اُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ قَالُوْا يَا رَبَّنَا فَارَقْنَا النَّاسَ فِي الدُّنْيَا اَفْقَرَ مَا كُنَّا اِلَيْهِمْ وَلَمْ نُصَاحِبْهُمْ۔)) (مسلم حديث رقم (٢٩٩ ـ ١٨٢)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول! کیا ہم اپنے رب کو قیامت کے دن دیکھیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں دیکھو گے ❶ کیا چمکتی دوپہر کے وقت سورج کے دیکھنے میں تمہیں کوئی تکلیف اور دقت محسوس ہوتی ہے جبکہ بادل بھی نہ ہوں؟ اور کیا چودھویں رات کے چاند دیکھنے میں تمہیں کوئی تکلیف ہوتی ہے جبکہ آسمان پر بادل نہ ہوں؟ لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول! نہیں آپ نے فرمایا اسی طرح قیامت کے دن تمہیں اللہ تعالیٰ کو دیکھنے میں اتنی ہی تکلیف ہوگی جتنی کہ ان دونوں کے دیکھنے میں ہوتی ہے، جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ ہر گروہ کے لوگ جس کی عبادت کرتے تھے اس کے پیچھے چلے جائیں تو کوئی ایک بھی باقی نہیں رہے گا جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ بتوں اور تھانوں کی عبادت کرتا تھا مگر یہ کہ وہ دوزخ میں جا گرے گا یہاں تک کہ کوئی ایک بھی باقی نہیں رہے گا مگر وہ جو کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے نیک اور برے بھی، رب العالمین ان کے پاس آئے گا ❷ اور فرمائے گا کہ تم کس کا انتظار کرتے ہو، ہر جماعت جس کی عبادت کرتی تھی وہ اس کے پیچھے ہے، یہ لوگ عرض کریں گے اے ہمارے پروردگار ہم دنیا میں ان لوگوں سے جدا رہے جبکہ ہم ان کی طرف بہت محتاج تھے ❸ اور ہم نے ان کی صحبت بھی اختیار نہیں کی۔

فوائد الحدیث: ❶ ہاں دیکھو گے الخ دیدار الٰہی کا مسئلہ باب رؤیۃ اللہ تعالیٰ میں ان شاء اللہ تعالیٰ آئے گا اس حدیث میں تشبیہ ہے

سورج کے دیکھنے کی اللہ تعالیٰ کے دیکھنے کے ساتھ کیونکہ سورج ایک مخلوق ہے اللہ تعالیٰ کی اور مخلوق کسی باب میں خالق کی مثل نہیں ہو سکتی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ﴾ اور مقصود یہ ہے کہ کسی طرح ہجوم نہ ہوگا اور نہ ہی دیکھنے والے ایک پر ایک گر گر کر صدمہ پہنچائیں گے بلکہ ہر ایک اپنی جگہ پر کمال فراغت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو دیکھے گا جیسے دنیا میں چودھویں رات کے چاند دیکھنے میں یا سورج دیکھنے میں کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ ❷ آئے گا الخ دوسری روایت میں ہے اللہ تعالیٰ ان کے پاس ایسی صورت میں آئے گا جس کو وہ نہ پہچانیں گے الخ اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کے لیے کئی باتیں ثابت کیں ہیں۔ ایک تو صورت دوسرا آنا تیسرا ہنسنا' چوتھا بات کرنا سلف کا اس قسم کی آیات اور احادیث میں یہ مذہب ہے اور یہی حق ہے کہ ان میں زیادہ گفتگو نہیں کرنی چاہیے بلکہ ان پر ایمان لانا چاہیے ان کے ظاہر معنی کو قبول کرنا چاہیے اور جس طرح یہ آیات اور احادیث آئی ہیں اسی طرح ان کو ماننا چاہیے اور ایسا اعتقاد رکھنا چاہیے جو اللہ تعالیٰ کی بزرگی اور جلال کے لائق ہے اور یہ سمجھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے مثل کوئی شئے نہیں ہے اور یہی قول ہے ایک جماعت متکلمین کا بھی جو محققین ہیں اور اس میں سلامتی ہے ہر ایک آفت سے اور اسی پر تمام امت کے سلف اور امام چلتے رہے۔ ❸ اس حالت میں کہ بہت محتاج تھے الخ یعنی دنیا میں جب ہم کو اپنی معاش کے لیے ان لوگوں سے ملنے اور دوستی کرنے کی ضرورت تھی اس وقت تو ہم ملے نہیں نہ ان کا ساتھ دیا بلکہ فقر و فاقہ قبول کیا اور ان کی مخالفت کرتے رہے اور ان کا رد کرتے رہے' پھر آج جب ہم کو ان کی کوئی ضرورت نہیں ہے تو ہم ان کے ساتھ کس لیے جائیں مہاجرین اور انصار کا دنیا میں یہی حال ہوا کہ انہوں نے قرابت اور عزیز داری کا بھی خیال نہ کیا اور مشرکوں سے علیحدہ ہو گئے اور مصیبت گوارا کی اور یہی حال رہا ان سچے موحدین نے کفار کے ہاتھ سے بڑی تکلیفیں اٹھائیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو۔

٥٥٧٩-(١٤) وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَيَقُوْلُوْنَ هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ. وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ سَعِيْدٍ فَيَقُوْلُ هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ اٰيَةٌ تَعْرِفُوْنَهٗ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ فَلَا يَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلّٰهِ تَعَالٰى مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهٖ اِلَّا اَذِنَ اللّٰهُ لَهٗ بِالسُّجُوْدِ وَلَا يَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ اتِّقَاءً وَّرِيَاءً اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ ظَهْرَهٗ طَبَقَةً وَّاحِدَةً كُلَّمَا اَرَادَ اَنْ يَّسْجُدَ خَرَّ عَلٰى قَفَاهُ ثُمَّ يُضْرَبُ الْجِسْرُ عَلٰى جَهَنَّمَ وَتَحِلُّ الشَّفَاعَةُ وَيَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ فَيَمُرُّ الْمُؤْمِنُوْنَ كَطَرْفِ الْعَيْنِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرِّيْحِ وَكَالطَّيْرِ وَكَاَجَاوِيْدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ فَنَاجٍ مُّسَلَّمٌ وَمَخْدُوْشٌ مُّرْسَلٌ وَمَكْدُوْسٌ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ حَتّٰى اِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْكُمْ بِاَشَدَّ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس طرح ہے کہ لوگ کہیں گے ہم اس جگہ ٹھہرے رہیں گے یہاں تک کہ ہمارے پاس ہمارا رب آئے اور جب ہمارا رب آئے گا تو ہم اس کو پہچان لیں گے۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تمہارے اور پروردگار کے درمیان کوئی نشانی ہے کہ جس سے تم اسے پہچان لو؟ وہ کہیں گے کہ ہاں نشانی ہے پس ❶ پنڈلی کو کھولا جائے گا پس نہ باقی رہے گا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تھا اللہ تعالیٰ کو اپنے نفس سے مگر اللہ تعالیٰ اس کو سجدہ کی اجازت دے گا اور نہ باقی رہے گا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تھا ❷ ریا اور دکھانے کے لیے مگر کہ اللہ تعالیٰ اس کی پشت کو ایک تخت کر دے گا اور جب وہ سجدہ کرنا چاہے گا تو چت گر پڑے گا پھر پل صراط دوزخ پر رکھا جائے گا ❸ اور واقع ہو گی شفاعت اور کہیں گے یا الٰہی سلامتی سے گذارنا سلامتی سے گذاران کو پس گذریں گے بعض مومن مانند جھپکنے آنکھ کے اور بعض مانند بجلی کے اور بعض مانند ہوا کے اور بعض مانند تیز رو پرندوں گھوڑوں کے اور بعض مانند اونٹوں کے' تو بعض مسلمان نجات

مُنَاشَدَةً فِي الْحَقِّ قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِلّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا كَانُوْا يَصُوْمُوْنَ مَعَنَا وَيُصَلُّوْنَ وَيَحُجُّوْنَ فَيُقَالُ لَهُمْ اَخْرِجُوْا مَنْ عَرَفْتُمْ فَيُحَرَّمُ صُوَرُهُمْ عَلَى النَّارِ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا مَا بَقِيَ فِيْهَا اَحَدٌ مِمَّنْ اَمَرْتَنَا بِهٖ فَيَقُوْلُ اِرْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ دِيْنَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُ اِرْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ نِصْفِ دِيْنَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُ اِرْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيْهَا خَيْرًا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ شَفَعَتِ الْمَلٰئِكَةُ وَشَفَعَ النَّبِيُّوْنَ وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَلَمْ يَبْقَ اِلَّا اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا لَمْ يَعْمَلُوْا خَيْرًا قَطُّ قَدْ عَادُوْا حُمَمًا فَيُلْقِيْهِمْ فِيْ نَهْرٍ فِيْ اَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهٗ نَهْرُ الْحَيٰوةِ فَيَخْرُجُوْنَ كَمَا تَخْرُجُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ فَيَخْرُجُوْنَ كَاللُّؤْلُؤِ فِيْ رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِمُ فَيَقُوْلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ هٰؤُلَاءِ عُتَقَاءُ الرَّحْمٰنِ اَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوْهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوْهُ فَيُقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَا رَاَيْتُمْ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ)) (متفق عليه)

(البخاري حديث رقم ٧٤٣٩ ومسلم حديث رقم (٣٠٢-١٨٣) واحمد في المسند ٢/ ٥٣٤)

پانے والے ہوں گے ❹ اور بعض وہ ہوں گے کہ زخمی کئے جائیں گے اور خلاصی کئے جائیں گے اور بعض صدمہ اٹھا کر گر جائیں گے آگ میں یہاں تک کہ جب مومن کی آگ سے خلاصی ہوگی اس ذات کی قسم کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم میں سے کوئی بھی اتنا جھگڑنے والا نہیں جتنا کہ ایماندار لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اپنے بھائیوں کے بارہ میں جھگڑیں گے جو لوگ (ان کے بھائی) آگ میں جا چکے ہوں گے یہ (مومن) کہیں گے اے ہمارے رب وہ ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے اور نماز پڑھتے اور حج کرتے تھے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جن کو تم پہچانتے ہو ان کو نکال لو' ان کی صورتوں کو آگ پر حرام کر دیا جائے گا' یہ بہت سے لوگوں کو جہنم سے نکال لیں گے' پھر کہیں اے ہمارے رب جن کے نکالنے کا آپ نے ہمیں حکم دیا تھا ان میں سے کوئی بھی جہنم میں باقی نہیں رہا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جاؤ اور جس کے دل میں دینار کے برابر بھی ایمان ہو اس کو نکال لاؤ وہ بہت سارے لوگوں کو جہنم سے نکال لائیں گے' پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جاؤ اور جس کے دل میں آدھے دینار کے برابر بھی ایمان ہو اس کو نکال لاؤ' وہ بہت سارے لوگوں کو نکال لائیں گے پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا جاؤ اور جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہے اس کو نکال لاؤ' وہ بہت سے لوگوں کو نکال لائیں گے' پھر یہ کہیں گے کہ ہم نے جہنم میں بھلائی (مومن) کو نہیں چھوڑا' اللہ تعالیٰ فرمائے گا فرشتوں' انبیاء علیہم السلام اور ایمان داروں نے سفارش کر لی' اب ارحم الراحمین ہی باقی رہ گیا ہے ❺ اللہ تعالیٰ دوزخ میں سے ایک مٹھی بھرے ❻ گا اور ایسے لوگوں ❼ کو نکالے گا جنہوں نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی ہوگی' ❽ وہ دوزخ میں جل کر کوئلہ بن چکے ہوں گے' اللہ تعالیٰ ان کو نہر حیات جو کہ جنت کے دروازوں کے پاس ہے ڈالے گا تو وہ اس میں سے موتیوں کی طرح تر و تازہ ہو کر نکلیں گے جس طرح کہ کوڑے کرکٹ میں سے گھاس کا دانہ اگتا ہے' ان کی گردنوں میں مہر لگی ہوگی' اہل جنت

کہیں گے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ ہیں' ان کو اللہ تعالیٰ بغیر کسی عمل کرنے اور بغیر کسی نیکی کے آگے بھیجنے کے جنت میں داخل فرما دے گا اور اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا کہ تمہارے لیے وہ چیز ہے جسے تم نے دیکھا اور اس کے ساتھ اسی طرح کی (مزید بھی)۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ یہاں امام نووی رحمہ اللہ نے کشف ساق کی تاویل میں علماء کے بہت اقوال بیان کئے مگر اصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو صفات اپنے لیے ثابت کی ہیں جیسے وجہ' ید' عین اور ساق یہ سب حق ہیں اور اپنے معانی پر محمول ہیں لیکن جیسے اللہ تعالیٰ کی کیفیت اور حقیقت کسی بشر کو معلوم نہیں ویسے ہی اس کی صفات کی حقیقت اور ماہیت بھی کسی کو معلوم نہیں پس ان پر ایمان لانا اور ان کی کیفیت کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنا لازمی ہے۔ ❷ یعنی تلوار کے ڈر سے اور اس کے دل میں ایمان نہ تھا۔ ❸ رکھا جائے گا پل صراط دوزخ پر الخ اہل حق نے اس کو ثابت کیا ہے اور سلف نے اس پر اجماع کیا ہے اور دوزخ کی پشت پر وہ ایک پل ہوگا' تمام لوگوں کو اس پر سے گذرنا ہوگا تو مومن اپنے درجہ کے موافق اس پر سے گذریں گے اور کافر اس پر سے گر کر جہنم میں چلے جائیں گے' اللہ تعالیٰ ہم کو جہنم میں گرنے سے بچائے۔
❹ نجات پانے والے ہوں گے یعنی ان کو کسی قسم کا صدمہ نہیں پہنچے گا۔ ❺ اور نہ باقی رہا مگر ارحم الراحمین' قربان اس کی فراخ رحمت کے۔
❻ پس لے گا اللہ تعالیٰ الخ اس سے اللہ تعالیٰ کا قبضہ بے کیف و بے مثال ثابت ہوا اور ہم کئی مقامات پر لکھ چکے ہیں کہ اس قسم کی آیات اور احادیث میں زیادہ گفتگو نہیں کرنی چاہیے اور ان کی اصل حقیقت کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنا چاہیے اور اس مٹھی کی سوائے اللہ تعالیٰ کے تعداد کوئی نہیں جانتا۔ ❼ نہیں کی کوئی بھلائی وہ صرف اللہ تعالیٰ کی توحید پر یقین رکھتے تھے ان کا سفارش کرنے والا کوئی فرشتہ یا نبی یا مومن نہ ہوگا' آخر اللہ تعالیٰ خود اپنے مبارک ہاتھ سے ان کو نکالے گا۔
❽ جیسے کہ نکلتا ہے الخ پانی جہاں کوڑا' کیچڑ اور مٹی بہا کر لاتا ہے وہاں دانہ خوب اگتا ہے اور بہت جلد سر سبز ہو جاتا ہے اسی طرح وہ جہنمی بھی آب حیات میں ڈالتے ہی تازے ہو جائیں گے اور جلنے بھسنے کے نشان بالکل جاتے رہیں گے۔

٥٥٨٠ - (١٥) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَهْلُ النَّارِ النَّارَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرَجُوْنَ قَدِ امْتَحَشُوْا وَعَادُوْا حُمَمًا فَيُلْقَوْنَ فِيْ نَهْرِ الْحَيٰوةِ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ اَلَمْ تَرَوْا اَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَآءَ مُلْتَوِيَةً۔)) (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٦٥٦٠ ومسلم حدیث رقم (٣٠٤-١٨٤)

انہی (سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس وقت جنت والے جنت میں داخل ہو جائیں گے اور دوزخی دوزخ میں تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا جس شخص کے دل میں رائی کے برابر ایمان ہے اس کو دوزخ سے نکال لو تو وہ نکالے جائیں گے' وہ جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے ان کو نہر حیات میں ڈالا جائے گا تو وہ اس طرح اگیں گے جس طرح کہ گھاس کا دانہ کوڑے کرکٹ میں سے اگتا ہے کیا تم دیکھتے نہیں کہ وہ زرد لپٹا ہوا نکلتا ہے۔ (متفق علیہ)

٥٥٨١ - (١٦) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّاسَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول! کیا ہم اپنے پروردگار کو قیامت کے دن دیکھیں گے پس

فَذَكَرَ مَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِيْ سَعِيْدٍ غَيْرَ كَشْفِ السَّاقِ وَقَالَ ((يُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يَجُوْزُ مِنَ الرُّسُلِ بِاُمَّتِهٖ وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ اِلَّا الرُّسُلُ وَكَلَامُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِيْ جَهَنَّمَ كَلَالِيْبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا اِلَّا اللّٰهُ تَخْطَفُ النَّاسَ بِاَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ يُوْبَقُ بِعَمَلِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ يُخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُوْ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ عِبَادِهٖ وَاَرَادَ اَنْ يُخْرِجَ مِنَ النَّارِ مَنْ اَرَادَ اَنْ يُخْرِجَهٗ مِمَّنْ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَمَرَ الْمَلٰئِكَةَ اَنْ يُخْرِجُوْا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَيُخْرِجُوْنَهُمْ وَيَعْرِفُوْنَهُمْ بِاٰثَارِ السُّجُوْدِ وَحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ اَنْ تَاْكُلَ اَثَرَ السُّجُوْدِ فَكُلُّ ابْنِ اٰدَمَ تَاْكُلُهُ النَّارُ اِلَّا اَثَرَ السُّجُوْدِ فَيُخْرَجُوْنَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتُحِشُوْا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيٰوةِ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ وَيَبْقٰى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَهُوَ اٰخِرُ اَهْلِ النَّارِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهٖ قِبَلَ النَّارِ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ اصْرِفْ وَجْهِيْ عَنِ النَّارِ وَقَدْ قَشَبَنِيْ رِيْحُهَا وَاَحْرَقَنِيْ ذَكَاءُهَا فَيَقُوْلُ هَلْ عَسَيْتَ اَنْ اَفْعَلَ ذٰلِكَ اَنْ تَسْئَلَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ لَا وَعِزَّتِكَ فَيُعْطِي اللّٰهَ مَاشَاءَ اللّٰهُ مِنْ عَهْدٍ وَمِيْثَاقٍ فَيَصْرِفُ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ فَاِذَا اَقْبَلَ بِهٖ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَاٰى بَهْجَتَهَا سَكَتَ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ قَدِّمْنِيْ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلَيْسَ قَدْ اَعْطَيْتَ الْعُهُوْدَ وَالْمِيْثَاقَ

ذکر کیئے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے معنی حدیث ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے سوائے ذکر کھولنے پنڈلی کے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کھڑا کیا جائے گا ❶ صراط درمیان دوزخ کے' تو میں تمام رسل سے پہلے اپنی امت کو لے کر اس پل کو پار کروں گا اور اس دن سوائے رسل کے کوئی کلام نہیں کرے گا ❷ اور رسل کا کلام یہ ہوگا یا الٰہی! سالم رکھ سالم رکھ اور دوزخ میں آنکڑے ہوں گے مانند کانٹے ❸ سعدان کے مقدار اس کی بڑائی کی نہیں جانتا مگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو بسبب ان کے برے اعمال کے جلدی سے اچک لے گی ❹ پس بعض ان میں سے وہ ہوں گے کہ ہلاک کئے جائیں گے اپنے عمل کی وجہ سے اور بعض ان میں سے ❺ ٹکڑے ٹکڑے کیے جائیں گے پھر نجات پائیں گے یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ سے فارغ ہوگا اور ارادہ کرے گا کہ ان کو دوزخ سے نکالے' جن کے متعلق ارادہ کرے گا جو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں فرشتوں کو فرمائے گا' نکالو اس کو جو اللہ تعالیٰ کو پوجتا ہے پس نکالیں گے فرشتے ان کو اور پہچانیں گے ان کو ساتھ سجدوں کے نشانات کے اور حرام کیا ہے اللہ تعالیٰ نے دوزخ کی آگ پر یہ کہ کھائے' نشان سجدوں کا پس تمام ابن آدم کو آگ کھائے گی مگر ❻ نشان سجدوں کو پس نکالے جائیں گے دوزخ کی آگ سے اس حال میں کہ سیاہ ہو گئے ہوں گے پس ڈالا جائے گا ان پر آب حیات پس اُگیں گے وہ جیسے کہ اُگتا ہے دانا گھاس کا بیچ کوڑے ❼ کرکٹ کے اور باقی رہے گا ایک شخص درمیان بہشت اور دوزخ کے اور وہ شخص آخری ہوگا دوزخیوں میں سے جو بہشت میں داخل ہو گا وہ اپنا چہرہ جنت کی طرف متوجہ کیے ہوئے ہوگا اور کہے گا میرے چہرہ کو دوزخ کی آگ سے پھیر دے اور مجھے دوزخ کی بو نے ہلاک کیا اور مجھے اس کے شعلوں نے جلا دیا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تجھ سے کیا توقع ہے کہ اگر میں یہ کر دوں تو تو اس کے علاوہ اور کچھ نہیں مانگے گے؟ وہ کہے گا تیری عزت کی قسم میں ایسا نہیں کروں گا تو اللہ

اَنْ لَّا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنْتَ سَأَلْتَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ لَا اَكُوْنُ اَشْقٰى خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ فَمَا عَسَيْتَ اِنْ اُعْطِيْتَ ذٰلِكَ اَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهٗ فَيَقُوْلُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا اَسْئَلُكَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَيُعْطِيْ رَبَّهٗ مَاشَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَمِيْثَاقٍ فَيُقَدِّمُهٗ اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَاِذَا بَلَغَ بَابَهَا فَرَاٰى زَهْرَتَهَا وَمَا فِيْهَا مِنَ النَّضْرَةِ وَالسُّرُوْرِ فَسَكَتَ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّسْكُتَ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَيْلَكَ يَاابْنَ اٰدَمَ مَا اَغْدَرَكَ اَلَيْسَ قَدْ اَعْطَيْتَ الْعُهُوْدَ وَالْمِيْثَاقَ اَنْ لَّا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِيْ اُعْطِيْتَ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ لَا تَجْعَلْنِيْ اَشْقٰى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُوْ حَتّٰى يَضْحَكَ اللّٰهُ مِنْهُ فَاِذَا ضَحِكَ اَذِنَ لَهٗ فِيْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰى حَتّٰى اِذَا انْقَطَعَ اُمْنِيَّتُهٗ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى تَمَنَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا اَقْبَلَ يُذَكِّرُهٗ رَبُّهٗ حَتّٰى اِذَا انْتَهَتْ بِهِ الْاَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ ذٰلِكَ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ۔ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ سَعِيْدٍ ((قَالَ اللّٰهُ: لَكَ ذٰلِكَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٦٥٧٣ ومسلم حدیث رقم (٢٩٩ ـ ١٨٢) وابن ماجه حدیث رقم ٤٢٨٠ واحمد فی المسند ٢/ ٢٩٣)

تعالیٰ اس کو عہد و پیمان دے گا تو اللہ تعالیٰ اس کا منہ دوزخ کی آگ سے پھیر دے گا اور جب وہ جنت کی طرف متوجہ ہوگا' اس کی تر و تازگی کو دیکھے گا اور جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ خاموش رہے گا پھر عرض کرے گا اے میرے رب! مجھے جنت کے دروازہ کے سامنے کر دے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تو نے مجھ سے عہد و پیمان نہیں کیا تھا کہ تو اس کے بعد مجھ سے کچھ نہیں مانگے گا جو کہ تو نے مانگا ہے؟ وہ کہے گا اے اللہ! میں تیری مخلوق میں سے سب سے زیادہ بدبخت نہ ہو جاؤں' اللہ تعالیٰ فرمائے گا اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ اگر تیرا یہ سوال پورا کر دیا جائے تو تو اور کچھ نہیں مانگے گا' وہ کہے گا تیری عزت کی قسم میں اور کچھ نہیں مانگوں گا' اللہ تعالیٰ جو چاہے گا اس کو عہد و پیمان دے کر جنت کے دروازہ کے سامنے کر دے گا' جب وہ جنت کے دروازہ کو دیکھے گا اور جنت کی تر و تازگی اور شادابی پر اس کی نظر پڑے گی' جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ خاموش رہے گا پھر عرض کرے گا اے میرے رب! مجھے جنت میں داخل فرما دے اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ابن آدم! تجھ پر افسوس ہے' تجھے اپنے وعدوں کا بھی پاس نہیں' کیا تو نے مجھے عہد و پیمان نہیں دیئے کہ جو چیز تجھے مل چکی ہے تو اس کے علاوہ اور کچھ نہیں مانگے گا' وہ کہے گا اے میرے پروردگار! مجھے اپنی مخلوق میں سب سے بڑا بدبخت نہ بنا' اور وہ اسی طرح سوال کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کو ہنسی آ جائے گی اور جب اللہ تعالیٰ کو ہنسی ❽ آئے گی تو اس شخص کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت مل جائے گی' پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ خواہش کر' وہ خواہش کرے گا اور جب اس کی خواہشات ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو یہ اور یہ خواہش کر' اس کا پروردگار اس کو یاد دلانا شروع کر دے گا پھر جب اس کی خواہشات پوری ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ یہ سب کچھ اور اس کے علاوہ اس کے برابر تیرے لیے ہے۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ یہ اور اس کے مثل دس گنا تیرے لیے ہے۔ ❾ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی دوزخ کی پشت پر رکھا جائے گا جس کو لوگ پل صراط کہتے ہیں اور اہل حق نے اس کو ثابت کیا ہے اور سلف نے اس پر اجماع کیا ہے جیسے ہم نے ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث گذشتہ میں بیان کیا۔ ❷ یعنی پل سے گذرتے وقت بوجہ خوف اور ہول کے لیکن قیامت کے دن دوسرے اوقات میں تو لوگ باتیں کریں گے اور ایک دوسرے سے جھگڑیں گے اور ایک دوسرے کو ملامت کریں گے اور مرید اپنے مرشدوں سے لڑیں گے۔ ❸ سعدان ایک کانٹے دار سرخم جھاڑ ہے۔ ❹ حدیث باب میں اس طرح ہے **فَمِنْهُمْ مَنْ يُّوْبَقُ بِعَمَلِهٖ** اس کا ترجمہ یہی ہے جو بیان ہوا اور بعض نسخوں میں یوں ہے **فَمِنْهُمُ الْمُؤْمِنُ يَقِىْ بِعَمَلِهٖ** یعنی بعض ان میں سے مومن ہوں گے جو بچ جائیں گے اپنے عمل کے سبب سے اور بعض نسخوں میں ہے **الْمُوْبَقُ** یعنی بعملہ یعنی بعض ان میں جکڑا جائے گا اپنے عمل کی وجہ سے اور بعض نسخوں میں اس طرح ہے **فَمِنْهُمُ الْمُؤْمِنُ يَقِىْ بِعَمَلِهٖ** یعنی بعض ان میں سے مومن ہوں گے جو باقی رہ جائیں گے وہ دھڑ گھسیٹنے سے اپنے عمل کی وجہ سے امام نووی رحمہ اللہ نے کہا ہمارے شہر میں اکثر نسخوں میں ایسا ہی ہے۔ ❺ حدیث باب میں ((وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّخَرْدَلُ)) اس کا ترجمہ یہی ہے جو بیان ہوا اور بعض نسخوں میں ہے ((وَمِنْهُمُ الْمُجَازِىْ)) یعنی اور بعض ان میں سے بدلہ دیئے جائیں گے اپنے عمل کا اور بعض نسخوں میں ((مُجَرْدَلُ)) ہے یعنی بعض ان میں سے قریب ہلاکت کے ہو جائیں گے۔ ❻ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا ظاہر حدیث سے یہ بات نکلتی ہے کہ جہنم کی آگ سجدہ کے سات اعضاء کو نہ جلائے گی جن کو زمین پر لگا کر آدمی سجدہ کرتا ہے یعنی چہرہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں' ایسا ہی بعض علماء نے کہا ہے اور قاضی عیاض رحمہ اللہ نے اس کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ سجدہ کے نشان سے صرف پیشانی مراد ہے لیکن پہلا قول مختار ہے اور ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت گذشتہ سے معلوم ہوتا ہے کہ چہرہ کے سوا بالکل جل جائیں گے تو مطلب یہ ہے کہ یہ کچھ خاص لوگ ہوں گے ان کے علاوہ باقی تمام لوگوں کے سجدہ کے اعضا سالم رہیں گے بنظر عموم اس حدیث کے اور ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث خاص ہے ان لوگوں سے۔ ❼ سیلاب کے کوڑے کرکٹ میں جہاں پر پانی کوڑا کیچڑ اور مٹی بہا کر لاتا ہے وہاں دانہ خوب اگتا ہے اور جلد شاداب اور سرسبز ہو جاتا ہے اسی طرح وہ جہنمی بھی آب حیات ڈالتے ہی تازہ ہو جائیں گے اور ان سے جلنے کے نشانات بالکل جاتے رہیں گے۔

❽ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا اللہ تعالیٰ کی ہنسی سے اس کا راضی ہونا مقصود ہے اور اپنی نعمت کا ظاہر کرنا جبکہ یہ غلط ہے اور نووی رحمہ اللہ نے متاخرین متکلمین کی تقلید سے اس کو لکھ دیا ہے اصل یہ ہے کہ جیسے سمع اور بصر اور کلام وغیرہ اللہ سبحانہ کی صفات ہیں اور وہ محمول ہیں اپنے حقیقی معنوں پر اسی طرح ضحک یعنی ہنسنا بھی اس کی ایک صفت ہے اور جیسے اللہ تعالیٰ کا دیکھنا اور سننا اور بات کرنا مخلوق کے دیکھنے اور سننے اور بات کرنے کی طرح نہیں ہے ویسے ہی اس کا ہنسنا بھی مخلوق کے ہنسنے کی طرح نہیں ہے اور وہ پاک ہے اپنی ذات اور صفات میں مخلوق کی مشابہت سے یہی اعتقاد ہے صحابہ اور تابعین اور سلف ائمہ اور علماء کا۔ ❾ سبحان اللہ کیا کرم اور رحمت ہے اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں پر اگر وہ کرم نہ کرے تو اور کون کرے وہی مالک ہے وہی خالق ہے وہی رازق ہے۔

۵۵۸۲- (۱۷) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اٰخِرُ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ فَهُوَ يَمْشِىْ مَرَّةً وَيَكْبُوْ مَرَّةً وَتَسْفَعُهُ النَّارُ مَرَّةً فَاِذَا جَاوَزَهَا الْتَفَتَ اِلَيْهَا فَقَالَ تَبَارَكَ الَّذِىْ نَجَّانِىْ مِنْكِ لَقَدْ اَعْطَانِىَ اللّٰهُ شَيْئًا مَا اَعْطَاهُ اَحَدًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ فَتُرْفَعُ لَهٗ شَجَرَةٌ فَيَقُوْلُ اَىْ رَبِّ اَدْنِنِىْ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخری شخص جو کہ جنت میں داخل ہوگا وہ ایک مرتبہ چلے گا اور کبھی منہ کے بل گر پڑے گا اور کبھی آگ اس کو جھلسا ❶ دے گا' جب وہ آگ سے گذر جائے گا تو اس کی طرف متوجہ ہوگا اور کہے گا' با برکت ہے وہ ذات کہ جس نے مجھے تجھ سے نجات دی اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ چیز دی ہے جو پہلے اور بعد والوں میں کسی کو نہیں ❷ دی' اس کے لیے ایک درخت ظاہر کیا جائے گا ❸ وہ کہے گا اے میرے رب'

فَلِاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَاَشْرَبَ مِنْ مَّائِهَا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ يَا ابْنَ اٰدَمَ اَلَمْ تُعَاهِدْنِيْ اَنْ لَّا تَسْأَلَنِيْ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ لَعَلِّيْ اِنْ اَعْطَيْتُكَهَا سَأَلْتَنِيْ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ لَا يَارَبِّ فَيُعَاهِدُهٗ اَنْ لَّا يَسْئَالَهٗ غَيْرَهَا وَرَبُّهٗ يُعْذِرُهٗ لِاَنَّهٗ يَرٰى مَالَا صَبْرَ لَهٗ عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّائِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهٗ شَجَرَةٌ هِيَ اَحْسَنُ مِنَ الْاُوْلٰى فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ لِاَشْرَبَ مِنْ مَّائِهَا وَاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا لَا اَسْئَالُكَ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ يَاابْنَ اٰدَمَ اَلَمْ تُعَاهِدْنِيْ اَنْ لَّاتَسْئَالَنِيْ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ لَعَلِّيْ اِنْ اَدْنَيْتُكَ مِنْهَا تَسْأَلُنِيْ غَيْرَهَا فَيُعَاهِدُهٗ اَنْ لَا يَسْأَلَهٗ غَيْرَهَا وَرَبُّهٗ يُعْذِرُهٗ لِاَنَّهٗ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهٗ عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّائِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهٗ شَجَرَةٌ عِنْدَبَابِ الْجَنَّةِ هِيَ اَحْسَنُ مِنَ الْاُوْلَيَيْنِ فَيَقُوْلُ رَبِّ اَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهٖ فَلِاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَاَشْرَبَ مِنْ مَّائِهَا لَااَسْئَلُكَ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ يَاابْنَ اٰدَمَ اَلَمْ تُعَاهِدْنِيْ اَنْ لَّاتَسْئَالَنِيْ غَيْرَهَاقَالَ بَلٰى يَارَبِّ هٰذِهٖ لَا اَسْئَالُكَ غَيْرَهَا وَرَبُّهٗ يُعْذِرُهٗ لِاَنَّهٗ يَرٰى مَالَا صَبْرَ لَهٗ عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهَافَاِذَااَدْنَاهُ مِنْهَا سَمِعَ اَصْوَاتَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اَدْخِلْنِيْهَا فَيَقُوْلُ يَاابْنَ اٰدَمَ مَا يَصْرِيْنِيْ مِنْكَ اَيُرْضِيْكَ اَنْ اُعْطِيَكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا قَالَ اَيْ رَبِّ اَتَسْتَهْزِئُ مِنِّيْ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اَلَاتَسْاَلُوْنِّيْ مِمَّ اَضْحَكُ فَقَالُوْا مِمَّ تَضْحَكُ فَقَالَ هٰكَذَا

مجھے اس درخت کے نزدیک کر دے تا کہ میں اس کے سائے سے فائدہ اٹھاؤں اور اس کا پانی پیوں' اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ابن آدم! ہوسکتا ہے کہ میں تجھے یہ دے دوں تو تو اس کے علاوہ اور کچھ مانگے؟ وہ کہے گا اے میرے پروردگار! اس کے علاوہ میں کچھ نہیں مانگوں گا' اللہ تعالیٰ اس کو معذور سمجھے ❹ گا' کیونکہ وہ ایسی چیز دیکھ رہا ہے جس پر وہ صبر نہیں کر سکتا اللہ تعالیٰ اس کو درخت کے قریب کر دے گا' وہ اس کے سایہ میں بیٹھے گا' اس سے پانی پئے گا' پھر اس کے لیے پہلے درخت سے بھی خوبصورت ❺ ایک درخت ظاہر کیا جائے گا تو وہ کہے گا اے میرے پروردگار! مجھے اس درخت کے قریب کر دے تا کہ میں اس کا پانی پیوں اور اس کے سایہ سے فائدہ اٹھاؤں اور اس کے علاوہ کچھ نہیں مانگوں گا' اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ابن آدم! کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا تھا کہ تو اس کے علاوہ مجھ سے اور کچھ نہیں مانگے گا' اللہ تعالیٰ اس کو معذور سمجھے گا کیونکہ وہ ایسی چیز دیکھ رہا ہے جس پر وہ صبر نہیں کر سکتا' اللہ تعالیٰ اس کو اس درخت کے قریب کر دے گا' وہ اس کے سایہ میں بیٹھے گا اور اس کا پانی پئے گا پھر پہلے دو درختوں سے ایک اور خوبصورت درخت اس کے لیے ظاہر کیا جائے گا' تو وہ کہے گا اے میرے پروردگار! مجھے اس درخت کے قریب کر دے تا کہ میں اس کے سایہ میں بیٹھوں اور اس کا پانی پیوں' میں تجھ سے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں مانگوں گا' اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ابن آدم! کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا تھا کہ تو اس کے علاوہ اور کچھ نہیں مانگے گا' وہ کہے گا کیوں نہیں اے میرے پروردگار! میں اس کے علاوہ اور کچھ نہیں مانگوں گا اللہ تعالیٰ اس کو معذور سمجھے گا کیونکہ وہ ایسی چیز دیکھ رہا ہے جس پر وہ صبر نہیں کر سکے گا ❻ اللہ تعالیٰ اس کو اس درخت کے قریب کر دے گا اور جب وہ اس کے قریب ہو جائے گا تو جنت والوں کی آوازیں سنے گا اور کہے گا اے میرے پروردگار! مجھے جنت میں داخل فرما دے' اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ابن آدم! کونسی چیز تجھ سے میرا ❼ پیچھا چھڑائے گا تو اس بات پر راضی ہے

ضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالُوْا مِمَّ تَضْحَكُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ((مِنْ ضِحْكِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ حِيْنَ قَالَ اَتَسْتَهْزِئُ مِنِّيْ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَا اَسْتَهْزِئُ مِنْكَ وَلٰكِنِّيْ عَلٰى مَا اَشَآءُ قَدِيْرٌ۔)) (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم (۳۱۰۔۱۸۷) والدارمی حدیث رقم ۲۷۷۷ واحمد فی المسند ۱/ ۴۱۱)

کہ میں تجھے دنیا کے برابر اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور دے دوں' وہ کہے گا اے میرے پروردگار! کیا تو مجھ سے مذاق کر رہا ہے جبکہ تو رب العالمین ہے۔اس کے بعد سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہنس پڑے اور کہا تم مجھ سے پوچھتے نہیں کہ میں کیوں ہنسا ہوں؟ لوگوں نے کہا آپ کیوں ہنسے؟ تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح ہنسے تھے' صحابہ رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ کس وجہ سے ہنسے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ رب العالمین ❽ کے ہنسنے کی وجہ سے جبکہ اس شخص نے کہا تھا کیا تو میرے ساتھ مذاق کرتا ہے جبکہ تو رب العالمین ہے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں تجھ ❾ سے مذاق نہیں کر رہا لیکن میں ❿ جو چاہوں (کروں) اس پر قدرت رکھنے والا ہوں۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ جھلسا دے گی اس طرح کہ پہنچے گی گرمی آگ کی اس کو پس ظاہر ہوگا اثر اس کا اس میں اور اس کے چمڑے کا رنگ متغیر ہوگا۔ ❷ نہیں دی کسی کو' بہ سبب نہایت خوشی کے قسم اٹھائے گا کیونکہ وہ دوزخ سے نکلنے کو بڑی نعمت سمجھے گا۔ ❸ ظاہر کیا جائے گا یعنی اس کو دکھلائی دے گا۔ ❹ اس لیے الخ یعنی انسان بے صبر ہے وہ جب تکلیف میں مبتلا ہو اور عیش کی بات دیکھے تو بے اختیار اس کی خواہش کرتا ہے۔ ❺ وہ پہلے درخت سے بہتر ہوگا الخ یعنی اس لیے کہ چاہے گا اس کے لیے ترقی ادنیٰ سے طرف اعلیٰ کے۔ ❻ پس نزدیک کرے گا الخ حاصل یہ کہ ہر بار درخت دکھائیں گے بہتر پہلے سے اور وہ طلب کرے گا قرب اس کا اور وہ عہد کرے گا کہ میں اور نہیں مانگوں گا اور ہر بار عہد شکنی کرے گا اور جب اللہ تعالیٰ اس کی بے صبری دیکھے گا تو اس کو معذور رکھے گا۔

❼ کون سی چیز تجھ سے میرا پیچھا چھڑائے یعنی تیری خواہش کب موقوف ہوگی اور یہ بار بار سوال کرنا کب بند ہوگا۔

❽ بسبب ہنسنے پروردگار عالمین کے یعنی اس کی نادانی پر اور ابھی گذرا کہ ضحک یعنی ہنسنا بھی اللہ عزوجل کی ایک صفت ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا سننا اور دیکھنا اور بات کرنا مخلوق کے دیکھنے' سننے اور بات کرنے کی طرح نہیں اور وہ پاک ہے اپنی ذات اور صفات میں مخلوق کے مشابہت سے' ایسے ہی اس کا ہنسنا بھی ہے اور یہی اعتقاد ہے صحابہ' تابعین' سلف آئمہ اور علماء کا جیسے کئی بار گذرا۔ ❾ میں تجھ سے مذاق نہیں کر رہا' کیونکہ یہ میرے لائق نہیں وہ تو بندوں کے لائق ہے۔ ❿ میں اس چیز پر کہ چاہتا ہوں قادر ہوں پھر دنیا سے ڈبل یا دنیا کے مقابلہ میں دس گنا دینا کونسا مشکل کام ہے' جس پر تو نے تعجب کیا اور اس کو مذاق سمجھا وہ اللہ کریم ایسا قادر مطلق ہے کہ لاکھوں کروڑوں دنیا اس دنیا کے مثل ایک دم میں بنا سکتا ہے بلکہ اب ہزاروں لاکھوں دنیا ہماری زمین کے برابر اور اس سے لاکھوں حصے بڑے اس کی سلطنت میں موجود ہیں یہ حدیث اگرچہ اہل جنت کے حال میں آئی ہے لیکن دنیا میں اس حدیث پر غور کرنے سے بڑے بڑے فائدے حاصل ہو سکتے ہیں ان میں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ طمع اور حرص اور بے صبری کی کوئی انتہا نہیں اگر خزانہ قارون بھی انسان کو مل جائے اور ہفت کشور کی سلطنت بھی پالے تو تب بھی اس سے زیادہ کی حرص رہے گی اس لیے انسان کو لازم ہے کہ اول ہی سے طمع اور حرص کی جڑ کاٹ دیوے اور جس قدر اللہ تعالیٰ عنایت کرے اسی کو بہت خیال کر کے اس میں خوش اور خرم رہے ورنہ مفت میں زندگی برباد ہوگی اور ساری عمر رنج اور تکلیف میں گرفتار رہے گا۔

۵۵۸۳- (۱۸) وَفِیْ رِوَایَةٍ لَّهٗ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ نَحْوَهٗ اَنَّهٗ لَمْ یَذْکُرْ ((فَیَقُوْلُ یَا ابْنَ اٰدَمَ مَایَصْرِیْنِیْ مِنْكَ)) اِلٰی اٰخِرِ الْحَدِیْثِ وَزَادَ فِیْهِ ((وَیُذَکِّرُهُ اللّٰهُ سَلْ کَذَا وَکَذَا حَتّٰی اِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْاَمَانِیُّ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی هُوَ لَكَ وَعَشْرَةُ اَمْثَالِهٖ)) قَالَ ((ثُمَّ یَدْخُلُ بَیْتَهٗ فَتَدْخُلُ عَلَیْهِ زَوْجَتَاهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ یَقُوْلَانِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَاكَ لَنَا وَاَحْیَانَا لَكَ)) قَالَ ((فَیَقُوْلُ مَا اُعْطِیَ اَحَدٌ مِّثْلَ مَا اُعْطِیْتُ۔))

(مسلم حدیث رقم ۳۱۱-۱۸۸)

مسلم کی ایک روایت میں سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اس کی طرح ہے مگر انہوں نے یہ عبارت فَیَقُوْلُ یَا ابْنَ اٰدَمَ مَایَصْرِیْنِیْ مِنْكَ آخر حدیث تک ذکر نہیں کی اور زیادہ کیا ہے اس روایت میں یہ اور اللہ تعالیٰ اس بندے کو یاد دلائے گا کہ مانگ اس طرح اور اس طرح یہاں تک کہ جب اس کی تمام خواہشات پوری ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا جو کچھ تو نے خواہش کی وہ تیرے لیے ہے اور اس کے علاوہ دس گنا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر وہ اپنے گھر (بہشت) میں داخل ہوگا ❶ پس آئیں گی اس کے پاس اس کی دو بیویاں حور عین سے اور وہ کہیں گی سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے تجھے ہمارے لیے پیدا کیا اور ہم کو تیرے لیے پیدا کیا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس کہے گا وہ بندہ کہ نہیں دیا گیا کوئی مانند اس چیز کے جو کہ میں دیا گیا ہوں۔

فوائد الحدیث: ❶ بہشت میں۔

۵۵۸٤- (۱۹) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((لَیُصِیْبَنَّ اَقْوَامًا سَفْعٌ مِّنَ النَّارِ بِذُنُوْبٍ اَصَابُوْهَا عُقُوْبَةً ثُمَّ یُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِهٖ وَرَحْمَتِهٖ فَیُقَالُ لَهُمُ الْجَهَنَّمِیُّوْنَ۔)) (رواه البخاری)

(البخاری حدیث رقم ٦٥٥٩ وابن ماجه حدیث رقم ٤٣١٥ واحمد فی المسند ٣/ ١٣٣)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمانوں کے بہت سے گروہوں کو گناہوں کی وجہ سے سزا کے طور پر آگ لازمی پہنچے گی' پھر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل اور اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرمائے گا ان لوگوں کو جہنمی کہا جائے گا۔'' (بخاری)

۵۵۸۵- (۲۰) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((یَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ فَیَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَیُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِیِّیْنَ۔)) (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ) وَفِیْ رِوَایَةٍ ((یَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنْ اُمَّتِیْ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِیْ یُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِیِّیْنَ۔)) (البخاری حدیث رقم ٦٥٦٦ والترمذی حدیث رقم ٢٦٠٠ وابن ماجه حدیث رقم ٤٣١٥)

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے ایک قوم آگ سے نکالی جائے گی اور بہشت میں داخل کی جائے گی اور ان کا نام جہنمی رکھا جائے گا۔ اس کو بخاری نے روایت کیا۔ اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ میری امت میں سے ایک جماعت دوزخ سے میری شفاعت کی وجہ سے نکالی جائے گی' ان کا نام ❶ جہنمی رکھا جائے گا۔

فوائد الحدیث: ❶ انکا نام جہنمی رکھا جائے گا' نوادرالاصول میں روایت ہے کہ یہ لوگ جناب الٰہی میں عرض کریں گے کہ الٰہی! جیسے تو نے اپنے کرم سے ہم کو دوزخ سے نکالا ویسے ہی یہ لقب بھی دور کر دے تو حق تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجے گا وہ ان کے ماتھوں سے اس لقب کو مٹا ڈالے گا اور باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان بدکار ہمیشہ دوزخ میں نہ رہیں گے ایمان کی برکت سے آخر کار نجات پائیں گے۔

٥٥٨٦- (٢١) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنْهَا وَاٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَاْتِيْهَا فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهَا مَلْاٰى فَيَقُوْلُ يَارَبِّ وَجَدْتُّهَا مَلْاٰى فَيَقُوْلُ اِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَاِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشْرَةَ اَمْثَالِهَا فَيَقُوْلُ اَتَسْخَرُمِنِّيْ اَوْتَضْحَكُ مِنِّيْ وَاَنْتَ الْمَلِكُ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ وَكَانَ يُقَالُ ذَالِكَ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً.)) (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٦٥٧١ ومسلم حدیث رقم (٣٠٨- ١٨٦) والترمذی حدیث رقم ٢٥٩٥)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ میں دوزخ سے نکلنے والے آخری آدمی اور جنت میں داخل ہونے والے آخری آدمی کو جانتا ہوں ایک شخص دوزخ سے گھٹنوں کے بل چلتا ہوا نکلے گا' اللہ تعالیٰ اسے فرمائیں گے کہ جا اور جنت میں داخل ہو جا وہ جنت میں داخل ہو گا تو اسے ایسا لگے گا جیسا کہ جنت بھری ہوئی ہے' وہ کہے گا اے میرے پروردگار! میں نے اسے لوگوں سے بھرا ہوا پایا ہے' اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جا اور جنت میں داخل ہو جا تیرے لیے دنیا کے برابر اور اس کے علاوہ دس گنا اور بھی' تو وہ کہے گا اے اللہ! کیا تو میرے ساتھ مذاق کرتا ہے یا تو مجھ پر ہنستا ہے حالانکہ تو بادشاہ ہے میں ❶ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اس بات پر ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کی ڈاڑھیں ظاہر ہو گئیں اور کہا جاتا تھا کہ یہ شخص ❷ ادنیٰ جنت والوں میں سے ہوگا۔ (بخاری' مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ ❷ یعنی جب ادنیٰ بہشتی کا یہ رتبہ ہے کہ اس جہان کا دس گنا اس کا مکان ہو گا تو پھر عمدہ مرتبہ والوں کے مکانات اللہ جانے کتنے بڑے اور کیسے ہوں گے اور یہ جو فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے یہاں تک کہ ظاہر ہوئیں آپ کی ڈاڑھیں۔ ترجمہ ہے نواجذ کا حدیث میں نواجذ کا لفظ ہے اور نواجذ ان دانتوں کو کہتے ہیں جو سب کے آخر میں نکلتے ہیں جن کو عوام عقل کے دانت کہتے ہیں اور یہ دانت اسی وقت نکلتے ہیں جب آدمی زور سے ہنسے اور سخر اور ضحک میں راوی کو شک ہے اور ضحک کا لفظ دوسری روایت میں بھی آیا ہے اور وہ عیب نہیں ہے نہ نقص پھر ضحک اللہ تعالیٰ کی صفت ہونے میں کوئی مانع نہیں ہے اور وہ دوسری صفات الٰہی کی طرح مخلوقات کی صفات کے مشابہ نہیں۔

٥٥٨٧- (٢٢) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا اَلْجَنَّةَ وَاٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنْهَا رَجُلٌ يُؤْتٰى بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ اَعْرِضُوْا عَلَيْهِ صِغَارَ ذُنُوْبِهٖ وَارْفَعُوْا عَنْهُ

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ میں جنت میں داخل ہونے والے آخری آدمی اور دوزخ سے نکلنے والے آخری آدمی کو جانتا ہوں' ایک شخص کو قیامت کے دن لایا جائے گا اور کہا جائے گا کہ اس کے

كِبَارَهَا فَتُعْرَضُ عَلَيْهِ صِغَارُ ذُنُوْبِهٖ فَيُقَالُ عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّنْكِرَ وَهُوَمُشْفِقٌ مِنْ كِبَارِ ذُنُوْبِهٖ اَنْ تُعْرَضَ عَلَيْهِ فَيُقَالُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً فَيَقُوْلُ رَبِّ قَدْ عَمِلْتُ اَشْيَاءَ لَا اَرٰهَا هٰهُنَا وَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ۔)) (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم ٣١٤-١٩٠ والترمذی حديث رقم ٢٥٩٦)

چھوٹے گناہ پیش کرو اور بڑے گناہوں کو اٹھائے رکھو' تو اس کے چھوٹے گناہ اس کے سامنے لائے جائیں گے پھر اس سے کہا جائے گا ❶ کیا تو نے اس دن اور اس دن' ایسا ❷ اور ایسا کام کیا؟ ❸ وہ کہے گا کہ ہاں' وہ انکار ہمت نہیں کر سکے گا' وہ اپنے بڑے گناہوں سے ڈر رہا ہوگا ❹ کہ کہیں وہ اس پر پیش نہ کر دیئے جائیں اس کو کہا جائے گا کہ تیرے لیے ❺ ہر گناہ کے بدلہ میں نیکی ہے' وہ کہے گا اے میرے پروردگار! تحقیق میں نے کچھ اپنے کام ❻ بھی کیے ہیں جو میں یہاں ❼ نہیں دیکھ رہا' سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ہنستے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ آپ کی ڈاڑھیں ظاہر ہوگئیں۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی فلاں وقت۔ ❷ یعنی برے اعمال میں سے۔ ❸ یعنی ترک طاعات میں سے۔
❹ یعنی اس لیے کہ اس پر بہت ہی بڑا عذاب ہوگا۔ ❺ یہ اس کے لئے از راہ فضل و کرم کے رب الارباب کی طرف سے تبدیلی ہوگی۔
❻ یعنی گناہ کبیرہ۔ ❼ یعنی نامہ اعمال میں۔

٥٥٨٨- (٢٣) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ اَرْبَعَةٌ فَيُعْرَضُوْنَ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِمْ اِلَى النَّارِ فَيَلْتَفِتُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ لَقَدْ كُنْتُ اَرْجُوْ اِذْ اَخْرَجْتَنِيْ مِنْهَا اَنْ لَّا تُعِيْدَنِيْ فِيْهَا قَالَ ((فَيُنْجِيْهِ اللّٰهُ مِنْهَا۔)) (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم ٣٢١-١٩٢ واحمد فی المسند ٣/ ٢٨٥)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہنم میں سے چار آدمی نکالے جائیں گے ان کو اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جائے گا پھر ان کے لیے دوزخ میں جانے کا حکم کیا جائے گا تو ان میں ❶ سے ایک شخص اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھے گا اور کہے گا اے میرے پروردگار! میں تو یہ امید لگائے ہوئے تھا کہ جب تو ایک مرتبہ مجھے اس سے نکالے گا تو پھر دوبارہ مجھے اس میں داخل نہیں فرمائے گا' آپ نے فرمایا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس سے نجات دے دے گا۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ پس کہے گا الخ یہ نکالنا اور پھر بھیجنا اور نجات دینا واسطے اظہار امتحان اور ان پر احسان رکھنا ہے' اور بیان کیا حال ایک کا اور چھوڑ دیا بیان باقیوں کا اس لیے کہ اسی قیاس پر ان کا بھی معلوم کیا جاتا ہے کہ وہ بھی نجات پائیں گے۔

٥٥٨٩- (٢٤) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُخْلَصُ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ فَيُحْبَسُوْنَ عَلٰى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقْتَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِّنْ

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کچھ مومنوں کو دوزخ سے نکالا جائے گا اور ان کو جنت اور دوزخ کے درمیان ایک پل پر روکا جائے گا' تو ان سے

بَعْضٍ مَظَالِمَ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا هُذِّبُوْا وَنُقُّوْا أُذِنَ لَهُمْ فِيْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَأَحَدُهُمْ أَهْدٰى بِمَنْزِلِهِ فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهِ كَانَ لَهُ فِي الدُّنْيَا۔ (رواه البخاري) (البخاري حديث رقم ٦٥٣٥ واحمد في المسند ٣/ ١٣)

ایک دوسرے کو دنیاوی مظالم کا بدلہ دلایا جائے گا' یہاں ❶ تک کہ وہ پاک صاف کر دیئے جائیں گے' ان کو جنت میں داخلہ کی اجازت مل جائے گی' اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' ان میں سے ہر ایک جنت میں اپنے مکان کو خوب پہچانتا ہوگا جس طرح کہ وہ دنیا میں اپنے مکان کو پہچانتا تھا۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یہاں تک کہ جب پاک صاف کئے جائیں گے الخ اس حدیث میں وہ ایماندار مراد ہیں جو دوزخ پر سے ہو کر نکلے مگر اور حقوق العباد کے سبب سے درمیان میں روکے گئے پھر جب عذاب اور عتاب سے حق تلفی اور ظلموں کا بدلہ پائیں گے اور حق دار راضی ہوں گے تب بہشت میں داخل ہوں گے۔

٥٥٩٠- (٢٥) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ الْجَنَّةَ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ لَوْ أَسَاءَ، لِيَزْدَادَ شُكْرًا وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ أَحْسَنَ، لِيَكُوْنَ عَلَيْهِ حَسْرَةً۔)) (رواه البخاري) (البخاري حديث رقم ٦٥٦٩ واحمد في المسند ٢/ ٥٤١)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جنت میں کوئی شخص بھی داخل نہیں ❶ ہوگا مگر یہ کہ اس کو جہنم والا اس کا ٹھکانہ دکھایا جائے گا' اگر وہ برائی کرتا تو اس میں داخل کیا جاتا تا کہ وہ زیادہ شکر ادا کرے اور کوئی جہنم میں داخل نہیں کیا جائے گا مگر یہ کہ اس کو جنت والا ٹھکانا دکھایا جائے گا اگر وہ نیکی کرتا تو اس میں داخل کیا جاتا تا کہ وہ اس کی حسرت بڑھ جائے۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ داخل نہیں ہوگا الخ یعنی جنت کو دوزخ والوں کو دکھلائیں گے کہ اگر تو برائی کرتا تو دوزخ کے فلاں مقام میں رہتا تو وہ زیادہ تر شکر ادا کرے گا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے مجھ کو ایسی بلا سے بچایا اور دوزخی کو بہشت دکھلائیں گے کہ اگر تو نیکی کرتا تو فلاں مقام میں رہتا' تو اس کو افسوس پر افسوس ہوگا۔

٥٥٩١- (٢٦) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ وَأَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ جِيْئَ بِالْمَوْتِ حَتّٰى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يُذْبَحُ ثُمَّ يُنَادِيْ مُنَادٍ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَيَزْدَادُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا إِلٰى فَرَحِهِمْ وَيَزْدَادُ أَهْلُ النَّارِ حُزْنًا إِلٰى حُزْنِهِمْ۔)) (متفق عليه) (البخاري حديث رقم ٦٥٤٨ ومسلم حديث رقم (٤٣۔ ٢٨٥٠) والترمذي حديث رقم ٢٥٥٧ وابن

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس وقت کہ بہشتی بہشت میں جائیں گے اور دوزخی دوزخ میں جائیں گے تو موت لائی جائے گی یہاں تک کہ وہ بہشت اور دوزخ کے درمیان رکھی جائے گی پھر ذبح کی جائے گی پھر پکارنے والا پکارے گا اے بہشت والو! ❶ آج کے بعد موت نہیں ہے اور اے دوزخیو! آج کے بعد موت نہیں ہے تو اہل جنت کی خوشی بڑھ جائے گی اور اہل جہنم کا غم بڑھ جائے گا۔ (بخاری' مسلم)

ماجه حديث رقم ٤٣٢٧ واحمد في المسند ٢ / ١١٨)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنت اور دوزخ والوں کو کبھی فنا نہیں جو جہاں رہا سو رہا لیکن یہ آواز مسلمان گنہگاروں کے دوزخ سے نکلنے کے بعد ہوگی تا کہ اہل جنت بلا خوف وخطر چین سے رہیں اور دوزخی آس توڑیں' الٰہی! تیرے غضب سے پناہ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ (دوسری فصل)

٥٥٩٢ - (٢٧) عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((حَوْضِي مِنْ عَدَنٍ إِلَى عَمَّانَ الْبَلْقَاءِ مَاءُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَكْوَابُهُ عَدَدُ نُجُومِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا أَوَّلُ النَّاسِ وُرُوْدًا فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ الشُّعْثُ رُءُوْسًا الدُّنْسُ ثِيَابًا الَّذِيْنَ لَا يَنْكِحُوْنَ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَلَا يُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ.)) (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) (الترمذى حديث رقم ٢٤٤٤ وابن ماجه حديث رقم ٤٣٠٣ واحمد في المسند ٥/ ٢٧٥)

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میرے حوض کی مسافت عدن سے بلقاء کی مسافت ❶ جتنی ہے' اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اس کے آبخورے (گلاس وغیرہ) آسمان کے ستاروں کی تعداد جتنے ہیں' جس نے ایک مرتبہ بھی اس سے پی لیا وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا' سب سے پہلے فقراء اور مہاجرین حوض کے پاس آئیں گے جن کے سروں کے بال پراگندہ اور کپڑے ایسے میلے کچیلے کہ جو ناز ونعم میں پلی ہوئی عورتوں سے نکاح نہیں کر سکتے اور ان کے لئے دروازے نہیں ❷ کھولے جاتے۔'' (احمد، ترمذی، ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ عدن عین اور دال کی زبر کے ساتھ' یمن کے شہروں میں سے ایک شہر کا نام ہے' قریب دریا ہند کے اور عمان ساتھ پیش عین مہملہ اور تشدید میم کے اور بلقاء زبر ب اور جزم لام اور قاف ممدودہ سے شہر ہے شام میں اور عمان موضع ہے اس میں اور معنی یہ ہیں کہ مقدار وسعت میرے حوض کی اتنی ہے جتنی ان دو شہروں کے درمیان مسافت ہے اور حوض کی مقدار میں جو مختلف احادیث آئی ہیں کسی میں مابین ایلہ اور صنعاء مذکور ہے اور کسی میں دو ماہ کی مسافت مذکور ہے وغیرہ وغیرہ تو مقصود ان تمام سے کثرت طول وعرض کو واضح کرنا ہے نہ کہ تعیین قدر بعینہٖ' پس حدیث ہر مقام میں موافق سمجھانے سامع کے وارد ہوئی ہے۔

❷ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ یہ حدیث سن کر روئے یہاں تک کہ ان کی ڈاڑھی تر ہوگئی' پھر کہا میں نے تو عمدہ عورتوں سے نکاح کیا اور میرے لئے دروازے بھی کھلے اب میں یہ ضرور کروں گا کہ جو کپڑا پہنوں اس کو نہ دھوؤں گا یہاں تک کہ وہ میلا ہو جائے اور اپنے سر میں تیل نہ ڈالوں گا یہاں تک کہ وہ پراگندا ہو جائے (اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا) تا کہ میں بھی حوض کوثر سے پینے کا مستحق ہو جاؤں' سبحان اللہ! پہلے لوگ حدیث کے کیسے دیوانے تھے کہ سنتے ہی اس پر عمل کرنے کا قصد کیا' حالانکہ خلیفہ اور بادشاہ وقت تھے اس سے عمر بن عبدالعزیز کی بڑی فضیلت معلوم ہوئی تمام سلاطین بنی امیہ میں ایک یہی عادل اور حق پرست تھے۔

٥٥٩٣ - (٢٨) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ ((مَا أَنْتُمْ جُزْءٌ

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور ہم ایک مقام پر اترے' آپ نے فرمایا جو لوگ

مِنْ مِائَةِ اَلْفِ جُزْءٍ مِمَّنْ يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ)) قِيلَ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ ((سَبْعُ مِائَةٍ اَوْ ثَمَانَ مِائَةٍ۔)) (رواه ابوداوٗد) (ابوداؤد حديث رقم ٤٧٤٦ واحمد في المسند ٤/ ٣٥٩)

میرے حوض کوثر پر میرے پاس آئیں گے تم ان لوگوں کے مقابلہ میں ایک بٹہ لاکھ بھی نہیں ❶ ہو' سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا اس دن آپ لوگ کتنی تعداد میں تھے' کہا کہ ہم سات یا آٹھ سو تھے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نہیں ہو تم الخ اس سے مراد معین حد نہیں بلکہ اس سے کثرت مراد ہے۔

٥٥٩٤- (٢٩) وَعَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا وَاِنَّهُمْ لَيَتَبَاهَوْنَ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ وَارِدَةً وَاِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ وَارِدَةً۔)) (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ (الترمذي حديث رقم ٢٤٤٣)

سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر نبی کے لیے ❶ حوض ہے اور انبیاء علیہم السلام البتہ آپس میں فخر کریں گے کہ کونسا ان میں سے از روئے امت کے کہ جو حوض پہ بہت زیادہ آئیں گے اور جبکہ مجھے امید ہے کہ میرے حوض پر آنے والے سب سے زیادہ ہوں گے۔'' (ترمذی) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کے شواہد موجود ہیں جو اسے صحیح کے درجات تک لے جاتے ہیں۔

فوائد الحدیث: ❶ ہر نبی کے لیے حوض ہے یعنی اس کی امت اس کے حوض سے پیئے گی۔

٥٥٩٥- (٣٠) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ يَّشْفَعَ لِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ ((اَنَا فَاعِلٌ)) قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيْنَ اَطْلُبُكَ قَالَ ((اُطْلُبْنِيْ اَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِيْ عَلَى الصِّرَاطِ)) قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ قَالَ ((فَاطْلُبْنِيْ عِنْدَ الْمِيْزَانِ)) قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيْزَانِ قَالَ ((فَاطْلُبْنِيْ عِنْدَ الْحَوْضِ فَاِنِّيْ لَا اُخْطِئُ هٰذِهِ الثَّلٰثَ الْمَوَاطِنَ۔)) (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) (الترمذي حديث رقم ٢٤٣٣ واحمد في المسند ٣/ ١٧٨)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ ❶ قیامت کے دن آپ میری شفاعت فرمائیں تو آپ نے فرمایا: ''کہ میں شفاعت کروں گا' میں نے کہا' اے اللہ کے رسول! میں آپ کو کہاں تلاش کروں؟ آپ نے فرمایا سب سے پہلے پل صراط پر تلاش کرنا' میں نے کہا پس اگر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پل صراط پر نہ پاؤں تو آپ نے فرمایا اگر میں وہاں نہ ملوں تو پھر میزان کے پاس تلاش کرنا' میں نے کہا اگر آپ میزان کے پاس نہ ہوں تو پھر؟ آپ نے فرمایا حوض کے پاس مجھے تلاش کرنا' ان تین مقامات کو میں چھوڑنے والا نہیں۔ ❷ (ترمذی) اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی شفاعت خاص نہ کہ شفاعت عامہ۔ ❷ یعنی کبھی یہاں اور کبھی وہاں اس حدیث اور ام المؤمنین سیدہ

عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں جو کہ باب الحساب کی دوسری فصل میں گذری ہے کہ ان تین مقامات میں کسی کو یاد نہیں کروں گا مطابقت یہ ہے کہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث غائبین پر محمول ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو غائبین میں ان مقامات میں یاد نہیں کریں گے اور یہ حدیث ان پر محمول ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے حاضر ہوں گے تو آپ ان کی شفاعت کریں گے۔

٥٥٩٦- (٣١) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ قِيْلَ لَهُ مَا الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ قَالَ ((ذٰلِكَ يَوْمٌ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى كُرْسِيِّهٖ فَيَاطُّ كَمَا يَاطُّ الرَّحْلُ الْجَدِيْدُ مِنْ تَضَايُقِهٖ وَهُوَ كَسَعَةِ مَابَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَيُجَآءُ بِكُمْ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا فَيَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يُّكْسٰى اِبْرَاهِيْمُ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿اُكْسُوْا خَلِيْلِيْ فَيُؤْتٰى بِرِيْطَتَيْنِ بَيْضَاوَيْنِ مِنْ رِيَاطِ الْجَنَّةِ ثُمَّ اُكْسٰى عَلٰى اَثَرِهٖ ثُمَّ اَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ اللّٰهِ مَقَامًا يَغْبِطُنِيَ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ۔﴾ (رواه الدارمی)

(الدارمی حدیث رقم ٢٨٠٠)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا مقام محمود کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''یہ وہ ❶ دن ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کرسی پر نزول فرمائے گا پس کرسی آواز کرے گی جیسے کہ نئے چمڑے کی زین تنگی کی وجہ سے آواز کرتی ہے' اس کرسی کی فراخی زمین وآسمان کے برابر ہے اور تم کو ننگے پاؤں اور ننگے بدن اور بے ختنہ لایا جائے گا پہلا شخص کہ جس کو لباس پہنایا جائے گا ابراہیم علیہ السلام ہوں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا ❷ میرے دوست کو پہناؤ پس دو چادریں نرم کتان سفید کی بہشت کی چادروں میں سے لائی جائیں گی پھر ان کے بعد میں پہنایا جاؤں گا پھر میں اللہ تعالیٰ کے دائیں طرف کھڑا ہوں گا مجھ پر پہلے اور پچھلے لوگ رشک کریں گے۔ (دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی وہ دن کہ جس دن میں اس مقام محمود میں پہنچوں گا' اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کے نزول کا بیان ہے اور مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ کا بیٹھنا ہے جمیع صفات الٰہی میں کیفیت' تشبیہ اور تمثیل کی نفی ضرور ہے اور ثبوت اصلی صفات کا ضرور ہے اور یہی منطوق ہے کتاب وسنت کا اور اسی پر اجماع کیا ہے قرون ثلاثہ مشہور نے اور انکار اس خوف سے کہ اس میں تشبیہ لازم آتی ہے محض خیال باطل اور عقیدہ فاسد ہے اور کمال سوءظن ہے کتاب وسنت سے اور بدگمانی ہے شارع علیہ السلام اور صحابہ وتابعین واکابر محدثین کے ساتھ اور الزام لگانا ہے اس کی معرفت اور بیان پر۔ ❷ اللہ تعالیٰ فرمائے گا یعنی فرشتوں کو۔

٥٥٩٧- (٣٢) وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((شِعَارُ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَى الصِّرَاطِ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ۔)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

(الترمذی حدیث رقم ٤٢٣٢)

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن پل صراط پر مومنوں کی علامت (یہ کلمہ ہوگا) اے رب میرے! سلامت رکھ، سلامت رکھ۔'' (ترمذی) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

٥٥٩٨- (٣٣) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((شَفَاعَتِيْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِيْ۔))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت میں سے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لیے ❶ میری

(رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ) (ابوداوٗد حديث رقم ٤٧٣٩ والترمذی حديث رقم ٢٤٣٥ واحمد فی المسند ٣/ ٢١٣)

شفاعت ثابت ہے۔" (ترمذی، ابوداوٗد)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لیے الخ کیوں کہ صغائر تو وضو اور نماز سے روزانہ معاف ہو جاتے ہیں اور یہ شفاعت مغفرت کبیرہ ذنوب کے لیے ہوگی لیکن ترقی درجات کے لیے تمام صلحاء اور اولیاء کے لیے بھی ہوگی۔

٥٥٩٩- (٣٤) وَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ جَابِرٍ۔ (ابن ماجة حديث رقم ٤٣١٠)

اس کو ابن ماجہ نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٥٦٠٠- (٣٥) وَ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَتَانِيْ اٰتٍ مِّنْ عِنْدِ رَبِّيْ فَخَيَّرَنِيْ بَيْنَ اَنْ يَّدْخُلَ نِصْفُ اُمَّتِي الْجَنَّةَ وَ بَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ وَ هِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا۔)) (رواه الترمذی و ابن ماجة) (الترمذی حديث رقم ٢٤٤١ وابن ماجة حديث رقم ٤٣١١ واحمد فی المسند ٦/ ٢٣)

سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میرے پروردگار کی طرف سے میرے پاس ایک آنے والا آیا' اس نے مجھے اس بات کا اختیار دیا کہ دو باتوں میں سے میں کسی ایک کو پسند کرلوں' یہ کہ میری آدھی امت کو جنت میں داخل کر دیا جائے یا پھر سفارش ❶ تو میں نے سفارش کو پسند کیا اور یہ اس کے لیے ہے جو مرتے وقت مشرک نہ ہو۔ (ترمذی' ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سبحان اللہ کیا شفقت تھی آپ کی اپنی امت پر' اگر غور کیجیے تو معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش چھ طرح ہوگی' (۱) شفاعت تو حشر کے وقت ہوگی یعنی جب کہ لوگ قبروں سے اٹھیں گے حساب سے پہلے میدان میں کھڑے کھڑے گرمی کی شدت سے گھبرائیں گے اور سب انبیاء علیہم السلام جواب دیں گے تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم بخشائیں گے اور حساب و کتاب کرا کے اس مصیبت سے نجات دلائیں گے اس کا نام شفاعت کبریٰ ہے یہ شفاعت آپ کو مخصوص ہے دوسرے کا اس میں دخل نہیں' (۲) اس وقت ہوگی کہ کچھ لوگ جہنم کی طرف روانہ کیے جائیں گے اور آپ ان کی شفاعت کر کے جہنم سے واپس نکلوا کر جنت میں داخل کرائیں گے اور (۳) وہ لوگ جہنم کے کنارے تک پہنچ کر نجات پائیں گے اور (۴) وہ لوگ کہ جو دوزخ میں ڈال دیئے گئے ہیں نکالے جائیں گے جن کے بدن سوائے سجدہ گاہ کے جل بھن گئے اور (۵) بہشتی لوگوں کے درجات مزید بلند ہوں گے اور (۶) ان کافروں کو جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے احسان کیا تھا کچھ عذاب میں تخفیف ہوگی۔ واللہ اعلم

٥٦٠١- (٣٦) وَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي الْجَدْعَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ ((يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِيْ اَكْثَرُ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ۔)) (رواه الترمذی و الدارمی و ابن ماجة) (الترمذی

سیدنا عبداللہ بن ابوالجدعاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ میری امت کے ایک آدمی کی سفارش سے بنی تمیم سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ (ترمذی' دارمی' ابن ماجہ)

حدیث رقم ۲٤۳۸ وابن ماجه حدیث رقم ٤۳۱٦ والدارمی حدیث رقم ۲۸۰۸ واحمد فی المسند ۳/٤٦۹)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

۵٦۰۲- (۳۷) وَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّشْفَعُ لِلْفِئَامِ وَ مِنْهُمْ مَّنْ یَّشْفَعُ لِلْقَبِیْلَةِ وَ مِنْهُمْ مَّنْ یَّشْفَعُ لِلْعُصْبَةِ وَ مِنْهُمْ مَنْ یَّشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتّٰی یَدْخُلُوا الْجَنَّةَ۔)) (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۲٤٤۰ واحمد فی المسند ۳/ ۲۰۰)

سیدنا ابو سعید (خدری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ میری امت میں سے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو ایک قبیلہ کی سفارش کریں گے اور کچھ لوگ ایک (عصبہ ❶) جماعت کی سفارش کریں گے اور کچھ ایک شخص کی سفارش کریں گے یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ عصبہ کا اطلاق دس سے چالیس تک آتا ہے۔

۵٦۰۳- (۳۸) وَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَ عَدَنِیْ اَنْ یُّدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ اَرْبَعَ مِائَةِ اَلْفٍ بِلَا حِسَابٍ)) فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ وَ زِدْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَ هٰکَذَا فَحَثَا بِکَفَّیْهِ وَ جَمَعَهُمَا فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ زِدْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَهٰکَذَا فَقَالَ عُمَرُ دَعْنَا یَا اَبَابَکْرٍ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ وَّ مَا عَلَیْكَ اَنْ یُّدْخِلَنَا اللّٰهُ کُلَّنَا الْجَنَّةَ فَقَالَ عُمَرُ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اِنْ شَاءَ اَنْ یُّدْخِلَ خَلْقَهُ الْجَنَّةَ بِکَفٍّ وَّاحِدٍ فَعَلَ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((صَدَقَ عُمَرُ۔)) (رواه فی شرح السنة) (البغوی حدیث رقم ۲۳۳۵ واحمد فی السنن ۳/ ۱٦۵)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ اللہ عزوجل نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میری امت میں سے چار لاکھ ❶ بلاحساب بہشت میں داخل کرے گا سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے رسول! ہم کو زیادہ کیجئے آپ نے دونوں ہاتھوں سے لپ بنائی اور ان کو جمع کیا' آپ نے فرمایا اور اس طرح ❷ لپ بنائیں دونوں ہاتھوں سے اور جمع کیا دونوں ہاتھوں اپنوں کو پھر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! ہم کو زیادہ کریں' آپ نے فرمایا اس طرح ❸ عمر رضی اللہ عنہ نے ❹ کہا کہ اے ابوبکر! ہم کو چھوڑ دو تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا تمہارا کیا نقصان ہے اگر اللہ تعالیٰ ہم تمام کو جنت میں داخل فرما دے' عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اپنی تمام مخلوق کو ایک ہتھیلی سے ہی جنت ❺ میں داخل کر سکتا ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمر نے سچ ❻ کہا۔ (بغوی فی شرح السنہ)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی بغیر حساب کتاب اور بغیر سابقہ عذاب کے۔ ❷ یعنی ہکذا کے بیان لیے۔

❸ یعنی وہی پہلی طرح دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا۔ ❹ یعنی تاکہ عمل کریں اور بخوف عذاب عبادت میں زیادہ کوشش کریں۔
❺ اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کے لئے کف ثابت کیا ہے اور صفات الٰہی پر کئی بار کلام گذر چکا ہے۔ ❻ علماء نے لکھا ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سوال احتیاج اور مسکنت اور خاکساری اور نیاز مندی کی قبیل سے تھا اور عمر رضی اللہ عنہ کا قول رضا بالقضا وتسلیم بالقدر کی قبیل سے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پہلے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق جواب نہ دیا اور دوبارہ عمر رضی اللہ عنہ کی تصدیق کی تو یہ اس لیے کہ عمل اور توجہ میں بشارت کو بڑا دخل ہے اور عمر رضی اللہ عنہ کا کلام بھی بشارت کے قبیل سے بلکہ اس سے بھی زیادہ بشارت' تو دونوں کا مقصد وانجام ایک ہی ہوگا۔

٥٦٠٤- (٣٩) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يُصَفُّ اَهْلُ النَّارِ فَيَمُرُّبِهِمُ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ اَمَا تَعْرِفُنِيْ اَنَا الَّذِيْ سَقَيْتُكَ شَرْبَةً وَقَالَ بَعْضُهُمْ اَنَا الَّذِيْ وَهَبْتُ لَكَ وَضُوْءً فَيَشْفَعُ لَهُ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ.)) (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه حديث رقم ٣٦٨٥)

انہی (سیدنا انس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اہل دوزخ صف باندھ کر کھڑے ہوں گے تو ان پر اہل جنت میں سے ایک آدمی گذرے گا تو اہل دوزخ میں سے ایک شخص اس کو کہے گا کہ اے فلاں! ❶ تو نے مجھے نہیں پہچانا' میں نے ایک مرتبہ تجھے پانی پلایا تھا ایک دوسرا شخص کہے گا ❷ اے فلاں تو نے مجھے نہیں پہچانا' میں نے تجھے وضو کرنے کے لیے ایک مرتبہ پانی دیا تھا' تو وہ آدمی اس کی سفارش کر کے اس کو جنت میں داخل کرا دے گا۔ (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اے فلاں! یعنی اس کا نام لے گا۔ ❷ یعنی دوزخیوں کا' مظہر نے کہا اس حدیث میں آپ نے رغبت دی ہے کہ مسلمانوں کو ایک دوسرے پر اور خصوصاً نیک بختوں سے احسان کرنا چاہیے۔

٥٦٠٥- (٤٠) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ رَجُلَيْنِ مِمَّنْ دَخَلَ النَّارَ اِشْتَدَّ صِيَاحُهُمَا فَقَالَ الرَّبُّ تَعَالٰى اَخْرِجُوْهُمَا فَقَالَ لَهُمَا لِاَيِّ شَيْءٍ اِشْتَدَّ صِيَاحُكُمَا قَالَا فَعَلْنَا ذٰلِكَ لِتَرْحَمَنَا قَالَ فَاِنَّ رَحْمَتِيْ لَكُمَا اَنْ تَنْطَلِقَا فَتُلْقِيَا اَنْفُسَكُمَا حَيْثُ كُنْتُمَا مِنَ النَّارِ فَيُلْقِيْ اَحَدُهُمَا نَفْسَهٗ فَيَجْعَلُهَا اللّٰهُ عَلَيْهِ بَرْدًا وَّسَلَامًا وَيَقُوْمُ الْاٰخَرُ فَلَا يُلْقِيْ نَفْسَهٗ فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَعَالٰى مَا مَنَعَكَ اَنْ تُلْقِيَ نَفْسَكَ كَمَآ اَلْقٰى صَاحِبُكَ فَيَقُوْلُ رَبِّ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَّا تُعِيْدَنِيْ فِيْهَا بَعْدَمَآ اَخْرَجْتَنِيْ مِنْهَا فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ لَكَ رَجَآءُكَ فَيُدْخَلَانِ جَمِيْعًا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دوزخ میں داخل ہونے والے لوگوں میں سے دو آدمی بہت زیادہ چیخیں گے ❶ اللہ تعالیٰ ❷ فرمائے گا ان دونوں کو نکالو پھر اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا تم اتنا زیادہ کس وجہ سے چیخ چلا رہے ہو وہ کہیں گے یہ ہم نے اس لیے کیا ہے تاکہ تو ہم ❸ پر رحم فرمائے' اللہ تعالیٰ فرمائے گا تمہارے لیے میری رحمت یہ ہے کہ تم دونوں جاؤ ❹ اور اپنے آپ کو آگ ❺ میں ڈال دو' تو ان میں سے ایک تو اپنے آپ کو آگ میں ڈال دے گا' اللہ تعالیٰ آگ کو اس پر ٹھنڈی اور سلامتی والی کر دے گا' جبکہ دوسرا کھڑا رہے گا اور اپنے آپ کو آگ میں ❻ نہیں ڈالے گا' اللہ تعالیٰ فرمائے گا تجھے اپنے

الْجَنَّةَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ۔)) (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۲۵۹۹)

آپ کو آگ میں ڈالنے سے کس چیز نے روکا' جس طرح کہ تیرے ساتھی نے اپنے آپ کو آگ میں ڈالا ہے؟ وہ کہے گا اے میرے پروردگار! مجھے یہ امید تھی کہ تو آگ سے نکالنے کے بعد دوبارہ آگ میں نہیں ڈالے گا' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تیرے لیے تیری امید ❼ کے مطابق ہے پھر اللہ تعالیٰ ان دونوں کو اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرمائے گا۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جزع فزع ان کی۔ ❷ یعنی دوزخ کے فرشتوں سے۔ ❸ یعنی اس لیے کہ تو دوست رکھتا ہے اس کو یہ کہ التجا کرے تجھ سے۔ ❹ اگر کوئی کہے کہ کیوں کر آگ میں پڑنے کو حمل کیا رحمت پر' جواب یہ کہ یہ قبیلہ حمل کرنے کے سبب سے ہے سبب پر اور تحقیق اس کی یہ ہے کہ چونکہ قصور کیا تھا انہوں نے دنیا میں امر الٰہی کی فرمانبرداری کرنے میں حکم کیے جائیں گے وہاں اس میں اس کی فرمانبرداری کریں کہ اپنے تئیں آگ میں ڈالیں واسطے آگاہ کرنے اس کے کہ رحمت الٰہی تب ہے اس کی فرمانبرداری پر۔
❺ اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی بلا اور محنت اور مصیبت میں راضی رہے اللہ تعالیٰ اس کی بلا کو اس پر آسان کر دیتا ہے۔ ❻ یعنی بسبب امید اور لطف اور رحمت باری تعالیٰ کے۔ ❼ اس میں دلیل ہے اس پر کہ امید بندہ کی مولیٰ سے مفید و موثر ہے بیچ کرم اور عطا الٰہی کے۔

۵۶۰۶- (۴۱) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَرِدُ النَّاسُ النَّارَ ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ مِنْهَا بِاَعْمَالِهِمْ فَاَوَّلُهُمْ كَلَمْحِ الْبَرْقِ ثُمَّ كَالرِّيْحِ ثُمَّ كَحُضْرِ الْفَرَسِ ثُمَّ كَالرَّاكِبِ فِيْ رَحْلِهٖ ثُمَّ كَشَدِّ الرَّجُلِ ثُمَّ كَمَشْيِهٖ۔)) (رواه الترمذی والدارمی) (الترمذی حدیث رقم ۳۱۵۹ والدارمی حدیث رقم ۲۸۱۰ واحمد فی المسند ۱/ ۴۳۳)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگ آگ ❶ میں داخل ہوں گے پھر اپنے اعمال کے مطابق اس سے لوٹیں ❷ (گذریں) گے ان میں افضل وہ ہوں گے جو بجلی کے چمکنے کی طرح گذر جائیں گے' پھر گھوڑے پر سوار کی طرح' پھر اونٹ پر سوار کی طرح' پھر آدمی کے پیدل دوڑنے کی طرح گذریں گے۔ (ترمذی' دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ آگ پر بسبب عبور کرنے کے پل صراط پر کہ دوزخ پر رکھا ہے۔ ❷ یعنی پار ہو جائیں گے اس سے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۵۶۰۷- (۴۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ اَمَامَكُمْ حَوْضِيْ مَابَيْنَ جَنْبَيْهِ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَاَذْرُحَ)) قَالَ بَعْضُ الرُّوَاةِ هُمَا قَرْيَتَانِ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے آگے ❶ میرا حوض ہے اس کے دونوں اطراف کی مسافت اتنی ہے جتنی کہ جرباء اور ازرح بستی کی مسافت

بِالشَّامِ بَيْنَهُمَا مَسِيرَةُ ثَلٰثِ لَيَالٍ۔ وَفِيْ رَوَايَةٍ ((فِيْهِ اَبَارِيْقُ كَنُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ وَّرَدَهٗ فَشَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا اَبَدًا۔)) (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٦٥٧٧ ومسلم حدیث رقم ٣٤/ ٢٢٩٩ وابن ماجه حدیث رقم ٤٣٠٣٠ واحمد فی المسند ٢/ ٢١٠)

ہے ایک راوی نے کہا کہ یہ دونوں (بستیاں) شام کے علاقہ میں ہیں' ان کے درمیان تین دن کی مسافت ❷ ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ اس کے آب خورے (گلاس) آسمان کے ستاروں کی مانند ہیں جو کوئی اس پر آئے اور اس سے پیئے تو پھر اس کے بعد اس کو کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ آگے تمہارے یعنی قیامت میں۔ ❷ مسافت تین دن الخ کہا صاحب قاموس نے جرباء گاؤں ہیں اذرح کے برابر اور غلطی کی ہے جس نے کہا ہے کہ ان دونوں کے درمیان تین دن کی مسافت ہے' یہ غلطی کسی راوی سے ہوئی کہ اس سے زیادتی کر گئی جس کو دارقطنی نے بیان کیا ہے اس طرح "مابين ناحيتي حوض كمابين المدينه وجرباء و اذرح۔"

٥٦٠٨- (٤٣) ٥٦٠٩- (٤٤) وَعَنْ حُذَيْفَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يَجْمَعُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى النَّاسَ فَيَقُوْمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى تُزْلَفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ فَيَأْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا اَبَانَا اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ وَهَلْ اَخْرَجَكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ اِلَّا خَطِيْئَةُ اَبِيْكُمْ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اِذْهَبُوْا اِلٰى ابْنِيْ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالَ فَيَقُوْلُ اِبْرَاهِيْمُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اِنَّمَا كُنْتُ خَلِيْلًا مِّنْ وَّرَاءٍ اِعْمِدُوْا اِلٰى مُوْسٰى الَّذِيْ كَلَّمَهُ اللّٰهُ تَكْلِيْمًا فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اِذْهَبُوْا اِلٰى عِيْسٰى كَلِمَةِ اللّٰهِ وَرُوْحِهٖ فَيَقُوْلُ عِيْسٰى لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ فَيَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا فَيَقُوْمُ فَيُؤْذَنُ لَهٗ وَتُرْسَلُ الْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَتَقُوْمَانِ جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا فَيَمُرُّ اَوَّلُكُمْ كَالْبَرْقِ۔)) قَالَ قُلْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اَيُّ شَيْءٍ كَمَرِّ الْبَرْقِ قَالَ ((اَلَمْ تَرَوْا اِلَى الْبَرْقِ كَيْفَ يَمُرُّ وَيَرْجِعُ فِيْ طَرْفَةِ عَيْنٍ ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيْحِ ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ وَشَدِّ الرِّجَالِ

سیدنا حذیفہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ❶ "اللہ تعالیٰ برکت والا اور بلند قدر لوگوں کو اکٹھا کرے گا پس کھڑے ہوں گے مسلمان یہاں تک کہ ان کے لیے بہشت قریب کی جائے گی ❷ تو مومن آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے ہمارے باپ! ہمارے لئے بہشت کو کھلواؤ' آدم علیہ السلام کہیں گے کہ نہیں نکالا تم کو بہشت سے مگر تمہارے باپ کی خطا نے میں اس لائق نہیں تم میرے بیٹے ابراہیم علیہ السلام کی ❸ طرف جاؤ کہ وہ خلیل اللہ ہے' نبی ﷺ نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام کہیں گے کہ میں اس کام کے لائق نہیں تھا میں خلیل تھا مگر پرے ❹ اس کے تم موسیٰ علیہ السلام کی طرف جاؤ کہ ان سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا تو لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے' وہ کہیں گے کہ میں اس لائق نہیں' تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ کلمۃ اللہ اور اس کی روح ہیں پس عیسیٰ علیہ السلام ❺ کہیں گے کہ میں اس لائق نہیں تو پھر لوگ محمد ﷺ کے پاس آئیں گے آپ کھڑے ہوں گے اور اجازت چاہیں گے پس آپ کو اجازت دی جائے گی اور امانت اور ناتا بھیجی جائے گی ❻ پس امانت اور ناتا دونوں طرف پل صراط کے دائیں اور بائیں کھڑی ہو گی تم میں سے پہلی جماعت بجلی کی طرح گذر ❼ جائے گی' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی ﷺ سے کہا کہ آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں' بجلی کی طرح گذرنا کیسے ہوگا؟ آپ نے فرمایا تم

تَجْرِیْ بِهِمْ اَعْمَالُهُمْ وَنَبِيُّكُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُوْلُ يَا رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ حَتّٰى تَعْجَزَ اَعْمَالُ الْعِبَادِ حَتّٰى يَجِيْئَ الرَّجُلُ فَلَا يَسْتَطِيْعُ السَّيْرَ اِلَّا زَحْفًا)) قَالَ ((وَفِيْ حَافَتَيِ الصِّرَاطِ كَلَالِيْبُ مُعَلَّقَةٌ مَاْمُوْرَةٌ تَاْخُذُ مَنْ اُمِرَتْ بِهٖ فَمَخْدُوْشٌ نَاجٍ وَمَكْدُوْشٌ فِي النَّارِ)) وَالَّذِيْ نَفْسُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِيَدِهٖ اَنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعِيْنَ خَرِيْفًا۔ (رواه مسلم) (البخاری حدیث رقم ٦٥٦٥ ومسلم حدیث رقم (٣٢٩۔ ١٩٥) وابن ماجه حدیث رقم (٤٣٢١)

بجلی کو نہیں دیکھتے جو آنکھ جھپکنے میں آتی اور چلی جاتی ہے' پھر پرندے کی طرح' پھر آدمیوں کے دوڑنے کی طرح' ان کے اعمال ان کو جلائیں گے اور تمہارے نبی ﷺ پل صراط پر کھڑے ہوئے کہہ رہے ہوں گے' اے میرے رب سلامت رکھ' سلامت رکھ' یہاں تک کہ بندوں کے اعمال عاجز ❽ ہو جائیں گے' حتی کہ ایک شخص آئے گا وہ پل صراط سے نہیں گذر سکے گا مگر اپنے سرینوں کے سہارے گھسٹتا ہوا' آپ نے فرمایا پل صراط کے دونوں طرف آنکڑے لٹکائے گئے ہوں گے حکم کیے ہوئے جس کے متعلق حکم کیا جائے گا وہ اس کو پکڑیں گے' کچھ لوگ زخمی ہو کر نجات پا جائیں گے اور کچھ لوگ ہاتھ پاؤں باندھ کر دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے' دوزخ کی گہرائی ستر سال ❾ کی ہے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اکٹھا کرے گا یعنی محشر میں۔ ❷ قریب کی جائے گی الخ جیسے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ﴿وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا اَحْضَرَتْ۔﴾ ❸ میرے بیٹے ابراہیم علیہ السلام کی طرف الخ یعنی وہ افضل الرسل اور جد خاتم الانبیاء ہیں ان سے اپنا حال عرض کرو۔ ❹ مگر پرے اس کے یعنی مجھے اللہ جل جلالہ کی اتنی نزدیکی نہیں ہوئی کہ کوئی آڑ نہ رہے' بلکہ وہ حجاب تھے نہ میں نے اس سے بات کی بلا واسطہ نہ میں نے اس کو دیکھا' کہا صاحب تحریر نے کہ یہ کلام ابراہیم علیہ السلام سے انکساری اور تواضع کے طور پر ہوگا کہ میں اس بلند مقدار مقام کے لائق کہاں اور جو بزرگیاں مجھے ملی ہیں جبرائیل علیہ السلام کے واسطے سے ملی ہیں جبکہ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے بلا واسطہ کلام کیا ہے ان کے پاس جاؤ۔ ❺ میں اس کام کے لائق نہیں یعنی پس اس وقت منحصر ہوگا امر شفاعت ہمارے نبی ﷺ پر اس حدیث سے یہ بات بھی نکلتی ہے کہ بڑے بڑے کاموں میں پہلے مومن اور بزرگ لوگوں کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور ہمارے نبی ﷺ جو اس کام سے انکار نہ کریں گے وہ اس وجہ سے کہ آپ جانتے ہوں گے کہ یہ میرا ہی کام ہے اور یہ اللہ تعالیٰ نے میرے ہی لیے رکھی ہے۔ ❻ امانت اور ناتا' یہ دونوں بڑے کام ہیں جن کا خیال مومن کو ہمیشہ رکھنا چاہیے امانت یعنی خلوص اور سچائی صداقت اور راست بازی بات چیت اور ہر کام کاج میں اور ناتے بعض رشتے داروں سے ان کی خبر لینا جو محتاج ہوں سلوک کرنا۔ ❼ ظاہر یہ ہے کہ مراد ان سے انبیاء علیہم السلام ہیں اور یہ بھی احتمال ہے کہ ان سے مراد اولیاء امت ہوں۔ ❽ یعنی عمدہ اعمال والے نکل جائیں گے اور وہ لوگ رہ جائیں گے جن کے نیک اعمال کی کمی کی وجہ سے ان کو پار ہونا دشوار ہوگا۔ ❾ یعنی اگر کوئی چیز اس میں گرے تو ستر برس تک اس کونہ پہنچے معاذ اللہ

٥٦١٠۔ (٤٥) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ قَوْمٌ بِالشَّفَاعَةِ كَاَنَّهُمُ الثَّعَارِيْرُ)) قُلْنَا مَا الثَّعَارِيْرُ قَالَ ((اِنَّهُ الضَّغَابِيْسُ۔)) (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٦٥٥٨ واحمد فی

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک قوم دوزخ سے سفارش کی وجہ سے نکلے گی' گویا کہ وہ ثعاریر ہیں' ہم نے کہا ثعاریر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ ککڑی یا کھیرے ہیں۔'' (بخاری، مسلم)

المسند ٣/ ٣٧٦)

٥٦١١- (٤٦) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَلٰثَةٌ اَلْاَنْبِيَآءُ ثُمَّ الْعُلَمَآءُ ثُمَّ الشُّهَدَآءُ۔)) (رواه ابن ماجة) (ابن ماجة حديث رقم ٤٣١٣)

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت کے دن تین طرح کے لوگ شفاعت کریں گے انبیاء علیہم السلام پھر ❶ علماء اور پھر شہداء رحمہم اللہ'' (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: یہ حدیث من گھڑت ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ علماء یعنی دین کے عالم باعمل جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب ہیں۔

بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَ اَهْلِهَا

جنت اور اہل جنت کے حالات کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٥٦١٢- (١) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ((اَعْدَدْتُّ لِعِبَادِىَ الصّٰلِحِيْنَ مَالَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ وَّاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ)) ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِىَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ﴾۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ٣٢٤٤ ومسلم حديث رقم (٢- ٢٨٢٤) والترمذی حديث رقم ٣١٩٧ وابن ماجه حديث رقم ٤٣٢٨ والدارمی حديث رقم ٢٨٢٨ واحمد ٢/ ٣١٣)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیز تیار کی ہے کہ جسے نہ کسی ❶ آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا ❷ اور نہ کسی آدمی کے دل میں اس کا خیال پیدا ہوا اگر تم چاہو ❸ تو اس آیت کو پڑھ لو پس نہیں جانتا کوئی نفس اس چیز کو جو شب بیداروں کے لیے کہ پوشیدہ کی گئی جو آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔'' (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ نہ کسی آنکھ نے دیکھا یعنی اس کی ذات کو۔ ❷ اور نہ کسی کان نے سنا یعنی اس کی صفات کو۔
❸ اگر چاہو تم یعنی اس کی تحقیق وتصدیق کے لیے۔

٥٦١٣- (٢) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَوْضِعُ سَوْطٍ فِى الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔)) (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ٢٧٩٦ والترمذی حديث رقم ٣٠٦٣ وابن ماجه حديث رقم ٤٣٣٠ والدارمی حديث رقم ٢٨٢٠ واحمد ٢/ ٣١٥)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''❶ بہشت میں ایک کوڑے کے برابر کی جگہ دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر ہے۔'' (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ بہشت میں ایک کوڑے کی جگہ یعنی تھوڑی سی جگہ اور ذکر کوڑے کا عادت کی وجہ سے ہے کہ جب ایک جگہ کوئی سوار اترنے کا ارادہ کرتا ہے تو کوڑا اپنا ڈال دیتا ہے تا کہ علامت ہو اس پر کہ اور کوئی وہاں نہ اترے۔

٥٦١٤- (٣) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِّنْ نِّسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ لَأَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَأَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا وَلَنَصِيفُهَا عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔)) (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ٦٥٦٨ ومسلم حدیث رقم (١١٢ـ ١٨٨٠) والنسائی حدیث رقم ٣١١٨ والدارمی حدیث رقم ٢٨٣٨ واحمد ٣/ ٢٦٤)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں صبح کے وقت یا دن کے پچھلے پہر نکلنا ❶ دنیا و مافیھا سے بہتر ہے اور اگر بے شک ایک عورت جنت والوں سے زمین کی طرف جھانکے البتہ روشن کر دے جو کچھ ان دونوں کے درمیان ❷ ہے اس کو خوشبو سے بھر دے اور اس کے سر کی ❸ اوڑھنی دنیا و مافیھا سے بہتر ہے۔ بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی تخصیص ان دونوں اوقات کی تخصیص عادت کی وجہ سے ہے اور مراد مطلق وقت و ساعت ہے اگر چہ اول و آخر وقت میں نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد ہے اور ہجرت اور حج اور طلب علم جہاں تک کہ سفر کرنا بتلاش رزق حلال کے نفقہ عیال کے لیے بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے۔ ❷ اور حما ضمیریں پھرتی ہیں آسمان و زمین کی طرف یا جنت اور زمین کی طرف اور یہ ظاہر تر ہے واسطے ذکر ہونے ان کے عبادت میں۔ ❸ بہتر ہے دنیا و مافیھا سے یہ چیزیں دنیا اور مافیھا سے اس لیے بہتر ہیں دنیا و مافیھا فانی ہے اور یہ چیزیں سدا رہنے والی ہیں۔

٥٦١٥- (٤) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا وَلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَوْ تَغْرُبُ۔)) (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٦٥٥٢ ومسلم حدیث رقم (٦ـ ٢٨٢٦) والترمذی حدیث رقم ٣٢٩٢ والدارمی حدیث رقم ٢٨٣٩ واحمد ٢/ ٢٥٧)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہشت میں ایک ❶ درخت ہے کہ جس کے سایہ میں چلنے والا سوار سو برس تک چلے تو اس کو طے نہیں کر سکے گا اور کمان کے برابر کی جگہ جنت میں اس چیز سے بہتر ہے کہ جس پر سورج طلوع یا غروب ہوتا ہے۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ علامہ مقدسی رحمہ اللہ نے کہا کہ یہ درخت سدرۃ المنتہی ہے جس کے بیر مٹکے کے برابر اور پتے ہاتھی کے کان کے برابر ہیں اور بعض لوگ اس کو طوبیٰ کہتے ہیں۔

٥٦١٦- (٥) وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِّنْ لُؤْلُؤَةٍ وَّاحِدَةٍ مُّجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا۔ (وَفِي رِوَايَةٍ) طُولُهَا

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تحقیق مومن کے لئے بہشت میں ایک موتی کا خیمہ بنا ہوا ہوگا' وہ موتی اندر سے خالی ہوگا' جس کی چوڑائی (اور

سِتُّوْنَ مِيْلًا فِيْ كُلِّ زَاوِيَةٍ مِّنْهَا اَهْلٌ مَّا يَرَوْنَ الْاٰخَرِيْنَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ وَجَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ اَنْ يَّنْظُرُوْا اِلٰى رَبِّهِمْ اِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَآءِ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ جَنَّةِ عَدْنٍ۔)) (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٣٢٤٣ ومسلم حدیث رقم (٢٣۔ ٢٨٣٨) والترمذی حدیث رقم ٢٥٢٨ والدارمی حدیث رقم ٢٨٢٢ واحمد فی المسند ٤/ ٤٠٠)

ایک روایت کے مطابق) اس کی لمبائی ساٹھ میل ہے' اس کے ہر کونہ میں اہل خانہ ہوں گے جو دوسرے کونے والوں کو نہ ❶ دیکھیں گے ان تمام ❷ گھر والوں پر مسلمان آتا جاتا رہے گا اور دو بہشتیں ہیں ❸ چاندی کے برتن اور جو کچھ ان میں ہے وہ تمام چاندی کا ہے اور دو جنتیں سونے کی ہیں جن کے برتن اور جو کچھ ان میں ہے وہ تمام سونے کا ہے ان میں رہنے والوں کو اللہ تعالیٰ کے دیکھنے میں کوئی پردہ حائل نہیں ہوگا مگر صرف کبریائی کی چادر کا' وہ جنت عدن میں رہیں گے۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ نہ دیکھیں گے دوسرے الخ یعنی کشادگی کے سبب سے۔ ❷ اور کہا ایک شارح نے اور ہمراہ اس کے ابن الملک نے بھی کہ اہل سے مراد بیویاں ہیں کہ جن سے جماع کرے گا اور پھرنا جماع سے کنایہ ہے۔ ❸ اور دو بہشتیں ہیں الخ اس حدیث میں ((وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ)) اور ((وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتَانِ)) کا بیان ہے۔

٥٦١٧- (٦) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَّا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ اَعْلَاهَا دَرَجَةً مِنْهَا تُفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْاَرْبَعَةِ وَمِنْ فَوْقِهَا يَكُوْنُ الْعَرْشُ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْئَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ۔)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَلَمْ اَجِدْهُ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ (الترمذی حدیث رقم ٢٥٣١ وابن ماجة حدیث رقم ٤٣٣١ وللبخاری حدیث رقم ٢٧٩٠)

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہشت میں ❶ سو درجات ہیں اور ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فرق ہے جیسا کہ آسمان اور زمین کے درمیان ہے اور فردوس تمام جنتوں سے درجات کی وجہ سے بلند تر ہے اسی سے بہشت کی چاروں نہریں نکالی گئی ہیں اور فردوس کے ❷ اوپر عرش ہے پس جب تم اللہ تعالیٰ سے ❸ مانگو تو اس سے فردوس مانگو۔ (ترمذی) اور کہا مؤلف نے کہ میں نے یہ حدیث صحیحین میں اور کتاب حمیدی میں نہیں پائی۔

فوائد الحدیث: ❶ سو درجات ہیں اور بیہقی نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کیا عدد درج الجنۃ عدد از روئے قرآن ((فَمَنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ مِنْ اَهْلِ الْقُرْاٰنِ فَلَيْسَ فَوْقَهٗ دَرَجَةٌ)) تو ان دونوں میں کوئی تعارض نہیں ہے کیوں کہ ان سو درجات سے وہ درجات مراد ہیں جن کا وصف حدیث میں مذکور ہے اور احتمال ہے کہ باقی کے درجات ان کے خلاف ہوں کم یا زیادہ۔ واللہ اعلم۔

❷ اور فردوس کے اوپر عرش ہے یعنی اللہ جل جلالہ کا۔ ❸ یعنی یا اللہ! ہم کو فردوس عنایت کر۔

٥٦١٨- (٧) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا يَّاْتُوْنَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهُبُّ رِيْحُ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہشت میں ایک بازار ہے اس میں اہل جنت ہر جمعہ میں

الشِّمَالِ فَتَحْثُوْا فِیْ وُجُوْهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ فَيَزْدَادُوْنَ حُسْنًا وَّجَمَالًا فَيَرْجِعُوْنَ اِلٰى اَهْلِيْهِمْ وَقَدِ ازْدَادُوْا حُسْنًا وَّجَمَالًا فَيَقُوْلُ لَهُمْ اَهْلُوْهُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُّمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّجَمَالًا فَيَقُوْلُوْنَ وَاَنْتُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّجَمَالًا۔)) (رواہ مسلم)

(مسلم حدیث رقم (۱۳۔ ۲۸۳۳) واحمد فی المسند ۳/ ۲۸۴)

جمع ہوں گے شمال کی طرف سے ہوا چلے گی' وہ ان کے چہروں اور کپڑوں میں حسن وخوبصورتی کو زیادہ ❶ کرے گی پھر وہ اپنے گھر والوں کے پاس لوٹیں گے تو ان کا حسن و جمال بڑھ چکا ہوگا ان کے گھر والے کہیں گے اللہ کی قسم ہمارے بعد تمہارے حسن و جمال میں اضافہ ہو چکا ہے' وہ کہیں گے اللہ کی قسم ہمارے بعد تمہارے حسن و جمال میں (بھی) اضافہ ہو چکا ہے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی وہاں کے گرد وغبار کو جو کہ مشک اور زعفران ہوگا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اہل جنت کا حسن ہمیشہ بڑھتا رہے گا۔

۵۶۱۹۔ (۸) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ يَّدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ كَاَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِی السَّمَآءِ اِضَاءَةً قُلُوْبُهُمْ عَلٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ يُرٰى مُخُّ سُوْقِهِنَّ مِنْ وَّرَاءِ الْعَظْمِ وَاللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا لَا يَسْقَمُوْنَ وَلَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَتْفُلُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ اٰنِيَتُهُمُ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَاَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَ وُقُوْدُ مَجَامِرِهِمُ الْاُلُوَّةُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ عَلٰى خَلْقِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ عَلٰى صُوْرَةِ اَبِيْهِمْ اٰدَمَ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فِی السَّمَآءِ)) **(متفق علیه)** (البخاری حدیث رقم ۳۲۴۵ ومسلم حدیث رقم (۱۵۔ ۲۸۳۴) والترمذی حدیث رقم ۲۵۲۲ والدارمی حدیث رقم ۲۸۲۳ واحمد فی المسند ۳/ ۱۶)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پہلی جماعت جو کہ بہشت میں داخل ہوگی ان کے چہرے چودہویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے پھر وہ لوگ داخل ہوں گے جو کہ اس جماعت کے قریب ہوں گے ان کے چہرے آسمان کے روشن ستاروں کی طرح ہوں گے' ان کے دل ایک آدمی کے دل کی طرح ہوں گے ان میں کوئی اختلاف اور دشمنی نہیں ہوگی ❶ ہر ایک جنتی کی حور عین سے دو بیویاں ہوں گی' ان کی ہڈیوں کا گودا حسن کی وجہ سے پنڈلیوں کی ہڈی اور گوشت کے اندر سے ❷ نظر آئے گا وہ صبح وشام اللہ تعالیٰ کی تسبیح کریں گے' نہ وہ بیمار ہوں گے' نہ پاخانہ کریں گے' نہ تھوکیں گے اور ناک جھاڑیں گے' ان کے برتن چاندی اور سونے کے ہوں گے' ان کی کنگھیاں سونے کی' ان کی انگیٹھیوں کا ایندھن ''اگر'' کا ہوگا' ان کا پسینہ مشک کی طرح کا ہوگا ❸ وہ تمام (ایک مرد کی سیرت پر) اپنے باپ آدم علیہ السلام جیسی صورت والے ہوں گے' ان کی لمبائی ساٹھ گز آسمان کی طرف ہوگی۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ان میں اختلاف عادات واخلاق میں نہ ہوگا۔ ❷ یعنی ان کی پنڈلیاں مثل شیشہ کے شفاف ہیں کہ ان کے اندر تک صاف دکھلائی دیتا ہے' پھر جب پنڈلیوں کا یہ حال ہے تو ان کے بدن کا حسن اسی پر قیاس کرنا چاہیے۔

❸ سب اوپر سیرت ایک مرد کے ہوں گے یعنی سب کے اخلاق یکساں ہوں گے۔

٥٦٢٠- (٩) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ يَاْكُلُوْنَ فِيْهَا وَيَشْرَبُوْنَ وَلَا يَتْفُلُوْنَ وَلَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ)) قَالُوْا فَمَا بَالُ الطَّعَامِ قَالَ ((جُشَاءٌ وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُوْنَ التَّسْبِيْحَ وَالتَّحْمِيْدَ كَمَا تُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ۔)) (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (١٨۔ ٢٨٣٥) والدارمي حديث رقم ٢٨٢٨ واحمد في المسند ٣/ ٣٤٩)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت والے جنت میں کھائیں اور پئیں گے' نہ تھوکیں گے' نہ پیشاب کریں گے اور نہ ہی پاخانہ کریں گے اور نہ ناک جھاڑیں گے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، تو کھانے کے فضلہ کا کیا ہوگا؟ ❶ آپ نے فرمایا ڈکار اور پسینہ مثل کستوری کے قطرات کے بہائیں گے جس طرح سانس نکلتا ہے اس طرح تسبیح وتحمید الہام کیے جائیں گے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ فرمایا ڈکار اور پسینہ مثل کستوری کے قطروں کے یعنی بہشت عالم پاک ہے وہاں کے کھانے کا فضلہ اس عالم کی طرح نہیں بلکہ وہاں کا فضلہ ڈکار اور خوشبودار پسینہ ہو کر نکل جایا کرے گا اور جیسے اس عالم کی زندگی ہوا کھینچنے اور سانس لینے پر موقوف ہے اسی طرح اس عالم پاک میں سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا سانس لینے کے قائم مقام ہو کر روح کا راحت افزا ہوگا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْجَنَّةَ الْفِرْدَوْسِ۔ آمین

٥٦٢١- (١٠) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ يَّدْخُلِ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ وَلَا يَبْاَسُ وَلَا تَبْلٰى ثِيَابُهٗ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهٗ۔)) (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (٢١۔ ٢٨٣٦) والترمذي حديث رقم ٢٥٢٦ والدارمي حديث رقم ٢٨١٩ واحمد في المسند ٢/ ٣٧)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص بہشت میں داخل ہوگا وہ چین میں رہے گا اور فکر مند نہ ہوگا اور نہ اس کے کپڑے پرانے ہوں گے اور نہ اس کی جوانی ختم ہوگی۔'' ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ہمیشہ جوان ہی رہے گا کبھی بوڑھا نہ ہوگا۔

٥٦٢٢- (١١) ٥٦٢٣- (١٢) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((يُنَادِيْ مُنَادٍ اِنَّ لَكُمْ اَنْ تَصِحُّوْا فَلَا تَسْقَمُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوْتُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَشِبُّوْا فَلَا تَهْرَمُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَنْعَمُوْا فَلَا تَبْاَسُوْا اَبَدًا۔)) (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (٢٢۔ ٢٨٣٧) والترمذي حديث رقم ٣٢٤٦ والدارمي حديث رقم

سیدنا ابو سعید اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک پکارنے والا تمہارے لئے پکارے گا ❶ تم تندرست رہو گے اور کبھی بیمار نہ ہو گے' تم زندہ رہو گے اور کبھی موت نہیں آئے گی' تم جوان رہو گے اور کبھی بوڑھے نہیں ہو گے اور تمہارے لیے اب (چین ہی) چین ہے اب محنت نہیں دیکھو گے۔ (مسلم)

۲۸۲٤ واحمد فی المسند ۳/ ۹۵)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی فرشتہ بہشت میں پکارے گا اور بہشتیوں کو سنائے گا کہ مطمئن ہو جاؤ۔

٥٦٢٤- (۱۳) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ اَھْلَ الْجَنَّۃِ یَتَرَاءَ وْنَ اَھْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِھِمْ کَمَا تَتَرَاءَ وْنَ الْکَوْکَبَ الدُّرِّیَّ الْغَابِرَ فِی الْاُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَیْنَھُمْ)) قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ تِلْکَ مَنَازِلُ الْاَنْبِیَآءِ لَا یَبْلُغُھَا غَیْرُھُمْ قَالَ ((بَلٰی وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ رِجَالٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِیْنَ۔)) **(متفق علیہ)** (البخاری حدیث رقم ۳۲٥٦ ومسلم حدیث رقم (۱۱۔ ۲۸۳۱) والترمذی حدیث رقم ۲٥٥٦ والدارمی حدیث رقم ۲۹۳۰ واحمد فی المسند ۲/ ۳۳٥)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اہل جنت بالا خانے والوں کو اپنے اوپر اس طرح دیکھیں گے جیسا کہ تم روشن ستارہ ❶ دیکھتے ہو جو آسمان کے مشرق یا مغرب کی جانب میں آپس کے درجات کی زیادتی کی وجہ سے باقی رہتا ہے ❷ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ❸ یہ منازل انبیاء علیہم السلام کی ہوں گی کوئی غیر ان کو نہیں پہنچ سکے گا' آپ نے فرمایا ہاں قسم ہے اس کی جس کی ہاتھ میں میری جان ہے اس کو وہ مرد پہنچیں گے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان لائے اور انہوں نے رسولوں کی تصدیق کی۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ یہ معنی ہیں لفظ غابر کے اور غابر غین معجمہ اور باء موحدہ سے ماخوذ ہے غبور سے جو بمعنی بقا کے ہے اور مراد اس سے باقی رہا ہوا افق میں بعد پھیلنے روشنی فجر کے کہ اس وقت چمکتا ہے ستارہ روشن اور بعض روایات میں غاریا تحتانیہ سے بھی آیا ہے جو ماخوذ ہے غور بمعنی نشیب کے مگر اس روایت میں تصحیف ہے اور پہلی روایت مشہور ہے۔ ❷ زیادتی کی وجہ سے ہوگا کہ بعض کا مرتبہ بلند اور بعض کا مرتبہ پست ہوگا بوجہ تفاوت درجات کے۔ ❸ یہ منازل انبیاء علیہم السلام کی ہوں گی یعنی ایسے عمدہ مکان تو انبیاء علیہم السلام ہی کے ہوں گے۔

٥٦٢٥- (۱٤) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اَقْوَامٌ اَفْئِدَتُھُمْ مِثْلُ اَفْئِدَۃِ الطَّیْرِ۔)) (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم (۲۷-۲۸٤۰) واحمد فی المسند ۲/ ۳۳۱)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں کئی ایسے لوگ داخل ہوں گے جن کے دل، پرندوں ❶ کے دلوں کی طرح ہوں گے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ پرندوں کے دل کے مانند ہیں مراد خوفناک نرم دل لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں جیسے چڑیاں آدمیوں سے ڈرتی رہتی ہیں کہ صرف آواز اور ہاتھ کے اشارہ سے ہی بھاگ جاتی ہیں۔

٥٦٢٦- (۱٥) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ لِاَھْلِ الْجَنَّۃِ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ فَیَقُوْلُوْنَ لَبَّیْکَ رَبَّنَا وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ کُلُّہٗ فِیْ یَدَیْکَ فَیَقُوْلُ ھَلْ رَضِیْتُمْ فَیَقُوْلُوْنَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰی

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اہل جنت کو پکارے گا اور فرمائے گا اے جنت والو! تو وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار ہم حاضر اور تیری خدمت میں موجود ہیں اور ہر قسم کی بھلائی تیرے ہاتھ

يَارَبِّ وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَالَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ اَلَا اُعْطِيْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذَالِكَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا رَبِّ وَاَيُّ شَيْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِيْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهٗ اَبَدًا۔)) (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٦٥٤٩ ومسلم حدیث رقم ٩/ ٢٨٢٩ والترمذی حدیث رقم ٢٥٥٥)

میں ہے' اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم راضی ہو؟ تو وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار کیا وجہ ہے کہ ہم راضی نہ ہوں' جبکہ تو نے ہمیں وہ چیز عطا فرمائی ہے جو کہ اپنی مخلوقات میں سے تو نے کسی کو عطا نہیں فرمائی' اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ دوں جو کہ میں نے تمہیں دی ہے؟ وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار اس سے بہتر اور کونسی چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں تمہیں اپنی رضامندی عطا کرتا ہوں' اب میں تم پر کبھی ❶ ناراض نہیں ہوں گا۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ سبحان اللہ! مالک کی رضامندی غلام کے لیے ایسی نعمت ہے کہ اس پر جنت کی تمام نعمتیں قربان ہیں۔

٥٦٢٧- (١٦) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ اَدْنٰى مَقْعَدِ اَحَدِكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰى وَيَتَمَنّٰى فَيَقُوْلُ لَهٗ هَلْ تَمَنَّيْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَقُوْلُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ مَا تَمَنَّيْتَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ۔)) (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (٣٠١۔ ١٨٢) واحمد فی المسند ٢/ ٣١٥)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جنت میں جو ادنیٰ ❶ شخص ہوگا اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ (اپنی کوئی) خواہش بیان کر' وہ خواہش کرے گا اور (مزید) خواہش کرے گا' اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تو نے اپنی خواہشات پوری کر لیں وہ کہے گا ہاں تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا جن چیزوں کی تو نے خواہش کی وہ اور اس کے برابر اتنی اور بھی تیرے لیے ہیں۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ادنیٰ مرتبہ الخ جب ادنیٰ بہشتی کا یہ رتبہ ہے کہ جتنا مانگے گا اس سے دگنا یا دس گنا پائے گا تو بڑے بڑے مراتب والوں کو اللہ تعالیٰ ہی جانے کہ کیا کچھ ملے گا۔ ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ۔

٥٦٢٨- (١٧) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((سِيْحَانُ وَ جِيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيْلُ كُلٌّ مِّنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ۔)) (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (٢٦۔ ٢٨٣٩) واحمد فی المسند ٢/ ٤٤٠)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سیحان اور جیحان اور فرات اور نیل تمام بہشت کی نہروں سے ہیں۔ ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ بہشت کی نہروں سے ہیں' اس حدیث کے دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ وہاں اسلام پھیل جائے گا اور ان نہروں کا پانی جن سے مسلمانوں کا جسم بنے گا جنت میں جائے گا' دوسرا یہ کہ درحقیقت ان نہروں میں جنت کا ایک مادہ ہے کیوں کہ جنت پیدا ہو چکی ہے اور موجود ہے اور اہل سنت والجماعت کا یہی مذہب ہے اور یہی معنی صحیح ہے اور معراج کی حدیث طویل میں بروایت سیدنا انس رضی اللہ عنہ آئے گا کہ فرات اور نیل جنت سے نکلے ہیں اور بخاری میں ہے کہ سدرۃ المنتہی کی جڑ سے سیحان اور جیحان' یہ سیحون اور جیحون کے سوا ہیں اور یہ سیحان اور جیحان جو حدیث میں مذکور ہیں ارمن کی بلاد میں ہیں اور نیل ایک دریا ہے ملک افریقہ (مصر) میں جس کا طول تین ہزار میل تک ہے اور فرات وہ عراق عرب میں واقع ہے اس کا پانی نہایت شیریں اور صاف اور ہاضم ہے۔

٥٦٢٩- (١٨) وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ قَالَ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ الْحَجَرَ يُلْقٰى مِنْ شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِيْ فِيْهَا سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا لَا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا وَاللّٰهِ لَتُمْلَأَنَّ وَلَقَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيْعِ الْجَنَّةِ مَسِيْرَةُ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَهُوَ كَظِيْظٌ مِّنَ الزِّحَامِ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (١٤-٢٦٩٧) واحمد في المسند ٢/ ٣٧١)

سیدنا عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں بتایا گیا کہ اگر ایک پتھر دوزخ کے کنارہ سے پھینکا جائے تو وہ ستر سال تک اس کی گہرائی کو نہیں پہنچ سکے گا' اللہ کی قسم! اس کو بھر دیا جائے گا اور ہمیں بتایا گیا کہ جنت کے پاٹوں کے درمیان چالیس برس کے سفر جتنا فاصلہ ہے اور ایک دن ایسا بھی آئے گا کہ بہت زیادہ ہجوم کی وجہ سے بھری ہوگی۔ (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٥٦٣٠- (١٩) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ قَالَ ((مِنَ الْمَآءِ)) قُلْنَا الْجَنَّةُ مَابِنَآءُ هَا قَالَ ((لَبِنَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ وَ لَبِنَةٌ مِّنْ فِضَّةٍ وَ مِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْأَذْفَرُ وَ حَصْبَآؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوْتُ وَ تُرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ يَّدْخُلُهَا يَنْعَمُ وَلَا يَبْأَسُ وَيَخْلُدُ وَلَا يَمُوْتُ وَلَا تَبْلٰى ثِيَابُهُمْ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ.)) (رواه احمد والترمذي والدارمي) (الترمذي حديث رقم ٢٥٢٦ والدارمي حديث رقم ٢٨٢١ واحمد في المسند ٢/ ٣٠٥)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! مخلوقات کس چیز سے پیدا کی گئی ہے؟ آپ نے فرمایا پانی سے' ہم نے عرض کیا کہ بہشت کی عمارت کس چیز سے ہے؟ ❶ آپ نے فرمایا ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی اور اس کا گارا مشک خالص تیز بو کا اور کنکریاں اس کی موتی اور یاقوت کی اور خاک اس کی مثل ❷ زعفران کے ہے جو کوئی اس میں داخل ہوگا وہ چین میں رہے گا اور مشقت نہیں دیکھے گا اور ہمیشہ زندہ رہے گا اور کبھی نہ مرے گا اور نہ اس کے کپڑے پرانے ہوں گے اور نہ اس کی جوانی فنا ہوگی۔'' (احمد' ترمذی' دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند قوی نہیں مگر اس ساری حدیث کے شواہد موجود ہیں۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی پتھر کی ہے یا مٹی کی یا لکڑی وغیرہ کی۔ ❷ مثل زعفران کے زرد خوشبودار

٥٦٣١- (٢٠) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ إِلَّا وَسَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ.)) (رواه الترمذي) (الترمذي حديث رقم ٢٥٢٥)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں کوئی درخت نہیں ہے مگر ❶ اس کا تنا سونے کا ہے۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند میں کمزوری ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مگر اس کا تنا سونے کا ہے اور ٹہنیاں اس کی مختلف ہیں کسی کی سونے کی اور کسی کی چاندی کی۔

٥٦٣٢- (٢١) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَّابَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ۔)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ۲۵۲۹)

نے فرمایا: ''بہشت میں ❶ سو درجات ہیں اور ہر دو درجات کے درمیان سو برس کا فرق ہے۔'' (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بہشت الخ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بہشت میں سو درجات ہیں اور درمیان ہر دو درجات کے سو سال کی مسافت ہے اور سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے جو بروایت ترمذی فصل اول میں گذری ہے' معلوم ہوتا ہے کہ ہر دو درجات کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ آسمان اور زمین کے درمیان تو ان میں بھی کوئی تعارض نہیں ہے کیوں کہ بہشت کے درجات قرآن کی آیات کے عدد کے مطابق ہیں جیسے ہم نے سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے حاشیہ پر اس کو بیان کیا تو اس کا یہ مطلب ہے کہ بہشت کے مراتب میں سے سو تو اس صفت کے درجات ہیں جو سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں گذرے اور سوا اس صفت کے جن کا اس حدیث میں ذکر ہے لہٰذا ان میں اب کوئی تعارض نہ رہا۔

۵۶۳۳- (۲۲) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ لَوْ اَنَّ الْعَالَمِيْنَ اِجْتَمَعُوْا فِيْ اِحْدٰهُنَّ لَوَ سِعَتْهُمْ۔)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ (الترمذی حدیث رقم ۲۵۳۲ واحمد فی المسند ۳/ ۲۹)

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہشت میں سو درجات ہیں کہ اگر تمام عالم ان درجات میں سے ایک درجہ میں جمع ہو جائیں تو البتہ ان کو کفایت کرے۔'' (ترمذی) اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

۵۶۳۴- (۲۳) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى ﴿وَ فُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ﴾ قَالَ اِرْتِفَاعُهَا كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ (الترمذی حدیث رقم ۲۵۴۰ واحمد فی المسند ۳/ ۷۵)

انہی (سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے قول وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ان بچھونوں کی بلندی ❶ آسمان اور زمین کے درمیان پانچ سو برس کی مسافت کے برابر ہے۔ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس میں ایک راوی ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بلندی ان بچھونوں کی الخ یعنی جنت کے درجات کے بچھونے ایسے بلند ہوں گے جیسے سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ابھی گذرا ((اِنَّ الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَّابَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ۔))

۵۶۳۵- (۲۴) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ يَّدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ضَوْءُ وُجُوْهِهِمْ عَلٰى مِثْلِ ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ

انہی (سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پہلی جماعت ❶ جو کہ قیامت کے دن بہشت میں داخل ہوگی ان کے چہروں کی روشنی چودھویں رات کے

الْبَدْرِ وَ الزُّمْرَةُ الثَّانِيَةُ عَلٰى مِثْلِ أَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَآءِ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلٰى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً يُرٰى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَآءِ هَا۔)) (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٢٥٣٥ وابن ماجة حدیث رقم ٤٣٣٣ والدارمی حدیث رقم ٢٨٣٢ واحمد فی المسند ٣/ ١٦)

چاند کی روشنی کی طرح ہو گی اور دوسری جماعت ❷ کے چہرے آسمان میں بہترین چمکنے والے ستاروں کی طرح ہوں گے' ان میں سے ہر ایک کے لیے دو بیویاں ہوں گی ❸ اور ہر بیوی پر ستر جوڑے ہوں گے ان کی پنڈلی کا گودہ ستر جوڑوں کے اوپر سے دیکھا جائے گا۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی انبیاء علیہم السلام کی۔ ❷ وہ اولیاء اور صلحاء ہیں۔ ❸ ایک حدیث میں آیا ہے کہ اہل جنت کا ادنیٰ وہ ہوگا کہ اس کی ۷۲ بیویاں اور ہزار خادم ہوں گے اور وجہ مطابقت یہ ہے کہ دو بیویاں تو ایسی ہوں گی کہ ان کی پنڈلیوں کا گودا ستر لباسوں کے اندر سے معلوم ہوگا اور باقی ان کے علاوہ یا یہ کہ دو بیویاں ہوں دنیا کی عورتوں میں سے اور ۷۰ حوروں میں سے کہ وہ سب مل کر ۷۲ ہوں۔

٥٦٣٦- (٢٥) وَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةَ كَذَا وَ كَذَا مِنَ الْجِمَاعِ)) قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَوَيُطِيقُ ذٰلِكَ قَالَ ((يُعْطٰى قُوَّةَ مِائَةٍ۔)) (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٢٥٣٦)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مومن کو بہشت میں اتنی اور اتنی جماع کی قوت دی جائے گی'' ❶ عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول! کیا مرد جماع کی اتنی عورتوں سے طاقت رکھے گا؟ آپ نے فرمایا کہ سو مردوں کی قوت دیا ❷ جائے گا۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن' بلکہ صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ کنایہ ہے عورتوں سے' مثلاً سو سے۔ ❷ یعنی پس کیوں نہ طاقت رکھے گا اتنی عورتوں سے جماع کرنے کی۔

٥٦٣٧- (٢٦) وَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((لَوْ أَنَّ مَا يُقِلُّ ظُفُرٌ مِمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَا لَتَزَخْرَفَتْ لَهُ مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَ فَبَدَا أَسَاوِرُهُ لَطَمَسَ ضَوْءُهُ ضَوْءَ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُوْمِ۔)) (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ٢٥٣٨ واحمد فی المسند ١/ ١٦٩)

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو کچھ جنت میں ہے ❶ اگر اس سے اتنا ظاہر ہو جائے جتنا کہ ناخن اتارتا ہے تو زمین و آسمان کے کنارے زینت والے ہو جائیں اور اگر جنت والا زمین کی طرف جھانکے اور اسکے کنگن ظاہر ہو جائیں تو ان کی چمک اور روشنی سورج کی روشنی کو مٹا دے جس طرح کہ سورج ستاروں کی روشنی کو مٹا دیتا ہے۔ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ظاہر ہو یعنی دنیا میں

٥٦٣٨- (٢٧) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُرْدٌ كَحْلٰى لَا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ وَلَا يَبْلٰى ثِيَابُهُمْ.)) (رواه الترمذی والدارمی) (الترمذی حدیث رقم ٢٥٣٩ والدارمی حدیث رقم ٢٨٢٥ واحمد ٥/ ٢٤٣)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اہل جنت بغیر بالوں کے مرد سرگین ❶ آنکھوں والے ہوں گے ان کی جوانی فنا نہ ہوگی اور نہ ہی ان کے کپڑے پرانے ہوں گے۔ (ترمذی' دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ترجمہ ہے کحلی کا اور مکحول وہ مرد ہے کہ جس کی پلکوں کی جڑیں سیاہی خلقی ہو ایسی آنکھیں معلوم ہوں گویا سرمہ لگایا ہے۔

٥٦٣٩- (٢٨) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((يَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُرْدًا مُكَحَّلِيْنَ اَبْنَاءَ ثَلٰثِيْنَ اَوْ ثَلٰثٍ وَّ ثَلٰثِيْنَ سَنَةً.)) (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٢٥٤٥ والدارمی حدیث رقم ٢٨٢٦ واحمد فی المسند ٥/ ٢٤٣)

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہشتی بہشت میں اس حال میں داخل ہوں گے کہ ان کا بدن بالوں سے صاف ہوگا وہ بے ریش سرگیں آنکھیں' تیس یا تینتیس برس کے ہوں گے۔'' ❶ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ تیس برس یا تینتیس برس کے اس لیے کہ کمال جوانی کا یہی وقت ہے۔

٥٦٤٠- (٢٩) وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَ ذُكِرَ لَهٗ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى قَالَ ((يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِیْ ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْهَا مِائَةَ سَنَةٍ اَوْيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا مِائَةُ رَاكِبٍ شَكَّ الرَّاوِیْ فِيْهَا فَرَاشُ الذَّهَبِ كَاَنَّ ثَمَرَهَا الْقِلَالُ.)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ) وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. (الترمذی حدیث رقم ٢٥٤١)

سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمائے ہوئے سنا جبکہ آپ کے سامنے سدرۃ المنتہیٰ کا ❶ ذکر کیا گیا' آپ نے فرمایا کہ اس کی شاخوں کے سایہ میں ایک سوار سو برس چلے گا یا سو سوار اس کے سایہ میں پناہ پکڑیں گے' اس میں راوی کو شک ہے کہ اس درخت پر سونے کے ٹڈے ہیں گویا کہ اس کے میوے مٹکوں کے مانند ہیں۔ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث اپنی سند کی وجہ سے حسن غریب ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سدرۃ المنتہیٰ الخ یہ درخت ہے بیری کا' یہ درخت سات آسمانوں سے اوپر ہے اور نیچے اور اوپر میں حد ہے' نیچے کے لوگ اوپر نہیں پہنچتے اور اوپر والے نیچے نہیں اترتے۔ ایک روایت میں ہے کہ سدرۃ المنتہیٰ چھٹے آسمان پر ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ ساتویں آسمان پر ہے اور دونوں میں تطبیق یہ ہے کہ جڑ اس کی چھٹے آسمان پر ہے اور شاخیں ساتویں پر اور قاضی عیاض نے تو کہا اس کے تخوم زمین میں ہیں اگر یہ ثابت ہو جائے تو کوئی اشکال نہیں رہتا۔

٥٦٤١- (٣٠) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا

ﷺ مَا الْكَوْثَرُ قَالَ ((ذٰلِكَ نَهْرٌ اَعْطَانِيْهُ اللّٰهُ يَعْنِيْ فِي الْجَنَّةِ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ فِيْهِ طَيْرٌ اَعْنَاقُهَا كَاَعْنَاقِ الْجُزُرِ)) قَالَ عُمَرُ اِنَّ هٰذِهٖ لَنَاعِمَةٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَكَلَتُهَا اَنْعَمُ مِنْهَا۔)) (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٢٥٤٢ وابن ماجه حدیث رقم ٤٣٣٤ واحمد فی المسند ٣/ ٢٢١)

گیا کہ کوثر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا وہ بہشت کی نہر ❶ ہے جو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دی ہے' اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے' اس کے کناروں پر اونٹوں کی گردنوں کی طرح لمبی گردنوں والے پرندے ہیں' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا وہ پرندے خوش حال ہوں گے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان کے کھانے والے ان سے زیادہ خوش حال ہوں گے۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ وہ بہشت کی نہر یعنی نہر پانی کی کہ جس کے دونوں طرف دو حوض ہیں ایک تو جنت میں ہے اور دوسرا موقف میں۔ اور کہنے والے نے کہا یعنی بہشت کی نہر اس لیے کہ اکثر اس کا بہشت میں جا کر وہ نہر ختم ہوتی ہے۔

٥٦٤٢ - (٣١) وَعَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ خَيْلٍ قَالَ ((اِنَّ اللّٰهَ اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَآءُ اَنْ تُحْمَلَ فِيْهَا عَلٰى فَرَسٍ مِّنْ يَّاقُوْتَةٍ حَمْرَآءَ يَطِيْرُ بِكَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ اِلَّا فَعَلْتَ)) وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ اِبِلٍ قَالَ فَلَمْ يَقُلْ لَهٗ مَاقَالَ لِصَاحِبِهٖ فَقَالَ ((اِنْ يُّدْخِلْكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ يَكُنْ لَكَ فِيْهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ۔)) (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٢٥٤٤ واحمد فی المسند ٥/ ٣٥٢)

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول! کیا بہشت میں گھوڑے بھی ہوں گے آپ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ تجھے جنت میں داخل کر دے گا تو تو نہیں چاہے گا کہ تو سرخ یاقوت کے گھوڑے پر سوار کیا جائے' وہ گھوڑا جنت ❶ میں جہاں چاہے تجھے لیے اڑتا پھرے مگر یہ کہ تو ❷ کرے' ایک آدمی نے پوچھا اے اللہ کے رسول! کیا جنت میں اونٹ بھی ہوں گے' تو آپ نے اس کو بھی پہلے آدمی جیسا جواب دیا اور آپ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ تجھے جنت میں داخل کرے گا تو اس میں وہ سب کچھ ہوگا ❸ جو تیرا دل چاہے گا اور جس سے تیری آنکھ لذت حاصل کرے گی۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ گھوڑا بہشت میں الخ یعنی جہاں تو جانا چاہے تجھ کو جلد لے جائے۔

❷ مگر کہ کرے گا تو یعنی مقصود اپنا پائے گا تو حاصل یہ کہ بہشت میں جو کوئی جو کچھ چاہے گا پائے گا۔

❸ سب کچھ ہوگا اس حدیث میں وَلَكُمْ فِيْهَا مَاتَشْتَهِيْ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ کا بیان ہے۔

٥٦٤٣ - (٣٢) وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُحِبُّ الْخَيْلَ اَفِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنْ اُدْخِلْتَ

سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک دیہاتی آیا اس نے کہا' اے اللہ کے رسول! میں گھوڑوں کو بہت پسند کرتا ہوں کیا بہشت میں گھوڑے ہوں گے رسول

الْجَنَّةَ اُوْتِيْتَ بِفَرَسٍ مِنْ يَاقُوْتَةٍ لَهُ جَنَاحَانِ فَحُمِلْتَ عَلَيْهِ ثُمَّ طَارَبِكَ حَيْثُ شِئْتَ۔)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَاَبُوْسَوْرَةَ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ اَبُوْ سَوْرَةَ هٰذَا مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ يَرْوِيْ مَنَاكِيْرَ۔) (الترمذی حدیث رقم ٢٥٤٤ واحمد فی المسند ٥/ ٣٤٧)

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ اگر تو بہشت میں داخل کیا گیا تو تجھے یاقوت کا ایک گھوڑا دیا جائے گا اس کے دو بازو ہوں گے پھر تو اس پر سوار کیا جائے گا اور جہاں تو چاہے گا وہ تجھے اڑا لے جائے گا۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ اس حدیث کی اسناد قوی نہیں اور ابوسورہ جو کہ اس حدیث کا راوی ہے وہ ضعیف ہے ❶ حدیث میں ❷ اور میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے سنا' وہ کہتے تھے کہ ابوسورہ یہ ابوسورہ کی حدیث منکر ہے وہ منکر روایت کرتا ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ضعیف ہے یعنی کسی ضعف کی وجہ سے اس کی طرف ضعف کی نسبت کی جاتی ہے۔

❷ حدیث میں یعنی علم حدیث میں یا اسناد حدیث میں۔

٥٦٤٤- (٣٣) وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَ مِائَةُ صَفٍّ ثَمَانُوْنَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْاُمَمِ۔)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ۔) (الترمذی حدیث رقم ٢٥٤٦ وابن ماجه حدیث رقم ٤٢٨٩ والدارمی حدیث رقم ٢٨٣٥ واحمد فی المسند ٥/ ٣٥٥)

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ❶ ''اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی' ان صفوں میں سے اسی صفیں اس امت سے ہوں گی اور چالیس دوسری امتوں سے۔'' (ترمذی' دارمی' بیہقی فی کتاب البعث والنشور)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ شفاعت کے باب میں مرفوعاً گذر چکا ہے کہ تم نصف اہل جنت ہو گے اور یہاں فرمایا دو چند تو جواب یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو امید یہ تھی کہ میری امت نصف اہل جنت ہوں گے بعد ازاں زیادتی کی گئی اور بشارت دی گئی ساتھ زیادہ کے اس سے کہ امید رکھتے تھے اور یہ زیادتی فضل وکرم اس کا ہے بیچ حق حبیب اپنے کے اور امت اس کی کے اور اللہ تعالیٰ کا فضل بڑا ہے' امام طیبی رحمہ اللہ نے کہا احتمال ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی ۸۰ صفوں کے آدمیوں کی تعداد دوسرے انبیاء علیہم السلام کی امتوں کی چالیس صفوں کی تعداد کے برابر ہو شیخ عبدالحق نے کہا مگر یہ احتمال بعید ہے۔

٥٦٤٥- (٣٤) وَعَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((بَابُ اُمَّتِيَ الَّذِيْ يَدْخُلُوْنَ مِنْهُ الْجَنَّةَ عَرْضُهُ مَسِيْرَةُ الرَّاكِبِ الْمُجَوِّدِ ثَلٰثًا ثُمَّ اِنَّهُمْ لَيُضْغَطُوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى تَكَادُ مَنَاكِبُهُمْ

سالم تابعی رحمہ اللہ اپنے باپ ❶ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت کا دروازہ جس سے کہ میری امت جنت میں داخل ہو گی اس کی چوڑائی' خوب اور عمدہ گھوڑے دوڑانے والے آدمی کے تین دن ❷ کے سفر جتنی

تَـزُوْلُ))۔ (رَوَاهُ التِّـرْمِـذِيُّ وَ قَـالَ هٰـذَا حَـدِيْـثٌ ضَعِيْفٌ وَ سَـأَلْـتُ مُـحَـمَّـدَ بْنَ إِسْـمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَ قَالَ يَخْلُدُبْنُ اَبِيْ بَكْرٍ يَرْوِي الْـمَـنَـاكِيْـرَ۔ (الـتـرمـذی حـديـث رقـم ٢٥٤٨)

ہے پھر وہ دروازہ پر تنگ کیے جائیں گے یہاں تک کہ ان کے کندھے اتر جائیں گے۔ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث ضعیف ہے اور میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اس کو نہ پہچانا اور بخاری نے کہا کہ یخلد ❸ بن ابی بکر منکر روایات بیان کرتا ہے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث اس کے ایک راوی خالد بن ابی بکر کی منکر روایات میں سے ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اپنے باپ یعنی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے۔ ❷ تین دن بعض نے کہا تین رات مگر تین برس کہنا ظاہر تر ہے اس لیے کہ اس میں مبالغہ نکلتا ہے اور مراد اس سے کثرت ہے تحدید مراد نہیں ہے ورنہ یہ حدیث اس حدیث کے مخالف پڑے گی جس میں مذکور ہوا کہ جنت کے دونوں پاٹوں کے مابین جنت سے چالیس برس کی مسافت ہے اور ممکن ہے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف قلیل کے ساتھ یہ وحی کی گئی ہو پھر اعلام کئے گئے ساتھ کثیر کے یا حل کیا جائے او پر اختلاف دروازوں کے بسبب اختلاف داخل ہونے والوں کے اور میں یہ کہتا ہوں جب خالد بن ابی بکر اس حدیث کا راوی ضعیف ہے تو یہ حدیث ضعیف ہے اور ترمذی نے اس حدیث کو ضعیف کہا اور امام بخاری نے بھی اس حدیث کو نہ پہچانا تو یہ حدیث ضعیف گذشتہ حدیث کا جو صحیح حدیث ہے کیوں کر مقابلہ کرے گی۔ ❸ یخلد بن ابی بکر یعنی جو راوی ہے اس حدیث کا اور لفظ یخلد کاتب سے ہے ورنہ اصل میں خالد بن ابی بکر ہے۔

٥٦٤٦- (٣٥) وَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا مَافِيْهَا شِرًى وَلَا بَيْعٌ إِلَّا الصُّوَرُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَإِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ صُوْرَةً دَخَلَ فِيْهَا)) (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ (الـتـرمـذی حـديـث رقـم ٢٥٥٠ واحمد في المسند ١ / ١٥٦)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں ایک بازار ہے جس میں خرید وفروخت نہیں مگر اس میں مردوں اور عورتوں کی تصاویر ہیں جب کوئی مرد کسی تصویر کو پسند ❶ کرے گا تو اس کی وہی صورت بن جائے گی۔'' (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس صورت کے ساتھ متصف ہوگا۔

٥٦٤٧- (٣٦) وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ لَقِيَ اَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ أَسْأَلُ اللّٰهَ اَنْ يَجْمَعَ بَيْنِي وَ بَيْنَكَ فِيْ سُوْقِ الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيْدٌ أَفِيْهَا سُوْقٌ قَالَ نَعَمْ أَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوْهَا نَزَلُوْا فِيْهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ ثُمَّ يُؤْذَنُ لَهُمْ فِيْ مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا فَيَزُوْرُوْنَ رَبَّهُمْ وَ

سعید بن میسّب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ دعا کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ سے کہ مجھے اور تجھے جنت کے بازار میں جمع کرے تو سعید نے کہا کہ کیا بہشت میں بازار ہے؟ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہاں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر دی کہ جس وقت اہل جنت' جنت میں داخل ہوں گے تو وہ اپنے اعمال کے مطابق مقام ❶ پائیں گے پھر ان کو دنیا کے ایک ❷ جمعہ کی مقدار برابر اجازت دی جائے گی' وہ اپنے

يُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهُ وَ يَتَبَدّٰى لَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَيُوْضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ وَ مَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَ مَنَابِرُ مِنْ يَاقُوْتٍ وَ مَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَ مَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ وَ مَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ وَ يَجْلِسُ اَدْنَاهُمْ وَ مَا فِيْهِمْ دَنِيٌّ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَ الْكَافُوْرِ مَا يَرَوْنَ اَنَّ اَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ بِاَفْضَلَ مِنْهُمْ مَجْلِسًا)) قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا قَالَ ((نَعَمْ هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ)) قُلْنَا لَا قَالَ))كَذٰلِكَ لَا تَتَمَارَوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ وَلَا يَبْقٰى فِيْ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ اِلَّا حَاضَرَهُ اللّٰهُ مُحَاضَرَةً وَ حَتّٰى يَقُوْلُ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ اَتَذْكُرُ يَوْمَ قُلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيُذَكِّرُ بِبَعْضِ غَدَرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَفَلَمْ تَغْفِرْلِيْ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَبِسَعَةِ مَغْفِرَتِيْ بَلَغْتَ مَنْزِلَتَكَ هٰذِهِ فَبَيْنَاهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ فَوْقِهِمْ فَاَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيْبًا لَمْ يَجِدُوْا مِثْلَ رِيْحِهٖ شَيْئًا قَطُّ وَ يَقُوْلُ رَبُّنَا قُوْمُوْا اِلٰى مَآ اَعْدَدْتُّ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ فَخُذُوْا مَا اشْتَهَيْتُمْ فَنَاْتِيْ سُوْقًا قَدْ حَفَّتْ بِهِ الْمَلٰئِكَةُ فِيْهَا مَالَمْ تَنْظُرِ الْعُيُوْنُ اِلٰى مِثْلِهٖ وَلَمْ تَسْمَعِ الْاٰذَانُ وَ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوْبِ فَيُحْمَلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا لَيْسَ يُبَاعُ وَلَا يُشْتَرٰى وَ فِيْ ذٰلِكَ السُّوْقِ يَلْقٰى اَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا)) قَالَ ((فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ وَالْمُرْتَفِعَةِ فَيَلْقٰى مَنْ هُوَدُوْنَهُ وَ مَا فِيْهِمْ دَنِيٌّ فَيَرُوْعُهُ مَايَرٰى

پروردگار کی زیارت کریں گے' اللہ تعالیٰ کا عرش ان کے لیے ظاہر کرے گا اور اللہ تعالیٰ جنت کے باغات میں سے ایک بڑا باغ ان کے لیے نور اور موتیوں کے یاقوت اور زبرجد کے ظاہر ہوگا' تو ان کے لیے سونے اور چاندی کے منبر رکھے جائیں گے' ان میں سے کم درجہ والا آدمی کستوری اور کافور کے ٹیلوں پر بیٹھے گا ان میں کوئی بھی ادنیٰ ❸ نہیں ہوگا ان کو یہ گمان نہیں ❹ ہوگا کہ کرسیوں والے بیٹھنے کی جگہ کے لحاظ سے ان سے افضل ہیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا اے اللہ کے رسول! کیا ہم اپنے پروردگار کو دیکھ سکیں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں! کیا تم سورج اور چودھویں رات کے چاند کے دیکھنے میں کوئی شک وشبہ رکھتے ہو؟ ہم نے کہا نہیں' آپ نے فرمایا اسی طرح تم اپنے پروردگار کے دیکھنے میں بھی شک نہیں کرو گے اور اس مجلس میں کوئی بھی ایسا آدمی نہیں ہوگا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کسی واسطہ کے بغیر کلام نہیں کرے گا' یہاں تک کہ ان میں سے ایک آدمی سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے فلاں بن فلاں! کیا تجھے یاد ہے کہ ایک دن تو نے ایسے اور ایسے ❺ کہا تھا' اللہ تعالیٰ اس کو اس کی بعض وعدہ خلافیاں ❻ یاد دلائے گا جو اس نے دنیا میں کی ہوں گی' وہ کہے گا اے میرے رب کیا تو نے میرے وہ گناہ بخش نہیں دیئے؟ ❼ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ❽ تو میری مغفرت کی وسعت کی وجہ سے ہی اس مقام کو پہنچ سکا ہے' وہ اسی حال میں ہوں گے کہ ان پر ایک ایسا بادل چھا جائے گا اور ان پر ایسی خوشبو برسائے گا کہ انہوں نے ایسی خوشبو کبھی نہیں سونگھی ہوگی اور ہمارا پروردگار فرمائے گا میں نے جو بزرگی تمہارے لیے تیار کی ہے اس کی طرف کھڑے ہو جاؤ اور جو بھی تمہاری خواہش ہے وہ لے لو' تو ہم بازار میں آئیں گے' جس کو فرشتوں نے گھیر رکھا ہوگا' اس میں ایسی چیزیں ہوں گی کہ جو آنکھوں نے کبھی نہ دیکھی' کانوں نے کبھی نہ سنی اور دلوں میں کبھی ان کا خیال بھی نہیں گذرا ہوگا' اور ہماری خواہش کے مطابق ہمیں سامان اٹھوا دیا جائے گا' اس میں خرید وفروخت نہیں ہوگی اور اس بازار میں اہل جنت ایک دوسرے سے ملیں گے آپ نے

عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ فَمَا يَنْقَضِي اٰخِرُ حَدِيْثِهٖ حَتّٰى يَتَخَيَّلُ عَلَيْهِ مَاهُوَ اَحْسَنُ مِنْهُ وَ ذَالِكَ اَنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَحْزَنَ فِيْهَا ثُمَّ نَنْصَرِفُ اِلٰى مَنَازِلِنَا فَيَتَلَقَّانَا اَزْوَاجُنَا فَيَقُلْنَ مَرْحَبًا وَ اَهْلًا لَقَدْ جِئْتَ وَاِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ اَفْضَلُ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ فَنَقُوْلُ اِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ وَ يَحِقُّنَا اَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا۔)) (رواه الترمذی و ابن ماجة و قال الترمذی هذا حديث غريب) (الترمذی حدیث رقم ٢٥٤٩ وابن ماجه حدیث رقم ٤٣٣١)

فرمایا کہ ایک بلند درجہ جنتی ایک کم ❾ درجہ والے جنتی سے ملے گا' جبکہ ان میں سے کوئی بھی کم درجہ والا نہیں ❿ ہوگا وہ اس کا لباس دیکھ کر خوش ⓫ ہوگا' ابھی اس کی باتیں ختم ⓬ نہ ہوگی اور اسے خیال آئے گا کہ اس کا لباس ⓭ اس سے اچھا ہے' یہ ⓮ اس لیے ہوگا کہ جنت میں کوئی بھی غمگین نہ ہو' پھر ہم اپنے اپنے گھروں کی طرف لوٹیں گے' تو ہماری بیویاں ⓯ ہمارا استقبال کریں گی اور خوش آمدید کہیں گی (اور کہیں گی کہ) جب تم ہمارے پاس سے گئے تھے اس وقت تو اتنے خوبصورت نہیں تھے جتنا کہ اب ہو؟ ہم کہیں گے کہ آج ہم نے ⓰ اپنے پروردگار جبار کے ساتھ ہم نشینی کی ہے اور یہ حق ⓱ بنتا ہے کہ ہم اس کی مثل واپس پلٹیں۔

(ترمذی' ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ہر ایک کا مقام اس کے درجہ کے لائق ہوگا۔ ❷ کیونکہ جنت میں دنیا کی طرح دن اور رات نہ ہوں گے اور بعض نے کہا جنت میں یہی جمعہ کا دن ہوگا۔ ❸ بلکہ دنیا کی نظر سے تو کم درجہ والا بھی یہاں کی ہفت اقلیم کے بادشاہ سے زیادہ ہوگا۔

❹ یعنی کم درجات کا جنتی یہ خیال نہ کرے گا کہ اعلیٰ درجہ کا مقام ہمارے مقام سے افضل ہے بلکہ ہر جنتی اپنا مقام سب سے بہتر خیال کرے گا کیوں کہ وہاں رنج اور ملال کسی طرح کا نہ ہوگا۔ ❺ یعنی اس چیز سے کہ نہیں جائز شرع شریف میں' پس گویا کہ توقف کرے گا وہ شخص اس میں اور تامل کرے گا ان گناہوں میں جو کہ کیے ہوں گے۔ ❻ بعض عہد شکنیاں' ان سے مراد گناہ ہیں جن کے ارتکاب میں اللہ تعالیٰ کے عہد کا توڑنا لازم آتا ہے۔ ❼ یعنی داخل کیا تو نے مجھ کو جنت میں کیا نہیں بخشے تو نے میرے لیے وہ گناہ کہ صادر ہوئے مجھ سے۔

❽ ہاں یعنی بخش دیے تیرے گناہ۔ ❾ یعنی مرتبہ میں۔ ❿ یعنی سب اپنی اپنی جگہ رفیع و عالی ہوں گے اگرچہ بہ نسبت بعض کے کم ہوں۔

⓫ اس عبارت میں دو احتمال ہیں اور روع بمعنی ڈرانے اور خوش کرنے کے ہیں وجہ اول پر معنی ہوں گے کہ ڈرائے گی اس شخص بلند مرتبہ کو یعنی مکروہ معلوم ہوگی اس کو وہ چیز کہ دیکھے گا اس پر کہ کمتر اس سے قسم لباس سے اور وجہ دوسری پر معنی یہ ہوں گے کہ خوش کرے گی اس شخص کو وہ چیز کہ دیکھے گا اپنے پر قسم لباس اعلیٰ سے۔ ⓬ کم رتبہ کا یا عالی رتبہ کا کہ اپنے جی میں کرتا تھا یا اس شخص سے کہ ملا تھا اس سے۔ ⓭ یا اس مرد عالی رتبہ پر لباس کہ بہتر ہوگا اس کے لباس سے جس کو ملا مگر وہ معنی جو ترجمہ میں مذکور ہیں مقام کے زیادہ مناسب اور موافق ہیں اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے آگے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جنت میں کسی کو رنج نہ ہوگا۔ ⓮ اور یہ یعنی ظہور لباس بہتر کا۔ ⓯ ہماری بیویاں یعنی دنیا کی بیویاں اور حوریں۔ ⓰ ہم نے ہمنشینی کی آج اپنے پروردگار جبار سے' جو اچھا کرنے والا جانوں کا اور ٹوٹے ہوئے کو جوڑنے والا ہے۔

⓱ اور پہنچتا ہے یعنی اس لیے کہ جو کوئی بیٹھے ایسی ذات کے ساتھ کہ تمام حسن و جمال اسی نے بخشا تو پھر وہ کیوں کر حسن و جمال نہ پائے۔

٥٦٤٨ - (٣٧) وَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ الَّذِيْ لَهٗ ثَمَانُوْنَ اَلْفَ

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ادنیٰ جنتی وہ ہوگا جس کے اسی ہزار خادم اور بہتر

خَادِمٍ وَ اثْنَتَانِ وَ سَبْعُوْنَ زَوْجَةً وَ تُنْصَبُ لَهُ قُبَّةٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَ زَبَرْجَدٍ وَ يَاقُوْتٍ كَمَا بَيْنَ الْجَابِيَةِ إِلَى صَنْعَآءَ)) وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ ((وَمَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ صَغِيْرٍ أَوْ كَبِيْرٍ يُرَدُّوْنَ بَنِيْ ثَلٰثِيْنَ فِي الْجَنَّةِ لَا يَزِيْدُوْنَ عَلَيْهَا أَبَدًا وَ كَذٰلِكَ أَهْلُ النَّارِ)) وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ ((إِنَّ عَلَيْهِمُ التِّيْجَانَ أَدْنٰى لُؤْلُؤَةٍ مِنْهَا لَتُضِيْءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ ((الْمُؤْمِنُ إِذَا اشْتَهَى الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ كَانَ حَمْلُهُ وَ وَضْعُهُ وَ سِنُّهُ فِي سَاعَةٍ كَمَا يَشْتَهِيْ)) وَ قَالَ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ((إِذَا اشْتَهَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ الْوَلَدَ كَانَ فِيْ سَاعَةٍ وَلٰكِنْ لَا يَشْتَهِيْ))۔ (رواه الترمذی و قال هذا حديث غريب و روى ابن ماجة الرابعة والدارمی الاخيرة۔) (الترمذی حدیث رقم ۲۵٦۲ وابن ماجه حديث رقم ٤٣٣٨ والدارمی حديث رقم ٢٨٤٣ واحمد فی المسند ٣/ ٧٦)

بیویاں ❶ ہوں گی اس کے لیے موتی' زبرجد اور یاقوت سے ایک خیمہ بنایا جائے گا ❷ جس کی مسافت ❸ جابیہ ❹ سے صنعا جتنی ہوگی اور اس ❺ اسناد سے ہے کہ آپ نے فرمایا جو اہل جنت دنیا میں چھوٹے' بڑے مریں گے وہ جنت میں تیس تیس برس کے جوان ہوں گے اس کی عمر اس سے بڑھے گی نہیں اور اسی طرح ❻ دوزخ والے بھی ہوں گے اور اسی اسناد سے ہے کہ آپ نے فرمایا اہل جنت کے سروں پر ایسے تاج ہوں گے جن کے ادنیٰ موتی سے مشرق و مغرب کا درمیانی فاصلہ روشن ہو جائے گا اور اسی اسناد سے ہے کہ آپ نے فرمایا مومن جب جنت میں اولاد کی خواہش کرے گا تو اس کا حمل اور اس کا پیدا ہونا ایک ہی گھڑی میں ہو جائے گا جیسی اس کی خواہش ہوگی اور اسحٰق بن ابراہیم نے اس حدیث کے بیان میں کہا کہ مومن ایسی خواہش نہیں کرنے والا۔ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور ابن ماجہ نے حدیث سے چوتھا اور دارمی نے ❼ اخیر کا حصہ روایت کیا ہے)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی دو دنیا کی اور ۷۰ حورعین سے۔ ❷ یعنی اس کے لیے موتی اور زبرجد کا خیمہ بنایا جائے گا یا زبرجد اور موتیوں سے مرصع ہوگا اور آراستہ۔ ❸ یعنی طول وعرض میں۔ ❹ ایک شہر ہے شام میں اور صنعا مشہور شہر ہے یمن میں۔ ❺ یعنی خبر کی مذکورہ حدیث روایت ہوئی۔ ❻ یعنی دوزخیوں کی عمر بھی تیس برس کی رہے گی اور شاید اس قدر عمر ابرار اور کفار کی اس لیے مقرر ہوئی تاکہ چین اور عذاب کامل دارالقرار اور دارلبوار میں پائیں۔ ❼ یعنی دارمی نے اسحاق کا قول نقل کیا اور ابورزین سے مرفوعاً مروی ہے کہ اہل جنت کی اولاد نہ ہو گی۔ (مصباح)

٥٦٤٩- (٣٨) وَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَمُجْتَمَعًا لِلْحُوْرِ الْعِيْنِ يَرْفَعْنَ بِأَصْوَاتٍ لَمْ تَسْمَعِ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا يَقُلْنَ نَحْنُ الْخٰلِدَاتُ فَلَا نَبِيْدُ وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْأَسُ وَ نَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں حورعین کا جلسہ ہوگا وہ اس میں بلند آواز سے کہ ایسی خوبصورت آواز مخلوقات نے نہیں سنی وہ کہیں گی کہ ہم ہمیشہ زندہ رہنے والی ہیں کبھی ہلاک نہیں ہوں گی ہم چین سے رہنے والیاں ہیں کبھی تکالیف نہیں دیکھیں گی' ہم ہمیشہ

طُوْبٰی لِمَنْ کَانَ لَنَا وَ کُنَّا لَهٗ۔)) (رواہ الترمذی)

(الترمذی حدیث رقم ۲۵٦٤ واحمد فی المسند ۱/۱۵٦)

خوش رہنے والیاں ہیں کبھی ناراض نہیں ہوں گی اس کے لیے خوشخبری ہے جو ہمارے لیے ہے اور جس کے لیے ہم ہیں۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

٥٦٥٠- (۳۹) وَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَآءِ وَ بَحْرَ الْعَسَلِ وَ بَحْرَ اللَّبَنِ وَ بَحْرَ الْخَمْرِ ثُمَّ تَشَقَّقُ الْاَنْهَارُ بَعْدُ۔)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ)

سیدنا حکیم بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہشت میں پانی کا دریا ہے ❶ اور شہد کا دریا ہے اور دودھ کا دریا ہے اور شراب کا دریا ہے پھر ان دریاؤں میں سے نہریں نکلتی ہیں۔'' ❷ (ترمذی)

(الترمذی حدیث رقم ۲۵۷۱ واحمد فی المسند ٥/٥)

حکم الحدیث: اس کی سند غریب ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث میں آیت سورۂ محمد ﴿فِيْهَا اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ وَّاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى﴾ کا بیان ہے ملا علی قاری رحمہ اللہ نے کہا ظاہر یہ ہے کہ اس حدیث میں اصول مراد ہیں پھران میں سے پھٹیں گے اور جاری ہوں گی نہریں طرف خیموں ابرار کے اور نیچے محلوں اخیار کے اور بعض نے کہا مراد دریاؤں سے وہی نہریں ہیں کہ نام رکھا گیا ان کا نہر ان کے جاری ہونے کے باعث۔ ❷ بعد یعنی بہشتیوں کے بہشت میں آنے کے بعد۔

٥٦٥١- (٤٠) وَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ۔

اور دارمی نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

(الدارمی حدیث رقم ۲۸۳٦)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٥٦٥٢- (٤١) وَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((اِنَّ الرَّجُلَ فِي الْجَنَّةِ لَيَتَّكِئُ فِي الْجَنَّةِ سَبْعِيْنَ مَسْنَدًا قَبْلَ اَنْ يَتَحَوَّلَ ثُمَّ تَاْتِيْهِ امْرَاَةٌ فَتَضْرِبُ عَلٰى مَنْكِبِهٖ فَيَنْظُرُ وَجْهَهٗ فِيْ خَدِّهَا اَصْفٰى مِنَ الْمِرْاٰةِ وَ اِنَّ اَدْنٰى لُؤْلُؤَةٍ عَلَيْهَا تُضِيْءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ فَتُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَيَرُدُّ السَّلَامَ وَ يَسْاَلُهَا مَنْ اَنْتِ فَتَقُوْلُ اَنَا مِنَ الْمَزِيْدِ وَ اَنَّهٗ لَيَكُوْنُ عَلَيْهَا سَبْعُوْنَ ثَوْبًا فَيَنْفُذُهَا بَصَرُهٗ حَتّٰى يُرٰى مُخَّ سَاقِهَا مِنْ وَرَآءِ ذٰلِكَ وَ اِنَّ عَلَيْهَا مِنَ التِّيْجَانِ اَنَّ

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جنتی آدمی اپنی مجلس میں پھرنے ❶ سے پہلے ستر تکیوں پر تکیہ کرے گا پھر اس کے پاس ایک عورت ❷ آئے گی وہ اس کے کندھے پر ہاتھ مارے ❸ گی وہ آدمی اپنا چہرہ اس کے رخساروں میں دیکھے گا اس کا رخسار ایک روشن آئینہ ہوگا اس کے ایک ادنیٰ سے موتی سے مشرق و مغرب کا درمیانی علاقہ روشن ہو جائے گا وہ عورت اس آدمی کو سلام کہے گی وہ سلام کا جواب دے گا اور اس سے پوچھے گا کہ تو کون ہے؟ وہ کہے گی میں ❹ اللہ تعالیٰ کا اضافی انعام

اَدْنٰی لُؤْلُؤَةٍ مِنْهَا لَتُضِيْءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ))
(رواہ احمد) (احمد فی المسند ۳/ ۷۵)

ہوں جس کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے' اس پر ستر کپڑے ❺ ہوں گی' وہ اس کی پنڈلیوں کا گودا ان کپڑوں کے اندر سے دیکھے گا اور اس عورت کے ❻ سر پر ان موتیوں کا تاج ہوگا کہ جن کا ادنیٰ موتی مشرق و مغرب کے درمیانی علاقہ کو روشن کرے دے گا۔ (احمد)

حکم الحدیث: اس میں ایک ضعیف راوی موجود ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ایک پہلو سے طرف دوسرے پہلو کے۔ ❷ یعنی بہشت کی عورتوں میں سے۔ ❸ یعنی اپنا جمال دکھانے کے لیے اس کے ساتھ ناز کرے گی۔ ❹ میں اضافی انعام ہوں اس میں آیت ﴿لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ﴾ اور ﴿لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ﴾ کے معنی کا بیان ہے اور مزید اور زیادت کے دیدار الٰہی کے ساتھ یہی تفسیر ہوئی ہے' زیادت ان کو اس لیے فرمایا کہ حُسنیٰ تو جنت ہے جس کا وعدہ کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جزا اعمال میں مکلفین کے لیے اور زیادہ مذکورہ فضل پر فضل ہے۔
❺ ستر کپڑے یعنی رنگ برنگ کے لباس۔ ❻ یعنی اس عورت کے بدن کی لطافت اتنے لباسوں کے اندر سے نظر آئے گی۔

۵۶۵۳- (۴۲) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَحَدَّثُ، وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ ((اِنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِسْتَاْذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ فَقَالَ لَهُ اَلَسْتَ فِيْمَا شِئْتَ؟ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَزْرَعَ فَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهُ وَاسْتِوَاءُهُ وَاسْتِحْصَادُهُ فَكَانَ اَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى دُوْنَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ فَاِنَّهُ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ)) فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ وَاللّٰهِ لَا تَجِدُهُ اِلَّا قُرَشِيًّا اَوْ اَنْصَارِيًّا فَاِنَّهُمْ اَصْحَابُ زَرْعٍ وَاَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِاَصْحَابِ زَرْعٍ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔ (رواہ البخاری) (البخاری حدیث رقم ۲۳۴۸ واحمد فی المسند ۲/ ۵۱۱)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ حدیث بیان فرما رہے تھے جبکہ آپ کے نزدیک ایک دیہاتی آدمی بیٹھا تھا آپ نے فرمایا کہ ایک جنتی ❶ آدمی اللہ تعالیٰ سے کھیتی باڑی کرنے کی اجازت مانگے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تو اس میں نہیں ❷ جو تو چاہتا ہے' وہ ❸ کہے گا ہاں لیکن میں کھیتی باڑی کو پسند کرتا ہوں' اسے اجازت مل جائے گی وہ بیج بوئے گا اور آنکھ ❹ جھپکنے سے بھی پہلے اس کا پیدا ہونا' بڑھنا اور کٹائی ہو جائے گی اور وہ پہاڑوں کے برابر ہو جائے گی' اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ابن آدم اسے لے لے تجھے کوئی چیز سیر نہیں کرتی' وہ دیہاتی کہنے لگا اللہ کی قسم وہ شخص قریشی یا انصاری ہو گا کیونکہ وہی کھیتی باڑی کرنے والے ہیں' ہم تو کھیتی باڑی کرنے والے نہیں (دیہاتی کی یہ بات سن کر) نبی ﷺ ہنس پڑے۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی درخواست کرے گا اللہ تعالیٰ سے کہ مجھے اجازت دیں تاکہ میں بہشت میں کھیتی باڑی کروں۔
❷ یعنی جس چیز کی تجھے ضرورت ہے کیا وہ موجود نہیں؟ تو زراعت کیوں کرتا ہے؟ ❸ ہاں یعنی سب کچھ ہے۔ ❹ پس جلدی سے پلک جھپکنے میں ہو جائے گی روئیدگی الخ یعنی ہنوز پلک نہ جھپکی تھی کہ یہ سب کام ہو گئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشتی جو چاہے گا سو پائے گا۔

۵۶۵۴- (۴۳) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَّسُوْلَ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول

اللّٰهِ ﷺ اَیَنَامُ اَهْلُ الْجَنَّةِ قَالَ ((اَلنَّوْمُ اَخُ الْمَوْتِ وَلَا یَمُوْتُ اَهْلُ الْجَنَّةِ))۔ (رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ) (البیهقی حدیث رقم ٤٧٤٥)

اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا جنت والے سوئیں گے؟ آپ نے فرمایا سونا موت کا بھائی ہے اور جنت والوں کو موت ❶ نہیں آئی۔ (بیہقی فی شعب الایمان)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جب موت نہیں تو پھر سونا کیسا؟ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنت میں داخلہ مل جانے کے بعد نینداور موت کی چھٹی ہو جائے گی۔

بَابُ رُؤْیَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی

دیدار الٰہی کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٥٦٥٥ - (١) عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ عِیَانًا۔)) وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَنَظَرَ اِلَی الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ ((اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ کَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ وَلَا تُضَامُّوْنَ فِیْ رُؤْیَتِهٖ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰی صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَءَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا۔)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٧٤٣٥ ومسلم حدیث رقم (٢١١ ـ ٦٣٣) وابو داود حدیث رقم ٤٧٢٩ والترمذی حدیث رقم ٢٥٥١ وابن ماجه حدیث رقم ١٧٧ والدارمی حدیث رقم ٢٨٠١)

سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم بہت جلد اپنے پروردگار کو کھلی آنکھ سے دیکھو گے ایک روایت میں ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ تم اپنے پروردگار کو اس طرح دیکھو گے ❶ جس طرح کہ تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو اور اس کے دیکھنے میں تم کوئی تکلیف محسوس نہیں کرتے پس اگر تم اس بات کی طاقت رکھو کہ تم سورج کے نکلنے اور غروب ہونے سے پہلے نماز پر غلبہ نہ دیئے جاؤ تو یہ ضرور کرو' پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ''اپنے پروردگار کی سورج کے طلوع ہونے اور غروب ہونے سے پہلے تسبیح بیان کرو۔'' (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ جیسے دیکھتے ہو اس چاند کو الخ یہ تشبیہ ہے دیکھنے کی سورج کے اللہ تعالیٰ کے دیکھنے کے ساتھ نہ کہ تشبیہ سورج کی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیوں کہ سورج ایک مخلوق ہے اور مخلوق کسی بات میں خالق کے مثل نہیں ہو سکتی مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دیدار میں کسی طرح کا ہجوم نہ ہوگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا دیدار قیامت میں ایمان داروں کو نصیب ہوگا اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا' شیعہ اور معتزلہ دیدار کے منکر ہیں یہ دولت ان کے نصیب ہی میں نہیں انکار ہی کیا چاہیں' امام نووی رحمہ اللہ نے کہا تمام اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا دیکھنا ممکن ہے محال نہیں ہے اور انہوں نے اتفاق کیا ہے اس پر کہ آخرت میں مومنین اللہ تعالیٰ کو دیکھیں گے اور کافر اس نعمت سے محروم

رہیں گے اور معتزلہ اور خوارج اور بعض مرجیہ نے یہ گمان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی مخلوق میں سے کوئی نہ دیکھے گا بلکہ اللہ تعالیٰ کا دیکھنا محال ہے عقلاً اور یہ ایک واضح غلطی اور بدترین جہالت ہے کتاب وسنت اور اجماع صحابہ اور سلف امت سے یہ امر ثابت ہے کہ آخرت میں مومنوں کو اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز فجر اور عصر کو دیدار الٰہی کے حاصل ہونے میں بڑا دخل ہے۔

٥٦٥٦ - (٢) وَعَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا اَزِيْدُكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا اَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ)) قَالَ ((فَيُرْفَعُ الْحِجَابُ فَيَنْظُرُوْنَ اِلٰى وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَمَا اُعْطُوْا شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِّنَ النَّظَرِ اِلٰى رَبِّهِمْ ثُمَّ تَلَا ﴿لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ﴾)) (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (٢٩٧ـ ١٨١) والترمذي حديث رقم ٢٥٥٢ واحمد في المسند ٦/ ١٥)

سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس وقت اہل جنت' جنت میں داخل ہوں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم کوئی اور چیز چاہتے ہو' میں تمہیں ❶ زیادہ دوں تو وہ کہیں گے کیا تو نے ہمارے چہروں کو روشن ❷ (سفید) نہیں کر دیا' کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا اور کیا تو نے ہمیں آگ سے نجات نہیں دی' آپ نے فرمایا پھر پردے اٹھا دیئے جائیں گے تو وہ اپنے اللہ تعالیٰ کا چہرۂ مبارک دیکھیں گے اور یہ اپنے پروردگار کے چہرۂ مبارک کو دیکھنے سے بہتر کوئی چیز نہیں دیئے گئے' پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ''جن لوگوں نے نیکیاں کی ہیں ان کے لیے ثواب اور اس میں ❸ اضافہ ہے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی تمہاری عطاؤں سے۔ ❷ یعنی اس سے زیادہ کیا ہوگا۔ ❸ یعنی دیدار الٰہی' اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ بہشت میں ایمان داروں کو دیدار الٰہی نصیب ہوگا اور بہشت کی کوئی نعمت اور لذت اس کو لگا نہ کھائے گی۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٥٦٥٧ - (٣) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَّمَنْ يَّنْظُرُ اِلٰى جِنَانِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَنَعِيْمِهٖ وَخَدَمِهٖ وَسُرُرِهٖ مَسِيْرَةَ اَلْفِ سَنَةٍ وَّاَكْرَمَهُمْ عَلَى اللّٰهِ مَنْ يَّنْظُرُ اِلٰى وَجْهِهٖ غُدْوَةً وَّعَشِيَّةً)) ثُمَّ قَرَاَ ﴿وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾ (رواه احمد و الترمذي) (احمد والترمذي ٤/ ٥٩٣ حديث رقم ٢٥٥٣)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہ ادنیٰ بہشتیوں کا مرتبہ کے لحاظ سے وہ شخص ہے کہ جو اپنے باغات' اپنی عورتوں' اپنی نعمتوں' اپنے خدمت گاروں اور اپنے تختوں کی طرف ہزار برس کی مسافت کے مقدار پھیلے ہوئے دیکھے گا اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ مکرم شخص وہ ہوگا جو اللہ تعالیٰ کا چہرۂ مبارک صبح' شام دیکھے گا ❶ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ''اس دن کتنے چہرے تر وتازہ اور خوش وخرم ہوں گے جو اپنے پروردگار کو دیکھ رہے ہوں گے۔'' (احمد' ترمذی)

حکم الحدیث: اس میں ایک ضعیف راوی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کتاب وسنت اور اجماع صحابہ اور سلف امت سے یہ امر ثابت ہے کہ آخرت میں مومنوں کو اللہ تعالیٰ کا دیدار

حاصل ہوگا اور روایت کی حدیث کو قریب بیس صحابہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے اور قرآن مجید کی آیات اس باب میں مشہور ہیں۔ اور اہل بدعت نے جو ان پر اعتراض کیے ہیں، وہ بھی اہل سنت کی کتابوں میں ان کے جواب سمیت مذکور ہیں اور ہم کو ان کے بیان کرنے کی یہاں ضرورت معلوم نہیں ہوتی اور دنیا میں اللہ عزوجل کا دیکھنا ممکن ہے لیکن جہاں سلف اور خلف کا یہ قول ہے کہ یہ دنیا میں واقع نہ ہوگا اور امام ابوالقاسم قشیری نے ابوبکر بن نورک سے نقل کیا ہے کہ اس مسئلہ میں امام ابوالحسن اشعری کے دو قول ہیں ایک تو دنیا میں اللہ تعالیٰ کا دیدار واقع ہوا' دوسرا یہ کہ اس کا وقوع نہیں ہوا۔

٥٦٥٨- (٤) وَعَنْ اَبِیْ رَزِیْنِ نِ الْعُقَیْلِیِّ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَکُلُّنَا یَرٰی رَبَّهٗ مُخْلِیًا بِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ قَالَ ((بَلٰی)) قَالَ قُلْتُ وَ مَا اٰیَةُ ذٰلِكَ فِیْ خَلْقِهٖ قَالَ ((یَا اَبَا رَزِیْنٍ اَلَیْسَ کُلُّکُمْ یَرَی الْقَمَرَ لَیْلَةَ الْبَدْرِ مُخْلِیًا بِهٖ)) قَالَ بَلٰی قَالَ ((فَاِنَّمَا هُوَ خَلْقٌ مِّنْ خَلْقِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَجَلُّ وَاَعْظَمُ))۔ (رواه ابو داوٗد) (ابو داود حدیث رقم ٤٧٣١ وابن ماجه حدیث رقم ١٨٠ واحمد فی المسند ٤/ ١١)

سیدنا ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا اے اللہ کے رسول! کیا ہم میں سے ہر شخص قیامت کے دن ❶ تن وتنہا اپنے پروردگار کو دیکھے گا' آپ نے فرمایا ہاں' میں نے کہا کیا اس کی مخلوق میں اس کی کوئی اور نشانی بھی ملتی ہے؟ آپ نے فرمایا کیا تم میں سے ہر شخص اکیلا چودھویں رات کے چاند کو نہیں دیکھتا (میں نے) کہا ہاں' آپ نے فرمایا وہ (چاند بھی) اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے ایک ❷ مخلوق ہے اور اللہ تعالیٰ کامل اور بزرگ تر ہے۔ ❸ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی بے مزاحمت غیر کے۔ ❷ یعنی اور دیکھتا ہے اس کو ہر ایک۔ ❸ یعنی پس وہ بطریق اولیٰ دکھائی دے گا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٥٦٥٩- (٥) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ هَلْ رَاَیْتَ رَبَّكَ قَالَ ((نُوْرٌ اَنّٰی اُرَاهُ))۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (٢٨٥- ١٧٥) والترمذی حدیث رقم ٣٢٨٢)

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نور ہے میں اس کو کیسے دیکھوں۔ ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس کی ذات پاک پر نور جلال کے پردے ہیں دنیا میں آنکھ کو دیکھنے کی طاقت کہاں' امام نووی رحمہ اللہ نے کہا یعنی حجاب اس کا نور ہے اور معنی یہ ہیں کہ نور کی وجہ سے میں اس کو نہ دیکھ سکا کیونکہ جب نور بہت ہوتا ہے تو آنکھ چکا چوند ہو جاتی ہے اور کچھ دکھلائی نہیں دیتا ہے۔

٥٦٦٠- (٦) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی، وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی﴾ قَالَ رَاٰهُ بِفُؤَادِهٖ مَرَّتَیْنِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَ فِیْ رِوَایَةِ التِّرْمِذِیِّ قَالَ رَاٰی مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ قَالَ عِکْرِمَةُ قُلْتُ اَلَیْسَ اللّٰهُ یَقُوْلُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان آیات کی تفسیر میں کہا کہ محمد ﷺ کے دل نے اس میں جو دیکھا جھوٹ نہیں کہا اور البتہ اسے ایک مرتبہ اور بھی دیکھا تھا سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے ❶ اپنے رب کو اسی دل سے دوبار دیکھا۔

﴿لَاتُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَ هُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ﴾ قَالَ وَيْحَكَ ذَاكَ اِذَا تَجَلّٰى بِنُوْرِهِ الَّذِىْ هُوَ نُوْرُهُ وَقَدْ رَاٰى رَبَّهُ مَرَّتَيْنِ۔ (مسلم حدیث رقم (۲۹۱۔ ۱۷۸) والترمذی حدیث رقم ۳۲۷۹)

(مسلم) اور ترمذی کی روایت میں اس طرح ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے' عکرمہ نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا' کیا اللہ تعالیٰ نہیں فرماتا کہ اسے آنکھیں نہیں پا سکتیں اور وہ آنکھوں کو پاتا ہے؟ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا تیرے لیے افسوس ہے یہ تو اس وقت ہے جب وہ اپنے نور خاص سے ظاہر ہوگا۔ اور تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دو بار دیکھا ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ قول ہے کہ آیات نجم میں مراد دیدار الٰہی ہے اور اکثر علماء نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام کو ان کی اصلی صورت میں دیکھا دو بار اور ایک روایت میں صراحتاً یہ امر ثابت ہے مسروق سے کہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے سب سے پہلے اس آیت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: مراد اس سے جبرائیل علیہ السلام ہیں تو اب اس سے پھرنے (انکار) کے لیے کوئی دلیل چاہیے۔

۵۶۶۱- (۷) وَعَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَعْبًا بِعَرَفَةَ فَسَاَلَهُ عَنْ شَيْءٍ فَكَبَّرَ حَتّٰى جَاوَبَتْهُ الْجِبَالُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّا بَنُوْ هَاشِمٍ فَقَالَ كَعْبٌ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَسَمَ رُؤْيَتَهُ وَ كَلَامَهُ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَ مُوْسٰى فَكَلَّمَ مُوْسٰى مَرَّتَيْنِ وَرَاٰهُ مُحَمَّدٌ مَرَّتَيْنِ قَالَ مَسْرُوْقٌ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ هَلْ رَاٰى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ فَقَالَتْ لَقَدْ تَكَلَّمْتَ بِشَيْءٍ قَفَّ لَهُ شَعْرِيْ قُلْتُ رُوَيْدًا ثُمَّ قَرَاْتُ ﴿لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى﴾ فَقَالَتْ اَيْنَ تَذْهَبُ بِكَ اِنَّمَا هُوَ جِبْرَئِيْلُ مَنْ اَخْبَرَكَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَاٰى رَبَّهُ اَوْ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا اُمِرَ بِهِ اَوْ يَعْلَمُ الْخَمْسَ الَّتِيْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ﴾ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْيَةَ وَلٰكِنَّهُ رَاٰى جِبْرَئِيْلَ لَمْ يَرَهُ فِيْ صُوْرَتِهِ اِلَّا مَرَّتَيْنِ مَرَّةً عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَ مَرَّةً فِيْ اَجْيَادٍ لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ قَدْ سَدَّ الْاُفُقَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَ رَوَى الشَّيْخَانِ مَعَ زِيَادَةٍ وَ اخْتِلَافٍ وَ

سیدنا شعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عرفہ کے دن میدان عرفات میں کعب احبار رحمہ اللہ سے کچھ پوچھا پھر بلند آواز سے اللہ اکبر کہا' یہاں تک کہ پہاڑ ❶ گونج اٹھے' ابن عباس رضی اللہ عنہ کہنے لگے ہم بنو ہاشم ہیں' تو کعب رحمہ اللہ نے کہا تحقیق اللہ تعالیٰ نے اپنا دیدار اور اپنا کلام' محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان تقسیم کر دیا ہے' موسیٰ علیہ السلام نے دو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے کلام کیا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے' مسروق رحمہ اللہ نے کہا کہ میں ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا' میں نے کہا کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم! نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ انہوں ❷ نے فرمایا کہ تو نے مجھ سے ایسی بات پوچھی ہے کہ جس کی وجہ سے میرے جسم کے بال کھڑے ہو گئے ہیں' میں نے کہا ذرا ٹھہریں' پھر میں نے یہ آیت پڑھی ''یقیناً اس نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیوں میں سے بعض نشانیاں دیکھ لیں' انہوں نے فرمایا تجھے یہ کہاں لے جا رہی ہے' اس سے مراد جبرائیل علیہ السلام ہیں' جو تجھے کہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے' یا کہے کہ آپ نے کچھ

فِیْ رِوَایَتِهِمَا قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ فَاَیْنَ قَوْلُهٗ ﴿ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی﴾ قَالَتْ ذَاكَ جِبْرَئِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ کَانَ یَاْتِیْهِ فِیْ صُوْرَةِ الرَّجُلِ وَ اِنَّهٗ اَتَاهُ هٰذِهِ الْمَرَّةَ فِیْ صُوْرَتِهِ الَّتِیْ هِیَ صُوْرَتُهٗ فَسَدَّ الْاُفُقَ۔ (البخاری حدیث رقم ٤٨٥٥ والترمذی حدیث رقم ٣٢٧٨)

چھپایا ہے اس چیز سے جس کا آپ کو حکم دیا گیا ہے یا کہے کہ آپ پانچ چیزوں کے بارہ میں جانتے ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ”تحقیق اللہ تعالیٰ جانتا ہے قیامت کے بارہ میں اور وہ بارش اتارتا ہے“ تو اس شخص نے بہت بڑا جھوٹ بولا' لیکن آپ نے جبرائیل علیہ السلام کو دو مرتبہ اس کی اصلی صورت میں دیکھا ہے' ایک مرتبہ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس اور ایک مرتبہ ❸ اجیاد میں' جبکہ ان کے چھ سو پر تھے' تحقیق آسمان کے کنارہ کو روک لیا تھا۔ (ترمذی) اور شیخین نے اضافہ کے ساتھ روایت کیا ہے' ان کی ایک روایت میں ہے کہ مسروق رحمہ اللہ نے کہا کہ میں نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ پھر یہ فرمان کہاں گیا ”پھر وہ نزدیک ہوا اور اتر آیا' کہ دو کمانوں کا فاصلہ رہ گیا' بلکہ اس سے بھی کم“ انہوں نے فرمایا اس سے مراد جبرائیل علیہ السلام ہیں' وہ آپ کے پاس انسان کی صورت میں آیا کرتے تھے اور اس مرتبہ وہ اپنی اصلی صورت میں آئے تھے اور انہوں نے آسمان کے کنارہ کو روک لیا تھا۔ (بخاری)

حکم الحدیث: ترمذی کی سند میں ایک ضعیف راوی ہے اور یہ روایت صحیحین میں موجود ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہاں تک کہ پہاڑ گونج اٹھے یعنی ایسی بلند تکبیر کہی کہ پہاڑوں سے آواز نکلی جیسے گنبد میں بولنے سے ویسے ہی آواز آتی ہے۔ ❷ انہوں نے کہا کہاں لے جاتے ہیں الخ مولانا ابوالطیب نواب صدیق الحسن خاں رحمہ اللہ نے مسلم کی شرح سراج الوہاج میں لکھا ہے کہ مجھے جو اس مقام میں معلوم ہوا وہ یہ کہ اس مسئلہ میں خاموشی بہتر ہے اور غور و خوض کرنا اچھا نہیں' اس لیے کہ قرآن کریم کی آیات محتمل ہیں اور جب احتمال ہو تو استدلال نہیں ہو سکتا اور جس نے رؤیت کو ثابت کیا ہے وہ قرآن سے ثابت کرتا ہے حالانکہ قرآن مجید کی آیت مجمل ہے اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کوئی مرفوع حدیث اس بارہ میں نہیں لائے اور انہوں نے استدلال کیا آیات سے' تو یہ ان کا اجتہاد ہوا اور اجتہاد کسی کا حجت نہیں جب تک اس پر دلیل نہ ہو اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی دلیل لائیں اجتہاد سے اور ان کا استدلال زیادہ واضح ہے امر ثابت ہے' مسروق رحمہ اللہ سے کہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے سب سے پہلے اس آیت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا' آپ نے فرمایا: اس سے مراد جبرائیل علیہ السلام ہیں اور اس روایت کو ہم نے پہلے بیان کیا اس روایت سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر کی جبرائیل علیہ السلام کے دیکھنے کے ساتھ فَالْاٰنَ لَابُدَّلَنَا مِنْ دَلِیْلٍ صَارِفٍ عَنْهُ۔
❸ اجیاد یہ اسفل مکہ میں ایک موضع کا نام ہے۔

٥٦٦٢- (٨) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِیْ قَوْلِهٖ ﴿فَکَانَ

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے فرمان ”پھر وہ نزدیک ہوا

قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْاَدْنٰى﴾ وَفِيْ قَوْلِهٖ ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى﴾ وَفِيْ قَوْلِهٖ ﴿لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى﴾ قَالَ فِيْهَا كُلِّهَا رَاٰى جِبْرَائِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَهٗ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ (متفق عليه)

اور اتر آیا'' اور اللہ تعالیٰ کے فرمان ''اس کے دل نے اس چیز میں جو دیکھا جھوٹ نہیں کہا'' اور اللہ تعالیٰ کے فرمان ''یقیناً اس نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیوں میں سے بعض نشانیاں دیکھ لیں'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ان تمام آیات میں ہے کہ آپ ﷺ نے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا ❶ جبکہ ان کے چھ سو بازو (پر) تھے۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ اس صورت میں آیت کے معنی یہ ہوں گے کہ پھر نزدیک ہوا جبرائیل علیہ السلام اور قریب آ گیا محمد ﷺ کے اور رہ گیا فاصلہ دو کمانوں کا یا اس سے بھی نزدیک اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کا مطلب یہ ہے کہ نبی ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام کو ان کی اصلی صورت میں دو بار دیکھا ورنہ دوسری صورتوں میں تو آپ ان کو اکثر دیکھا کرتے تھے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی جو اس حدیث کے راوی ہیں بڑے عالم ہیں اس امت کے، ان کا قول بھی ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے قول کے موافق ہے، اس میں کہ مراد ان آیات میں نبی ﷺ کا جبرئیل علیہ السلام کو دیکھنا ہے اور ایسا ہی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا' اس کو امام مسلم نے کتاب الایمان کے اس باب میں روایت کیا جس میں بیان کیا کہ ﴿وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى﴾ سے کیا مراد ہے اور نبی ﷺ نے معراج کی رات اللہ تعالیٰ کو دیکھا یا نہیں واحدی نے کہا اکثر علماء کا اس آیت میں یہی قول ہے کہ جبرائیل علیہ السلام کو ان کی اصلی صورت پر دو بار دیکھا۔

وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَارَاٰى﴾ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جِبْرَئِيْلَ فِيْ حُلَّةٍ مِّنْ رَفْرَفٍ قَدْ مَلَأَ مَابَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ۔ وَلَهٗ وَلِلْبُخَارِيِّ فِيْ قَوْلِهٖ ﴿وَلَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى﴾ قَالَ رَاٰى رَفْرَفًا اَخْضَرَ سَدَّاُفُقَ السَّمَآءِ۔

(البخاري حديث رقم ٤٨٥٦ ومسلم حديث رقم ٢٨١ / ١٧٤ والترمذي حديث رقم ٣٢٨٣)

اور ترمذی کی روایت میں اس طرح آیا ہے کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے قول کہ ''نہیں جھوٹ پایا دل نے اس چیز کو کہ دیکھا'' کی تفسیر میں کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے جبرئیل علیہ السلام کو رفرف کے حلہ میں دیکھا' جس نے زمین و آسمان کے درمیان کو بھر دیا اور ترمذی اور بخاری کی ایک روایت میں اللہ تعالیٰ کے قول ''یقیناً اس نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیوں میں سے بعض نشانیاں دیکھ لیں'' کی تفسیر میں کہا کہ آپ نے سبز کپڑوں والے کو دیکھا جنہوں نے آسمان کے کنارہ کو بند کیا تھا۔

٥٦٦٣ - (٩) وَسُئِلَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى ﴿اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾ فَقِيْلَ قَوْمٌ يَقُوْلُوْنَ اِلٰى ثَوَابِهٖ فَقَالَ مَالِكٌ كَذَبُوْا فَاَيْنَ هُمْ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى ﴿كَلَّا اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ﴾ قَالَ مَالِكٌ اَلنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاَعْيُنِهِمْ وَقَالَ لَوْلَمْ يَرَالْمُؤْمِنُوْنَ رَبَّهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَمْ يُعَيِّرِ اللّٰهُ

امام مالک بن انس رحمہ اللہ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ''(کتنے ہی چہرے قیامت کے دن) اپنے پروردگار کی طرف دیکھنے والے ہوں گے'' کے متعلق پوچھا گیا اور کہا گیا کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہاں ثواب مراد ہے' تو امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا کہ وہ لوگ جھوٹے ❶ ہیں' وہ کہاں مراد ہیں' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے ''خبردار! بے شک وہ اپنے پروردگار (کے دیدار)

الْكُفَّارَ بِالْحِجَابِ فَقَالَ ﴿كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ﴾ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)۔ (البغوی فی شرح السنة ١٥/ ٢٣٩)

سے اس دن روک دیئے جائیں گے'' امام مالک رحمہ اللہ نے کہا کہ قیامت کے دن لوگ اپنی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کو دیکھیں گے اور کہا کہ اگر ایماندار لوگ قیامت کے دن اپنے پروردگار کو نہ دیکھیں گے تو پھر اللہ تعالیٰ کفار کو روک دیئے جانے پر عار نہ دلاتے' جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ''خبردار بے شک وہ اپنے پروردگار (کے دیدار) سے اس دن روک دیئے جائیں گے'' (بغوی فی شرح السنہ)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی یہ لوگ واقعی جھوٹے ہیں اور نبی ﷺ نے خود اس آیت کو رؤیت الٰہی کے استدلال کے مقام میں پڑھا، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث جو فصل ثانی میں گذری، جہاں آپ نے فرمایا: افضل ان میں وہ شخص ہے کہ نظر کرتا ہے اپنے پروردگار کے چہرے کی طرف ہر دن میں دوبار، پھر پڑھی آپ نے یہی آیت۔

٥٦٦٤- (١٠) وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بَيْنَا أَهْلُ الْجَنَّةِ فِيْ نَعِيْمِهِمْ إِذْ سَطَعَ لَهُمْ نُوْرٌ فَرَفَعُوْا رُؤُسَهُمْ فَإِذَا الرَّبُّ قَدْ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَآأَهْلَ الْجَنَّةِ قَالَ وَ ذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى ﴿سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِيْمِ﴾ قَالَ فَيَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَ يَنْظُرُوْنَ إِلَيْهِ فَلَا يَلْتَفِتُوْنَ إِلٰى شَيْءٍ مِّنَ النَّعِيْمِ مَادَامُوْا يَنْظُرُوْنَ إِلَيْهِ حَتّٰى يَحْتَجِبَ عَنْهُمْ وَ يَبْقٰى نُوْرُهُ (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه حدیث رقم ١٨٤)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اہل جنت اپنی نعمتوں میں ہوں گے کہ اچانک ان پر ایک نور چھا جائے گا' وہ اپنے سر ❶ اٹھا کر دیکھیں گے کہ اچانک اللہ تعالیٰ اوپر سے ان کو دیکھ رہا ہو گا' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے جنت والو! تم پر سلامتی ہو' اور کہا اللہ تعالیٰ کے فرمان ''سلام کہنا پروردگار مہربان کی طرف سے'' کا یہی مطلب ہے آپ نے فرمایا وہ ان کو دیکھے گا اور یہ اس کو دیکھیں گے اور وہ اس وقت تک اپنی کسی نعمت کو نہیں دیکھیں گے جب تک وہ انہیں دیکھتا رہے گا یہاں تک کہ وہ ان کی نظروں سے اوجھل ہو جائے گا اور اس کے نور کے آثار باقی رہ جائیں گے۔ (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے کئی طرح سے اللہ تعالیٰ کی فوقیت ثابت ہوئی اور علو اس کا اول یہ کہ نور ان کے اوپر سے چمکے گا یعنی جنت والوں کے' دوسرا یہ کہ وہ اپنے سر اٹھا کر اس نور کو دیکھیں گے' تیسرا یہ کہ پروردگار ان پر اشراف کرے گا اور اشراف اوپر سے نیچے دیکھنے کو کہتے ہیں' چوتھا یہ کہ علی اور فوق دونوں لفظوں سے علو اور فوقیت نکلتی ہے اور ثابت ہوا اس حدیث سے کلام اس اللہ تعالیٰ شانہ کا بحرف وصوت اور سماع اس کے حرف وصوت کا جنتیوں کیلئے اور ثابت ہوئی رؤیت اس اللہ تعالیٰ کی بہ چشم سر اور یہی مذہب اہل سنت و جماعت کا ہے۔

بَابُ صِفَةِ النَّارِ وَ اَهْلِهَا

دوزخ اور اہل دوزخ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٥٦٦٥- (١) عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((نَارُکُمْ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِیْنَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ)) قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ کَانَتْ لَکَافِیَةً قَالَ ((فُضِّلَتْ عَلَیْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَّ سِتِّیْنَ جُزْءًا کُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا))۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِیِّ۔ وَفِیْ رِوَایَةِ مُسْلِمٍ ((نَارُکُمُ الَّتِیْ یُوْقِدُ ابْنُ اٰدَمَ)) وَفِیْهَا ((عَلَیْهَا)) وَ ((کُلُّهَا)) بَدَلَ ((عَلَیْهِنَّ)) وَ ((کُلُّهُنَّ))۔ (البخاری حدیث رقم ٣٢٦٥ ومسلم حدیث رقم (٣٠- ٢٨٤٣) والترمذی حدیث رقم ٢٥٨٩ وابن ماجه حدیث رقم ٤٣١٨ واحمد ٢/ ٣١٣ والموطا حدیث رقم ١ من کتاب جهنم والدارمی حدیث رقم ٢٨٤٧)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہاری آگ جہنم کی آگ ❶ کا سترواں حصہ ہے' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا اے اللہ کے رسول! یہ دنیاوی آگ ہی کافی تھی' آپ نے فرمایا دوزخ کی آگ کو دنیاوی آگ پر انہتر گنا فضیلت دی گئی ہے اور ہر حصہ دنیا کی آگ کی گرمی رکھتا ہے۔ (متفق علیہ) اور لفظ بخاری کے ہیں اور صحیح مسلم میں اس طرح روایت ہے کہ تمہاری آگ جس کو ابن آدم جلاتا ہے اور مسلم کی روایت میں لفظ علیہن اور کلھن کے بجائے علیہا اور کلہا ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ایک ٹکڑا ہے یعنی دوزخ کی آگ کے سامنے دنیا کی آگ کی گرمی نہایت کم تر ہے، پھر جب اس آگ کی گرمی کی آدمی کو تاب نہیں تو دوزخ کی آگ کا کیا حال ہوگا اللہ کی پناہ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ۔

٥٦٦٦- (٢) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((یُؤْتٰی بِجَهَنَّمَ یَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ کُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ یَجُرُّوْنَهَا))۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (٢٩- ٢٨٤٢) والترمذی حدیث رقم ٢٥٧٣)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دوزخ اس دن ❶ لائی جائے گی اس کی ستر ٧٠ ہزار باگیں ہوں گی اور ہر ایک باگ کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے ❷ جو اس کو کھینچیں گے۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی قیامت کے دن۔

❷ ہر ایک لگام کے ساتھ ستر ستر ہزار فرشتے ہوں گے اس حساب سے سب فرشتے دوزخ کے کھینچنے والے چار ارب نوے کروڑ ہوئے' باقی کارخانہ جات کے فرشتوں کا شمار بشر کے شمار سے باہر ہے وَمَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ۔

٥٦٦٧- (٣) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهٗ

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تحقیق سب سے ہلکا ترین عذاب اس شخص کو ہوگا

نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ مَا يَرٰى اَنَّ اَحَدًا اَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَاِنَّهُ لَاَهْوَنُهُمْ عَذَابًا))۔ (متفق عليه) (البخاري حديث رقم ٦٥٦١ و ٦٥٦٢ ومسلم ١/ ١٩٦ والترمذي ٤/ ٦١٨ حديث رقم ٢٦٠٤ والدارمي حديث رقم ٢٨٤٨ واحمد في المسند ٣/ ٧٨)

کہ جس کے لیے دو جوتے ❶ اور دو تسمے ❷ آگ کے ہوں گے ان دونوں سے ❸ اس کا دماغ جوش مارے گا جیسے دیگ جوش مارتی ہے وہ شخص یہ گمان کرے گا کہ اس سے سخت تر عذاب کسی کو نہیں ہو رہا' جبکہ اسے سب سے ہلکا عذاب ہو رہا ہوگا۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی نیچے قدم کے۔ ❷ یعنی اوپر قدم کے۔ ❸ یعنی دونوں انواع سے کہ وہ دونوں جوتے اور دونوں تسمے ہیں اس حدیث میں سب سے کم درجہ والا عذاب میں سے، ابوطالب مراد ہے جیسے اگلی حدیث میں اس کی صراحت ہے، سبحان اللہ ہمارے رسول اللہ ﷺ کی خاطر کس قدر اللہ تعالیٰ کو منظور ہے کہ آپ کی وجہ سے کافروں کا عذاب بھی ہلکا ہو جاتا ہے، ابوطالب نبی ﷺ کے حقیقی چچا تھے ان کا احسان آپ پر بہت تھا لیکن جہنم سے نجات نہیں ہوئی کیونکہ اس نے کلمہ توحید قبول نہ کیا تھا۔

٥٦٦٨- (٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَهْوَنُ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا اَبُوْطَالِبٍ وَهُوَمُتَنَعِّلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ)) (رواه البخاري) (مسلم حديث رقم ٣٦٢- ٢١٢، احمد في المسند ١/ ٢٩٠)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہلکا ترین دوزخیوں سے ❶ عذاب میں ابوطالب ہے اور وہ دو جوتے پہنے ہوگا جس سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ابوطالب نے کلمہ نہ پڑھا اس لیے دوزخ نصیب ہوا اور نبی ﷺ سے نہایت اچھا سلوک کرتے تھے اس لیے سب دوزخیوں سے ان پر عذاب ہلکا ہے معاذ اللہ جب ہلکے عذاب کا یہ حال ہے جیسے دماغ مثل ہانڈی کے کھول رہا ہو تو پھر سخت عذاب کے متعلق خیال رکھنا چاہیے کہ کیسا ہوگا۔ اعاذنا اللہ منھا

٥٦٦٩- (٥) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يُؤْتٰى بِاَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَارَبِّ وَيُؤْتٰى بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهُ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ وَهَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَارَبِّ مَا مَرَّ بِيْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَاَيْتُ شِدَّةً قَطُّ)) (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (٥٥- ٢٨٠٧)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل دنیا سے ایک بڑا ناز و نعم والا شخص لایا جائے گا جو اہل دوزخ سے ہوگا' تو اسے آگ میں ایک غوطہ دیا جائے گا پھر کہا جائے گا اے ابن آدم کیا تو نے کبھی بھلائی دیکھی ہے' کیا کبھی تجھ پر نعمت گذری ہے؟ وہ کہے گا نہیں ❶ اے میرے پروردگار (اللہ کی قسم) پھر دنیا کا ایک سخت محنت کش اہل جنت میں سے لایا جائے گا' اسے بہشت میں ایک غوطہ دیا جائے گا اور اسے کہا جائے گا کہ اے ابن آدم کیا تو نے کبھی محنت دیکھی ہے' کیا کبھی تجھ پر سختی گذری ہے؟ تو وہ کہے گا اللہ کی قسم اے

واحمد فی المسند ۳/ ۲۰۳)

میرے پروردگار نہ کبھی مجھ پر سختی آئی اور نہ ہی میں نے کبھی کوئی محنت (تکلیف) دیکھی ہے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی دوزخ کی شدت کے سامنے دنیا کے آرام بالکل بھول جائیں گے اگرچہ دنیا میں اس نے سلطنت کی ہو اور بہشت کے چین و آرام کے سامنے دنیا کی تکلیف ہرگز یاد نہ رہے گی اگرچہ تمام عمر بیماری اور فاقہ کشی میں ہی کیوں نہ گذری ہو۔

۵۶۷۰- (۶) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((يَقُوْلُ اللّٰهُ لِأَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَوْ أَنَّ لَكَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ أَكُنْتَ تَفْتَدِيْ بِهٖ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَقُوْلُ أَرَدْتُّ مِنْكَ أَهْوَنَ مِنْ هٰذَا وَأَنْتَ فِيْ صُلْبِ اٰدَمَ أَنْ لَّا تُشْرِكَ بِيْ شَيْئًا فَأَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تُشْرِكَ بِيْ)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۳۳٤۳ ومسلم حدیث رقم ۵۱- ۲۸۰۵)

انہی (سیدنا انس رضی اللہ عنہ) نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک ایسے آدمی کو کہ جس کا عذاب تمام دوزخ والوں سے ہلکا ہوگا' فرمائے گا کہ اگر تیرے لیے (تیری ملکیت میں) وہ تمام کچھ ہوتا جو کہ زمین میں ہے تو کیا تو اس کو بطور فدیہ دیتا؟ وہ کہے گا ہاں! اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تجھ سے ایک بات کا مطالبہ کیا تھا جو کہ اس سے بہت ہی آسان تھی جبکہ تو ابھی آدم علیہ السلام کی پشت میں تھا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بنانا لیکن تو نے نہ مانا' مگر یہ کہ تو نے ❶ میرے ساتھ اوروں کو شریک بنایا۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی دنیا میں تجھ سے صرف ایمان کی خواہش اور شرک نہ کرنے کی فرمائش تھی، تجھ سے تو اتنا بھی نہ ہو سکا، آج دنیا بھر سونا دینے کو تیار ہے، معاذ اللہ شرک ایسا گناہ ہے کہ اس کے بخشے جانے کی ہرگز توقع نہیں ہے اور شرک کرنے والا اگر شرک کی حالت میں مر جائے تو وہ ابدالآباد جہنم میں رہے گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰى إِثْمًا عَظِيْمًا﴾ یعنی اللہ تعالیٰ نہیں بخشتا یہ کہ اس کا شریک پکڑے اور بخشتا ہے اس سے نیچے جس کو چاہے اور جس نے شریک ٹھہرایا اللہ تعالیٰ جو کے اس نے بڑا طوفان باندھا۔

۵۶۷۱- (۷) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلٰى حُجْزَتِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلٰى تَرْقُوَتِهٖ)) (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم (۳۳_ ۲۸٤۵) والنسائی حدیث رقم ۵۰۱۰ وابن ماجه حدیث رقم ٦۰ واحمد فی المسند ۵/ ۱۰)

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بعض ❶ دوزخیوں میں سے وہ ہوں گے کہ ان کو آگ دونوں ٹخنوں تک پکڑے گی اور بعض ان میں سے وہ ہوں گے کہ ان کو آگ دونوں زانوؤں تک پکڑے گی اور بعض ان میں سے وہ ہوں گے کہ ان کو آگ کمر تک پکڑے گی اور بعض ان میں سے وہ ہوں گے کہ ان کو آگ گردن تک پکڑے گی۔'' (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث میں بیان ہے تفاوت عذابوں کا ضعف اور شدت میں۔

٥٦٧٢- (٨) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ فِي النَّارِ مَسِيْرَةُ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ .)) وَفِيْ رِوَايَةٍ ((ضِرْسُ الْكَافِرِ مِثْلُ أُحُدٍ وَغِلَظُ جِلْدِهٖ مَسِيْرَةُ ثَلٰثٍ)) (رواه مسلم) وَذُكِرَ حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ((اِشْتَكَتِ النَّارُ إِلٰى رَبِّهَا فِيْ بَابِ تَعْجِيْلِ الصَّلٰوةِ))۔ (البخاری حدیث رقم ٦٥٥١ ومسلم حدیث رقم (٤٥۔ ٢٨٥٢) واحمد فی المسند ٢/ ٣٢٨)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دوزخ میں کافر کے دونوں کندھوں کے درمیان کا فاصلہ ایک تیز رفتار سوار کی تین دن کی مسافت کے برابر ہوگا ایک روایت میں ہے کہ کافر کی ڈاڑھ احد پہاڑ کے برابر ہو گی ❶ اور موٹاپا اس کی جلد کا تین دن کی مسافت جتنا ہوگا۔ (مسلم) اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کہ اول اس کے یہ ہے اشتکت النار الی ربھا بیچ باب تعجیل الصلوۃ میں ذکر کی گئی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس لیے ہوگا تا کہ عذاب زیادہ ہو اور یہ سب باتیں ممکن ہیں اللہ تعالیٰ کو ان پر قدرت ہے اور مخبر صادق ﷺ نے ان کی خبر دی ہے لہٰذا اس پر ایمان لانا واجب ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٥٦٧٣- (٩) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((أُوْقِدَ عَلَى النَّارِ أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى احْمَرَّتْ ثُمَّ أُوْقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى ابْيَضَّتْ ثُمَّ أُوْقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى اسْوَدَّتْ فَهِيَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ)) (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٢٥٩٠ وابن ماجه حدیث رقم ٤٣٢٠)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''دوزخ کی آگ ہزار برس جلائی گئی یہاں تک کہ سرخ ہوگئی' پھر ہزار برس جلائی گئی یہاں تک کہ سفید ہوگئی پھر ہزار برس جلائی گئی یہاں تک کہ سیاہ ہوگئی تو اب وہ سیاہ ❶ اور تاریک ہے۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ معاذ اللہ یہ تاریکی اور یہ گرمی اور یہ سختی عذاب کی اللہ تعالیٰ ہم کو اپنے فضل سے بچائے۔

٥٦٧٤- (١٠) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((ضِرْسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلُ أُحُدٍ وَفَخِذُهٗ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ مَسِيْرَةُ ثَلٰثٍ مِثْلُ الرَّبَذَةِ)) (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٢٥٧٨)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کافر کی ڈاڑھ روز قیامت کے دن احد کے پہاڑ کے برابر ہوگی اور اس کی ران ❶ بیضاء کے مقام جتنی اور دوزخ میں اس کے بیٹھنے کی جگہ تین دن کی مسافت کی طرح ربذہ ❷ کی مسافت کے برابر ہوگی۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بیضاء ایک پہاڑ ہے۔ ❷ ربذہ ایک گاؤں ہے مدینہ سے تین دن کی مسافت پر غرض یہ ہے کہ اسکے بیٹھنے کی جگہ اس قدر ہوگی اور حدیث آئندہ میں فرمایا ہے کہ اس کی مجلس کا مکان اتنا بڑا ہوگا جس قدر کہ مکہ اور مدینہ کا درمیان ہے' تو یہ اس کے معارض

نہیں ہے اسلئے کہ اہل نار کے احوال اپنے اپنے اعمال کے موافق متفاوت ہوں گے اور اسی پر عذاب کے دیگر اختلاف کو قیاس کرنا چاہیے۔

٥٦٧٥ - (١١) وَ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ غِلَظَ جِلْدِ الْكَافِرِ اثْنَانِ وَاَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا وَاِنَّ ضِرْسَهٗ مِثْلُ اُحُدٍ وَ اِنَّ مَجْلِسَهٗ مِنْ جَهَنَّمَ مَابَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ)) (رواه الترمذى)

(الترمذی حدیث رقم ٢٥٧٧)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تحقیق کافر کی جلد کی موٹائی بیالیس ہاتھ ہوگی اور اس کے دانت احد پہاڑ کی طرح ہوں گے اور دوزخ میں اس کے بیٹھنے کی جگہ اس مسافت جتنی ہے کہ جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

٥٦٧٦ - (١٢) وَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ الْكَافِرَ لَيُسْحَبُ لِسَانَهٗ الْفَرْسَخَ وَالْفَرْسَخَيْنِ يَتَوَطَّؤُهُ النَّاسُ)) (رَوَاهُ اَحْمَدُ) وَالتِّرْمَذِيُّ وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

(الترمذی حدیث رقم ٢٥٨٠ واحمد فی المسند ٢/ ٩٢)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کافر اپنی زبان کو دوزخ میں ایک فرسخ (تین میل) اور دو فرسخ (چھ میل) تک کھینچے گا' لوگ اسے روندیں گے۔ (ترمذی) اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

٥٦٧٧ - (١٣) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ((قَالَ اَلصَّعُوْدُ جَبَلٌ مِّنَ النَّارِ يُتَصَعَّدُ فِيْهِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا وَ يُهْوٰى بِهٖ كَذٰلِكَ فِيْهِ اَبَدًا)) (رواه الترمذى) (الترمذی حدیث رقم ٢٥٧٦ واحمد فی المسند ٣/ ٧٥)

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''صعود ❶ آگ کا ایک پہاڑ ہے اس پر کافر کو ستر برس چڑھایا جائے گا اور اس سے ایسے ہی ہمیشہ گرایا جائے گا۔'' ❷ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جس کا ذکر آیت ﴿سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا﴾ میں ہے، شاہ عبدالقادر نے موضح القرآن میں اس آیت کی تفسیر میں اسی حدیث کو بیان فرمایا ہے اور لکھا ہے کہ دوزخ میں ایک سیدھا پہاڑ ہے کافروں کو اس پر ہمیشہ چڑھائیں گے یہ بھی ایک عذاب ہے۔
❷ یعنی ہمیشہ اس کو یہی عذاب ہوتا رہے گا اتارا اور چڑھایا جاتا رہے گا۔

٥٦٧٨ - (١٤) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِيْ قَوْلِهٖ ﴿كَالْمُهْلِ﴾ اَيْ كَعَكَرِ الزَّيْتِ فَاِذَا قُرِّبَ اِلٰى وَجْهِهٖ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهٖ فِيْهِ۔ (رواه الترمذى) (الترمذی حدیث رقم ٥٦٧٨ واحمد فی المسند ٣/ ٧٠۔ ٧١)

انہی (سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ''جو مثل تل چھٹ کے ہے'' کی تفسیر میں فرمایا کہ جب مہل ❶ اس کے چہرہ کے قریب کیا جائے گا تو اس کے چہرہ کا گوشت اس میں گر پڑے گا۔

(ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث میں سورۂ دخان کی ﴿كَالْمُهْلِ يَغْلِي فِي الْبُطُوْنِ﴾ کا بیان ہے اور معنی آیت کا یہ ہے کہ مقررہ درخت سینڈ کا کھانا ہے گنہگار کا جیسے تیل کے تل چھٹ کھولتا ہے پیٹوں میں جیسے کھولتا ہے پانی' مفسرین نے مہل کی تفسیر میں اور بھی بہت سے اقوال بیان کئے ہیں بعض نے کہا وہ گندھک کی تلچھٹ ہے بعض نے کہا مہل وہ پگھلا ہوا تانبا ہے بعض نے کہا مہل ہر وہ چیز ہے جو آگ میں پگھل جائے جیسے سونا اور چاندی اور ہر وہ چیز جو مہر لگنا قبول کرے وہ پیتل ہو یا لوہا یا قلعی اور بعض نے کہا مہل وہ دوزخیوں کا زرد آب ہے اور ممکن ہے کہ مہل کا اطلاق ان سب معانی پر ہوتا ہو مگر آیت کی تفسیر میں سے اس حدیث میں وہی قول لائق رجوع ہے جو ہمارے ہادی و راہنما محمد ﷺ سے ثابت ہوا ہے۔

٥٦٧٩- (١٥) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الْحَمِيْمَ لَيُصَبُّ عَلَى رُؤُسِهِمْ فَيَنْفُذُ الْحَمِيْمُ حَتَّى يَخْلُصَ إِلَى جَوْفِهِ فَيَسْلُتَ مَا فِيْ جَوْفِهِ حَتَّى يَمْرُقَ مِنْ قَدَمَيْهِ وَ هُوَ الصَّهْرُ ثُمَّ يُعَادُ كَمَا كَانَ۔)) (رواه الترمذى) (الترمذی حدیث رقم ٢٥٨٢ واحمد فی المسند ٣٧٤)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا: ''گرم پانی ❶ دوزخیوں کے سروں پر ڈالا جائے گا یہاں تک کہ گرم پانی اس کے پیٹ تک پہنچے اور جو کچھ اس کے پیٹ میں ہے اس کو کاٹ ڈالے گا یہاں تک کہ اس کے دونوں قدموں سے نکل جائے گا اور یہ مہر ہے' پھر اس طرح کر دیا جائے گا جس طرح کہ تھا۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث میں سورۂ حج کی آیت ﴿يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُo يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَ الْجُلُوْدُo﴾ کا بیان ہے۔

٥٦٨٠- (١٦) وَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ قَوْلِهٖ ﴿يُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ يَّتَجَرَّعُهٗ﴾ قَالَ يُقَرَّبُ إِلَى فِيْهِ فَيَكْرَهُهٗ فَإِذَآ أُدْنِيَ مِنْهُ شَوٰى وَجْهَهٗ وَ وَقَعَتْ فَرْوَةُ رَأْسِهٖ فَإِذَا شَرِبَهٗ قَطَّعَ أَمْعَآءَهٗ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ دُبُرِهٖ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿وَ سُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ أَمْعَآءَهُمْ﴾ وَ يَقُوْلُ ﴿وَإِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ۔﴾ (رواه الترمذى) (الترمذی حدیث رقم ٢٥٨٤ و احمد فی المسند ٥/ ٢٦٥)

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے قول ''پلایا جائے گا ❶ دوزخی زرد آب ❷ گھونٹ گھونٹ کر کے'' ❸ کی تفسیر بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ وہ اس کے منہ کے قریب کر دیا جائے گا وہ اسے ناپسند ہو گا اور جب اس کے قریب کیا جائے گا تو وہ اس کے چہرہ کو بھون ڈالے گا' اور اس کے سر کی کھال اس میں گر پڑے گی' اور جب وہ اسے پیئے گا تو اس کی انتڑیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا' یہاں تک کہ وہ ٹکڑے اس کے پاخانہ کے راستہ سے نکل جائیں گے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ گرم کھولتا ہوا پانی پلائے جائیں گے جس سے ان کی انتڑیاں ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گی اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے'' اور اگر وہ فریاد کریں گے تو انہیں پانی ملے گا جو تیل

کی تلچھٹ جیسا ہو گا جو چہروں کو بھون ڈالے گا' کیا برا پینا ہے''۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ سورۂ ابراہیم کی آیات ہیں: ﴿يُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍo يَّتَجَرَّعُهٗ وَ لَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَ يَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّ مَا هُوَ بِمَيِّتٍ وَ مِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ﴾ (ابراہیم ۱۷'۱۶) یعنی اس کے سامنے جہنم ہے اور پیپ کا پانی اس کو پلایا جائے گا' گھونٹ گھونٹ پیئے گا اس کو اور گلے سے نہ اتار سکے گا اور چلے آئیں گے اس پر اسباب موت کے ہر جگہ سے اور وہ نہ مرے گا اور اس کے پیچھے مار ہے سخت۔ ❷ زرد آب یعنی دوزخیوں کا زرد آب ہو گا وہ خود اس کو پئیں گے۔
❸ گھونٹ گھونٹ بھرے گا یعنی بتکلیف بہ سبب اس کی حرارت و تلخی کے۔

٥٦٨١- (١٧) وَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَسُرَادِقُ النَّارِ اَرْبَعَةُ جُدُرٍ كِثْفُ كُلِّ جِدَارٍ مَسِيْرَةُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً۔)) (رواه الترمذی)

(الترمذی حدیث رقم ٢٥٨٤ واحمد ٥/ ٢٦٥)

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''دوزخ کے احاطہ کے لیے چار دیواریں ہیں اور ہر دیوار کی چوڑائی چالیس برس کی مسافت کے برابر ہے۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

٥٦٨٢- (١٨) وَ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَوْ اَنَّ دَلْوًا مِنْ غَسَّاقٍ يُهْرَاقُ فِي الدُّنْيَا لَاَنْتَنَ اَهْلُ الدُّنْيَا)) (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٢٥٨٤ واحمد فی المسند ٣/ ٢٨)

انہی (سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر ایک ڈول ❶ زرد آب کا دنیا میں ڈالا جائے تو البتہ اہل دنیا اس کی بدبو سے سڑ جائیں۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ایک ڈول زرد آب سے یعنی جو دوزخیوں سے بہے گا۔

٥٦٨٣- (١٩) وَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ ﴿اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَوْ اَنَّ قَطْرَةً مِنَ الزَّقُّوْمِ قَطَرَتْ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا لَاَفْسَدَتْ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ مَعَايِشَهُمْ فَكَيْفَ بِمَنْ يَكُوْنُ طَعَامَهٗ)) (رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ) وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ٢٥٨٥ وابن ماجه حدیث رقم ٤٤٠٨ واحمد فی المسند ١/ ٣٠١)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی کہ ''اللہ تعالیٰ سے ڈرو جیسے کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے ❶ اور نہ مروتم مگر حالت اسلام میں'' ❷ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر ایک قطرہ زقوم کے درخت سے دنیا میں گرے تو دنیا والوں پر ان کے اسباب زندگانی کو تباہ کر دے تو اس کا کیا حال ہو گا جس کی خوراک زقوم کا درخت ہو۔ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جیسا کہ لائق ہے یعنی واجبات بجالاؤ اور سیئات سے پرہیز کرو اور سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا ہے هُوَ اَنْ يُّطَاعَ فَلَا يُعْصٰى وَ يُشْكَرَ فَلَا يُكْفَرَ وَ يُذْكَرَ فَلَا يُنْسٰى۔ یعنی حق تقویٰ اللہ عزوجل کا یہ ہے کہ اس کی فرمانبرداری کی جائے اور اس کی نافرمانی نہ کی جائے اور اس کا شکر کیا جائے اور کفر نہ کیا جائے اور اس کو یاد کیا جائے اور اسے بھلایا نہ جائے اور بعض مفسروں نے کہا ہے کہ یہ آیت فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ سے منسوخ ہے۔ ❷ یعنی مرتے دم تک مسلمان رہو۔

٥٦٨٤- (٢٠) وَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ﴿وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ﴾ قَالَ ((تَشْوِيْهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعُلْيَا حَتّٰى تَبْلُغَ وَسْطَ رَاْسِهٖ وَتَسْتَرْخِیْ شَفَتُهُ السُّفْلٰى حَتّٰى تَضْرِبَ سُرَّتَهٗ))۔ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ٢٥٨٧ واحمد فی المسند ٣/ ٨٨)

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ﴿وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ﴾ کی تفسیر میں فرمایا: ''دوزخ کی آگ کافر کے چہرہ کو بھون دے گی اور اس کا اوپر کا ہونٹ سمٹ جائے گا یہاں تک کہ اس کے سر کے درمیان تک پہنچ جائے گا اور اس کا نیچے والا ہونٹ اس کی ناف تک لٹک آئے گا۔'' (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

٥٦٨٥- (٢١) وَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ابْكُوْا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِيْعُوْا فَتَبَاكَوْا فَاِنَّ اَهْلَ النَّارِ يَبْكُوْنَ فِی النَّارِ حَتّٰى تَسِيْلَ دُمُوْعُهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ كَاَنَّهَا جَدَاوِلُ حَتّٰى يَنْقَطِعَ الدُّمُوْعُ فَتَسِيْلُ الدِّمَآءُ فَتَقَرَّحَ الْعُيُوْنُ فَلَوْ اَنَّ سُفُنًا اُزْجِيَتْ فِيْهَا لَجَرَتْ۔)) (رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ) (ابن ماجه حدیث رقم ٤٣٢٤)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! روؤ پس اگر نہ روسکو ❶ تو رونے میں تکلف کرو ❷ کیونکہ دوزخ میں دوزخی روئیں گے یہاں تک کہ ان کے آنسو رخساروں پر بہیں گے گویا وہ آنسو نالیاں ہوں گی یہاں تک کہ آنسو ختم ہو جائیں گے تو پھر خون بہنا شروع ہو جائے گا جس سے ان کی آنکھیں زخمی ہو جائیں گی اگر (اس خون میں) کشتیاں چلائی جائیں تو وہ اس میں چل پڑیں۔ (شرح السنہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اسلئے کہ یہ امر اختیاری نہیں ہے۔ ❷ یعنی ان احوال کا تصور کرو جس سے رونا آئے اور دل میں رقت پیدا ہو۔

٥٦٨٦- (٢٢) وَ عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يُلْقٰى عَلٰۤى اَهْلِ النَّارِ الْجُوْعُ فَيَعْدِلُ مَا هُمْ فِيْهِ مِنَ الْعَذَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ مِنْ ضَرِيْعٍ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِیْ مِنْ جُوْعٍ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالطَّعَامِ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ ذِیْ غُصَّةٍ فَيَذْكُرُوْنَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُجِيْزُوْنَ الْغُصَصَ فِی الدُّنْيَا

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اہل دوزخ پر بھوک ڈالی (مسلط کی) جائے گی تو وہ اس عذاب کے برابر ❶ ہو گی جس میں وہ مبتلا ہوں گے وہ فریاد کریں گے تو وہ ایسے کھانے کے ساتھ فریاد رسی کیے جائیں گے جو ضریع ❷ سے ہو گا' نہ وہ موٹا کرے گا اور نہ ہی بھوک سے بے پرواہ کرے گا' پھر وہ کھانے کے لیے فریاد

بِالشَّرَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالشَّرَابِ فَيُرْفَعُ اِلَيْهِمُ الْحَمِيْمُ بِكَلَالِيْبِ الْحَدِيْدِ فَاِذَا دَنَتْ مِنْ وُّجُوْهِهِمْ شَوَتْ وُجُوْهَهُمْ فَاِذَا دَخَلَتْ بُطُوْنَهُمْ قَطَّعَتْ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ فَيَقُوْلُوْنَ اُدْعُوْا خَزَنَةَ جَهَنَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا بَلٰى قَالُوْا فَادْعُوْا وَ مَادُعٰٓؤُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ)) قَالَ ((فَيَقُوْلُوْنَ اُدْعُوْا مَالِكًا فَيَقُوْلُوْنَ يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ)) قَالَ ((فَيُجِيْبُهُمْ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ)) قَالَ الْاَعْمَشُ نُبِّئْتُ اَنَّ بَيْنَ دُعَآئِهِمْ وَ اِجَابَةِ مَالِكٍ اِيَّاهُمْ اَلْفَ عَامٍ قَالَ ((فَيَقُوْلُوْنَ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ فَلَا اَحَدٌ خَيْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَ كُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ)) قَالَ ((فَيُجِيْبُهُمْ اِخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ)) قَالَ ((فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَئِسُوْا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ وَ عِنْدَ ذٰلِكَ يَاْخُذُوْنَ فِي الزَّفِيْرِ وَالْحَسْرَةِ وَالْوَيْلِ)) قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَالنَّاسُ لَا يَرْفَعُوْنَ هٰذَا الْحَدِيْثَ۔

(رواہ الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۲۶۸)

کریں گے تو گلے ❸ میں اٹکنے والے کھانے سے فریاد رسی کیے جائیں گے' انہیں یاد آئے گا کہ حلق میں اٹکے ہوئے کھانے کو دنیا میں (پانی) پی کر نیچے اتارتے تھے' وہ پینے کی فریاد کریں گے تو زنبوروں کے ساتھ پکڑ کر گرم پانی ان کو دیا جائے گا' جب گرم پانی کے برتن ان کے چہروں کے قریب کیے جائیں گے تو اس سے ان کے چہرے جھلس جائیں گے اور جب وہ ان کے پیٹوں میں داخل ہوگا تو جو کچھ ان کے پیٹوں میں ہے اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا' اس وقت اہل دوزخ کہیں گے کہ داروغہ کو بلاؤ تو دوزخ کے نگران کہیں گے کہ کیا تمہارے پاس تم میں سے ہی رسل واضح دلائل لے کر نہیں آئے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہاں! تو وہ نگران کہیں گے کہ تم ❹ دعا کرو' اور کفار کی دعا نہیں ہوگی مگر گمراہی میں' نبی ﷺ نے فرمایا پھر وہ آپس میں کہیں گے کہ مالک کو بلاؤ ❺ اس سے کہیں گے اے مالک تیرا پروردگار ہم پر (موت) کا فیصلہ ❻ کر دے وہ ان کو جواب دے گا کہ اب تم ہمیشہ اسی میں رہو گے' اعمش (راوی) نے کہا مجھے بتایا گیا کہ ان کے پکارنے' اور مالک کے جواب دینے کے درمیان ہزار ❼ برس کا فاصلہ ہوگا (اب وہ آپس میں) کہیں گے اپنے پروردگار کو پکارو اس لیے کہ تمہارے لیے' تمہارے پروردگار سے بہتر کوئی نہیں وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار ہم پر ہماری بدبختی غالب آ گئی' ہم لوگ گمراہ تھے' اے ہمارے پروردگار ہمیں اس (عذاب) سے نکال دے' پھر اگر ❽ دوبارہ ہم ایسا کریں تو ہم ظالم ہوں گے آپ نے فرمایا تو اللہ تعالیٰ ان کو جواب دے گا کہ جہنم میں پھٹکارے ہوئے پڑے رہو اور مجھ سے کلام نہ کرو آپ نے فرمایا وہ اس وقت ہر بھلائی سے مایوس ہو جائیں گے اور نالہ وفریاد' حسرت اور واویلا شروع کر دیں گے۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ لوگ اس حدیث

کو مرفوع بیان نہیں کرتے۔ ❾

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس سے معلوم ہوا کہ بھوک کی آگ دوزخ کی آگ کے برابر ہے۔ ❷ یہ نام کانٹے دار گھاس کا ہے جو حجاز میں ہوتی ہے نہیں پاس آتا اس کے کوئی جانور بسبب اس کے خبث کے اور اگر کھا بھی جاتا ہے تو مر جاتا ہے، مراد یہاں کانٹے ہیں، آگ ایلوے سے زیادہ تلخ ہوگی اور مردار سے زیادہ بدبودار اور آگ سے زیادہ گرم اور یہ آیت تفسیر ہے اللہ عزوجل کے قول ﴿لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ لَا يُسْمِنُ وَلَايُغْنِي مِنْ جُوْعٍ﴾ کی یعنی نہ ہوگا ان کے پاس کھانا مگر جھاڑ کانٹے سے نہ موٹا کرے نہ کام آئے بھوک میں۔" ❸ یعنی جو کہ گلے میں اڑ جائے گا نہ نیچے اتر سکے گا اور نہ باہر نکل سکے گا یہ تفسیر ہے اللہ عزوجل کے قول ﴿اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا وَّطَعَامًا ذَاغُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا﴾ کی یعنی البتہ ہمارے پاس بیریاں ہیں اور آگ کا ڈھیر اور کھانا گلے میں اٹکنے والا اور دکھ کی مار۔

❹ تم جو کچھ چاہو دعا کرو، ہم کافروں کی سفارش نہیں کریں گے۔ ❺ یہ دوزخ کے داروغہ کا نام ہے۔ ❻ یعنی تاکہ آرام پائیں۔

❼ یعنی اس مدت تک یہ جواب کے انتظار میں عذاب پاتے رہیں گے۔ ❽ یعنی کفر کی طرف لوٹیں۔

❾ یعنی نبی ﷺ سے نقل نہیں کرتے بلکہ کہتے ہیں کہ ابودائود کا قول ہے، لیکن یہ حدیث مرفوع کے حکم میں ہے کیوں کہ اس میں اخبار ہے دوزخیوں کی گفتگو سے اور ایسی بات کوئی صحابی اپنی طرف سے نہیں کہہ سکتا۔

٥٦٨٧ - (٢٣) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ)) فَمَا زَالَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى لَوْكَانَ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا سَمِعَهٗ اَهْلُ السُّوْقِ وَ حَتّٰى سَقَطَتْ خَمِيْصَةٌ كَانَتْ عَلَيْهِ عِنْدَرِ جْلَيْهِ۔ (رواه الدارمي) (الدارمي الحديث رقم ٢٨٢٣ واحمد فى المسند ٢٦٨)

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں تم کو دوزخ سے ڈراتا ہوں، آپ یہ کلمہ بار بار کہتے رہے اگر آپ میری اس جگہ میں کھڑے ہو کر کہتے تو آپ ❶ کی آواز بازار والے بھی سن لیتے اور آپ کی ❷ چادر جو کہ آپ کے کندھوں پر تھی وہ آپ کے پاؤں کے پاس گر پڑی۔ (دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بازار والے یعنی بسبب نہایت بلند کرنے آواز کے۔ ❷ گر پڑی چادر یعنی بسبب ہلنے کے جذبہ الٰہی سے۔

٥٦٨٨ - (٢٤) وَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَوْ اَنَّ رَصَاصَةً مِّثْلَ هٰذِهٖ وَ اَشَارَ اِلٰى مِثْلِ الْجُمْجُمَةِ اُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ وَ هِيَ مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ لَبَلَغَتِ الْاَرْضَ قَبْلَ اللَّيْلِ وَلَوْ اَنَّهَا اُرْسِلَتْ مِنْ رَّاْسِ السِّلْسِلَةِ لَسَارَتْ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ قَبْلَ اَنْ تَبْلُغَ اَصْلَهَآ اَوْقَعْرَهَا۔)) (رواه الترمذي) (الترمذي حديث رقم ٢٥٨٨ واحمد في

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر اتنا سا شیشہ ❶ کا ٹکڑا آسمان سے زمین کی طرف چھوڑا جائے" یہ کہہ کر آپ نے اپنے سر کی کھوپڑی کی طرف اشارہ کیا جو کہ پانچ سو سال کی مسافت کے برابر ❷ ہے تو وہ رات کے آنے سے پہلے پہلے زمین پر پہنچ جائے اور اگر وہ زنجیر کے سرے سے چھوڑا جائے تو وہ چالیس سال تک رات دن اس کی جڑ ❸ یا اس کی تہہ تک پہنچنے کے لیے چلتا رہے۔ (ترمذی)

المسند ۲/۱۹۷)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث میں سورۂ حاقہ کی آیت ﴿ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا﴾ کی تفسیر کا بیان ہے یعنی اگر سیسہ گول مقدار کھوپڑی کے کہ جو وزنی اور گراں اور گول ہے اور یہ دونوں صفات سبب سرعت حرکت اور نہایت جلد گرنے کی ہیں اور یہ زنجیر کافر کی مقعد میں ڈالی جائے گی اور نتھنے سے نکالی جائے گی اور اس حدیث میں یہ اشکال ہے کہ جب زنجیر ستر گز کا ہوگا تو اس کی اس قدر مسافت کیوں کر ہوگی اور جواب یہ ہے کہ اس جہاں کے گز کو اس جہان کے گز پر قیاس نہ کرنا چاہیے، حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ وہ کون سا گز ہوگا اللہ اکبر تصور کریں کہ اس کی لمبائی کتنی ہوگی؟ عیاذاً باللہ......

❷ یعنی تھوڑی سی مدت میں پہنچ جائے۔ ❸ زنجیر کی جڑ کو یعنی اس کے انتہا کو یا فرمایا پہنچے اس کی تہہ کو یہ شک راوی کا ہے کہ لفظ اصلها فرمایا یا قعرھا اور مراد زنجیر سے دوزخیوں کے باندھ لینے کی زنجیر ہے کہ جو کلام اللہ کی اس آیت ﴿خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ثُمَّ الْجَحِیْمَ صَلُّوْهُ ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ﴾ میں مذکور ہے اور معنی آیت کے یہ ہیں اس کو پکڑو پھر طوق ڈالو پھر آگ کے ڈھیر میں اس کو بٹھاؤ پھر ایک زنجیر ہے جس کا ماپ ستر گز ہے اس کو جکڑ دو۔

۵۶۸۹- (۲۵) وَعَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((اِنَّ فِیْ جَهَنَّمَ لَوَادِیًا یُّقَالُ لَهٗ هَبْهَبُ یَسْكُنُهٗ كُلُّ جَبَّارٍ۔)) (رواہ الدارمی) (الدارمی حدیث رقم ۲۸۱۶)

سیدنا ابو بردہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تحقیق دوزخ میں البتہ ایک نالہ ہے جس کو ہبہب ❶ کہا جاتا ہے اس میں ہر متکبر رہے گا۔'' (دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ہبہب بمعنی تیز بہت جلد کے ہے یہ نام اس کا اس لیے ہوا کہ گنہگاروں کو اس میں عذاب جلد ہوگا اور اس میں آگ کے شعلے تیز اٹھتے ہیں اور ہبہب ساتھ پیش یا دوسری کے ہے بغیر تنوین کے نسخہ جزری اور اکثر نسخوں میں اور شائد اس کا عدم انصراف اس وجہ سے ہو کہ اس میں علمیت کے ساتھ بقعہ کا اعتبار کیا ہو اور سید کے نسخہ میں ہر دو با کے سکون سے ہے مگر اس کی کوئی وجہ ظاہر نہیں ہوتی اس کے سوا کہ کہا جائے لفظ ہب کا تکرار امر ہے ہبہ سے اور گویا وہ وادی جس کا نام یہ ہے یا جو اس میں داخل ہوگا وہ زبان حال یا زبان قال سے کہے گا ہب ہب خطاب عام کے طور پر ہے اور حقیقت حال اللہ عزوجل کو معلوم ہے نہایہ میں لکھا ہے هبهب بمعنی سریع ہے اور جب سراب کی چمک آنکھ سے گزر جائے تو کہتے ہیں: اَهَبَّ السَّرَابُ۔ تورپشتی نے کہا وہ نالہ ہب ہب کے ساتھ اس لیے نامزد ہوا ہے کہ اس میں مجرمین کو جلد ڈالا جائے گا یا آگ اس میں بہت جھنجھلائے گی۔ واللہ اعلم

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۵۶۹۰- (۲۶) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((یَعْظَمُ اَهْلُ النَّارِ فِی النَّارِ حَتّٰی اَنَّ بَیْنَ شَحْمَةِ اُذُنِ اَحَدِهِمْ اِلٰی عَاتِقِهٖ مَسِیْرَةَ سَبْعِ مِائَةِ عَامٍ وَّاِنَّ غِلَظَ جِلْدِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا وَّاِنَّ ((ضِرْسَهٗ مِثْلُ اُحُدٍ۔))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے نقل کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دوزخ میں اہل دوزخ کے بدن بڑے ❶ ہو جائیں گے یہاں تک ایک آدمی کے کان کی لو اور اس کے کندھوں کے درمیان سات سو سال کی مسافت جتنا فاصلہ

(احمد فی المسند ۲/ ۲۶)

ہوگا اور اس کی جلد کا موٹا پا ستر گز کا ہوگا اور اس کا دانت احد پہاڑ جتنا ہوگا۔ (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بدن بڑے ہو جائیں گے الخ تا کہ عذاب زیادہ ہو۔

٥٦٩١- (٢٧) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ فِي النَّارِ حَيَّاتٍ كَاَمْثَالِ الْبُخْتِ تَلْسَعُ اِحْدَاهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حَمْوَتَهَا اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا وَّ اِنَّ فِي النَّارِ عَقَارِبَ كَاَمْثَالِ الْبِغَالِ الْمُوْ كَفَةِ تَلْسَعُ اِحْدَاهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حَمْوَتَهَا اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا۔)) (رواهما احمد)

(احمد فی المسند ٤/ ١٩١)

سیدنا عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دوزخ میں بختی اونٹوں کے ❶ مانند سانپ ہیں ایک سانپ ایک مرتبہ کاٹے گا تو وہ آدمی چالیس برس تک اس کی تختی اور اس کا زہر چالیس سال تک محسوس کرے گا اور جہنم میں پالان بند خچروں کے مانند بچھو ہیں ایک بچھو ایک مرتبہ کاٹے گا تو وہ آدمی چالیس برس تک اس کی تکلیف اور اس کے زہر کو محسوس کرے گا۔ (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بختی اونٹوں کے مانند کہ وہ بہت بڑے ہوتے ہیں۔

٥٦٩٢- (٢٨) وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ثَوْرَانِ مُكَوَّرَانِ فِي النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) فَقَالَ الْحَسَنُ وَ مَا ذَنْبُهُمَا فَقَالَ اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَكَتَ الْحَسَنُ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ)

حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ہمیں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی کہ آپ نے فرمایا: ''قیامت کے دن آفتاب اور چاند دو ٹکڑے ہوں گے جو جہنم کی آگ میں لپیٹے جائیں گے ❶ پس حسن بصری نے کہا کہ سورج چاند کا کیا گناہ ہے' تو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کر رہا ہوں تو حسن بصری رحمہ اللہ خاموش رہے۔ (بیہقی فی کتاب البعث والنشور)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بظاہر ان دونوں کے دوزخ میں ڈالنے کی یہ وجہ معلوم ہوتی ہے کہ کافر ان کو پوجتے ہیں، کافروں کے جلانے کے لیے ان کو دوزخ میں ڈالا جائے گا یا اس لیے کہ دوزخیوں کو ان کی گرمی سے زیادہ عذاب ہو کیوں کہ دیلمی نے مسند فردوس میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کیا ہے کہ آفتاب اور چاند کے منہ عرش کی طرف ہیں اور پشت دنیا کی طرف اس سے معلوم ہوا کہ اگر منہ ان کے چہرے دنیا کی طرف ہوتے تو دنیا والوں میں سے کوئی ان کی حرارت کا متحمل نہ ہوتا۔ امام طیبی رحمہ اللہ نے حدیث کا مطلب اس طرح بیان کیا کہ حسن! تو نص جلی کے مقابل قیاس کرتا ہے اور دوزخ میں داخل ہونے کے سبب عمل کو سمجھتا ہے حالاں کہ اللہ عزوجل جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

٥٦٩٣- (٢٩) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَدْخُلُ النَّارَ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دوزخ میں داخل نہیں ہوگا مگر بد بخت'' کہا گیا اے

الْاَشْقِيُّ)) قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ مَنِ الشَّقِيُّ قَالَ ((مَنْ لَّمْ يَعْمَلْ لِلّٰهِ بِطَاعَةٍ وَلَمْ يَتْرُكْ لَهٗ بِمَعْصِيَةٍ)) (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه حديث رقم ٤٢٩٨ واحمد في المسند ٢/ ٣٤٩)

اللہ کے رسول! بدبخت کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے اطاعت نہ کرے اور اللہ تعالیٰ کے لیے گناہ کو نہ چھوڑے۔'' (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

بَابُ خَلْقِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

جنت اور دوزخ کی تخلیق کا بیان ❶

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٥٦٩٤- (١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ اُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِيْنَ وَالْمُتَجَبِّرِيْنَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَا لِيَ لَا يَدْخُلُنِيْ اِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَغِرَّتُهُمْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْجَنَّةِ اِنَّمَا اَنْتِ رَحْمَتِيْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِيْ وَقَالَ لِلنَّارِ اِنَّمَا اَنْتِ عَذَابِيْ اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِيْ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا فَاَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ حَتّٰى يَضَعَ اللّٰهُ رِجْلَهٗ تَقُوْلُ قَطْ، قَطْ، قَطْ، فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ فَلَا يَظْلِمُ اللّٰهُ مِنْ خَلْقِهٖ اَحَدًا وَاَمَّا الْجَنَّةُ فَاِنَّ اللّٰهَ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا)). (متفق عليه) (البخاري حديث رقم ٤٨٥٠ ومسلم حديث رقم (٣٦- ٢٨٤٦) و .... حديث رقم ٢٥٦١ واحمد في المسند ٢/ ٣١٤)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت اور دوزخ نے آپس میں جھگڑا کیا تو دوزخ نے کہا میں متکبروں اور جابروں کے لیے تیار کی گئی ہوں اور بہشت نے کہا میرے لیے کیا ہے کہ مجھ میں ضعیف لوگوں کی نظروں سے گرے ہوئے اور فریب خوردہ لوگ داخل ہوں گے اللہ تعالیٰ نے بہشت کو فرمایا تو میری رحمت ہے ❷ میں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہوں تیرے ساتھ رحمت کرتا ہوں اور دوزخ کی آگ سے فرمایا کہ تو میرا عذاب ہے میں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہوں تیرے ساتھ عذاب کرتا ہوں اور تم میں سے ہر ایک کے لیے اس کا بھرنا ہے، لیکن رہی دوزخ تو وہ نہیں ❸ بھر سکے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس میں اپنا پاؤں رکھے گا، وہ کہے گی بس بس اور بس تو اس وقت دوزخ بھر جائے گی اور اس کے اجزا اکٹھے کیے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہیں کرے گا اور باقی رہی بہشت ❹ تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے نئی مخلوق پیدا فرمائے گا۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ جنت اور دوزخ کی تخلیق کا بیان الخ بہشت اور دوزخ پیدا ہو چکے ہیں اور اس وقت موجود ہیں اور یہی مذہب

ہے اہل سنت والجماعت کا۔ ❷ یعنی دوزخ اور بہشت میں افضلیت کی بحث ہوئی دوزخ نے اپنے آپ کو بہشت سے افضل جانا اس دلیل سے کہ اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں کو وہی سزا دے گی اور بہشت نے اپنے آپ کو افضل سمجھا اس دلیل سے کہ اللہ تعالیٰ کے مطیع اور تابع داروں کو وہی ثواب اور جزا دے گی' حق تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا کہ تم دونوں برابر ہو، دوزخ مظہر قہر الٰہی ہے اور بہشت مظہر رحمت الٰہی ہے اللھم اغفر لکاتبه ولمن سعی فیه ولوالدیهم اجمعین وقنامن الاثم وعذاب النار وعذاب جهنم وعذاب القبر ورزقنا حلالاً طیباً وسیعاً مبارکًا فیه وادخلنا فی الجنة الفردوس آمین۔ ❸ یعنی باوجودیکہ لاکھوں اس میں ڈالے جائیں گے مگر اس کی بھوک نہ مٹے گی اور وہ ہمیشہ زیادہ طلب کرے گی جیسے حدیث آئندہ میں یہ صاف مذکور ہے جب اللہ تعالیٰ اپنا قدم اس میں رکھے گا تو اس وقت اس کا پیٹ بھرے گا، اللہ جانے وہ قدم کیا اور کیسا ہے یہاں قدم میں عقل دوڑانا مناسب نہیں جیسا کہ روایت میں آیا ہے ویسا ہی ماننا چاہیے اور کہنا چاہیے۔اور رجل سے جماعت کا مراد لینا حدیث کا ابطال ہے اور روایت آئندہ قدم اگلی حدیث قدم کے ظاہری معنی کی تائید کرتی ہے۔واللہ اعلم ❹ اور رہی بہشت الخ اس سے معلوم ہوا کہ ثواب اعمال پر منحصر نہیں کیوں کہ یہ لوگ پیدا ہوتے ہی جنت میں جائیں گے اور یہی حکم ہے مجانین اور اطفال کا وہ بھی بغیر اعمال کے اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل سے جنت میں جائیں گے اور یہی اہل سنت کا مذہب ہے۔

٥٦٩٥ - (٢) وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ يُلْقٰى فِيْهَا وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ حَتّٰى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيْهَا قَدَمَهٗ فَيَنْزَوِيْ بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ وَلَا يَزَالُ فِي الْجَنَّةِ فَضْلٌ حَتّٰى يُنْشِئَ اللّٰهُ لَهَا خَلْقًا فَيُسْكِنُهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ)) (متفق عليه) وَ ذُكِرَ حَدِيْثُ اَنَسٍ ((حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ)) فِيْ كِتَابِ الرِّقَاقِ۔ (البخاری حدیث رقم ٤٨٤٨ ومسلم حدیث رقم (٣٧-٢٨٤٨) والدارمی حدیث رقم ٢٨٤٣ واحمد فی المسند ٣/ ١٣)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا دوزخ میں لوگ ڈالے جاتے رہیں گے اور وہ کہے گی کیا اور ہیں یہاں تک کہ رب العزۃ اس میں اپنا قدم رکھے گا جس سے دوزخ کے اجزا ایک دوسرے کی طرف سمٹ آئیں گے تو وہ کہے گی بس بس تیری عزت اور تیرے کرم کی قسم اور جبکہ جنت ہمیشہ رہے گی اور اس میں وسعت ہوگی یہاں تک اللہ تعالیٰ جنت کے لیے ایک نئی مخلوق پیدا کرے گا' اور ان کو جنت کی وسعت میں بسائے گا۔ (متفق علیہ) اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی حدیث جس کی ابتداء خفت الجنة بالمکارہ ہے کتاب الرقاق میں ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٥٦٩٦ - (٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قَالَ لِجِبْرَئِيْلَ اذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا اَعَدَّ اللّٰهُ لِاَهْلِهَا فِيْهَا ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا ثُمَّ حَفَّهَا بِالْمَكَارِهِ ثُمَّ قَالَ يَا جِبْرَائِيْلُ اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا قَالَ فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نقل کیا نبی ﷺ نے فرمایا: ''کہ جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا تو جبرائیل علیہ السلام کو فرمایا کہ جا کر اس کو دیکھ تو جبرائیل علیہ السلام گئے اور جنت کو دیکھا اور دیکھا جو کچھ اس میں جنت والوں کے لیے تیار کیا تھا پھر جبریل علیہ السلام آئے اور کہا اے میرے پروردگار! تیری عزت کی قسم' اس کو جو شخص بھی سنے گا تو وہ اس ❶ میں داخل ہوگا' پھر

ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ وَ عِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ لَّایَدْخُلَهَا اَحَدٌ قَالَ فَلَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ النَّارَ قَالَ یَا جِبْرَئِیْلُ اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَیْهَا قَالَ فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَیْهَا ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ وَ عِزَّتِكَ لَا یَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ فَیَدْخُلُهَا فَحَفَّهَا بِالشَّهْوَاتِ ثُمَّ قَالَ یَا جِبْرَئِیْلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَیْهَا قَالَ فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَیْهَا فَقَالَ اَیْ رَبِّ وَ عِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ لَّا یَبْقٰی اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا)) (رواه الترمذی و ابو داؤد و النسائی)

(ابوداود حدیث رقم ٤٧٤٤ والترمذی حدیث رقم ٢٥٦٠ والنسائی حدیث رقم ٦٧٦٣ واحمد فی المسند ٢/ ٣٣٢)

(اللہ تعالیٰ نے) مکروہات طبیعت سے اسے ڈھانپا' پھر فرمایا اے جبریل! جا اور اسے دیکھ تو وہ گئے اور اسے دیکھا واپس آئے اور کہا اے میرے پروردگار تیری عزت کی قسم! مجھے ڈر ہے کہ اس میں کوئی بھی داخل نہیں ہوگا۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں پھر جب اللہ تعالیٰ نے جہنم کو پیدا کیا تو کہا اے جبریل! جا اور اسے دیکھ' آپ نے فرمایا وہ گئے اور اسے دیکھا پھر آئے اور کہا اے میرے پروردگار تیری عزت کی قسم! جو بھی اسے نہیں سنے گا تو وہ اس میں داخل ہوگا' پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو خواہشات سے ڈھانپا (مزین کیا) پھر فرمایا اے جبریل! جا اور اس کو دیکھ' آپ نے فرمایا وہ گئے اور اسے دیکھا تو کہا اے میرے پروردگار تیری عزت کی قسم! میں ڈرتا ہوں کہ اس میں ❷ داخل ہونے سے کوئی ایک بھی باقی (پیچھے) نہیں رہے گا۔ (ترمذی، ابوداؤد اور نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس میں داخل ہوگا' مکارہ اور شہوات دونوں جنت اور دوزخ کے حجاب ہیں پھر جو کوئی ان حجاب کو اٹھائے وہ ان میں جائے گا، نفس کو ناگوار باتیں جیسے ریاضت عبادات میں مواظبت، عبادات کے صبر، ان کی مشقتوں پر غصہ روکنا، عفو، حلم، صدقہ، جہاد وغیرہ اور نفس کی خواہشیں جیسے شراب نوشی، زنا، اجنبی عورت کو گھورنا، غیبت، جھوٹ، کھیل کود وغیرہ اور جو خواہشیں مباح ہیں وہ ان میں داخل نہیں اگرچہ کثرت ان کی مکروہ ہے، اس ڈر سے کہ مبادا حرام میں لے جائیں یا دل کو سخت کر دیں یا عبادات سے غافل کر دیں۔

❷ یعنی یہ شہوت اور معاصی اتنی شیریں ہیں کہ کوئی اہل نفس وطبیعت میں سے باقی نہیں رہے گا کہ جو اس کی طرف میلان نہ کرے اور اس کی وجہ سے دوزخ میں نہ آئے اور یہ حدیث تفسیر ہے حدیث صحیح کے جو اوپر کتاب الرقاق میں حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ آخر تک گذری ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٥٦٩٧- (٤) عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰی لَنَا یَوْمًا الصَّلٰوةَ ثُمَّ رَقِیَ الْمِنْبَرَ فَاَشَارَ بِیَدِهٖ قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ ((قَدْ اُرِیْتُ الْاٰنَ مُذْ صَلَّیْتُ لَكُمُ الصَّلٰوةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَیْنِ فِیْ قِبَلِ هٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ اَرَ كَالْیَوْمِ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ))۔ (رواه البخاری)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک دن نماز پڑھائی پھر آپ منبر پر چڑھے اور اپنے ہاتھ سے مسجد کے قبلہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا اب جب کہ میں نے تم کو نماز پڑھائی ہے تو میں نے جنت اور دوزخ کو اس قبلہ کی دیوار میں جن کی صورت بنا دی گئی دیکھا ہے تو میں نے آج

(البخاری حدیث رقم ٦٤١٩) کی طرح نیکی اور بدی ❶ نہیں دیکھی۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ مانند آج کی طرح نیکی اور بدی یعنی بہشت کو خوب تر دیکھنے کی چیزوں سے پایا میں نے اور دوزخ کو بدتر سب دیکھنے کی چیزوں سے۔

بَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ وَذِكْرِ الْاَنْبِيَآءِ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

ابتدائے پیدائش اور انبیاء علیہم السلام کے ذکر کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ (پہلی فصل)

٥٦٩٨- (١) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ اِنِّىْ كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذْجَآءَهٗ قَوْمٌ مِّنْ بَنِىْ تَمِيْمٍ فَقَالَ ((اَقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا بَنِىْ تَمِيْمٍ)) قَالُوْا بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا فَدَخَلَ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ ((اَقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا اَهْلَ الْيَمَنِ اِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُوْ تَمِيْمٍ)) قَالُوْا قَبِلْنَا جِئْنَاكَ لِنَتَفَقَّهَ فِى الدِّيْنِ وَلِنَسْاَلَكَ عَنْ اَوَّلِ هٰذَا الْاَمْرِ مَا كَانَ قَالَ ((كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ شَىْءٌ قَبْلَهٗ وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَكَتَبَ فِى الذِّكْرِ كُلَّ شَىْءٍ)) ثُمَّ اَتَانِىْ رَجُلٌ فَقَالَ يَا عِمْرَانُ اَدْرِكْ نَاقَتَكَ فَقَدْ ذَهَبَتْ فَانْطَلَقْتُ اَطْلُبُهَا وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوَدِدْتُّ اَنَّهَا قَدْ ذَهَبَتْ وَلَمْ اَقُمْ۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ٣١٩٠ والترمذی حدیث رقم ٣٩٥١ واحمد فی المسند ٣/ ٤٢٦)

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا کہ بنی تمیم میں سے کچھ لوگ آپ کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا اے بنو تمیم! بشارت قبول کرو' انہوں نے کہا آپ ❶ نے ہم کو بشارت دی ہے لہٰذا ہمیں کچھ دیجئے' پھر اہل یمن کے کچھ لوگ آئے تو آپ نے فرمایا بشارت قبول کرو جبکہ بنی تمیم نے قبول نہیں کی' انہوں نے کہا ہم قبول کرتے ہیں' ہم تو آپ کے پاس اس لیے آئے ہیں تاکہ ہم دین میں سمجھ حاصل کریں اور آپ سے اس بارہ میں بھی سوال کریں کہ ابتدا میں کیا تھا؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تھا اور اس سے پہلے کوئی چیز ❷ نہ تھی اور اس کا عرش پانی پر تھا پھر اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان کو پیدا فرمایا اور ہر چیز کو (ذکر) لوح محفوظ میں لکھ دیا' پھر ایک آدمی میرے پاس آیا اور کہا اے عمران اپنی اونٹنی کو ڈھونڈو وہ کہیں چلی گئی ہے' تو میں اس کی تلاش میں چل پڑا' اللہ کی قسم! میری خواہش تھی کہ اونٹنی چلی جاتی اور میں نہ اٹھتا۔ ❸ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ آپ نے ہم کو بشارت دی یعنی دین کے سمجھنے کی۔ ❷ اور اس سے پہلے کوئی چیز نہ تھی' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک وقت ایسا تھا کہ سوائے ذات پاک کے کوئی چیز نہ تھی، عرش نہ پانی نہ لوح محفوظ نہ آسمان نہ زمین، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے عرش کو پانی پر رکھا اور لوح محفوظ میں جو کچھ اس عالم میں کرنا منظور تھا اسے لکھا۔ اس کے بعد آسمان و زمین کو بنایا، اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ جو یونانی حکیم کہتے ہیں کہ آسمان اور زمین قدیم ہیں سو غلط بات ہے آدمی کی عقل ناقص اس کو نہیں سمجھ سکتی اور نبی معصوم ﷺ کے فرمان پر اعتقاد کرنا چاہیے۔ ❸ اور میں نہ اٹھتا الخ سیدنا عمران رضی اللہ عنہ دروازہ پر اونٹنی باندھ کر نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تھے اچانک اونٹنی بھاگ گئی تو ایک

شخص آیا اور اس نے بتایا کہ تمہاری اونٹنی بھاگ گئی ہے جا کر اسے پکڑ و تو ضرورت کی بنا پر اٹھے اور پشیمان ہوئے کہ میں نے اٹھ کر نبی ﷺ کی صحبت میں جو فائدے اور حقائق وعلوم تھے ان سے محروم ہوا۔

٥٦٩٩- (٢) وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَقَامًا فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَاَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ٣١٩٢ وابوداود حدیث رقم ٤٢٤٠ حدیث رقم ٢١٩١ واحمد فی المسند ٥/ ٣٨٥)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور ہم کو مخلوقات کے شروع سے تمام حالات کے متعلق بتایا' یہاں تک کہ جنت والے جنت میں داخل ❶ ہو گئے اور جہنم والے جہنم میں' جو یاد رکھ سکا اس نے یاد رکھا اور جو بھول گیا سو بھول گیا۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ حتی کہ داخل ہوئے الخ یعنی مبدء اور معاد کا احوال بیان کیا۔

٥٧٠٠- (٣) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ اِنَّ رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ غَضَبِیْ فَهُوَ مَكْتُوْبٌ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ)) (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ٣١٩٤ ومسلم حدیث رقم (١٤ـ ٢٧٥١) وحدیث رقم ٣٥٤٣ وابن ماجه حدیث رقم ٤٢٩٥ واحمد فی المسند ٢/ ٤٦٦)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کے پیدا کرنے سے پہلے ایک کتاب لکھی ❶ اور اس میں لکھا تحقیق مہربانی میرے غصہ پر سبقت لے گئی ہے وہ کتاب عرش پر اس کے پاس ہے۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے اللہ تعالیٰ کا اپنے ہاتھ مبارک سے لکھنا ثابت ہوا کیوں کہ دوسری روایت میں اس کی صراحت ہے اور رحمت اور غضب دونوں اس کی صفات ذاتیہ ہیں' ہم اس ایمان لاتے ہیں اور اس کی کوئی تاویل نہیں کرتے۔

٥٧٠١- (٤) وَعَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((خُلِقَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ نُوْرٍ وَخُلِقَ الْجَآنُّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَّارٍ وَخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ)) (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (٦٠ـ ٢٩٩٦) واحمد فی المسند ٦/ ١٦٨)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا فرشتے نور سے پیدا کیے گئے اور جان (جن) شعلہ مارنے والی آگ کے ملے ہوئے دھویں سے پیدا کیا گیا ❶ اور آدم علیہ السلام اس چیز سے پیدا کیے گئے جو تمہارے لیے بیان ❷ کر دی گئی ہے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ پیدا کیا گیا جان جنوں کا باپ ہے جیسے آدم علیہ السلام آدمیوں کے باپ ہیں۔ ❷ یعنی مٹی سے۔

٥٧٠٢- (٥) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَمَّا صَوَّرَ اللّٰهُ اٰدَمَ فِی الْجَنَّةِ تَرَكَهٗ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّتْرُكَهٗ فَجَعَلَ اِبْلِيْسُ يُطِيْفُ بِهٖ يَنْظُرُ مَا هُوَ فَلَمَّا رَاٰهُ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو ان کو جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا جنت میں چھوڑے رکھا تو ابلیس نے اس

اَجْوَفَ عَرَفَ اَنَّهٗ خُلِقَ خَلْقًا لَايَتَمَالَكُ))۔ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (۱۱۱ ـ ۲٦۱۱) واحمد في المسند ۳/ ۲۲۹)

کے اردگرد چکر لگانے شروع کر دیئے وہ دیکھ رہا تھا کہ یہ کیا چیز ہے اور جب اس نے دیکھا کہ یہ اندر سے خالی ہے تو وہ سمجھ گیا کہ یہ غیر مضبوط ❶ پیدا کیا گیا ہے۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ پیدائش غیر مضبوط یعنی بھوک میں بے قرار ہو جایا کرے گا اور اپنے اختیار میں نہ رہے گا۔

۵۷۰۳- (٦) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِخْتَتَنَ اِبْرَاهِيْمُ النَّبِيُّ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً بِالْقَدُوْمِ)) (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ۳۳۵٦ ومسلم حديث رقم ۱۵۱/ ۲۳۷۰ واحمد ۲/ ۳۲۲)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابراہیم علیہ السلام نے اپنا ختنہ اسی (۸۰) برس کی عمر میں کیا اور وہ اس وقت قدوم ❶ میں تھے۔'' (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ یہ شام کے ملک میں ایک مکان ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے اپنا ختنہ بسولے سے کیا، سو غلط ہے قدوم سے مراد بسولا نہیں ہے، بلکہ ختنہ کی جگہ مراد ہے' سنت اول انہیں سے جاری ہوئی' تورات کی کتاب الخلقۃ میں ستارہویں فصل کے اندر مرقوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا کہ میرے عہد کو تو یاد رکھ اور تیری نسل یاد رکھے ہمیشہ قیامت تک یعنی ہر مرد کا ختنہ ہوا کرے یہ نشان ہے میرے عہد کا تمہارے بدنوں میں عہد دائمی ابدی جو ختنہ نہ کرے گا وہ قوم ابراہیمی سے جدا ہو گیا اور اس نے اللہ تعالیٰ کا عہد توڑا، فقط الحمد للہ کہ اہل اسلام اس عہد پر قائم ہیں جبکہ نصاریٰ نے ختنہ کرنا بالکل موقوف کر دیا ہے حالاں کہ تورات کو حق جانتے ہیں اور منسوخ ہونے کے قائل نہیں۔

۵۷۰٤- (۷) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَمْ يَكْذِبْ اِبْرَاهِيْمُ اِلَّا ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ ثِنْتَيْنِ مِنْهُنَّ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ قَوْلُهٗ ﴿اِنِّيْ سَقِيْمٌ﴾ وَقَوْلُهٗ ﴿بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا﴾ وَقَالَ بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَارَةُ اِذْ اَتٰى عَلٰى جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ هٰهُنَا رَجُلًا مَعَهُ امْرَاَةٌ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَسَاَلَهٗ عَنْهَا مَنْ هٰذِهٖ قَالَ اُخْتِيْ فَاَتٰى سَارَةَ فَقَالَ لَهَا اِنَّ هٰذَا الْجَبَّارَ اِنْ يَعْلَمْ اَنَّكِ امْرَاَتِيْ يَغْلِبْنِيْ عَلَيْكِ فَاِنْ سَاَلَكِ فَاَخْبِرِيْهِ اَنَّكِ اُخْتِيْ فَاِنَّكِ اُخْتِيْ فِي الْاِسْلَامِ لَيْسَ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِيْ وَغَيْرُكِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا فَاُتِيَ بِهَا قَامَ اِبْرَاهِيْمُ يُصَلِّيْ فَلَمَّا دَخَلَتْ ذَهَبَ يَتَنَاوَلُهَا بِيَدِهٖ فَاُخِذَ وَيُرْوٰى فَغُطَّ حَتّٰى رَكَضَ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ ادْعِي اللّٰهَ لِيْ وَلَا اَضُرُّكِ فَدَعَتِ اللّٰهَ فَاُطْلِقَ ثُمَّ

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہ ابراہیم علیہ السلام نے جھوٹ نہیں بولا' مگر تین جھوٹ' ان میں سے دو اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے ہیں ان کا یہ کہنا کہ میں بیمار ❶ ہوں' یہ کہنا کہ ان کے بڑے نے کیا ہے اور آپ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ ابراہیم علیہ السلام اور سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا جا رہے تھے کہ ظالموں میں سے ایک ظالم حکمران پر ان کا گذر ہوا' اس ظالم کو کہا گیا کہ اس کے ساتھ ایک نہایت ہی خوبصورت عورت ہے' اس نے ایک آدمی ابراہیم علیہ السلام کی طرف بھیجا تو اس نے ان سے اس عورت کے بارہ میں پوچھا کہ یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ میری بہن ہے' پھر وہ سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور کہا کہ اس ظالم کو اگر یہ معلوم ہو گیا کہ تو میری بیوی ہے تو تیرے لینے میں مجھ پر غالب آ جائے گا' اس لیے اگر وہ تجھ سے پوچھے تو تو کہہ دینا کہ (میں اس کی) بہن

تَنَاوَلَهَا الثَّانِيَةَ فَأُخِذَ مِثْلَهَا اَوْ اَشَدَّ فَقَالَ اُدْعِي اللّٰهَ لِيْ وَلَا اَضُرُّكِ فَدَعَتِ اللّٰهَ فَاُطْلِقَ فَدَعَا بَعْضَ حَجَبَتِهٖ فَقَالَ اِنَّكَ لَمْ تَاْتِنِيْ بِاِنْسَانٍ اِنَّمَا اَتَيْتَنِيْ بِشَيْطَانٍ فَاَخْدَمَهَا هَاجَرَ فَاَتَتْهُ وَهُوَ قَائِمٌ يُّصَلِّيْ فَاَوْمَاَ بِيَدِهٖ مَهْيَمْ قَالَتْ رَدَّ اللّٰهُ كَيْدَ الْكَافِرِ فِيْ نَحْرِهٖ وَاَخْدَمَ هَاجَرَ)) قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ تِلْكَ اُمُّكُمْ يَابَنِيْ مَآءِ السَّمَآءِ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ٣٣٥٨ ومسلم حديث رقم ١٥٤ ـ ٢٣٧١ والترمذی حديث رقم ٢٤٣٤ واحمد فی المسند ١/ ٢٨١)

ہوں کیونکہ اسلام میں تو میری بہن ❷ ہے' روئے زمین پر میرے اور تیرے علاوہ کوئی مومن نہیں ہے' اس ظالم نے سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا کے پاس پیغام بھیجا' ان کو لایا گیا اور ابراہیم علیہ السلام کھڑے ❸ ہو کر نماز پڑھنے لگے' تو جب سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا اس کے پاس آئیں تو اس ظالم نے ان پر ہاتھ ڈالنا چاہا اور وہ وہیں پکڑا گیا۔ ایک روایت میں ہے کہ ''فغط'' یہاں تک کہ وہ زمین پر پاؤں مارنے لگا اور اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ سے میرے لیے دعا کر میں تجھے کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچاؤں گا' سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو وہ چھوڑ دیا گیا پھر دوبارہ اس نے دست درازی کا ارادہ کیا تو پہلے کی طرح پکڑا گیا یا اس سے بھی زیادہ سختی کے ساتھ' وہ پھر کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ سے میرے لیے دعا کر میں اب تجھے کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچاؤں گا' تو سیدہ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور وہ چھوڑ دیا گیا پھر اس ظالم نے اپنے دربانوں میں سے ایک کو بلایا اور کہا کہ تو میرے پاس کسی انسان کو نہیں بلکہ تو میرے پاس جن کو لایا ہے اور سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا کو خدمت کے لیے ہاجرہ دے دی وہ واپس آئیں اور ابراہیم علیہ السلام نماز میں تھے' انہوں نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ تیرا کیا حال ہے؟ سیدہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کافر کی تدبیر اس کے سینہ میں لوٹا دی ہے ہاجرہ خدمت کے لیے دی ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے آسمان کے پانی ❹ کے بیٹو' وہ ہاجرہ تمہاری ماں ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ میں بیمار ہوں الخ ابراہیم علیہ السلام کی قوم ستارہ پرست اور بت پرست تھی' سو ان کی عید کا دن جب آیا تو انہوں نے چاہا کہ ابراہیم علیہ السلام کو لے جائیں ابراہیم علیہ السلام نے ستاروں کو دیکھ کر فرمایا میں بیمار ہوں یعنی بموجب اعتقاد تمہارے کے گردش آسمانی اس کو چاہتی ہے کہ میں بیمار ہوں گا یا دلی رنج کو بیماری کہا اور جب ان کی قوم عید میں شہر سے باہر گئی تو ابراہیم علیہ السلام بت خانہ میں جا کر تمام بتوں کو توڑ ڈالا اور ہتھوڑا بڑے بت کے کندھے پر رکھ دیا جب قوم نے پوچھا کہ بتوں کو کس نے توڑا ہے؟ تو ابراہیم علیہ السلام نے کہا اس بڑے بت سے پوچھو جو کندھے پر ہتھوڑا رکھے ہے، تو وہ اپنی بت پرستی کی حماقت پر شرمندہ ہوئے' وہ لوگ بڑے بت کی تعظیم کرتے تھے اسی وجہ سے ابراہیم علیہ السلام نے بت شکنی کی تو گویا وہی بت توڑنے کا ہوا اس لیے ابراہیم علیہ السلام نے اس کی طرف توڑنے کی نسبت کی اور جب ابراہیم علیہ السلام ملک عراق سے ہجرت

کر کے شام کے ملک میں گئے تو وہاں کے بادشاہ کا معمول تھا کہ وہ خوبصورت عورت کو چھین لیتا اور اس کے خاوند کو مار ڈالتا اور اگر بھائی ہوتا تو اس کو نہ مارتا، ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بیوی کو جو نہایت خوبصورت تھیں فرمایا: اگر بادشاہ تجھے بلائے اور تجھ سے پوچھے تو کہنا کہ یہ شخص میرا بھائی ہے یعنی دینی بھائی ہے، تو تینوں باتیں حقیقت میں سچ تھیں اور ظاہر میں جھوٹ اور ان ہی تین باتوں کا اس حدیث میں بیان ہے واللہ اعلم

❷ تو میری بہن ہے' اسلام میں یہ بھی کچھ جھوٹ نہ تھا۔ ❸ کھڑے ہوئے ابراہیم علیہ السلام تاکہ نماز پڑھیں یعنی اس کے شر سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے لگے۔ ❹ اے آسمان کے پانی کے بیٹو! عرب کے لوگوں کو بہ سبب صفائی نسب کے بارش کی اولاد کہتے ہیں اور بعض نے کہا اس وجہ سے ان کو بارش کی اولاد فرمایا کہ ان کی زندگی آسمان کے پانی سے ہے۔

۵۷۰۵- (۸) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ اِذْقَالَ ﴿رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى﴾ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُوْلَ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ لَاَجَبْتُ الدَّاعِيَ))۔ (متفق عليه)

(البخاری حدیث رقم ۳۳۷۲ ومسلم حدیث رقم (۱۵۲۔ ۱۵۱) وابن ماجه حدیث رقم ٤٠٣٦ واحمد فی المسند ۲/ ۳۲٦)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم ابراہیم علیہ السلام سے زیادہ حقدار ❶ ہیں کہ شک کریں جب انہوں نے کہا تھا ''اے میرے پروردگار! مجھے دکھا کہ تو کس طرح مردہ کو زندہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ لوط علیہ السلام پر رحمت کرے' وہ مضبوط سہارے کی پناہ لیتے تھے ❷ اور اگر میں اتنی مدت قید میں رہتا ❸ جتنی مدت یوسف علیہ السلام رہے ہیں تو میں بلانے والے کی بات قبول کر لیتا۔'' (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ ہم زیادہ حق دار ہیں الخ یعنی اگر کوئی کہے کہ ابراہیم علیہ السلام کو مردہ کے زندہ کرنے میں شک تھا اسی لیے دیکھنے کی درخواست کی اور ہمارے نبی ﷺ نے کبھی ایسی درخواست نہیں کی سو نبی ﷺ نے یہ شبہ دفع کیا کہ مجھے تو مردہ کے زندہ ہونے میں کچھ تردد اور شک نہیں اور ابراہیم علیہ السلام کو بطریق اولیٰ نہ تھا اور اگر ان کو شک ہوتا تو ہم کو بھی ہوتا۔

❷ لوط علیہ السلام پناہ پکڑتے تھے یعنی جب کفار نے لوط علیہ السلام کے مہمانوں کی بے عزتی چاہی تو لوط علیہ السلام نہایت گھبرائے اور یہ تمنا کی کاش مجھے دفع کفار کا زور ہوتا، پناہ کے لیے کوئی مکان محفوظ ملتا، نبی ﷺ نے اس قصہ کی طرف اشارہ کیا۔

❸ اور اگر ٹھہرتا الخ اس میں یوسف علیہ السلام کے تامل اور صبر کی تعریف کی کہ باوجود طول حبس کے بدون تحقیق، قید خانہ سے نہ نکلے۔

۵۷۰٦- (۹) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ مُوْسٰى كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا سِتِّيْرًا لَّا يُرٰى مِنْ جِلْدِهٖ شَيْءٌ اِسْتِحْيَاءً فَاٰذَاهُ مَنْ اٰذَاهُ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَقَالُوْا مَا تَسَتَّرَ هٰذَا التَّسَتُّرَ اِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهٖ اِمَّا بَرَصٌ اَوْ اُدْرَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ اَرَادَ اَنْ يُّبَرِّءَهٗ فَخَلَا يَوْمًا وَحْدَهٗ لِيَغْتَسِلَ فَوَضَعَ ثَوْبَهٗ عَلٰى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهٖ فَجَمَحَ مُوْسٰى فِيْ اِثْرِهٖ يَقُوْلُ ثَوْبِيْ يَا حَجَرُ ثَوْبِيْ يَا حَجَرُ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى مَلَاٍ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''موسیٰ علیہ السلام بڑے شرم و حیا والے اور بڑے پردہ پوش تھے حیا کی وجہ سے ان کے جسم کا کوئی بھی حصہ نہیں دیکھا جا سکتا تھا' بنی اسرائیل میں سے کسی نے ان کو تکلیف دی' وہ کہنے لگے کہ (موسیٰ علیہ السلام) اس طرح اپنا جسم ڈھانپنا کسی عیب کی وجہ سے ہی ہو سکتا ہے یا تو ان کو برص کی بیماری ہے یا پھر ''ادرہ'' خصیتین کا پھولنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو اس الزام سے بری کرنا چاہا' ایک دن آپ لوگوں سے علیحدہ ہو کر نہانے

تَرَاَوْهُ عُرْيَانًا اَحْسَنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا بِمُوْسٰى مِنْ بَاْسٍ وَاَخَذَ ثَوْبَهٗ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا فَوَاللّٰهِ اِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِّنْ اَثَرِ ضَرْبِهٖ ثَلٰثًا اَوْ اَرْبَعًا اَوْ خَمْسًا))۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۲۷۸ ومسلم حدیث رقم (۱۵٦ ـ ۳۳۹) والترمذی حدیث رقم ۳۲۲۱ واحمد فی المسند ۲/ ۵۱٤)

لگے اور اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھے تو پتھر کپڑے لے کر بھاگ چلا' موسیٰ علیہ السلام پتھر کے پیچھے یہ کہتے ہوئے دوڑے کہ اے پتھر میرے کپڑے دے دے یہاں تک کہ وہ بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں جا پہنچا اور ان لوگوں نے موسیٰ علیہ السلام کو ننگا دیکھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سب سے بڑھ کر خوبصورت ہیں' کہنے لگے اللہ کی قسم! موسیٰ علیہ السلام میں کوئی عیب نہیں' انہوں نے اپنے کپڑے لیے اور پتھر کو مانا شروع کیا تو اللہ کی قسم! ان کے مارنے کی وجہ سے تین' یا چار' یا پانچ نشان ❶ پڑ گئے۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ پانچ نشان الخ اس حدیث سے موسیٰ علیہ السلام کے دو معجزے نکلے پتھر کا بھاگنا پتھر پر نشان کا پڑنا اور ثابت ہوا کہ ننگے غسل کرنا تنہائی میں درست ہے اور معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام عیب ونقص سے پاک ہوتے ہیں اور اس سے موسیٰ علیہ السلام کی بزرگی ثابت ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو تہمت سے پاک کیا۔

۵۷۰۷- (۱۰) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((بَيْنَمَا اَيُّوْبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا فَخَرَّ عَلَيْهِ رِجْلُ جَرَادٍ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ اَيُّوْبُ يَحْتِيْ فِيْ ثَوْبِهٖ فَنَادَاهُ رَبُّهٗ يَا اَيُّوْبُ اَلَمْ اَكُنْ اَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى قَالَ بَلٰى وَعِزَّتِكَ وَلٰكِنْ لَا غِنٰى بِيْ عَنْ بَرَكَتِكَ)) (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ۲۷۹ وابن ماجه حدیث رقم ٤۲۷٤ واحمد فی المسند ۲/ ۲۱٤)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک مرتبہ جناب ایوب علیہ السلام ننگے نہا رہے تھے کہ آپ پر سونے کی ٹڈیاں برسنا شروع ہو گئیں تو ایوب علیہ السلام ان کو اپنے کپڑے میں لپیٹنے لگے' ان کو ان کے پروردگار نے پکارا اے ایوب کیا میں نے تجھے اس چیز سے بے پرواہ نہیں کیا جو کچھ تو دیکھ رہا ہے' کہا ہاں تیری عزت کی قسم! لیکن تیری برکت سے میں بے پرواہ نہیں ہو سکتا۔ ❶ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس مال کا لینا محتاجی کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ تیری عطا سمجھ کر لیتا ہوں کہ غلام مالک کی عطا کی ہوئی چیز سے کسی حالت میں بے نیاز نہیں ہو سکتا کہ اس کی خوشی مالک کی مہربانی پر ہے مال پر نہیں، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ننگے ہو کر غسل کرنا درست ہے جب کہ وہاں کوئی نہ ہو۔

۵۷۰۸- (۱۱) وَعَنْهُ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِيْ اصْطَفٰى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِيْنَ فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ وَالَّذِيْ اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْعَالَمِيْنَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهٗ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُوْدِيِّ فَذَهَبَ

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی آپس میں گالی گلوچ ہوئے' مسلمان نے کہا اس ذات کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو عالمین پر برگزیدہ بنایا' یہودی نے کہا اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو عالمین پر برگزیدہ کیا' تو اس پر مسلمان نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور یہودی کے

الْیَهُوْدِیُّ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَاَخْبَرَهٗ بِمَا کَانَ مِنْ اَمْرِهٖ وَاَمْرِ الْمُسْلِمِ فَدَعَا النَّبِیُّ ﷺ الْمُسْلِمَ فَسَاَلَهٗ عَنْ ذَالِكَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((لَا تُخَیِّرُوْنِیْ عَلٰی مُوْسٰی فَاِنَّ النَّاسَ یَصْعَقُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَاَصْعَقُ مَعَهُمْ فَاَکُوْنُ اَوَّلَ مَنْ یُّفِیْقُ فَاِذَا مُوْسٰی بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِیْ کَانَ فِیْ مَنْ صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِیْ اَوْ کَانَ فِیْ مَنِ اسْتَثْنَی اللّٰهُ۔)) وَفِیْ رِوَایَةٍ ((فَلَا اَدْرِیْ اَحُوْسِبَ بِصَعْقِهٖ یَوْمَ الطُّوْرِ، اَوْ بُعِثَ قَبْلِیْ؟ وَلَا اَقُوْلُ اِنَّ اَحَدًا اَفْضَلُ مِنْ یُوْنُسَ بْنِ مَتّٰی۔)) (البخاری حدیث رقم ۳۴۰۸ ومسلم حدیث رقم (۱۶۰۔ ۲۳۷۳) وابوداود حدیث رقم ۴۶۷۱ واحمد فی المسند ۲/ ۲۶۴)

منہ پر تھپڑ دے مارا' یہودی نے نبی ﷺ کے پاس جا کر جو اس کے اور مسلمان کے درمیان واقعہ ہوا بیان کیا' نبی ﷺ نے مسلمان کو بلایا اور اس سے اس بارہ میں پوچھا' اس نے واقعہ بیان کیا پھر نبی ﷺ نے ❶ فرمایا مجھے موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت نہ دو' کیونکہ لوگ قیامت کے دن بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے تو میں بھی ان کے ساتھ بیہوش ہو جاؤں گا تو سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا اور میں دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کی ایک سائیڈ کو پکڑے کھڑے ہوں گے' مجھے نہیں معلوم کہ وہ بھی بیہوش ہوئے تھے اور مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے یا اللہ تعالیٰ نے ان کو مستثنیٰ کر دیا۔ ایک روایت میں ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ کیا طور کے دن کی بیہوشی کا حساب کیا گیا ہے یا ان کو مجھ سے پہلے اٹھا دیا گیا اور میں نہیں کہتا کہ یونس بن متیٰ علیہ السلام سے کوئی افضل ہے۔ (بخاری' مسلم' ابوداؤد' احمد)

فوائد الحدیث: ❶ بزرگی دوا لخ یعنی ہر چند کہ سب سے میں افضل ہوں لیکن ہر بات میں نہیں، چنانچہ قیامت میں پہلے اٹھوں گا اور موسیٰ علیہ السلام کو ہوشیار پاؤں گا' معلوم نہیں کہ موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو کر مجھ سے پہلے ہوشیار ہو گئے یا ان کے طور کی بے ہوشی یہاں کام آ گئی۔

۵۷۰۹۔ (۱۲) وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ: ((لَا تُخَیِّرُوْا بَیْنَ الْاَنْبِیَاءِ)) (متفق علیه) وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ((لَا تُفَضِّلُوْا بَیْنَ اَنْبِیَاءِ اللّٰهِ)) (مسلم حدیث رقم (۱۶۳۔ ۲۳۷۴) وابوداود ۴/ ۵۱ حدیث رقم ۴۶۶۸)

اور سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ تم ❶ انبیاء علیہم السلام کے درمیان بزرگی نہ دو۔ (متفق علیہ) اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نہ فضیلت دو تم درمیان پیغمبران اللہ کے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اصل میں تمام انبیاء علیہم السلام برابر ہیں' یہ نہ سمجھو کہ کوئی کم تر ہے کوئی بہتر اس لیے کہ سب انبیاء علیہم السلام پر ایمان لانا فرض ہے باقی جس قدر جس کی فضیلت دلیل سے ثابت ہے اس کے بیان اور اعتقاد میں مضائقہ نہیں۔

۵۷۱۰۔ (۱۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا یَنْبَغِیْ لِعَبْدٍ اَنْ یَّقُوْلَ اِنِّیْ خَیْرٌ مِّنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی)) (متفق علیه) وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلْبُخَارِیِّ قَالَ ((مَنْ قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی فَقَدْ کَذَبَ))۔ (البخاری حدیث رقم ۳۳۶۵ ومسلم

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی بندہ کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ کہے کہ میں یونس بن متیٰ علیہ السلام سے بہتر ہوں۔'' (بخاری' مسلم) اور بخاری کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو کوئی یہ کہے کہ میں یونس بن متیٰ علیہ السلام سے بہتر ہوں تو تحقیق وہ جھوٹا

حدیث رقم (٦٦١ـ ٢٣٧٦) وابوداود حدیث رقم ٤٦٦٩ والدارمی حدیث رقم ٢٧٤٦) ہے۔''❶

فوائد الحدیث: ❶ پس تحقیق وہ جھوٹا ہے حالانکہ یونس علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کا عتاب ہوا تھا اس پر بھی نبوت کی وہ شان ہے کہ اس کے مقابل کوئی عبادت نہیں ہوسکتی اگر چہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء علیہم السلام میں افضل ہیں، لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تفضیل سے روک دیا اس خیال سے کہ جاہل فضیلت بیان کرتے کرتے اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی شان میں بے ادبی نہ کر بیٹھیں۔

٥٧١١ـ (١٤) وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ الْغُلَامَ الَّذِيْ قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ كَافِرًا لَوْ عَاشَ لَأَرْهَقَ أَبَوَيْهِ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا)) (متفق عليه) (مسلم حدیث رقم (١٧٢ـ ٢٣٨٠) وابوداود حدیث رقم ٤٧٠٥ والترمذی حدیث رقم ٣١٥٠)

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ لڑکا کہ جس کو خضر علیہ السلام نے مار ڈالا وہ پیدائشی کافر تھا ❶ اور اگر وہ لڑکا زندہ رہتا تو اپنے ماں باپ کو سرکشی اور کفر میں مبتلا کر دیتا۔'' (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ وہ پیدائشی کافر تھا یعنی خضر علیہ السلام نے جس لڑکے کو بحکم الٰہی مارا تھا وہ حکمت کے بغیر نہ تھا۔

٥٧١٢ـ (١٥) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرُ لِأَنَّهُ جَلَسَ عَلٰى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَإِذَا هِيَ تَهْتَزُّ مِنْ خَلْفِهِ خَضْرَاءَ))۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٣٤٠٢ والترمذی حدیث رقم ٣١٥١)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ان کا نام خضر اس لیے رکھا گیا کیونکہ وہ سفید پتھر پر بیٹھے تھے' تو وہ ان کے (وہاں سے اٹھنے کے) بعد سبز ہو کر لہلانے لگے۔'' (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ خضر علیہ السلام کا نام بلیا بن بلکان ہے، وہب بن منبہ رحمہ اللہ نے کہا ان کا نسب نامہ یہ ہے بلیاء بن بلکان بن قانع بن عابر بن شالخ بن ارخشد بن سام بن نوح علیہ السلام اور ان کا باپ بادشاہوں میں سے تھا اور اس حدیث میں خضر علیہ السلام کے ساتھ ان کے ملقب ہونے کی وجہ مذکور ہے۔

٥٧١٣ـ (١٦) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلٰى مُوْسٰى بْنِ عِمْرَانَ فَقَالَ لَهُ أَجِبْ رَبَّكَ)) قَالَ ((فَلَطَمَ مُوْسٰى عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَأَهَا)) قَالَ ((فَرَجَعَ الْمَلَكُ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ إِنَّكَ أَرْسَلْتَنِيْ إِلٰى عَبْدٍ لَّكَ لَا يُرِيْدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَأَ عَيْنِيْ)) قَالَ ((فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ ارْجِعْ إِلٰى عَبْدِيْ فَقُلِ الْحَيٰوةَ تُرِيْدُ فَإِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْحَيٰوةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا تَوَارَتْ يَدُكَ مِنْ شَعْرِهٖ

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ موت کا فرشتہ موسیٰ بن عمران علیہ السلام کے پاس آیا اس نے آپ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم قبول کیجئے تو موسیٰ علیہ السلام ❶ نے طمانچہ مار کر ملک الموت کی آنکھ پھوڑ دی' آپ نے فرمایا ملک الموت اللہ تعالیٰ کے پاس واپس گیا اور کہا کہ تحقیق تو نے مجھے اپنے ایسے بندے کی طرف بھیجا جو کہ مرنا نہیں چاہتا اور اس نے میری آنکھ پھوڑ دی ہے' آپ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ لوٹا دی اور فرمایا میرے بندہ کے

فَاِنَّكَ تَعِيْشُ بِهَا سَنَةً قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ تَمُوْتُ قَالَ فَالْاٰنَ مِنْ قَرِيْبٍ رَبِّ اَدْنِنِيْ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةَ الْحَجَرِ)) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((وَاللّٰهِ لَوْ اَنِّيْ عِنْدَهُ لَاَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ اِلٰى جَانِبِ الطَّرِيْقِ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ)) (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٣٤٠٧ و مسلم حدیث رقم (١٥٧ـ ١٦٨/ ٢٣٧٢) والترمذی حدیث رقم ٣٦٤٩ والنسائی حدیث رقم ٢٠٧٩ واحمد فی المسند ٢/ ٣١٥)

پاس جا اور اس سے کہہ کہ اگر تو زندہ رہنا چاہتا ہے تو اپنا ہاتھ بیل کی پیٹھ پر رکھ اور اس کے جتنے بال تیرے ہاتھ کے نیچے آئیں گے تجھے اتنے سال اور زندگی مل جائے گی' انہوں نے پوچھا پھر کیا ہوگا؟ ملک الموت نے کہا پھر آپ مر جائیں گے' موسیٰ علیہ السلام نے کہا پھر تو ابھی ٹھیک ہے' اے میرے پروردگار مجھے ارض مقدس (بیت المقدس) کے پتھر پھینکنے کے اندازہ کے قریب کر دے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی قسم! اگر میں اس کے قریب ہوتا تو میں تمہیں ان کی قبر ضرور دکھاتا جو کہ راستہ کے ایک طرف ریت ❷ کے سرخ ٹیلہ کے قریب ہے۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث پر بے دین لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ فرشتہ کی آنکھ پھوڑنا آدمی سے نہیں ہوسکتا اور ملک الموت تو بموجب حکم الٰہی کے آیا تھا موسیٰ علیہ السلام نے کیوں مارا اطاعت کیوں نہ کی تو معلوم ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام کو دنیا کی زندگی بہت پیاری تھی؟ اس کا جواب تو یہ ہے کہ فرشتہ آدمی کی صورت پر آیا تھا تو آدمی کے خواص اس پر ظاہر ہوا چاہیں تو اس صورت سے آنکھ کا پھوٹنا کچھ تعجب نہیں اور دوسرا یہ کہ یہ امر اللہ تعالیٰ کی قدرت سے کچھ بعید نہیں ہے اور ہوسکتا ہے کہ اس نے امتحان کے لیے ایسا کیا ہو، دوسرا یہ کہ موسیٰ علیہ السلام کو بیاری میں دھوکا ہوا وہ اس کو موت کا فرشتہ نہ سمجھے کوئی اجنبی شخص سمجھے اور ایک طمانچہ مارا جس سے اس کی آنکھ پھوٹ گئی نہ یہ کہ آنکھ پھوڑنے کا انہوں نے قصد کیا اور جب وہ دوسری بار آئے تو موسیٰ علیہ السلام کو معلوم ہوگیا کہ یہ ملک الموت ہیں اس لیے وہ مرنے اور اپنے مالک سے ملنے پر راضی ہوگئے۔
❷ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مقدس اور مبارک مقام میں دفن ہونا بہتر ہے خصوصاً صالحین کے مدفن میں اور موسیٰ علیہ السلام نے بیت المقدس میں دفن ہونے کی آرزو نہ کی اس خیال سے کہ قبر مشہور نہ ہو اور لوگ پرستش نہ کرنے لگیں۔

٥٧١٤ - (١٧) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((عُرِضَ عَلَيَّ الْاَنْبِيَاءُ فَاِذَا مُوْسٰى ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ كَاَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَيْتُ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَاَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهِ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ يَعْنِيْ نَفْسَهُ وَرَاَيْتُ جِبْرَائِيْلَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهِ شَبَهًا دِحْيَةُ بْنُ خَلِيْفَةَ)) (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (٢٧١ـ ١٦٧)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ❶ ''تمام انبیاء علیہم السلام میرے سامنے لائے گئے تو میں نے دیکھا کہ موسیٰ علیہ السلام دبلے پتلے ہیں گویا کہ وہ شنوءۃ قبیلہ سے ہیں اور میں نے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو دیکھا اور میں نے جن کو دیکھا ہے ان میں سے وہ عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے زیادہ قریب ہیں میں نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا اور جن کو میں نے دیکھا ہے ان میں وہ تمہارے اس ساتھی (محمد ﷺ) کے مشابہ ہیں۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یہ یا تو شب معراج میں مسجد اقصیٰ کا ذکر ہے یا آسمان کا کہ انبیاء علیہم السلام سے شب معراج میں ملاقات ہوئی جیسے کہ آئندہ حدیث میں یہ مذکور ہے اور معنی یہ ہیں انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواح ان شکلوں میں لائی گئیں کہ جو دنیا میں آپ نے دیکھی تھیں اور دحیہ

دال کی زبر کے ساتھ اور کبھی دال کی زیر سے پڑھتے ہیں یہ صحابی مشہور ہے جن کے ہاتھ نبی ﷺ نے اپنا نامہ جو ہرقل کی طرف لکھا تھا بھیجا' یہ نہایت خوبصورت مرد تھے اور جبرائیل علیہ السلام اکثر انہیں کی صورت میں آیا کرتے تھے اور اس مقام میں بھی آپ ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام کو ان کی صورت پر ہی دیکھا۔

٥٧١٥- (١٨) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِيْ مُوْسٰى رَجُلًا اٰدَمَ طُوَالًا جَعْدًا كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَأَيْتُ عِيْسٰى رَجُلًا مَرْبُوْعَ الْخَلْقِ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ سَبْطَ الرَّأْسِ وَرَأَيْتُ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ فِيْ اٰيَاتٍ أَرَاهُنَّ اللّٰهُ إِيَّاهُ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَائِهِ)) (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٣٢٣٩ ومسلم حدیث رقم ٢٦٧۔ ١٦٥ واحمد فی المسند ١/ ٢٤٥)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''میں نے معراج کی رات موسیٰ علیہ السلام کو گندمی رنگ کے آدمی کی شکل' لمبے قد اور گھنگریالے بالوں والے دیکھا' جیسے کہ وہ شنوءۃ قبیلہ سے ہوں' میں نے عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا جو متوسط پیدائش' سرخی وسفیدی مائل اور سر کے سیدھے بالوں والے ہیں میں نے جہنم کے داروغہ مالک کو دیکھا ہے اور دجال کو بھی ان نشانات کے ساتھ جو کہ اللہ تعالیٰ مجھے دکھاتے ہیں' تو تو اس کے ❶ ملنے سے شک میں نہ ہو۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ اس کے ملنے سے یعنی موسیٰ علیہ السلام کے معراج میں ملنے سے یہ استشہاد ہے آیۃ کریمہ ﴿فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآئِهٖ﴾ سے جس کی تفسیر قتادہ نے بھی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ موسیٰ علیہ السلام سے بے شک ملے ہیں اور یہی اختیار کیا ہے ایک جماعت نے جیسے مجاہد اور کلبی اور سدی رحمہم اللہ وغیرہ نے تو آیت کے معنی ان کے مذہب پر یہ ہوں گے شک مت کر تو اپنی ملاقات میں موسیٰ علیہ السلام سے اور جمہور علماء کے نزدیک آیۃ کے معنی یہ ہیں کہ مت شک کر موسیٰ علیہ السلام کو کتاب ملنے سے اور یہی مذہب ہے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ اور مقاتل اور زجاج رحمہم اللہ کا' یہ آیت سورۂ الم تنزیل سجدہ پارہ اکیس میں ہے اور شروع اس آیت کا ہے ﴿وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتَابَ﴾ آخر تک

٥٧١٦- (١٩) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِيْ لَقِيْتُ مُوْسٰى فَنَعَتَهُ فَإِذَا رَجُلٌ مُضْطَرِبٌ رَجِلُ الشَّعْرِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَلَقِيْتُ عِيْسٰى رَبْعَةً أَحْمَرَ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيْمَاسٍ يَعْنِي الْحَمَّامَ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيْمَ وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِهٖ بِهٖ قَالَ فَأُتِيْتُ بِإِنَائَيْنِ أَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْآخَرُ فِيْهِ خَمْرٌ فَقِيْلَ لِيْ خُذْ أَيَّهُمَا شِئْتَ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَقِيْلَ لِيْ هُدِيْتَ الْفِطْرَةَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ)) (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٣٣٩٤ ومسلم حدیث رقم (٢٧٢۔ ١٦٨) والترمذی حدیث رقم ٣١٣٠)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شب معراج میں میں نے موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی پھر بیان کی صفت موسیٰ علیہ السلام کی پس ناگہاں دیکھا میں نے کہ موسیٰ علیہ السلام ایک مضطرب ❶ مرد ہیں' درمیانے سیدھے بالوں والے گویا کہ موسیٰ علیہ السلام شنوءۃ کے قبیلہ سے تھے اور میں عیسیٰ علیہ السلام سے ملا' آپ درمیانہ قد اور سرخ رنگ کے ہیں گویا کہ دیماس یعنی حمام سے نکلتے ہیں اور میں ابراہیم علیہ السلام کو اس حال میں ملا کہ میں ان کی اولاد میں سے ان کے بہت مشابہ ہوں نبی ﷺ نے فرمایا مجھے دو برتن دیئے گئے ایک دودھ کا اور دوسرے میں شراب تھی تو مجھے کہا گیا کہ ان دونوں میں سے جس کو چاہو لے لو' تو میں نے دودھ لے لیا اور اسے پی لیا'

تو مجھے کہا گیا کہ تو (دین اسلام) فطرت کا راستہ دکھایا ❷ گیا ہے' لیکن اگر تو شراب (والا برتن) پکڑ لیتا تو تیری امت گمراہ ہو جاتی۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی کم گوشت اور جابر کی روایت میں گذرا کہ وہ ایک مرد ہیں ضرب یعنی پُر گوشت۔ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا ان دونوں احادیث میں تعارض نہیں ہے کیوں کہ ضرب کے معنی لغت میں ہلکے گوشت کے بھی آئے ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں اس روایت میں آیا ہے کہ ان کا رنگ سرخ تھا اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ وہ گندم گوں تھے' تو احتمال ہے کہ احمر کے لفظ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد آدم علیہ السلام ہوا اور صرف گندمی نہ ہو، بلکہ گندمی اور سرخ کے بیچ میں ہو اور یہ جو فرمایا جیسے حمام سے ابھی نکلا تو مطلب یہ ہے کہ ان کا رنگ روپ ایسا تھا جیسے ابھی کسی چیز کو اندر سے نکالیں جس پر دھوپ نہ پڑی ہو اور گرد غبار نہ لگا ہو اور یہ جو فرمایا تمہاری امت گمراہ ہو جاتی یعنی ساری امت جیسے یہود اور نصاریٰ سب کے سب گمراہ ہو گئے اور مسلمانوں میں اگر چہ بہت سے گمراہ فرقے ہیں اور لاکھوں کروڑوں ان میں نصاریٰ کی طرح سچی توحید پر قائم نہیں بلکہ شرک میں گرفتار ہیں لیکن ایک فرقہ ان کا توحید اور سنت میں نہایت مضبوط ہے جو اہل حدیث کے نام سے مشہور ہے۔ ❷ راہ دکھایا گیا الخ مطلب یہ ہے کہ تم نے اسلام کی علامت اور اس پر استقامت کو اختیار کیا اور دودھ اسلام کی علامت اس وجہ سے ہوا کہ وہ پاکیزہ خوشگوار نیک انجام ہے اور شراب تو تمام ناپاکیوں کی جڑ ہے اور حال مآل دونوں میں برائیاں پیدا کرنے والا ہے۔

۵۷۱۷- (۲۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَمَرَرْنَا بِوَادٍ فَقَالَ ((اَيُّ وَادٍ هٰذَا)) فَقَالُوْا وَادِي الْاَزْرَقِ قَالَ ((كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى مُوْسٰى فَذَكَرَ مِنْ لَوْنِهٖ وَشَعْرِهٖ شَيْئًا وَاضِعًا اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ لَهٗ جُؤَارٌ اِلَى اللّٰهِ بِالتَّلْبِيَةِ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِيْ قَالَ ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى ثَنِيَّةٍ فَقَالَ ((اَيُّ ثَنِيَّةٍ هٰذِهٖ)) قَالُوْا هَرْشٰى اَوْلِفْتٌ فَقَالَ ((كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى يُوْنُسَ عَلٰى نَاقَةٍ حَمْرَآءَ عَلَيْهِ جُبَّةٌ صُوْفٍ خِطَامُ نَاقَتِهٖ خُلْبَةٌ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِيْ مُلَبِّيًا)) (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم (۲۶۹ـ ۱٦٦) واحمد في المسند ۱/ ۲۱۵)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان سفر کیا ہم ایک جنگل میں سے گذرے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کونسا جنگل ہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یہ وادی الازرق ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھتا ہوں آپ نے ان کے رنگ اور ان کے بالوں کا ذکر کیا گویا کہ انہوں نے اپنی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں رکھی ہوئی ہیں اور لبیک کہتے ہوئے اس وادی سے گذر رہے ہیں' انہوں نے کہا کہ ہم پھر چلے یہاں تک کہ ہم ثنیہ پر آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کونسی پہاڑی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا، یہ ہرشی ہے یا لفت ہے آپ نے فرمایا گویا کہ میں یونس علیہ السلام کو دیکھتا ہوں جو کہ سرخ اونٹنی پر سوار ہیں ان پر اون کا جبہ ہے' ان کی اونٹنی کی نکیل خرما کی پوست سے ہے' وہ لبیک کہتے ہوئے اس وادی سے گذرنے ❶ والے ہیں۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ گذرنے والے ہیں اس وادی میں لبیک کہتے ہوئے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے سال مکہ اور مدینہ کے راستہ میں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حال خواب میں دیکھا یا ان کی روحوں کو واقعی دیکھا اب اگر کوئی کہے کہ یہ انبیاء علیہم السلام تو مر گئے اور آخرت میں گئے

اب لبیک کیسے کہتے ہیں اور حج کیسے کرتے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے انبیاء علیہم السلام شہیدوں کی مثل بلکہ ان سے بھی افضل ہیں اور شہید اپنے رب کے پاس زندہ ہیں تو کیا بعید ہے کہ وہ حج کریں یا نماز پڑھیں، دوسرا یہ کہ سوائے معراج کے کسی اور رات کا یہ خواب ہے جیسے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ میں سو رہا تھا اور میں نے خود کو کعبہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا اور عیسیٰ علیہ السلام کا قصہ بیان کیا یا یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان انبیاء کرام علیہم السلام کی زندگی کا حال بطور تمثیل کے دکھلایا گیا کہ ان کا حج کیا تھا اور لبیک کیوں کر کہی تھی اس لیے کہ خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری حدیث میں فرمایا کہ گویا میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں اور گویا میں عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں اور گویا میں یونس علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں۔ اس کو امام مسلم رحمہ اللہ نے نقل کیا۔

٥٧١٨- (٢١) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((خُفِّفَ عَلٰی دَاوٗدَ الْقُرْاٰنُ فَكَانَ يَاْمُرُ بِدَوَآبِّهٖ فَتُسْرَجُ فَيَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ قَبْلَ اَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهٗ وَلَا يَاْكُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ))۔ (رواه البخاری) (البخاری حديث رقم ٣٤١٧ واحمد فی المسند ٢/ ٢١٤)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''کہ داؤد علیہ السلام پر زبور پڑھنا آسان کر دی گئی تھی' وہ اپنے جانوروں پر زین کسنے کا حکم فرماتے اور زین کسے جانے سے پہلے ❶ ہی زبور پڑھ لیتے اور اپنے ہاتھوں کی کمائی سے کھاتے تھے۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ ایسی جلدی زبور کا تمام کرنا داؤد علیہ السلام کا ہی معجزہ تھا۔

٥٧١٩- (٢٢) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((كَانَتِ امْرَءَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَآءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اِحْدٰهُمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ قَالَتِ الْاُخْرٰی اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا اِلٰی دَاوٗدَ فَقَضٰی بِهٖ لِلْكُبْرٰی فَخَرَجَتَا عَلٰی سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ فَاَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُوْنِیْ بِالسِّكِّيْنِ اَشُقُّهٗ بَيْنَكُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰی لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰی بِهٖ لِلصُّغْرٰی)) (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ٣٤٢٧ ومسلم حديث رقم (٢٠- ١٧٢٠) والنسائی حديث رقم ٥٤٠٢ واحمد فی المسند ٢/ ٣٢٢)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''دو عورتیں تھیں ان کے ساتھ ان کے دو بیٹے تھے تو ایک بھیڑیا آیا اور ایک کے بیٹے کو لے گیا ایک عورت نے ساتھ والی عورت سے کہا کہ بھیڑیا تیرے بیٹے کو لے گیا ہے دوسری نے کہا تیرے بیٹے کو لے گیا ہے' تو وہ داؤد علیہ السلام کے پاس اپنا فیصلہ لے گئیں' تو داؤد علیہ السلام نے بڑی کے حق میں فیصلہ دے دیا پھر وہ دونوں سلیمان علیہ السلام کے پاس گئیں' ان سے تمام واقعہ بیان کیا' سلیمان علیہ السلام نے کہا چھری لاؤ' میں اس بچہ کے دو ٹکڑے کر دیتا ہوں' تو چھوٹی نے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے آپ ایسا نہ کریں' یہ بیٹا اسی کا ہے' پھر سلیمان علیہ السلام نے چھوٹی کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ ❶ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ چھوٹی کے لیے' سلیمان علیہ السلام نے چھوٹی عورت کو اس لیے دلایا کہ اس کو درد آیا، اس نے لڑکے کا کاٹنا گوارا نہ کیا تو معلوم ہوا کہ وہ لڑکا اسی کا تھا اگر بڑی عورت کا لڑکا ہوتا تو وہ اس کے کاٹنے پر راضی نہ ہوتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب گواہ نہ ہوں تو حاکم کو لازم ہے کہ قرائن اور قیاس پر عمل کرے۔

۵۷۲۰- (۲۳) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((قَالَ سُلَيْمَانُ لَاَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى تِسْعِيْنَ اِمْرَاَةً وَفِيْ رِوَايَةٍ بِمِائَةِ اِمْرَاَةٍ. كُلُّهُنَّ تَاْتِيْ بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ قُلْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ فَطَافَ عَلَيْهِنَّ فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ اِلَّا اِمْرَاَةٌ وَّاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَاَيْمُ الَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا اَجْمَعُوْنَ))۔ (متفق علیه) (البخاری حدیث رقم ۲۸۱۹ ومسلم حدیث رقم (۲۵۔ ۱۶۵۴) والترمذی حدیث رقم ۱۵۳۲ والنسائی حدیث رقم ۳۸۳۱)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ البتہ میں آج کی رات نوے بیویوں سے صحبت کروں گا اور ایک روایت میں ہے سو بیویوں میں سے ہر ایک ان میں سے ایک سوار کو جنم دے گی جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرے گا' فرشتہ نے کہا ان شاء اللہ کہہ لیں' انہوں نے ان شاء اللہ نہ کہا اور وہ بھول گئے' پھر سلیمان علیہ السلام نے اپنی تمام بیویوں سے صحبت کی لیکن ان میں سے سوائے ایک بیوی کے کوئی بھی حاملہ نہ ہوئی اور اس کے ہاں بھی آدھا مرد پیدا ہوا' آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے اگر سلیمان علیہ السلام انشاء اللہ کہہ لیتے تو تمام ❶ کے تمام سوار ہو کر اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرتے۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ وہ تمام کے تمام لوگوں نے جہاد میں سستی کی تب سلیمان علیہ السلام نے کثرت اولاد کی آرزو کی کہ جہاد میں غیروں کی حاجت نہ رہے مگر ان شاء اللہ کہنا بھول گئے، مراد نہ پوری ہوئی تو معلوم ہوا کہ انسان جب کسی کام کا ارادہ کرے تو ان شاء اللہ ضرور کہہ لے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی اجازت اور مدد کے بغیر آدمی سے کوئی کام نہیں ہو سکتا پیغمبر ہو یا ولی، حکیم ہو یا بادشاہ۔

۵۷۲۱- (۲۴) وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((كَانَ زَكَرِيَّاءُ نَجَّارًا))۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم (۱۶۹۔ ۲۳۷۹) وابن ماجه حدیث رقم ۲۱۵۰ واحمد فی المسند ۲/ ۲۹۶)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زکریا علیہ السلام بڑھئی تھے۔'' ❶ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ معلوم ہوا کہ بڑھئی کا پیشہ عمدہ ہے اور افضل یہی ہے کہ انسان محنت کر کے کھائے اور سوال کی ذلت سے بچے۔

۵۷۲۲- (۲۵) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِي الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ الْاَنْبِيَاءُ اِخْوَةٌ مِّنْ عَلَّاتٍ وَاُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰى وَدِيْنُهُمْ وَاحِدٌ وَلَيْسَ بَيْنَنَا نَبِيٌّ))۔ (متفق علیه) (البخاری ۶/ ۴۷۷ حدیث رقم ۳۴۴۲- ۳۴۴۳ ومسلم حدیث رقم (۱۴۵۔ ۲۳۶۵)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں دنیا و آخرت میں عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم کے ساتھ تمام لوگوں سے زیادہ ❶ نزدیک ہوں تمام انبیاء علیہم السلام سوتیلے بھائی ہیں اور مائیں ان کی مختلف ہیں تمام کا دین ایک ❷ ہی ہے اور ہمارے درمیان کوئی رسول نہیں ہے۔'' (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ یہود عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کے منکر تھے نبی ﷺ ان کی حقیقت کے گواہ ہوئے چنانچہ عیسیٰ علیہ السلام نے یوحنا کی انجیل میں

ہمارے نبی ﷺ کی بشارت میں کہا ہے کہ میرے بعد فارقلیط آئے گا جو میری حقیقت کا گواہ ہوگا۔ ❷ تمام کا دین ایک ہے یعنی توحید، عبادت اور شریعتیں مختلف نہیں، گویا انبیاء علیہم السلام سوتیلے بھائی ٹھہرے کہ باپ تو سب کا ایک اور مائیں کئی ہیں۔

٥٧٢٣- (٢٦) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((كُلُّ بَنِيْ اٰدَمَ يَطْعَنُ الشَّيْطَانُ فِيْ جَنْبَيْهِ بِإِصْبَعَيْهِ حِيْنَ يُوْلَدُ غَيْرَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَهَبَ يَطْعَنُ فَطَعَنَ فِي الْحِجَابِ))۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ٣٢٨٦ ومسلم حدیث رقم (١٤٧۔ ٢٣٦٦)

انہی (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر ابن آدم جبکہ وہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان اس کے دونوں پہلوؤں میں انگلیوں سے چوکے لگاتا ہے سوائے ❶ عیسیٰ ابن مریم کے کہ جب ان کو چوکا لگانے لگا تو وہ پردہ میں جا لگا۔ (متفق علیہ)

فوائد الحدیث: ❶ سوائے عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے الخ عیسیٰ علیہ السلام کو شیطان نے اس لیے ہاتھ نہیں لگایا کہ مریم رضی اللہ عنہا کی ماں نے مریم رضی اللہ عنہا اور ان کی اولاد کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تھی کہ شیطان کا ان پر دخل نہ ہو چنانچہ قرآن شریف میں وہ دعا مذکور ہے۔

٥٧٢٤- (٢٧) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَاٰسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ (متفق عليه)۔ وَ ذُكِرَ حَدِيْثُ اَنَسٍ ((يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ)) وَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ((اَيُّ النَّاسِ اَكْرَمُ)) وَ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ ((اَلْكَرِيْمُ ابْنُ الْكَرِيْمِ)) فِيْ بَابِ الْمُفَاخَرَةِ وَالْعَصَبِيَّةِ۔ (البخاری حدیث رقم ٣٤١١ ومسلم حدیث رقم (٧٠۔ ٢٤٣١) والترمذی حدیث رقم ١٨٣٤ وابن ماجه حدیث رقم ٣٢٨٠ واحمد فی المسند ٤/ ٣٩٤)

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''مردوں میں سے بہت کامل ہوئے اور عورتوں میں سے نہیں کامل ہوئیں مگر ❶ سیدہ مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا کی اور سیدہ آسیہ رضی اللہ عنہا بیوی فرعون کی اور ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی دوسری عورتوں پر باقی طعاموں پر ثرید کی فضیلت کی طرح ہے متفق علیہ اور حدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی کہ اس میں یا خیر البریہ ہے اور حدیث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی کہ اس میں ای الناس اکرم ہے اور حدیث سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کی کہ اس میں الکریم ابن الکریم مفاخرت' اور عصبیت کے باب میں ذکر کی گئی ہیں۔

فوائد الحدیث: ❶ پہلی امت میں یہی دو عورتیں با کمال ہوئیں اس لیے کہ امت محمدی ﷺ میں ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اور جگر گوشہ رسول سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا کمال بہت احادیث سے ثابت ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ (دوسری فصل)

٥٧٢٥- (٢٨) وَعَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ كَانَ رَبُّنَا قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ خَلْقَهُ قَالَ ((كَانَ فِيْ عَمَاءٍ مَا تَحْتَهُ هَوَاءٌ وَمَا فَوْقَهُ هَوَاءٌ وَ خَلَقَ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ قَالَ يَزِيْدُ بْنُ

سیدنا ابورزین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول! ہمارا پروردگار اپنی مخلوقات پیدا کرنے سے پہلے کہاں تھا؟ آپ نے فرمایا وہ عماء ❶ میں تھا نہ اس کے نیچے ہوا تھی نہ اس کے اوپر ہوا تھی اور اس نے اپنا عرش پانی پر پیدا کیا۔

هَارُوْنَ الْعَمَآءُ اَیْ لَیْسَ مَعَهٗ شَیْءٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ۳۱۰۹ وابن ماجه حدیث رقم ۱۸۲)

(ترمذی) اور ترمذی نے کہا کہ یزید بن ہارون نے کہا عماء سے مراد یہ ہے کہ اس کے ساتھ کوئی چیز نہ تھی۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ تھا عماء میں الخ عماء کہتے ہیں بدلی کو خواہ وہ رقیق ہو یا کثیف اور یہ جو فرمایا: اس کے نیچے ہوا نہ تھی الخ یعنی کوئی چیز اس کے ساتھ نہ تھی جیسے دوسری روایت میں آیا ہے ﴿كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهٗ شَيْءٌ﴾ اور استدلال کیا ہے اس حدیث سے حدوث عالم پر کہ وہ ایک وقت میں موجود نہ تھا پھر بایجاد خالق ﴿كُنْ فَيَكُوْنُ﴾ کتم عدم سے ساحت وجود پر آیا پھر عرش کو پانی پر پیدا کیا۔ اس سے ان لوگوں کا مذہب باطل ہوا جو کہتے ہیں کہ عرش اللہ تعالیٰ کے ساتھ تھا اور قائل ہیں قدم عرش کے اور یہی قول فلاسفہ کا ہے وہ کہتے ہیں کہ ''صانع جمیع اشیاء کا عرش ہے'' نعوذ باللہ من هذا۔

۵۷۲۶- (۲۹) وَ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ زَعَمَ اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا فِی الْبَطْحَآءِ فِیْ عِصَابَةٍ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ فِیْهِمْ فَمَرَّتْ سَحَابَةٌ فَنَظَرُوْا اِلَیْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَاتُسَمُّوْنَ هٰذِهٖ)) قَالُوْا اَلسَّحَابُ قَالَ ((وَالْمُزْنَ)) قَالُوْا وَالْمُزْنَ قَالَ ((وَالْعَنَانَ)) قَالُوْا وَالْعَنَانَ قَالَ ((هَلْ تَدْرُوْنَ مَابُعْدُ مَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ)) قَالُوْا لَانَدْرِیْ قَالَ ((اِنَّ بُعْدَ مَا بَیْنَهُمَا اِمَّا وَاحِدَةٌ وَ اِمَّا اثْنَتَانِ اَوْ ثَلٰثٌ وَّ سَبْعُوْنَ سَنَةً وَالسَّمَآءُ الَّتِیْ فَوْقَهَا كَذٰلِكَ حَتّٰی عَدّٰی سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ثُمَّ فَوْقَ السَّمَآءِ السَّابِعَةِ بَحْرٌ بَیْنَ اَعْلَاهُ وَاَسْفَلِهٖ كَمَا بَیْنَ سَمَآءٍ اِلٰی سَمَآءٍ ثُمَّ فَوْقَ ذٰلِكَ ثَمَانِیَةُ اَوْعَالٍ بَیْنَ اَظْلَافِهِنَّ وَ وَرِكِهِنَّ مِثْلُ مَابَیْنَ سَمَآءٍ اِلٰی سَمَآءٍ ثُمَّ عَلٰی ظُهُوْرِهِنَّ الْعَرْشُ بَیْنَ اَسْفَلِهٖ وَ اَعْلَاهُ مَابَیْنَ سَمَآءٍ اِلٰی سَمَآءٍ ثُمَّ اللّٰهُ فَوْقَ ذٰلِكَ۔)) (رواہ الترمذی و ابوداوٗد) (ابوداود حدیث رقم ۴۷۲۳ والترمذی حدیث رقم ۳۳۲۰ وابن ماجه حدیث رقم ۱۹۳ واحمد فی المسند ۱/ ۲۰۶)

سیدنا عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب سے روایت ہے کہ میں بطحاء مکہ میں ایک جماعت کے ساتھ بیٹھا تھا اور رسول اللہ ﷺ بھی تشریف فرما تھے' تو ایک بادل کا گذر ہوا انہوں نے اس کی طرف دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اس کو کیا نام دیتے ہو؟ انہوں نے کہا بادل' آپ نے فرمایا اور مزن انہوں نے کہا مزن! آپ نے فرمایا اور عنان انہوں نے کہا عنان! آپ نے فرمایا کیا تم زمین و آسمان کے درمیانی فاصلہ کو جانتے ہو؟ انہوں نے کہا نہیں' آپ نے فرمایا ان دونوں کے درمیانی فاصلہ کی مسافت ایک ❶ یا دو یا تین اور ستر سال ہے پھر اس سے اوپر والے آسمان کا فاصلہ بھی اتنا ہے' یہاں تک کہ آپ نے سات آسمان شمار کیے' پھر ساتویں آسمان کے اوپر ایک بہت بڑا دریا ہے جس کی گہرائی اور سطح کا فاصلہ ایک آسمان سے لے کر دوسرے آسمان جتنا ہے' پھر اس کے اوپر آٹھ فرشتے ہیں جن کی شکل پہاڑی بکروں جیسی ہے ان کے کھروں اور کولہوں کا درمیانی فاصلہ دو آسمانوں جتنا ہے پھر ان کی پیٹھ پر عرش ہے' اسفل عرش اور اس کے اعلاء کے درمیان اتنی مسافت ہے جتنی کہ ایک آسمان سے دوسرے تک ہے' پھر اس کے اوپر اللہ تعالیٰ کا عرش ہے۔ (ترمذی' ابوداوٗد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ شک راوی کا ہے اور یہ کسی راوی کی غلطی ہے کیونکہ یہی حدیث بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فصل ثالث میں ان شاء اللہ تعالیٰ آئے گی اس میں پانچ سو سال کی مسافت بیان کی ہے اس حدیث میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑا اہتمام کیا اللہ تعالیٰ کے علو ذات کے بیان میں اور بادل کوئی ناموں سے یاد کیا کہ یہ مضمون مخاطبین کے خوب ذہن نشین ہو جائے اور پہلے بیان کیا علو اس کی مخلوقات کا آسمانوں اور فرشتوں سے تاکہ سمجھ میں آ جائے کہ خالق زیادہ تر مستحق علو اور رفعت اور بلندی کا ہے اور بند کر دیا باب تاویل کا کہ نہیں ہو سکتی تاویل اس کی یہ کہ مراد علو الٰہی سے صرف علو معنوی ہے بلکہ تصریح کر دی کہ مراد علو سے علو حقیقی ہے جس سے تعبیر کی جاتی ہے بلفظ فوق و بحرف علیٰ اور حقیقۃ وہ ذات مقدس جانب علو میں ہے اور اسی پر بنی آدم کے طبائع مفطور ہوئے ہیں۔

٥٧٢٧- (٣٠) وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ جُهِدَتِ الْاَنْفُسُ وَجَاعَ الْعِيَالُ وَنُهِكَتِ الْاَمْوَالُ وَ هَلَكَتِ الْاَنْعَامُ فَاسْتَسْقِ اللّٰهَ لَنَا فَاِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِكَ عَلَى اللّٰهِ وَ نَسْتَشْفِعُ بِاللّٰهِ عَلَيْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ)) فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ حَتّٰى عُرِفَ ذٰلِكَ فِيْ وُجُوْهِ اَصْحَابِهٖ ثُمَّ قَالَ ((وَيْحَكَ اِنَّهٗ لَا يُسْتَشْفَعُ بِاللّٰهِ عَلٰى اَحَدٍ شَاْنُ اللّٰهِ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ وَ يْحَكَ اَتَدْرِيْ مَا اللّٰهُ اِنَّ عَرْشَهٗ عَلٰى سَمٰوٰتِهٖ لَهٰكَذَا)) وَ قَالَ بِاَصَابِعِهٖ مِثْلَ الْقُبَّةِ عَلَيْهِ ((وَاِنَّهٗ لَيَئِطُّ بِهٖ اَطِيْطَ الرَّحْلِ بِالرَّاكِبِ۔)) (رواه ابوداؤد)

(ابوداود حديث رقم ٤٧٢٦ والنسائي حديث رقم ١٥٢٨ واحمد في المسند ٣/ ٢٥٦)

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دیہاتی آیا اس نے کہا جانیں مشقت میں ڈالی گئیں، اہل وعیال بھوکے ہیں، اموال کا نقصان ہو گیا اور مویشی ہلاک ہو گئے اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے بارش کی دعا کیجئے، ہم آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ پر اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ آپ پر شفاعت طلب کرتے ہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ پاک ہے، سبحان اللہ آپ کچھ دیر تک تسبیح پڑھتے رہے یہاں تک کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ❶ کے چہروں پر ایسا کلمہ کہنے والوں کے لیے غصہ کے آثار واضح نظر آنے لگے، پھر آپ نے فرمایا تجھ پر افسوس اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی پر سفارش طلب نہیں ❷ کی جاتی، اللہ تعالیٰ کی شان اس سے بہت بڑی ہے، تجھ پر افسوس کیا تو جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کیا ہے، تحقیق اس کا عرش آسمانوں پر اس طرح ہے، آپ نے اپنی انگلیوں سے قبہ کی طرح بتایا اور تحقیق وہ آواز کرتا ہے جس طرح کہ اونٹ کا پالان سوار کی وجہ سے آواز کرتا ہے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے چہروں میں کراہت اور ناراضی پائی گئی اس وجہ سے کہ اس دیہاتی نے اللہ تعالیٰ کے بارہ میں جو سارے جہان اور زمین و آسمان کا مالک ہے سفارش کرنے کا لفظ کہا، حالانکہ سفارش کرنے والا بہ نسبت اس شخص کے جس کو سفارش کرے کم ہوتا ہے۔ ❷ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ جو لوگوں میں ایک ختم مشہور ہے وہ اس میں پڑھتے ہیں یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاء للہ یعنی اے شیخ عبدالقادر کچھ دو تم اللہ کے لیے یہ لفظ نہ کہنا چاہیے، غرضیکہ ایسا لفظ نہ بولے کہ جس سے کچھ شرک کی بو نکلے یا بے ادبی کی بو آئے کہ اس کی بہت بڑی شان ہے اور وہ بے پرواہ بادشاہ ہے ایک نکتہ میں پکڑ لینا اور ایک نکتہ میں نواز دینا، یہ اسی کا کام ہے اور یہ جو فرمایا کہ عرش اس

کے ساتھ آواز کرتا ہے تو اس کے یہ معنی ہیں کہ وہ اللہ عزوجل کے خوف اور عظمت کی وجہ سے آواز کرتا ہے' ابوداؤد نے کہا کہ ابن بشار نے اپنی روایت میں اتنا زیادہ کیا کہ اللہ جل جلالہ اپنے عرش کے اوپر ہے تو پس معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل اوپر سے اوپر ہے اور اوپر مطلق ہے اس سے اوپر کوئی چیز نہیں۔

٥٧٢٨- (٣١) وَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اُذِنَ لِیْ اَنْ اُحَدِّثَ عَنْ مَّلَكٍ مِنْ مَّلٰئِكَةِ اللّٰهِ مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ اِنَّ مَابَيْنَ شَحْمَةِ اُذُنِهٖ اِلٰى عَاتِقِهٖ مَسِيْرَةُ سَبْعِمِائَةِ عَامٍ۔)) (رواه ابو داوٗد)

(ابوداود حديث رمق ٤٧٢٧)

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''مجھے اجازت دی گئی ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کی عظمت بیان کروں جو کہ عرش کے اٹھانے والے ہیں' اس کے کانوں کی لو اور گردن کی درمیانی مسافت سات سو سال جتنی ہے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

٥٧٢٩- (٣٢) وَ عَنْ زَرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِجِبْرَئِيْلَ ((هَلْ رَاَيْتَ رَبَّكَ)) فَانْتَقَضَ جِبْرَائِيْلُ وَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ بَيْنِیْ وَ بَيْنَهٗ سَبْعِيْنَ حِجَابًا مِّنْ نُّوْرٍ لَوْ دَنَوْتُ مِنْ بَعْضِهَا لَاَحْتَرَقْتُ (هٰكَذَا فِی الْمَصَابِيْحِ) (مصابيح حديث رقم ٤٤٥٧)

سیدنا زرارہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام سے کہا کہ کیا تو نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے تو انتہائی طور پر جبرائیل علیہ السلام کانپ اٹھے ❶ اور کہا اے محمد ﷺ بلاشبہ میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان نور کے ستر پردے ہیں اگر میں ان پردوں میں سے کسی کے بھی نزدیک جاؤں تو البتہ میں جل جاؤں۔ (مصابیح میں اسی طرح ہے)

فوائد الحدیث: ❶ کانپے یعنی عظمت اس سوال کے سے اور قصور اس حال سے اور اس میں دلیل ہے اوپر حقیقت رؤیت اللہ تعالیٰ دار البقاء میں اس لیے کہ اگر ہوتی رؤیت محال تو نبی ﷺ جبرائیل علیہ السلام سے سوال نہ کرتے۔

٥٧٣٠- (٣٣) وَرَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِی الْحِلْيَةِ عَنْ اَنَسٍ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ فَانْتَقَضَ جِبْرَئِيْلُ۔

اور اس کو ابونعیم نے حلیہ میں سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا لیکن ابونعیم نے فانتقض جبرائیل علیہ السلام کی عبارت ذکر نہیں کی

٥٧٣١- (٣٤) وَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اِسْرَافِيْلَ مُنْذُ يَوْمِ خَلَقَهٗ صَافًّا قَدَمَيْهِ لَا يَرْفَعُ بَصَرَهٗ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى سَبْعُوْنَ نُوْرًا مَّامِنْهَا مِنْ نُّوْرٍ يَدْنُوْا مِنْهُ اِلَّا اِحْتَرَقَ)) (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ صَحَّحَهٗ)

(البيهقی حديث رقم ١٥٧)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تحقیق اللہ تعالیٰ نے جب سے اسرافیل علیہ السلام کو پیدا کیا ہے' وہ اس دن سے ہی اپنے پاؤں پر صف باندھے کھڑے ہیں' وہ اپنی نظروں کو اٹھاتے ❶ ہی نہیں' اللہ تبارک و تعالیٰ کے درمیان اور اس کے درمیان نور کے ستر پردے ہیں' ان میں سے اگر ایک کے بھی قریب ہوں تو وہ جل جائیں۔ (ترمذی) اور اس کو صحیح کہا۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نہیں اٹھاتے الخ یہ عبارت ہے مستعد اور منتظر ہونے ان کے سے واسطے حکم پہنچنے پھونکنے صور کے

٥٧٣٢- (٣٥) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ وَذُرِّيَّتَهٗ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يَا رَبِّ خَلَقْتَهُمْ يَاْكُلُوْنَ وَيَشْرَبُوْنَ وَيَنْكِحُوْنَ وَيَرْكَبُوْنَ فَاجْعَلْ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْاٰخِرَةَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَا اَجْعَلُ مَنْ خَلَقْتُهٗ بِيَدَيَّ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ كَمَنْ قُلْتُ لَهٗ كُنْ فَكَانَ))۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ) (البيهقي حديث رقم ١٧٢)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اور ان کی اولاد کو پیدا کیا تو ملائکہ نے کہا کہ اے پروردگار تو نے ان کو پیدا کیا کہ جو کھاتے اور پیتے ہیں' نکاح کرتے ہیں اور سوار ہوتے ہیں تو ان کے لیے دنیا کر دے اور ہمارے لئے آخرت' اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جس شخص کو میں نے اپنے ہاتھوں ❶ سے پیدا کیا اور اس میں اپنی روح پھونکی ہے اس کے ساتھ میں ایسی مخلوق کی طرح نہیں کر سکتا جسے میں نے کہا ہو جا اور وہ ہو گیا۔ (بیہقی فی شعب الایمان)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اپنے دونوں ہاتھوں سے الخ اس میں اثبات ہے دونوں ہاتھوں کا اللہ تعالیٰ کے لیے اور معلوم ہوا کہ وہ دونوں ذات کی صفتوں میں سے صفات ہیں' اہل سنت کا مسلک یہی ہے کہ اثبات کیا جائے اللہ تعالیٰ کے لیے جمیع صفات کاملہ کا جو قرآن وحدیث میں مذکور ہیں بلا تشبیہ وتمثیل وبلا تکییف وتعطیل اور نہ کہا جائے کہ وہ کیوں کر ہیں اور کیسے ہیں اس کی اکابر محدثین اور ائمہ دین نے تصریح کی ہے اور باب کی ان احادیث میں فرقہ جہمیہ کا رد ہے جو ۷۲ گمراہ فرقوں میں سے ایک گمراہ فرقہ ہے اور وہ منسوب ہے جہم بن صفوان کی طرف یہ فرقہ ضالہ اللہ جل جلالہ کی صفات کا جن کا ثبوت آیات واحادیث سے نکلتا ہے منکر ہے اور کہتا ہے کہ اللہ جل جلالہ ان صفات سے خالی ہے اہل حدیث اور ائمہ اہل سنت والجماعت نے سلفاً اور خلفاً ان کا خوب رد کیا ہے اور صفات اللہ کو متعدد احادیث اور آیات سے ثابت کیا ہے حدیث کی اکثر کتب میں اس فرقہ کا رد موجود ہے اور وہ اس کے لیے ایک علیحدہ باب مقرر کرتے ہیں جس میں صرف صفات کی احادیث بیان کرتے ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

٥٧٣٣- (٣٦) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَلْمُؤْمِنُ اَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ بَعْضِ مَلَآئِكَتِهٖ۔)) (رواه ابن ماجة) (ابن ماجه حديث رقم ٣٩٤٧)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن اللہ تعالیٰ کے نزدیک بعض فرشتوں سے بزرگ تر ہے۔'' ❶ (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی عام ملائکہ سے عام مومنین کا درجہ زیادہ ہے اس کی وجہ ظاہر ہے کہ مومنین باوصف اس کے کہ غضب اور شہوت میں گرفتار ہیں لیکن اپنے مالک کے خوف سے گناہوں سے باز رہتے ہیں اور فرشتے تو گناہوں کے مادہ ہی سے پاک ہیں۔

٥٧٣٤- (٣٧) وَعَنْهُ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِيْ فَقَالَ ((خَلَقَ اللّٰهُ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِيْهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْاَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوْهَ يَوْمَ الثُّلٰثَاءِ وَخَلَقَ النُّوْرَ يَوْمَ الْاَرْبَعَاءِ وَبَثَّ فِيْهَا الدَّوَآبَّ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَخَلَقَ اٰدَمَ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِيْ اٰخِرِ الْخَلْقِ وَاٰخِرِ سَاعَةٍ مِّنَ النَّهَارِ فِيْمَا بَيْنَ الْعَصْرِ اِلَى اللَّيْلِ۔ (رواه مسلم)

(مسلم حديث رقم ٢٧- ٢٧٨٩)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مٹی (ہفتہ) کے دن پیدا کی اور اس میں پہاڑ اتوار کے دن پیدا کیے اور درخت پیر کے دن پیدا کیے اور مکروہ بڑی چیزیں منگل کے دن پیدا کیں اور روشنی بدھ کے دن پیدا کی اور زمین میں جانوروں کو جمعرات کے دن پھیلایا سیدنا آدم علیہ السلام کو عصر کی نماز کے بعد جمعہ کے دن پیدا کیا ❶ آخری پیدائش اور دن کی آخری ساعت سے رات تک۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انسان اشرف المخلوقات ہے اس لیے کہ تمام مخلوقات کے بعد پیدا ہوا کیونکہ دستور ہے کہ اول خیمہ اور فرش اور نوکر چاکر حاضر ہو لیتے ہیں اور بادشاہ کی سواری آتی ہے اور جمعہ کی پچھلی ساعت جس میں آدم علیہ السلام پیدا ہوئے وہ اللہ تعالیٰ کو ایسی محبوب ہے کہ اس وقت جو شخص بھی دعا کرے وہ قبول ہوتی ہے۔

٥٧٣٥- (٣٨) وَعَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ وَاَصْحَابُهٗ اِذْ اَتٰى عَلَيْهِمْ سَحَابٌ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ ((هَلْ تَدْرُوْنَ مَاهٰذَا)) قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ((هٰذِهِ الْعَنَانُ هٰذِهٖ رَوَايَا الْاَرْضِ يَسُوْقُهَا اللّٰهُ اِلٰى قَوْمٍ لَا يَشْكُرُوْنَهٗ وَلَا يَدْعُوْنَهٗ)) ثُمَّ قَالَ ((هَلْ تَدْرُوْنَ مَافَوْقَكُمْ)) قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ((فَاِنَّهَا الرَّقِيْعُ سَقْفٌ مَحْفُوْظٌ وَمَوْجٌ مَكْفُوْفٌ)) ثُمَّ قَالَ ((هَلْ تَدْرُوْنَ مَابَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا)) قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ((بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ)) ثُمَّ قَالَ ((هَلْ تَدْرُوْنَ مَافَوْقَ ذٰلِكَ)) قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ((سَمَآءَانِ بُعْدُ مَا بَيْنَهُمَا خَمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ)) ثُمَّ قَالَ كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ مَابَيْنَ كُلِّ سَمَائَيْنِ مَابَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ قَالَ ((هَلْ تَدْرُوْنَ مَافَوْقَ ذٰلِكَ)) قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ((اِنَّ فَوْقَ ذٰلِكَ الْعَرْشُ وَبَيْنَهٗ وَبَيْنَ السَّمَآءِ بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَائَيْنِ)) ثُمَّ قَالَ

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھی بیٹھے ہوئے تھے اس وقت ان پر ایک بادل آیا' تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ❶ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں' آپ نے فرمایا یہ عنان ❷ ہے' یہ زمین کے روایا ❸ ہیں' اللہ تعالیٰ ان کو ❹ اس قوم کی طرف چلاتا ہے جو اس کا شکر ادا نہیں کرتے اور نہ ہی اس کو پکارتے ہیں' پھر آپ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے اوپر کیا ہے' انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں' آپ نے فرمایا کہ تم پر رقیع ❺ چھت محفوظ اور ایک موج روکی ہوئی ہے ❻ پھر آپ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے اوپر اس کے درمیان کیا ہے' انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا تمہارے اور ان کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اس کے اوپر کیا ہے انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا دو آسمان ہیں ❼ ان کا

((هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الَّذِیْ تَحْتَكُمْ)) قَالُوْا اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ((اِنَّهَا الْاَرْضُ)) ثُمَّ قَالَ ((هَلْ تَدْرُوْنَ مَا تَحْتَ ذٰلِكَ)) قَالُوْا اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ((اِنَّ تَحْتَهَا اَرْضًا اُخْرٰی بَیْنَهُمَا مَسِیْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ)) حَتّٰی عَدَّ سَبْعَ اَرْضِیْنَ بَیْنَ كُلِّ اَرْضِیْنِ مَسِیْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ ((وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَوْ اَنَّكُمْ دَلَّیْتُمْ بِحَبْلٍ اِلَی الْاَرْضِ السُّفْلٰی لَهَبَطَ عَلَی اللّٰهِ)) ثُمَّ قَرَأَ ﴿هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَ هُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ﴾ رواہ احمد والترمذی وقال الترمذی قراءة رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْاٰيَةَ تَدُلُّ عَلٰی اَنَّهٗ اَرَادَ لَهَبَطَ عَلٰی عِلْمِ اللّٰهِ وَ قُدْرَتِهٖ وَسُلْطَانِهٖ وَ عِلْمُ اللّٰهِ وَ قُدْرَتُهٗ وَ سُلْطَانُهٗ فِیْ كُلِّ مَكَانٍ وَهُوَ عَلَی الْعَرْشِ كَمَا وَصَفَ نَفْسَهٗ فِیْ كِتَابِهٖ.)) (ابوداود حدیث رقم ٤٧٢٣ والترمذی حدیث رقم ٣٢٩٨ وابن ماجه حدیث رقم ١٩٣ واحمد فی المسند ١/ ٢٠٦)

درمیانی فاصلہ پانچ سو سال کا ہے پھر فرمایا اسی ❽ طرح یہاں تک کہ آپ نے ساتوں آسمانوں ❾ کو شمار کیا اور ہر دو آسمانوں کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا ❿ کہ آسمان اور زمین کے درمیان ہے' پھر فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اس کے اوپر کیا ہے' انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں' آپ نے فرمایا اس کے اوپر عرش ہے اور عرش اور آسمان کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ دو آسمانوں کے درمیان۔ پھر آپ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے نیچے کیا ہے انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا بے شک وہ زمین ⓫ ہے پھر آپ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اس زمین کے نیچے کیا ہے' انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا اس کے نیچے دوسری زمین ہے اور ان دونوں کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے' یہاں تک کہ آپ نے سات زمینیں شمار کیں اور ہر دو زمینوں کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے' پھر آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے اگر تم سب سے نیچے والی زمین کی طرف رسی چھوڑو تو وہ رسی اللہ تعالیٰ پر ⓬ جا پڑے' پھر نبی ﷺ نے یہ آیت ⓭ پڑھی کہ وہی اول' وہی آخر' وہی ظاہر اور وہی باطن ہے اور اس کو ہر چیز کا علم ہے (احمد' ترمذی) اور ترمذی نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ آیت پڑھنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس سے آپ کی مراد یہ تھی کہ رسی کا پڑنا اللہ تعالیٰ کے علم' اس کی قدرت' اس کے تصرف اور غلبہ پر ہے اور اللہ تعالیٰ کا علم' اس کی قدرت اور اس کا تصرف ہر جگہ موجود ہے اور وہ خود اپنے عرش پر ⓮ ہے جیسا کہ اس نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کہا صحابہ رضی اللہ عنہم نے الخ یعنی موافق اپنی عادت کے۔ ❷ عنان ہے یعنی بادل ہے۔ ❸ یہ بادل روایا زمین کے

ہیں روایہ اس کو کہتے ہیں کہ جس سے پانی کھینچتے ہیں تشبیہ دی ابروں کو ساتھ اس کے بہ سبب اس کے جیسے اونٹ پانی کھینچ کر زمین میں دیتا ہے ایسے ہی بادل زمین پر پانی برساتا ہے۔ ❹ یعنی اس میں شکایت کی نبی ﷺ نے اس ناشکری قوم کی کہ جو اس نعمت پر شکر نہیں کرتے اور اس کا کرم عمیم ہے کہ وہ پھر بھی ان کو رزق اور عافیت دیتا ہے۔ ❺ رقیع ہے الخ یہ آسمان دنیا کا نام ہے اور بعض نے کہا کہ ہر آسمان کا نام ہے۔

❻ روکے ہوئے الخ یعنی گرنے سے منع کیے گئے۔ ❼ دو آسمان ہیں یعنی آسمان کے بعد آسمان ہے۔ ❽ اسی طرح یعنی دو بار اور کہا کہ دو آسمان ہیں۔ ❾ سات آسمان یعنی اوپر تلے سات آسمانوں کے اوپر عرش ہے اور اسی باب کی فصل ثانی کی دوسری حدیث میں بروایت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب گزر چکا ہے کہ پھر عرش کے اوپر اللہ عزوجل ہے اور یہی ملائکہ کا عقیدہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ﴾ اور یہی تمام انبیاء علیہم السلام کا عقیدہ ہے کہ جس کی تصریح خاتم النبیین نے کی ہے اور واقع ہوا ہے بیان علو ذات الٰہی کا کتاب وسنت میں اٹھارہ طریقوں سے چنانچہ ایسا ہی فرمایا امیر المحدثین افضل المفسرین تاج المحققین علامہ شیخ ابن القیم رحمہ اللہ تلمیذ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اعلام الموقعین عن رب العالمین میں۔ پھر ان اٹھارہ طریقوں کو بیان کیا' پھر کہا یہ انواع اور نام ہیں اور اگر دلائل ضبط سے لکھے جائیں تو ہزار کے قریب دلائل ہو جائیں۔ ❿ یعنی پانچ سو برس کا۔ ⓫ یعنی اوپر کی اس حدیث سے ان لوگوں کی غلطی نکلی جو کہتے ہیں کہ زمین کے ساتوں طبقات ایک دوسرے کے متصل ہیں اور دلیل لاتے ہیں اس پر کہ قرآن مجید میں ارض کو مفرد ذکر کیا ہے اور جواب یہ ہے کہ مفرد لانا زمین کا اس ارادہ سے ہے کہ نیچے لوگوں کے یہی زمین ہے اور دوسری زمینوں سے ان کو کچھ فائدہ نہیں بخلاف آسمانوں کے کہ سب فیوض و آثار پہنچتے ہیں۔ ⓬ یعنی اس کے علم پر جیسے کہ ترمذی نے اپنی جامع میں تصریح کی اور وہ اس حدیث کے آخر میں مذکور ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ بذات مقدس خود، اپنے عرش عظیم پر ہے۔ ⓭ وہی اول ہے الخ اول ہے یعنی اس سے پہلے کوئی چیز نہیں ہے آخر ہے یعنی اس کے پیچھے کوئی چیز نہیں، ظاہر ہے یعنی جس کے اوپر کوئی نہیں باطن ہے یعنی ہر چیز سے اس کا عالم نزدیک ہے۔ ⓮ اور اللہ تعالیٰ عرش پر ہے الخ یہی اعتقاد صحیح اور مذہب قوی اور مشرب روی اور مسلک سنی اور منہج مقبول اور نہج عدول اور طریق مستقیم اور سبیل قویم ہے اور یہی منطوق ہے کتاب وسنت کا اور اسی امر پر اجماع کیا ہے قرون ثلثہ مشہود لہا بالخیر نے اور انکار صفات اس خیال سے کہ اس میں تشبیہ لازم آتی ہے محض خیال باطل اور عقیدہ فاسد ہے اور کمال سوء ظن ہے کتاب وسنت سے اور بدگمانی ہے شارع علیہ السلام اور صحابہ اور تابعین اور اکابر محدثین کے ساتھ اور الزام لگانا ہے ان کی معرفت اور بیان پر، منکر اصل صفات کا مطلقا کافر ہے اور مثبت ان کا بالتشبیہ ہے اور مؤول ان کا جیسے تاویل کرنا ید کو قدرت سے یا نعمت وغیرہ سے اور استواء علی العرش کو استیلا وغیرہ سے قرون ثلثہ کے مخالف ہے اور صحیح مذہب سلف کا اثبات اصل صفات کا ہے بغیر تاویل اور تشبیہ اور تمثیل اور تکییف اور تحریف اور تغیر اور تبدیل کے اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِمَا اَرَادَ اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَهٰذَا اٰخِرُ مَا اَرَدْنَا اِيْرَادَهٗ فِيْ هٰذَا الْمَقَامِ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى نَبِيِّهٖ وَالسَّلَامُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

۵۷۳۶- (۳۹) وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((كَانَ طُوْلُ اٰدَمَ سِتِّيْنَ ذِرَاعًا سَبْعَ اَذْرُعٍ عَرْضًا۔))

(احمد فی المسند ۲/ ۵۳۵)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سیدنا آدم علیہ السلام کا قد ساٹھ ہاتھ لمبا تھا اور ان کا عرض سات ہاتھ۔''

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

۵۷۳۷- (۴۰) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْاَنْبِيَآءِ كَانَ اَوَّلَ قَالَ ((اٰدَمُ)) قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَنَبِيٌّ كَانَ قَالَ ((نَعَمْ نَبِيٌّ مُكَلَّمٌ))

سیدنا ابو ذر (غفاری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول! انبیاء علیہم السلام میں سے پہلے کون تھے؟ آپ نے فرمایا: ''آدم علیہ السلام'' میں نے کہا اے اللہ کے رسول! اور وہ

قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَمِ الْمُرْسَلُوْنَ قَالَ ((ثَلٰثِمِائَةٍ وَ بِضْعَةَ عَشَرَ جَمًّا غَفِيْرًا)) وَ فِيْ رِوَايَةٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمْ وَفَاءُ عِدَّةِ الْاَنْبِيَاءِ قَالَ ((مِائَةُ اَلْفٍ وَّ اَرْبَعَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ اَلْفًا اَلرُّسُلُ مِنْ ذٰلِكَ ثَلٰثُمِائَةٍ وَ خَمْسَةَ عَشَرَ جَمًّا غَفِيْرًا۔)) (احمد في المسند ٥/ ١٧٨)

نبی تھے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، وہ کلام کئے گئے نبی تھے میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! انبیاء ؑ میں سے رسول ❶ کتنے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تین سو اور کچھ اوپر دس ہیں ایک بہت بڑی جماعت ہے اور ایک روایت میں ابو امامہ تابعی سے ہے کہ سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! انبیاء ؑ کی تعداد کتنی ہے؟ آپ نے فرمایا ایک لاکھ چوبیس ہزار ان میں سے تین سو پندرہ رسول ہیں جو کہ ایک بہت بڑی جماعت ہے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جن کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آئی وہ نبی ہیں اور ان میں سے جو خاص امت یا کتاب رکھتے ہیں تو وہ رسول ہیں۔ (موضح القرآن)

٥٧٣٨- (٤١) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَخْبَرَ مُوْسٰى بِمَاصَنَعَ قَوْمُهٗ فِي الْعِجْلِ فَلَمْ يُلْقِ الْاَلْوَاحَ فَلَمَّا عَايَنَ مَاصَنَعُوْا اَلْقَى الْاَلْوَاحَ فَانْكَسَرَتْ))۔ (رَوَى الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ اَحْمَدُ)

(احمد في المسند ١/ ٢٧١)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی چیز کی خبر دیکھنے کی طرح نہیں ہوتی، تحقیق اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو جو کچھ کہ ان کی (غیر موجودگی میں) قوم نے بچھڑے وغیرہ کی پوجا کی بتا دیا تھا لیکن انہوں نے تختیاں نہیں پھینکیں اور جب انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھیں تو تختیاں (زمین پر دے ماریں) گرا دیں اور وہ ٹوٹ گئیں۔ (یہ تینوں احادیث احمد نے روایت کیں)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

تمت بالخیر



شرعی احکام کی خلاف ورزی پر

رسول اللہ ﷺ کے فیصلے

مرتب: محمد بن فرج المالکی القرطبی

ترجمہ: مولانا عبد الصمد ریالوی ﷾

اس کتاب میں نبی ﷺ کے وہ فیصلے ہیں جو آپ ﷺ نے خود فرمائے یا وہ فیصلے کرنے کا آپ ﷺ نے حکم فرمایا ہے، کیونکہ جس شخص کے ذمہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے کی ذمہ داری سونپ دی گئی ہو تو اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق جبکہ اس نے اپنی کتاب یعنی قرآن کریم میں دیا ہے، یا نبی ﷺ سے ثابت شدہ حکم کہ جس کے مطابق آپ نے فیصلہ فرمایا یا اس کے مطابق فیصلہ کرے کہ جس پر علماء نے اتفاق کیا ہے یا ان تینوں کے دلائل کی روشنی میں فیصلہ کرے۔



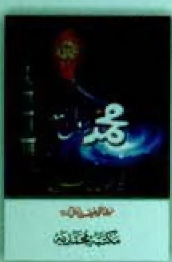
حرارتِ ایمان یعنی ایمان کو گرما دینے والے واقعات

تالیف: مولانا ابو یاسر ﷾

اگر آپ اپنے خطبات و دروس میں صحیح واقعات بیان کرنے کے خواہش مند ہوں تو پھر ہماری کتاب "ایمان کو گرما دینے والے واقعات" کا مطالعہ ضرور کریں کیونکہ یہ کتاب صحیح واقعات کا مجموعہ ہے۔

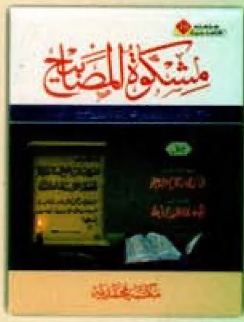
"ایمان کو گرما دینے والے واقعات" میں صحیح بخاری اور صحیح مسلم سے واقعات پیش کیے گئے ہیں اور ان کا مکمل حوالہ بھی ساتھ دے دیا گیا ہے تاکہ اپنی تسلی اور حوالہ دریافت کرنے والوں کو مطمئن کیا جا سکے۔

اس کتاب میں ابتدائی عنوان اللہ تعالیٰ کی ہستی کے متعلق ہے اور وہ صحیح بخاری کے منتخب واقعات سے لیا گیا ہے۔ تاکہ کتاب کے ابتداء میں قاری اللہ تعالیٰ کے جاہ وجلال کا نقش ذہن میں رکھے جو کہ باعث برکت ثابت ہوگا۔



محمد رسول اللہ ﷺ غیر مسلموں کی نظر میں

مولانا محمد حنیف یزدانی



ترجمہ وفوائد الحدیث

مولانا سید محمد عبد الاول الغزنوی رحمہ اللہ

حکم الحدیث

الشیخ علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ!

”رسول اللہ ﷺ جو کچھ تم کو دیں اسکو پکڑ لو۔یعنی اپنالواور جس چیز سے تمھیں روک دیں اُس سے رُک جاؤ“۔(القرآن)

اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن کریم کے ساتھ انسان کا تعلق اس وقت تک مکمل نہیں ہوسکتا جب تک قرآن کریم کی تشریح وتفسیر رسول اکرم ﷺ کی سنت، یعنی آپ کے طریقہ کے مطابق نہ ہو،اور آپ کے طریقہ کے ساتھ وابستہ ہونا اس وقت تک ناممکن ہے جب تک اس علم پر عمل نہ کیا جائے جو رسول اللہ ﷺ کے مشکوٰۃ نبوت سے ظاہر ہوا ہو۔

تقریباً سات صدی قبل عربی زبان میں ترتیب دیا جانے والا احادیثِ نبوی ﷺ کا ایک اہم نسخہ (مشکوٰۃ المصابیح) کے نام سے جانا جاتا ہے، جس میں دین اسلام کے تقریباً ہر قسم کے مسائل درج ہیں جن کو آجکل کے دور میں سمجھنا اوران پر عمل کرنا ہر مسلمان کا دینی فریضہ ہے۔جس کی وجہ سے یہ نسخہ ہر مسلمان گھرانے کی اہم ضرورت ہے۔اس اہمیت کے پیش نظر اس مجموعہ کو بیشتر مکاتبِ فکر کے دینی مدارس نے اپنے نصاب میں شامل کیا ہے۔اور مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ لاکھوں کی تعداد میں شائع ہوتی رہی ہے۔

اُردو زبان میں مشکوٰۃ المصابیح کا پیشِ نظر اعلیٰ ایڈیشن مکتبہ محمدیہ نے بھی اپنی استطاعت کے مطابق اس میں اپنا حصہ ڈالنے کی سعی کی ہے تاکہ رب کریم، رسول اکرم ﷺ کے فدائین میں ہمارا نام بھی شامل فرمادے۔

زیر نظر ایڈیشن درج ذیل امتیازی خصوصیات سے مزین ہے۔

- ترجمہ وحواشی کے جو الفاظ پرانی اُردو میں تھے ان کو جدید اُردو کے الفاظ میں تبدیل کر کے نہایت آسان اور عام فہم کر دیا گیا ہے۔
- تفہیم حدیث کے لیے ہر حدیث کے ساتھ فوائد الحدیث کے نام سے حواشی لگائے گئے ہیں۔
- احادیث کی تخریج کے ساتھ ساتھ الشیخ علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی طرف سے حکم الحدیث کے عنوان سے صحت وضعف کا حکم لگا کر حدیث کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے۔

عصرِ حاضر میں امام ولی الدین ابی عبد اللہ تبریزی رحمہ اللہ کی یہ گراں قدر تصنیف علمائے کرام اور طالب علموں کی سہولت کے ساتھ ساتھ عام پڑھے لکھے افراد کے لیے بھی مینارۂ نور ہے۔

اللہ تعالیٰ ہماری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں مقبول اور مسلمانوں کے علم وعمل کے لئے نافع بنائے۔(آمین)

عبد الرحمٰن عابد

مدیر (مکتبہ محمدیہ) لاہور